نور على نور يهدي الله لنوره من يشاء

کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی

ربع ثالث

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث طیبی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

رب یسر وتمم بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب البیوع

کتاب ہی بیچ بیان بیعون کی **ف** اول مصنف نی ذکر کیے حقوق اللہ تعالی کی کہ وہ عبادات ہین بعد ازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد
کو وہ معاملات ہین اون مین سی ایک بیع ہی اور بیع کے معنی ہین بیچنا اور کبھی معنی اسکی خریدنی کی بھی آتی ہین اور کہا فخر الاسلام نی کہ بیع شرع مین
کہتی ہین مال کی بدلنی کو ساتہ مال کی آپس کی رضامندی سی اور شرعیت بیع کی ثابت ہی کتاب اللہ سی أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا اور حدیثون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بھی ثابت ہی چنانچہ وہ حدیثین آگی آتی ہین اور بیع کی چار قسمین ہین نافذہ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہی کہ طرفین سے
مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکہتی ہون یعنی عاقل ہون وہ بیع کرین اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً اور بیع موقوف وہ ہی کہ غیر کی چیز بلا اجازت
اور بی ولایت بیچی اور فاسد وہ ہی کہ باصلہ درست ہو اور بوصفہ نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہی کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد
باطل کا اور شاون کی باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اعتبار کر مبیع کی چار قسمین ہین مقایضہ صرف سلم بیع مطلق بیع مقایضہ
وہ ہی کہ بیچی عین کو بدلی عین کی جیسی بیچی کپڑا بدلی کتاب کی اور بیع صرف یہ ہی کہ بیچی نقد کو بدلی نقد کی مثلا روپیہ بدلی روپیہ کے یا اشرفی بدلی
روپیہ کی یا عکس اسکی اور سلم بیچنا دین کا بدلی عین کی مثلاً غلہ مول لینا بوعدہ بدلی روپیون کی اور بیع مطلق یہ ہی کہ بیع کرے ایک چیز کو بمقابلہ
نقد کی اور اعتبار کر ثمن کی چار قسمین اور ہین مرابحہ تولیت وضیعت مساومت مرابحہ وہ بیع ہی کہ خرید پر نفع رکھکر بیچی اور تولیت وہ کہ جتنی
کو لیا اوتنی ہی کو بیچی اور وضیعت یہ کہ جتنی کو لیا اوس سی کم کو بیچی اور مساومت وہ بیع ہی کہ جسمین بائع مشتری راضی ہون اوسمین لحاظ
پہلی ثمن کا نہین ہوتا + ح درمختار + مولانا

باب الکسب وطلب الحلال

یہ باب ہی بیچ بیان کسب کے اور طلب
کرنی روزی حلال کی **ف** کسب کی معنی ہین ڈہونڈنی رزق کی اور اس باب مین بیان کی ہی فضیلت کسب کی اور یہ بیان کیا ہی کہ اچھا
کون سا پیشہ اوکو نسا ہی اور فقہ مین تفصیل اسکی یون لکھی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پہر تجارت پہر زراعت پہر دستکاری اور کسب فرض بھی
اور مستحب بھی اور مباح بھی اور حرام بھی فرض تو اس قدر ہے کہ کفایت کرے کسب کرنی والی کو اور اسکی عیال کو اور ادا ہو قرض اوسکا
اور مستحب ہی زیادہ اس سی باین نیت کہ خبرگیری کریگا بسبب اوسکی فقیرون کی اور اقربا کی اور مباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتہ نیت تجمل کی

اور حرام ہی اس نیت سی کسب کرنا کہ اس سی مال جمع کرے تاکہ واسطی فخر اور تکبر کی اگرچہ حلال ہو اور کسب کر کر خرچ کری اپنی نفس پر اور اپنی
عیال پر بغیر اسراف اور تنگی کی اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو لازم ہی اوسکو سوال کرنا
پس اگر سوال نکیا یہانتک کہ مر گیا ماری بہوک کی تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سی تو فرض ہی اوسکی حال جاننی والی پر یہ کہ کہلاوی
اوسکو یا سفارش کردی ایسی سی کہ کہلاوی اوسکو + ع + ح ملتقی اور مولانا عبد العزیز رح نی یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم کی
تفسیر مین لکہا ہی کہ بہترین کسب جہاد ہی لیکن شرط یہ ہی کہ وقت قصد کرنی جہاد کی ہرگز خیال غنیمت کی ملنی کا دلمین نلاوی اور نیت اپنی
خالص کری اور بعد ازان تجارت ہی خصوصًا وہ تجارت کہ سبب لانی حاجت کی چیزین مسلمانون کی ہو ایک ملک سی دوسری ملک مین اور ایک شہر سی
دوسری شہر مین پس اگر اسطرحکا تاجر نیت خدمت مسلمانون کی اور حاجت روائی اونکی سی کری تجارت اوسکی حکم عبادتکا پیدا کرتی ہی بعد ازان زراعت ہی اوس مین
بہی نیت خیر یعنی نیت حاصل کرنی قوت آدمیون اور جانورونکی ہوتی ہی اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہی رحمت الہی پر کہ وہ مینہ در ہوا ہی بعد ان تینون کسبون کی
اور کسب اسمین چندان فضیلت نہین رکہتی مگر ان کتابت کہ اوسمین علوم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگونکی درج ہوتی ہین بہتر معلوم ہوتی ہی بعد ازان حرفی کہ تعلق
ساتہ بقای عالم کی رکہتی ہین مانند معماری اور بیلداری اور پکانی اینٹون اور چونی اور گہی اور تیل نکالنی کی اور روئی بیچنی اور سوت کاتنی اور سینی اور آٹا پیسنی کی یہ بہتر ہین
اون کسبون سی کہ مخصوص واسطی تکلف اور زینت اور تفاخر اور رونق دولت کی ہوتی ہین مانند سناری اور نقاشی اور زردوزی اور شیرینی بنانی اور عطر بیچنی اور رنگریزی
پہر یہ صنعتین بہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین ہوئیں کچہ کراہیت نہین رکہتی ہین بخلاف اون کسبون کی کہ اونمین ہو آلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الہی پر یا دین فروشی
یا بہت جہوٹ بولنا اور فریب دغا لازم ہو مانند نساخ کشی اور جاروب کشی اور دباغی اور احتکار غلہ اور حجامی اور مردہ شوئی اور کفن فروشی
اور کنگنائی اور ناچنی اور نقالی اور جبرہ بازی اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرت تلاوت قرآن اور تعلیم قرآن کی
کہ یہ کسب وہ ہین جو امنی ہی اور مغنی الطالب مین لکہا ہی کہ حدیثون مین فضیلت کسب کی اور کسب کرنی والی کی بہت آئی ہین اور وعید اور دہمکی ہی بیچ حق اوسکی کہ
ترک کری کسب از راہ کسل کی اور بہیک مانگتا پہری لیکن جو کوئی کہ سوال نکری اور سبب اعتماد کی رزاقی خدا پر اور سبب نقصان عمل دینی کی اور خلل پڑنی کی
عبادت مین کسب نکری تو داخل وعید مین نہین ہوگا بشرطیکہ تعلق دل اور توقع خدمت کی خلق سی نرکہتا ہو کہ اوسکو سوال دل کہتی ہین اور وہ بدتر ہی سوال زبان
کی سی اور جو کوئی کہ مال بقدر کفایت کی رکہتا ہو یا بقدر کفایت کی اوقات سی یا اور جگہ سی جم پہونچ سکتا ہی اوسکو بلا اختلاف عبادت افضل ہی کسب سی یعنی ایسی کہ
تعلیم اور سوای علوم دینی اور قاضی اور مفتی اور مانند انکی کی اگر بقدر کفایت کی معین رکہتی ہون تو انکو اپنی امور مین مشغول رہنا چاہیے نہ کسب مین اور جو کوئی کسب کرنا اختیار کری
فرض ہی اوسکو طلب کسب کا حلال کا اور بچنا حرام سی اور ہر پیشہ و ہنر مین رعایت احکام شرعی کی ضرور کری اور لازم ہی کہ باوجود کسب کی توکل خدا پر کری یعنی
اللہ تعالی ہی اور کسب اسباب ظاہری ہی کسب کو رازق نجانی کہ یہ شرک خفی ہی اور تمام حلال اور حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارت اور کسب فقہ مین بیان ہین
مال حرام اور کسب حرام سی پرہیز کری رسول علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی مال حرام مین سی اللہ دی تو قبول نہین ہوتا اور نہین چہوڑتا مال حرام پیچہی اپنی یعنی مرتی
مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہونچانیوالا طرف آگ دوزخ کی اور جانی کہ اگر تہوڑا سا مال حلال حرام مین ملجاویگا تو مشتبہ ہو جاویگا اور اسطرحکا مال اور کسب شبہہ سی بہی
باز رہنا اولی ہی اور اگر کوئی کسی کو کچہ دیوی اور اوس چیز مین شبہہ ہو تو چاہیے کہ اوسکو ساتہ حیلہ اور نرمی کی پہیری اور اگر اوسکی پہیرنی مین دینی والا آزردہ ہو تو نہ پہیری
اسیطرح ہی حال تحقیق کرنی شک کا کہ اگر دینی والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کری ورنہ نہ کری اسلیے کہ آزردہ کرنا دل مسلمان کا حرام ہی اور تحقیق کرنا اوسکا
ورع ہی اور ورع کی لیے مرتکب حرام کا ہونا چاہیے مگر یہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پہیر دی لیکن اگر جانی کہ پہیرنی مین فتنہ برپا ہوگا تو نہ پہیری
اور لیکر کسی مضطر کو دیدی اور اگر آپ ہی مضطر ہو تو کہا لیوی اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اوس مین خرید و فروخت نکری اور بغیر علم حرمت

اور شبہ کی ہو چاہیے کہ تحقیق مین پڑنا وسوسہ ہی اور مزدوری کسب باشرع کی جو کام ہو جیسی سینی کپڑا ریشمی یا زیور بنانا مرد کی لیے اور بقدر مشتبہ
سی جو حاصل ہو حرام ہی جیسی بیچی غلہ محتکر اور تجارتون مین بہتر تجارت بزازی ہی اور پیشون مین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہی اور مانند اسکی اور
خرید و فروخت مین بیچی شیشی تانبی کی اور کھوٹی مروج نکری اور اگر شیشی تانبی کی روپیہ ہاتھ لگین تو کنوین مین ڈال دی اور معاملہ مین کمی بیشی
قیمت نکماوی اور عیب اسباب کا خریدار سی پوشیدہ نکری اور تعریف اپنی اسباب کی جیسا کہ ہی اوس سی زیادہ نکری اور کوئی چیز ایسی کی ہاتھ نہ بیچی کہ فعل
اوسکو بیچ فعل حرام کی کام مین لاوی جیسی انگور بیچتی ہین شراب ساز کی ہاتھ اور ہتیار قزاق اور مانند اسکی کی اور اسی طرح چیزون مین آمیزش کھوٹ کی
بری چیز کی اور دغا اور فریب نکری کہ مزدوری اوسکی حرام ہوتی ہی اور ناپ تول مین کمی نکری اور غبن نکری اور بچا رہے کہ سبب ایک دانگ غیر کی حق
کی جانی سی گرفتار رہیگا اور مستحب ہی کہ تھوڑی نفع پر اکتفا کری اور تجارتون اور حرفون مین بہت حریص نہووی جبکہ بقدر کفایت کی حاصل ہو کار آخرت
مین مشغول ہووی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد
کان یاکل من عمل یدیہ رواہ البخاری** مقدام بن معدیکرب سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہایا کسینی
کوئی کہانا کبہی بہتر اس سی کہ کماوی کسب ہاتھ اپنی کسی اور تحقیق نبی اللہ کی داؤد علیہ السلام تہی کہاتی عمل ہاتھون اپنی کی سی نقل کی بخاری نی ف
یعنی کسب کرنا انبیا کی سنت ہی چنانچہ داؤد علیہ السلام اپنی ہاتھ سی زرہ بنا کر بیچتی تہی پس تم بہی طریقہ اونکا اختیار کرو منقول ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی
خلافت مین تجسس کرتی تہی لوگون سی اور اپنا اور پوچھتی تہی اوس سی کہ نہ پہچانتا ہوتا اونکو کہ کیسی سیرت ہی داؤد کی تم مین پس ایک روز اللہ تعالی نی ایک
فرشتہ بہیجا آدمی کی صورت مین اوس سی بہی اونہون نی یہی پوچھا اوسنی کہا کہ داؤد اچھا شخص ہی مگر یہ کہ کہاتا ہی بیت المال مین سی پس رجوع کی داؤد علیہ السلام نی
اپنی رب سی کہ بی پروا کر دی مجکو بیت المال سی پس سکہایا اونکو اللہ تعالی نی بنانا زرہ کا اور لوہا اونکی ہاتھ مین ملائم مانند موم کی تہا پس زرہ بناتی اور چار ہزار
درہم کو بیچتی اور بعضون نی کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتی تہی اور بیچتی تہی اوسکو چہ ہزار درہم کو پہر خرچ کرتی دو ہزار اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر اور چار ہزار
تصدق دیتی فقراء بنی اسرائیل کو پس اس حدیث مین رغبت دلائی ہی کسب حلال کی کرنی پر اسلیے کہ اوسمین بڑی بڑی فائدہ ہین کہ کسب کرنیوالی کو بہی
نفع اوسکا پہونچتا ہی اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتی ہین اونکو بہی نفع حاصل ہوتا ہی اور کسب کرنیوالا سبب مشغولی کی بچتا ہی بری باتون اور لہو و لعب سی
اور کسر نفسی بہی ہوتی ہی اس سی پس کم ہوتی ہی سرکشی نفس کی اور بچتا ہی بسبب اسکی ذلت سوال سی اور محتاج کسیکا نہین ہوتا ح ع
**وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ
امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبت واعملوا صالحا وقال یا ایہا الذین
امنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب
یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ مسلم**
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سی نہین قبول کرتا یعنی
صدقات اور اعمال سی مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سی اور غرضون فاسدہ سی نیت مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مومنون کو ساتہ اوس چیز کی کہ حکم کیا
ساتہ اوسکی رسولون کو یعنی کہانا حلال کا اور اچھی اعمال کرنی پس فرمایا ای رسولون کہاؤ رزقون حلال سی اور عمل کرو اچھی اور فرمایا ای مومنو کہاؤ کہانا
پاک و حلال سی جو کچھ کہ دیا ہمنی تمکو پہر ذکر کیا حضرت نی حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونون

ہاتہ اپنی طرف آسمان کی کہتا ہی ای رب میری ای رب میری یعنی دعا کرتا ہی اور کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام اور پہننا اوسکا حرام
اور پرورش کیا گیا ساتہ حرام کی یعنی چہوٹی عمر سی بڑی عمر تک حرام ہی اوسکی غذا ہی پس کہان سی قبول کیجاوی دعا اوس شخص کی نقل کی یہ مسلم نی
ف نہین قبول کرتا الخ یعنی حکیم اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو سبب پاک ہونی اوسکی کی بسبب حریت سی جناب پاک اوسکی مین ایک نسبت ہی
قابل اسکی ہی کہ اوس سبب سی بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک مین حاصل کری اور حرام قابل اسکی ہین اور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لیی یا اور عبادات کی لیی اور
کہینچتا ہی مشقت کو متفرق اور جگہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ دعای مسافر قبول ہی حاصل یہ کہ سب حال اچہا ہی لیکن کہانا اور چیز
جو حرام ہی دعا نہیں قبول ہوتی اس سی یہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی سی لیی کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو ہین اکل حلال اور
صدق مقال ✤ ع ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ
مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا لوگون پر ایک
زمانہ کہ نہیں پروا کریگا آدمی ساتہ اوس چیز کی کہ لیویگا کہ آیا حلال سی لیا ہی یا حرام سے نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی تمیز نہیں کریگا درمیان
حلال و حرام کی بیت ہر چہ آید بدست مال بتاراج دہند ✤ آید زباں تاک گھسا ✤ ع **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ
اِسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ
فِیْهِ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ
وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال و حرام کی چیزین ہین مشتبہ نہیں جانتی انکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہ
کی چیزون سی پاک کیا اوسنی اپنی دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنہ لوگون کے سی بچا اور جو پڑا شبہہ کی چیزون مین پڑیگا حرام مین مانند چروا ہے کے
کہ چراتا ہی گرد روندکی قریب ہی کہ چرنی لگی اوسمین جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کی روندہ ہی خبردار ہو کہ روندا اللہ کی حرام چیزیں ہین خبردار
ہو بتحقیق آدمی کی بدن مین ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جس وقت کہ درست ہوتا ہی وہ یعنی درست ہوتا ہی بسبب ایمان اور عرفان اور یقین کے تو
درست ہوتا ہی سارا بدن اوسکا یعنی بسبب نیک اعمال خیر کی اور اچہی ہوتی اخلاق و احوال کی اور جس وقت کہ بگڑتا ہی وہ ٹکڑا بگڑتا ہی سارا بدن اوسکا
خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حلال ظاہر ہی کہ ساتہ نص کی حلال ہونا اوسکا معلوم ہو جیسے کہانی چیزیں متعارف
ہین اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکہنا اون چیزون کو کہ دیکہنا اونکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا و غیر ذلک اور حرام ظاہر ہی کہ ساتہ
نص کے حرام ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جہوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنی طرف امرد کی
اور عورت اجنبیہ کے اور غیر ذلک اور چیزیں مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہیں یا حلال ہیں بسبب تعارض دلیلوں کے لیکن اونکی حقیقت بہت لوگ نہیں جانتے اشارہ
ہی اسطرف کہ بعضی لوگ جانتے ہین کہ وہ مجتہدین ہیں اور راسخین علم کہ وہ جانتے ہیں انکو ساتہ قوت دینی ایک کی دلیلون مین سے اور اسمین علما کی تین مذہب ہین صحیح تر یہ ہے
کہ نہ حکم کیا جاوے ساتہ حلال ہونی اور حرام ہونی اور مباح ہونی اوسکی کی اور دوسرا مذہب یہ ہی کہ اوسکو حکم حرام ہونیکا دیوی اور تیسرا یہ کہ مباح ہی اور
مثال مشتبہ کی یہ ہی کہ مثلا ایک شخص نی ایک عورت سی نکاح کیا اور ایک اور عورت نی کہا کہ مینے ان دونوں کو دودہ پلایا ہی تو وہ عورت اوسکو اوس شخص
کی حق مین مشتبہ ہی اولی یہ ہی کہ اوسکو نکاح مین رکہی یا ایک مال ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سے جمع ہوا ہی تو وہ مال مشتبہ ہی اوس سے پرہیز کری

ہو یا مندہ جیو ویسکی الخ تشبیہ دی حرام چیزون کو ساتھ رونہ کے کہ منع کیا گیا ہی اوتکی گہانس لینی سی اور واجب ہی پرہیز کرنا اونسی اور تشبیہ دی پڑنی کو شبہات مین
ساتھ چرانی کی گرد رونہ کی یعنی چرواہا کہ جب نزدیک رونہ کے چراوی ناگہان رونہ مین جانور گھس پڑین اور اگر گرد اور نزدیک اوسکی چراویگا تو احتمال ہی کہ رونہ مین
جانور جا پڑینگے اسیطرح آدمی کو چاہیے کہ شبہات سے دور رہی تا محرمات مین نہ پڑی بعد ازان اسلئے بیان کرنے تشبیہ مذکور کی فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق واسطے
ہر بادشاہ کی رونہ ہی یہ بیان جاہلیت کی بادشاہون کا ہی کہ وہ رونہ رکہتی تہی یا خبر دی اہل اسلام کی عالم بادشاہون کی اسلئے کہ رونہ رکہنی درست نہین
اور رونہ اللہ کی حرام چیزین ہین پس جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنی مرتکب ہوا حرام چیزون کا مستحق ہوا عذاب کا پہر اون حرام چیزون مین بعضی چیزین ایسی ہے
کہ بخشی نہین جاتی وہ شرک ہی اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہی بخشی چاہی نہ بخشی اور توبہ سی سب بخشی جاتی ہین اور حضرت شیخ علی متقی رح
نی اس باب مین ایک فصل لکہی اور لکہا ہی کہ سبب عدد الکتفا کی قدر ضرورت پر کہ اوسسے بقا اوسکا ہووی سلامت رہتا ہی اور جب حد ضرورت سی گذرا اور مباح
مین پڑا اور وسعت کی اوسمین مکروہات مین پڑیگا اور مکروہات سی محرمات مین پڑیگا اور محرمات سی کفر مین نعوذ باللہ من ذلک ضروری مباح مکروہ حرام
کفر اور جسوقت بگڑتا ہی وہ ٹکڑا یعنی تاریک ہوتا ہی بسبب الکلہ روشنی کفر کی تو بگڑتا ہی تمام بدن یعنی سلامتی گناہ کی پس لازم ہی مکلف کو کہ متوجہ ہو دل کیطرف اور
روکی اسکو مہلک ہونی سی شہوات مین یہانتک کہ نہ مبادرت کری طرف شبہات کی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ صلاح بدن موقوف ہے غذای حلال پر
اسلئے کہ اوسسے صفائی حاصل ہوتی ہی دل کو اور دل کی صفائی سی تمام بدن صلاحیت پر آتا ہی کہ اچہی اعمال صادر ہوتی ہین اوس سے یہ خلاصہ ہی کلام بعض محققین کا
اور اتفاق ہی علما کا اکبر اس حدیث مین بڑی بڑی فائدی ہین اور جن حدیثون پر کہ مدار اسلام کا ہی وہ تین ہین ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن
اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہی الحلال بین الخ ❊ ع ح وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی مول کتی کا پلید ہی اور خرچی عورت زناکار کی حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی والی کی زبون ہی نقل کی یہ مسلم نی ف دلیل
پکڑی ہی ساتھ اسکی امام شافعی نی اسپر کہ بیچنا کتی کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد اور بعضی اور اماموننی جائز رکہا ہی بیچنا کتی کا
اور چیتی کا اور درندون کا کہ اونمین منفعت ہو خواہ معلم ہون وہ خواہ غیر معلم اور اس حدیث کا جواب اونہون نی یہ دیا ہی کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہی
حرمت پر اسلئے کہ اسی حدیث مین ہی کسب الحجام خبیث باوجود یکہ وہ حرام نہین ہے بالاتفاق پس خبیث کی معنی یہ ہین کہ وہ طیب نہین ہی پس وہ مکروہ ہی
حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی والی کی زبون ہے یعنی مکروہ تنزیہی ہی اسلئے کہ حضرت نی مزدوری سینگی کہینچنے کی دی ہی اگر حرام
ہوتی تو حضرت صلعم کاہیکو دیتی ❊ ع ح وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کی سی اور خرچی عورت زانیہ کی سی اور اجرت کاہن کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف منع کیا مول کتی کی سی
ہمارے نزدیک یہ محمول ہی اسپر کہ یہ منع جب ہوا تہا کہ حضرت نی کتون کی مارنی کو فرمایا تہا اور نفع لینا اونسی اون ایام مین حرام ہوگیا تہا پہر اجازت
دیدی اونسی نفع لینی کی یہانتک کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا بیچ کتی شکاری کی کہ مارا تہا اوسکو ایک شخص نے ساتھ دینی چالیس درہمون کے
اور حکم فرمایا بیچ مارنی کتی ریوڑ کی ساتھ دینی بیس کی اور کہا طیبی نی کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست بیچنا کتی کا اور نہین قیمت ہی اوسکی تلف کرنیوالی پر برابر ہے
کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہی کہ جائز ہو پالنا اوسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکہا ہی امام ابو حنیفہ رح نی بیچنا اوس کتی کا کہ اوسمین منفعت ہو اور واجب کی
قیمت اوسکی تلف کرنیوالے پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہوچکا اور کاہن اوسکو کہتی ہین کہ جو خبر دی اوس چیز کی کہ زمانہ آیندہ مین ہوگی

اور جو کوئی خبر دینی پر مٹھائی یا کپڑا یا کہانا یا نقدی دیوی یہ سب حرام ہی اور ان سب کو عربی مین حلوان کہتی ہین اور حلوان کی معنی ہین شیرینی کے اسکو حلوان اسلیے کہتی ہین کہ دینا اوسکا ایسا لگتا ہی لینی والی کو جیسی شیرینی کہانی اچھی لگتی ہی اور بی رنج و مشقت حاصل ہوتا ہی اور عراف اور نجومی بھی حکم کاہنون کے مین اور اونکی پاس جانا اور خبر پوچھنی اور تصدیق اونکی کرنی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور تفصیل اسکی باب السحر والکہانۃ مین آویگی انشاء اللہ تعالی ؛ ع ح وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُوكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مول خون کے سی اور کتی کی سی اور خرچی عورت زانیہ کی سی اور لعنت کی سود کی لینی والی کو اور سود کی دینی والی کو اور گودنیوالی کو اور گدوانی والی کو اور مصور کو نقل کی یہ بخاری نی **ف** مول خون کی سی یعنی خون کی بیچنی سی منع فرمایا اسلیے کہ وہ نجس ہی بیچنا اوسکا درست نہین اور بعضون نی حمل کیا ہی اوسکو اجرت حجام پر اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتی کی مول کا اور زناکار کی خرچی کا اوپر ہو چکا اور گودنا یہ ہی کہ سوئی سی بدن گود کر سرمہ یا نیل بہر دیتی ہین پس نیلی یا سبز داغ ہو جاتی ہین اسلیے منع فرمایا کہ یہ کام فاسقون اور بدچلنون کا ہی اور تغیر خلقت الہی کی ہوتی ہی اور تعلیق القرآن مین لکہا ہی کہ شاید جاوین داغ گودی ہوی ساتہ کسی تدبیر کی پس اگر مٹ سکین بغیر زخم کرنی کی تو زخم نہ کیا جاوی اور نہین گناہ اوسپر بعد توبہ کرنیکی اور مصور وہ مصور مراد ہی کہ تصویر جاندار کی کہینچی یا بناوی یا کاڑہی اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کی بنانی اور کہینچنی اور کاڑہنی درست ہی اور خطابی نی لکہا ہی کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ایک تو وہ ہوتی ہی کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہی وہ چیز تابع اوسکی ہوتی ہی اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہی جیسے تصویر کاغذ پر کہینچی جاتی ہی اور دوسری وہ ہی کہ جس چیز پر ہوتی ہی وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہی اور تصویر تابع اوسکی جیسی تصویر ظروف کی اور دیوارون اور چہتون اور قالینون اور پردون وغیرہ کی پس اول قسم کا بیچنا تو نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہی اور بنانا دونون کا منع ہی ؛ ع وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ تُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ اونسی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سال فتح مکہ کی اور حضرت تہی مکہ مین یہ کہ تحقیق اللہ اور رسول اوسکی نی حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتون کا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کے حال سی پس تحقیق وہ ملی جاتی ہین ساتہ اوسکی کشتیان اور چکنی کیی جاتی ہین ساتہ اوسکی چمڑی اور چراغ جلاتی ہین ساتہ اوسکی لوگ پس فرمایا نہین جائز یہ نفع اوٹہانا ساتہ اوسکی حرام ہی پہر فرمایا نزدیک اسکی کہ لعنت کری اللہ یہود کو تحقیق اللہ نی جبکہ حرام کین چربیان جانورون کے پگلاتی چربی کو پہر بیچتی اوسکو پہر کہاتی مول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ شراب وغیرہ کی حکم مین ہی یہانتک کہ اوسکا بہی بیچنا درست نہین اور ضمان یعنی قیمت اوسکی نہین دینی آتی اوسکی تلف کرنی مین اور نفع اوٹہانا الخ امام شافعی کی نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع اوٹہانا یعنی اور کام مین لانا سوای کہانی اور آدمی کی بدن پر ملنی کی درست ہی خواہ چراغ مین جلاوی خواہ کشتی پر ملی یا کچہ اور کام مین لاوی اور اسیطرح گہی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہو گیا ہو بسبب پڑنی نجاست کی اوسکو چراغ مین جلانا یا اوسکا صابون بنانا درست ہی اونکی نزدیک اور جمہور کے نزدیک نہین جائز نفع اوٹہانا ساتہ مردار کی کسیطرح واسطی عام ہونی نہی کی سوای چمڑی دباغت کیی گئی

اوخاص کیا گیا ہی اور جائز کہا ہی ابوحنیفہ نی اور علما اونکی نی بیچنا زیت نجس کہ جبکہ بیان کردی اور جلانا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہی اونکی
نزدیک خصوصا مسجد مین اور کہاتی مول اوسکا یعنی حیلہ کرتا تہی کہ نہی چربی کی کہانی سی کی ہی اور ہم چربی نہین کہاتی بلکہ مول اوسکا کہاتی ہین اور پگہلاتی تہی
اوسکو بقصد تغییر اور تبدیل کے گویا حقیقت اوسکی اور ہوگئی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان اوس حیلہ کی کہ پہونچی بسبب اوسکی حرام کو اور دلیل ہی
اسپر کہ مول ہر چیز کا بیچ حکم اوس چیز کی ہوتا ہی ش ع ح وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ
الْیَھُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْھِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْھَا فَبَاعُوْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئین اوپر اونکی چربیان پس پگہلایا اونکو یعنی تاکہ زائل ہو اونسی نام چربی کا اور بیچا اونکو نقل کی بخاری
اور مسلم نی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کی سی اور بلاؤ کی سی نقل کی یہ مسلم نی ف کہا بعضی نی کہ نہی بیچنی بلی
کی تنزیہی ہی اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہی جمہور کی نزدیک مگر ابوہریرہ نی اور ایک جماعت نی تابعین مین سی نہین جائز کہا
اوسکو دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتھ ظاہر اس حدیث کی ش ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْطَیْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَہٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَھْلَہٗ اَنْ یُّخَفِّفُوْا عَنْہُ مِنْ خَرَاجِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی
کہ کہا سینگی کہینچی ابوطیبہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر حکم کیا حضرت نی اوسکی لیے ساتھ دینی ایک صاع کی کہجورون سی اور حکم فرمایا اوسکی مالکون
کو کہ تخفیف کرین اوس سی یعنی کم کرین کمائی اوسکی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف عادت تہی عرب کی کہ غلامون اور لونڈیون سی کچہ کسب کراتی تہین
اور معین کیا مقدار اوسکو دیا کرنا اور باقی تم لیا پس جب ابوطیبہ نی کہ غلام تہی بنی بیاضہ کی خدمت گذاری حضرت کی کی تو حضرت اونسی خوش ہوی
اور اونکی مالکون سی فرمایا کہ جسقدر ابوطیبہ کی کمائی مین سی ہر روز لیا کرتی ہو اوس سی کچہ کم لیا کرو اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حلال ہی کسب حجام کا
یعنی پچہنا کہینچنی کا اور حلال ہی اجرت دینی اوسپر اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ مباح ہی علاج کا کرنا اور دینا اجرت کا معالجہ پر اور یہ بہی معلوم ہوا
کہ جائز ہی مالک کو کہ غلام سی کچہ کسب کرواوی اور اپنی لیی اوس مین سی کچہ ٹہہرالی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سفارش کرنی حق والون اور
دین والون سی ش ح الْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ
رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیِّ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَاِنَّ وَلَدَہٗ مِنْ کَسْبِہٖ روایت ہی
عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہتر بہت اوس چیز کی کہ کہاتی ہو تم وہ چیزی کہ حاصل ہو کسب تمہاری سی اور تحقیق اولاد تمہاری
کسب تمہاری سی ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت ابوداود اور دارمی کی مین یہ ہی کہ بہتر بہت اوس چیز کی کہ کہاتا ہی آدمی
ہی وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب اوسکی سی اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکی سی ہی ف اسلیے کہ وہ پیدا ہوتی ہین بسبب نکاح کرنی تمہاری کی پس جائز
ہی تمکو کہانا اپنی اولاد کی کسب مین سی جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین مگر یہ کہ خوشی سی معلوم ہو اولاد کو کہانا تمہارا تو ہر حال کہانا درست ہی اسیطرح
لکہا ہی علما ہماری نی اور طیبی نی لکہا ہی کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہی جبکہ ہون وہ محتاج اور عاجز ہون کسب سی نزدیک شافعی کی اور سوای
شافعی کی اور علما نی شرط نہین لگائی ہے یہ ش ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَیَتَصَدَّقُ مِنْہُ فَیُقْبَلُ مِنْہُ وَلَا یُنْفِقُ مِنْہُ فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْہِ وَلَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ

اِلَى النَّارِ اِنَّ اللهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں کماتا بندہ مال حرام پہر دیوی اوس سی پہر قبول کیا جاوی اوس سی یعنی مال حرام میں سی اگر اسہ دی تو مقبول نہیں ہوتا اور ثواب نہیں ملتا اور نہیں خرچ کرتا مال حرام میں سی یعنی اپنی نفس پر پہر برکت دیجاوی واسطی اوسکی اوس مال میں یعنی مال حرام میں سی جو کچہ خرچ کری برکت نہیں ہوتی اوسمیں اور نہیں چہوڑتا مال حرام پیچہی اپنی پیٹہ کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانیوالا طرف آگ کی تحقیق اللہ تعالی نہیں دور کرتا برائی کو ساتہ برائی کی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتہ بہلائی کے تحقیق پلید مال نہیں دور کرتا پلید کو یعنی بلکہ پاک یعنی حلال مال دور کرتا ہی پلید کو یعنی برائی کو نقل کی یہ احمد نی اور اسیطرح شرح السنہ میں

ف توشہ اوسکا الخ اسلیے کہ جب وہ گنہگار ہوا بسبب جمع کرنی مال کی جو حرام ہی اور پہر مرگیا اور چہوڑگیا وہ مال وارثوں کی لیے تو ہوگا اوسپر اوسکا قیامت تک اسلیے کہ اسکی سبب سے اور مرتکب گناہ کی ہوی اور تحقیق اللہ تعالے نہیں دور کرتا الخ یہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بمنزلہ تعلیل عدم قبول کی اور معنی یہ ہین کہ تصدق کرنا مال حرام کو برائی ہی اور نہیں دور کرتا اللہ تعالی بری اعمال کو ساتہ برائیون کی بلکہ کہا ہی بعضے علما ہماری نی کہ جو کوئی تصدق کری مال حرام اور امید رکہی ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر فقیر لینے والی کو معلوم ہو کہ یہ حرام ہی اور وہ دعا کری اوسکی لیے تو وہ بہی کافر ہوتا ہی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتہ بہلائی کی یعنی ساتہ تصدق دینی کی مال حلال سے اسمین اشارہ ہی اس آیت پر اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ اور یہ سب جملی مقدمہ اور تمہید ہین اس عبارت کی اِنَّ الْخَبِيْثَ الخ

ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ گوشت کہ اوگاہی حرام کہانی سی اور جو گوشت کہ اوگا حرام کہانی سے ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتہ اوسکی نقل کی یہ احمد اور دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

ف وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کہانی سی پیدا ہوا ہی وہ بہشت مین نہیں داخل ہونی کا یعنی اول نجات پانی ہو ونکی ساتہ نہین داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونی کی بقدر کہانی حرام کی یا نہین داخل ہوگا جنت کی منازل عالیہ مین یا مراد یہ ہی کہ نہین داخل ہونگی وہ بدن کہ اعتقاد کرتی ہین حرام کو حلال یا مراد اس سے زجر و تہدید اور وعید شدید ہی اور خوف کہ توبہ کری یا مغفرت کیجاوی اوسکی بغیر توبہ کی اور راضی کیے جاوین دشمن اوسکی یا پہنچی اوسکو شفاعت کسی کی پس وہ خارج ہی اس وعید سے

ع وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہی حسن بن علی رض سی کہا یاد رکہی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یاد رکہی یہ حدیث چہوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالی تجکو او میل کر طرف اوس چیز کی کہ نہ شک مین ڈالی تجکو اسواسطی کہ حق باعث اطمینان دل کا ہی اور باطل باعث شک و تردد کا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کیا دارمی نی پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک

ف مقصود یہ ہی کہ پرہیز کری شبہات سی یا معنی یہ ہین کہ جب پاوی تو اپنی دل کو کہ شک کرنی والا ہو ایک چیز مین قسم اقوال اعمال کی تو چہوڑ اوسکو اور انتقال کر اوس چیز کیطرف کہ شک نرکہتا ہو اوسمین اسلیے کہ شک ہونا ایک چیز مین علامت اوسکی باطل ہونی کی ہی اور اطمینان علامت حقانیت کی ہی پس یہ قاعدہ ہی واسطی پہچانی حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کی ولیکن یہ متحقق نہین ہوتا مگر اچہی نفسون مین

اچھی طرح ہیں ساتھ تقویٰ اور دیانت کی طرح وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ
جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهٗ وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ
ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ
النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے وابصہ بن معبد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وابصہ آیا تو پوچھنے نیکی اور
گناہ سے کہا میں نے ہاں کہا راوی نے پس جمع کیں حضرت نے انگلیاں اپنی اور مارا ساتھ انگلیوں کے سینے میرے کو اور فرمایا فتویٰ پوچھ اپنے نفس
یعنی اپنے سے فتویٰ پوچھ دل اپنے سے تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہے کہ قرار پکڑے اور مائل ہو طرف اوسکی جی اور آرام پکڑے طرف اوسکی دل اور گناہ وہ
چیز ہے کہ کھٹکے دل میں اور شک و تردد کرے سینے میں اگرچہ فتویٰ دیں تجھکو لوگ نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ف آیا تو پوچھتا الخ یہ دلیل ہے نبوت
کی کہ حضرت نے بغیر اوسکے بیان کرنیکے از راہ مکاشفہ کے اوسکے دل کی بات بیان فرما دی اور انگلیاں حضرت نے سینہ پر اسکے لیے ماریں کہ دل یہاں ہے
اس سے فتویٰ پوچھ اور تاکہ حاصل ہو بسبب دست مبارک کی سینہ کامل کلام کے سمجھنے کے لیے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اپنے دل سے فتویٰ پوچھ سے
نیکی وہ ہے کہ جس سے خاطر جمع رہے اور دل میں خلجان نہو کہ یہ بری ہے اور گناہ وہ کہ دل میں تردد و خلجان ہو اوس سے اگرچہ لوگ تجھکو فتویٰ دیں کہ
یہ نیکی ہے پس نیکی یہ عمل کر مثلاً اگر دیکھے کسیکو کہ اوس پاس مال حلال اور حرام ہے پس نہ لیوے اوس سے کچھ بخوف اسکے کہ کھاوے تو حرام اگرچہ فتویٰ دیں تجھکو
مفتی اسلیے کہ فتویٰ اور ہے اور تقویٰ اور اور یہ حکم دل سے فتویٰ پوچھنے کا انہی لوگوں کے لیے ہے کہ جنکے دل صاف ہیں کدورت خواہشوں نفسانیہ
سے اور آراستہ ہیں ساتھ تقویٰ کے اسلیے کہ اونکے قلوب و نفوس مائل ہوتی ہیں طرف خیر کی اور بیزار ہوتی ہیں برائی سے والا یہی لوگ کہ گرفتار ہیں خواہش
نفسانی میں امر خیر سے نفرت رکھتے ہیں اور برائی سے رغبت اور دل سے فتویٰ پوچھنا اوس صورت میں ہے کہ دلیل شرعی نہو پس جب دو
آیتیں متعارض ہوں تو واجب ہے رجوع کرنا طرف سنت کی اور دو حدیثیں متعارض ہوں تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کی اور اگر
اقوال علما کی متعارض ہوں تو فتویٰ دل سے پوچھے اور اختیار کرے اونکے قولوں میں سے وہ قول کہ فتویٰ دے ساتھ اوسکی دل صحیح و سلیم اور آرام
پکڑے اوسپر طبع وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ
اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِّمَا بِهٖ بَاْسٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے عطیہ سعدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہونچتا بندہ متقیوں یعنی کامل متقیوں کے درجہ کو یہانتک کہ چھوڑے
ایسی چیز کو کہ نہیں قباحت اوسمیں واسطے بچنے اوس چیز کے کہ اوسمیں ہے قباحت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف شرع میں متقی وہ ہے کہ
بچاوے نفس اپنے کو اوس چیز سے کہ ہووے مستحق بسبب اوسکے عذاب کا خواہ وہ چیز کرنیکی ہو یا چھوڑنے کی اور بعضوں نے کہا کہ تقویٰ کی تین قسمیں
ہیں ایک تو یہ ہے کہ شرک سے بچے بسبب اوسکے بچتا ہے ہمیشہ کے عذاب سے چنانچہ اس آیت میں یہی مراد ہے اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى اور دوسرے یہ کہ بچے
ہر گناہ سے یہانتک کہ صغائر سے بھی بعضوں کے نزدیک یہ تقویٰ متعارف شرع کا ہے اور اس آیت میں یہی مراد ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
اور تیسرے تقویٰ یہ کہ خوب احتیاط کرے ہر امر میں اور بعضے مباح کو بھی ترک کرے بنابر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول نہ رکھے سوائے حق کے اور لوگوں سے انقطاع
کر کر رجوع اوسی کی طرف ہووے چنانچہ آیت اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ میں یہی مراد ہے اور اس حدیث میں بھی یہی تقویٰ مراد ہے اور حاصل حدیث کا یہ ہے
کہ بندہ پورا متقی نہیں ہوتا جبتک کہ مباح چیزیں نہ چھوڑے بخوف گرفتار ہونے کے حرام اور مکروہ اور مشتبہ میں مثلاً بسبب مرد کی بہت شکم سیری تو
بہت بھر کر نہ کھاوے اور خوشبو نہ لگاوے بخوف غلبہ شہوت کے اور واقع ہونے کے حرام میں اور یہ نہایت تقویٰ ہے کہ پرہیز کرے حرام اور مکروہ

اور مشتبہات سے منقول ہے حضرت عمر بن الخطاب سے کہ ہم ترک کرتے تھے حلال کے نو حصے دس حصوں میں سے بخوف واقع ہونے کے حرام میں اور حضرت
ابوبکر صدیق سے منقول ہے کہ کہا ترک کرتے تھے ہم ستر باب مباح سے بخوف پڑنے کے حرام میں ❊ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا
وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس سے کہا
لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ میں دس شخصوں کو شراب کے نچوڑنے والے اور نچڑوانے والے کو اور پینے والے کو اور اوٹھانے والے کو اور جسکو
کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکی یعنی اوسنے حکم کیا کسیکو اوٹھالانیکا اور پلانے والے کو اور بیچنے والے کو اور اوسکے مول کھانیوالے کو اور اوسکے مول لینے والے کو
یعنی پینے والے کے لیے یا تجارت کے لیے بطریق وکالت یا ولایت کے مول لے یا سوای اسکے کے اور اوسکو کہ مول لے گئی واسطے اوسکے نقل کی یہ ترمذی نے
ابن ماجہ نے ف نچوڑنیوالے کو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کے لیے خواہ اپنے لیے نچوڑے خواہ اوسکے لیے اور اسیطرح نچڑوانیوالا خواہ
اپنے لیے نچڑوادے خواہ اور کے لیے اور بیچنے والے کو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو کہ انگور بیچے نچوڑنے والے کے ہاتھ اور جو کچھ کہ لیوے اوس سے یعنی مول اوسکا
لیں وہ لائق تر ہیں ساتھ لعنت کے ❊ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَ
شَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے شراب کو اور اوسکے پینے والے کو
اور اوسکے پلانے والے کو اور اوسکے بیچنے والے کو اور اوسکے خریدنے والے کو اور اوسکے نچوڑنیوالے کو اور نچڑوانیوالے کو اور اوسکے اوٹھانے والے کو
اور اوسکو کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف لعنت کی شراب کو اسلیے کہ ام الخبائث ہے اور احتمال ہے کہ مراد شراب سے
شراب کا مول کھانے والا ہو ❊ ع وَعَنْ مُحَيِّصَةَ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ
فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَاْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے محیصہ سے کہ تحقیق اوسنے پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کی پس منع کیا حضرت نے اوسکو
پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرت سے یہانتک کہ فرمایا کھلا اوسکو اپنی اونٹ کو اور کھلا اوسکو اپنی بردے کو نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور
ابن ماجہ نے ف محیصہ نے پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کی کہ کھانا اوسکا حلال ہے یا نہیں پس حضرت نے اونکو منع کیا پھر وہ اذن مانگتے رہے
باُمید اسکے کہ حضرت اوسکی کمائی کا حکم دیں اسلیے کہ اکثر صحابہ کے ہاں غلام بہت تھے اور بعضے انمیں سینگی بھی کھینچتے تھے اور صحابہ انکی کمائی کھایا کرتے تھے وہ
جانتے تھے اسکو بہت اچھی کمائی پس جب حضرت نے اس سے منع فرمایا اونپر دشوار ہوا یہ امر بار بار پروانگی مانگی اس مقدمہ میں یہانتک کہ حضرت نے فرمایا کہ
اوسکی کمائی سے اپنی اونٹ کو کھلاوے اور لونڈی غلام کو کھلاوے اسلیے کہ یہ کمائی خون کھینچنے کی تھی حضرت نے کھانا اوسکا اشراف کے لیے مکروہ جانا اور
رغبت والے عالی ہمت پر اور جانور اور لونڈی غلاموں کے لیے اجازت دی اسلیے کہ وہ شرف ایسا نہیں رکھتے کہ منافی ہو اوس شرف کے عبارت اس سے
بخلاف حرکے پس یہ نہی تنزیہی ہے ملا علی قاری کہتے ہیں کہ نہیں ہو سکتا کہ جانور و لونڈی غلام کو حرام کھلاوے حاصل یہ کہ کھانا اوسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام ❊ ع
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی مول سے اور کمائی گانے والیوں کی سے نقل کی یہ شرح السنہ میں
ف اور بعضوں نے کہا مراد زمارہ سے عورت زانیہ خوبصورت ہے اور بعضوں نے کہا کہ لفظ زمارہ ہے زمر سے بمعنی اشارہ کے ساتھ چشم و ابرو کے کہ زانیات

رہو مرتا انسان ہمیشہ ولہو کی فریفتہ کرنیوالی بریان ہیں ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا
الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور نقل
ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچو لونڈیوں گانیوالیوں کو اور نہ خریدو اونکو اور نہ سکھلاؤ لونڈیوں کو گانا اور مول
اونکا حرام ہی اور بیچ مانند اسکی کی یعنی خرید و فروخت کی اور گانی کی نازل کی گئی ہی یہ آیت اور بعضی آدمیوں میں سی وہ ہیں مول لیتی ہیں کھیل کی بات
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث میں ف
مول اونکا حرام ہی کہا بعضوں نی کہ نہیں صحیح ہی بیچنا [illegible] اور لیا ان کا موجب ظاہر حدیث کی اور جمہور کی نزدیک بیچنا اونکا صحیح ہی اور حدیث با
ضعیف ہونی کی تاویل کی گئی ہی کہ لینا مول کا اونکا حرام ہی مانند لینی مول انگور کی شراب فروش سی اسلیے کہ وسیلہ حرام کا ہی اسلیے کہ بیچنا عصیر صحیح
ہی اور کھیل کی بات یعنی گانا اور آوازیں حرام کہ باز رکھیں غیر اللہ سی بس داخل ہیں اسمیں کہانیاں جھوٹی باتیں اور خرافات بکنا اور ہنسی کی باتیں
اور سکھنا موسیقی کا اور مانند اسکی کی یعنی کلام فضول اور اوتری یہ آیت نضر بن حارث کی حق میں کہ وہ خریدتا تھا گانیوالی لونڈیاں تاکہ گمراہ کرے
لوگوں کو اسلام سی اور بعضوں نی کہا کہ نضر بن حارث کی حق میں اوتری کہ اوسنی کتابیں عجمیوں کی لی تھیں اور اونکی کہانیاں قریش کی آگی بیان کرتا
اور کہتا کہ محمد بیان کرتی ہیں تمہاری آگی قصی عاد و ثمود کی اور میں بیان کرتا ہوں تمہاری آگی قصی رستم و اسفندیار کی اور بادشاہوں کی ع
حدیث جابر نہی عن اکل الہرۃ [illegible] انشاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ مراد اسکا یہ ہی نہی عن اکل الہرۃ باب ما یحل
اکلہ میں آویگا انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت
ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی بعد فرض کی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان میں ف
یعنی کمائی حلال کا فرض ہی بعد [illegible] فرض کی مقرر ہیں یا سی نماز و روزہ اور سوائی انکی کی اول [illegible] بعد اونکی ہی طلب کرنا کمائی
اور کمائی کرنا فرض اوسپر کی محتاج ہو واسطی اپنی نفس کی یا اونکی لیے جنکا نفقہ اسپر فرض ہی اور مراد حلال سی غیر حرام یقینی ہی
نہ شبہ کیونکہ طلب حلال یقینی [illegible] معلوم ہوتا ہی کہ احتراز کرنا شبہ سی احتیاط ہی فرض ہر ساعت [illegible] خطاب کیا جاتا ہی
اسلئے کہ [illegible] ہوتا ہی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ
الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَاِنَّهُمْ اِنَّمَا یَأْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَیْدِیْهِمْ رَوَاهُ
رزین اور روایت ہی ابن عباس سی کہ وہ پوچھی گئی مزدوری لکھنی قرآن کی سی بس فرمایا کہ [illegible] نہیں سوا اسکی کہ وہ نقش کھینچنے
میں [illegible] اپنی ہاتھوں کی محنت سی نقل کی یہ رزین نی ف گویا پوچھنی والی نی بعید جانا تھا اسپر مزدوری لینی کو پس حضرت نی
فرمایا کہ کاتب لکھنی والی مصحف قرآن کی نقش کھینچتی ہیں اور محنت کرتی ہیں اور مزدوری لیتی ہیں اپنی کام کی قطع نظر اس سے کہ قرآن ہو یا غیر قرآن
ع وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْكَسْبِ اَطْیَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِهٖ وَكُلُّ
بَیْعٍ مَّبْرُوْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا کہا گیا یا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ ہی یعنی افضل ہی فرمایا
آدمی کا اپنی ہاتھ سی اور ہر بیع پاک [illegible] نقل کی یہ احمد نی ف اپنی ہاتھ سی یعنی افضل کسب وہ ہی کہ ہاتھ سی کیا جاتا ہی جیسی زراعت اور [illegible]

وغیر ذلک اور جو بیچنا مقبول ہو یعنی صحیح شرع میں یعنی اگر ہاتھ سی کسب نکری تو تجارت کری کہ اوسمین دیانت اور امانت ہو یہ بہی کسب طیب ہے

ع وَعَنْ اَبِی بَکْرِ بْنِ اَبِی مَرْیَمَ قَالَ کَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ جَارِیَةٌ تَبِیْعُ اللَّبَنَ وَیَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَتَبِیْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَاْسٌ بِذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَنْفَعُ فِیْهِ اِلَّا الدِّیْنَارُ وَالدِّرْهَمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی بکر ابن مریم تابعی سی کی کہا تہی مقدام بن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تہی دودہ یعنی مقدام کی گہر کی جانورون کا اور قبض کرتا تہا مقدام مول اوسکا پس کہا گیا واسطی مقدام کے سبحان اللہ کیا بیچتی ہی لونڈی دودہ اور لیتا ہی تو مول پس کہا مقدام نی کہ ہان اور نہین اسکا مضایقہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی البتہ آویگا لوگون پر زمانہ نہین فائدہ دیگا اوسمین مگر دینار و درہم نقل کی یہ احمد نی ف یعنی لوگون نے مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہاری سامنی دودہ بیچتی ہی اور تم اوسکا مول لیتی ہو حالانکہ دودہ واسطی تصدق کرنی فقرا کی اور واسطی صرف کرنیکی دوستون اور متعلقون کے ہی بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تم جیسی کی نہین اونہون نے کہا کہ اسکا کچہ مضائقہ نہین اسلیے کہ اسمین کچہ نقصان شرعی نہین نہ حرمت ہی اسمین اور نہ کراہت اور مین نے حضرت سی سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ اوسمین نہین نفع دیگی کا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلیے کہ اوس زمانہ کی لوگون پر افلاس کہ نقصان غالب ہوگا نہین قدر کرینگی اہل کمال کی اور قدر کرینگی مالدارونکی کہتی تہی صحابہ رض کہ تجارت کرو اور کسب کرو اسلیے کہ تم ایسی زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول اپنی دین ہی کو کہاویگا + ح ع وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ کُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَی الشَّامِ وَاِلٰی مِصْرَ فَجَهَّزْتُ اِلَی الْعِرَاقِ فَاَتَیْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ کُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَی الشَّامِ فَجَهَّزْتُ اِلَی الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَكَ وَلِمَتْجَرِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِاَحَدِکُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا یَدَعْهُ حَتّٰی یَتَغَیَّرَ لَهٗ اَوْ یَتَنَکَّرَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین سامان درست کرتا یعنی بہیجتا اپنی وکیلون کو ساتہ مال و اسباب تجارت کی طرف شام کی اور طرف مصر کی پہر سامان درست کیا مینے طرف عراق کے پس آیا مین ام المومنین عائشہ کی پاس کہا مین نے اونکو ای ام المومنین سامان لیجاتا تہا مین تجارت کا طرف شام کی یعنی پہلی اس سے پس ارادہ سامان لیجانیکا کرتا ہون طرف عراق کی پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہی واسطی تیری اور واسطی تجارت تیری کی یعنی کیون چہوڑتا ہی تجارت اپنی کو کہ پہلی کرتا تہا پس تحقیق مین نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسوقت کرے ایک سبب کہ ہی اللہ واسطی کسی کی تم مین سے روزیکا ایک طرح پس نہ چہوڑدی اوسکو یہانتک کہ تغیر ہو واسطی اوسکی یا نقصان ہو واسطی اوسکی نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نی ف ایک سبب کردی الخ یعنی مثلا کسی مال تجارت کا بہیجتا ہی اور اوسکی نفع سی رزق حاصل ہوتا ہی تو اوسکو چہوڑدی نہین یہانتک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال ہی تو اس صورت مین اوسکو چہوڑدے حاصل یہ کہ بلا سبب چہوڑی ہی اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جسکو کوئی پہنچی امر مباح مین سے خیر کو تو لازم ہی اوسپر ملازمت اوسکی اور نہ عدول کری اوس سے طرف غیر اوسکی کی مگر بسبب کسی عذر قوی کی + ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ لِاَبِیْ بَکْرٍ غُلَامٌ یُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ یَاْکُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَاءَ یَوْمًا بِشَیْءٍ فَاَکَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِیْ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ کُنْتُ تَکَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْکِهَانَةَ اِلَّا اَنِّیْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِیَنِیْ فَاَعْطَانِیْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِیْ اَکَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ یَدَهٗ فَقَاءَ کُلَّ شَیْءٍ فِیْ بَطْنِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا واسطے ابوبکر صدیق رض کے ایک غلام دیتا تہا واسطی ابی بکر کی خراج یعنی کچہ مال کرتہ

تہا اوسکی خراج اوسکی کمائی مین سی کہ معمول ہی عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سی کچہ مال لیا کرتا ہی مالک پس تہے ابی بکر کہاتی کمائی اوسکی سے پس آیا غلام ایکدن ایک چیز لیکر کہایا اوسمین سی ابو بکر نی پہر کہا واسطی اونکی غلام نی جانتی ہو کیا ہی یہ پس کہا ابو بکر نی کیا ہی یہ کہا غلام نی تہا مین خبر غیب کی بتاتا واسطی ایک آدمی کی جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین حالانکہ نہین اچہی جانتا تہا مین یہ خبر دینی لیکن مین فریب دیتا تہا اوسکو پس ملا مجہسی وہ یعنی اب پس دی مجکو بدل اوس خبر کی جو بتائی کی یعنی یہ چیز پس یہ وہ چیز ہے کہ کہائی تمنی اسمین سے کہا حضرت عائشہ نی پہر ڈالا ابو بکر نی ہاتہ اپنا یعنی اپنی حلق مین پس قے کی ودیا پہر ڈالی ہر چیز کہ اونکی پیٹ مین تہی یعنی از راہ ورع کی نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی از بسکہ حرمت اوسمین مغلظ تہی بسبب اسکی کہ جمع ہوی تہی کہانت اور فریب خوب طرح نکالا اوسکو اور اس سے یہ نکالا ہی امام شافعی نی کہ جو کوئی کہاوی حرام اور وہ جانتا تہا اوسکو یا نہ جانتا تہا اور پہر جانا تو لازم ہے اوسکو یہ کہ قے کری جو کچہ کہ کہایا ہی نی الفور اور امام غزالی نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ یہ ورع کی قبیل سی ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہ ہی کہ نہ لیوی تو کچہ کسی سی یہانتک نہایت تحقیق کری اوسکو پہر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہ ہی اوسمین کسی حال مین الا پہر دی اوسکو ش ح وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ اور روایت ہی ابی بکر رض سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کی اچہی لوگون کی ساتہ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتہ مال حرام کی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَأَعْجَبَهُ فَقَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا لِي مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي وَهُوَ هٰذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ مولی تہا حضرت عمر کا یہ کہ اوسنی کہا کہ پیا عمر بن الخطاب رض نی دودہ اور اچہا لگا اونکو وہ کہا واسطی اوس شخص کے کہ پلایا تہا اوسنی کہان سی ہاتہ لگا تجکو یہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ وہ یعنی مین گیا تہا ایک پانی پر یعنی کنوئی یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس ناگہان کتنی چارپای تہی یعنی اونٹ وبکری وغیرہ چارپایون زکوۃ کی ہی اور وہ پلاتی تہی یعنی وہ لوگون کو پس دوہا اونہون نی پہر دی لیی دودہ اونکی ہی پس ڈال لیا مین نی اوسکو بیچ مشک اپنی کی اور یہ دودہ وہی ہی پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہ اپنا یعنی مونہہ مین پہر قے کی نقل کی یہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف کہا سید جمال الدین محدث نی کہ یہ حدیث اکثر نسخون مین نہین ہی اور تہی بیچ اصل سماع ہمارے کی لکہی ہوی حاشیہ مین اور صواب حذف اسکا ہی یعنی اصلی کہ کتاب الزکوۃ مین یہ حدیث لکہی جا چکی ہی ساتہ اختلاف ایک دو لفظون کے پس جن نسخون مین یہ نہین ہی تو پہلی حدیث کی بعد لکہا ہی رواہ البیہقی الخ اور جن نسخون مین ہی اونمین اسکی بعد رواہما البیہقی الخ ہے ش ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ صَلَاةً مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ صُمَّتَا إِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہا جو شخص کہ خریدی ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلاً اور اوسکی مول مین ہو ایک درہم یعنی کچہ مال حرام کا نہین قبول کریگا اللہ تعالی واسطی اوسکی نماز جبتک کہ ہو وہی کپڑا اوسپر پہر داخل کین ابن عمر نی دونو انگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنی کانون مین اور کہا بہری ہو جیو دونون کان اگر نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکو نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہی ف

سنیں مقبول کرتا یعنی اوسکی نماز لائق ثواب دینی کی نہیں ہوتی اگرچہ فرضیت قطع ہو جاتی ہے مانند نماز کی زمین غصب کی میں اور آخر
عبارت کی یہ معنی ہیں کہ میں نے اپنی کانوں ہی یہ حدیث حضرت سے سنی ہی کہ اگر سنی ہو تو بہرے ہوں میری کان یعنی مقرر سنی ہی ع

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِی الْمُعَامَلَةِ باب ہی بیچ بیان نرمی کرنی کی معاملات میں اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہی جبکہ بیچتا ہی اور جبکہ خریدتا ہی اور جبکہ تقاضا کرتا ہی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللهُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص تھا بیچ اون لوگوں کی کہ تہی پہلی تمسے آیا اوسکی پاس فرشتہ تاکہ قبض روح کری اوسکی پس کہا گیا واسطی اوسکی آیا تو نی کوئی عمل نیک کیا ہی کہا نہیں جانتا ہوں یعنی جنس یاد نہیں کہ کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطی اوسکی سوچ کہا نہیں جانتا ہوں کچھ سوای اسکی کہ تحقیق میں معاملات کرتا تہا لوگوں سی دنیا میں اور احسان کرتا تہا میں اونپر وقت تقاضا کی یعنی وقت مانگنی مول وغیرہ کی پس مہلت دیتا تہا میں غنی کو اور معاف کرتا تہا میں مفلس کو یعنی سارا حق یا کچھ اوسمیں سے پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نی بہشت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں مانند اسکی ہی عقبہ بن عامر اور ابی مسعود انصاری سی یعنی دونوں روایتوں کی ایک ہی معنی ہیں اور لفظوں میں اختلاف ہی اوسمیں یوں ہی کہ پس فرمایا اللہ تعالی نی کہ میں تجھسے زیادہ لائق ہوں ساتھ اسکی یعنی ساتھ معاف کرنی کی اور فرمایا فرشتوں کو در گذر کرو میری بندی سی ف آیا اوسکی پاس فرشتہ یعنی عزرائیل یا کوئی تابعدار اونکا لیکن صحیح یہی ہی کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتی ہیں جیساکہ اللہ تعالی نی فرمایا قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم اور مہر ملائکہ رحمت کی یا عذاب کی لیتی ہیں ارواح کو اور نسبت حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہی جیسا کہ اس آیۃ میں فرمایا اللہ یتوفی الانفس حین موتہا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی نی فرمایا یا کسی فرشتہ نی کہا اور ظاہر یہ ہی کہ سوال اسکی روح قبض کرنی کی پہلی کیا جیساکہ اول حدیث سی معلوم ہوتا ہے اور مظہر نی کہا کہ یہ سوال قبر میں کیا طیبی نی کہا کہ احتمال یہ ہی کہ قیامت کو ہوا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہی معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینا غنی کو ع وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو بہت قسم کہانی سی بیچ خرید و فروخت کی کہ تحقیق قسم کہانی بیچتی ہیں رواج دیتی ہی پھر کھو دیتی ہی برکت کو نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی اگرچہ بہت قسم کہانی سی بالفعل بکری خوب ہوتی ہی لیکن انجام کار میں باعث کھونی برکت و خیر کی ہوتی ہی اسلئے جسکو عادت ہوگی بہت قسم کہانی کی اوس سے جھوٹی قسم بھی صادر ہو جاویگی ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی قسم سبب ہی رواج کی واسطے

اسباب کی لیکن سبب ہی مٹنی برکت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قسم میں کثرت قسم کی یا جھوٹی قسم اور سبب ہی مٹنی برکت کی کہ کمائی میں
برکت نہیں رہتی یا تو بسبب تلف ہونی مال کی یا بسبب خرچ کرنے کی ایسی جگہ کہ نہ دنیا میں فائدہ ہوا اور نہ آخرت میں ثواب ملے **وعن**
ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ثلثة لا یکلمهم اللہ یوم القیمة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم
ولهم عذاب الیم قال ابو ذر خابوا وخسروا من هم یا رسول اللہ قال المسبل والمنان والمنفق سلعته
بالحلف الکاذب رواه مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین شخص ہیں کہ نہیں کلام کریگا ان سے
اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی کلام مہربانی وعنایت کا نہیں کریگا اور نہ دیکھیگا اونکی طرف یعنی نظر رحمت وعنایت کی نہیں دیکھیگا اور نہ پاک کریگا انکو
یعنی گناہوں سے اور واسطے اونکی عذاب ہے دردینے والا کہا ابو ذر نے محروم ہوئے خیر سے اور ٹوٹا پایا کون ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا ایک تو پائچے
کرنیوالا دوسرا احسان کہنے والا یعنی بعد دینے کسی چیز کی تیسرا رواج دینے والا اسباب کا ساتھ جھوٹی قسم کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** پائچے
دراز کرنیوالا یعنی ٹخنوں سے نیچے ازراہ تکبر کی اور اسمیں داخل ہے دامن دراز کرنیوالا اور جو دیکر احسان جتاتا ہے ثواب سے محروم رہتا ہے اور جو
رواج دینے والا الخ مثلاً ایک چیز لی تھی دو ٹکی روپیہ کو اور مول لینے والے سے جھوٹی قسم کھاکر کہا کہ قسم خدا کی یہ چیز سو دو روپیہ کو میں نے لی ہے تا وہ جانے
کہ یہ اسی کی مالیت ہے یا زیادہ کی شرع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء رواه الترمذی والدارمی و
الدارقطنی ورواه ابن ماجة عن ابن عمر وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول میں اور فعل میں بڑا امانتدار ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہداکی ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے
اور دارمی اور دارقطنی نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** سوداگر یعنی جو کہ شغلوں میں یعنی
بیچنے اور اجارہ میں ہو اور افضل قسم سوداگری میں کپڑا بیچنا ہے پھر عطاری ساتھ نبیوں کے الخ جو سوداگر متصف ساتھ ان دو صفتوں کے کہ ذکر کی گئی
ہوگا وہ متصف ہوگا ساتھ تمام صفتوں کمال کی پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اوسکا یا جنت میں ہو ساتھ نبیوں کی بسبب طاعت اونکی کے اور
ساتھ صدیقوں کے بسبب موافقت کی بیچ صفت اونکی کی اور ساتھ شہیدوں کی بسبب شہادت اونکی کی اوپر صدق و امانت اوسکی کی شرع **وعن**
قیس بن ابی غرزة قال کنا نسمی فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم السماسرة فمر بنا رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم فسمانا باسم هو احسن منه فقال یا معشر التجار ان البیع یحضره اللغو والحلف فشوبوه
بالصدقة رواه ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجة اور روایت ہے قیس بن غرزہ سے کہ کہا تھے ہم یعنی گروہ
تجار کی نام رکھی جاتی تھی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سماسرہ پس گذرے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکھا ہمارا ساتھ ایک
نام کی کہ وہ بہتر ہے پہلے نام سے پس فرمایا اے معشر تجار یعنی گروہ سوداگروں کی تحقیق بیچ حاضر ہوتا ہے اوسکو لغو یعنی بے فائدہ اور قسم یعنی درمیان
بیع و شرا کی اکثر باتیں بے فائدہ اور قسم یعنی بہت قسمیں یا جھوٹی قسم پیش آجاتی ہیں پس ملاؤ بیع کو ساتھ صدقہ کی نقل کی یہ ابو داود اور
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سماسرہ جمع سمسار کی ہے یعنی دلال کی پس پہلے سوداگروں کو سمسار کہتے تھے حضرت نے اوس سے
بہتر نام رکھا تجار یہ نام بہت اچھا ہے کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے تجارت کا قرآن میں بسبیل مدح کی کئی جا ایک تو اس آیت میں هل ادلکم
علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم اور دوسری تجارة عن تراض اور تیسری تجارة لن تبور اور ملاؤ بیع کو ساتھ صدقہ کی یعنی کچھ

اللہ سے دعا کرو تاکہ کفارہ ہو اوسکا اسلیے کہ کلام بیفائدہ اور قسم باعث غضب پروردگار کا ہے اور صدقہ دفع کرتا ہے غضب کو ۞ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۞ اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ نقل کی اونہوں نے اپنے باپ سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سوداگر حشر کیے جاوینگے دن قیامت کے فاجر یعنی دروغگو اور نافرمان مگر جس شخص نے پرہیزگاری کی یعنی خیانت اور فریب وغیرہ نکیا اور نیکی کی یعنی لوگوں سے تجارت میں یا عبادت اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں براء سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ الْخِيَارِ

باب بیچ بیان خیار کے ف خیار اسم ہے اختیار سے اور معنی اوسکے ہیں دو امروں میں سے اچھا امر طلب کرنا یا جاری رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع میں کئی قسم پر ہے خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین فقہ کی کتابوں میں معانی اور احکام انکے اور اختلاف کرانمیں ہے مذکور ہیں اور یہاں ایک قسم اور ہے کہ اوسکو خیار مجلس کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب عقد تمام ہوا ساتھ ہونے ایجاب وقبول کے ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی ہے جبتک کہ مجلس میں بیٹھے ہیں اور جب اوٹھے اختیار جاتا رہا اور اس اختیار میں اختلاف ہے امام شافعی اور اور بعضے عالم قائل ہیں اسکے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ نہیں قائل ہیں اسکے اور کہتے ہیں کہ جب ایجاب وقبول تمام ہوا اختیار نہ رہا مگر یہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اوسکو خیار شرط کہتے ہیں اور وہ تین دن تک ہوتا ہے اور زیادہ اس سے نہیں ۞

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ بَدَلَ أَوْ يَخْتَارَا ۞ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا ہر ایک اونمیں سے اختیار رکھتا ہے اوپر صاحب اپنے کی یعنی اسکا کہ ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے جبتک کہ جدے نہوں یعنی جب ایک مجلس سے اوٹھ کھڑے ہوں گے اور جدا ہونگے اختیار نہ رہیگا مگر بیع خیار میں یعنی جس بیع میں شرط کی ہو گی کہ اختیار ہے مجھے چاہونگا رکھونگا اوس چیز کو اور چاہونگا نہ رکھونگا تو اوسمیں باوجود جدے ہونیکے اختیار باقی رہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ ہے کہ جسوقت خرید وفروخت کریں بائع اور مشتری پس ہر ایک دونوں میں سے اختیار رکھتا ہے اپنی بیع میں جبتک کہ نہ جدے ہوویں یا ہووے بیع انکی بشرط خیار کے پس جسوقت کہ ہووے بیع انکی بشرط خیار کے پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کے یوں ہے کہ بائع مشتری ساتھ اختیار کے ہیں جبتک کہ نہ جدے ہوں مگر یہ کہ شرط کریں اختیار کی یعنی اگر شرط کرینگے اختیار کی جیسے کہ اوپر مذکور ہوا بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یوں ہے مگر کہے ایک اونمیں کا واسطے صاحب اپنے کی شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا کہے قبول کیا میں نے کہنا بدلے اس عبارت بدلے او یختارا کی واقع ہوئی ہے ف ظاہر حدیث کا ثابت کرنیوالا خیار مجلس کا ہے لیکن جو کہ قائل نہیں خیار مجلس کے وہ کہتے ہیں کہ مراد جدے ہونے سے جدا ہونا از روی قول کی ہے یعنی جبتک کہ مجتمع ہیں قول میں کہ ایجاب وقبول تمام نہیں ہوا اختیار رکھتے ہیں چاہیں لیویں چاہیں فسخ کریں بیع کو اور جب ایجاب وقبول تمام ہوا یعنی ایک نے کہا بیچا میں نے اور دوسرے نے کہا لیا میں نے خیار فوت ہوا اور سند انکی یہ آیت ہے

والی تیر وفا لعن اللہ کلام ستعبد اسمین وا دو جدا ہوتی ہی جدا ہونا مرد وعورت کا ہی بسبب طلاق کی نہ جدا ہونا مجلس سے ع وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بائع اور مشتری ساتھ خیار کی ہیں جبتک کہ جدی ہوں پس اگر سچ کہین بائع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اوسکی اور بیان کریں عیب مبیع اور ثمن کی برکت دیجاتی ہی واسطی اون دونوں کی بیچ معاملہ بیچی کہوچی اونکی کی اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ بولا دور کیجاتی ہی برکت اونکی بیچی کہوچی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق میں فریب دیا جاتا ہوں بیچ معاملہ بیچ کی پس فرمایا جسوقت کہ بیچ کرے تو پس کہہ نہیں ہی فریب یعنی دین میں پس تہا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہ سبین اختلاف کیا ہی علمانی بیچ مقصود کی اس قول سے کسی نی کچھ لکہا ہی اور کسی نی کچھ چنانچہ شروح میں وہ قول مذکور ہیں اور تورپشتی نی یہ لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اوس شخص کو کہ کہی وقت بیچ کی یہ بات تا آگاہ کری لینی والی کو کہ مجھی واقفیت نہیں ہی بیچ میں جا ہی کہ مجھکو فریب نقصان دیوی تو اور لوگ وسوقت میں بیدار خیر خواہ خلائق کی تہی دوست رکہتی تہی مسلمان بھائیوں کی لیئی وہ جیسا کہ دوست رکہتی تہی اپنی لیئی خصوصا وقت آگاہ کرنی کی پس اس کہنی سے وہ خیر خواہی اسکی ملحوظ رکہی کا طیبی نی اسی قول کو پسند کیا ہی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہوں نی دادا سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچنی والا اور مول لینی والا مختار ہیں جبتک کہ نہ جدی ہوں مگر یہ کہ ہو بیچ خیار یعنی جب جدا ہوی تو نہیں خیار رہا دونوں کو مگر جس بیچ میں خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونی کی بہی اختیار رہتا ہی اور روا نہیں یعنی درست نہیں بائع یا مشتری کو یہ کہ جدا ہو صاحب اپنی سی یعنی اوٹھ کہڑا ہو مجلس سے بخوف اسکی کہ طلب کری اوس سی اقالہ کو یعنی فسخ کرنی بیچ کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ جدا ہوویں بائع اور مشتری آپس میں مگر رضا سی نقل کی یہ ابوداود نی ف یعنی جبتک بائع اور مشتری آپس میں راضی نہوں ساتھ دینی مول کی اور تسلیم کرنی مبیع کی جبتک جدا نہوں کہ الا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہی شرع میں یا مراد یہ ہی کہ بائع اور مشتری میں سی جسکا ارادہ جدا ہونی کا ہو وہ مشورہ کرے اپنی صاحب سی کہ آیا تجکو رغبت ہی بیچ میں پہر اگر وہ ارادہ فسخ کرنی بیچ کا کری تو فسخ کری پس اس صورت میں یہ حدیث موافق ہی پہلی حدیث کی معنوں میں اور یہ نہی تنزیہی ہے اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ حلال ہی جدا ہونا بغیر اذن دوسری کے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا ایک اعرابی کو بیچی تجیز کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہی **بَابُ الرِّبٰوا**

باب بیچ بیان سود کی رِبٰوا سود ہے شرع مین حقیقت بین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سی اور شرط کیجاوی زیادتی درمیان عقد کی شرح مسئلہ ربٰوا حرام ہے بیچ اور قرض مین اور گناہ کبیرہ ہے منکر حرمت اوسکا کافر ہے مسئلہ ربٰوا دو قسم پر ہے ایک تو ربٰوا نسیئہ کا یعنی نقد کو ساتھ وعدی کی بیچنا اور دوسرا ربٰوا فضل کا یعنی تھوڑی کو بدلی بہت کی بیچنا پھر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسری اتحاد قدر تو امام اعظم کی نزدیک دونون قسمین ربٰوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربٰوا نسیئہ بھی اور ربٰوا فضل بھی اور قدر عبارت ہی کیل سی یا وزن سی کہ معیار شرعی یہی کیل ہی یا وزن اور جس چیز کو شارع نی کیلی کہا ہی وزنی نہو گی ساتھ عرف لوگون کی اور جس چیز کو وزنی کہا ہی کیلی نہین ہو گی ساتھ عرف لوگون کی پس بیچنا گیہون کا بدلی گیہون کی ساتھ وزن کی جائز نہو گا اور اسیطرح بیچنا سونی یا چاندی کا ساتھ جنس اپنی کی ساتھ کیل کی اگرچہ برابر ہوں اسلیے کہ نص شارع قوی تر ہی عرف سی اور جس چیز مین نص نہین ہے یعنی شارع نی نہ اوسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمین اعتبار عرف کا ہی اور ابو یوسف رح سی عمل ساتھ عرف لوگون کی مطلق روایت کیا گیا ہی اور ترجیح دی ہی اسکو کمال نی اور بنا بر اسی قول کی جائز رکھا ہے قرض لینا فلوس مسکوکہ کا ساتھ گنتی کی اور بیچنا آٹیکا ساتھ وزن کی اور کافی مین فتوی اوپر عادت لوگون کی دیا ہی مطلقا کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دونون چیزون مین سی یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سی ایک پائی جاوی تو ربٰوا نسیئہ کا حرام ہی نہ ربٰوا فضل کا پس اگر گیہون بدلی گیہون کی یا چنی بدلی چنون کی یا جو بدلی جو کی یا سونا عوض سونی کی یا لوہا عوض لوہی کی بیچا جاوی تو فضل و نسیئہ دونو حرام ہین کہ دونو چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنون کی یا سونا عوض چاندی کی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی لیکن نسیئہ یعنی وعدی پر بیچنا حرام ہی کہ گیہون اور چنی ساتھ ایک کیل کی بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا ساتھ ایک ترازو اور بٹون کی اور سونا اور چاندی ساتھ ایک ترازو بٹون کی بیچی جاتی ہین لیکن جنس ایک نہین اور گھوڑی گزی کی کو ساتھ گھوڑی گزی ہی کی یا گھوڑی کو عوض گھوڑی کی بیچا جاوی تو بھی فضل حلال ہی اور نسیئہ حرام کہ یہان اتحاد جنس موجود ہی اور کیل اور وزن نہین اسلیے کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز یہ معیار شرعی نہین اور اگر دونو چیزین یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بھی حلال ہو گا اور نسیئہ بھی مثلاً گیہون کو عوض چاندی کی یا عوض لوہی کی بیچی تو فضل اور نسیئہ دونون جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونی کو عوض لوہی کے یا بالعکس اسکے بیچی یہان بھی دونو چیزین نہین ہین نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹ سونی کی اور ہین اور ترازو اور بٹ لوہی کی اور اسیطرح اگر گیہون کو عوض چونی کی بیچی کہ کیل گیہون کا اور ہی اور کیل چونی کا اور کذا فی در مختار

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیاج لینی والی کو اور دینی والی کو اور لکھنی والی کو اور گواہون کو اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی لکھنے والی وغیرہ کو لعنت کی سبب مدد کرنی اونکی کی امر نامشروع پر اور اسسے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی تمسک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا شرع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہا فرمایا رسول خدا

مِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا
تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ
إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ
کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلے چاندی کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو ان میں سے غائب کو بدلے حاضر کے
یعنی نہ بیچو وعدہ بدلے نقد کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نہ بیچو سونے کو بدلے سونے کے اور نہ چاندی کو بدلے چاندی کے
مگر برابر ہوں تول میں ف اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ اگر بیچے زیور سونے کا بدلے سونے کے یا چاندی کا بدلے چاندی کے تو برابر بیچے ہوں دونوں
وزن میں بنوائی اوسکی لینی جائز نہیں اسلیے کہ زیادتی لازم آویگی ٭ ع وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معمر بن عبداللہ سے کہا تھا میں سنتا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیچو طعام بدلے طعام کی برابر ساتھ برابر کی یعنی بیچنا غلہ کا ساتھ جنس اوس غلہ کی برابر چاہیے نقل کی یہ مسلم
نے وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ
رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا
إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا بدلے سونے کے بیاج ہے یعنی اگرچہ
دونوں برابر ہوں مگر دست بدست یعنی اگر دونوں برابر ہوں اور بیع دست بدست ہو تو بیاج نہیں اور چاندی بدلے چاندی کے بیاج ہے مگر دست
بدست اور گیہوں بدلے گیہوں کے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر دست بدست اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر دست بدست
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچنا ایک جنس کا اوسکی ہم جنس کے ساتھ تین طرح سے ہوتا ہے یا تو دونوں طرف وزنی ہوں یا کیلی ہوں
دونوں چیزیں موجود ہوں یا دونوں نہوں یا ایکطرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچھ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست
ہے بشرطیکہ برابر ہوں کیل میں یعنی پیمانے میں یا تول میں کیلی چیز کیل میں برابر ہو تولنے کی چیز تول میں برابر ہو اور دو صورتیں اخیر کی یعنی دونوں
طرف وعدہ ہی ہو یا ایکطرف ایک چیز موجود ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہ دونوں صورتیں درست نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس ٭
مولانا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ
فَقَالَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ
بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرت کے پاس کھجور اچھی پس فرمایا حضرت نے کیا سب کھجوریں خیبر کی
ایسی ہی ہوتی ہیں کہا کہ نہیں قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتے ہیں ایک صاع اچھی میں سے بدلے دو صاع کی یعنی ناکارہ میں سے اور دو صاع
بدلے تین صاع کی پس فرمایا حضرت نے نہ کر بیچ جمع کو یعنی پھیل کو کہ جسمیں ہر طرح کی کھجور ہو بدلے درہموں کی پھر خرید کر بدلے درہموں کے اچھی کھجوریں اور
فرمایا ترازو میں مانند اسی کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی کھجور اور مانند اوسکی کیلی ہیں کہ پیمانے میں ناپ کر بیچتی ہیں اور جو چیزیں کہ ترازو
میں تول کر بیچتی ہیں جیسے سونا اور چاندی اونکا بھی یہی حکم ہے کہ اچھی کو بدلے بری کے ساتھ زیادتی کے نہ بیچیں بلکہ بری کو بدلے درہموں کے
بیچیں اور اون درہموں کی اچھی بدل لے اور گیہوں اور جو عرف شرع میں کیلی ہیں اگرچہ ان دیاروں میں تولکر بیچتی ہیں اور اچھی اور بری باب ربا

بے برابر بیچے ۔ ش ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ ھٰذَا قَالَ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْہُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّہْ عَیْنُ الرِّبٰوا لَا
تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا
لائے بلال حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور اچھی قسم کی پس فرمایا واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے لایا یہ کہا تھیں نزدیک ہمارے کھجوریں
ناکارہ پس بیچیں میں نے اوس سے دو صاع بدلے ایک صاع کے یعنی اچھی کے پس فرمایا آہ عین سود ہے نہ کر یعنی اسطرح ولیکن جسوقت کہ ارادہ کرے
خریدنے کا یعنی اچھی کھجوروں کے خریدنے کا کہ سالم ہووے سود سے پس بیچ کھجوریں یعنی بری ساتھ اور بیع کے یعنی بدلے درہم کے یا غلہ کے پھر خرید کر بدلے اوسکے
اچھی کھجوریں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْھِجْرَۃِ وَلَمْ یَشْعُرْ
اَنَّہٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُہٗ یُرِیْدُہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْہِ فَاشْتَرَاہُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ
وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدَہٗ حَتّٰی یَسْاَلَہٗ اَعَبْدٌ ھُوَ اَمْ حُرٌّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرہ پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکلکر خدمت بابرکت میں حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہ غلام ہے پھر آیا
مالک اوسکا ڈھونڈتا ہوا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ میرے ہاتہ اوسکو پس خریدا اوسکو بدلے دو غلاموں سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی
سے پیچھے اسکے یہانتک کہ پوچھ لیتے اوس سے کہ غلام ہے یا آزاد نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے دو غلاموں کے
کی جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربو کا اسطرح کہ ایک دوسرے سے زیادہ ہو جائز ہے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اسپر ہے اہل علم نے یہ
کہا ہے کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے دو حیوانوں کے نقد برابر ہے کہ ایک جنس کے ہوں یا دو جنس کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیع میں حیوان کے
بدلے حیوان کے وعدے پر پس منع کیا ہے اسکو ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور قول عطا ابن ابی رباح اور ابی حنیفہ اور علما اہل کوفہ کا بھی یہی ہے
اور دلیل انکی یہ ہے کہ منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا بیچنے حیوان کی سے بدلے حیوان کے وعدے پر اور بعضے صحابہ نے اسکو جائز کہا ہے اور
یہی قول شافعی کا ہے وَعَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الصُّبْرَۃِ مِنَ التَّمْرِ لَا یُعْلَمُ
مَکِیْلَتُھَا بِالْکَیْلِ الْمُسَمّٰی مِنَ التَّمْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے ڈھیر کھجور کے
کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلے پیمانہ معین کے کھجور سے نقل کی یہ مسلم نے ف ایسی طرح کی بیچنے سے منع فرمایا کہ ایک طرف تو وہ کھجور کا
ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانے معین ہوں مثلا بیس یا دس اسلیے کہ اوس تودہ کا حال نہیں معلوم کہ کسقدر ہے شاید کہ
ان پیمانوں سے زیادہ ہو یا کم پس سود لازم آوے اور یہ حکم اوس صورت میں ہے کہ دونوں طرف ایک جنس کی چیزیں ہوں اور اگر دونوں
مختلف جنس کی چیزیں ہوں تو جائز ہے اسطرح بیچنا اسلیے کہ اوس میں زیادتی حرام نہیں ۔ ش ح وَعَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ
اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَۃً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْھَا ذَھَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُھَا فَوَجَدْتُ فِیْھَا اَکْثَرَ مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا
فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے فضالہ بیٹے عبید کے سے کہا
خریدا میں نے دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اوس میں تھا سونا اور نگینے پس جدا کیا میں نے اوسکو یعنی سونے میں سے نگینے نکالے پس پایا
میں نے اوس میں سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا میں نے یہ روبرو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا
کیا جاوے یعنی سونا اوسکا جدا کیا جاوے نگینوں وغیرہ سے نقل کی یہ مسلم نے ف اس میں دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچے مال ربو ساتھ جنس اوسکی کے

اور مبیع اور ثمن کی ساتھ یا ایک کی ساتھ انمین سی کوئی اور چیز ہو تو نہین جائز پس اگر بیچی سونی کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلی سونی کی خواہ اشرفیان ہون یا اور کچھ تو نگینہ وغیرہ اوسکی جدا کر کر برابر سونیکی تول کو بیچی اسیطرح اگر بیچی چاندی کی چیز بدلی چاندی کی خواہ روپی ہون یا اور کچھ تو اوسکا بھی یہی حکم ہی تا کہ زیادتی بیع کو نہ لازم آوی اور اگر بیچی سونی کی چیز جڑاؤ بدلی چاندی کی خواہ روپی ہون خواہ اور کچھ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلی سونی کی خواہ اشرفیان ہون خواہ اور کچھ تو اوسکا اوتارنا نگینون وغیرہ کا ضرور نہین اسلیکہ خلاف جنس مین کمی یا دتی درست ہی اسمین کمی یادتی سی ربو لازم نہین آتا ✤ ع ✤ مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل الربو فان لم یاکلہ اصابہ من بخارہ ویروی من غبارہ رواہ احمد وابوداود والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیون پر ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہانیوالا سود کا پس اگر نہ کہاویگا سود تو پہنچیگا اوسکو بخار اوسکا اور روایت کیا جاتا ہی یعنی بجای من بخارہ کی من غبارہ یعنی غبار اوسکا نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** بخار اوسکا یعنی اثر اوسکا پہنچیگا کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا تمسک لکہنی والا ہوگا یا درمیان مین پڑیگا ربو کی معاملہ مین یا معاملہ کریگا ساتہ سود خور کی اور ملیگا مال اوسکا ساتہ مال اسکی کی ✤ ح ✤ وعن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الذھب بالذھب ولا الورق بالورق ولا البر بالبر ولا الشعیر بالشعیر ولا التمر بالتمر ولا الملح بالملح الا سواء بسواء عینا بعین یدا بید ولکن بیعوا الذھب بالورق والورق بالذھب والبر بالشعیر والشعیر بالبر والتمر بالملح والملح بالتمر یدا بید کیف شئتم رواہ الشافعی اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی یہ کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیچو سونا بدلی سونی کی اور نہ چاندی بدلی چاندی کی اور نہ گیہون بدلی گیہون کے اور نہ جو بدلی جو کی اور نہ کہجور بدلے کہجور کی اور نہ نمک بدلی نمک کے مگر برابر ساتہ برابر کی نقد بدلی نقد کی ہاتہ بہ ہاتہ ولیکن بیچو سونیکو بدلی چاندی کی اور چاندی کو بدلی سونی کے اور گیہون کو بدلی جو کی اور جو کو بدلی گیہون کی اور کہجور کو بدلی نمک کی اور نمک کو بدلی کہجور کی ہاتہ بہ ہاتہ جسطرح چاہو نقل کی یہ شافعی نی **ف** حاصل یہ کہ دونون چیزین ایک جنس کی ہون تو برابر ہون اور دست بدست اور اگر مختلف ہون تو جسطرح چاہی بیچی چاہی کم چاہی زیادہ چاہی برابر لیکن ہون دست بدست ✤ ع ✤ وعن سعد بن ابی وقاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن شری التمر بالرطب فقال اینقص الرطب اذا یبس فقال نعم فنھاہ عن ذلک رواہ مالک والترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا سنا مین نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہی گئی خریدنی کہجور خشک لی سی بدلی کہجور تازہ کی فرمایا کیا کم ہوجاتی ہی کہجور تازی جسوقت کہ خشک ہو کہا ہان پس منع کیا اوسکو اس سی نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** منع کیا اوسکو اسلیکہ دونون برابر نہین ہووینگی پس ربو لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہی مالک اور ابو یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد اور اکثر علمانی اور جائز کہا اسکو ابوحنیفہ نی جبکہ دونون برابر ہون بیانی مین اور حمل کیا ہی اس حدیث کو بیع نسیہ پر یعنی جو منع فرمایا تو اوس صورت مین ایک جانب سی بالفعل تہی بلکہ وعدہ کری اسلیکہ روایت کیا گیا ہی اس راوی سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا تہی کہجور تر کی سی بدلی کہجور خشک کی از راہ نسیہ کی اور اسی قیاس پر ہی بیع انگور تر کی بدلی خشک کے اور گوشت تازہ کی بدلی خشک کے ✤ ع ✤ وعن سعید بن المسیب مرسلا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع اللحم بالحیوان قال

سَعِيدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سعید بن المسیب سی بطریق ارسال کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی گوشت کی بیچنی سی بدلی حیوان کی کہا سعید نی تہا بیچنا گوشت کا بدلی حیوان کی جوئی جاہلیت کی ہی نقل کی شرح السنہ میں ف جوئی جاہلیت کی سی مراد یہ ہی جیسے جوئیں ال لوگوں کا ساتہ باطل کی کہایا جاتا ہی ویسی ہی یہ بھی اگرچہ جنس کہانیکا دونوں مختلف ہی اوسمیں بسبب کہیل کی کہایا جاتا ہی اور اسمیں بسبب عقد کی اور کہا شافعی نی کہ یہ دلیل ہی اوپر منع گوشت کی بدلی حیوان کی برابر ہی کہ ہو وہ گوشت جنس اوس حیوان کی یا غیر جنس اوسکی ہی اور وہ حیوان کہایا جاتا ہو یا نہ کہایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی یہ اور دلیل انکی یہ ہی کہ بیع موزون کی ساتہ غیر موزون کی ہی اور مراد ساتہ نہی کی حدیث میں یہ ہی کہ ہو ایک اون دونوں میں سے نسیئہ یعنی وعدی پر منع **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی حیوان کی بدلی حیوان کی بطریق وعدی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف تحقیق اسکی اوپر گذر چکی **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو کہ سامان درست کرے لشکر کا یعنی سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام ہوئی اونٹ یعنی اکثر لوگوں کو اونٹ دئی اور بعضی لوگ بغیر سواری کی رہگئی پس حکم کیا اوسکو یہ کہ لیوی اونٹ عوض اونٹ کی پس تہی عبد اللہ لیتے ایک اونٹ بدلی دو اونٹوں کی تا زمانی آنی اونٹوں زکوۃ کی نقل کی یہ ابو داود نی ف اونٹ عوض اونٹ کی یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لے کہ جب آویگی اونٹ زکوۃ کی تو ادا کریگی کذا ذکر علی جاننا چاہیے کہ درمختار میں لکہا ہی کہ امام اعظم رح کی نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہیں اور اونٹ بہی غیر مثلی ہی پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ رح نی حل کیا ہی اسکو جیسے کہ لکہا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بیع حیوان کی بدلی حیوان کی وعدے پر اور ہماری علمانی منع کیا ہی اسکو بسبب پہلی حدیث کی کہا توربشتی نی کہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ضعیف ہی اور حدیث پہلی سمرہ بن جندب کی قوی تر ہی یا یہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی تہا پہر منسوخ ہوا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبًا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی اسامہ بن زید سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیاج ہی وعدی میں اور ایک روایت میں فرمایا نہیں بیاج اوس چیز میں کہ ہووی دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بیاج ہی وعدی میں یعنی بیاج متحقق ہوتا ہی وعدی میں اگرچہ دونوں جنسیں مختلف ہوں یا برابر ہوں مثلا بیچنا گیہوں کا بدلی جو کی ساتہ زیادتی کے درست ہی اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدی کی ہو تو نہیں درست اور نہیں بیاج الخ یعنی اگر دونوں چیزیں ایک جنس کے ہوں اور ہوں برابر اور قبضہ کیجاویں ایک ہی مجلس میں تو ربو نہیں ہی اور خلاف جنس میں ساتہ کمی زیادتی کی بہی ربو نہیں لازم آتا **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن حنظلہ سی کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتی تہی یعنی فرشتوں نی اونکو غسل دیا تہا کہا عبد اللہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درہم سود کا کہ کہا دے اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہ سود کا ہے بہت زیادہ ہے

گناہ میں چھتیس بار زنا کرنے سے نقل کی یہ احمد اور دارقطنی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس سے اور زیادہ کیا بیہقی نے ابن عباس کی
اس عبارت کو کہا اور کہا حضرت نے جو شخص کہ پیدا ہوا گوشت اوسکا مال حرام سے یعنی سود اور رشوت وغیرہ سے پس آگ دوزخ کی لائق تر ہے ساتھ
اوسکے ف اور وہ جانتا ہوا اور اسیطرح اگر جانتا ہو لیکن اوسنے قصور کیا اسکے معلوم کرنے میں اور لکھا ہے علمائی نے کہ سود اس قدر برا ہے اسلیے کہا
کہ سود کھانیوالے کی حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ یعنی خبردار ہو ساتھ لڑائی کے اللہ اور رسول اوسکے کی طرف سے
اور جس سے اللہ اور رسول اوسکا لڑے یا وہ اللہ اور رسول اوسکے سے لڑے اوسکا کیا ٹھکانا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ بیان سود کا مشکل
ہے بس اکثر حلال جانتے ہیں اوسکو جاہل لیکن کلام ہوتی ہیں خلاف امر زنا کی کہ وہ مشہور ہے جاہلیت اور اسلام میں اور سر اس عدد مخصوص کا شارع
ہی کو معلوم ہے مع ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الربوا سبعون جزءا
ایسرھا ان ینکح الرجل امہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بیاج کا ستر حصے ہے
ادنی انمیں سے یہ ہے کہ صحبت کرے آدمی اپنی ماں سے وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الربوا
وان کثر فان عاقبتہ تصیر الی قل رواھما ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وروی احمد الاخیر
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتھ سود کے اگرچہ بہت ہو
لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہے طرف کمی کی یعنی بے برکتی ہوتی ہے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت
کی احمد نے اخیر کی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتیت لیلۃ اسری بی علی قوم بطونھم
کالبیوت فیھا الحیات تری من خارج بطونھم فقلت من ھؤلاء یا جبرئیل قال ھؤلاء اکلۃ الربوا رواہ احمد
وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا میں شب معراج میں ایک قوم پر کہ پیٹ اونکے
مانند گھروں کی تھے اونمیں سانپ تھے معلوم ہوتے تھے باہر پیٹوں اونکے سے پس کہا میں نے کون ہیں یہ لوگ اے جبرئیل کہا یہ ہیں کھانیوالے سود کے نقل کی یہ
احمد اور ابن ماجہ نے وعن علی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن آکل الربوا وموکلہ وکاتبہ ومانع
الصدقۃ وکان ینھی عن النوح رواہ النسائی اور روایت ہے علی سے یہ کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لعنت کی
نے سود کے لینے والے کو اور دینے والے کو اور سود کی تمسک اور حساب لکھنے والے کو اور صدقہ کی منع کرنے والے کو اور تھے حضرت منع فرماتے نوحہ کرنے سے نقل کی
نسائی نے ف صدقہ کی منع کرنیوالے کو یعنی جو شخص مطلق صدقہ دینے سے منع کرے اوسکو لعنت کی یا منع کرے اپنی صدقہ ہی سے یعنی ترک کرے صدقہ واجب کا
خواہ زکوۃ ہو یا اور اور نوحہ کہتے ہیں چلا کے مردے کو ساتھ بیان کرنے اوصاف اوسکی کے مع وعن عمر بن الخطاب ان آخر ما نزلت آیۃ
الربوا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض ولم یفسرھا لنا فدعوا الربوا والریبۃ رواہ ابن ماجۃ والدارمی
اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے یہ کہ آخر چیز کہ اوتری آیۃ ربوا کی ہے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیے گئے اور نہیں کھولا اوسکو واسطے
ہمارے پس چھوڑ دو ربوا کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز میں شک شبہ ہو ربوا کا وہ بھی حکم ربوا کا رکھتی ہے اوسکو بھی چھوڑ دو نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے
ف آخر اون چیز کہ اوتری الخ یعنی معاملات میں جو آیتیں اوتری ہیں اونمیں سے یہ سب سے پیچھے اوتری ہے مطلق آخر مراد ہے اسلیے کہ سب
آیتوں کی پیچھے آیت اوتری ہے الیوم اکملت لکم دینکم اور نہیں کھولا الخ یعنی بعد اسکی اوترنے کی حضرت زندہ نہیں رہے مگر تھوڑے دنوں شغل
مشغول رہے اور اور مسرور ہی اس میں بیان مفصل اسکا نہیں کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتے بلکہ بیان کیا چند چیزوں میں اور سوا انکے

کو ہو وے تو چاہیے کہ ترک کرے اور بہتر یہ ہے کہ اوس چیز کو کہ اوس میں شبہ ربا کا ہو اوسکی ورع اور احتیاط کی راہ سے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَھْدٰی اِلَیْہِ اَوْ حَمَلَہٗ عَلَی الدَّابَّۃِ فَلَا یَرْکَبْہُ وَلَا یَقْبَلْھَا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ جَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیوے ایک تمہارا قرض یعنی کسیکو پہر تحفہ بہیجے قرض لینے والا طرف اوسکی یعنی قرض دینے والے کی یا سوار کیو دے اوسکو جانور پر تو نہ سوار ہووے اوسپر اور نہ قبول کرے تحفہ مگر یہ کہ جاری ہو تحفہ بہیجنا اور سواری بہیجنی درمیان قرض لینے والے کے درمیان قرض دینے والے کے پہلے اس سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف نہ قبول کرے تحفہ تاکہ ہو نہ اسلیے جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو لیں وہ ربو ہے مگر یہ کہ عادت ہو قرض لینے والے کی پہلے ہی سے تحفہ بہیجنا تو کچھ مضائقہ نہیں اسلیے کہ وہ قرض کے سبب سے نہیں بلکہ بسبب عادت پہلی کی ہی منقول ہی امام ابو حنیفہ رح سے کہ ایک شخص کو اونہوں نے قرض دیا تہا ایک روز اوسکی تقاضا کی لیے گئے اور اوسوقت گرمی بہت تہی اوسکی دیوار کی سایہ میں نہ ٹہرے دہوپ میں کہڑے رہے تاکہ نہ حاصل ہو آرام دین کی جہت سے یہانتک کہ وہ نکلا بعد دیر کی یہ بات امام صاحب نے بسبب کمال احتیاط کی کی ہے ف حدیث شریف میں آیا ہی جو قرض کہ قرض دینے والے کو باعث نفع ہو حکم ربو کا رکہتا ہی یعنی قرض دینے والا قرض لینے والے سی ضیافت نہ قبول کرے مگر بحسب عادت قدیم کی چنانچہ اوسکی دیوار کی سایہ میں بہی بیٹہنا مکروہ ہی

وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا یَاْخُذْ ھَدِیَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ قرض دیوے کوئی کسیکو نہ لیوے اوس سے تحفہ نقل کی یہ بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کی اسیطرح سے ہی منتقی میں

وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّکَ بِاَرْضٍ فِیْھَا الرِّبٰو فَاشٍ فَاِذَا کَانَ لَکَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْہُ فَاِنَّہٗ رِبٰوا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی سے کہا آیا میں مدینہ میں پس ملا میں عبد اللہ بن سلام سے پس کہا اونہوں نے کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کی ہی کہ اوسمیں بہت رواج ہی سود کا پس جسوقت کہ ہووے واسطے تیرے کسی پر حق یعنی قرض پہر تحفہ بہیجے وہ طرف تیری ایک بوجہ بہس کا یا بوجہ جو کا یا گہاس کا پس نہ لے تو اوسکو واسطے کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکہتا ہی نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ الْمَنْھِیِّ عَنْھَا مِنَ الْبُیُوْعِ

باب ہی بیچ بیان بیعون کی کہ منع کیا گیا ہی اونسی ف نہی بیع سی کبہی ہوتی ہی واسطے حرمت کی جیسی نہی بیع باطل اور فاسد سی اور کبہی ہوتی ہی نہی واسطے کراہت کی جیسی نہی بیع کی وقت اذان جمعہ کی اور بیع حرام حنفیہ کی نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل ہی ف کچہ مسائل متعلق اس باب کے کہ جاننا اونکا ضروری ہی مالا بد اور در مختار میں سے لکہی جاتی ہین تا بہائی مسلمانوں کو مفید ہوں مسئلہ اگر مبیع مال نہو مانند مردار یا خون یا حر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر تو بیع اوسکی باطل ہی اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب اور سور کی اگر عوض روپے کے بیچی جاوین تو بیع باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کے بیچی جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل بیع باطل سی مشتری مالک مبیع کا نہیں ہوتا اور فاسد سی مالک بعد قبض کے ہو جاتا ہی و قیمت اوسکی نقود سی دینی ہوگی اوسکی ادا ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب مسئلہ بیچنا دودہ کا تہنوں میں باطل ہی کہ شک ہوتا ہی اوسکی ہونی میں احتمال ہی کہ ریح ہو پس فریب ہوگا مسئلہ نہیں جائز بیچنا جانور کا بولوں اگر عادت بہر یالی کی کہتا ہو اور اگر عادت بہر یالی کی کہتا ہو مانند کبوتر کی تو بیچنا اوسکا اوڑنی کی حالت میں بہی درست ہے اور نہیں جائز بیچنا مچہلی کا کہ نہیں پکڑی گئی ہی پانی سی نہر یا وغیرہ سے یا پکڑی گئی ہی لیکن پہر ایسی حوض میں ڈالدی ہی کہ نہیں پکڑی جاتی

اوسی ہی بدون جال کی اور نہین جائز بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور نہ دودھ کا سبب اون اور گوشت کا بکری مین اور بیچنا سور کی بالون کا
درست نہین لیکن انتفاع اور اوٹھانا اوس سے مانند سینی گون کے جائز ہی اور بیچنا آدمی کی بالون کا اور نفع اوٹھانا اونسی جائز نہین مسئلہ جو بیع کہ
باعث نزاع آپس کے ہو فاسد ہی جیسے کہ بیع ریشم کی اوپر پیٹھ بکری وغیرہ کی یا بیچ گز ہی کی جہت مین یا بیچ ایک گز کی بڑی کپڑی مین سی یا
بیع کرنی ساتھ مدت مجہول کی مثلا مشتری کہی جس روز مینہ برسیگا یا تند ہوا چلی گی اوس روز مول اسکا دونگا پس اگر مشتری نی بیع کو فسخ نکیا
اور بائع نی کڑی جہت مین سی جدا کر دی اور گز بہر کپڑا بڑی کپڑی مین سی جدا کر دیا یا مدت مجہول کو مول لینی والی نی موقوف کیا بیع
صحیح ہو جاویگی مسئلہ بیع ساتھ شرط فاسد کی فاسد ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد نہو اور اوسمین منفعت ہو بیچنی والی کو یا مول
لینی والی کو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو مثلا شرط کرنا ملک مشتری کا مقتضای عقد ہی پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنا کہ اس کپڑی کو مول لینی والا بیچی نہین
اگرچہ مقتضای عقد نہین لیکن اسمین منفعت کسی کی نہین پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنی کہ اس گھوڑی کو مشتری فربہ کری اسمین منفعت مبیع کی ہی
لیکن مبیع انسان نہنیکی مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہین ایسی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور یہ شرط کرنی کہ بیچنی والا ایک مہینی تک گہر بیچی ہوئی مین
سکونت کری اسمین نفع بائع کا ہی پس شرط فاسد ہی اور یہ شرط کرنی کہ بیچنی والا اس کپڑی کی پوشاک سیدی اسمین نفع مول لینی والی کا ہی یہ بہی
فاسد ہی اور یہ شرط کرنی کہ غلام بیچی گی کو مشتری آزاد کری اسمین نفع مبیع کا ہی یہ بہی فاسد ہی ایسی شرطون سی بیع فاسد ہو جاتی ہی اور زیادہ
تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابون مین ہی ایسی بیع سی پرہیز کرنا واجب ہی مسئلہ کم کرنا بائع کا بیچ وزن مبیع کی یا کم کرنا مشتری کا
قیمت مین حرام ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ اور بیچ ادا کرنی قیمت مبیع کی اور دینی قرض کی اور مزدوری مزدور کی بی عذر
تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دیو پہلی اس سے کہ عرق اوسکا خشک ہو اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا کرتی تو زیادہ قدر واجب سے دیتی بجای آدہی وسق کی ایک وسق اور بجای ایک وسق کی دو وسق دیتی اور فرماتی کہ
اسقدر حق تیرا ہی اور اسقدر زیادتی میری طرف سی ہی یہ زیادہ دینا بغیر شرط کی ہو نہین جائز ہی بلکہ مستحب ہی اور عہد شکنی اور فریب اور جہوٹ کسب مال
کو حرام کیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بازار مین توده گیہون کا دیکہا جب دست مبارک اون گیہون مین ڈالا تو اندر سی تر نکلی فرمایا کہ یہ کیا ہی
بیچنی والی نی کہا کہ مینہ اوسکو پہنچا تہا فرمایا کہ تر گیہون اوپر توده کی کیون نکیی تو نی جو کوئی فریب دی مسلمانونکو وہ ہم سی نہین ہی مسئلہ بیع مرابحہ
کی بائع خرید پہلی سی ساتھ اضافہ سوایہ کی مثلا بیچی اور بیع تولیہ کی ساتھ قیمت پہلی کی بیچی قیمت پہلی بلا تفاوت کہہ دینی واجب ہی اور اگر مبیع پر سوای
قیمت کی مانند مزدوری اور دہوبی کی یا دہلائی کی خرچ ہوا اوسکو قیمت کی ساتھ ملا لی اور کہی کہ اسقدر روپی اس اسباب پر میری خرچ ہوی ہین اور یہ نکہی
اپنی روپیونکا مین نی خریدا ہی تا جہوٹا نہو مسئلہ اگر ایک شخص نی ایک کپڑا مثلا دس روپی کو بیچا اور ہنوز لینی والی نی روپی بیچنی والی کو نہین دی تہی کہ
بیچنی والی نی پہر وہی کپڑا مول لینی والی سی پانچ روپی کو خرید لیا یا اوس کپڑی کو ساتھ ایک اور کپڑی کی دس درہم کو خریدا یہ بیع صحیح ہوگی بیع
حکم ربوکی ہی مسئلہ بیچنا منقول کا پہلی قبض کرنی کی صحیح نہین مسئلہ اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کی خریدی اور مول لینی والی نی بیچنی والی سی
کیل کرا لی پہر اوسکو ساتھ بشرط کیل کی بیچی دوسری مول لینی والی کو طعام بیچی گئی مین سی کہانا یا اور کہین بیچنا جائز نہین جبتک کہ پہر کیل نکری
اور کیل پہلا کافی نہین ہی احتیاطا پہلی کیسا کیل مین کچہ زیادہ نکلی اور مال بائع کا ہو مسئلہ اگر ایک مسلمان کچہ خریدتا ہی اور نرخ
مشخص کرتا ہی یا پیغام ایک عورت کا کسی نی دیا تو دوسرے کو اوس پیغام پر پیغام دینا مکروہ ہی وقتیکہ معاملہ پہلی شخص کا درست ہو یا موقوف کر دے
مسئلہ بیچنا وقت اذان جمعہ کی مکروہ ہی مسئلہ اگر دو بردے چہوٹی آپسمین قرابت محرمیت کی رکہتی ہون بیچنا اونکو علحدہ علحدہ مکروہ و ممنوع ہی اسلیئے کہ

اگر ایک زمین سے جو کام ہوا ور دوسرا پڑا اور بعضوں کی نزدیک یہ بیع جائز نہیں مسئلہ بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہیں اور بیچنا بیل بکری کا امام ابو یوسف
کی نزدیک جائز ہی اور اماموں کی نزدیک جائز نہیں اور بیچنا انسان کی گو کا اگر کہ اوس میں ملا ہو نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور اگر راکھ وغیرہ ملی ہو تو
امام اعظم کی نزدیک جائز ہی اور بیچنا گوبر کا ہمارے نزدیک جائز ہی اور اکثر اماموں کی نزدیک بیچنا کسی چیز کا انمیں سے جائز نہیں اور جس چیز کی بیع جائز
نہیں نفع اوٹھانا بھی اوس سے جائز نہیں مسئلہ بادشاہ یا حاکم کو نرخ ٹھہرانا مکروہ ہی مگر جبکہ بنیے بیچ گرانی غلہ کی بہت تعدی کرین تو اوس صحیح نرخ
ساتھ مشورہ داناؤں کی نرخ مقرر کری **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن المزابنۃ ان یبیع ثمر حائطہ ان کان نخلا بتمر کیلا وان کان کرما ان یبیعہ بزبیب کیلا او
کان وعند مسلم وان کان زرعا ان یبیعہ بکیل طعام نہی عن ذلک کلہ متفق علیہ وفی روایۃ لہما نہی عن المزابنۃ قال
والمزابنۃ ان یباع ما فی رؤس النخل بتمر بکیل مسمی ان زاد فلی وان نقص فعلی روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا
منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سی اور مزابنہ یہ کہ بیچے میوہ اپنے باغ کا اگر ہو میوہ کھجور بدلی خشک کھجور کی بطریق پیمانی کی یعنی شمار اس
پیمانی بھر تازی کھجوریں درخت پر اندازہ کرکر بدلی اون پیمانی بھر خشک کھجوروں کی لینی والی پاس بیچے اور اگر ہو میوہ انگور بیچے اوسکو بدلی انگور خشک کے
اندر وہی پیمانی کی حاصل یہ کہ بیچے میوہ تر کہ درختوں پر ہی بدلی میوے خشک کے کہ زمین پر ہی پڑا ہوا اور کتاب مسلم میں ہی اور اگر ہو باغ کھیتی بیچے اوسکو بدلی
پیمانی غلہ کی یعنی بیچے گیہوں اور جو وغیرہ کہ کھیتی میں ہون بدلی گیہوں وغیرہ کی کہ لینی والی پاس ہون منع کیا اس سب سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یون ہی کہ منع کیا حضرت نے مزابنہ سی فرمایا اور مزابنہ بیچنا میوہ کا ہی کہ اوپر درختوں کھجور کی ہو بدلے
کھجوروں خشک کے ساتھ پیمانی معین کے بیچے بائع یہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلی میوہ درخت کا یعنی پیمانی معین سے پس واسطے میری ہی اور اگر کم نکلی پس مجھ پر ہی یعنی
کروں گا اوسکو پوری لیے اے مشتری **ف** مزابنہ مشتق زبن سی ہی اور زبن کے معنی ہین دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہی اور
احتمال زیادتی اور نقصان کا کہتی ہی جانبی سکی ہی کہ مشتری اور بائع مین نزاع پڑے اور ایک دوسرے کو دفع کری اور فرق ان دونوں روایتوں میں یہ
کہ پہلی روایت میں ثمر ساتھ ثاء مثلثہ کی ہی اور دوسری میں ساتھ تاء فوقانیہ کی اور مقصود یہاں بھی عام ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی وعن
جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المخابرۃ والمحاقلۃ والمزابنۃ والمحاقلۃ ان یبیع الرجل الزرع
بمائۃ فرق حنطۃ والمزابنۃ ان یبیع التمر فی رؤس النخل بمائۃ فرق والمخابرۃ کراء الارض بالثلث والربع
رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سی اور محاقلت سی اور مزابنت سی اور محاقلت
یہ ہی کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلی سو فرق گیہوں کے اور مزابنت یہ ہی کہ بیچے کھجور کو درختوں پر بدلی سو فرق کھجور کی کہ زمین پر ہو اور مخابرہ کرایہ کو دینا زمین کا
حصہ معین پر جیسی تہائی یا چوتھائی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر ری کی نام ہی پیمانی کا کہ اوسمین سولہ رطل غلہ آتا ہی یعنی آٹھ سیر اور فرق
ساتھ جزم ری کی ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہی اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کی ہی مقصود بیچنا کھیتی کا ہی بالوں مین بدلی گیہوں کی جیسا کہ بیع بیان
مزابنت کی گذرا لیکن مزابنت عام ہی استعمال اسکا میوون مین بھی آتا ہی اور کھیتی مین بھی اور کبھی خاص میوی ہی میں آتا ہی اور استعمال
محاقلہ کا کھیتی ہی مین آتا ہی اور مخابرۃ کرایہ کو دینا الخ یعنی ایک شخص زمین کسیکو دے باین شرط کہ اسمین بووے جوتے اور جو اسمین پیدا ہو
اوسمیں تہائی چوتھائی مجھکو دینا اس سی منع فرمایا واسطی جہالت اجرت کی اور واسطی ہونے اوسکی کی معدوم اور مخابرہ کو مزارعت
بھی کہتی ہیں اور مخابرت میں تخم ہوتی ہے مالک کا ہوتا ہی اور مزارعت میں مالک کا اور مزارعت درست نہیں ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک درست

ہی اور فتوی اسی پر ہی اسلیے کہ احتیاج پڑتی ہی لوگون کو اسکی م ح ع ع وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے
کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنہ سے اور مخابرہ سے اور معاومت سے اور ثنیا سے اور رخصت دی بیع عرایا کی
نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنے محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کے پہلے معلوم ہوچکی اور معنے معاومت کے یہ ہین کہ بیچنا میوے کا
درخت پر ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے پہلے نمودار ہونے میوے کے اور ثنیا یہ ہی کہ میوہ درخت پر موجود ہی اور اوسکو
بیچے اور ایک قدر غیر معین اوسمین سے استثنا کرلے یعنی نبیچے اور معنی رخصت دینے کی عرایا مین یہ ہین کہ بعضے شخص اپنے باغ مین سے
ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکے لیے دیتے اور معمول تہا اپنے اہل و عیال کے ساتھ اگر باغ مین بیٹہتے تہے پس اوس فقیر کے
آنے سے اونکو حرج ہوتا تو اوسکو اپنے پاس سے میوہ اوسکے بدلے مین دیتے اور درخت پر کا میوہ آپ لے لیتے اوسکو درست رکہا اور یہ پانچ
وسق سے کم مین درست ہی اوس سے زیادہ مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین آگے مذکور ہی ع ع وَعَنْ سَهْلِ
بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ
أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچنے میوے کو جو درخت پر ہی بدلے خشک کہجورون کے مگر یہ کہ رخصت دی عریہ مین یہ کہ بیچا جاوے میوہ درخت پر ساتہ اندازہ
کرنے اوسکی کے حالت خشک ہونے مین یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کے کسقدر رہیگا اوسقدر خشک کہجورین دیکر لیلے کہاوین اوس میوے کو اہل
اوسکے تازہ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا
بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیع بیچنے عرایا کی یعنی پہلون عرایا کی ساتہ اندازہ کرنے اوسکی کی
خشک کہجورون سے بیع اوس چیز کی کہ کم پانچ وسق سے ہو یا بیچ پانچ وسق کی شک کیا داود بن حصین راوی نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف بیچ کم پانچ وسق کے اسلیے اجازت اوسکی کہ کم ضرورت اور احتیاج کی تہی اور اسقدر کافی ہی اور پانچ وسق سے کم مین یہ بیع جائز ہی
سب کے نزدیک اور پانچ وسق سے زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہی صحیح عدم جواز ہی اسلیے کہ راوی کو اوسمین شک ہی احتیاط
مقتضی اسی کی ہی کہ اوسپر عمل نکیا جاوے اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ رخصت خاص فقیرون ہی کے لیے ہی یا اغنیا کے لیے بہی اور صحیح یہ ہی
کہ دونوں کے لیے ہی اور وسق ساٹہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع مین قریب چار سیر کے غلہ آتا ہی ح ع ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ اور
روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پہل کے سے یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنے والے کو
اور لینے والے کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین منع فرمایا بیچنے پہل کہجور کے سے یہانتک کہ سرخ و زرد ہو اور منع
کیا بیچنے خوشہ کہیتی کے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور آمن مین ہو آفت سے **ف** بیچنے والے کو اسلیے منع کیا کہ تا مال مول لینے والے کا بغیر عوض کسی چیز کے
نلیوے اور مول لینے والے کو اسلیے منع کیا تا مال ضائع نکرے بسبب ہونے خوف ہلاک کے ح ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمرۃ حتی تزہی قیل وما تزہی قال حتی تحمر وقال ارأیت اذا منع اللہ الثمرۃ بم یأخذ احدکم مال اخیہ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوہ کے سے یہاں تک کہ خوش رنگ ہو [illegible] فرمایا یہاں تک کہ سرخ ہو اور فرمایا بھلا بتلاؤ تو اگر منع کرے اللہ تعالی میوہ کو [illegible] مال اپنے بھائی کا نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف یعنی [illegible] آفت پہنچی اور میوہ [illegible] وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع السنین وامر بوضع الجوائح رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنا باغ کی پیداوار کا کئی برس کا اور حکم کیا معاف کرنے کا [illegible] نقل کیا اسکو مسلم نے ف یعنی [illegible] اور اسکو آفت پہنچی [illegible] بائع کو چاہیے کہ [illegible] اور [illegible] مشتری [illegible] ہلاک ہوگی [illegible] وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو بعت من اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تاخذ منہ شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بیچا تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ میوہ پس پہنچی اسکو آفت کہ ہلاک کیا اسکو پس نہیں حلال ہے تجھ کو لینا اس سے کچھ کس سبب سے لیگا تو مال اپنے بھائی کا بغیر حق کے نقل کیا اسکو مسلم نے ف [illegible] پر حکم بر تقدیر [illegible] ہلاک ہونے کی ہے [illegible] مشتری کو تو ہلاک بائع [illegible] وعن ابن عمر قال کانوا یبتاعون الطعام فی اعلی السوق فیبیعونہ فی مکانہ فنہاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعہ فی مکانہ حتی ینقلوہ رواہ ابو داود ولم اجدہ فی الصحیحین اور روایت ہے ابن عمر سے کہا خریدتے تھے لوگ غلہ کو جانب بلندی بازار کی پھر بیچ ڈالتے اسکو اسی جگہ یعنی پہلی قبض کرنے کی پس منع کیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اسکے سے اسی جگہ میں یہاں تک کہ نقل کریں اسکو نقل کیا یہ ابو داود نے اور نہیں پایا میں نے اسکو صحیحین میں ف نقل کریں یعنی [illegible] اور [illegible] اسکو اسکی جگہ سے [illegible] اور [illegible] اسکو صحیحین میں [illegible] وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ وفی روایۃ ابن عباس حتی یکتالہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خریدے غلہ پس نہ بیچے اسکو یہاں تک کہ پورا لیوے اسکو اور ایک روایت میں ابن عباس کی یہاں تک کہ کیل کرلے اسکو نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف [illegible]

نہین بیچنا غلہ کا اور اور چیزون کا بیچنا جائز ہی اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہی نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمد کا بھی یہی ہی اور یہانتک کہ کیل کری دلیل پکڑی ہی بعضون نی ساتہ اس حدیث کی اس پر کہ بائع اگر کیل کری غلہ کو روبروی مشتری کی تو نہین کفایت کرتا ہی بلکہ ضرور ہی مشتری کو کہ کیل اور کری بعد قبض کرنیکی لیکن صحیح یہ ہی کہ یہ کفایت کرتا ہی اسلیے کہ کیل بائع کا روبرو مشتری کی ایسا ہی کیل ہی ۲ ح ۲ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ یُّبَاعَ حَتّٰی یُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا وہ چیز کہ منع کیا اوس سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس وہ غلہ ہی کہ منع کیا ہی بیچنی اوسکی سی یہانتک کہ قبض کیا جاوی کہا ابن عباس نی اور نہین گمان کرتا مین ہر چیز کو مگر مانند غلہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی پہلی قبض کرنیکی بیچنا کسی چیز کا درست نہین مانند غلہ کی اور یہ قیاس ابن عباس کا ہی کہ قیاس کیا ہی غیر غلہ کو غلہ پر ۲ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِبَیْعٍ وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلُبَهَا اِنْ رَضِیَهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ آگی جا ملو تم قافلہ سی کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطی مول لینی کی اور نہ بیچی بعض تمہارا اوپر بیچنی بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچی شہری واسطی جنگلی کی اور نہ جمع کرو دودہ اونٹ اور بکری کی تہنو نمین اور جو شخص خریدی اون جانور کو بعد دودہ جمع کرنیکی پس وہ مختار ہی کہنی ور پہیرنی مین بعد دوہنی اوسکی اگر راضی ہوا اوس سی تو رکہی اور اگر ناراض ہو تو پہیر دی اوسکو اور دیوی چار سیر کہجورین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ جو کوئی خریدی بکری مصراۃ کو یعنی جسکی تہنون مین دودہ جمع ہو پس وہ اختیار رکہتا ہی تین دن تک پہر اگر پہیر دی اوسکو تو پہیر دی ساتہ اوسکی چار سیر کہجورین نہ گیہون **ف** نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہی تو نہ جا ملو اونسی سستا خریدنی کی لیے پہلی اسکی کہ شہر و بازار مین آوین اور نرخ معلوم کرین بازار کا اس سی منع اسلیے کیا کہ اسمین فریب دینا اور ضرر پہنچانا ہی بیچنی والی کو اور نہ بیچی الخ یعنی ایک شخص نی ایک چیز بیع خیار کر لی اور ایک شخص کہی لینی والی کو کہ فسخ کر اس بیع کو مین تیری ہاتہ ایسی ہی چیز اس سی سستی مول کو دونگا اسسے منع فرمایا کہا ہی بعضون نی کہ یہ نہی مخصوص ہی ساتہ اوس چیز کی کہ ہوا اوسمین غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہی اوسکو فسخ کروا دینا اس بیع کا اور بیچنا اوسکی ہاتہ سستی مول کو واسطی دفع ضرر کی اور یہ بیع اسجگہ بمعنی خریدنی کی ہی یعنی ایک شخص کچہ خریدتا ہی اور بیچنی والا اور لینی والا راضی ہین ایک مول پر اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگا کر اونکی معاملہ کو بگاڑ دی اور آپ لی لیوی یہ برا ہی اور اگر قصد خریدنی کا نہ رکہتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو یہ اوس سی بہی برا ہی اور نہ نجش کرو نجش اسکو کہتی ہین کہ ایک شخص کچہ خریدتا ہی اور ایک آیا اوسنی تعریف کی اوس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہین منظور یہی ہی کہ لینی والا اسکے دیکہا دیکہی زیادہ رغبت کری اسکی لینی مین اس سی منع فرمایا کہ لینی والی کو فریب دیتا ہی اور نہ بیچی شہری الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر مین اس ارادہ سی کہ آج کی نرخ بیچ جاؤن ایک شخص شہر کی نی آنکر کہا کہ میری سپرد کر جا اس غلہ کو مین بسہولیت مہنگا بیچ رکہونگا اس سے منع فرمایا کہ اسمین روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا سی اور یہ حرام ہی امام شافعی کی نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہ کی نزدیک اور

نہ جمع کرو دودہ الخ یعنی بیچنے سے پہلی ایک دو روز دودہ اونٹنی کا یا بکری کا نہ دوہی تاکہ دودہ بہت سا جمع ہو جاوی تہنون مین تا کہ گاہک کو
یعنی والا کہ بہت دودہ کی ہی لیس زیادہ مول دی اسے منع فرمایا کہ فریب ہی اسمین اور اگر کوئی اسطرحکا جانور لیوی اور پہر دودہ دوہنی کی معلوم
ہو کہ دودہ کم ہی تو مختار ہی چاہی رکہی اور چاہی پہیر دی اور پہیری تو اوسکی ساتہ چار سیر کہجورین عوض مین دودہ کی دی اسلیے کہ کچہ دودہ پہلی ہی
بیچ ملک مشتری کی اور کچہ تہا بیچا گیا اس واسطی تمیز ہونی اسکی کی ممتنع ہو اپہر دودہ کا اور دینا قیمت اوسکی کا پس واجب کین شارع نی چار
سیر کہجورین واسطی دفع خصومت کی اور نظر نہ کی طرف قلت دودہ کی اور کثرت اوسکی کی جیسیکہ مقرر کی دیت نفس کے سو اونٹ باوجود تفاوت
نفوس کے اور عمل کیا شافعی نی اس حدیث پر اور ثابت کیا ہی خیار اسطرح کی جانورین اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین خیار اسمین اور اس حدیث پر
عمل کرنا ترک کیا گیا ہی اسلیے کہ یہ حکم پہلی حرام ہونی ربوٰ کی تہا کہ اسطرح کی چیزین جائز تہین معاملات مین پہر نسخ کیا گیا اور کہجور نہ گیہون کہا ابن حجر
شافعی نی کہ اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز کچہ دینا اس جگہ سوای کہجورون کی اگرچہ راضی ہو ساتہ اوسکی بیچنی والا اسلیے کہ اکثر طعام اونکا تہا کہجور اور درد
پس قائم کیا کہجور کو مقام دودہ کی اور بعضون نی کہا کہ جائز ہی دینا سوای کہجور کی بہی ساتہ رضا بیچنی والی کی ❊ ح ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی جاملو تم قافلی سی کہ لاتا ہو غلہ وغیرہ پہر جو ملا اوس
اور خرید اوس پس جسوقت کہ وی مالک اسکا بازار مین پس وہ مختار ہی درمیان پہیرنی اور رکہنی کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** معنی لغوی
جلب کے اور لفظ رکبان کی کہ اوپر گذرا ابو ہریرہ کی حدیث مین ایک ہی ہیں اور حل مطلب اسکا بیچ ہیں کیا گیا ہی اور لکہا ہی علمانی کہ منع
اوس صورت مین ہی کہ خریدنا اسکا ضرر کری شہر والونکو اور نرخ شہر کا قافلہ والون سی چہپاوی اور فریب دی اونکو اور اگر ضرر نکری
اسکا خریدنا اور نرخ چہپاوی نہین اور فریب نہ دیوی اونکو تو کچہ مضایقہ نہین اسکا اور خیار کا حکم اسمین یہ ہی کہ شافعیہ تو کہتی ہین کہ جب
شہر مین آوی اور دیکہی کہ مشتری نی بہ نسبت شہر کی سستا لیا تو اوسکو خیار ہوگا اور اگر دیکہی کہ گران لیا شہر کی بہاو سی یا شہر کی بہاو لیا تو خیار
بائع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابون سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر بائع بعد آنیکی شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہین
تو نہین ح طیبی ❊ مولانا **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ
بِهَا اِلَى السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آگی جاملو اسباب سی یعنی قافلہ
کو اوپر مذکور ہوا یہاں تک کہ اوتارا جاوی اسباب طرف بازار کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی آدمی اوپر بیچنی بہائی اپنی کی اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا اوپر پیغام
نکاح بہائی اپنی کی مگر یہ کہ پروانگی دی واسطی اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نہ بیچی الخ بیان اسکا حدیث ابو ہریرہ کی مین اوپر ہو چکا اور
نہ بہیجی پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک شخص نی کسی عورت کو پیغام نکاح کا بہیجا تہا اور دوسرا اور کوئی چاہی پیغام بہیجنا اور یہ دس صورت مین منع
ہی جب فریقین ایک قدر معلوم مہر کی پر راضی ہو گئی تہی اور کچہ نزاع باقی نہ رہا تہا مگر عقد ہونا مگر یہ کہ اوس نی بہائی اوسکو کہ مین نہین لیتا یہ چیز
تو بیچی یا مین نہین نکاح کرونگا اس عورت سی تو پیغام بیچ تو اس صورت مین لینا اوس چیز کا یا پیغام نکاح کا بہیجنا درست ہوگا ❊ ش ح
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ چکاوی آدمی اوپر چکانی بہائی مسلمان اپنی کی نقل کی یہ مسلم نی ف
یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ بائع اور مشتری راضی ہو گئی تہی ایک مول پر تو اور کوئی چاہی کہ ارادہ بیچنی کا کری اور زیادہ مول لگا کر معاملہ انکا خراب
کری پس یہ مکروہ ہی اور بیع صحیح ہی اور کہا ابن حجر نی کہ مسلمان کی حکم مین ذمی اور معاہد اور مستامن بہی ہین ٭ ح وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٭ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی شہری واسطی دیہاتی کی چہوڑ دو لوگون کو کہ روزی دی
اللہ بعض انکی کو بعض سی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی چہوڑ دو جنگلیون کو کہ غلہ باہر سی لاوین اور شہر مین سستی مول کو بیچین اور باعث ہو کر
رزق کا ہو شہر والون پر اور باقی بیان اسکا ابو ہریرہ کی حدیث مین گذر چکا ٭ ح وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ
وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ
الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ
الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبًا عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوَ أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى
احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ٭ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا
منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو طرح کی پہناوی سی اور دو طرح کی بیچنی سی منع کیا ملامست سی اور منابذت سی بیچنی مین اور ملامست
یہ ہی لگانا آدمی کا اپنا ہاتہ دوسری کی کپڑی کو رات مین یا دن مین اور نہ الٹی اوسکو مگر بسبب اسکی اور دوسری بیع منابذت وہ یہ ہی کہ پہینکی ایک
شخص طرف دوسری شخص کی کپڑا اپنا اور پہینکی دوسرا اپنا کپڑا اور ہووی یہ بیع انکی بغیر دیکہنی اور تامل کی اور بغیر رضامندی کی اسطرح کی بیع بہی
جاہلیت مین کرتی تہی اسکو بہی منع فرمایا حضرت نی اور دو طرح کی پہناوی سی جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑی کا ہی بطریق صما کی وہ صما یہ ہی کہ ڈالی
کپڑا ایک مونڈہی پر اور ظاہر ہووی ایک جانب اوسکی نہ ہو اوس پر کوئی کپڑا اور دوسرا پہناوا یہ ہی کہ گوٹ مارنی کپڑی سی اس حال مین کہ وہ بیٹہا
ہو اوسکی شرمگاہ پر اوس کپڑی مین سی کچہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نہ الٹی اوسکو مگر بسبب اسکی یعنی نہ چہوی اوسکو مگر بسبب چہونی
نیز اسکی کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کی ایجاب و قبول لفظ مین اور بغیر تامل مین یعنی تو نہ سہی کہی بائع کہ یہ چیز مین نی بیچی اور مشتری
کہی مین نی لی اور نہ لین دین واقع ہو کہ بائع خوشی سی دیدی مبیع اور مشتری مول دی اور کہا طیبی نی کہ نہ الٹی کپڑی کو اور نہ کہولی اوسکو مگر ساتہ
چہونیکی یعنی حق یہ تہا کہ کہولتا کپڑی کو اور دیکہتا اوسکو اوپر اور بیچ سی نہ کہولا اور نہ دیکہا سو چہونیکی اور چہونی ہی سی کہولنا اور دیکہنا حاصل نہین ہوتا حالانکہ یہ
بیع ملامست ایام جاہلیت مین یہ تہی جہان ایک نی دوسری کی کپڑی کو ہاتہ لگایا پس ہی بیع ہو گئی دیکہتی بہالتی اوسکو کچہ نہ تہی اور نہ شرط خیار کی کرتی تہی
بعد دیکہنی کی جاہین کی رکہین گی اور جاہین کی پہیر دینگی اور بیع منابذت یہ کہ جہان آپس مین ایک نی دوسری کی طرف کپڑا ڈال دیا پس یہی بیع ہو گئی
حاجت دیکہنی کی اور رضامندی کی کچہ نہ تہی اور صما کی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور مشہور معنی یہ ہین کہ ایک کپڑا سر سی پاؤن تک بدن
لپیٹ لی ہاتہ بہی اوسی مین لپٹی رہین اور کسی طرف سی کہلا نہ ہو اور دوسری گوٹ مارنی یہ منع ہی کہ کولہو پر بیٹہی اور دونون زانون کو کہڑی کر کی کپڑا اپنی زانو
اور کمر کی گرد لپیٹ لی اسطرح کہ ستر کہلا رہی پس اسطرح کی لباس سی اسلئی منع کیا کہ ستر کہلا رہتا ہی اور اگر اسطرح لپیٹی کہ ستر ڈہکا رہی تو مشروع
ہی اور ہاتون ہی گرد زانو کی حلقہ کر کی بیٹہنا مسنون ہی ٭ ح ٭ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم عن بیع الحصاۃ وعن بیع الغرر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی بیع حصاۃ کی اور بیع غرر کی سی نقل کیا اسکو مسلم نی ف بیع حصاۃ یہ ہی کہ مول لینی والا بیچنی والی کو کہی کہ جب تیری چیز پر کنکری پھینکوں واجب ہو بیع
یا کہ بیچنی والا لینی والی کو کہی کہ جن میں نی تیری ہاتھ اسباب بیچی وہ چیز کہ پڑی اوسپر کنکری تیری جب پھینکی تو اوسکو یا زمین میں سی اتنی دور
بیچی کہ جہاں تک پتھر لنکر جاوی یہ بیع ایام جاہلیت میں کیا کرتی تہی اس سی منع فرمایا اور بیع غرر کی یہ ہی کہ بیع مجہول ہو یا بیچنی والی کی
قدرت میں نہو جیسی مچھلی دریا میں بیچی اور جانور ہوا میں اور غلام بھاگی ہوئی کو بیچنا + ع وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن بیع حبل الحبلۃ وکان بیعا یتبایعہ اہل الجاہلیۃ کان الرجل یبتاع الجزور الی ان تنتج
الناقۃ ثم تنتج التی فی بطنہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی حمل حمل
کی سی اور تہی یہ بیع ایک بیع کہ کرتی تہی اوسکو اہل جاہلیت تہا آدمی خریدتا اونٹ کو یہاں تک کہ بچہ لیجاوی اونٹنی پھر بچہ لیجاوی وہ کہ بیچ پیٹ
اوسکی کی ہی یعنی اس مدت پر اونٹ خریدتا تہا کہ جب اونٹنی کی پیٹ کی بچی کا ان بچہ ہوگا تب مول اسکا دونگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف یعنی حمل حمل کی بیع یعنی ایک اونٹنی کی پیٹ میں بچہ ہی ایک شخص بیع کی کہ اگر اسکی ہاں اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی اس بچہ کو میں نی بیچا
اس بیع سی منع فرمایا اسلیے کہ بیع معدوم کی ہی کہ ہنوز پیدا نہیں ہوا اور اگر پیٹ کی بچی کو بیچی اوسکا بہی یہی حکم ہی جو جاہلی بچی کا بچی کو بیچنا
اور بعضوں نی کہا کہ مراد بیچنی حمل حمل کی سی یہ ہی کہ بیچی ساتہ تاخیر مول کی یہاں تک کہ بچہ دیوی وہ بچہ کہ پیٹ میں اونٹنی کی ہی چنانچہ ابن عمر نی
بہی یہی تفسیر اسکی کی ہی ساتہ اس عبارت کی وکان بیعا الخ وعنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب
الفحل رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جفت کروانی نر کی سی نقل کی بخاری نی
ف یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا خواہ اور کچہ کسیکو دی تا وہ پر چہوڑنی کی لیی اور اوسکی اجرت لی اس سی منع فرمایا اسلیے کہ اسمیں جہالت ہی
نر کبہی جفت کرتا ہی اور کبہی نہیں اور مادہ کبہی بار دار ہوتی ہی اور کبہی نہیں اور اکثر صحابہ اور فقہا کی نزدیک حرام ہی یہ اور اگر عاریت دی
نر مادہ پر چہوڑنی کی لیی مستحب ہی اور اگر بعد عاریت دینی کی کچہ وہ اپنی طرف سی بطریق انعام کی دیوی درست ہی قبول کرنا اوسکا + ح
وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع ضراب الجمل وعن بیع الماء والارض لتحرث رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرایہ جفت کرانی اونٹ کی سی یعنی مادہ پر اور بیچنی پانی اور زمین کی سی تا کہ کہیتی
لیجاوی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی دیوی کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کی ہی کسیکو تا کہ بوئی زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت
کرینگی اوسکی اور لیوی زمین والا بعض غلہ کہ اوسکو مخابرت کہتی ہیں اس سی منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی اوپر ذکر کیا گیا + ع
وعنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پانی کی سی کہ زیادہ ہو حاجت سی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی اگر پانی اسکی حاجت سی زیادہ ہو اور لوگونکو
احتیاج ہو تو جائز نہیں ہی روکنا اسکا اوسی اور بیچنا اونکی ہاتہ بلکہ یونہیں دی اونکو اور یہ اوس صورت میں ہی کہ کوئی آپ پیا چاہی یا
جانوروں کو پلا دی اور اگر کہیتی میں یا درختوں میں کوئی پانی دیا چاہی تو جائز ہی پانی کی مالک کو کہ نہ دیوی اوسکو مگر بعوض + ح وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلاء متفق علیہ اور روایت
ابی ہریرہ سی ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بیچا جاوی زیادہ پانی تا کہ بیچی جاوی بسبب اسکی گھاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف یعنی لازم آتا ہی بیچنا پانی کی سی بیچنا گھانس کا اسلیئے کہ کوئی چاہتا ہی چراوی جانور کسی کی پانی کی گرد اور وہ جانوروں کو پانی نہیں
پینی دیتا بغیر عوض کی مضطر ہوگا ساتھ خریدنی اوسکی کی پس بیچنا پانی کا بیچنا گھانس کا ہوگا اور گھانس کا بیچنا منع ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے
کہ یہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی اور ظاہر یہ ہی کہ تنزیہی ہی + ح + ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى
صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ أَصَابَتْهُ
السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر تودی غلہ کی پس داخل کیا ہاتھ اپنا تودی میں پس
پایا اونگلیوں حضرت کی نی تراوت کو پس فرمایا کیا ہی یہ تری ای مالک غلہ کی یعنی کہا اسنی یہ تری پونچی اور کیوں تر کیا کہا پونچا تھا اسکو
مینہ یا رسول اللہ یعنی میں نی تر نہیں کیا مینہ سی تر ہو گیا فرمایا کیوں نہ کیا تو نی تر کو اوپر کی جانب غلہ کی تا کہ دیکھتی اوسکو لوگ جو فریب دی
پس نہیں مجھ سی یعنی میری طریقہ پر نقل کی یہ مسلم نی الفصل الثاني فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا
استثنا کرنی سی مگر یہ کہ جانا جاوی نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی کچھ بیچی میں نی یہ چیز مگر بعض نہیں بیچی اس سی منع فرمایا بسبب جہالت کی مگر
جس صورت میں معلوم ہو کہ اسقدر نہیں بیچی مثلا تہائی یا چوتھائی یا دس کیل تو درست ہی + ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَنَسٍ وَ
الزِّيَادَةُ الَّتِي فِي الْمَصَابِيحِ وَهِيَ قَوْلُهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ إِنَّمَا ثَبَتَتْ فِي رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی انس سی کہ منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی انگور کی سی یہانتک کہ سیاہ ہو جاوی یعنی پک جاوی اور منع کیا بیچنی غلہ کی سی یہانتک کہ سخت ہو جاوی یعنی
قابل انتفاع کی ہو اسیطرح سی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داود نی انس سی اور زیادتی کہ مصابیح میں ہی وہ قول اوسکا کہ منع کیا بیچنی کھجور
کی سی یہانتک کہ خوشرنگ ہو یہ زیادتی ثابت نہیں ہوئی ہی بیچ روایت ترمذی اور ابو داود کی مگر ابن عمر سی یعنی نہ انس سی اسطرح کہ
کہا ابن عمر نی کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی کھجور کی سی یہانتک کہ خوشرنگ ہووی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہی ف
اسمیں دو اعتراض ہیں بغوی مصابیح کی مؤلف پر ایک تو یہ کہ زیادتی مذکورہ انس سی روایت کی اور وہ ہی ابن عمر سی دوسرا اعتراض کہ ہی
بیع التمر نقل کیا اور ہی بیع النخل + ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ
رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بیچنی نسیہ کی سی ساتھ نسیہ کے نقل کی یہ دار قطنی نی ف
یعنی بیچنی دین کی سی ساتھ دین کے اور لفظ کالی ساتھ ہمزہ کی اور بغیر ہمزہ کی بہی آیا ہی کلا سی یعنی تاخیر کی اور صورت نسیہ کے ساتھ نسیہ کے یہ ہی کہ خریدی ایک آدمی
ایک چیز مدت معلوم تک اور جب آوی مدت نہ پاوی مول یعنی قیمت ادا کرنی پس کہی بیچی وہ اکر بیچ اسکو میری ہاتھ ساتھ اور مدت کی کچھ زیادہ مول کو
مثلا دس روپئی کو وہ چیز لی تہی اسنی کہا گیارہ روپئی کو میری ہاتھ بیچ ڈال ایک مہینہ کی وعدہ اسکا مول دونگا پس بیچی اوسکو بغیر قبض کرنی کی آپسمیں اس سی منع
فرمایا اسلئیکہ بیع اوس چیز کی ہی کہ قبض نہیں کیے اور بعضوں نی کہا کہ صورت اوسکی یہ ہی کہ ہو زید کا عمرو پر ایک کپڑا اور بکر کی عمرو پر دس درہم پس کہی زید بکر کو بیچا
میں نی تیری ہاتھ کپڑا اپنا کہ عمرو پر ہی عوض ان دس درہم کی کہ تیری عمرو پر ہیں پس کہا بکر نی کہ قبول کیا میں نی یہ بیع ہی جائز نہیں سبب اسکی کہ بیع دین کی

ہی کہ قبضہ نہین کیا ۔ ع ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلم عَنْ
بَيْعِ الْعُرْبَانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ ۔ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اُنہون نے اپنے باپ سی اونہون نے نقل کی اپنے دادا سی کہا منع
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربان کی سی نقل کی یہ مالک نے اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف تفسیر عربان کی یہ ہی کہ خریدنا کوئی ایک چیز اور
دیدے بیچنے والی کو ایک دینار یا کسی قدر اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اوسکو مجرا کرینگی مول مین اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہیگا تیرے پاس مفت
مین اسکو بیعانہ کہتے ہین اور سائی کہتے ہین شریعت مین یہ بیع باطل ہی چاہیے یون کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنے والی کا ہی سو اسکی مجرا
مجرا ہوتا ہی اور اگر بیع نہ ہوئی تو حق مول لینے والی کا ہی واپس ہو اور جائز رکھا ہی اوسکو ابن عمر رض نے اور امام احمد نے ۔ ع ۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنی مضطر کی سی اور بیچنی غرر کی سی اور بیچنی میوے کی سی پہلی پختہ ہونے کی نقل
کی یہ ابو داؤد نے ف بیچنی مضطر کی سی اوسکی دو بیان ہین ایک یہ کہ منع فرمایا اس سی کہ کسی سی زبردستی کچھ خریدے اور یہ بیع فاسد ہی یا
یا مراد مضطر سی محتاج ہی کہ مضطر ہو ساتھ بیچنے کی بسبب قرضداری کی یا مصیبت کی کہ اوسپر پڑی ہو اور بیچے کوئی چیز اپنی اموال مین سی ارزان بضرورت
پس مروت یہ ہی کہ اوس سی نہ خریدے لیکن مدد اوسکی کیجائے اور قرض دیدے یا خریدے اوسکو ساتھ قیمت اوسکی کی اور یہ عقد صحیح ہی لیکن
کراہت کی اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہی اسی باب مین ۔ ع ۔ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔
اور روایت ہی انس سی کہ ایک شخص نے قوم کلاب مین سی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اجرت دینی نر کی سی مادہ پر چھوڑنے کی لیے پس منع فرمایا اوسکو پھر کہا
اوسنی یا رسول اللہ ہم عاریت دیتے ہین نر کو پھر انعام دیے جاتی ہین ہم یعنی کچھ اجرت ہم نہین ٹھہراتے ہین بطریق انعام کچھ دیتے ہین پس اجازت
دی حضرت نے اوسکو بیچ لینے انعام کی نقل کی یہ ترمذی نے ۔ ع ۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى
أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِينِي
مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي فَأَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ۔ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہا منع کیا مجکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچون مین ایسی چیز کو کہ نہین نزدیک میرے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی کی یون ہی
حکیم نے کہا مین نے یا رسول اللہ آتا ہی میرے پاس ایک شخص ارادہ کرتا ہی مجھ سی ایک چیز کا اور نہین ہوتی وہ نزدیک میرے پس خرید لیتا ہون
واسطی اوسکی بازار سی یعنی اوسکی ہاتھ ایک چیز بیچتا ہون اور بازار سی مول لیکر حوالے کر دیتا ہون فرمایا نہ بیچ اوس چیز کو کہ نہین نزدیک تیرے
نہین نزدیک تیرے یعنی وہ چیز تیری ملک مین نہین وقت بیچنے کی پھر اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ نہ وہ چیز ملک مین ہی اور نہ پاس موجود ہی پس
بیع صحیح نہین اور دوسری صورت یہ ہی کہ ملک مین تو نہین اسکی مال غیر کا ہی لیکن ہی پاس اسکی اور اسکو بیچنا چاہتا ہی بغیر اذن مالک کی لیکن
بغیر اوسکی اذن کے تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک کے اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالک رح اور احمد کی اور نزدیک امام شافعی کی اسکی بھی بیع صحیح نہین ہوگی اور پہلی
صورت کی حکم مین داخل ہو گیا اوس چیز کا کہ قبضہ مین نہ ہو یا گم ہو گئی ہو یا بھاگ گئی ہو مانند غلام وغیرہ کی یا اوڑ گیا ہو اور نہین اوسکی حاصل کرنے پہ
جانور جو ہوا مین اور مچھلی پانی مین اور یہ نہی بیع غیر صورت سلم کی ہی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق ساتھ شرطون معلومہ کی بیان اسکا باب السلم مین ہوگا
تعالی ۔ ع ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو بیعوں سی بیچ ایک بیع کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **ف** اس حدیث کی دو تفسیرین ہین ایک یہ کہ کہی ایک شخص مثلاً کہ بیچا مین نی تیری ہاتھ اپنا غلام بدلی ہزار روپی کی بشرطیکہ اسکی بیچی تو میری ہاتھ گہر اپنا عوض سو روپی کی یہ درست نہین دوسری یہ کہی بیچا مین نی غلام اپنا تیری ہاتھ دس روپی نقد کو یا بیس روپی قرض کو یہ بہی نادرست ہی **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا یعنی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو بیعوں سی بیچ ایک عقد کی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** اس حدیث کی معنی اور اس اوپر کی حدیث کی معنی ایک ہی ہین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال قرض اور بیع اور نہین درست ہین دو شرطین کرنی بیع مین اور نہین درست نفع اوٹہانا اوس چیز کا کہ نہین ضمان مین آئی اوسکی اور نہین درست بیچنا اوس چیز کا کہ نہین نزدیک تیری یعنی نہین تیری ملک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** نہین حلال قرض اور بیع یعنی کسی کی ہاتہ کچھ بیچنا اور اوس سی شرط کرنی کہ اسقدر روپی وغیرہ مجکو قرض دینا یہ درست نہین یا معنی یہ ہین کہ ایک شخص کسیکو قرض دی اور کچھ چیز اپنی اوسکی ہاتہ بیچی اوسکی قیمت سی زیادہ کو یہ بہی حرام ہی اسلیی کہ اسکی قرض دینی سی وہ زیادہ قیمت دیتا ہی اور جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو وہ حرام ہی لیکن حیلہ سود خورون کا نکالا ہوا ہی بچی اس سی اور نہین درست ہین دو شرطین کرنی بیع مین یعنی ایک بیع مین دو معین ثمن ہی جیسا کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ نہ بیچی ایک چیز ساتھ دو شرطون کی مثلاً کہی بیچا مین نی تیری ہاتہ یہ کپڑا اپنی کو بایں شرط کہ دہلا دونگا اور سلوا دونگا اور لکہا ہی علمائی کہ قید دو شرطون کی اتفاقی ہی ایک شرط بہی بیع مین نہین جائز اسلیی کہ وارد ہوئی نہی بیع اور شرط سی اور نہین درست نفع اوٹہانا الخ یعنی مثلاً ایک شخص نی ایک چیز مول لی اور ابہی اوسکو قبض نہیں کیا اور بیچنی والی نی اوسکا کرایہ لیا اور چاہی مول لینی والا کہ بیچنی والی سی کرایہ لی تو درست نہین اسواسطی کہ اگر وہ چیز ضائع ہو جاتی تو بیچنی والی کی ضائع ہوتی مول لینی والی کی کچہ نجاتی اسیطرح سی اگر نفع اوسکا حاصل ہوا تو حق بیچنی والی کا ہی مول لینی والی کا نہین ہی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَاَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہا مین بیچتا اونٹ بدلی دیناروں کی نقیع مین کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کی پہر لیتا مین بدلی دیناروں کی درہم اور بیچتا اونٹونکو بدلی درہمونکی اور لیتا مین بدلی درہمون کی دینار پہر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا مین نی یہ واسطی اونکی پس فرمایا نہین مضایقہ یہ کہ لیوی تو دیناروں کو بدلی درہموں کی یا درہمونکو بدلی دیناروں کے موافق نرخ اوسدن کی یعنی وقت لینی کی جبتک نہ جدی ہو تم ایک دوسری سی اسحال مین کہ درمیان تمہاری ہو کوئی چیز نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **ف** درہم چاندی کی ہوتی ہین اور دینار سونی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بدلی روپیوں کی بیچی اور اونکی بدلی اشرفیان لیوی یا بدلی اشرفیوں کی بیچی اور اونکی بدلی روپی لیوی تو درست ہی اور نرخ اس دن کی جو قید لگائی بنابر استحباب کی ہی الا جس نرخ سی چاہی لی جائز ہی اور درمیان تمہاری ہو کوئی چیز یعنی قبض کیا ہو بیع یا مول کو یا دونون کو یعنی یہ بدل کرنا دینار و درہم کا آپسمین بایں جائز

ہی لیکن بیع مجاہرہ کے قبض کرنے میں کہ بیع نامہ لکھ دینے کی ساتھ بیع بھی وعدہ کی لازم آوے اور رپونہ ہو منقول ہی کہ حضرت شیخ علی متقی مکہ معظمہ میں ایک
خادم کو بازار میں بھیجتی تو نصیحت کر دیتی کہ ہشیار رہنا معاملہ دست بدست کرنا اور قبض کر لینی میں فرق درمیان میں نہ واقع ہو اور کہا میں ہانگ
درہم میں سمیں ہوتی یا تانگ کہ اگر کہا دی بیچنے والی کو ایک درہم کہ بدلی اسکی یہ چیز لیتا ہوں لیکن بیچنے والی نے وہ چیز نہ دی تو نہ دی اور درہم او سکو نہ دو تم
جائز ہی جبکہ ہوں دونوں حالت میں یکساں ع ع وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ أَخْرَجَ كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ
خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ
الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عداء بن خالد بن ہوذہ سی کہ نکالا ایک خط کہ اوسمیں لکہا تہا کہ یہ خط خریدا ہی
عداء بن خالد بن ہوذہ کا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی خریدا اونسی غلام یا لونڈی نہیں بیماری اور نہیں بدی اسمیں خریدا مسلمان نے بیچنا
مسلمان کے مسلمان سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف یا لونڈی یہ شک راوی ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ غلام کہا تہا
یا لونڈی اور نہیں بیماری مراد بیماری سی یہاں جنون اور جذام اور کوڑہ اور مانند انکی کی ہی اور مراد بدی سی وہ عیب ہی کہ موجب ہلاک مال مشتری کا
ہو مانند ہونی غلام کی چور یا بہگوڑا اور نہیں برائی یعنی اوسکی اصل میں کہ پیدا ہوں اوس سی افعال و اخلاق بُری مانند ہونی اوسکی کی ولد الزنا یا تو
یا حواری یا جہوٹا اور خرید الخ یہ اشارہ ہی ساتہ رعایت خیر خواہی اور حقوق اسلام کی اس بیع میں طرفین سے حاصل یہ کہ یہ غلام اچہا ہی عیب دار
نہیں اور اس بیع میں طرفین سے دغا اور فریب نہیں اور یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانا میں اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سی اور عباد ضعیف ہی اور کچہ
نہیں ہو سکتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بعد ہجرت کی بیع نہیں واقع ہوئی مگر تا دو پہلی ہجرت سی بیع اور شرا دونوں صحیح ہیں اور بخاری میں حدیث میں آگی
جابر نا اشتری احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عداء بن خالد پس اس سے معلوم ہوا کہ مول لینی والی حضرت تہی اور بیچنی والی عداء اور اس حدیث کی عکس سے معلوم
ہوا ع ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ
فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنی ارادہ کیا انکی بیچنی کا پہر
فرمایا کون خریدتا ہی اس ٹاٹ اور پیالہ کو پس کہا ایک شخص نے لیتا ہوں میں ان دونوں کو ایک درہم کو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ زیادہ
ایک درہم پر پس دیا اونکو ایک شخص نے دو درہم پس بیچا اون دونوں چیزوں کو حضرت نے اوس شخص کے ہاتہ نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ
ف قصہ اس بیع کا یہ ہی کہ ایک شخص نے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ پس فرمایا حضرت نے اوسکو کیا ہی تیری پاس کچہ کہا اوسنی کہ نہیں ہی میری پاس مگر
ٹاٹ اور ایک پیالہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ اون دونوں کو اور کہا سوال نکیا پہر جبکہ نہو تیری پاس کچہ پس مانگ صدقہ پس دی لی یاد
حضرت نی اونکو بیچ دیا جسطرح کہ ذکر کیا گیا اور اسطرح کی بیچنی کو عربی میں بیع من یزید اور حراج کہتی ہیں یہ بیع شرع میں درست ہی اور یہ جو آیا ہی کہ ایک
چکانی پر دوسرا نہ چکاوی تو وہ اوس صورت میں ہی کہ بیچنی والا ایک مول پر راضی ہو گئی ہوں تو اور کوئی نہ چاہیے کہ اوسکو چکاوی اور اسمیں یہ بات نہیں ہے
بلکہ بیچنی والی کو منظور یہی ہوتا ہی کہ جو زیادہ مول دیگا اوسکو دونگا اور اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ معاطاۃ یعنی دینا بائع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت
کو بیع ہی اگرچہ منہ سی کچہ نہ کہیں ع ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللَّهِ أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی
واثلہ بن اسقع سی کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جو شخص کہ بیچی عیب دار چیز کہ نہ خبر دار کیا ہو اوسکی عیب پر ہمیشہ رہتا ہی بیچ

غیب الٰہی کی باقی یا ہمیشہ رہتی سنت کی بیان میں سو عقل کی یا ابن حجر کی باب یہ باب ہی متعلق پہلی باب کی **الفصل الاول**

فصل پہلی **عن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتہا للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع رواہ مسلم وروی البخاری المعنی الاول وحدہ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص خریدی درخت کھجور کا بعد تابیر کی اسکی میوہ اوسکا واسطی بیچنی والی کی ہی مگر یہ کہ شرط کری خریدنی والا اور جو شخص کہ خریدی غلام اور واسطی اوسکی ہو مال سب مال اوسکا واسطی بیچنی والی کی ہی مگر یہ کہ شرط کری خریدنی والا نقل کی یہ مسلم نی اور روایت کیا بخاری نی پہلا جملہ فقط یعنی من باع نخلا الخ **ف** تابیر اوسکو کہتی ہیں کہ رکھتی ہیں پہول نر کھجور کی درخت کا بیچ پہول مادہ درخت کھجور کی اور اس سبب سی میوہ زیادہ ہوتا ہی حکم الٰہی یہی ہی یعنی بتایا کہ جو کوئی بعد تابیر کی درخت کھجور کا مول لی اور میوہ لگا ہو تو پہل اوسکا بیچنی والی ہی کا ہوتا ہی مگر جس صورت میں کہ مول لینی والا شرط کر لی یعنی کہی کہ لیا میں نی درخت کھجور کا ساتھ اس پہلی کی تو پہل لینی والی کا ہوتا ہی اور یہی حکم بغیر تابیر کی ہوئیگا ہماری نزدیک اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نی کہ بغیر تابیر کی ہوئی کا ہوتا ہی پہل مول لینی والی کا مگر یہ کہ شرط کری بیچنی والا اپنی لیے تو اوسکا ہوتا ہی اور جو کوئی غلام لی اور اوسکی لیے مال ہو یعنی بحسب ظاہر کی کہ اوسکی ہاتہ میں ہی وہ غلام مالک مال کا نہیں ہوتا پس وہ مال بائع کا ہی مگر جس صورت میں کہ شرط کر لی مول لینی والا تو اوسکا ہوتا ہی اور اس حدیث میں دلیل ہی اس پر کہ کپڑی غلام کی پہنی ہوئی ہو نہیں داخل ہوتی بیع میں مگر جبکہ شرط کر لی لینی والا اور بعضی ہماری عالموں نی کہا ہی کہ داخل ہوتی ہیں اور بعضوں نی کہا کہ بقدر ستر ڈہکنی کی داخل ہی اور زیادہ نہیں اور صحیح یہی ہی کہ نہیں داخل ہوتا کچھ بموجب ظاہر حدیث کی **وعن جابر** انہ کان یسیر علی جمل لہ قد اعیی فمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ فضربہ فسار سیرا لیس یسیر مثلہ ثم قال بعنیہ بوقیۃ قال فبعتہ فاستثنیت حملانہ الی اہلی فلما قدمت المدینۃ اتیتہ بالجمل ونقدنی ثمنہ وفی روایۃ فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری انہ قال لبلال اقضہ وزدہ فاعطاہ وزادہ قیراطا اور روایت ہی جابر سی کہ وہ تہی چلتی اپنی اونٹ پر کہ تحقیق تہک گیا تہا یعنی ایک سفر میں کہ مدینہ کو آتی تہی پہر گذری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جابر پاس پس مارا حضرت نی اونٹ کو یعنی لکڑی سی یا کوڑی سی کہ دست مبارک میں تہا پس چلا چلنا کہ نہیں چلتا تہا مانند اوسکی یعنی دست مبارک کی برکت سی ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ پہلی نہ چلتا تہا پہر فرمایا حضرت نی کہ بیچ میری ہاتہ اوسکو ساتہ وقیہ کی کہا جابر نی پس بیچا میں نی اوس اونٹ کو اور استثنا کی میں نی سواری اوسکی اپنی گہر تک پس جب آیا میں مدینہ میں لایا میں حضرت کی پاس اونٹ اور دیا مجکو مول اوسکا اور ایک روایت میں ہی پس دیا مجکو مول اوسکا اور پہیر دیا اونٹ مجکو یعنی مول بہی دیا اور اونٹ بہی عطا کیا نقل کی یہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت بخاری کی میں یہ ہی کہ فرمایا حضرت نی بلال کو کہ دی جابر کو مول اونٹ کا اور زیادہ دے کچہ پس دیا بلال نی اونکو اور زیادہ دیا اونکو ایک قیراط کہ نام ہی حصہ درہم کا ہی **ف** وقیہ اوسکو اوقیہ بہی کہتی ہیں چالیس درہم کا ہوتا ہے اور استثنا کی میں نی یعنی شرط کر لی میں نی کہ مدینہ تک اس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لاد لونگا پس ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بیچنا جانور کا ساتہ شرط کرنی بائع کی سواری اوسکی کو اپنی ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب یہی ہی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی یہ شرط کا اگر مسافت نزدیک ہو جیسا کہ یہاں ایسا ہی تہا اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی جائز نہیں کہتی ہیں بیع کرنی ساتہ اوس شرط کی کہ اوسمیں نفع بیچنی والی کا یا مول لینی والی کا ہو خواہ مسافت قریب ہو خواہ بعید دلیل اونکی وہ حدیث ہی کہ منع کیا حضرت نی بیع اور شرط سی اور اس حدیث کا جواب دیتی ہیں کہ یہ بات جابر جانتی تہی کی بیع جائز ہوئی اور شرط باطل ہو کہ یہ شرط بعد بیع کی ہوئی ہو اور بیع **وعن عائشۃ** قالت جاءت بریرۃ فقالت انی کاتبت علی تسع اواق فی کل

فقالت لها عائشة ان احب اهلك ان اعدها لهم عدة واحدة واعتقك فعلت ويكون ولاؤك لي فذهبت الى اهلها فابوا الا ان يكون الولاء لهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذيها واعتقيها ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فما بال رجال يشترطون شروطا ليست في كتاب الله ما كان من شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وان كان مائة شرط فقضاء الله احق وشرط الله اوثق وانما الولاء لمن اعتق متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا آئی بریرہ اور کہا مکاتب کی ہی مین نی نو اوقیہ پر کہ ہر سال مین ایک وقیہ دونگی پس مدد کرو میری پہر کہا حضرت عائشہ نی بریرہ کو کہ اگر چاہین مالک تیرے یکہ دو مین ادا اونکو ایک مرتبہ سب آزاد کرون مین تجکو تو کرونگی اور ہو حق ولا تیری کا مجکو پس گئی بریرہ طرف مالکون اپنی کی پس مالکون نی انکار کیا کہ نہین بیچین گی ہم مگر اس شرط سی کہ ہو حق ولا کا ہمارے لیے پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ صدیقہ کو کہ لی اوسکو اور آزاد کر اوسکو یعنی اور شرط انکی تجکو ضرر نہ کریگی پہر خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگون مین پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسکی پہر فرمایا پہر کیا حال ہی ان لوگون کا کہ کرتی ہین شرطین کہ نہین وہ کتاب اللہ مین یعنی نامشروع ہین جو شرط کہ نہین کتاب اللہ مین پس وہ باطل ہی ہوں تو سو شرطین بہی اگر شرط کرین ... پس حکم اللہ کا لائق تر ہی کہ عمل کیا جاوی اوسپر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہی اور سوای اسکی نہین کہ ولا اوسکی ہی کہ آزاد کری نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نی **ف** بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام ہی پہلی وہ ایک یہودی کی لونڈی تہین اونہون نی کتابت کی اپنی مولی سی اور کتابت اوسکو کہتی ہین کہ مالک آزاد کری بردہ کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیہ تجکو ادا کرنا ہوگا اور وہ قبول کری پہر اگر ادا کری وہ آزاد ہوا اور نہین تو ویسا ہی اوسکی حکم مین ہی پس وہ حضرت عائشہ پاس آئین اور کہا کہ مین نی کتابت کی ہی نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک وقیہ دونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی ... پس مدد کرو میری ادا مال کتابت مین اگرچہ حضرت عائشہ نی کہا کہ تیری مالک اگر چاہین کہ یکبار دو ... دون یعنی تیری قیمت مین خرید لون تجکو اور آزاد کرون پہر بیچنا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونی اوسکی کی ادا کرنی بدل کتابت سی جائز ہی اور ولا کہتی ہین حق آزادی کو کہ کوئی شخص اپنی غلام کو آزاد کری اور غلام آزاد مر جاوی اور مال چہوڑ جاوی اور وارث اوسکا کوئی عصبہ نہو تو آزاد کرنیوالا مال اوسکا لیوی یہ ہی حق ولا ... فرمایا کہ عائشہ لیں بریرہ کو تو ولا اوسکا ہمارے لیے ہو یہ شرط کرنی اونکی واہی تہی اور نامشروع کہ عائشہ آزاد کرین اور ولا اونکی لیے ہو اور ولا اوسکی لیے ہوتا ہی جو آزاد کری پس یہ بات حضرت عائشہ نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی اوسپر حضرت خفا ہوی اور خطبہ پڑہکر فرمایا جو **وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الولاء وعن هبته** متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی ولا کی سی اور ہبہ کرنی اوسکی سی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی ایک شخص نی غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکی لیے ثابت ہوا اب چاہی کہ اوس حق کو کسیکے ہاتہ بیچی یا بخشے تو درست نہین اسلیے کہ ولا مال نہین ہی کہ اوسکو بیچی یا بخشے سب علما کا مذہب یہی ہی

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن مخلد بن خفاف قال** ابتعت غلاما فاستغللته ثم ظهرت منه على عيب فخاصمت فيه الى عمر بن عبد العزيز فقضى لي برده وقضى علي برد غلته فاتيت عروة فاخبرته فقال اروح اليه العشية فاخبره ان عائشة اخبرتني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في مثل هذا ان الخراج بالضمان فراح اليه عروة فقضى لي ان اخذ الخراج من الذي قضى علي له رواه في شرح السنة روایت ہی مخلد بن خفاف سی کہا خرید کیا مین نی ایک غلام پس لے مین نی کمائی اوسکی پہر مطلع ہوا مین اوسکی عیب پر

یعنی عیب قدیم پر پس جھگڑا لگیا بیچ اس غلام کی مقدمہ میں طرف عمر بن عبد العزیز کی کہ خلیفہ تھے پس حکم کیا واسطے میرے ساتھ پھیر دینے غلام کی اور حکم
کیا مجھ پر ساتھ پھیر دینے کمائی اوسکی کی پس آیا میں عروہ بن زبیر کی پاس کہ کبار تابعین اور فقہای سبعہ سے تھے اور خبر دی میں نے انکو یعنی عمر بن عبد العزیز
کی اس حکم کرنیکی پس کہا عروہ نے جاؤنگا میں طرف عمر بن عبد العزیز کی آخر روز یا وقت شام کی اور خبر دونگا میں انکو یہ کہ حضرت عائشہ نے خبر دی مجکو
یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بیچ مانند اس قصہ کی یہ کہ منفعت بدل ضمان یعنی تاوان بھرنی کی ہے پس گئے طرف عمر بن عبد العزیز کی عروہ پس حکم
کیا عمر بن عبد العزیز نے واسطے میرے یہ کہ لوں میں کمائی غلام کی اوس شخص سے کہ حکم کیا تہا ساتھ اوسکی پھیر دینے واسطے اوسکی نقل کی یہ شرح السنہ میں ف
بدل ضمان بھرنی کی یعنی اگر غلام اس حالت میں مر جاتا یا ناقص ہو جاتا تو مول لینے والی کا نقصان ہوتا بیچنے والی کا کچھ نہ تہا پس اگر منفعت حاصل ہے تو وہ
بہی مول لینے والی کی ہے ۔ ملخص من المرقاة وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ
الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ
اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ اور روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اختلاف کریں بائع اور مشتری پس قول قول بیچنے والی کا ہے اور لینے والا اختیار ہے نقل کی
یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے بیچنے والا اور لینے والا جسوقت کہ اختلاف کریں اور وہ چیز کہ بکی ہے قائم ہو جونکی تون
اور نہ ہوں درمیان اون دونوں کی شاہد پس قول وہ ہے کہ کہا بیچنے والی نے یا پھیر دیں دونوں بیع کو ف جسوقت کہ اختلاف کریں بائع و مشتری
یعنی قدر مول میں یا شرط خیار میں یا مدت میں یا سوا اسکی اور شرطوں میں تو قول قول بیچنے والی کا ہے یعنی ساتھ قسم کی کہ قسم دیجاوی کہ نہیں بیچا میں نے
اتنی دامی کو اور مول لینے والا اختیار رکھتا ہے اگر چاہے راضی ہو ساتھ اوسچیز کی کہ قسم کہائی ہے اوسپر بائع نے اور اگر چاہے قسم کہاوی کہ نہیں خریدی ہے
میں نے اتنی کو پہر اگر دونوں نے قسم کہائی پس اگر راضی ہو ایک دوسرے سے ساتھ قول دوسری کی خیر نہا اور اگر راضی نہو فسخ کری قاضی عقد کو خواہ
مبیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہ مذہب شافعی کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کے نہ قسم کہاویں دونوں وقت ہلاک ہونی مبیع کی بلکہ قول اوس کا ہو ساتھ یمین
قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کی اور روایت المبیع قائم مؤید ہے ان دونوں کے مذہب کے اور قول وہ ہے کہ کہا بیچنے والی نے یعنی جسصورت میں کہ مبیع قائم ہو تو
بیچنے والی کو قسم دیجاویگی پس جب قسم کہاویگا تو لینے والی کو اختیار ہوگا جیسا کہ اوپر گذرا یا دونوں رد کریں بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قائم وقت نزاع کی تو قول
قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کی اور نہ قسم دیجاویگی بیچنے والی کو یہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہے [illegible] یہ مسئلہ یہاں مجمل لکہا گیا ہے ہدایہ میں
مفصل ہے جسکو تفصیل اسکی دیکہنی منظور ہو ہدایہ میں دیکہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ
مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ
مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہیر لیوی بیع مسلمان کو جبکہ پشیمان ہو پہیر لیگا اللہ تعالی گناہ اوسکی دن قیامت
کی نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور شرح السنہ میں یہ حدیث مذکور ہے ساتھ اون الفاظ کی کہ مصابیح میں ہے شریح شامی سے بطریق ارسال کے
ف شرح السنہ میں لکہا ہے کہ اقالہ بیع میں اور سلم میں جائز ہے پہلی قبض کرنی کی اور بعد اوسکی اور اقالہ فسخ ہے بیع کا اور ابن ماجہ نے بہی
اپنی سنن میں روایت کی ہے اور اسیطرح حاکم نے ابی ہریرہ سے اور مصابیح میں یہ حدیث ہے اوسکی لفظ من اقال اخاه المسلم صفقة كرهها اقال الله عثرته يوم
القيامة اور بطریق ارسال کی ہے اعتراض کیا مصنف نے بغوی پر کہ اوسنے ترک کیا اس لئے کہ ذکر کیا منقطع اور نہ ذکر کیا متصل کو

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ

الذي اشترى العقار في عقاره جرة فيها ذهب فقال له الذي اشترى العقار خذ ذهبك عني إنما اشتريت العقار ولم أبتع منك الذهب فقال بائع الأرض إنما بعتك الأرض وما فيها فتحاكما إلى رجل فقال الذي تحاكما إليه ألكما ولد فقال أحدهما لي غلام وقال الآخر لي جارية فقال أنكحوا الغلام الجارية وأنفقوا عليهما منه وتصدقوا متفق عليه

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خریدی ایک شخص نی ان لوگون مین سے کہ تہی پہلی امتون مین ایک شخص سی زمین اپنی اوس شخص نی کہ خریدی تہی زمین بیچ زمین اپنی کی ایک ٹہلیا کہ اوسمین تہا سونا پس کہا بیچنی والی کو اوس شخص نے کہ لی تہی زمین لی سونا اپنا مجھ سے میں نے زمین اور نہین خریدا مین نے تجھ سے سونا پس کہا بیچنی والی مین نے بیچی تہی زمین بھی اور جو چیز اوسمین ہے پس قصہ لی گئی وہ دونو ایک شخص کی پاس کہا اوس شخص نے کہ قصہ لیگئی تہی طرف اوسکی کیا ہی تم دونون کی اولاد پس کہا ایک نی اونمین سے کہ میری ایک لڑکا ہی اور کہا دوسری نی کہ میری ایک لڑکی ہی پھر کہا اوس شخص نے کہ نکاح کردو اوس لڑکی کا لڑکے سے اور خرچ کرو اوپر اوس کے اور بانٹ دو یعنی جو بچ رہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے کہا ہی مضمون ہے کہ وہ فیصلہ کرنے والی حضرت داؤد تہی اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اوپر فضیلت صلح کروانے کی درمیان جہگڑنے والوں کی اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصون میں جیسا کہ مستحب ہے غیر اوسکی کو

باب السلم والرهن

یہ باب ہی بیان بیع سلم کی اور گرو کی

ف سلم نام ہی اوس بیع کا کہ بالفعل مول دیا جاتا ہے اور مبیع یعنی ایک جنس ٹہرالی کہ اتنی مدت مین دیگا مثلاً کسو کو روپی دیوی اور اوس سے ٹہرالیا کہ دو مہینے مین گیہون سو من اس قسم کی تجھ سے لینگی اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہیں کبہی سلف بہی کہتی ہیں اور ہندی مین بدہنی بہی کہتی ہیں جو اسکی سب شرطیں پائی جاوین تو یہ بیع درست ہی اور سب شرطیں اوسکی ہو لہ میں ہیں چہ راس المال مین اور وہ مسلم فیہ مین چہ شرطیں راس المال مین یہ ہیں بیان جنس کا کہ یہ درہم ہیں یا دینار ہیں یا روپی ہیں یا اشرفیاں ہیں اور بیان کرنا نوع کا کہ یہ بخاری ہیں یا درہم یا دینار ہیں یا سمرقندی یا کلدار یا حالی یا ڈیک کے اور بیان کرنا صفت کا کہ روپی کہری ہیں یا کہوٹی اور معلوم کرنا قدر راس المال کا مثلاً یہ سو ہیں یا دو سو ہیں اور سب اشرفی نقد دینا اور قبض کرنا اوسی مجلس میں یعنی مجلس عقد کی ہیں اور وہ شرطیں مسلم فیہ مین یہ ہیں بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلاً گیہون ہیں یا جو ہیں یا چنی ہیں اور بیان کرنا نوع کا کہ کہاں کی ہیں یا کہاں کی اور بیان کرنا صفت کا کہ اچہی ہیں یا بری ہیں اور بیان کرنا مسلم فیہ کی قدر کا مثلاً دس سیر ہیں یا دس من ہیں اور مسلم فیہ اوس قسم سی ہو کہ متعین ہو جاتی ہی تعین کرنے سی پس نہیں درست سلم روپی اور اشرفی میں اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت میں لینگے دو مہینی ہیں یا چار مہینی ہیں اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہی اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم سے یعنی جس وقت سے عقد کیا ہے اوس وقت سی لینے وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصہ مین نہ پایا تو اوسمین سلم نہیں درست اور ہو وہی عقد بیع سلم کی بدون خیار کی یعنی شرط کرنا خیار کا اسمین نہیں چاہیے اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہ مسلم فیہ دینگا اگر ہو مسلم فیہ ایسا کہ اوسکے اٹہانی میں خرچ ہو اور اصل یہ ہی کہ جو چیز معلوم ہو وے کیس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنی سی جنس اور نوع اور صفت کی ہو معلوم اور متعین ہو مانند حیوان اور بعض قسام کی تری وغیرہ کی اوسمین سلم نہیں درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیے + مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يسلفون في الثمار السنة والسنتين والثلث فقال من أسلف في شيء فليسلف في كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم متفق عليه روایت ہی ابن عباس سے کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ سی ہجرت کر مدینہ مین اور مدینہ کی لوگ بیع سلم کرتی تہی میوؤن میں ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی زر دیتی تہی اور شرط کرتی تہی کہ بعد ایک سال یا دو سال یا تین سال کی میوہ لینگی پس فرمایا حضرت نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس چاہیے کہ سلم کری کیل معلوم مین یعنی مثلاً دس کیل یا بیس

کیل اور وزن معلوم میں مدت معلوم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وزن معلوم میں یعنی جو کوئی بیع سلم کرے اوس چیز میں کہ بیچی جاتی ہے
تول کر جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کرے وزن معلوم میں مثلاً چار تولہ یا پانچ تولے اور مدت معلوم تک یعنی ایک مہینا یا ایک برس اور مانند اسکی کے اور ظاہر
اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ مدت معلوم کا ہونا اسمیں شرط ہے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کے نزدیک مدت معلوم کا
ہونا اسمیں شرط نہیں ہے **وعن عائشة قالت اشترى رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما من يهودي الى اجل ورهنه**
درعا له من حديد متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا خریدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ غلہ ایک یہودی سے ایک وعدہ ایک مدت
معلوم کی اور گرو رکھی اوسکے پاس اپنی زرہ لوہے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کچھ مول لینا بنسیہ یعنی وعدہ اور جائز ہے
کچھ گرو رکھنا بیچ حضر کے اور جائز ہے گرو رکھنا حضر یعنی شہر میں گو کہ کتاب اللہ میں قید سفر کی ہے یعنی ان کنتم على سفر ولم تجدوا كاتبا فرهان مقبوضة قید سفر کی آئی ہے
اتفاقی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے معاملہ کرنا ساتھ اہل ذمہ کے اسیطرح اجماع ہے مسلمانوں کا اسپر کہ جائز ہے معاملہ کرنا اہل ذمہ سے اور اور کفار سے جبکہ
نہ ثابت ہو حرام ہونا اوس مال کا کہ اون پاس ہے لیکن نہیں جائز ہے مسلمان کو بیچنا ہتیار کا اور اور اسباب لڑائی کا حربیوں کے ہاتھ اور نہیں جائز مطلق
کفار کے ہاتھ بیچنا اوس چیز کا کہ باعث تقویت انکی دین کی ہو اور نہیں جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمانوں کا اونکے ہاتھ اور کہا نووی نے کہ اسمیں
بیان ہے اسکا کہ حضرت دنیا میں قلت مال کی رکھتے تھے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے گرو کرنا اسباب لڑائی کا اہل ذمہ کے پاس اور حضرت نے جو معاملہ گرو کا
یہودی سے کیا اور صحابہ سے نہ کیا تو کہا ہے بعضوں نے کہ شاید یہ بیان جواز کے لیے کیا اور بعضوں نے کہا کہ اسلیے کیا کہ وہاں غلہ زیادہ حاجت سے کسی پاس نہ تھا
سوای یہود کے **وعنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ودرعه مرهونة عند يهودي بثلاثين**
صاعا من شعير رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہا وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالت میں کہ زرہ اونکی گرو تھی نزدیک
یہودی کے بدلے تیس صاع جو کے نقل کی یہ بخاری نے **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر**
يركب بنفقته اذا كان مرهونا ولبن الدر يشرب بنفقته اذا كان مرهونا وعلى الذي يركب ويشرب النفقة
رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور سواری کا سواری کیا جاوے بدلے خرچ کرنے اوسکی کے جسوقت
کہ ہو وہ گرو اور دودھ جانور شیردار کا پیا جاوے بدلے خرچ کرنے اوسکی کے جسوقت کہ ہو وہ گرو اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اوسپر ہے خرچ نقل
کی یہ بخاری نے ف ملا علی قاری نے اول جملہ حدیث کی تحت یہ لکھا ہے یعنی جائز ہے گرو کرنیوالے کو سوار ہونا اور اسباب لادنا اوس جانور پر کہ گرو کیا ہے سبب
اسکے کہ اسپر ہے دانا گھانس اوسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ نے اخیر جملہ کی تحت یہ لکھا ہے کہ یعنی جو کوئی سوار
ہوتا ہے اور دودھ پیتا ہے اوسپر نفقہ ہے راہن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن اوس جانور کو دانا گھانس دیتا ہے تو اوسکو سوار ہونا اور دودھ پینا ہے اور اگر راہن دانا گھانس دیتا ہے تو اوسکو
جائز ہے سوار ہونا اور دودھ پینا لیکن یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے مرتہن کو نفع اوٹھانا ساتھ گرو کے بدلے خرچ کرنا اسپر اور جمہور علما خلاف
اسکے ہیں اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ نہیں جائز ہے مرتہن کو کہ نفع لے ساتھ رہن کے اور نفقہ رہن کا راہن پر ہے اسلیے کہ جو قرض حاصل کرے نفع کو حرام ہے اور
کہا ہے علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ حدیث آئندہ کے **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن سعيد بن المسيب ان رسول**
الله صلى الله عليه وسلم قال لا يغلق الرهن الرهن من صاحبه الذي رهنه له غنمه وعليه غرمه رواه الشافعي
مرسلا وروي مثله او مثل معناه لا يخالفه عنه عن ابي هريرة متصلا اور روایت ہے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں منع کرتا گرو کو مالک چیز گرو رکھی ہوئی کو مالک اوسکی سے کہ جسنے گرو کی ہے اوسکو یعنی گرو کی گئی ہے وہ چیز اوسکی ملک سے نہیں

المراد دوسکا یہی کہ قیمت سوال نبی او سیر یہ باب فی کی اگر چاہی گا اللہ تعالی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عمر** عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجالب مرزوق والمحتکر ملعون رواہ ابن ماجۃ والدارمی روایت ہی عمر رضی اللہ
عنہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ہی اور احتکار کرنیوالا ملعون ہی نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی جو کوئی
غلہ وغیرہ شہر مین لادیتا ہی بسبب نرخ حال کی برخلاف احتکار کرنیوالی کی وہ رزق دیا گیا ہی یعنی حاصل ہوتا ہی اوسکو فائدہ بغیر گناہ کی اور برکت
دیجاتی ہی اوسکی رزق مین اور احتکار کرنیوالا کہ معنی اوسکی اوپر مذکور ہوی گنہگار اور دور خیر سی ہی جبتک اس فعل مین ہی نہیں حاصل ہوتی اوسکو
برکت ق ج **وعن انس** قال غلا السعر علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ہو المسعر القابض الباسط الرازق وانی لارجو ان القی ربی ولیس احد
منکم یطلبنی بمظلمۃ بدم ولا مال رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی انس سی کہ کہا
مہنگا ہوا نرخ غلہ کا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نرخ مقرر کیجیی واسطی ہماری یعنی حاکم بھیجی لوگونکو کہ اس بہاو بیچا کرو
پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ وہ ہی نرخ مقرر کرنیوالا تنگ کرنی والا فراخی کرنی والا روزی دینی والا اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ ملون پروردگار اپنی سی
اس حالت مین کہ نہو کوئی تم مین سی کہ طلب کری مجھسے کچھ حق بسبب ظلم کی جان کی یا مال کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** وہ
ہی نرخ مقرر کرنیوالا الخ یعنی نرخ اللہ تعالی کی ہاتہ ہی کہ ساتہ اوسکی روزی لوگونپر تنگ اور فراخ کرتا ہی یہ جو کہتی ہین کہ نرخ آسمانی ہی اوسکی یہی
معنی ہین اور امید رکہتا ہون مین الخ اسمین نہی ہی نرخ مقرر کرنی سی اسلیی کہ وہ تصرف کرنا ہی لوگون کی مال مین بغیر اذن اونکی کی اور ظلم کرنا ہی
اونکی حق مین اور نرخ مقرر کرنی سی کبہی لوگ بیچنا چہوڑ دیتی ہین اور یہ باعث ہوتا ہی قحط کا اور مراد یہ ہی کہ تکلیف نہ دیجاوی لوگونپر ساتہ نرخ
مقرر کرنی کی اور لازم نکیا جاوی اونپر نرخ ولیکن حکم کیا جاوی ساتہ انصاف اور شفقت کی خلق پر اور خیر خواہی خلق کی ق م **الفصل
الثالث** فصل تیسری **عن عمر بن الخطاب** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احتکر علی
المسلمین طعامہم ضربہ اللہ بالجذام والافلاس رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ
روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی بند کر رکھی مسلمانون سی غلہ اونکا پہنچاتا ہی
اللہ اوسکو جذام اور افلاس نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی
ارادہ کرتا ہی ضرر پہنچانی کا مسلمانونکو تو مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بلاءی بدنی اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہی نفع پہنچانی کا اونکو پہنچاتا
ہی اللہ تعالی اوسکی نفس اور مال مین خیر و برکت ق ع **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر طعاما
اربعین یوما یرید بہ الغلاء فقد بریٔ من اللہ وبریٔ اللہ منہ رواہ رزین اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ بند کر رکہی غلہ چالیس دن ارادہ رکہتا ہو ساتہ اوسکی مہنگی ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سی اور اللہ بیزار ہوا اوس سی نقل کی
یہ رزین نی **ف** بیزار ہوا اللہ سی یعنی توڑا عہد اوسکا کہ یہ بجا آوری احکام اور شفقت کرنی کی خلق پر باندہا ہی اور بیزار ہوا اللہ اوس سے
یعنی حفظ و حمایت اپنی اوس سی اوٹہائی ق ج **وعن معاذ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد
المحتکر ان ارخص اللہ الاسعار حزن وان اغلاہا فرح رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ اور روایت ہی
معاذ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی برا ہی بندہ احتکار کرنیوالا اگر سستا کری اللہ نرخون کو تو غمگین ہو اور اگر مہنگا کری نرخون

ہونا خوش ہو نقل کیا یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من احتکر طعاما اربعین یوما ثم تصدق بہ لم یکن لہ کفارۃ رواہ رزین اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھے غلہ چالیس دن تک پھر صدقہ دیوے اسکو نہ ہوگا وہ صدقہ اسکی کفارہ نقل کیا یہ رزین نے ف چالیس دن کی قید
کچھ ... ہے اور اگر کم اس سے کرے اسکی بھی یہی سزا ہے لیکن کمتر اس سے

باب الافلاس والانظار

مفلس ہونا اور مہلت دینا میان مفلس کے مہلت دینی کی معاملہ میں ف یعنی اگر کسی پر حق اسکا ہو اور وہ مفلس ہو گیا ہو اور بالفعل نہیں ادا کر سکتا اسکو مہلت دینی ...

الفصل الاول پہلی فصل

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل افلس فادرک
رجل مالہ بعینہ فہو احق بہ من غیرہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
مفلس ہو جاوے پس پایا ایک شخص نے مال اپنا بعینہ یعنی اسکے پاس پس وہ لائق تر ہے ساتھ اس مال کے غیر اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی
ایک شخص نے کچھ خریدا اور مول اسکا دیا نہ تھا کہ وہ مفلس ہو گیا قاضی نے حکم اسکی مفلس ہونیکا کر دیا اور پائی بیچنے والے نے وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک نہ ہوئی
تھی وہ جیسا یا مع ساتھ تصرفات شرعیہ کی مانند ہبہ اور وقف کی تو اسکو پہونچتا ہے کہ فسخ کرے بیع کو اور لیوے وہ چیز اپنی بہ نسبت قرضخواہوں
کے وہ مقدم ہے اور اگر کچھ مول لے لیا تھا بائع نے اور کچھ مشتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہو گیا لیوے مال اپنا بقدر اس چیز کی کہ باقی رہا ہے مول
سے یہ مذہب ہے امام شافعی اور مالک کا اور ہمارے نزدیک نہیں پہونچتا ہے بیچنے والے کو فسخ کرنا بیع کا اور لے لینا اسکا بلکہ وہ مثل اور قرضخواہوں
کے ہے اور حمل کیا ہے حنفیہ نے حدیث کو اس پر کہ عقد بالخیار ہوئی تھی کہ خیار بائع نے لی تھی پھر ظاہر ہوا اسکو بیچ مدت خیار کی کہ مول یعنی والا مفلس ہوگا
تو اسکو ہے کہ اختیار کرے فسخ کو بیع کے وعن ابی سعید قال اصیب رجل فی عہد النبی صلی اللہ علیہ
فی ثمار ابتاعہا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم
وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائہ خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک رواہ مسلم اور روایت
ہے ابی سعید سے کہا پہونچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ میوے کی کہ خریدا تھا اسکو پس بہت ہوا دین اسپر فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ دو اسکو یعنی تاکہ دین ادا کرے پس صدقہ دیا لوگوں نے اسکو پس نہ پہونچا وہ صدقہ موافق دین اسکی کی پھر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی قرضخواہوں کو لے لو جو پاؤ تم اور نہیں واسطے تمہارے مگر یہ نقل کی یہ مسلم نے ف پہونچایا گیا الخ یعنی حضرت کے زمانہ
ایک شخص نے درخت میوہ کا لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح سے نہ پکا تھا آفت کی سبب سے جھڑ گیا اور مول اسکا دیا تھا بیچنے والے نے طلب کیا مول اسکا
والے نے لوگوں سے قرض لیکر ادا کیا مول اسکا اس جہت سے اسکی ذمہ پر دین بہت سا ہو گیا اور آخر جملہ حدیث کی معنی یہ ہیں کہ نہیں پہونچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید
اسکو سبب ظاہر ہونے افلاس اسکی کی بلکہ واجب ہے مہلت دینا اسکو جب کہ اوس پاس دیکھو گے پھر لینا نہ یہ کہ حق تمہارا اور اسکی ذمہ سے ساقط ہوا
وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت
معسرا فتجاوز عنہ لعل اللہ ان یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک شخص معاملہ کرتا تھا لوگوں سے دین کا اور کہتا تھا اپنے غلام کو جب آوے تو تنگدست کے پاس درگذر
شاید کہ اللہ تعالی درگذر کرے ہم سے فرمایا حضرت نے پس ملاقات کی اوسنے اللہ تعالی سے یعنی مر گیا پس درگذر کیا اللہ تعالی نے اوس سے یعنی گناہ اسکا
معاف کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان

یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگی یہ کہ نجات دیوی اوسکو اللہ تعالی سختیون دن قیامت کی سی پس چاہیے کہ تاخیر کری یا ابکر نج ہین مفلس سے یا موقوف کردی اوس سے یعنی سارا حق اپنا معاف کردی یا کچہ اوس مین سے نقل کی یہ مسلم نی ف فرض افضل ہی نفل سے مگر چند مسائل مین ایک تو معاف کرنا حق کا تنگدست پر جو مستحب ہی لیکن وہ افضل ہی اوس مہلت دینی سی کہ وہ واجب ہی دوسری ابتدای سلام سنت ہی لیکن افضل ہی اوسکی جواب سی کہ فرض ہی تیسری وضو پہلی وقت کی مستحب ہے لیکن افضل ہی وضو سی بعد داخل ہونی وقت کی کرکی وہ فرض ہے ۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ مہلت دیوی مفلس کو یا معاف کری اوس سی یعنی سب حق یا کچہ نجات دیگا اوسکو اللہ سختیون دن قیامت کی سی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِی الْیَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الیسر سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص مہلت دی تنگدست کو یا موقوف کردی اوس سے جگہ دیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ سایہ عنایت اپنی کی یعنی محفوظ رکہیگا گرمی روز قیامت کے سی اور آسان کریگا اوسپر سختیان اوسکی نقل کی یہ مسلم نی ف اور روایت کی احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی مہلت دی تنگدست کو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند دینی کی ثواب صدقہ کا ہی پہلی اوسکی کہ وقت آوی ادای دین کا پس جب آوی وقت ادای دین کا پہر مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کے مانند اوسکی ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ آوی وقت ادای دین کا پہر جب آوی وقت ادای دین کا پس مہلت دیوے اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی دو مثل اوسکی ثواب صدقہ کا ہی ۱۲ع وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَکْرَهٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِیَارًا رَبَاعِیًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِیَّاهُ فَاِنَّ خَیْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قرض لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک اونٹ جوان پس آئی حضرت پاس اونٹ زکوۃ کی کہا ابو رافع نی پس حکم فرمایا مجکو یہ کہ دوون مین اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکی کی کہ قرض لیا تہا حضرت نی اوس سی پس کہا مین نی نہین پاتا مین مگر اونٹ اچہا کہ ساتوین برس مین لگا ہی یعنی اونٹ اوسکا جوان تہا بجای اوسکی یہ کیونکر دون کہ یہ افضل ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیدی اوسکو اونٹ اچہا پس بہتر لوگونکا وہ ہی کہ بہت اچہا ہوا وی بیچ ادای قرض مین نقل کی یہ مسلم نی ف اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ قرض لینا حیوان کا جائز ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور اخیر حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچہی چیز کا بہ نسبت اوسکی کہ قرض لی ہی مستحب ہے اور یہ عالی ہمتی ہی بشرطیکہ اصل عقد میں شرط اوسکی ہو ۱۲ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِیْرًا فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تہا پس سخت کہا حضرت کو پہر قصد کیا حضرت کی یارون نی اوسکی ایذا دینی کا پس فرمایا حضرت نی چہوڑ دو اوسکو اسلیے کہ صاحب حق کو جگہ ہی کہنی کی اور خرید کرو اوسکی لیے اونٹ پس دو اوسکو اونٹ عرض کیا صحابہ نی نہین پاتی ہم مگر بہتر اوس عمر کا اونٹ کہ

اونٹ لیا تھا مگر زیادہ تر اوسکی عمر سے تھی اوسکا اونٹ چھوٹا اور حقیر تھا اور یہ بڑا اور اچھا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید واوسکو
ینا اوسی اونٹ کو کہ پاتی ہو اگرچہ اوس سے زیادہ عمر کا ہو پہر دو اوسکو اونٹ اوسکی تحقیق بہتر تم مین وہ ہے جو اچھا ہو تم مین از روی ادا کرنی
قرض کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود مین سے یا غیر اونکی مین سے اور بعضون نے کہا کہ شاید اجیت گنوارونمین
سے تھا اور صاحب حق کو جگہ ہے کہنی کی کہا ابن ملک نے کہ مراد حق سے بیان دین ہے یعنی جسکا کسی پر قرض آتا ہو پہر وہ تاخیر کری ادا کرنی مین
توہو سکتا ہے قرضخواہ کو یہ کہ شکوہ کری اوس سے اور لیجاوی اوسکو حاکم کی پاس اور رعقہ کری اوسپر ؏ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے پس جب حوالہ کیا جاوی ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کرلے حوالہ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے
ف تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کی ہو ادا ہی کا اور پہر وہ نہ دے یا قرضدار کو ادا کو مقدور ہے قرض کے ادا کرنیکا اور وہ تاخیر
کرتا ہے یہ حرام ہے اور لکہا ہے علما نے کہ یہ فسق ہے اور رد کیجاتی ہے بسبب اسکی گواہی اوسکی اگرچہ ایکبار ہو اور بعضون نے کہا کہ اگر مکرر کری اور عادت
کری اوسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوی الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو کسیکا اور وہ مقدور نہیں رکہتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہی کہ تو
میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرضخواہ کو کہ اس بات کو جلدی سے قبول کرلے تاکہ اوسکا مال ضائع نہو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اور بعضون
نے کہا وجوب کے لیے اور بعضون نے کہا اباحت کے لیے ؏ ؏ **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا لَهٗ عَلَیْهِ
فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰی سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِیْ بَیْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَیْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰی كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ
یَا كَعْبُ قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَیْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ اونہون نے تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اپنی دین کا کہ تہا اوسپر بیچ زمانہ رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد مین پس بلند ہوئین آوازین دونون کی یہانتک کہ سنا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازین اور حضرت تھی گہر اپنی مین پس
ارادہ نکلنی کا کیا طرف اونکی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ کہولا پردہ اپنی حجرے کا اور پکارا کعب بن مالک کو فرمایا ای کعب عرض کیا
کعب نے حاضر ہون یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرت نے اپنی ہاتھ سے کہ موقوف کر آدہا اپنی دین سے کہا کعب نے تحقیق کیا مین نے یا رسول اللہ فرمایا
حضرت نے ابن ابی حدرد کو کہ اوٹھ پس ادا کر باقی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے تقاضا کرنا دین کا مسجد میں اور سفارش
کرنی صاحب حق سے اور صلح کروا دینی جہگڑنی والون مین اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت مین ؏ ؏ **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا
جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی
فَقَالَ هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ قِیْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَیْئًا قَالُوْا ثَلٰثَةَ دَنَانِیْرَ فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ
دَنَانِیْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَیْهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَیَّ دَیْنُهٗ فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہ نے نماز پڑہیے اسپر پوچہا حضرت نے آیا اسپر
کچہ قرض ہے کہا صحابہ نے کہ نہین پہر نماز پڑہی اوسپر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا گیا ہان پس فرمایا کیا چہوڑ گیا ہے کچہ عرض کیا صحابہ نے کہ
چہوڑ گیا ہے تین دینار پس نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا صحابہ نے تین دینار فرمایا کیا چہوڑ گیا ہے کچہ عرض کیا کہ نہیں

فرمایا مجھ ہو تا ناچی یار پر کہا ابو قتادہ نے کہ نماز پڑھیے یارسول اللہ اور میرے ذمہ ہے دین اسکا لیس نماز پڑھی حضرت نے اوسپر نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** احتمال ہی کہ یہ تینوں جنازے ایکدن اور ایک مجلس میں آئے ہون یا کئی دنون اور کئی مجلسون میں اور دوسرے شخص
و ہی تین دینار کا قرض ہوگا جو اسکی پاس سے نکلی اسلیے حضرت نے اوسپر نماز پڑھی اور تیسرے پاس جو مال ادای دین کے لیے نکلا اور حضرت نے اوسپر نماز نہ
پڑھی یہ یا تو اسلیے تہا کہ لوگ پرہیز کرین دین سے اور باز رہین تاخیر و تقصیر کرنے سے ادا مین یا بمناسبت جانا حضرت نے کہ مین دعا کرون اوسکی لیے اور وہ قبول نہ
رہی ہے مقبول نہ بسبب اسکی کہ اسپر حق لوگون کی ہین اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ضامن ہونا میت کی طرف سے جائز ہی برابر ہے کہ چھوڑا ہو مال ادا
دین کے لیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہ کے کہ اونکی نزدیک یہ نہین درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضی
علما نے لکہا ہی کہ دلیل پکڑی ہے ساتہ اس حدیث کی ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور احمد نے اسپر کہ صحیح ہی کفالت اوس میت کی طرف سے کہ نہین
چہوڑا مال اور ہوا اوسپر دین اسلیے کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑہتے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ نہین صحیح ہی کفالت میت مفلس کی طرف
سے اسلیے کہ کفالت میت مفلس کی طرف سے کفالت ہی دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہی اور حدیث مین احتمال ہی یہ کہ ہوا قرار سابقہ
کفالت پہلی کی اور احتمال بہی ہی کہ ہو وعدہ نہ کفالت **متع** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ
أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيْدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لی مال لوگون کا ارادہ رکہتا ہوا ادا اوسکی کا یعنی قرض لی احتیاج کی لیے اور وہ ارادہ رکہتا ہو اوسکی ادا
اور کوشش کرتا ہو ہمیں ادا کریگا اللہ تعالیٰ اوس سے یعنی مدد کریگا اوسکی اسکی دار دنیا مین یا راضی کردیگا حق والی کو عقبی مین اور جو شخص کہ لی مال ارادہ
رکہتا ہو ضائع کرنی اوسکی کا یعنی قرض لی تا بغیر احتیاج کی اور نہ قصد ہوا اوسکی ادا کرنیکا ضائع کریگا اوسکو اللہ اوسپر یعنی نہین مدد کریگا اوسکی اور نہین فراخ
کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیے کہ قصد کیا اوسنی مسلمان کے مال تلف کرنیکا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ
قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابی قتادہ سی کہ کہا ایک شخص نے یارسول اللہ خبر دو مجکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی اسحال کہ ہون مین صبر کرنیوالا ڈہونڈنی والا ثواب کا یعنی
نہ قصد کرنیوالا ستائی اور کمائی کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹہ دینی والا کیا جہاڑیگا اللہ تعالیٰ مجہسے گناہ میری پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان
پس جب پیٹہ پہیری اوس شخص نے پکارا حضرت نے اوسکو پہر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشتا ہی لیکن دین نہین بخشتا ہی اسی طرح سی کہا جبرئیل
نے اور وحی لائے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے یہ معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیل حضر
سی کچہ باتین سوای قرآن کی بہی کہہ جاتی تہی **متع** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ
لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشی جاتی ہین واسطے
شہید کے تمام گناہ مگر دین نقل کی یہ مسلم نے **ف** تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سی مراد ہین حقوق آدمیون کے خواہ مال کسیکا اسکی ذمہ ہو خواہ خون
کسیکا کیا ہو خواہ آبرو ریزی کی ہو کسیکی یعنی برا کہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکی وغیرذلک یہ نہین بخشے جاوین گے بسبب شہادت کے اور کہا ابن مالک نے کہا ہی
بعضون نے کہ یہ بیچ حق شہدای بری یعنی جنگل کی ہی اسلیے کہ روایت کیا ہی ابن ماجہ نے ابو امامہ سی بطریق مرفوع کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید دریا
کی بخشی جاتی ہین تمام گناہ اور دین بہی **متع** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ

المتوفی علیہ الدین فیسأل ہل ترک لدینہ قضاء فان حدث انہ ترک وفاء صلی والا قال للمسلمین صلوا علی صاحبکم
فلما فتح اللہ علیہ الفتوح قام فقال انا اولی بالمؤمنین من انفسہم فمن توفی من المؤمنین وترک دینا فعلی
قضاؤہ ومن ترک مالا فہو لورثتہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکی
پاس آدمی مردہ کہ اوسپر دین ہوتا سو پوچھتی کہ کیا چھوڑا ہی واسطے ادای دین اپنی کی مال پس اگر بیان کیا جاتا یہ کہ وہ چھوڑ گیا ہی مال بقدر کہ دین لیوا
ہو جاویگا تو نماز پڑھتی اوسپر اور اگر نہ چھوڑ گیا ہوتا کچھ فرماتی واسطی مسلمانوں کی کہ پڑھو نماز اپنی یار پر یعنی آپ نماز نہ پڑھتی اور انکو فرماتی کہ تم پڑھو
پس جب کہ کہولین اللہ تعالی نی حضرت پر فتوحین یعنی غنیمتیں پانی لگیں کھڑی ہوئی یعنی خطبہ کی لئی پس فرمایا کہ میں لائق تر ہوں ساتھ مسلمانوں کی
اونکی جانوں سی پس جو کوئی مری مسلمانوں سی اور چھوڑ جاوی دین یعنی اور نہ چھوڑ جاوی مال پس میری ذمہ ہی ادا کرنا دین اوسکی کا اور جو شخص
کہ چھوڑ جاوی مال پس وہ واسطی وارثوں اوسکی کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف لائق تر ہوں الخ یعنی ہر چیز میں امور دین اور دنیا سی پس
واجب ہی مومنوں پر کہ ہوں حضرت محبوب تر طرف اونکی جانوں کی سی اور حضرت کی حکم کو مقدم کریں اپنی نفسوں کی حکم سی اور حضرت کی حق کو
مقدم جانیں اپنی نفسوں کی حق سی اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ ہو بہ نسبت شفقت اونکی کی اپنی نفسوں پر اور اسیطرح شفقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی لائق تر ہی شفقت اونکی سی اپنی نفسوں پر پس جب حاصل ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئی لائق ساتھ ادا کرنی دین اونکی کی جیسا
فرمایا من توفی الخ اور واسطی وارثوں اوسکی کی یعنی بعد ادا کرنی دین اوسکی کا اور کہا بعضوں نی کہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتی قرض مردوں کا
بیت المال میں سی اور یہ ظاہر ہی اور بعضوں نی کہا کہ حضرت اپنی مال میں سی ادا کرتی تھی پھر کہا بعضوں نی کہ تھا یہ ادا کرنا دین کا واجب حضرت پر
اور بعضوں نی کہا کہ تھا یہ تبرعا یعنی از راہ احسان کی ہوئی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی خلدۃ الزرقی قال
جئنا ابا ہریرۃ فی صاحب لنا قد افلس فقال ہذا الذی قضی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل
مات او افلس فصاحب المتاع احق بمتاعہ اذا وجدہ بعینہ رواہ الشافعی وابن ماجۃ روایت ہی ابی خلدہ
زرقی سی کہ کہا آئی ہم پاس ابو ہریرہ کی بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ تحقیق مفلس ہو گیا تھا یعنی اور اوسکی پاس اسباب لوگوں کا تھا کہ نہیں
دیا تھا مول اوسکا پس پوچھا ہمنی کہ کیا حکم ہی اوسکا پس کہا ابو ہریرہ نی کہ یہ مانند اوس شخص کے ہی کہ حکم فرمایا اوسکی مقدمہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ جو شخص مری یا مفلس ہو جاوی پس مالک اسباب کا لائق تر ہی ساتھ اسباب اپنی کی جبکہ پاوی جوں کا توں نقل کی یہ شافعی اور ابن ماجہ
نی ف بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل میں ہو چکا ہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفس
المؤمن معلقۃ بدینہ حتی یقضی عنہ رواہ الشافعی واحمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روح مومن کی لٹکائی جاتی ہی بدلی دین اپنی کی یعنی نہیں داخل ہوتی جنت میں اور نہیں پہونچتی
بیچ جماعت بندگان صالح کی یہاں تک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا نقل کی یہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف کہا ہی
بعضوں نی کہ دین جو منع ہی جنت سی روکی گا یہاں تک کہ بدلا لیا جاوی وہ وہ دین ہی کہ دیا قرض لیکر خرچ کیا واہیات میں یا اسراف کیا اور جسنی قرض
لیا حق واجب ادا کرنیکی لئی بغیر ضرورت کی اور مالی بقدر ادا کرنیکی نہ چھوڑا تو اللہ تعالی اوسکو روکیگا نہیں جنت سی انشاء اللہ تعالی مگر ساتھ ان
یعنی عالم کو تھا نیت ادا کرنیکا اوسکی طرف سی اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالی اوسکی قرضخواہوں کو راضی کر دیگا وعن البراء بن عازب قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الدین ماسور بدینہ یشکو الی ربہ الوحدۃ یوم القیامۃ رواہ

فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرُوِيَ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّانُ فَأَتَى غُرَمَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي دَيْنِهِ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الْأُصُولِ إِلَّا فِي الْمُنْتَقَى وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتَّى أَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدَّيْنِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهُ فَلَوْ تَرَكُوا لِأَحَدٍ لَتَرَكُوا لِمُعَاذٍ لِأَجْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهُ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي سُنَنِهِ مُرْسَلًا اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرضدار قید کیا جاویگا سبب دین اپنی کی یعنی جنت کی داخل ہونی سی اور صالحین کی صحبت مین پہونچنی سی روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنی کی تنہائی کا دن قیامت کی نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی گئی یہ کہ معاذ بن جبل تہی لیتی قرض پہر آئی قرضخواہ اونکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی طلب دین کی لیے پہر بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مال اونکا سارا اونکی دین مین یعنی اونکی دین ادا کرنی کی لیے یہانتک ہو گئی معاذ مفلس یہ حدیث مرسل ہی اور یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پای مین نی یہ حدیث اصول مین یعنی صحاح ستہ وغیرہ مین مگر منتقی مین اسطرح اور روایت ہی عبدالرحمان بیٹی مالک کی سی کہ کہا کہ معاذ بن جبل جوان سخی اور تہی نہ پاس رکہتی اپنی کوئی چیز یعنی مال مین سی بسبب سخاوت کی پس ہمیشہ قرض لیا کرتی تہی یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض مین پہر آئی معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بات کی حضرت سی تاکہ کہین اونکی قرضخواہون سے یعنی یہ کہ قرض چہوڑ دین پس اگر چہوڑتی قرض کسی کی لیے تو البتہ چہوڑتی معاذ کی لیے واسطے خاطر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیچا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرضخواہون کی لیے مال معاذ کا یہانتک ہو گئی معاذ مفلس نقل کی یہ سعید نے اپنی سنن میں بطریق ارسال کی ف شکوہ کریگا الخ یعنی اپنی پروردگار سی شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا یعنی صالحین جنت مین جاوینگے اور یہ اونکی پاس جانی سی محروم رہیگا اور کوئی مفارقت نظر آویگا کہ چہٹا دی اوس تنہائی سی یہانتک کہ حق دین سے چہٹکارا پاوی ساتہ دینی نیکیون اوسکی کی قرضخواہ کو یا رکہنی گناہون قرضخواہ کی اوسپر یا ساتہ راضی کرنی اللہ تعالیٰ کی قرضخواہ کو اپنی فضل سی پس تنہائی بہی اوسکی لیے عذاب ہوگی بڑا رنج پاویگا اوس سے عیاذاً باللہ اور ایک روایت مین آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلی اپنی دین کے اپنی قبر مین شکوہ کریگا طرف اللہ تعالیٰ کی تنہائی کا اور نہین پائی مین نے یہ اصول مین الخ اصول اون کتابون کو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین مع سند کی لکہی گئی ہین اور منتقی نام ہی کتاب ابن تیمی کا پس مؤلف مشکوٰۃ کا کہتا ہی کہ یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پایا مین نے اسکو اصول مین مگر منتقی مین ساتہ ان الفاظ کی وعن عبدالرحمن الخ کہا طیبی نی کہ یہ عبارت ہی کتاب منتقی کی لایا اسکو مؤلف تاکہ معلوم ہو کہ یہ حدیث اگرچہ ان اصول مین نہین ہی کہ دیکہا اونکو مؤلف نی لیکن موجود ہی منتقی مین پس اگر ہوتی یہ بعض اصول مین تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب مین انتہی پس چاہیی کہ لفظ وعن یہ عبارت وعن عبدالرحمن کے سیاہی سی لکہا جاوے نہ سرخی سی فتامل ۲ ح وَعَنِ الشَّرِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ لَهُ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی شرید سی کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درنگ کرنا غنی کا حلال کرتا ہی بے عزتی اوسکی کو اور سزا دینی اوسکی کو کہا ابن مبارک نی حلال کرنا آبرو اوسکی کا یہ کہ سخت کہا جاوے اوسکو اور سزا یہی کہ قید کر دیا جاوی اوسکو نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی غنی ہو کر جو قرضخواہ کا قرض نہ ادا کری تو مباح ہوتی ہی بے آبروئی اوسکی اور سزا دینی اوسکی کہ کلام سخت کہا جاوے اوسکو اور قید کرنا اوسکو حاکم کی حکم سی اسلئی کہ درنگ کرنا اوسکا ظلم ہی ۳ ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سارة ليصلي عليها فقال هل على صاحبكم دين قالوا نعم قال هل ترك له من وفاء قالوا لا قال صلوا على صاحبكم قال علي بن أبي طالب علي دينه يا رسول الله فتقدم فصلى عليه وفي رواية معناه وقال فك الله رهانك من النار كما فككت رهان أخيك المسلم ليس من عبد مسلم يقضي عن أخيه دينه إلا فك الله رهانه يوم القيامة رواه في شرح السنة اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ تاکہ نماز پڑھیں اوسپر پس فرمایا آیا اوپر تمہارے یار کے قرض ہے کہا لوگوں نے ہان فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے واسطے قرض ادا کے یعنی مال بقدر ادائی قرض کے کہا نہ فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر پس کہا علی بن ابی طالب نے میرے ذمہ ہے ادا دین اوسکی کا اے رسول خدا پس آگے بڑھے حضرت اور نماز پڑھی اوسپر اور ایک روایت میں معنی اس حدیث کی ہے مع الفاظ مذکورہ اور زیادہ ہے کہ فرمایا حضرت نے یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا یا خلاص کرے اللہ تعالی نفس تیرا کو آگ دوزخ سے جیسا کہ خلاص کیا تو نے نفس بھائی مسلمان اپنے کا نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کرے اپنے بھائی کیطرف سے دین اوسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اوسکی کو دن قیامت کی نقل کی یہ شرح السنہ مین

وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وهو بريء من الكبر والغلول والدين دخل الجنة رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اس حال میں کہ وہ پاک ہو تکبر سے اور خیانت سے اور قرض سے داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتھ مقبولوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وعن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أعظم الذنوب عند الله أن يلقاه بها عبد بعد الكبائر التي نهى الله عنها أن يموت رجل وعليه دين لا يدع له قضاء رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہوں میں نزدیک اللہ کے یہ ہے کہ ملے اللہ تعالی سے ساتھ گناہوں کے بندہ پیچھے کبیرہ گناہوں کے کہ منع کیا اللہ تعالی نے اونسے یہ ہے کہ مرے آدمی اس حال میں کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چھوڑے مال واسطے اوسکی بقدر ادائی اوسکی نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے ف پیچھے کبیرہ گناہوں کی اسلیے کہا کہ نفس دین کبائر سے نہیں ہے بلکہ وہ مستحب ہے جیسا کہ آیا ہے بعض احادیث میں اور نہی جو آئی ہے اوس سے بسبب عارض کی آئی ہے وہ ضائع کرنا حقوق لوگوں کا ہے بخلاف کبائر کی کہ وہ منع کی گئی لذاتہا مین طیبی ایک توجیہ خوب یہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہین مانند شرک اور زنا وغیرہا کی انکی بعد درجہ اسکا ہے بسبب اس توجیہ کی یہ بھی اور کبیرہ گناہوں میں داخل ہا ۔ مولانا

وعن عمرو بن عوف المزني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصلح جائز بين المسلمين إلا صلحا حرم حلالا أو أحل حراما والمسلمون على شروطهم إلا شرطا حرم حلالا أو أحل حراما رواه الترمذي وابن ماجة وأبو داود وانتهت روايته عند قوله شروطهم اور روایت ہے عمرو بن عوف مزنی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صلح جائز ہے درمیان مسلمانوں کے مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں یعنی شرطیں کہ آپس کی ہین صلح وجنگ مین اوسپر انکی مین لازم ہے رعایت اونکی مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو داود نے اور تمام ہوئی روایت ابو داود کی لفظ شروطہم تک ف مثال صلح النح مثال اوسکی یہ ہے کہ صلح کرے کسی سے اس شرط پر کہ نہیں صحبت کرنے کا سوکن سے تو یہ صلح نہیں درست کہ اوس نے حرام سمجھا حلال کو اور اسی طرح وہ صلح بھی نہیں درست ہے کہ حلال کرے حرام کو مثلا صلح کرے شراب پر اور وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو مثلا شرط کرے اپنی بیوی کی کہ نہیں صحبت کرنے کا اپنی لونڈی سے اور یا حلال کرے حرام کو مثلا یہ شرط کرے کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سے ساتھ بیوی کے تو ایسی شرطین نہیں درست مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کی غیر ظاہر ہے مگر یہ کہ

کہا جاوی کی علیحدہ بیع دینا اس وقت افلاس کے ہوتی ہی واللہ اعلم ۱۲ ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن سُوَیدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِیُّ بَزًّا مِنْ ھَجَرَ فَاَتَیْنَا بِهٖ مَکَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِیْلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ یَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَاَرْجِحْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

روایت ہی سوید بن قیس سی کہ کہا لایا مین اور مخرفہ عبدی کپڑا بیچنے کی لیے ہجر سی کہ نام ہی ایک مکان کا قریب مدینہ کی پس لائی ہم اوسکو مکہ مین پھر آئی ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ پیادہ پا چلتی تھی یعنی سوار نہ تھی پس چکایا ہمسی پائجامہ پس بیچا ہمنی اوسکو اور وہان تھا ایک شخص تولتا تھا مول بدلی مزدوری کی یعنی تولنی پر مزدوری لیتا تھا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تول دی تو یعنی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹھہرا اوس سی کچھ زیادہ تول دی نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن صحیح ہی ف ابو یعلی اپنی سند مین ابی ہریرہ سی لایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پائجامہ چار درہم کو خریدا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامہ کا ثابت نہین ہوا اور اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی تواضع کا کہ پیادہ پا اونکی پاس تشریف لائی اور پائجامہ چکایا اوسمین بیان ہی حضرت کی خلق وکرم کا کہ قیمت سی زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کے غیر ظاہر ہی مگر یہ کہ کہین زیادہ دینا قیمت کا سبب افلاس بیچنی والی کا ہوتا ہی ۱۲ ع ح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ لِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تھا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس دیا مجکو اور زیادہ دیا مجکو نقل کی یہ ابوداود نی ف ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کری اور کچھ زیادہ دی اپنی طرف سی کہ شرط درمیان مین نہ آئی ہو سرہی ہی تو یہ درست ہی اسکو حکم سود کا نہین ۱۲ مولانا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَیَّ وَقَالَ بَارَکَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ربیعہ سی کہ کہا قرض لیا مجھسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرت کے پاس مال بہت پس دیا سب مال پاس پس دی وہ چالیس ہزار درہم اوسمین سی مجکو اور فرمایا برکت دی تجکو اللہ تعالی بیچ اہل تیری کے اور مال تیری کی نہین ہی بدلہ قرض کا مگر شکر وثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہ نسائی نی

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَهٗ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کسی شخص پر حق پس جو شخص تاخیر کری اوسکو یعنی اپنی حق کی طلب کرنی مین تاخیر کری ہوگا واسطی اوسکی بدلی ہر دن کے صدقہ نقل کی یہ احمد نی

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِیْ وَتَرَکَ ثَلٰثَمِائَةِ دِیْنَارٍ وَتَرَکَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاکَ مَحْبُوْسٌ بِدَیْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَھَبْتُ فَقَضَیْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ قَضَیْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِیْ دِیْنَارَیْنِ وَلَیْسَتْ لَھَا بَیِّنَةٌ قَالَ اَعْطِھَا فَاِنَّھَا صَادِقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی سعد بن اطول سی کہ کہا مرا بھائی میرا اور چھوڑ گیا تین سو دینار اور چھوڑ گیا لڑکی چھوٹی پس چاہا مین نی یہ کہ خرچ کرون ان پر یعنی قرض ادا نہ کرون پس فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بھائی تیرا اٹکایا گیا ہی بدلی قرض اپنی کی یعنی عالم برزخ مین قید ہی کہ نہین

بیوع سکتا وہان کی قرضون کو اور صالحین کی پاس بسبب اوسکی طرف سی کہا سعد نی پس گیا مین اور ساد کیا مین نی قرض اوسکی طرف سی پہر آیا مین اور عرض کیا مین نی کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا مین نی اوسکی طرف سی مگر نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہی دو دینار کا اور نہین ہی واسطے اوسکی گواہ فرمایا دی اوسکو واسطے کہ تحقیق وہ سچی ہی نقل کی یہ احمد نی ف یا تو حضرت کو حال اوسکی قرض کا بغیر وحی کی معلوم ہوگا پس حکم کیا اوسکو پس اسلیے جانا ہی حاکم کو یہ کہ حکم کری ساتھ علم اپنی کی یا وحی سی حضرت کو حال اوسکی قرض کا معلوم ہوا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہی ۔۔۔ **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نُزِّلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا خَيْرًا حَتّٰى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نُزِّلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهُ اور روایت ہی محمد بیٹی عبد اللہ جحش کی سی کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیٹھی ہوی بیچ صحن متصل مسجد کی اوس جگہ کہ رکہی جاتی تہی جنازی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی تہی بیچ درمیان ہماری پس اوٹھائی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر اپنی طرف آسمان کی پس دیکہا پہر جھکائی نظر اپنی اور رکہا ہاتہ اپنا اوپر پیشانی اپنی کی کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی ازراہ تعجب کی کسقدر اوتری سختی کہا راوی نی پس چپ رہی ہم یعنی سوال سی اوس دن اور رات پس دیکہی ہمنی مگر بہلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکہا ہمنی یعنی اونہون نی خیال کیا تہا کہ مراد سختی سی عذاب ہی کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکہا یہانتک کہ صبح کی ہمنی کہا محمد بن عبد اللہ راوی نی پس پوچہا مین نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا سختی ہی جو کہ اوتری فرمایا بیچ قرض کی سختی اوتری ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتہ اوسکی کی ہی اگر کوئی شخص مارا جاوی بیچ اللہ کی راہ مین پہر زندہ ہو پہر مارا جاوی اللہ کی راہ مین پہر زندہ ہو پہر مارا جاوی اللہ کی راہ مین پہر زندہ ہو اور اوسپر ہو دین نہین داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوی تو بہی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہ احمد نی اور شرح السنہ مین مانند اسکی ہی یعنی مطلب یہی ہی اور لفظ اوسکی اور ف اس مین دلیل ہی اسپر کہ جنازہ و پر نماز مسجد مین پڑہتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ۔۔۔ **بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْوَكَالَةِ** یہ باب ہی بیچ بیان شرکت اور وکالت کی ف شرکت دو قسم پر ہی شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہی کہ مالک ہوں دو شخص عین کی یعنی ایک چیز کی ازراہ ارث کی یا خرید نی کی یا کوئی ہبہ کری یا دونوں کو کچہ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلاً شکار کرین دو شخص و غیر ذلک یا ملجاوی مال دو شخص کا اسطرح کہ تمیز ہو سکی یعنی ایک جنس کا دونو پاس تہا وہ مل گیا جیسی دودہ ایک کا دوسری کی دودہ مین ملجاوی یا دونون قصداً مال کو ملا دیوین پس اس شرکت کا حکم یہ ہی کہ ہر ایک دوسری کی حصہ مین اجنبی ہی اور جائز ہی بیچنا اپنی حصہ کا اپنی شریک کی ہاتہ اور غیر شریک کی ہاتہ بہی بیچنا جائز ہی اپنی حصہ کا بغیر اذن شریک کی سوا ہی دو نو قسم اخیر کی یعنے دونون سی نی مال ملا دیا ہو یا آپ سی ملگیا ہو تو اسکا بیچنا بغیر اذن شریک کی درست نہین اور شرکت عقد یہ ہی کہ کہی ایک دوسری سی کہ شریک کیا مین نی تجکو بیچ فلانی چیز کی اور دوسرا قبول کری اور رکن شرکت عقد کا ایجاب و قبول ہی اور شرط اوسکی یہ ہی کہ نہو اوسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کری شرکت کو مانند شرط کرنی معین پیسون کی فائدہ مین کی واسطی ایک کی یعنی تو نہین ہی یعنی اگر دو شریکون مین سی ایک یہ شرط کری کہ جو فائدہ ہوگا اوسمین

پانچ روپے میں لی لونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کردیتی ہی نہونا اسکا شرط ہی پاس شرکت کی اور یہ شرکت عقد چار قسم پر ہی شرکت
مفاوضہ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع و تقبل اور شرکت وجوہ شرکت مفاوضہ تو یہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون دونون
تصرف مین اور دین مین اور مال مین اور فائدے مین اور متضمن ہوتی ہی یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی پس نہین
جائز ہی یہ شرکت درمیان مسلمان اور ذمی کی اسلیے کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کی اور نہ درمیان بالغ اور لڑکی کے
اسلیے کہ تصرف مین مساوی نہین اور ضرور ہی اسمین لفظ مفاوضہ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکی کا اور نہین شرط ہی اسمین دینا مال کا اور
نہ ملانا مال کا وقت عقد کی اور اون دونون مین سی جو کوئی کچھ مول لیویگا سوای طعام اور لباس اپنی اہل کی پس وہ دونونکا ہوگا اور نہین صحیح
شرکت مفاوضہ اور عنان مگر ساتھ روپے یا اشرفی یا پیسون کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کی اور ساتھ ڈلی سونے اور چاندی کی اگر معاملہ
کرتے ہون لوگ ساتھ اونکی اور اگر ایک دونون شریکو نمین سی مالک ہو سبب لینے شے کی یا وراثت کے ایسی مال کا کہ جسمین شرکت مفاوضہ ہو سکتی ہی یا نذر دیے
اشرفی کی تو شرکت مفاوضہ جاتی رہی اور شرکت عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دو شریکو نمین سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکت مفاوضہ نہین ہوسکتی
مانند اسباب اور مکان و زمین کے باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان یہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون کے کسی مین یعنی تصرف
وغیرہ مین یا نہ برابر ہون اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہی وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع و تقبل یہ ہی کہ شریک ہون دو محنت والی مثلاً دو درزی
ہون یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون اور جو کسب درمیان دونون کی یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر
شرط کرین دونون کام کرنی مین آدہا ہون آدہ کی اور نفع مین یہ شرط کرین کہ دو تہائی ایکے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہی اور جو کام کہ ایک لیگا دونون پر
بھی لازم ہوگا دونون پر کرنا اوسکا پس ہر ایک سے طلب کرنا کام کا ہوسکتا ہی اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری ہوجاویگا دینی مزدوری کا
ساتھ دینی کی ایک کو اون دونون مین سے اور کمائی درمیان دونون کی ہوگی اگرچہ کام کری ایک ان دونون مین سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہے
کہ دو شخص کہ اون پاس مال ہو نہین شریک ہون اسطرح کہ اپنی وجاہت و روئیت سی اسباب مول لیکر بیچین گے اور نفع درمیان دونون کی ہو
جسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اسمین بطور مفاوضہ کی تو صحیح ہی اور اگر مطلق رکہین تو بطور شرکت عنان کی ہوگی اور متضمن ہے یہ شرکت
وکالت کو بیچ اوس چیز کی کہ مول لین یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونون آدہا آدہا ہونا چیز خریدی گئی کا اسمین یا تہائی ایکے
لیی اور دو تہائی ایک کی لیی تو نفع بھی اسی طرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہین جائز ہی شرکت اوس چیز مین کہ نہین صحیح ہی وکالت
اوسمین مانند کاٹنی لکڑیون کے اور گہاس کے اور شکار کرنی اور پانی لانی کی جو جمع کریگا وہ اوسی کا ہوگا اور اگر مدد کی دوسری نے وہ مزدوری اپنی لیوے
بحسب معمول و عرف کی اور وکالت کی معنی ہین قائم کرنا غیر کا جگہ اپنی تصرف مین اور شرط وکالت کی یہ ہی کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو
عقد کو یہ ملتقی الابحر مین سی مختصر کرکے لکھا ہی جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی مین سے یا اور فقہ کی کتاب مین سی دیکھے

الفصل الاول پہلی فصل

عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ
فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ
فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی زہرہ بن معبد سے یہ کہ وہ تہے کہ لیجاتی اونکو دادا اونکی عبداللہ بن ہشام
طرف بازار کی پس خریدتے ادا اونکی غلہ پس ملتی دونون ابن عمر اور ابن زبیر پس کہتے وہ دونون اونکو کہ شریک کرلی ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

دعا کی ہی واسطی تیری ساتھ برکت کی پس شریک تی وہ امیری اونکو پس اکثر پاتی تی وہ امیری فائدہ مقدار بوجھ اونٹ کی غلّی یعنی یہ برکت دعا حضرت کی تھی بھیجا اوسکو طرف مکان اپنی کی اور تھی عبداللہ بن ہشام کہ لی گئی تھی اونکو ان کی ماں یعنی زینب طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہاتھ پھیرا سر پر اوسکی اور دعا کی واسطی اوسکی ساتھ برکت کی نقل کی یہ بخاری نی ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے شرکت نقود میں ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخْلَ قَالَ لَا تَكْفُوْنَنَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكْكُمْ فِی الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا انصار نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تقسیم کرو درمیان ہمارا اور درمیان بھائیوں ہمارے کے درخت کھجور کی فرمایا نہیں تقسیم کرتا میں کفایت کرو تم ہمیں یعنی مہاجروں سے محنت کو یعنی لفظ ہمیں محنت کرو ہم نہیں کرتی اور شریک ہونگی ہم تمہاری میوی میں کہا انصار نی سنا ہم نی اور مانا ہم نی نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی جب مہاجر ہجرت کر کر آئی مدینی میں اور مال اپنا مکی وغیرہ میں چھوڑ آئی تو اوس وقت انصار نی یہ بات عرض کی کہ درخت کھجور کی ہمارے ہم میں اور ہمارے بھائیوں مہاجرین میں تقسیم کر دیجئی اوسکی جواب میں حضرت نی فرمایا کہ میں درخت نہیں تقسیم کرتا تمہیں محافظت کرو اونکی اور پانی وغیرہ دینی کی محنت اپنی ذمہ رکھو ان بیچاروں سی محنت نہیں ہوسکتی کی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونوں فرقوں میں بانٹ دونگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مدد کرنی بھائی مسلمانوں کے اور دور کرنا مشقت کا اونسی اور اسمیں بیان ہے صحت شرکت کا ع وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِیْنَارًا لِیَشْتَرِیَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرٰی لَهٗ شَاتَیْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِیْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِیْنَارٍ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَی التُّرَابَ لَرَبِحَ فِیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عروہ بن ابی الجعد بارقی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اوسکو ایک دینار تاکہ خریدی واسطی اونکی ایک بکری پس خریدیں دو بکری واسطی حضرت کی پھر دو بکریاں بیچ ڈالی ایک اونمیں سے ایک دینار کو اور لائی حضرت کی پاس ایک بکری اور ایک دینار پس دعا کی واسطی عروہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ اوسکی کی ساتھ برکت کی پس تھی عروہ اگر خریدتی مٹی البتہ فائدہ اوٹھاتی اوسمیں نقل کی یہ بخاری نی ف کہا ابن ملک نی کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے وکیل کرنا معاملات میں اور تمام ایسی چیزوں میں کہ جاری ہوتی ہی اوسمیں نیابت اور جو کوئی بیچی مال غیر کا بغیر اذن اوسکی کی منعقد ہو جاتی ہی بیع لیکن موقوف ہوتی ہی صحت اوسکی اوپر اذن مالک کے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور کہا شافعی نی کہ نہیں جائز ہے اگرچہ راضی ہو مالک بعد اوسکی کے ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْكَیْنِ مَا لَمْ یَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَیْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَجَاءَ الشَّیْطَانُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پہنچائی حدیث حضرت تک کہ فرمایا حضرت نی تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی میں تیسرا ہوں دو شریکوں کا جبتک کہ نہیں خیانت کرتا ایک اونکا شریک اپنی سی پس جس وقت خیانت کرتا ہی او نکلتا ہوں میں درمیان دونوں کی سی نقل کی یہ ابو داود نی اور زیادہ کیا رزین نی اور آتا ہی شیطان فرمانا تیسرا ہوں الخ یعنی مراد اونکی ساتھ محافظت و برکت کی کہ محفوظ رکھتا ہوں مال اونکا اور دیتا ہوں میں دونوں کو رزق وغیرہ اونکی معاملات میں اور مدد کرتا ہوں میں دونوں کی او نکلتا ہوں میں الخ یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب نکلنی حفاظت کی دونوں سے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے شرکت کرنی اسلئی کہ برکت اوترتی ہی اللہ تعالی کی طرف سی اوسمیں بخلاف اسکی کہ اکیلا ہو اسلئی کہ ہر ایک دونوں شریکوں میں سے سعی کرتا ہی بیچ محافظت مال شریک اپنی کی اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہی بندہ کا جبتک کہ بندہ اپنی بھائی مسلمان کی مدد میں ہوتا ہی ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنچا امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امانت دہر کرے تجکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص کی کہ خیانت کرے تیری نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہے کہ نہ معاملہ کر خائن سے مانند معاملہ اوسکی کی پس ہوگا تو مثل اوسکی اور نہیں داخل ہے اسمیں وہ کہ لیوے حق اپنی کی مال جاحد یعنی منکر کی سے اسلیے کہ حق اپنا لینا ہے اسمیں ہے عدوان یعنی زیادتی اور خیانت عدوان ہے اور مذہب امام اعظم رح کا یہ ہے کہ اگر کسیکا کچھ کسیکے ذمہ آتا ہو اور حقدار اوسکی مال پر قادر ہو تو اوسکی مال سے بقدر اپنے حق کی لے لے بشرطیکہ جس مال پر قادر ہوا ہے وہ جنس اوس مال سے ہو کہ اوسکی ذمہ ہے مثلاً درم ہی اسکی کسیکے ذمہ تھی اور یہ اوسکی روپیوں پر قادر ہو تو درم ویسی اپنی لے لے کذا الفہم من الہدایۃ موع + مولانا

وعن جابر قال اردت الخروج الی خیبر فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ وقلت انی اردت الخروج الی خیبر فقال اذا اتیت وکیلی فخذ منہ خمسۃ عشر وسقا فان ابتغی منک ایۃ فضع یدک علی ترقوتہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے جابر سے کہا ارادہ کیا میں نے نکلنے کا طرف خیبر کی پھر آیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکی پس سلام کیا اوپر اور کہا میں نے تحقیق میں چاہتا ہوں نکلنا طرف خیبر کی پس فرمایا جب تو کہ پہنچے تو میری وکیل کے پاس پس لے اوس سے پندرہ وسق پھر اگر مانگے تجسے کوئی نشانی پس رکھ ہاتھ اپنا اوپر حلق اوسکی کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پندرہ وسق یعنی کہجوریں اور وسق ہوتا ہے ساٹھ صاع کا اور حضرت نے اوس وکیل کو تعلیم کردیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرفسے کچھ مانگنے آوے اور تو اوسے نشان دلوانیکا طلب کرے اور وہ ہاتھ تیری حلق پر رکھدے تو جان لینا کہ میں نے بھیجا ہے اوسکو پس حضرت نے یہی نشانی سکہا کر اوسکو بھیجا ہوگا اس بیچ سے یوں ہی + مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری عن صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث فیہن البرکۃ البیع الی اجل والمقارضۃ واخلاط البر بالشعیر للبیت لا للبیع رواہ ابن ماجۃ روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ ان میں برکت یعنی خیر کثیر ہے بیچنا وعدہ یعنی مہلت دیکر مشتری کو مول میں اور مضاربت اور ملانا گیہوں کا ساتھ جو کی واسطے خرچ گہر کی نہ واسطے بیچنے کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کیلیے کسیکو دے اور وہ محنت کرے اور آپس میں نفع ٹہہرالیں آدہوں آدہ یا کم وبیش اور جو ملاوے گیہوں میں گہر کی خرچ کی لیے تا سبب ہوجاوے ارزانی کی اور بیچنے کی لیے ملاوے تو یہ گناہ و فریب ہے

وعن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ بدینار لیشتری لہ بہ اضحیۃ فاشتری کبشا بدینار وباعہ بدینارین فرجع فاشتری اضحیۃ بدینار فجاء بہا وبالدینار الذی استفضل من الاخری فتصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالدینار فدعا لہ ان یبارک لہ فی تجارتہ رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے حکیم بن حزام سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ساتھ اونکی ایک دینار تاکہ خریدیں واسطے حضرت کی ساتھ اوس دینار کے قربانی پس خریدا حکیم نے ایک مینڈہا یا دنبہ دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پہر یعنی اپنے گہر کو یا پہر اوس خریدنے سے اور شروع اور معاملہ میں کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پہر لایا اوسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسری سے یعنی قیمت اوس قربانی کی سے پس بہیجا اوسکو پس صدقہ دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دینار اور دعا کی واسطے حکیم کی کہ برکت دیجاوے واسطے اوسکی بیچ سوداگری اوسکی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے

باب الغصب والعاریۃ

یہ باب ہے بیچ بیان غصب اور عاریت کی ف غصب چہین لینا مال کسیکا ازراہ ظلم کی بغیر چوری کے اور عاریت کو سبب مناسبت ہے عاریت بیان میں

الفصل الاول فصل پہلی عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیمۃ من سبع ارضین متفق علیہ

روایت ہی سعید بن زید سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی بالشت بہر زمین ستمی از راہ ظلم کی پس تحقیق وہ زمین طوق بنائی جاوی گی اوسکی گردن میں دن قیامت کی ساتوں زمینوں مین سی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتوں طبق زمین سی لیکر اوسکی گردن میں ڈالینگی اور شرح السنہ میں لکہا ہی کہ معنی طوق بنانی کی یہ ہین کہ دہنسا دیگا اوسکو اللہ تعالی زمین میں یعنی جو ٹکڑا غصب کیا گیا اوسکی گردن میں مثل طوق کی ۱۲ ع ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ وَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دودہ دوہی کوئی شخص کسی شخص کی جانور کا بغیر اوسکی اذن کی یعنی بدون علم و رضا اوسکی کیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا یعنی بہت دوست رکہتا ہی کہ آوی کوئی چور اوسکی بالاخانہ میں پس توڑ ڈالا جاوی خزانہ اوسکا اور اوٹہا لیا جاوی غلہ اوسکا اور سوای اسکی نہین کہ حفاظت کرتی ہین واسطے اونکی تہن مواشی اونکی کی طعاموں اونکی کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی تہن اونکی مواشی کے جمع حفاظت کرتی دودہ کی بمنزلہ خزانوں تمہاری کی ہین جو کہ محفوظ رکہتی ہین غلہ تمہاری کو پس جو شخص اونکی مواشی کا دودہ دوہی گویا اوسنی توڑ ڈالا خزانہ اونکی اور چرا لیا اوس مین سی کچہ اور شرح السنہ میں لکہا ہی کہ اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ نہیں جائز ہی دودہ دوہنا کسی کی مواشی کا بغیر اذن اوسکی مگر جبکہ مضطر ہو بہوک سی تو لیلے بقدر ضرورت کی بی لی اور ضامن ہو یعنی قیمت اوسکی دی اگر اوسکی پاس ہو اوسیوقت دیوی ورنہ جب وسعت پاوی تو دی ۱۲ ع ح

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعض بیبیوں اپنی کے یعنی حضرت عائشہ کی پس بہیجی ایک نی بیبیوں مین سی یعنی زینب یا صفیہ یا ام سلمہ نی رکابی کہ اوسمین تہا کہانا پس مارا اون بی بی نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اونکی گہر مین یعنی عائشہ نی خادم کی ہاتہ کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹکڑی رکابی کی پہر اکٹہا کیا ٹکڑوں مین کہانا کہ تہا رکابی مین اور فرمایا کہ غیرت کی ماں تمہاری نی پہر ٹہہرا رکہا خادم کو یہاں تک کہ لائی گئی رکابی اوس بی بی کی پاس سی کہ حضرت اوسکی گہر مین تہی پس بہیجی رکابی ثابت طرف اوس بی بی کی کہ توڑی گئی تہی رکابی اوسکی اور رکہلی ٹوٹی ہوئی رکابی اونکی گہر کہ توڑی تہی جنہوں نی نقل کی یہ بخاری نی ف خادم لونڈی کو بہی کہتے ہین اور غلام کو بہی اور یہاں لونڈی مراد ہی اور حضرت نی جو کہانا اکٹہا کیا اس سی معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی بیبیوں کی ساتہ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی اور یہاں تمہاری نی یہ خطاب عام ہی اس قصہ سنی والی کو حضرت نی عذر بیان کیا اون بی بی کی طرف سی کہ یہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کی کہ جبلت مین ہی عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہی اس طرح کہ رشک سی نہین دفع کر سکتی اوسکو اپنی نفس سی یہ اسلیے بیان فرمایا کہ نا لوگ اس فعل کو محمول برائی پر نکرین بلکہ جانین کہ باقتضای بشری یہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نی اس حدیث کو اس باب مین اسلیے لائی کہ ایک طرح کا غصب تہا توڑنا رکابی کا اسلیے کہ تلف کرنا مال غیر کا تہا اگرچہ کسی سبب سی ہو یا یہ کہ بہیجنا طعام کا بطور تحفہ کے تہا اور جس رکابی مین کہ طعام آیا تہا وہ بطریق عاریت کی تہی ۱۲ ع ح مولانا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عليه وسلم انه نهى عن النهبة والمثلة رواه البخاري اور روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ منع کیا انہوں لوٹ سے اور مثلہ کرنے سے نقل کی یہہ بخاری نے ف لوٹنا مال مسلمانکا حرام ہے اور مثلہ ہے کاٹنا ناک کا اور کان کا او مانند انکی کا اور یہہ حرام ہے ع وعن جابر قال انكسفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس ست ركعات باربع سجدات فانصرف وقد آضت الشمس وقال ما من شيء توعدونه الا قد رأيته في صلوتي هذه لقد جيء بالنار وذلك حين رأيتموني تأخرت مخافة ان يصيبني من لفحها حتى رأيت فيها صاحب المحجن يجر قصبه في النار كان يسرق الحاج بمحجنه فان فطن له قال انما تعلق بمحجني وان غفل عنه ذهب به حتى رأيت فيها صاحبة الهرة التي ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأكل من خشاش الارض حتى ماتت جوعا ثم جيء بالجنة وذلك حين رأيتموني تقدمت حتى قمت في مقامي ولقد مددت يدي وانا اريد ان اتناول من ثمرها لتنظروا اليه ثم بدا لي ان لا افعل رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا گہنا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس دن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہائی حضرت نے لوگونکو چھ رکوع ساتہہ چار سجدونکے یعنی دو رکعتیں پڑہیں ہر رکعت میں تین تین رکوع کیے اور دو دو سجدے پہر پہرے نماز سے حالانکہ پہیل گیا تہا آفتاب جیسا کہ تہا اور فرمایا نہیں کوئی چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہو تم اوسکا مگر کہ تحقیق دیکہی میں نے وہ بیچ اس نماز اپنی کے البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہہ اوس وقت تہا کہ دیکہا تمنے مجکو پیچہے ہٹتے اوس ڈر سے کہ پہونچے مجکو گرمی اوسکی اور یہانتک کہ دیکہا میں نے اوس میں لکڑی سر کی لاٹہی والیکو یعنی عمرو بن لحی کو اس حال میں کہ کہینچتا ہے آنتیں اپنی دوزخ میں اور تہا وہ چراتا حاجیوں کی چیزیں ساتہہ لاٹہی لکڑی اپنی کے پس اگر جانا جاتا ساتہہ اوسکے کہتا کہ اٹک آئی تہی میری لاٹہی میں یعنی آپ سے اور اگر نہ جانا جاتا ساتہہ اوسکے لیجاتا اوس چیز کو اور یہانتک کہ دیکہا میں نے دوزخ میں ایک عورت بلی والی کو کہ باندہ رکہا تہا اوسنے بلی کو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوے حشرات الارض یعنی چوہے وغیرہ یہانتک کہ مرگئی ماری بہوک کے پہر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کے پاس اور یہہ اوس وقت تہا کہ دیکہا تمنے مجکو کہ آگے بڑہا یہانتک کہ کہڑا ہوا میں اپنی جگہہ کہڑے ہونیکی میں اور تحقیق دراز کیا میں نے ہاتہہ اپنا حالانکہ ارادہ رکہتا تہا میں یہہ کہ لوں میں میوے اوسکے سے تا دیکہو تم طرف اوسکے پہر عقل میں آیا میرے یہہ کہ نہ کروں میں یعنی تا کہ ایمان تمہارا ساتہہ غیب کے ہو نقل کی یہہ مسلم نے ف اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور موجود ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا ہلاک و عذاب کی جگہہ سے سنت ہے اور تہوڑا سا عمل خلل نہیں کرتا نماز کو اور بعضے لوگ عذاب دیے جاتے ہیں دوزخ میں اب بہی ع وعن قتادة قال سمعت انسا يقول كان فزع بالمدينة فاستعار النبي صلى الله عليه وسلم فرسا من ابي طلحة يقال له المندوب فركب فلما رجع قال ما رأينا من شيء وان وجدناه لبحرا متفق عليه اور روایت ہے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس سے کہتے تہے تہی مدینہ میں گہبراہٹ خوف یعنی بسبب اسکے کہ لشکر کفار کا قریب آگیا تہا پس عاریۃ مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گہوڑا ابو طلحہ سے کہ کہا جاتا تہا اوس گہوڑے کو مندوب یعنی سست پس سوار ہوئے حضرت پیچہے دیر اور نکلے مدینہ سے تحقیق خبر کے لیے پس جبکہ پہرے فرمایا نہیں دیکہی میں نے کچہہ خوف کی چیز اور تحقیق پایا میں نے اوس گہوڑے کو کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ابو طلحہ کا گہوڑا پہلے نہایت سست تہا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سے تیز رو ہوگیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عاریۃ مانگ لینا جانور کا اور جائز ہے نام رکہنا جانور کا اور اسیطرح نام رکہنا سامان لڑائی کا اور جائز ہے کوشش کرنی بیچ دریافت کرنے خبر دشمن کے اور مستحب ہے خوشخبری دینی لوگونکو بعد خوف کے جبکہ جاتا رہے خوف اور اسمیں بیان ہے حضرت کی شجاعت کا ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من احيى ارضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق رواه احمد والترمذي وابو داود ورواه مالك عن

عروة مرسلا وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب روایت ہی سعید بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے
زمین مردہ کو پس وہ واسطے اوسکی ہی اور نہیں واسطے رگ ظالم کی حق کوئی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے یعنی متصل اور روایت کی مالک نے عروہ سے
بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** زندہ کرے الخ یعنی جو شخص کہ آباد کرے زمین ویران کو پس وہ ملک اوسکی ہی بشرطیکہ کسی کی
ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کاموں مصلحت شہر کے یا گاؤں کے جیسے کہ مواشی کی بیٹھنے کی جگہ ہی یا دھوبی گھاٹ یا قبرستان ہو تو یہ نہیں غیر ذلک اور امام
اعظم کے نزدیک اذن ہونا امام کا بھی شرط ہی صاحبین اور شافعی اور احمد کے نزدیک نہیں شرط دلیلیں ہر ایک کی فقہ کی کتابوں میں اور مرقات میں مذکور ہیں اور
نہیں واسطے رگ ظالم کے حق یعنی جو کوئی کھیتی کرے یا درخت لگاوے بیچ زمین اوسکی ہوئی کسیکے وہ بسبب اسکے مستحق اوس زمین کا نہیں ہوتا ع **وعن**
ابی حرة الرقاشی عن عمه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا لا تظلموا الا لا يحل مال امرئ الا بطيب نفس منه رواه البيهقي
فی شعب الایمان والدارقطنی فی المجتبی اور روایت ہی ابی حرہ رقاشی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہ ظلم کرو
خبردار ہو نہیں حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھ خوشی اوسکی کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور دارقطنی نے مجتبی میں **وعن** عمران بن حصين
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا جلب ولا جنب ولا شغار في الاسلام ومن انتهب نهبة فليس منا رواه الترمذي روایت
ہی عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا نہیں ہی جلب اور نہ جنب اور نہیں ہی شغار اسلام میں اور جو شخص کہ لوٹے لوٹنا پس نہیں
ہم میں سے یعنی ہماری جماعت میں سے نہیں یا ہمارے طریقہ پر نہیں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جلب اور جنب ایک تو مسابقت میں ہوتی ہیں اور ایک صدقہ میں اور
سباق اوسکو کہتی ہیں کہ دو شخص آپس میں گھوڑے دوڑاویں کہ دیکھیں کون آگے نکل جاوے پس سباق میں جلب یہ ہی کہ گھوڑا دوڑاتے وقت ایک آدمی اپنے گھوڑے کے پیچھے
لگا دے گھوڑے کو مارے اور آواز کرے اور ہانکے اور جنب اسمیں یہ ہی کہ گھوڑا اپنے ساتھ رکھے کہ اگر سواری کا گھوڑا تھک جاوے تو اوسپر سوار ہو کر آگے نکل جاوے اور صدقہ میں
جلب یہ ہی کہ صدقہ لینے والا کہ صدقات اور زکوۃ لینے کو جاوے تو ایک جگہ اترے اور وہاں والوں کے پاس آدمی بھیجے کہ اپنے مکانوں سے زکوۃ لیکر یہاں آویں
جنب اسمیں یہ ہی کہ مال والا اپنے مکان سے اور کہیں چلا جاوے اور زکوۃ لینے والے کو تکلیف دیوے کہ یہاں آن کر زکوۃ لیوے چنانچہ بیان اسکا کتاب الصدقات
میں گذرا ایسے اسمیں منع فرمایا کیونکہ جاہلیت اور شغار یہ کہ ایک شخص نکاح کر دے اپنی بیٹی یا بہن کا کسیکے ساتھ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح
اس سے اور مہر کچھ نہ ہو یہ قرار پاوے بیٹی بیٹی مہر کے ہو اور یہ عقد فاسد ہی اکثر علما کے نزدیک مگر ابو حنیفہ اور سفیان کہتے ہیں کہ صحیح ہی اور مہر مثل واجب ہوگا
لیکن کرنے والا اسکا گنہگار ہوتا ہی کرنا چاہیے ع **وعن** السائب بن يزيد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ياخذ احدكم
عصا اخيه لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخيه فليردها اليه رواه الترمذي وابوداود وروايته الى قوله جادا اور روایت ہی سا
ئب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ لیوے ایک تمہارا لاٹھی اپنے بھائی کی کھیلتے ہوئے قصد کرتے ہوئے پس جو شخص کہ لیوے لاٹھی
اپنے بھائی کی پس چاہیے کہ پھیر دیوے اوسکو طرف اوسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور روایت ابوداود کی لفظ جادا تک ہی **ف** کھیلتے ہوئے الخ یعنی لیوے لاٹھی کو
ہنسی ٹھٹھا میں اور قصد ہو اوسکا اسمیں یہ کہ رکھ چھوڑے گا اس سے منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغہ کے لیے ہی کہ ایسی چیز حقیر کے لینے کو منع فرمایا تو اوس سے
زیادہ میں بطریق اولی منع ہوگا ع **وعن** سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من وجد عين ماله عند رجل فهو احق
به ويتبع البيع من باعه رواه احمد وابوداود والنسائي اور روایت ہی سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص
پاوے بعینہ اپنا مال نزدیک کسی کے پس وہ سزاوار ہی ساتھ اوسکے اور پیچھا کرے مول لینے والا اوس شخص کا کہ بیچا ہی اوسکو نقل کی یہ احمد اور ابوداود
اور نسائی نے **ف** حاصل معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اگر کسینے غصب کیا یا چرایا مال کسیکا یا جاتا رہا مال کسیکا اور وہ دوسرے کے پاس

اور اوس سے کہا اور سے خریدا پس وہ مالک مال کا کہ مال اپنا خریدنے والے کے پاس پاوے لیلیوے اور وہ خریدنے والا پیچھا اوس بیچنے والے کا پکڑے اور مول اپنا اوس سے لیوے ۱۲ح ؛ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَی الْیَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰی تُؤَدِّیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لی یہانتک کہ ادا کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اوپر ہاتھ کے یعنی صاحب ہاتھ کے یعنی لیوے والے کے ہے پہونچا دینا وہ چیز کا کہ لی ہے یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہے حاصل یہ ہے کہ جو شخص کسی کا مال بطریق چھین لینے کے یا بطریق عاریت کے یا امانت کے لے اوسپر ہے مال پہنچا دینا پس واجب ہے پہنچا دینا جیسے ہو مال کا اگرچہ نہ مانگے مالک اور واجب ہے پہنچا دینا عاریت کا جبکہ پوری ہوجاوے مدت اگر ایک مدت معین کی ہے اور امانت کا دینا نہیں لازم ہے مگر جب طلب کرے مالک ۱۲ع ؛ وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَیِّصَۃَ اَنَّ نَاقَۃً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰی اَہْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَہَا بِالنَّہَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِیْ بِاللَّیْلِ ضَامِنٌ عَلٰی اَہْلِہَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حرام بیٹے سعد بیٹے محیصہ کے سے یہ کہ اونٹنی براء بن عازب کی گھس گئی ایک باغ میں اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ باغ والوں پر ہے نگہبانی باغوں کی انکی دن کو اور تحقیق جو باغ کو خراب کریں رات کو مواشی انکو ضمان یعنی بدلہ دینا آتا ہے مالکوں پر نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل یہ ہے کہ اگر مواشی تلف کریں باغ کسیکا دنکو مالک جانور پر کو بدلہ دینا اوسکا نہیں آتا اسلیے کہ انکی حفاظت کرنی باغ والی پر ہے پس تقصیر اونکی طرف سے ہوئی اور اگر راتکو تلف کرے تو بدلہ مالک جارپایہ پر ہے بسبب تقصیر اونکے کہ راتکو محافظت کرنی جانور کی اونپر ہے اور یہہ اوس صورت میں ہے کہ مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکے نہو اور اگر ہمراہ ہوگا بدلہ دینا آویگا اوسکو برابر ہے کہ سوار ہوا وسپر یا ہانکتا ہوا وسکو یا کھینچتا ہو وسکو اور برابر ہے کہ تلف کرے چارپایہ اپنے ہاتھ سے یا پاؤں سے یا مونہہ سے اور یہہ مذہب مالک او شافعی کا ہے اور مذہب حنیفہ کا یہہ ہے کہ اگر مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکے نہو بدلہ دینا اوسکو نہیں آتا دن ہو یا رات ۱۲ع ؛ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اونٹ بھی معاف ہے اور فرمایا آگ بھی معاف ہے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر جانور کے پاؤں سے کوئی چیز تلف ہوجاوے تو اوسکا مالک پر ضمان یعنی بدلہ نہیں بشرطیکہ مالک ساتھ اوسکے نہو اور اسیطرح سے کسی نے آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کے اور اوسمیں سے کسیکے اسباب پر چنگاری ہوا سے جا پڑی اور جلادیا تو جلانیوالے آگ کے پر ضمان نہیں بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تھی اوسوقت ہوا ٹھہری ہوئی تھی اور پھر چلی اور اگر ہوا چلنے کے وقت جلائی تھی تو ضمان آویگا ۱۲م ؛ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَۃٍ فَاِنْ کَانَ فِیْہَا صَاحِبُہَا فَلْیَسْتَاْذِنْہُ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہَا فَلْیُصَوِّتْ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَہٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَاْذِنْہُ وَاِنْ لَّمْ یُجِبْہُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَلَا یَحْمِلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حسن سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آوے کوئی تم میں سے مواشی پر پس اگر ہو اونمیں مالک اونکا پس چاہیے کہ پروانگی مانگے اوس سے یعنی دودہ پینے کی اور اگر نہو مالک پاس اوسکے پس چاہیے کہ آواز کرے تین بار پس اگر جواب دیا اوسکو کسی نے پس چاہیے کہ پوچھ لے اوس سے اور اگر نہ جواب دیا اوسکو کسی نے پس دودہ دوہے اور پیلے یعنی بقدر ضرورت کے اور نہ اوٹہا کر لیجاوے اوسمیں سے کچھہ نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یہہ دودہ دوہ کر پی لینا اوسوقت درست ہے کہ حالت اضطرار ہو یعنی بھوک کے مارے مرا جاتا ہو اور یا یہہ محمول ہے عادت پر یعنی جہاں رسم و عادت ہو کہ مسافر کو دودہ پینے کو منع نہ کرتے ہوں اوس جگہہ اسقدر پی لینا درست ہے ۱۲ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْکُلْ وَلَا یَتَّخِذْ خُبْنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ جاوے کسی باغ میں پس چاہیے کہ کہاوے اور نہ لیجاوے جھولی میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یہہ حکم بھی مضطر کے لیے ہے یا موافق عادت کے ۱۲ع ؛ وَعَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْہُ

أَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے صفوان سے کہ نبی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ لیں ان سے زرہیں اپنی جنگ حنین میں [illegible] کیا یہ غصب ہے اے محمد [illegible] فرمایا بلکہ عاریت ہے ضمانت کی [illegible] ابو داود **ف** صفوان اس وقت مشرک تھے [illegible] اور یہ بات ہوئی [illegible] اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور شافعی اور احمد کے [illegible] **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابی امامہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عاریت ادا کی جاوے [illegible] اور قرض ادا کیا جاوے [illegible] اور ضامن تاوان بھرے [illegible] ترمذی اور ابو داود **ف** [illegible] **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ** قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہے رافع بن عمرو غفاری سے کہا تھا میں لڑکا پھینکتا تھا پتھر درخت کھجوروں انصار کے پس لایا گیا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا اے لڑکے کیوں پتھر پھینکتا ہے کھجوروں پر کہا میں نے کھاتا ہوں فرمایا مت پھینک [illegible] اور کھا جو گرے نیچے [illegible] پھر ہاتھ پھیرا سر پر اور فرمایا الٰہی بھر دے پیٹ اسکا [illegible] ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ **ف** [illegible] عادت جاری تھی کہ گری پڑی کھجوریں کھانے کو کوئی منع نہیں کرتا [illegible] اجازت دی [illegible] **وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي بَابِ اللُّقَطَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى** اور ذکر کریں گے ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کے اگر چاہا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ سَالِمٍ** عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سالم سے وہ نقل کرتے ہیں باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لیوے زمین سے کچھ ناحق [illegible] دھنسایا جاوے گا اسکو دن قیامت کے سات زمین تک نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص لیوے زمین ناحق [illegible] حکم کیا جاوے گا [illegible] کہ اٹھاوے مٹی اسکی محشر میں [illegible] **ف** [illegible] **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرَضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے

جو شخص کہ لیوے ازراہ ظلم کے بالشت بھر زمین سے تکلیف دیگا اوسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قبر میں کہ کہودیگا اوسکو یہانتک کہ پہونچے آخر ساتوین میں تک طوق کر کر ڈالی جاویگی وہ زمین اوسکی گلے میں دن قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگوں کی نقل کی یہہ احمد نے **باب الشفعۃ** باب ہی بیچ بیان شفعہ کے **ف** شفعہ ساتھ پیش شین کے مشتق ہی شفع سے یعنی ملانا اور جفت کرنا کے یہہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین ملانا ہی زمین خریدی کو ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور بیچ روایت صحیح کے امام احمد ثابت ہے ہمسایہ کے لیے بھی اور حدیثیں بیچ شفعہ ہمسایہ کے وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہونچی ہیں اور جسنے کہ اوسمین کلام کیا ہی بے حجت کلام کیا ہی ہم

الفصل الاول فصل ہی **عن جابر** قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة رواه البخاري روایت ہی جابر سے کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ثابت ہونے شفع کے بیچ ہر چیز کی کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کی شراکت میں ہو پس جس وقت کہ واقع ہوں حدیں یعنی تقسیم کیجاویں اور پہیر دیجاویں راستے یعنی ہر ایک کے حصہ کی راہ جدی ہو جاوے پس نہیں شفع نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی بسبب باقی رہنے شرکت کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ شفعہ شریک کے لیے ہی نہ ہمسایہ کو اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ ہمسایہ کی لیے ہی دلیل اونکی اور حدیثیں ہیں اور اس حدیث میں وہ تاویل یہہ کرتے ہیں کہ مراد یہہ ہی کہ شفعہ شرکت کا نہیں ہی پس اس سے نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائگی کی نہیں لازم آتی ہی **وعنه** قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل شركة لم تقسم ربعة او حائط لا يحل له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان شاء اخذ وان شاء ترك فاذا باع ولم يؤذنه فهو احق به رواه مسلم روایت ہی جابر سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ شفعہ کے بیچ ہر زمین مشترک کے کہ نہ تقسیم کی گئی ہو گھر ہو یا باغ ہو نہیں حلال ہی مالک بائع کو بیچنا یہانتک کہ خبر کرے اپنے شریک کو پس اگر چاہے لیوے اور اگر چاہے چھوڑ دیوے پس جس وقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اوسکو پس وہ لائق تر ہی ساتھ اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہیں ہی مگر اوس چیز میں کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند زمین اور گھر مکان اور باغ کے نہ اوس چیز میں کہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند اسباب اور جانوروں کے اور یہی مذہب ہے سب علما کا اور شفعہ خاص نہیں ہی ساتھ مسلمانوں کے بلکہ مسلمان اور ذمی میں بھی ہی اور نہیں حلال ہی بیچنا الخ اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے آگاہ کر دینا شریک کو جبکہ ارادہ کرے بیچنے کا ۱۲ ع **وعن ابي رافع** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجار احق بسقبه رواه البخاري روایت ہی ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ سزاوار تر ہی بسبب نزدیک ہونے اپنے کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی ہمسایہ لائق تر ہی ساتھ شفعہ کے اور شفعہ اوسکو پہنچتا ہی جس وقت کہ نزدیک و متصل ہو اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ثابت ہونے شفعہ کے ہمسایہ کے لیے ۱۲ ح **وعن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع جار جاره ان يغرز خشبة في جداره متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو گاڑنے لکڑی کی سے بیچ دیوار اپنی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جس صورت میں کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہہ امر وجوب کے لیے ہی نزدیک امام احمد اور محدثین کے اور استحباب کے لیے نزدیک امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کے ۱۲ ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبعة اذرع رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کی تو ٹھہرایا جاوے چوڑاو اوسکا سات ہاتھ کا نقل کی مسلم نے **ف** یعنی اگر ہو درمیان زمین افتادہ ایک قوم کی راہ اور چاہیں وہ عمارت بنانی اوسمین اگر اتفاق کریں ایک مقدار پر تو بہتر اور اگر اختلاف کریں بیچ مقدار اوسکی کی تو مقرر کیجاوے سات ہاتھ پس مراد حدیث سے تو یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتھ سے تو نہ انہیں تنگ کرے کوئی

پھر اوس میں سوا اوسکو کرامات اسکی کافی ہی ۔ **الفصل الثانی** عن سعید بن حریث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من باع منکم دارا او عقارا قمن ان لا یبارک لہ الا ان یجعلہ فی مثلہ رواہ ابن ماجۃ والدارمی ۔ روایت ہی سعید بن حریث سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ بیچے تم مین سے گھر یا زمین تو لائق ہی یہہ کہ نہ برکت دیجاوے واسطے اوسکے یعنی اوسکے مال مین مگر یہہ کہ کرڈالے اوسکو بیچ مانند اوسکے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی بیچنا گھر اور زمینات کا بے ضرورت او صرف کرنا مول اوسکا منقولات مین غیر مستحب ہی اسلیے کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہی کہ نہین جاتا اور کم ہوجاتا منقولات کی برابر بلی پس بہتر ہی کہ بیچے غیر منقولات کو اور اگر بیچے تو خرچ کرے مول اوسکا زمین و مکانات مین ۔ **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بہا وان کان غائبا اذا کان طریقہما واحدا رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی ۔ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمسایہ لائق تر ہی ساتھ شفعہ اپنی کے انتظار کیا جاوے اوسکا سبب شفعہ کے اگرچہ ہووے غائب جسوقت کہ ہووے راہ دونون کی ایک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن ابن عباس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشریک شفیع والشفعۃ فی کل شیء رواہ الترمذی وقال قد روی عن ابن ابی ملیکۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وہو اصح ۔ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کے بیچ جانی ہی شفیع ہی اور شفعہ بیچ ہر چیز کے ہے یعنی غیر منقولات مین مانند زمین اور باغ اور مانند اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے اور وہ صحیح تر ہی **وعن عبد اللہ بن حبشی** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار رواہ ابو داود وقال ہذا الحدیث مختصر یعنی من قطع سدرۃ فی فلاۃ یستظل بہا ابن السبیل والبہائم غشما وظلما بغیر حق یکون لہ فیہا صوب اللہ راسہ فی النار ۔ اور روایت ہی عبد اللہ بن حبشی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے درخت بیر کا اوندھا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا دوزخ مین نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا یہہ حدیث مختصر ہی یعنی جو شخص کہ کاٹے بیر کو جنگل مین کہ سایہ پکڑتے ہین ساتھ اوسکے مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کی ساتھ غیر حق کے کہ ہووے واسطے اوسکے اوس درخت مین اوندھا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا آگ مین **ف** لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ غشما کی اور حق سے مراد شفعہ ہی اور ابو داود کی مرقات الصعود مین لکھا ہی کہ طبرانی نے اپنی کتاب اوسط مین زیادہ کیا ہی کہ جو درخت بیر کا حرم مین کاٹے اوس پر یہہ وعید ہی اور بعضون نے کہا کہ بیر سے مدینہ کی مراد ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہی کہ مسافر اور حیوانات اوسکے سایہ مین آرام پاتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ بیری ہی کہ مالک کسیکی ہو اور یہہ اوسکو از راہ ظلم کے کاٹ ڈالے ۔ **الفصل الثالث** عن عثمان بن عفان قال اذا وقعت الحدود فی الارض فلا شفعۃ فیہا ولا شفعۃ فی بئر ولا فحل النخل رواہ مالک ۔ روایت ہی عثمان بن عفان رضی سے کہا جسوقت کہ واقع ہون حدین زمین مین پس نہین شفعہ یعنی شرکت کا اوسمین اور نہ شفعہ ہی بیچ کوین کے اور نہ بیچ درخت کہجور نر کے نقل کی یہہ مالک نے **ف** نہ شفعہ ہی کوئین میں اسلیے کہ شفعہ اوس زمین مین ہی کہ احتمال تقسیم کا رکھے اور کنوا احتمال تقسیم کا رکھتا ہی نہین اور یہی ہی مذہب شافعی کا اور ہمارے نزدیک شفعہ ثابت ہی ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نہ رکھے مانند کوئی اور حمام اور چکی کے اور دلیل ہماری یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الشفعۃ فی کل شیء یعنی شفعہ ہر چیز مین ہی یعنی غیر منقول مین اور نہ بیچ درخت کہجور نر کے یعنی جسوقت کہ مادہ درخت ہوتے کئے شخص کہجور

درختوں کے اور آپس میں بانٹ لیں درخت اور اوس زمین میں ایک درخت نر کہ ڈالتے ہیں اپنی کہجور پر پہول اوسکا جس وقت کہ بیچے ایک شخص اوس میں سے اپنا
حصہ ساتھہ حقوق اوسکی درخت نر سے اور غیر اوسکی سے تو نہیں ہی صحیح بیع اسکی کو درخت نر میں اسلیے کہ وہ زمین میں ہی اور نہ ممکن ہی بانٹنا اوسکا ؎ **باب المساقاۃ والمزارعۃ** باب ہی بیچ بیان مساقات کی اور مزارعت کی **ف** مساقات یہہ ہی کہ اپنی درخت کسیکو دی اور یہہ کہی کہ انمیں پانی دینا
اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہو گا آپس میں بانٹ لیں گے آدہوں آدہ یا تہائی یا چوتہائی یا ماسوا اوسکے اور مزارعہ یہہ کہ کسیکو زمین دے کہ اوس میں بووے
جو اوس میں پیدا ہو آپس میں بانٹ لیں گے آدہوں آدہ وغیر ذلک حاصل یہہ کہ مساقاۃ درختوں میں ہوتی ہی اور مزارعہ زمین میں اور حکم دونوںکا ایک ہی ہے اور مساقاۃ اور مزارعہ
فاسد ہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور نزدیک صاحبین اور تینوں اماموں اور علما کی جائز ہی دلیل امام ابوحنیفہ کی یہہ ہی کہ یہہ اجارہ ساتھہ اجر مجہول کے اور معدوم کی ہی سو درست
نہیں اور حدیثیں نہی کی واقع ہوئی ہیں مخابرت سے اور فتوی صاحبین ہی کے قول پر ہی ؎ **الفصل الاول** پہلی فصل **عن عبد اللہ بن**
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یہود خیبر نخل خیبر وارضہا علی ان یعتملوہا من اموالہم ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم شطر ثمرہا رواہ مسلم وفی روایۃ البخاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی خیبر الیہود ان یعملوہا ویزرعوہا ولہم شطر
ما یخرج منہا روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دئیے یہود خیبر کو درخت کہجور خیبر کے اور زمین اوسکی اس شرط پر
کہ محنت کریں اوسمیں اپنے مالوں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو آدہا میوہ اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کی یہہ کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے دیا خیبر یعنی درخت و زراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کریں اوسمیں اور کہیتی کریں اور اونکو یعنی یہود کے لیے ہو آدہا اوس چیز کا کہ نکلے اوسمیں سے **ف**
خیبر نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کے اور یہہ حدیث دلیل ہی سب علما کی سوای امام ابوحنیفہ کے بیچ جائز ہونے مساقات کی اور مزارعت کی اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ
یہہ اوس قبیلہ سے نہیں ہی اسلیے کہ درخت و زمین حضرت کی ملک تہی کہ اونکو بطریق مساقات اور مزارعت کے دیے بلکہ اونہیں کے درخت اور زمین اونکو دیکر مسلم
رکہا اور اونپر خراج رکہا اور خراج دو قسم پر ہی خراج موظف و خراج مقاسمت خراج موظف یہہ کہ امام ہر سال کچہہ مال اونسے لینا مقرر کرے جیسے کہ اہل نجران سے
ہر سال ایک ہزار دو سو حلّے یعنی جوڑے لیتے تہے اور خراج مقاسمت یہہ کہ تقسیم کرے آپس میں جو کچہہ کہ زمین سے نکلے جیسے اہل خیبر سے کیا تہا ؎ **وعنہ**
قال کنا نخابر ولا نری بذلک باسا حتی زعم رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہا فترکناہا من اجل ذلک
رواہ مسلم ؎ اور روایت ہی عبد اللہ سے کہ کہا ہم مخابرت کرتے اور نہ دیکہتے اوسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا اس سے پس چہوڑ دیا ہمنے مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مخابرہ وہی مزارعہ کو کہتے ہیں جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہہ دلیل امام
ابوحنیفہ کی ہی ؎ **وعن حنظلۃ بن قیس عن رافع بن خدیج قال اخبرنی عمای انہم کانوا یکرون الارض علی عہد**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما ینبت علی الاربعاء او شیء یستثنیہ صاحب الارض فنہانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
ذلک فقلت لرافع فکیف ہی بالدراہم والدنانیر فقال لیس بہا باس وکان الذی نہی عن ذلک ما لو نظر فیہ ذو الفہم
بالحلال والحرام لم یجیزوہ لما فیہ من المخاطرۃ متفق علیہ اور روایت ہی حنظلہ بن قیس سے کہ نقل کی رافع بن خدیج سے کہا خبر دی
مجکو دو چچاؤں میرے نے یہہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتے تہے زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اوس چیز کے کہ پیدا ہو نالیوں پر یعنی کرایہ
کو دیتے تہے زمین اس شرط پر کہ زراعت کرے عامل ساتہہ تخم اپنے کے اور جو کچہہ کہ نالیوں کے کنارے پر اُگے مالک کے لیے ہو اجرت زمین اوسکی اور
سوای اوسکے عامل کے لیے ہو یا کرایہ کو دیتے تہے زمین ساتہہ اوس چیز کے کہ جدا کرے اوسکو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتے تہے زمین اس شرط پر کہ
جو کچہہ کہ اُگے قطعہ معین میں مالک کے لیے ہو اور جو کچہہ سوای اوس قطعہ کے اُگے عامل کے لیے ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یعنی اسلیے

کہ اوسمین خطر اور فریب ہی شاید کہ وہان کچھ نہ اوگے کہا حنظلہ نے پس کہا مین نے واسطے رافع کے پس کیا حکم ہی مزارعت کا بدلے درہموں اور دیناروں کے
پس کہا نہیں باک ساتھ اوسکے مضائقہ اور گویا کہ وہ چیز کہ منع کیا گیا ہی اوس سے وہ چیز ہی کہ اگر دیکھی اوس مین صاحب فہم کا ساتھ حلال اور حرام کے تو
نہ جائز رکھے اوسکو واسطے اوس چیز کے کہ اوسمین ہی مخاطرہ سے کہ ہو وے یا نہ ہو وے کیہتی جیسی صورتون مذکور کی گئی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
پس منع کیا ہمکو ان صورتون مذکور کی گئی محل نہی کی ہی نزدیک جائز رکھنے والون مزارعت کے اور جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ مقدمہ مزارعت کے مختلف
آئی ہین اور دروازہ تاویل کا جانبین سے کھلا ہوا ہی اور جمہور ائمہ کے نزدیک مزارعت جائز ہی اور فتوی ہمارے مذہب مین بھی جواز ہی پر ہی واسطے نفع
حاجت کے ف **وعن** رافع بن خديج قال كنا اكثر اهل المدينة حقلا وكان احدنا يكري ارضه فيقول هذه القطعة لي
وهذه لك فربما اخرجت ذه ولم تخرج ذه فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہی رافع بن خدیج سے
کہا تہے ہم اکثر مدینہ والو مین کہیتی کرنی کرا اور تہا ایک ہمارا کرایہ کو دیتا تہا زمین اپنی اور کہتا تہا اسقدر ٹکڑا زمین کا واسطے میرے ہی یعنی جو کچھ اوس مین پیدا
ہو میری لیے ہی اور یہہ واسطے تیرے پس اکثر نکلتی کہیتی اس قطعہ زمین مین یعنی دونون مین سے ایک کے قطعہ مین کہیتی ہوتی اور نہ نکلتی اوس قطعہ میں یعنی دوسرے
قطعہ مین پس منع فرمایا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اس معاملہ سے اسلیے کہ ایک کے ہاتہہ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسرے کا حق بالکل ضائع ہوا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عمرو قال قلت لطاوس لو تركت المخابرة فانهم يزعمون ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى عنه قال اي عمرو اني اعطيهم واعينهم وان اعلمهم اخبرني يعني ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لم ينه
عنه ولكن قال ان يمنح احدكم اخاه خير له ان ياخذ عليه خرجا معلوما متفق عليه اور روایت ہی عمرو بن دینار تابعی
سے کہ کہا کہا مین نے واسطے طاوس تابعی کے اگر چہوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تہا اسلیے کہ کہتے ہین علما یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی
اوس سے کہا طاوس نے اے عمرو تحقیق مین دیتا ہون لوگونکو یعنی زمین کہیتی کرنیکے لیے اور مدد کرتا ہون مین انکی اور تحقیق بڑے عالم لوگون نے
یعنی ابن عباس نے خبر دی مجکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین منع فرمایا اس سے ولیکن یہہ فرمایا ہی کہ دینا ایک تمہاریکا زمین کو اپنے بہائی کے
تئین بہتر ہے واسطے اوسکے اس سے کہ لیوے اوسپر کرایہ معین کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مزارعت مین ہوتا ہی کہ کچہہ دیتے
ہین اور کچہہ لیتے ہین پس اگر احسان کرے اور بغیر کچہہ لینے کے زمین بطریق عاریت کے دے کہ اوس سے لینے والا فائدہ اوٹہاوے تو بہتر ہی ح
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابى فليمسك ارضه
متفق عليه اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زمین پس چاہیے کہ کہیتی کرے اوسمین
یا دیوے اپنے بہائی کو عاریت پس اگر نہ مانے مالک دونون باتین پس چاہیے کہ رکہے اپنے پاس زمین اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا
مظہر نے کہ یعنی لائق یہی آدمی کو کہ حاصل کرے نفع اپنے مال سے پس جس پاس زمین ہو چاہیے کہ کہیتی کرے اوسمین تا حاصل ہو اوسکو نفع اوس سے
یا دیوے اوسکو اپنے بہائی مسلمان کو تئین تا کہ حاصل ہو اوسکو ثواب پس اگر دونون چیزین نکرے تو رہنے دے زمین اپنی یہہ امر توبیخ یعنی تنبیہ کے لیے ہی
یعنی توبیخ ہی اوپر ترک کرنے دونون امر ذکر کیے گئے کے اور اختیار کرنے مزارعت کے اور توبیخ ہی اوس شخص پر کہ اپنے مال سے نہ آپ منتفع ہوا اور نہ
اور کو نفع پہنچاوے اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر انکار کرے بہائی اوسکا قبول کرنے عاریت سے تو رہنے دے زمین اپنی پس امر اباحت کے
لیے ہی ع **وعن** ابي امامة وراى سكة وشيئا من آلة الحرث فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل
هذا بيت قوم الا ادخله الذل رواه البخاري اور روایت ہی ابی امامہ سے اس حال مین کہ دیکہا اونہون نے ہل اور کچہہ اسباب کہیتی کا

پس کہا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتا یہ کسی کے گھر میں مگر کہ داخل کرتا ہے اللہ تعالی اوس کو ذلت کو نقل کیا یہ
بخاری نے ف یعنی عادت لاتی ہے جہاد کرنے پر کہ زراعت میں مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کر دیں اور اگر واسطے حاصل کرنے قوت حلال کے زراعت
کریں تو ظاہر یہ ہے کہ اس وعید میں داخل نہ ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ یہ لوگوں کے حق میں ہے کہ قریب دشمن کے ہوں اسلیے کہ اگر مشغول ہونگے زراعت میں اور ترک کریں
گے جہاد کو تو ذلیل ہونگے بسبب غالب ہونے دشمن کے اونپر ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن رافع بن خدیج عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من زرع في أرض قوم بغير إذنهم فليس له من الزرع شيء وله نفقته رواه الترمذي وأبو داود وقال
الترمذي هذا حديث غريب روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھیتی کرے کسی قوم کی زمین
میں بغیر اذن انکے یعنی بغیر حکم اور رضا انکی کی پس نہیں ہے واسطے اوسکے کھیتی میں کچھ اور واسطے اوسکے ہے خرچ اوسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی
نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی کھیتی زمین کے مالک کی ہوگی اور تخم بونے والے کو کچھ نہیں ہے سوا اوسکے تخم کے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور دوسرے
لوگ کہتے کھیتی تخم والے کے لیے ہوگی اور اوسکو نقصان زمین کا دینا ہوگا یہ ذکر کیا ہے بعضے عالموں نے اس کو رسے اور کہا ان مالک نے کہ اوسپر اجرة زمین کی ہے ان قبض کرے
اوسکے دن زارع ہونے اوسکی یک درجہ کچھ کہ حاصل ہوگا کھیتی سے پس وہ تخم والے کے لیے ہے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن قيس
بن مسلم عن أبي جعفر قال ما بالمدينة أهل بيت هجرة إلا يزرعون على الثلث والربع وزارع علي وسعد بن مالك وعبد الله بن
مسعود وعمر بن عبد العزيز والقاسم وعروة وآل أبي بكر وآل عمر وآل علي وابن سيرين وقال عبد الرحمن بن الأسود كنت أشارك
عبد الرحمن بن يزيد في الزرع وعامل عمر الناس على إن جاء عمر بالبذر من عنده فله الشطر وإن جاؤوا بالبذر فلهم
كذا رواه البخاري روایت ہے قیس بن مسلم سے کہ نقل کی ابی جعفر سے یعنی امام محمد باقر سے کہ کہا نہیں مدینہ میں کوئی اہل بیت ہجرت کے یعنی مہاجر مگر کہ زراعت
کرتے تہائی اور چوتہائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نے اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم
اور عروہ اور اولاد ابی بکر اور اولاد عمر اور اولاد علی اور ابن سیرین نے اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نے کہ تہا میں شراکت کرتا عبد الرحمن بن یزید
سے مزارعت میں اور معاملہ کیا حضرت عمر نے لوگوں سے یعنی ساتہہ مزارعت کی اس شرط پر کہ اگر لاوے عمر بیج اپنے پاس سے پس واسطے اوسکے آدہا اور اگر لاویں
لوگ بیج پس واسطے اونکے اتنا یعنی آدہا یا مانند اوسکی نقل کی یہ بخاری نے ف کہا میرک شاہ نے کہ سمجھا جاتا ہے بخاری سے اور اوسکی تراجم سے
کلام ابی جعفر کا تمام ہوا ہے لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہے اور تمام یہ آثار معلق ہیں کہ لایا ہے انکو بخاری بغیر اسناد کے پس اولی یہ تہا کہ
کہتا مصنف رواہ البخاری تعلیقا

باب الاجارة

باب بیچ بیان اجارہ کے ف اجارہ کے معنی ہیں کرایہ دینا کسی چیز کو اور شرع میں اجارہ کے
معنی ہیں مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہ چاہتا تہا کہ اجارہ جائز نہو واسطے ہونے منفعت کے معدوم ولیکن جائز رکہا اوسکو لوگوں کی احتیاج
لیے اور ثابت ہے اجارہ احادیث و آثار سے ع **الفصل الاول** فصل پہلی عن عبد الله بن مغفل قال زعم ثابت بن الضحاك
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المزارعة وأمر بالمؤاجرة وقال لا بأس بها رواه مسلم روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا کہا ثابت
بن ضحاک نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزارعت سے اور حکم کیا ساتہہ اجارہ کے اور کہا نہیں مضائقہ ساتہہ اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف
منع کیا مزارعت سے یعنی اوس مزارعت سے کہ جانا گیا عدم جواز اوسکا ع وعن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم فأعطى الحجام
أجره واستعط متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہری ہوئی سینگی کہ جو انکی پیس دی سینگی کہینچنے والیکو
مزدوری اوسکی اور ناک میں دوا ڈالی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح ہے اجارہ اور کسب سینگی کشی کا اور

جائز ہی دو اگرین ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعی علی قراریط لاہل مکۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا نہین کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین بکریان پس کہا اونکی صحابیون نی اور آپ نی بہی چرائی ہین فرمایا کہ ہان تہا مین چراتا اوپر اجرت چند قیراط کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی مکہ کہا مجکو اہل کی سنی اور چرانی بکریون کی ایک قیراط دو رکو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت کئی کی اور قیراط کہتی ہین آدہی دانق کو اور دانق چہٹا حصہ درہم کا اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریان چراتی تہی اس لیی کہ تا حاصل ہو شفقت نگہبانی امت کی اور صبر کرنا اونکی مشقت پر اور حاصل ہو خلوۃ اور نسبت بادشاہ کو رعیت کی ساتہ ایسی ہی ہی جیسی ہانکنی والا کا ساتہ بکریون کی ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی تین شخص ہین کہ مین جہگڑونگا اونسی دن قیامت کی ایک وہ کہ دیا عہد ساتہ نام میری سوگند میری پہر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا ایک آزاد کو پہر کہا یا مول اوسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدور رکہا ایک مزدور پہر کام لیا اوس سی پورا یعنی جس کام کی لیی رکہا تہا وہ تمام کروایا اور نہ دی اوسکو مزدوری اوسکی نقل کی یہ بخاری نی **ف** پہر کہا یا مول اوسکا یہ قید واسطی زیادتی تنبیہ کی ہی اگر نہ کہاویگا تو بہی گنہگار ہوگا اور نزدیک وعید میں ہی ع **وعن** ابن عباس ان نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا بماء فیہم لدیغ او سلیم فعرض لہم رجل من اہل الماء فقال ہل فیکم من راق ان فی الماء رجلا لدیغا او سلیما فانطلق رجل منہم فقرا بفاتحۃ الکتاب علی شاء فبرا فجاء بالشاء الی اصحابہ فکرہوا ذلک وقالوا اخذت علی کتاب اللہ اجرا حتی قدموا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ اخذ علی کتاب اللہ اجرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ رواہ البخاری وفی روایۃ اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم سہما اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ ایک جماعت صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک گانون پر کہ اوس مین تہا لدیغ یا سلیم یعنی کاٹا ہوا بچہو کا یا سانپ کا پس عرض دار ہوا واسطی اونکی ایک شخص بستی والون مین سی پس کہا کیا ہی تم مین کوئی منتر پڑہنی والا تحقیق بستی مین ہی ایک شخص کاٹا ہوا بچہو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص انہین سی یعنی صحابیون مین سی اور پڑہی سورہ فاتحہ اوپر لینی بکریون کی یعنی اس شخص سی اونسی کہا کہ مین منتر پڑہتا ہون اس شرط پر کہ دو تم مجکو اتنی بکریان پس وہ راضی ہوئی پہر اونہون نی پڑہی فاتحہ بار بار اسکی کاٹی ہوئی فاتحہ الکتاب شفا من السم پس اچہا ہو گیا وہ پہر لایا یہ بکریان اپنی یارون کی پاس پس برا جانا اونہون نی اس لینی ان بکریون کو اور کہا اونہون نی کہ لی تو نی کتاب اللہ پر مزدوری یہان تک کہ آئی وہ صحابہ مدینہ میں اور کہا یا رسول اللہ لی فلان شخص نی کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق لائق تر اوس چیز کی کہ لو تم اوس پر مزدوری کتاب اللہ کی ہی نقل کی یہ بخاری نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ اچہا کیا تم نی تقسیم کرو یعنی بکریون کو آپس میں اور حصہ لگاؤ واسطی میری ساتہ اپنی **ف** لدیغ اور سلیم شک راوی ہی لفظ مین کہ لدیغ کہا یا سلیم اور لدیغ اور سلیم کی ایک ہی معنی ہین کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نی کہا کہ اکثر اطلاق لدیغ کا بچہو کی کاٹی ہوئی پر آتا ہی اور سلیم کا سانپ کی ڈسی ہوئی پر اس حدیث مین شک ہی معنون مین اور بعضون نی لکہا ہی کہ نام اون صحابی منتر پڑہنی والی کا ابو سعید خدری تہا اور جماعت صحابہ کی تیس شخص آدمی تہی اور بکریان بہی ان تیس ہی تہی اور حضرت نی اپنا حصہ انکو لینی فرمایا کہ تا خوش ہون اور جانین کہ بیشک وہ شبہہ حلال ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ منتر کرنا ساتہ قرآن اور ذکر اللہ کی اور لینا اوس پر مزدوری لینی درست ہی اور قرآن کو پڑہ کر مزدوری لینی نہین درست اور فرق ہی دونون مین یہ ہی کہ پڑہنا قرآن کا عبادت ہی

عبادت پر مزدوری لینی نہیں چاہیے اور کسی کلی پڑھ کر دم کرنا اور دوا سے اچھا ہو جانا اوسکا عبادت نہیں پس اسپر لینا درست ہی اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکھوانا اوسکو لکھنا مصحف اور اور کتابوں دین کا جائز ہی اور متاخرین نے تعلیم کتاب اللہ کو بھی اسپر قیاس کر کر کہا ہی کہ جائز ہی اجرت لینی اوسپر اور متقدمین نے مانند ابو حنیفہ وغیرہ کے تعلیم قرآن پر اجرت لینی کو حرام کہا ہی ع ح مولانا

الفصل الثانی صل دوسری **عن** خارجة بن الصلت عن عمه قال أقبلنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتينا على حي من العرب فقالوا إنا أنبئنا أنكم قد جئتم من عند هذا الرجل بخير فهل عندكم من دواء أو رقية فإن عندنا معتوها في القيود فقلنا نعم قال فجاءوا بمعتوه في القيود فقرأت عليه بفاتحة الكتاب ثلاثة أيام غدوة وعشية أجمع بزاقي ثم أتفل قال فكأنما أنشط من عقال فأعطوني جعلا فقلت لا حتى أسأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال كل فلعمري لمن أكل برقية باطل لقد أكلت برقية حق رواه أحمد وأبو داود روایت ہی خارجہ بیٹے صلت کے سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ کہا چلے ہم اپنی طرف کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس گذرے ہم ایک قوم پر عرب میں سے پس کہا اونہوں نے یعنی بعضوں نے اونمیں سے یہہ کہ ہم خبر دیے گئے ہیں کہ تحقیق تم لائے ہو اس شخص پاس سے یعنی آنحضرت کے پاس سے بھلائی یعنی قرآن و ذکر اللہ پس کیا ہی تمہارے پاس کچھ دوا یا منتر پس تحقیق ہمارے پاس ہی ایک دیوانہ بڑا بیڑیوں میں پس کہا ہم نے کہ ہاں ہمارے پاس منتر ہی پھر لائے وہ دیوانہ کو بیڑیوں میں ان میں سے پس پڑھی اوسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح اور شام اسحال میں کہ جمع کرتا میں تھوک اپنا پھر تھوکتا میں اوسپر کہا چچا میرے نے پس گویا کہ کھولا گیا وہ رسی سے بندھی ہوئی سے یعنی وہ اچھا ہو گیا جلدی پھر دیا اونہوں نے مجھکو مزدوری پس کہا میں نے کہ نہ لیونگا میں مزدوری یہانتک کہ پوچھوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی پھر پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا حضرت نے کہا قسم ہی زندگانی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کھاتا ہی ساتھ منتر باطل کے برا کرتا ہی تحقیق کھایا تو نے ساتھ منتر حق کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** منتر باطل وہ ہی کہ جسمیں ذکر ہو ستاروں کا اور مدد مانگنی ستاروں سے اور جنات سے اور اور وں سے سوای اللہ تعالی کے اور منتر حق وہ ہی کہ جسمیں ذکر اللہ اور کلام الہی ہو اور اگر کوئی کہی کہ قسم ساتھ غیر نام خدا تعالی کے کھانی منع ہی پھر حضرت نے کیونکر یہہ قسم کھائی جواب یہہ کہ مراد اس سے قسم نہیں ہی بلکہ جاری ہی تھا یہہ لفظ عرب کے کلام میں بسبب عادت کے نہ اوسلیے یا یہہ قسم پہلے منع ہونے قسم غیر نام خدا کے کھائی ہو اور طیبی نے کہا کہ حضرت کو شاید اجازت تھی ایسی قسم کی کہانیکی یہہ حضرت کی خصوصیات سے تھی ع ح مولانا **وعن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه رواه ابن ماجه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مزدور کو مزدوری اوسکی پہلے خشک ہونے پسینے اوسکے یعنی اوسکے کام کر چکنے کے مزدور کو مزدوری بہت جلدی دو دیر مکرو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعن** الحسين بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للسائل حق وإن جاء على فرس رواه أحمد وأبو داود وفي المصابيح مرسل اور روایت ہی حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مانگنے والے کے حق ہی اگرچہ آوے گھوڑے پر نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے اور مصابیح میں کہا کہ یہہ حدیث مرسل ہی **ف** یعنی چاہیے سائل کو اگرچہ گھوڑے پر چڑھ کر آوے مانگنے کو لاز کہا کہ یہہ سائل کو اگرچہ آدمی تیرے پاس ایسے حال سے کہ دلالت کرے اوسکی غنا پر بہ گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی ہوتی تو کاہیکو ذلیل کرتا تو اپنے تئیں اور گویا دینا اجرت ہی اوسکے سوال کی اس سبب سے باب الاجارہ میں اس حدیث کو لائے اور اس حدیث کی اسناد میں کلام ہی کہ بعضی محدثین نے کہا ہی امام احمد نے کہا کہ کچھہ اصل اسکی نہیں اور کہا کہ یہہ حدیث بازاروں میں پھرتی ہی اور ابو داود نے اس سے سکوت کیا ہی پس اوسکے نزدیک قابل دلیل پکڑنیکے ہی اور کہا مصابیح میں کہ یہہ حدیث مرسل ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مسند ہی اور بعضی مصابیح کے نسخوں میں لفظ مرسل کا

بی ہین ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عُتبۃ بن المُنذر قال کنّا عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم فقرأ طٰسٓمٓ حتی بلغ قصّۃ موسٰی قال انّ موسٰی علیہ السلام اٰجر نفسہ ثمان سنین او عشرا علٰی عفّۃ فرجہ وطعام بطنہ رواہ احمد وابن ماجۃ روایت ہی عتبہ بن منذر سی کہا تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑہی طسم یہانتک کہ پہنچے قصہ حضرت موسی تک فرمایا تحقیق موسی علیہ السلام نے مزدوری مین دیا ذات اپنی کو آٹھہ برس یا دس برس واسطے بچانے شرمگاہ اپنی کے اور طعام پیٹ اپنے کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی ف سورۃ طسم یعنی سورۃ قصص مین ذکر ہی حضرت موسی علیہ السلام کے جانیکا مدین مین اور ملاقات کرنا اونکا حضرت شعیب علیہ السلام سی اور نکاح ہونا حضرت موسی کا اونکی بیٹی سی اور مزدوری مین دینا حضرت موسی کا اپنی تئین پس جب حضرت اس قصہ تک پہنچی تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانی شرمگاہ سے نکاح ہی حاصل یہہ کہ اونہون نی انکی بیٹی سی نکاح کیا اس شرط پر کہ مین آٹھہ برس یا دس برس تک بکریان تمہاری چرایا کرونگا اور اسکو مہر ٹھہرایا اونکی شریعت مین درست تہا کہ خدمت آزاد کو مہر ٹھہرا دین اور یا مہر اور ہو اور یہہ خدمت تبرع احسان کی ہو اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی حنفیہ تو کہتی ہین کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی خاوند آزاد اوسکا برسون تک مثلا اور یہہ درست ہی کہ نکاح کری عورت سی عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی غلام خاوند کا برسون تک اور امام شافعی کے نزدیک درست ہی نکاح کرنا عوض مزدوری کے واسطے بعضے کامون کے اور خدمت کی جبکہ ہو سکتا جرلیا مخدوم فیہا معلوم ہو و عن عُبادۃ بن الصّامت قال قلت یا رسول اللّٰہ رجلٌ اَھدٰی الیّ قوسًا ممّن کنتُ اُعلّمہ الکتاب والقرآن ولیست بمالٍ فارمی علیہا فی سبیل اللّٰہ قال ان کنتَ تُحبُّ ان تُطوَّق طوقًا من نارٍ فاقبلہا رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا کہا مینی یا رسول اللہ ایک شخص نے بطریق تحفہ کی بہیجی طرف میرے کمان ان شخصون مین سے کہ تہا سکہلاتا اونکو کتاب یعنی قرآن اور نہین ہی کمان مال پس تیر اندازی کرونگا مین اوس سی بیچ راہ خدا کے فرمایا اگر تو دوست رکہتا ہی یہہ کہ طوق پہنایا جاوے طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف نہین ہی کمان مال یعنی کمان ایسی چیز نہین ہی کہ شمار کیجاوی مال اور اجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیر اندازی کرونگا اوس سی جہاد مین پس جواب دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دیتی یہی اجرۃ کلام اللہ کی لیکن باطل کی تیرے اخلاص کو پس بعضے اسکو اجرۃ حرام کہتے ہین اجرۃ لینی کو تعلیم علوم دین پر دلیل پکڑتی ہین ساتھہ ظاہر اس حدیث کے

باب احیاء الموات والشرب

یہہ باب ہی بیچ بیان آباد کرنے زمین خراب کے اور بیچ حق پانی پلانے کے ف نہایہ مین لکہا ہی کہ موات وہ زمین ہی کہ جسمین نہ زراعت ہو اور نہ مکان اور نہ اوسکا کوئی مالک ہو اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتے ہین کہ فائدہ نہ اوٹہایا جاوی اوس سے بسبب منقطع ہونی پانی اوسکے یا بسبب غلبہ پانی کے اوسپر یا کوئی اور چیز اوسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سی یعنی جو زمین کہ عادی ہو یعنی قدیم ہی کہ مالک نہین کوئی اوسکا یا مملوک ہی اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اوسکا اور دور ہی بستی سے اسقدر کہ اگر کہڑا رہے آدمی کنارہ بستی پر اور آواز کری تو آواز اوسکی اوس زمین تک نہ پہنچی پس وہ زمین موات ہی انتہی اور احیاء موات سی مراد ہی آباد کرنا اوسکا اور آباد کرنا ساتھہ مکان بنانی کے ہوتا ہی یا درخت بونیکی یا کہیتی کرنیکی یا پانی دینی کی یا ہل چلانیکی کذا فی الدر المختار اور حکم اس قسم کی زمین کے آباد کرنیکا یہہ ہی کہ آباد کرنیوالا مالک اوسکا ہو جاتا ہی پھر آباد کرنی مین اذن لینا امام کا شرط ہی امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن لینا شرط نہین اور شرب ساتھہ زیر شین کے حصہ پانی کو کہتی ہین اور شریعت مین عبارت ہی نوبت انتفاع سی ساتھہ پانی کے یعنی پانی کہیتی مین دینی کو یا لوگون کو حق ہی پانی مین کہ منع کرنا چاہیے اونکو اوس سے اور تفصیل بعض کی ہی درمیان پانی دریا اور نہر اور تالاب اور نالون اور کنوون کے کہ بعضون مین ہر کسیکو حق ہی اور احکام اونکے مذکور ہین کتب فقہ مین اور نفع سب کا ایک ہی

کہ دریا کے پانی مین سب لوگون کا حق ہی بیچ پینی کے اور زمین مین پانی دینی کے اور نہرین کھود کر پانی لیجانے مین اپنی زمینون مین نفع لینا پانی دریا سی
بانند نفع لینی کے ہی آفتاب و چاند و ہوا سی کہ خصوصیت کسیکے ساتھہ نہین کہتی سب اونمین شریک ہین اور کنوؤن اور ندیون مین بھی سبہون کا حق ہی
لیکن اگر کوئی چاہی کہ اوس پانی سی زمین کو احیا کرے یعنی افتادہ زمین مین زراعت کرے تو اہل نہر اوس سی منع کر سکتی ہین نقصان کے سبب اونکو یا نکرے
پانی لینا اوسکا اس لیے کہ اوسمین خلل اونہین کا حق ہی اور جو پانی کہ باسنون مین بہرا جاتا ہی مملوک ہو جاتا ہی اور حق غیر اوس سی منقطع ہوتا ہی جیسے شکار
کسینے پکڑا تو اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور اگر کنوان اور نہر اور چشمہ کسیکی ملک مین ہو تو پہنچتا ہی اوسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونے سے اپنی ملک مین جس وقت
کہ وہ پانی پاوی نزدیک اوس پانی کی بیچ غیر ملک کسیکے اور اگر نہ پاوے وہ پانی تو کہا جاوے مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لادے یا اجازت دے اوسکو آنیکی اور پانی لے
بشرطیکہ کنارے کنوین کو نہ توڑ ڈالے اور اگر کھودا ہو کسی نے بیچ زمین موات کی تو منع کرنا پانی کو لینے سے نہین پہنچتا اور جیسے کہ زمین مالک اوسکی ہوتی ہی پانی نہیں
مالک ہوتا ہی اور اگر وہ منع کرے اور یہہ شخص ڈرتا ہی اپنی ہلاک ہونے سے اور سواری کی ہلاک ہونے سے تو پہنچتا ہی اوسکو کہ لڑے ہتیار سے اور پانی کنوین مباح
ہی غیر مملوک بخلاف اوس پانی کے کہ باسن مین بہرا ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک سے تو لڑے بغیر ہتیار کے اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ مین اور بعضون نے کہا کہ اول
یہہ ہی کہ کنوین کی پانی نہ دینی سے بہی لڑے بغیر ہتیار کے اسلیے کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور یہہ قائم مقام تعذیر کے ہی یہہ سب مسائل مذکور ہین ہدایہ مین ۱۲

الفصل الاول عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من عمر ارضا لیست لاحد فھو احق قال عروۃ قضی بہ عمر فی خلافتہ رواہ البخاری روایت ہی عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ آباد کرے زمین کو کہ نہین کسیکی پس وہ
لائق تر ہی ساتھہ اوسکی کہا عروہ نے کہ حکم کیا ساتھہ اسکے حضرت عمر نے بیچ خلافت اپنی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی انکو حکم کرنے سے معلوم ہوا کہ یہہ حدیث
منسوخ نہین ۱۲ **وعن** ابن عباس ان الصعب بن جثامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا حمی الا للہ ولرسولہ
رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ صعب بن جثامہ نے کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے نہین ہی روند مگر واسطے اللہ کے
اور رسول اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** حمی حا کے زیر سے اوس زمین کو کہتے ہین کہ گہاس اوسمین روکی جاتی ہی جانورونکے لیے جسکو ہمارے ملک مین روند کہتے ہین
پس معنی حدیث کے یہہ ہین کہ نہین لائق ہی کسیکو یہہ کہ کرے یہہ مگر ساتھہ اذن اللہ کے اور رسول اوسکی کے ایام جاہلیت مین عادت تہی کہ سردار عرب گہیر لیتے تہے
اپنی مواشی کے لیے اوس زمین کو کہ جسمین گہاس اور پانی ہوتا پس حضرت نے منع کیا اوس سے مگر اجازت دی واسطے اون گہوڑون اور اونٹون کے کہ جہاد کے لیے
تہے اور واسطے جانورون زکوۃ کے اور نہین جائز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حاکم کو کہ روکے روند اپنی لیے اور اختلاف کیا ہی بیچ روکنے اوسکے واسطے
اکثر مسلمانون کے پس بعضون نے تو کہا کہ درست ہی جیسے کہ حضرت نے کیا اور بعضون نے کہا کہ نہین درست جبکہ باعث تکلیف شہر والونکا ہو روکنا اوسکا ۱۲

وعن عروۃ قال خاصم الزبیر رجلا من الانصار فی شراج من الحرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک
فقال الانصاری ان کان ابن عمتک فتلون وجھہ ثم قال اسق یا زبیر ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر ثم ارسل الماء الی جارک
فاستوعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر حقہ فی صریح الحکم حین احفظہ الانصاری وکان اشار علیھما بامر لھما فیہ سعۃ
متفق علیہ اور روایت ہی عروہ سے کہا جہگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے انصار مین سے بیچ نالیون پانی کے زمین سنگستان کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے پانی دے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پہر چھوڑ دے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنے کے پس کہا انصاری نے کہ یہہ حکم اس لیے کرتے ہو کہ ابن زبیر
ہین پہوپہی تمہاری کے پس متغیر ہوا چہرہ حضرت کا پہر فرمایا پانی دے اے زبیر پہر روک رکہہ پانی یعنی مت چہوڑ پانی اوسکی زراعت مین یہان تک کہ پہنچے
منڈیر تک یعنی پہنچے پانی تمام زمین مین اور اندازہ کیا ہی لوگو نے اوسکو ساتھہ پہنچنے پانی کے پاشنہ تک پہر چہوڑ دے پانی طرف ہمسایہ کے پس پورا دلوایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے زبیر کو حق اونکا تمام صریح حکم کے اوس وقت کہ غصہ دلایا حضرت کو انصاری نے اور تھی حضرت نے مشورہ دیا تھا اون دونوں کو بیچ اس
امر کے کہ واسطے اون دونوں کے تھی اوس میں فراخی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عروہ بن زبیر بن العوام کنیت ابو عبداللہ تابعین میں سے ہیں سات فقیہ مدینہ
میں ہوئے اون میں سے ایک یہ بھی ہیں اور ماں اونکی اسماء بیٹی حضرت ابوبکر کی ہیں اور باپ اونکے زبیر حضرت کی پھوپھی کے بیٹے تھے کہ نام اونکا صفیہ بنت عبد المطلب تھا
اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کی تھی عمر اونکی جب انکے چچا نے مدت تک اونکو ساتھ دہوئیں کے تاکہ چھوڑ دیویں اسلام کو پس نہ چھوڑا اور حضرت کے ساتھ حاضر ہوئے سب
لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں پس معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ ایک انصاری ایک نالی میں سے پانی کھیت کو دیا کرتے تھے پس ایک بار دونوں جھگڑے اوسی کو یا میں پہلے پانی
دوں کھیت کو اونہوں نے کہا میں پہلے دوں پھر دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو پانی اپنی کھیت کو دے پھر چھوڑ دے پانی
کی زمین میں چھوڑ دے زبیر کی زمین اونچی تھی اور اسکی نیچی اور متصل تھی پانی اس انصاری کی انصاری نے کہا کہ زبیر آپکی پھوپھی کا بیٹا ہے اسلیے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے
اور زبیر کو فرمایا کہ تو اسی طرح پانی اپنی کھیت کو دے جو کہ حق تیرا ہی پھر بچے ہمسایہ انصاری کی طرف چھوڑ اور بیچ صریح حکم کے یہی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق
اپنا لیوے اور تھے حضرت الخ یعنی اول حضرت نے زبیر کو حکم کیا تھا کہ کچھ حق اپنا ازراہ احسان کرنے کے ہمسایہ پر چھوڑ دے بغیر اسکے کہ واجب ہو
اوسپر جب انصاری نے ازراہ جہل کے قبول نہ کیا تو حضرت نے حکم دیا زبیر کو ساتھ پورے حق لینے اپنے کے رہا یہ گستاخی [illegible] کی نسبت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کس سبب سے تھی بعضوں نے کہا کہ وہ منافق تھا اور انصاری اوسکو اس لیے کہا کہ انصار کے قبیلہ میں سے تھا انصار کے قبیلہ سے
بعضے منافق بھی تھے مثل عبداللہ بن ابی وغیرہ کے [illegible] یا واسطے صبر کرنے کی بڑائی منافقوں پر تا لوگ
سیکھیں کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں بعضوں نے کہا کہ وہ مومن تھا اور [illegible] کے اسطرح کی گستاخی کر بیٹھا واللہ اعلم ح وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا به فضل الكلاء متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرو تم زیادہ پانی کو تا کہ منع کرو بسبب اوسکی زیادہ گھاس کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سوای گھاس
چرا کی ہیں جہاں پانی ہوتا ہی پس اگر پانی والے جانوروں کو منع کرے گی تو کوئی گھاس کا ہکو چرا دیگا پس پانی سے کیا منع کیا گویا گھاس سے منع کیا اور گھاس
کی اصلاح واسطی کو یہ ہی منع کرنا اوس سے درست نہیں پس پانی کو منع کرنا اوس سے اور گھاس [illegible] لازم آوے وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر اليهم رجل حلف على سلعة لقد اعطى بها اكثر مما
اعطى وهو كاذب ورجل حلف على يمين كاذبة بعد العصر ليقتطع بها مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فيقول الله اليوم
امنعك فضلي كما منعت فضل ما لم تعمل يداك متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین
شخص ہیں کہ نہیں بولیگا اون سے اللہ دن قیامت کے یعنی بولنا رحمت کا ملامت کا اور نہ دیکھیگا طرف اون کی یعنی بنظر عنایت [illegible] بنظر غضب
ایک وہ شخص کہ قسم کہاتا ہی اوپر اسباب کے کہ تحقیق دیا جاتا تھا وہ شخص یعنی بیچنے والا اس اسباب کے زیادہ اوس چیز سے کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہی
اور خریدار مول دیتا ہی اور بیچنے والا قسم کہاتا ہی کہ مجکو زیادہ اس سے ملتا تھا اور حال آنکہ وہ شخص ہی جھوٹا یعنی اس قسم میں اور دوسرا وہ شخص کہ قسم
کہاتا ہی ایک چیز پر قسم جھوٹی پیچھے نماز عصر کے تاکہ لیوی بسبب اوس قسم کے مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنے زیادہ پانی کو پس فرماتا
اللہ تعالی بیچ دن قیامت کے کہ آج کے دن منع کرونگا میں تجکو فضل اپنے سے جیسا منع کیا تو نے زیادہ پانی سے کہ نہیں نکالا تہا اوسکو تیرے
ہاتھوں نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیچھے نماز عصر کے تخصیص وقت عصر کی اسلیے ہی کہ قسمیں مغلظ اوسوقت کہائی جاتی ہیں یا ذکر کیا اسکو
دہمکی کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جھوٹی اوسوقت بہت بری اور مال مرد مسلمان کا اور اسیکے حکم میں مال ذمی کا ہی اور ہاتھوں تیرے نے

یعنی تیری قدرت سے نہیں نکلا تھا بلکہ محض میری قدرت سے نکلا تھا اگرچہ کنوئیں اور نہر آدمی کی مشقت سے بنتے ہیں لیکن نکلنا پانی کا محض اللہ ہی کی قدرت سے ہی ۱۲ ح وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کے ف وہ حدیث یہہ ہی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء صاحب مصابیح نے بیان ذکر کی تھی اور ہم نے یہاں ۱۲ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ گھیرے دیوار زمین پر پس وہ واسطے اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گھیرے تو وہ زمین اوسکی ملک ہو جاتی ہی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی کہ دیوار کھینچنی کافی ہی بیچ ملک ہونے زمین موات کے اور یہہ مذہب امام احمد کا ہی بیچ مشہور تر روایتوں کے اور تینوں اماموں کے نزدیک شرط ہی احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اوسکا ابتدا باب میں ہو چکا اور دیوار کھینچنی کو احیا میں حمل کیا ہی یعنی مراد حدیث میں دیوار کھینچنا واسطے سکونت کے ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيْلًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر کی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دی واسطے زبیر کے درخت کھجوروں کے نقل کی یہہ ابو داود نے ف احتمال ہی کہ یہہ درخت خمس میں سے تھے کہ حق اوسکا تھا یا زمین موات تھی کہ آباد کیا اوسکو ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰى فَرَسَهٗ حَتّٰى قَامَ ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی زبیر کو بقدر دوڑنی گھوڑے اوسکے یعنی ایک دوڑ میں گھوڑا جہاں جا ٹھہرے وہاں تک پس دوڑایا زبیر نے گھوڑا اپنا یہاں تک کہ ٹھہر گیا پھر پھینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرت نے دو زبیر کو جہاں تک کہ پہنچا ہی کوڑا نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَعْطِهَا اِيَّاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی اوسکو ایک زمین حضرموت میں کہا وائل نے کہ بھیجا حضرت نے ساتھ میرے معاویہ کو تاکہ آپ دیویں وہ زمین مجھکو فرمایا حضرت نے معاویہ کو دے دو زمین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف حضرموت نام ایک شہر کا ہی اور وائل بن حجر وہیں رہتے تھے ۱۲ ح وَعَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِيِّ اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِيْ بِمَارِبَ فَاَقْطَعَهٗ اِيَّاهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهٗ مَاذَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابیض بیٹے حمال ماربی سے کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوال کیا حضرت سے یہہ کہ جاگیر دیں اوسکو کان نمک کی وہ کہ تھی مارب میں پس جاگیر دی حضرت نے کان نمک اوسکو پس جبکہ پھرا ابیض کہا ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس تمیمی نے کہ یا رسول اللہ آپ نے جاگیر کر دیا آپ نے اوسکو پانی تیار کہا راوی کہ روایت کرنیوالے نے ابیض سے پس پھیر لیا حضرت نے اوسکو ابیض سے کہا راوی نے اور سوال کیا اوس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی زمین پیلو درختوں کی گھیری جاوے فرمایا وہ کہ نہ پہنچیں اوسکو پاؤں اونٹوں کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مارب نام ایک جگہ کا ہی یمن میں اور پانی طیار بہت ہمیشہ رہنے والا کہ نہ منقطع ہو مادہ اوسکا اور پھیر لیا الخ یعنی حضرت نے اول گمان کیا تھا کہ وہ قطعہ یا ستہ اوس کان کے ہی کہ حاصل ہوتا ہی اوس سے نمک ساتھ محنت و مشقت کی جب جانا کہ وہ طیار ہی بغیر محنت و مشقت کے نمک موجود ہی مانند پانی جاری کے پھیر لیا اوسکو واسطے متعلق ہونے حق سب لوگوں کے ساتھ اوسکے پس صلاح کار اور رعایت حق پھیر لینے میں ہی تھی حاصل یہہ کہ جب ظاہر ہوا حضرت کو کہ وہ مانند پانی جاری کے ہی پھیر لیا اوسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانوں کا جائز ہی جبکہ ہوں پوشیدہ کہ نہ حاصل ہو اون سے کچھ مگر ساتھ رنج و محنت کے اور جو کہ ہوں ظاہر کہ حاصل ہو

مقصود اوس سے یہہ ہے کہ بہت زمین چراگاہ نہ گھیر کرے یا اونکو بلکہ لوگ اوس زمین میں شریک ہیں گھاس اور پانی مین اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم
کرے پھر ظاہر ہو کہ حق اوسکے خلاف میں ہی تو جائز ہی کہ توڑ ڈالے اپنے حکم کو اور رجوع کرے اوس سے اور یہہ بھی ہو سکتا ہی یعنی آپ نے دیکھا کہ وہ زمین پوچھا کر
پانی ڈونکی یعنی جو کہ الگ ہو چراگاہ اور عمارت اور اوسمین نمک ہی اسیر کرا دیا ہے جائز ہی تو بعد عمارت کے اسلیے کہ وہان احتیاج نہین ہی ہو تو شمسی
چرانے کی ع ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَکَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْمَاءِ وَالْکَلَاءِ وَالنَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان شریک ہیں تین چیز مین پانی اور گھاس اور آگ مین نقل کیا
ابو داود اور ابن ماجہ نے ف مراد پانی سے پانی کنویں اور تالاب کا ہی نہ پانی بہرا ہوا اسمین چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمۃ الباب مین ہو چکا ہی اور مراد گھاس
سے گھاس صحرا کی ہی کہ جنگل مین اگی ہو اور آگ یعنی اگر کسیکے پاس آگ ہو تو نہین پہنچتا ہی اوسکو کہ منع کرے کسیکو آگ لینے سے اور چراغ جلانے سے اور اوسکی روشنی مین
بیٹھنے سے اور مانند اسکے لیکن اوسکو جائز ہی کہ منع کرے اوس شخص کو کہ لے اوسمین سے سلگتی ہوئی لکڑی اسلیے کہ اس سے آگ ناقص ہو جائیگی اور بجھ جائیگی اور بعضون
نے کہا کہ مراد آگ سے سنگ چقماق ہی یعنی نہ منع کرے کسیکو اوس پتھر کے لینے سے جبکہ موات مین ہو ع ع وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْتُہٗ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰی مَاءٍ لَمْ یَسْبِقْہُ اِلَیْہِ مُسْلِمٌ فَھُوَ لَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اسمر بن مضرس سے
کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی مینے حضرت سے یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کرے یعنی پہنچ جاوے طرف پانی کے کہ
نہ پہنچا طرف اوسکی کوئی مسلمان پس وہ واسطے اوسکے ہی نقل کی ہی ابو داود نے ف یعنی جو کوئی لیوے پانی مباح مین سے پس وہ پانی لیا ہوا اوسکا ہی ہو جاوے
اور وہ پانی کہ باقی رہا اوس جگہہ وہ اوسکی ملک مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزونکا ہی مانند گھاس اور لکڑی وغیرہ کے ع ع وَعَنْ طَاؤُسٍ
مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْیٰی مَوَاتًا مِّنَ الْاَرْضِ فَھُوَ لَہٗ وَعَادِیُّ الْاَرْضِ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ مِنِّیْ
رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَرُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ
عِمَارَۃِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُھْرَۃَ نَکِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِیَ
اللّٰہُ اِذًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُقَدِّسُ اُمَّۃً لَا یُؤْخَذُ لِلضَّعِیْفِ فِیْھِمْ حَقُّہٗ اور روایت ہی طاؤس سے بطریق ارسال کے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ آباد کرے زمین خراب کو پس وہ واسطے اوسکے ہی اور قدیم زمین واسطے اللہ کے اور رسول اوسکے کی ہی پھر واسطے تمہارے ہی میری طرف سے نقل کی یہہ شافعی نے اور
روایت کی گئی شرح السنہ مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے واسطے عبد اللہ بن مسعود کے گھر مدینہ مین اور وہ گھر تھے درمیان آبادی انصار کے یعنی درمیان مکانون
اور کھجورون انکی کے پس کہا بیٹون عبد بن زہرہ کے نے کہ دور رکھو ہمسے ام عبد کے بیٹے کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس کیون بھیجا ہی مجکو اللہ نے اسوقت تحقیق اللہ تعالی نہین پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوے واسطے ضعیف کے اونمین حق اوسکا ف قدیم زمین
کہ نہ معلوم ہو مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کے بسبب قدیم ہونے زمانے اونکے کے واسطے مبالغہ کے اور مراد اللہ سے اور رسول سے
رسول اوسکی کی ہے یعنی مین تصرف کرتا ہون جس طرح چاہتا ہون اور دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور تم آباد کرو اوسکو اور کہا قاضی نے کہ جملہ ثم ہی لکم منی سے
معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہی واسطے ذکر رسول کے اور اوسکی تعظیم شان کے لیے اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ کا ہی اور گھر جو حضرت نے عبد اللہ کو دیے
واقع تھے وہ درمیان عمارتون اور کھجور کے درختوں انصار کے پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبد اللہ بن مسعود کا درمیان مکانون انکے ہو اور مسعود باپ
عبد اللہ کے حلیف تھے بیٹون عبد بن زہرہ کے ایام جاہلیت مین اور ام عبد ماں عبد اللہ کی اونکی خادمون مین سے تھی پس بیٹون عبد بن زہرہ کے نے کہا کہ دور رکھو ہم سے
کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو ہمسے الگ کیجیے اور اسطرح جوار نہووے کہا از راہ حقارت کے کہا پس حضرت نے جواب دیا کہ پھر مجکو اللہ نے کیون بھیجا ہی یعنی جبکہ

مین تقویت ضعیفون کی اور مددگاری مسکینون کی مگر ان تو بھیجا انکا بیکے لیے ہوگا اور حکمت تیرے بھیجنے مین کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہین کرتا گناہون سے اون قوت کو کہ حق ضعیفون کا اونسے نہین لیا جاتا ہی یعنی عبداللہ بن مسعود ضعیف ہی تم مین پس مجکو لازم ہی کہ تقویت اونکی کرون شرح نوع **وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في السيل المهزور ان يمسك حتى يبلغ الكعبين ثم يرسل الاعلى على الاسفل رواه ابو داؤد وابن ماجة** اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بیچ پانی مہزور کے یہہ کہ بند کیا جاوے یہان تک کہ پہنچے ٹخنون تک پھر چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مہزور نام ایک پانی کا تہا بنی قریظہ مین کہ وہان سے پانی آتا تہا کہیتون اور باغون مین اونکی پس حضرت نے حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو نالے سے اول اوسکا حق ہی پانی دینے کا یہان تک کہ ٹخنون تک پہنچا وے پھر چھوڑ دے پانی کو نیچے اوسکے زمین پر کہ نیچی اوس سے ہی اور ایسا ہی حکم ہر نہر کا ہی کہ جاری ہو از خود بغیر عمل اور محنت کسی کے کہ جسکی زمین جانب بلندی مین ہو وہ اپنے پانی کے اتنے تک روک رکہے اور جب پانی اسقدر ہو جاوے تو چھوڑ دے تا زمین نیچی اوس سے ہو اوسمین پہنچے **وعن سمرة بن جندب انه كانت له عضد من نخل في حائط رجل من الانصار ومع الرجل اهله فكان سمرة يدخل عليه فيتأذى به فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فطلب اليه النبي صلى الله عليه وسلم ليبيعه فابى فطلب ان يناقله فابى قال فهبه له ولك كذا امرا رغبه فيه فابى فقال انت مضار فقال للانصاري اذهب فاقطع نخله رواه ابو داؤد** اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے یہہ کہ تہے اوسکے کتنے ایک درخت کہجورون کے بیچ باغ ایک شخص کے انصار مین سے اور ساتہہ اوس شخص کے اہل اوسکے تہے یعنی باغ مین اوسکے ساتہہ اہل و عیال بہی اوسکی رہتی تہے پس تہی سمرہ کہ آتی تہی باغ مین پس ایذا پاتا تہا انصاری بسبب اوسکے پہر آیا انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہہ روبرو حضرت کے پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو تا کہ بیچے انصاری کی ہاتہہ یعنی درخت کہجور کا کہ تہوا اوسکو پس نہ مانا سمرہ نے پہر طلب کیا حضرت نے یہہ کہ بدل کرے ان درختون کو ساتہہ درختون انصاری کے اور جگہ سے تہے پس نہ مانا سمرہ نے فرمایا حضرت نے پس بخش تو یہہ درخت اوسکو اور واسطے تیرے ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتین لین گی یہہ امر ہی کہ رغبت دلائی اوسمین یعنی یہہ امر بطریق سفارش اور رغبت دلانے کی ہی یا ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نے ایک امر رغبت کا یعنی ثواب کا ذکر کیا پس نہ مانا سمرہ نے پہر فرمایا حضرت نے سمرہ کو کہ تو ضرر پہنچانے والا ہی یعنی انصاری کو اور جو کوئی ضرر اسکو پہنچاوے واجب تہا دفع ضرر کا اوس سے پس فرمایا انصاری کو کہ جا اور کاٹ ڈال اوسکے درخت کہجور کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام اوس انصاری کا مالک بن قیس تہا اور حضرت نے جو سمرہ کو حکم درخت کاٹنے کا کیا اور اونہون نے نہ مانا تو سبب اوسکا یہہ ہی کہ وہ امر وجوب کے لیے نہ تہا بلکہ بطریق سفارش کے تہا اسلیے حضرت نے رغبت دلائی ثواب مین ورنہ الا کیونکر متصور ہو سکتا ہی کہ سمرہ کہنا حضرت کا نہ مانتے اور شاید کہ حضرت نے حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنے کا اسلیے کہ معلوم ہو حضرت کو سمرہ ضرر پہنچاتا ہی اوسکو کہ درخت بعاریت لگایا تہا اور اب نہ بیچتا ہی نہ بدلتا ہی نہ ہبہ کرتا ہی شرح نوع **وذكر حديث جابر من احيى ارضا في باب الغصب برواية سعيد بن زيد وسنذكر حديث ابي صرمة من ضار اضر الله به في باب ما ينهى من التهاجر** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من احیی ارضا باب غصب کے مین ساتہہ روایت سعید بن زید کی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی صرمہ کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من ضار اضر اللہ بیچ باب ما ینہی من التہاجر کے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عائشة انها قالت يا رسول الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال الماء والملح والنار قالت قلت يا رسول الله هذا الماء قد عرفناه فما بال الملح والنار قال يا حميراء من اعطى نارا فكانما تصدق بجميع ما انضجت تلك النار ومن اعطى ملحا فكانما تصدق بجميع ما طيبت تلك الملح ومن سقى مسلما شربة من ماء حيث يوجد الماء فكانما اعتق رقبة ومن سقى مسلما شربة من ماء حيث لا يوجد الماء**

حکلفاً احیاھا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ سی یہ کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی کہ نہیں درست ہی نہ دینا اوسکا فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت
عائشہ نے کہا مینے یا رسول اللہ یہ پانی تحقیق جانا ہمنے اوسکو یعنی پہچانا ہمنے حال اسکا اور احتیاج لوگونکی اور حیوانات کی ساتھ اوسکے اور ضرر پہنچانا اوسکے نہ دینے میں پس کیا حال
نمک اور آگ کا یعنی یہ چیزین تو قلیل ہیں یا نکے نہ دینے سے حقیر چیزین ہین نہ دینا اور نہ دینا انکا کیا اعتبار رکھتا ہی فرمایا اے حمیرا جو شخص کہ دیوے آگ کسیکو پس گویا کہ تصدق کیا
تمام اوس چیز کو کہ پکایا اوس آگ نے اور جس شخص نے کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ اچھا کر دیا اس نمک نے اور جسنے پانی پلایا مسلمان کو ایکبار پلانا اور جگہ کہ پایا جاتا
پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنے پلایا کسی مسلمان کو پانی ایکبار پلانا اور جگہ کہ نہیں پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ زندہ کیا اوسکو نقل کی ہی ابن ماجہ نے **ف** زندہ کیا گویا
یعنی نفس مسلمان کو اور حضرت عائشہ نے جو عرض کیا تھا پانی کو حال جانتی کا اس عرض کرنے کیلیے حضرت نے پانی کی دینی کا ثواب اخیر کو بیان کیا یعنی تو نہیں جانتی ہی حال اوس کا

اسطرح مفصل شرح **باب العطایا** اسمی ہی بیچ بیان بخششون کے **ف** اس باب مین بیان ہی قسم بخشش کی مانند وقف اور ہبہ اور عمری اور رقبی کی کہ
الشیخ رح اور طاعلی رحمہ نے لکھا ہی کہ عطایا سی مراد بخششین امرا کی اور انعام انکی ہین کہا امام غزالی نے منہاج العابدین مین کہ بیچ جائز ہونے بخششون سلاطین کے اختلاف کیا
ہی علما نے بعضون نے تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اوسکی حرام ہونیکا لینا اوسکا درست ہی اور بعضون نے کہا کہ اولی نہ لینا اوسکا ہی جبتک نہ یقین ہو اوسکی حلال ہونیکا اسواسطے کہ
اس زمانہ مین سلاطین کے پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ صلہ بادشاہون کے حلال ہین غنی اور فقیر کے لیے جبکہ نہ متحقق ہو کہ یہ حرام ہی اور وبال دینے والے پر
ہی دلیل انکی یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سے باوجود فرمانے اللہ تعالی کے انکو اکالون للسحت اور بعضون نے کہا
کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اوسکی حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کے لیے نہ غنی کے لیے اور نہین حجت ہی نقیہ یہ کہ لیوے مال سلطان کے سے اسلیے کہ اگر وہ مال ملک مسلمان کے
ہی تو لینا اوسکا اور سکو درست ہے بلا ریب اور اگر ہی وہ مال فی یا خراج یا عشر کے سے تو فقیر کے لیے اوسمین حق ہی اور اسیطرح اہل علم کے لیے بھی اوسمین حق ہی فرمایا
علی رض نے کہ جو کوئی داخل ہوا اسلام مین رغبت اور پڑھی قرآن پس واسطی اوسکی بیت المال مین ہر سال دو سو درہم ہین اور اگر نہ لیگا وہ اوسکو دنیا مین لیویگا اوسکو عقبی مین پس
جبکہ ہوا ایسا تو لی فقیر اور عالم حق اپنی مین سے **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر ان عمر اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا
فتصدق بھا عمر انہ لایباع اصلھا ولا یوھب ولا یورث وتصدق بھا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف
لاجناح علی من ولیھا ان یاکل منھا بالمعروف او یطعم غیر متمول قال ابن سیرین غیر متاثل مالا متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ حضرت
عمر نے پائی ایک زمین خیبر مین یعنی غنیمت مین سے انکی حصہ مین آئی اور وہ زمین کھجورون کی تھی پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے پائی ہی ایک
زمین خیبر مین کہ نہین پایا مینے کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس ہو نزدیک میرے اوس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اوسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون اوسکو واسطی اللہ کے اور
مین جانتا ہون نہین کہ کسطرح مقرر کرون آپ فرمائیے طور اوسکا فرمایا اگر چاہی تو وقف کر اصل اوس زمین کو اور تصدق کر حاصل اوسکو پس تصدق کیا اوس زمین کو حضرت
عمر نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اصل اوسکی اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ میراث کیجاوے اور تصدق کیا حاصل اوسکا فقیرون اور قرابتیون میں اور بیچ آزاد کرنے بردون کی یعنی جسطرح
مکاتبون کو دیتے ہین تا بدل کتابت دیکر آزاد ہوں اور بیچ راہ خدا کے یعنی غازیون اور حاجیون کے لیے اور بیچ مسافرون کے یعنی اگرچہ گھرون مین مال رکھتے ہون اور بیچ مہمانون کے
نہین گناہ اوس شخص پر کہ متولی ہوا اوس زمین کا یعنی تدبیر کرے اوسکی اور نگہبانی کرے حاصل اوسکا مصارف مذکورہ مین یہ کہ کھاوے اوسمین سے موافق عرف کے یعنی بقدر
قوت کے لیوے یا کھلاوے یعنی اہل اپنے کو جو کہ مالدار نہو اسحالت مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اوسکی حاصل سے کہا ابن سیرین نے یعنی بیان کیے معنی غیر متمول کے
نہ جمع کرنیوالا ہو مال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہی اوپر صحت وقف کے اور اجماع ہی اسپر سب مسلمانونکا اور دلیل ہی اسپر کہ وقف نہ بیچا
جاوے اور نہ ہبہ کیا جاوے اور نہ میراث جاری ہو اوسمین اور اسمین فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور خیبر فتح کی گئی تھی عنوۃ یعنی از راہ غلبہ کے

اور غانمین یعنی غنیمت لینےوالی مالک ہوئی اور اسکی اونکی تقسیم کیا اونھون نے اوسکو اور شرح السنۃ مین لکھا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی وقف کرنیوالیکو یہ کہ نفع اوٹھاوے
ساتھہ وقف اپنے کے اسلیے کہ مباح کیا حضرت نے عمر کو کہ کھاوے اوسکو لیکن جو متولی ہووے اوسکا اور وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا حضرت نے کہ کون ہی جو خریدے بیر رومہ کو اور ڈولے ڈول
اوسکا اوسمین ساتھہ ڈولون مسلمانون کے پس خریدا اوسکو حضرت عثمان نے **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمریٰ جائزۃ متفق علیہ**
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمریٰ جائز ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عمریٰ اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو
دے اسطرح سے کہ یہہ مکان تجکو تیری عمر تک دیا یعنی یہہ جائز ہی اور جب تک کہ وہ شخص زندہ رہی اوس سے یہہ نہین لے سکتا ہاں یہہ کہ بعد اوسکی اوسکے وارثونکو بہی پہنچتا ہی
یا نہین اسمین اختلاف ہی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ یہہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مالک کہی یہہ کہ مکان تیرا ہی اور تجکو دیا یعنی جبتک کہ تو زندہ ہی اور جب تو مر گیا
تو تیری وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علماء اتفاق کرتے ہین کہ یہہ ہبہ ہی اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور
بعد اوسکے وارث اوسکی مالک ہوتی ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہوا اور دوسری یہہ کہ مطلق کہی کہ یہہ مکان تیرا ہی تیری مدت عمر تک جمہور کہتے ہین کہ
حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہی اور مذہب ہمارا بہی یہی ہے اور صحیح تر سے قول شافعی کا بہی یہی ہی اور بعضی علماء کے نزدیک اس صورت مین بعد اوسکی مرنیکی وارثونکو نہین
پہنچتا اور پہر مالک کیطرف رجوع کرتا ہی اور تیسرے یہہ ہی کہ کہی کہ یہہ تیرے لیے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مری تو پہری میری ملک مین یا میرے وارثونکی ملک مین صحیح یہی ہی
کہ یہہ بہی حکم اول کا رکہتا ہی اور ہمارے نزدیک شرط فاسد ہی اور یہہ ساتہہ شرط فاسد کے فاسد نہین ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بہی یہی ہی اور امام احمد کے نزدیک عمریٰ اسطرح
فاسد ہی بسبب شرط فاسد کے اور کہا امام مالک نے کہ عمریٰ سب صورتون مین مالک کرنا منافع کا ہی نہ رقبہ کا **وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال**
ان العمریٰ میراث لاہلہا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق عمریٰ میراث ہوتا ہی اسکے اہل
اوسکیلیے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جسکو مکان بطور عمریٰ مذکور کے دیا وہ اوسکی ملک ہوتا ہی اور بعد اوسکے میراث اوسکی اولاد کی ہوتا ہی جابر اس حدیث
کا بہی موید ہی مذہب جمہور کا **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل اعمر عمریٰ لہ ولعقبہ فانہا للذی اعطیہا**
لا ترجع الی الذی اعطاہا لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث متفق علیہ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص کو عمریٰ کیا گیا اسی واسطے اوسکے اور واسطے وارثون اوسکی کے پس تحقیق وہ عمریٰ واسطے اوس شخص کے ہی کہ دیا گیا عمریٰ اوسکو یعنی ملک اوسکی ہوتا ہی نہ پہرے
طرف دینے والے کے یعنی ملک کے اسواسطے کہ دینے والے نے دیا ایسا کہ واقع ہوتی ہی اوسمین میراث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جسکو دیا اوسکی
ملک ہو جاتا ہی پس پہنچیگا بعد اوسکے مرنیکی اوسکے وارثونکو اور دینے والیکیطرف رجوع نہین کریگا اور ابو ہریرہ کی جو حدیث ہی اوپر گذری اوسکی فائدے مین تین
قسمین جو عمریٰ کی ذکر کین اس حدیث مین قسم اول ہی اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سے بیان کر دیا گیا **وعنہ قال انما العمریٰ التی اجاز رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ہی لک ولعقبک فاما اذا قال ہی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا نہین ہی عمریٰ کہ جائز رکہا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یہہ کہ کہی مالک کے یہہ عمریٰ تیرے لیے ہی اور تیری وارثون کے لیے
بس جسوقت کہ مطلق کہی کہ یہہ عمریٰ تیرے لیے ہی جبتک کہ جیتا ہی تو پس تحقیق وہ عمریٰ پہر آتا ہی طرف دینے والے کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یہہ حدیث خلاف ہی مذہب جمہور کے اور مذہب جمہور کا صحیح فائدے حدیث ابی ہریرہ کے ذکر کیا گیا پس اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ یہہ قول
جابر کا ہی بموجب اپنی اجتہاد اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن جابر عن النبی صلی اللہ**
علیہ وسلم قال لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شیئا او اعمر فہی لورثتہ رواہ ابو داود روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا نہ رقبیٰ کرو اور نہ عمریٰ پس جس کہ رقبیٰ کیا گیا کچہہ یعنی کوئی زمین یا عمریٰ کیا گیا پس عمریٰ واسطے وارثون اوسکیکے ہی نقل کی ابو داود نے

ف [illegible] عمریٰ [illegible]

[illegible]

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرى جائزة لاهلها والرقبى جائزة لاهلها رواه احمد والترمذي وابوداود روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ جائز ہی [illegible] رقبیٰ جائز ہی [illegible] نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے

الفصل الثالث عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسكوا اموالكم عليكم ولا تفسدوها فانه من اعمر عمرى فهي للذي اعمر حيا وميتا ولعقبه رواه مسلم روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اپنے مالوں کو [illegible] جو شخص [illegible] عمریٰ [illegible] نقل کی یہ مسلم نے ف [illegible]

باب [illegible]

الفصل الاول عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرض عليه ريحان فلا يرده فانه خفيف المحمل طيب الريح رواه مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص [illegible] خوشبودار [illegible] نقل کی یہ مسلم نے ف [illegible]

وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب رواه البخاري روایت ہی انس سے [illegible] خوشبو کو [illegible] نقل کی یہ بخاری نے

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه ليس لنا مثل السوء رواه البخاري روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] نقل کی یہ بخاری نے ف [illegible]

[illegible]

وعن النعمان بن بشير ان اباه اتى به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني نحلت ابني هذا غلاما فقال اكل ولدك نحلت مثله قال لا قال فارجعه وفي رواية انه قال ايسرك ان يكونوا اليك في البر سواء قال بلى قال فلا اذا وفي رواية انه قال اعطاني ابي عطية فقالت عمرة بنت رواحة لا ارضى حتى تشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ باپ اوسکا لایا اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق بخشا مینے اس بیٹے اپنے کو یعنی نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا اپنے سب فرزندونکو دیا ہی تو نے مانند اس بیٹے کے کہا کہ نہیں فرمایا پس پھیر لے اوسکو اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے اوسکو کیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ ہوویں فرزند طرف تیری نیکی میں برابر یعنی کیا چاہتا ہی تو کہ سب فرزند تیری سلوک کرین تجسے اور فرمان برداری و تعظیم کرین تیری کہا ہان فرمایا پس نہیں ہی اسوقت یعنی اگر تو یہہ چاہتا ہی تو دیکہا اس بیٹے کو غلام اور ایک روایت میں ہی کہ نعمان نے کہا کہ دی مجکو باپ میرے نے ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نے کہ بیوی تہی بشیر کی نہیں راضی ہوتی مین یہانتک کہ گواہ کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا کہ تحقیق دی مینے اپنے بیٹے کو کہ عمرہ بنت رواحہ سے ہی ایک چیز پس کہا مجکو عمرہؓ نے یہہ کہ گواہ کروں میں آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے کہ دیا تو نے اپنے ساری فرزندونکو مانند اس دینے کے کہا کہ نہیں فرمایا حضرتؐ نے پس ڈرو اللہ سے اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کی کہا نعمان نے پس پھر آیا بشیر اور پھیری بخشش اپنی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے نہیں گواہ ہوتا میں ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سب فرزندونکو اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برابر دینا بیٹوں اور بیٹیوں کو اور پھیر لینا یہہ امر واسطے اولویت کے ہی یعنی اولی ہی پھیر لینا اور کہا شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ نے کہ اگر اولاد میں سے بعضونکو دیوے اور بعضونکو نہ دیوے تو یہہ ہبہ صحیح ہی لیکن ساتہہ کراہت کے اور کہا احمد اور ثوری اور اسحق وغیرہم نے کہ یہہ حرام ہی اور دلیل پکڑی ہی انہوں نے ساتہہ قول حضرتؐ کے لا اشہد علی جور اور دلیل پکڑی ہی پہلوں نے ساتہہ اسکی کہ ایک روایت میں آیا ہی فاشہد علی ہذا غیری پس اگر یہہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیوں فرماتے حضرتؐ یہہ ؏

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هِبَتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رجوع کرے کوئی ہبہ اپنے میں یعنی لائق نہیں ہی کہ رجوع کرے مگر باپ بیٹے اپنے سے نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ اونکے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہیں مگر باپ کو درست ہی بیٹے کی ہبہ سے رجوع کرنا اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹے کے سے یعنی لینے اور خرچ کرنے اوسکے لیے ہی اپنے نفقہ میں وقت حاجت کے مثل تمام اموال اوسکے کے ؏ **ف** امام اعظم کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست ہی مع الکراہۃ مگر سات جگہہ اونکے ہان بہی نہیں درست چنانچہ اون سات جگہونکی طرف اشارہ ہی ان حرفون میں دمع خزقہ دال سے مراد زیادتی متصلہ ہی یعنی جو زیادتی ہووے متصل ہبہ میں تو رجوع نہیں کرسکتا مثلاً کسینے کسیکو زمین بے عمارت اور بے درختوں کے ہبہ کی اور جسکو ہبہ کی اوسنے اوسمین عمارت بنائی یا درخت لگائی تو ہبہ کرنیوالا اسحالت مین نہین پہیر سکتا اور میم سے اشارہ موت واہبؐ یا موہوب لہؐ کیطرف ہی یعنی اگر کسینے کسیکو کچہہ ہبہ کیا اور ہبہ کرنیوالا مر گیا تو ہبہ کرنیوالے کے وارثونکو موہوب لہ سے دعوی کچہہ نہیں پہنچتا بابت اس ہبہ کی یا موہوب لہ مر گیا تو واہب کو موہوب لہ کے وارثون سے بابت اس ہبہ کے کچہہ دعوی نہیں پہنچتا اور عین سے اشارہ ہی ہبہ بالعوض کیطرف کہ اگر کوئی کسیکو کچہہ ہبہ کرے عوض کسی چیز کے تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ میں نہیں پہنچتا اور خ سے اشارہ ہی طرف خروج کی یعنی چیز موہوب موہوب لہ کی ملک میں سے نکل گئی یا اوسنے بیچ ڈالی یا کسیکو دیڈالی تو واہب تقاضا کر موہوب لہ سے نہیں لے سکتا اور زے سے اشارہ ہی طرف زوجین کے یعنی اگر خاوند بی بی کو کچہہ بخشے یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسرے سے نہیں لے سکتا اور قاف سے اشارہ ہی طرف قرابت کی وہ قرابت کہ جسمین محرمیت ہو مثلاً باپ بیٹے کو بخشے کچہہ یا بیٹا باپ کو یا ماں کو بخشے یا دادا یا نانا کو یا بھائی یا بہن کو یا سوائی انکے کو جنمین قرابت ہی محرمیت کی تو رجوع نہیں کرسکتا اور ہے سے اشارہ ہی طرف ہلاک ہونے موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہوگئی یعنی جاتی رہی تو واہب کو رجوع کرنا موہوب لہ سے نہیں پہنچتا ؏ مولانا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي

يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر اور ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال یعنی نہیں لائق ازراہ مروت کی واسطی آدمی کی کہ دیوے کچھہ پھر رجوع کری اوسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہی اوس چیز مین کہ دی ہی اپنے بیٹے کو اور مثل اوس شخص کی کہ دیتا ہی کچھہ پھر رجوع کرتا ہی اوسمین مثل کتے کی ہی کہ کہاتا ہی یہانتک کہ جسوقت پیٹ بہر جاتی ہی قی کر ڈالی پھر چاٹنی لگا اپنی قی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا ہی اسکو ترمذی نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک گنوار بطریق تحفہ کے لایا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی جوان پس بدلے اوس اونٹنی کی دین حضرت نے اوس گنوار کو چہہ اونٹنیان جوان پہر بہی خفا رہا وہ گنوار پس پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسیکہ عادت تہی حضرت کی شروع خطبہ و کلام کی پہر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفہ کی لایا تہا طرف میری ایک اونٹنی بدلے اوسکی بدلی مین دین مینی اوسکو چہہ اونٹنیان جوان پہر بہی رہا خفا تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ نہ قبول کرون مین کوئی تحفہ مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف اوسکی بات ناگوار معلوم ہوئی حضرت کو اوسپر یہہ فرمایا اور ثقفی اور دوسی نام دو قبیلون کی ہین اور خاص ان قبائل کو ذکر کیا واسطے عالی ہمتی اور سخی ہونی اونکی کے

وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص کو دیا جاوے کوئی چیز پس پاوے مقدور بدلی کا پس چاہیئے کہ بدلہ دے اوسکا اور جو شخص کہ نپاوے مقدور پس چاہیئے کہ تعریف کری دینیوالی کی اور ظاہر کری عطا اوسکی پس جسنے تعریف کی اپنے محسن کی پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی فی الجملہ بدلہ اوتارا اور جسنے چھپایا احسان اوسکا یعنی نہ اوتارا بدلہ اوسکا ساتھہ دینی کی یا تعریف کرنی کی پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کری اپنی کو ساتھہ اوس چیز کے کہ نہیں دیا ہوگا مانند پہننی والی دو کپڑون جہوٹ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف شکر ادا کیا اسلیے کہ تعریف افراد شکر سی ہی کہ شکر کے معنی ہین محبت رکہنی دل سی اور تعریف کرنی زبان سی اور خدمت کرنی ہاتھہ پاؤن سی اور جو شخص کہ آراستہ کرے الخ یعنی جو شخص کہ اظہار کری کمال دینی یا دنیوی کو کہ نہو اوسمین مانند پہننی والی دو کپڑون جہوٹ کی ہی مراد اس سی وہ شخص ہی کہ لباس زاہدون اور صالحین کا پہنی اور واقع مین ایسا نہو اور بعضون نے کہا کہ اوسکی ساتھہ تشبیہہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگا دی اوسمین دو آستینین اور بہی آستینون کی تاکہ لوگ جانین کہ گویا دو پیراہن پہنی ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ وہ کپڑے نفیس پہنتا تہا تاکہ اوسکو عزت و شرف ہو اور جہوٹی گواہی دیگا کوئی جہوٹی سچائی اوسکی ساتھہ تشبیہہ دی [illegible]

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا جاوے طرف اوسکی احسان اور کہی واسطی احسان کرنیوالی کے کہ بدلہ دیوے تجہکو اللہ تعالی بہتر پس تحقیق بہت کامل کی اوسنی تعریف نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی مبالغہ کیا اوسکی ادای شکر مین اسلیے کہ اوسنی اقرار کیا اپنے قصور کا اور عاجز ہونیکا اوسکی بدلا اوتارنیسی اور اوسکی تعریف کرنی سے پس سونپا بدلا اوسکا طرف اللہ تعالی کے کہ بدلہ دی اوسکو دنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ قدر عبد الوہاب متقی رح فرماتی تہی کہ صوفی کو چاہیی کہ دینی اور نہ دینی خلق کی مین اثر استقامت سی باہر نہ نکلی اور قدم راہ حق سی باہر نرکہی جب کوئی فاسق و نااہل کچہہ دیوی تو اوتنی تعریف نکری کہ اوسکو صالح اور ولی کہی بلکہ کہی کہ خدا اوسکو

جزای خیر دی اور اگر کسی صالح سی رنج پاوی تو نفی اوسکی صلاح کی نہ کری اور برا اوسکو نہ کہے بلکہ یہ کہے غفر اللہ لہ ولا یہ طریقہ اہل استقامت کا ہی ت ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہیں شکر کرتا ہی لوگونکا نہیں شکر کرتا ہی اللہ تعالی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف یعنی کہ شکر اللہ تعالی کا تمام ہوتا ہی ساتھ تابعداری اوسکے اور بجالانے حکم اوسکے بیچ شکر کرنے لوگون کے کہ وہ واسطہ مین بیچ پہونچانے نعمتون اللہ کے کی طرف اوسکی پس جو نہ تابعداری کی اوسکی اسمین ہوا اوسکا شکر اور اوسکی نعمتوں کا یا مراد یہ ہی کہ جو کوئی شکر نہ ادا کریگا لوگونکا اور انکار کریگا اونکی نعمتون کا وہ خدا تعالی کا بھی شکر نہیں ادا کرنیکا بسبب عادت کے اوسکی ساتھ کفران نعمت کے ت ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَتَاہُ الْمُھَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ کَثِیْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاۃً مِّنْ قَلِیْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَّزَلْنَا بَیْنَ اَظْھُرِھِمْ لَقَدْ کَفَوْنَا الْمُؤْنَۃَ وَاَشْرَکُوْنَا فِی الْمَھْنَاِ حَتّٰی لَقَدْ خِفْنَا اَنْ یَّذْھَبُوْا بِالْاَجْرِ کُلِّہٖ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰہَ لَھُمْ وَاَثْنَیْتُمْ عَلَیْھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہی انس سی کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین یعنی ہجرت کرکر حاضر ہوئے حضرت کے پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں دیکھا ہمنے کسی قوم کو بہت خرچ کرنیوالا مال بہت سے اور نہ نیک تر مدد کرنے مین مال تہوڑے سے اوس قوم سی کہ اوترے ہم درمیان انکی یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے اور شریک کیا ہمکو منفعت مین یہان تک کہ تحقیق ڈرے ہم یہ کہ لیجاوین وہ تمام ثواب پس فرمایا نہیں یعنی تمام ثواب نہیں لیجاسکے جبتک کہ دعا کروگے تم اللہ سے اونکے لیے اور تعریف کروگے تم اونپر یعنی شکر انکی نعمت ادا کروگے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو ف حضرت جب مدینہ مین تشریف لائے تو انصار نے مہاجرین کی بہت خدمت گزاری کی کہ باغ وغیرہ آدہوں آدہ اونکو بانٹ دی اور اور طرح طرح کی خاطرداریاں کین پس مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ اونکی برابر کسیکو بہت خرچ کرنیوالا نہیں دیکہا کہ خبرگیری ہماری کی تہوڑی اور بہت مال سی یعنی جسکو جیسا مقدور تہا اوس سی دریغ نہ کیا اور غمخواری ہماری کی کہ بار کیا ہمکو محنت سے یعنی خبرگیری درختون کی اور سینچنا اونکا اپنے ذمہ کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت مین کہ جو کچہ درختون مین سی حاصل ہوتا ہی آدہا آدہا بانٹ دیتے ہین پس ڈرتے ہین ہم کہ سارا ثواب یہ لیجاوین یعنی ہم نے جو اونکو اللہ ثواب ہماری ہجرت کا اور ہماری ساری عبادت کا بسبب کثرت احسان اونکے ہمپر حضرت نے فرمایا کہ سارا ثواب نہیں لیجاسکتے اللہ کا فضل واسع ہی تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اونکو ثواب دیگا اور جبتک کہ تم دعا کروگے اونکے لیے بہلائی کی تو دعا تمہاری بدلا اونکی احسان کا ہوگی اور ثواب تمہاری عبادتکا تمکو ملیگا ع وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَھَادَوْا فَاِنَّ الْھَدِیَّۃَ تُذْھِبُ الضَّغَائِنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپسمین اس لیے کہ تحفہ بہیجنا دور کرتا ہی کینونکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی بغض و عداوت اس سی جاتی رہتی ہی اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہی اور اصل نسخہ مشکوۃ کی مین بعد لفظ ضغائن کے کہ سفیدی چہوٹی ہوئی ہی پیچہے سے کسینے لفظ الترمذی کا لاحق کردیا ہی غ ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَھَادَوْا فَاِنَّ الْھَدِیَّۃَ تُذْھِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِھَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپسمین اسلیے کہ تحفہ دور کرتا ہی کدورت سینے کی یعنی بغض و عداوت اور نہ حقیر جانے ہمسائی واسطے ہمسائی اپنی کے اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کے کہر کا بہیجے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی ہمسایہ بہیجنے والی کو نچاہیے کہ تہوڑی سی چیز بہیجنے کو ہمسائی تئین حقیر سمجہے بلکہ بہیجے گو کہ تہوڑی ہو اور اسیطرح ہمسائے لینے والی کو نچاہیے کہ حقیر جانے ہمسائی کے تحفہ کو بلکہ لیلوے اگرچہ تہوڑی اور بری چیز ہو ف ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّھْنُ وَاللَّبَنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ قِیْلَ اَرَادَ بِالدُّھْنِ الطِّیْبَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہین کہ نہ پہیری جاوین تکیہ اور تیل اور دودہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث

غریب ہی کہا گیا کہ ارادہ کی حضرت نے ساتھ تیل کے خوشبوؤں **ف** یعنی کوئی مہمان کی تواضع کرے ساتھ تکیہ دینے کے یا تیل یا دودھ یعنی کے تو نہ پھیر دینا اسکا اور تعضون نے کہا دہن سے خوشبو مراد لی ہی جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر یہ ہی کہ مراد دہن سے مطلق تیل ہی یا سکی کہ عرب کا تیل تیل ہی ؏ وعن ابی عثمان النهدی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعطی احدکم الریحان فلا یردہ فانہ خرج من الجنة رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہی ابی عثمان نہدی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیا جاوے ایک تمہارا پھول خوشبودار پس نہ پھیرے اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ نکلا ہی بہشت سے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی اصل پھول کی بہشت سے نکلی ہی مراد یہ ہی کہ اوس میں خوشبو بہشت کی ہی اور باوجود اسکے سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہوتا ہی جیسا کہ اوپر گذرا ؏

الفصل الثالث

نقل ہی عن جابر قال قالت امرأة بشیر انحل ابنی غلامك واشهد لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان ابنة فلان سألتنی ان انحل ابنها غلامی وقالت اشهد لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اله اخوة قال نعم قال اکلهم اعطیتهم مثل ما اعطیته قال لا قال فلیس یصلح هذا وانی لا اشهد الا علی حق رواہ مسلم روایت ہی جابر سے کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی کی نے بشیر کو بخش تو بیٹے میرے کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق بیٹی فلانے نے یعنی عمرہ بنت رواحہ نے کہ بیوی میری ہی سوال کیا مجھسے یہہ کہ بخشوں میں اوسکے بیٹے کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہیں واسطے اوس بیٹے کے بھائی کہا کہ ہاں فرمایا کیا سبکو دیا ہی تو نے مانند اوس چیز کے کہ دیا تو نے اس بیٹے کو کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں لائق ہی یہہ اور تحقیق میں نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حق یعنی حق خالص کہ نہ کراہت ہو اوس میں نہ حق پر باطل ہو اور مفصل بیان اسکا فصل اول میں گذر چکا ہی ؏ وعن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی بباکورة الفاکهة وضعها علی عینیه وعلی شفتیه وقال اللهم کما اریتنا اوله فارنا آخره ثم یعطیها من یکون عنده من الصبیان رواہ البیهقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت کہ دیے گئے نیا پھل رکھا اوسکو اپنی آنکھوں پر اور اپنے ہونٹوں پر اور کہا الہی جیسا دکھلایا تو نے ہمکو اول اسکا پس دکھا ہمکو آخر اسکا پھر دیتے میوہ اوسکو کہ ہوتا پاس حضرت کے لڑکوں میں سے نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** حضرت آنکھوں پر رکھتے تھے پھل کو واسطے تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالی کے اور آخر اوسکا یعنی دنیا میں پس ہوگی عاقبت درازی کی اور یا عقبی میں پس اس صورت میں اشارہ ہی طرف اسکے کہ دنیا کی کیا حقیقت ہی آخرت کی آگے بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہی ہاں نصیب کر ؏

باب اللقطة

باب ہی بیچ بیان لقطہ کے **ف** لقطہ لام کے پیش سے اور قاف کے زبر اور جزم سے آیا ہی لیکن محدثوں کے نزدیک قاف کے زبر سے مشہور ہی اور لقطہ اوس چیز کو کہتے ہیں کہ پڑی ہوئی پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو اور اوٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنی نفس پر کہ تعریف کریگا والا ترک کرنا اوسکا اولی ہی اور واجب ہی اوٹھانا اوسکا اگر خوف ہو اوسکے ضائع ہونیکا پس اگر چھوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا ؏ درمختار **ف** لقطہ امانت ہی اگر اوٹھانیوالے نے کسیکو گواہ کر دیا ہو کہ میں مالک کے دینے کے لیے لیتا ہوں پس اس صورت میں ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہیں دینا آویگا اور اگر گواہ نہ کیا کسیکو اور وہ ہلاک ہوگیا تو ضمان دینا آویگا اگر مالک انکار کریگا کہ میرے دینے کے لیے اسنے نہیں لیا تہا اور تعریف کیا جاوے یعنی معلوم کروایا جاوے لقطہ کو اوس جگہہ پایا گیا ہی اور لوگوں کی جمع ہونیکی جگہہ اتنی مدت تک کہ جانے کہ نہیں طلب کریگا مالک بعد اوسکے اور صاحبین کے نزدیک برس روز تک تعریف کرنے اور جو چیز کہ نہ رہ سکے اوسکو تعریف کرے یہانتک کہ خوف ہو اوسکے خراب ہو جانیکا پہر صدقہ دے پس جب آوے مالک اوسکا چاہے اجازت دے ثواب ہوگا اوسکو اور چاہے ضمان لے

مالک ہی یا فقیر ہے جیسیکہ جانور پالا ہوی کا حکم ہی اور جو کچھ خرچ کرے جانور پر بغیر اذن حاکم کے احسان ہی اوسکا یعنی مالک سے کچھ نہیں لے سکتا اور
اگر حاکم کے اذن سے خرچ کرے ساتھ شرط کرنے لینے کے مالک سے تو دین ہی اوسکی مالک پر اور کمائی کروا دے قاضی اوس چیز سے کہ اوسمین منفعت ہے
مانند غلام بھاگے ہوے کے اور خرچ کرے اوسپر اوسمین سے اور جو چیز ایسی ہو کہ نہیں ہو منفعت اوسمین اذن دے قاضی ساتھ خرچ کرنے کے اوسپر
اور شرط کرے لے لینے اوس خرچ کی مالک اوسکے سے اگر مالک کے حق مین یہ بہتر ہو والا بیچ ڈالے اوسکو اور رکھ چھوڑے مول اوسکا اور خرچ کرنیوالے کو
روک رکھنا اوس چیز کا پہنچتا ہی واسطے لینے خرچ اپنے کے پھر اگر بیان کرے مدعی اوسکا علامات اوسکی تو جائز ہی دینا اوسکا واجب نہیں بغیر گواہوں کے
اور نفع اوٹھاوے ساتھ لقطے کے اگر فقیر ہو والا صدقہ دیدے اگرچہ اپنے اصول کو دے یا فروع کو یا بیوی کو اگر ہون فقیر اور مستحب ہے پکڑ لینا بردے بھاگے ہوے کا اوس
شخص کو کہ پکڑ سکے اوسکو اور اسیطرح مستحب ہے راہ بھولے ہوے بردے کا رکھ لینا اور بردے بھاگے ہوے کے لے آنے والے کو مدت سفر سے چالیس درہم دیے
جاوین اگر گواہ کر لیا تھا کہ میں پکڑتا ہی مالک کے دینے کے لیے اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہہ سے لاوے کہ حد سفر سے کم ہو تو موافق اوسکے
حساب سے دے مثلا ڈیڑہ منزل سے لاوے تو بیس درہم دیے اگر بھاگ جاوے اوس سے تو نہیں ضامن ہوتا اور اگر گواہ نہیں کیا کسیکو تو کچھ نہیں دینا آتا اوسکو
اور ضامن ہوے اگر بھاگ جاوے اور لقیط یعنی بچہ کسیکا پڑا ہوا پاوے تو اوٹھا لینا اوسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اوسکی ہلاک ہو جانیکا تو واجب ہے اور وہ حر ہی
جبتک ثابت ہو مملوک ہونا اوسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اوسکا بیت المال مین سے دیا جاوے اور میراث اوسکی بھی بیت المال مین رکھی جاوے اور نہ لیا جاوے
لقیط اوس سے کہ لیوے اوسکو اور نسب اوسکا اوس سے ثابت ہوگا کہ دعوی کرے اوسکا اگرچہ دو شخص دعوی کرین تھا اور اگر ایک اون دونون مین سے نشانی بیان
کرے اوسکی مثلا کہے کہ اسکی پیٹھ پر نشان ہی اور وہ سچ ہو یا ایک اونمین کا پہلے دعوی کرے تو اولی وہی ہی اور اگر غلام دعوی کریگا اسکے نسب کا تو ثابت ہوگا اوس
لقیط حر رہیگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سے بھی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہی اگر ذمیون کی بستی مین نہین تھا اور اگر اونکی بستی مین
تھا تو یہ بھی ذمی ہوگا اور جو کچھ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اوسپر خرچ کرے بحکم قاضی اور بعضون نے کہا بغیر حکم کے خرچ کرے اور واسطے اوٹھانیوالے کے جائز ہی پھر
اوسکا حرفہ کو لیجانا نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکے مال مین اور نہ مزدوری کرانا اوس سے بسبب صحیح روایت کے مسئلہ ایک شخص نے کہین جوتیان
ایک جگہہ پس آیا ایک اور شخص اور رکھین جوتیان اپنی اوسی جگہہ پھر آیا پہلا اور لیلین جوتیان دوسرے کی پس آیا جائز ہی دوسرے کو یہ کہ لیلیوے جوتیان پہلے کی مختار یہ
کہ نہین جائز ہی جبکہ ہون جوتیان پہلے کی مانند جوتیون اسکی یا بہتر اوسے اور اگر ناقص ہون اوسکی جوتیون سے تو جائز ہی اوسکو انتفاع اوٹھانا اونسے بلا تکلف
الظہیریہ مسئلہ آدمی جو پاتا ہی مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہی ایک تو اسطرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی یہ کہ نہیں طلب کریگا اوسکو مالک اوسکا مانند گٹھلیون کے
متفرق جگہون کے اور مانند چھلکون انار کے بیچ متفرق جگہون کے پس جائز ہی اوسکو یہ کہ لیلیوے اوسکو اور نفع اوٹھاوے اوس سے اور نہیں ہو جاتی ملک
اوسکی اور پہنچتا ہی اوسکی مالک کو لیلینا اوسکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ وہ ہو جاتی ہین ملک لینے والے کی اور ایک مال اسطرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی کہ
طلب کریگا اوسکو مانند سونے چاندی کے اور تمام اسباب کے پس چاہیے اوسکو یہ کہ لیوے اور رکھ چھوڑے اوسکو اور تعریف کرے یہانتک کہ پہنچاوے
مالک کو اوسکے اور اگر ڈالدی گٹھلیان اوس سے تو مباح ہی کہا لینا اوسکا حالت فراخی مین اور اگر گیہون کسیکی چکی مین ڈالے جاوین اور اوسکے آٹے میں
ملا رہتا ہی چکی مین عادۃ تو نہیں ضامن ہی اوسکا اور اگر لیوے کسیکی جہاڑو میں سے خلال اپنے دانتونکی لیے تو نہیں ضامن ہی اوسکا اور لید وغیرہ جو جانور
ہین راہ مین تو بہ جانی مالک اوسکے وہ ملک ہوتی ہی اوسکی کہ اوسکو نہ صاحب [illegible] مولانا شیخ عبد العزیز رح انتہی

الفصل الاول

پہلی عن زید بن خالد قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها
ووكاءها ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشأنك بها قال فضالة الغنم قال هي لك او لاخيك او للذئب قال فضالة

الإبل قال ما لك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر حتى يلقاها ربها متفق عليه وفي رواية لمسلم فقال عرفها
سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فإن جاء ربها فأدها إليه روایت ہی زید بن خالد سے کہ آیا ایک شخص رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا حضرت سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکھہ ظرف اوسکا یعنی جسمین ہو خواہ جھولی مین ہو خواہ کپڑے مین
پہچان رکھہ سربند اوسکا پھر تعریف کر اوسکی ایک برس پس اگر آوے مالک اوسکا دیدے اوسکو اور اگر نہ آیا مالک اوسکا پس اپنے کام مین لا اوسکو کہا اوس شخص نے
پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہی یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے کے کہا اوسنے پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم
فرمایا کیا کام ہی تجھکو اوس سے یعنی چھوڑ دے اوسکو اور نہ لے کہ حاجت اوسکے لینے کی نہین وہ ضائع نہین ہوتا اوسکے ساتھہ مشک اوسکی ہی یعنی اوسکا پیٹ
اوسکی وارد ہوتا ہی پانی پر اور کھاتا ہی درخت سے یہان تک کہ ملے اوس سے مالک اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نے تعریف کر اوسکی ایک برس تک پھر پہچان رکھہ سربند اوسکا اور ظرف اوسکا پھر خرچ کر اوسکو پس اگر آیا مالک
پس دے اوسکو قیمت اوسکی یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اوسکی دے **ف** کہا ابن ملک نے کہ ظرف اور سربند پہچان رکھنے کو اسلیے فرمایا کہ معلوم
ہو جھوٹ سچ اوسکا کہ دعوی کرے اوسکا شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانے اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اوسنے پہچانا ظرف اور سربند
اوسکا تو واجب ہی دینا اوسکا یا نہین امام مالک اور احمد تو کہتے ہین واجب ہی دینا اوسکا بغیر گواہ کے اسلیے کہ یہی مقصود ہی پہچاننے ظرف اور سربند کے
کہا شافعی اور ابو حنیفہ نے کہ جب پہچانے آدمی ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہوا اوسکے نفس مین صدق کہ سچا ہی پس جایز ہی اوسکو دینا اوسکا اور
کرنا نہین پہونچتا بغیر گواہون کے اس صورت مین پہچان کہنے کا فائدہ یہہ ہی کہ تا وہ لقطہ اوسکے مال مین اس طرح مل نجاوے کہ تمیز کر نسکے جبکہ آوے مالک
اور پھر تعریف کر الخ یعنی آگاہ کر لوگونکو اوسکے حال سے اوس جگہ کہ پایا گیا ہی اور بازارونمین اور مسجد کے دروازونمین اور جگہون مین کہ جہان لوگ جمع ہوتے ہون
اور طریقہ تعریف کا یہہ ہی کہ پکارے کہ جسکی کچھہ چیز گئی ہو آوے اور صفت اوسکی ذکر کرے اور سال بھر تک تعریف کرنا قول شافعی اور احمد اور مالک اور اکثر
کا ہی عمل کیا ہی اونہون نے ظاہر اس حدیث پر اور صحیح نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے یہہ ہی کہ قید مدت معین کی نہین ہی اور حدیث مین جو برس
برسبیل اتفاق کے واقع ہوا ہی باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر کم دس درہم سے ہو تعریف کرے چند روز اور اگر دس درہم ہون ایک مہینے تک
اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کرے اور یہہ ایک روایت ہی ابی حنیفہ سے اور بعضون نے کہا صحیح یہہ ہی کہ ان مقدارونمین سے کوئی اندازہ
بھی نہین اور موقوف ہی لقطہ اوٹھانیوالے کی راے پر پس تعریف کرے یہان تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی مالک نہ آویگا اور نہین طلب کریگا بعد اسکے
دلیل انکی حدیث مسلم کی ہی کہ اسمین مطلق عرفہا آیا ہی بلا قید سنہ کے اور تعریف کہا تو نہین اور یہ دھیان یہان تک ہی کہ خراب نہون اور اگر
کچھہ چیز متغیر ہو جانیوالی کھانے اور پھلون مانند کے اور خوشہ انار کے بعد کاٹنے کے تو فائدہ اوٹھاوے ساتھہ اوسکے بدون تعریف کے اور پہنچا ہی مالک کو الخ
اوسکا اور اگر پاوے مالک اوسکا تو دیدے اگر گواہ گذرانے تو واجب ہے دینا اوسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنے کام مین لاوے اسکا
معلوم ہوا کہ لقطہ کا بعد تعریف کے مالک ہو جاتا ہی غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہ کا اور شافعی کا بھی یہی ہی اور بعض صحابہ نے کہا کہ غنی تصدق
کرے اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور ابو حنیفہ کا بھی یہی ہی بعد ازان اگر مالک آوے تو اختیار رکھتا ہی
چاہے جایز رکھے تصدق کو اور ثواب اوسکے لیے ہوگا اور اگر چاہے ضمان یعنی بدلہ لے اوس سے یا فقیر سے اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوے اور جو
سے ضمان لے دوسرے پر نہ رجوع کرے یعنی دعوی دوسرے پر نہین پہنچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لے حاصل یہ کہ ضمان اوس صورت مین لے کہ
وہ چیز ہلاک ہو جاوے اور اگر وہ موجود ہو تو وہی لے اور بعض حواشی شرح وقایہ کے مین نہایہ سے نقل کیا ہی کہ تصدق بعد تعریف کے جایز

اور رکھہ چھوڑنا اوسکا عزیمت ہی اور وہ واسطی تیری ہی الخ یعنی اگر بکری تو نے پکڑی اور تعریف کیا اوسکو اور نپایا اوسکے مالک کو تو جائز ہی تجکو منتفع ہونا اوس سے یا واسطی بہائی تیرے کے یعنی اگر تو نے نہ پکڑی اور اوسکا مالک آگیا تو وہ لیگا اوسکو یا چھوڑ دیگا تو اوسکو اور پالیگا اوسکو مالک اوسکا تو بہی وہ لیگا یا سمعنی یہ ہیں کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی تیرا بہائی مسلمان لیگا اور اگر ان صورتوں میں سی ایک بہی نہ پائی جاویگی تو بہیڑیا لیلیگا مقصود آگاہ کرنا ہی پر جائز ہونے لینی اور منتفع ہونے کے ساتہہ اوسکے اضائع نہو اور بہیڑیا نہ کہا جاوے اور یہہ حکم عام ہی ہر جانور کے لیے کہ بغیر چرانیوالے کے ضائع ہو اور مشک دیکہی یعنی پیٹ اوسکا بمنزلہ مشک کے ہی کہ اوسمیں حاجت ہوتی ہی کفایت کرتی ہی بہت دنونکو یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہی کئی دنکی پیاس کا اور جانور ویسی متحمل نہیں ہو سکتی چنانچہ مشہور ہی کہ پندرہ روز تک متحمل ہو سکتا ہی اور موزہ اوسکی یعنی کہری ہیں اوسکی اور اوسکے کہ قدرت ساتہ چلنی کی اور پانی اور گہاس کہانیکی لیے جانیکی اور بچنیکی درندوں سی خوب کہتا ہی تشبیہ دی اوسکو ساتہہ اوس مسافر کے کہ سامان سفر کا اپنے ساتہہ رکہتا ہی اور لکہا ہی علمانے کہ یہی حکم اونٹ کے ہر حیوان ہی کہ ضائع نہیں ہوتا بغیر چرانیوالے کی مانند گہوڑے اور گائے اور گہدہے کے اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی امام مالک اور شافعی نی بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑنی اونٹ اور گائے کے جنگل میں اور اگر پائی جاوین یہہ جانور دیہات میں اور شہروں میں تو جائز ہی التقاط اونکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہی التقاط اور تعریف سب جانوروں کی ہر جگہہ واسطے محافظت مال لوگونکی اور جواب دیا گیا ہی اس حدیث سے کہ یہہ حکم اوس زمانہ میں تہا بسبب غلبہ اہل صلاح و امانت کے کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تو ہاتہہ کسی خائن کا اون تک نپہنچتا تہا اور ہمارے زمانہ میں امن نہیں ہی پس انکے پکڑ لینی میں محافظت ہی مال مالک کی نرح ع متفق **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترا اور روایت ہی نیز اوسی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ٹہکانا دے گم ہوئی چیز کو پس وہ گمراہ ہی جبتک کہ نہ تعریف کرے اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی چاہیے کہ تعریف کرے اوسکو اور بغیر تعریف کے نہ رکہہ چھوڑے کہ اسمیں خیانت اور گمراہی ہی نرح: **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ** التَّيْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترا اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاجیوں کے لقطہ لینی سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی حرم مکہ میں نہیں حلال ہی اٹہانا لقطہ کا بعد تعریف کی بلکہ واجب ہی تہامبوا کو کہ ہمیشہ دے اوسکو بیان تلک کہ مالک اوسکا آوے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ہمارے نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہی چنانچہ بیان اسکا باب مکہ میں مفصل ہو چکا ہی نرح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ** عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَهٗ غَيْرُهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَاْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ ترا روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ آپ سے سوال کیا گیا میوہ لٹکے ہوئے سے یعنی درخت میں پس فرمایا حضرت نے کہ جو صاحب حاجت کا پہنچے اوس میوہ سے حال میں کہ نہ بہرنیوالا ہو جہولی کو پس نہیں کچہہ گناہ اوسپر اور جو شخص کہ نکالے کچہہ میوہ اوس سے یعنی کہا وے اور جہولی باندہ کر نکلے پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکا اور سزا اور جو شخص کہ چرا وے میوہ میں سے کچہہ بعد اسکے کہ ٹہکانا دیا ہو اوسکو کہلیان نے یعنی کہلیان میں پڑا ہو پس پہنچے سپر کے مول کو پس اوسپر ہی ہاتہہ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نے بیچ گم ہوئی اونٹ اور بکری کے جیسا ذکر کیا اور راویونے کہا راوی نے اور سوال کیا گیا حضرت سے حکم لقطہ کیسی پس فرمایا کہ جو لقطہ ہو بیچ راہ آمد و رفت کے اور گاؤں آباد کے کہ لوگ وہاں رہتے ہوں پس تعریف کر اوسکو برس روز تک پھر اگر آوے مالک اوسکا حوالہ کر لقطہ کو طرف اوسکے اور اگر نہ آیا پس وہ واسطی تیرے ہی یعنی

اور تیسرا حصہ ... دفینہ کہ جو ہے ویرانہ قدیم سے پس واجب ہے اوس میں پانچواں حصہ اور باقی اوسی کا ہے جسکو ملا [illegible]
اور یہ حدیث قول ہے کسی سے پس من اللقطۃ آخر تک **ف** صاحب حاجت کا مراد صاحب حاجت سے یا تو بھوکا ہے یا [illegible]
ہو گیا ہو تو وہ [illegible] جو کوئی بے ضرورت میوہ درخت کا کھاوے تو اوس پر کچھ گناہ نہیں اگر کھا لیوے [illegible]
نہیں باندھے یعنی قیمت اوسکی دونی ادا کرے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور جو شخص کہ کھاوے میوے میں سے پس اوسپر وہی ہے [illegible]
قیمت اوسکی دونی کہا ابن حجر نے کہ یہ جو حدیث ہے فرمایا والا اوسکی قیمت دونی ادا کرے اور حضرت عمر بعد [illegible] قیمت کا حکم کیا تھا
بموجب اس حدیث کے اور امام احمد کا مذہب بھی یہی ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور بعضے [illegible]
ہونا نہیں آیا اسکو اور [illegible] میں [illegible] محفوظ اور [illegible] ہوتی تھی اور جو کوئی چرا وے سو میں سے بعد [illegible] کر لیا ان میں [illegible] قیمت [illegible]
تو دیکھا [illegible] آیا ہے اور قیمت سپر کی تین درم یا چار درم تھی اور یہ نصاب چوری کی ہے نزدیک شافعی کے اور ہمارے نزدیک دس درم میں کاٹا جاتا ہے
کہ قیمت سپر کی دس درم ہوتی تھی اور جو لقطہ ہے راہ آمد و رفت میں یعنی جو لقطہ پایا جاوے آبادی کی راہ میں کہ اوسپر اکثر لوگ چلتے ہوں تو واجب ہے تعریف
اوسکی اسواسطے کہ غالب یہی ہے کہ وہ کسی مسلمان کا ہوا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے حکم مراد یہ ہے کہ جو لقطہ پایا جاوے کافروں کی زمین قدیم میں
[illegible] اور یہ [illegible] اہل اسلام کی [illegible] کسی مسلمان کی ملک میں برابر ہے وہ لقطہ ہوا جانے یا سوائے اسکی قسم [illegible]
سو پس میں مال [illegible] اوس میں پانچواں حصہ دینا آیا ہے ۔ وعن أبي سعيد الخدري أن علي بن أبي طالب وجد دينارا
فأتى به فاطمة فسأل عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا رزق الله فأكل منه رسول الله
صلى الله عليه وسلم وأكل علي وفاطمة فلما كان بعد ذلك أتت امرأة تنشد الدينار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي
أد الدينار رواه أبو داود اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ علی بن ابی طالب نے پایا ایک دینار یعنی راہ میں سے پس اٹھا لیا اوسکو پس لائے
اوسکو حضرت بی بی فاطمہ کے پاس پوچھا حضرت علی نے حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ رزق
اللہ کا ہے کھایا اوس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اوسکا کچھ لیکر کھایا ایس جبکہ بعد اسکے آئی ایک عورت ڈھونڈتی
ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی ادا کر دینار نقل کیا یہ ابو داود نے **ف** اس سے یہ نہیں معلوم ہوا کہ حضرت علی نے
بعد تعریف کے وہ دینار کھایا ہوا احتمال ہے کہ تعریف کی ہو پھر کھایا ہوا اور حضرت نے جو فقط اوس عورت کے کہنے سے دینار اوسکو دلوا دیا تو اوسکی علامات
بیان کی ہونگی یا حضرت کو معلوم ہو گا کہ اوسکی ہے واللہ اعلم ۔ وعن الجارود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضالة المسلم حرق
النار رواه الدارمي اور روایت ہے جارود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گم ہوئی چیز مسلمان کی شعلہ ہے آگ کا نقل کیا اوسکو دارمی
نے **ف** یعنی اگر پہونچ کوئی لقطہ کو اس ارادے سے کہ مالک ہو جاوے اوسکا اور نہ رعایت کرے اوس میں احکام شرع کی جو بیان ہوئے ہیں قسم تعریف وغیرہ سے
تو وہ لقطہ پہونچا دیگا اوسکو دوزخ میں ۔ وعن عياض بن حمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجد لقطة
فليشهد ذا عدل أو ذوي عدل ولا يكتم ولا يغيب فإن وجد صاحبها فليردها عليه وإلا فهو مال الله يؤتيه من يشاء
رواه أحمد وأبو داود والدارمي اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے لقطہ پس چاہیے کہ گواہ کرے
صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چھپاوے لقطہ کو یعنی بسبب ترک کرنے تعریف کے اور نہ غائب کر ڈالے اوسکو یعنی کسی اور مکان میں
نہ بھیج دے پھر اگر پاوے مالک اوسکا تو پھیر دے لقطہ کو مالک کے اور اگر نہ پایا مالک کو پس وہ مال ہے اللہ کا دیتا ہے وہ اوسکو جسکو چاہتا ہے نقل کیا احمد اور

ابوداؤد اور دارمی نے **ف** گواہ کرے کہ یہ چیز مینے پائی ہی تاکہ اپنی جان تہمت اور دعوی یاد رکھنے کا گمان کرے اور اسمین یہہ بھی حکمت ہی کہ بغیر گواہ کرنے کے
کبھی جانا نفس طمع کرتا ہی کہ گواہ تو کوئی ہی ہی نہیں مالک کو دینا کیا ضرور ہی اور گواہ کرنے سے یہہ طمع نہین رہتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہی
اور یہہ بھی اسمین حکمت ہی کہ ساتھ موت ناگہانی کی وارث اوسکو داخل ترکہ مین نکرین اور یہہ امر گواہ کرنیکا بعضی کہتی ہین کہ بطریق استحباب کے ہی اور
بعضی کہتی ہین کہ بطریق وجوب کے ہی اور اس حدیث مین کہا کہ وہ مال ہی اللہ کا اور اور ایک حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہی مراد ان دونون لفظون سے حلال ہی یعنی یہہ
مال حلال ہی منتفع ہوا اس سے کہ خدا کی غیب سے بہیجا اور پہر اگر مالک آوے تو اوسکو دیدے کیا اور بذکر کیا گیا ہی **وعن جابر قال رخص لنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم في العصا والسوط والحبل وأشباهه يلتقطه الرجل ينتفع به رواه ابو داؤد** اور روایت ہی جابر سے کہ کہا
رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹہی مین اور کوڑی مین اور رسی مین اور مانند اوسکی مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتے ہین کہ اوٹہا لیوی اوسکو آدمی فائدہ
اوٹہاوے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی لقطہ اوٹہاوے یہہ الاان چیزون سے منتفع ہو بغیر تعریف کے اگر فقیر ہو اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اوپر
قلیل مال کی تعریف کیا جاوے ولیکن اسمین کلام ہی اور حد قلیل کی کیا ہی بعضون نے کہا دس درہم سے کم قلیل ہی اور بعضون نے کہا کہ دینار اور کم دینار سے قلیل ہی
بموجب حدیث حضرت علی کے **وذكر حديث المقدام بن معديكرب الا لا يحل في باب الاعتصام** اور ذکر کی گئی حدیث
مقدام بن معدیکرب کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی الا لا یحل بیچ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے **باب الفرائض** باب ہی بیچ بیان کی فرائض
کے **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی حصون کا کہ معین ہین قرآن مین اور حدیث مین بیچ میراث کے اور لکہا ہی علمائے کہ متعلق ہوتی ہین ساتہہ ترکہ میت کے
چار حق ہین اس ترتیب سے کہ اول تو میت کو کفن دے تجہیز کرے یعنی پہلے اوسکو غسل دے پہر کفن دے پہر نماز پڑہ کر اوٹہا کر مقبرے مین لیجاوے اور قبر مین دفن کرے اور ان
چیزون مین کہ حاجت خرچ کرنے مال کی ہو بغیر تنگی اور اسراف اوسکی خرچ کرے بعد اوسکی اگر میت کے ذمے دین ہو تو دین ادا کرے بعد اوسکی جو مال بچے اوسمین سے تہائی
تک وصیت جاری کرے اگر وصیت کی ہو پہر بعد اوسکی مال کو درمیان وارثون کے بانٹے اسطرح سے کہ پہلے اصحاب فرائض کو دے یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین
ہی پہر بعد اوسکی جو بچی تو میت کے عصبات نسبی کو دے کہ جو کچہ اصحاب فروض سے بچتا ہی وہ لیتے ہین اور اگر اصحاب فروض نہون تو سب ترکہ عصبات
نسبی کو پہنچتا ہی اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچہ اصحاب فروض سے بچے میت کے آزاد کرنیوالے کو دے اگر میت بردہ آزاد ہوا ہو اور اگر آزاد کرنیوالا نہو تو آزاد
کرنیوالے کے عصبونکو دے جو عصبہ کہ مرد ہین اور اگر یہہ بہی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائے زوجین کے کہ اوپر رد نہین اور رد یہہ ہی کہ جو کچہ بچے اصحاب
فروض کے حصون معین سے دیوے ہر ایک کو بقدر حصہ اوسکے کے دے اور اگر نہ اصحاب فروض ہون اور نہ عصبات نسبی اور نہ سببی تب ذوی الارحام کو دے
اور وہ بہی نہون تو مولی موالات کو دے اور صورت مولی موالاۃ کی یہہ ہی کہ ایک شخص لاوارث نے کہا کسی سے کہ تو مولی میرا ہی وارث ہو تو میرا بعد مرنے کے
اور خون بہا دینا تو میری طرف سے اور اوسنے قبول کیا تو یہہ عقد ہمارے نزدیک درست ہی اور قبول کرنیوالا مولی موالاۃ کہلاتا ہی اور اگر دوسرا شخص لاوارث تہا
اور اوسنے بہی اسیطرح کہا اور اوسنے قبول کیا تو ہر ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور وہ بہی نہون تو اوسکو دے کہ جسکے نسب کا اقرار کیا میت نے غیر پر یعنی
مثلا یہہ کہا کہ یہہ بہائی میرا ہی یا بیٹا ہی اور اسطرح نسب اوسکا ثابت نہو سوائے اسکی اقرار کے اور اگر وہ بہی نہو تو جسکے لیے تمام مال کی وصیت کی ہو اوسکو دے اور وہ بہی نہون
بیت المال مین مال اوسکا رکہا جاوے اور اگر بیت المال بہی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کرے یعنی فقرا وغیرہ کو دے اور اصحاب فروض بارہ
ہین باپ اور دادا اگرچہ اوپر کے درجہ کے ہون اور بہائی اخیافی اور بہائی اخیافی وہ ہی کہ ماں اوسکی اور اوسکی ایک ہو اور باپ دو اور جورو اور
خاوند اور ماں اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور بہن سوتیلی اور بہن اخیافیہ پس باپ کا حصہ
ہی اگر اوسکے ساتہہ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچے کے درجہ کا ہو اور اگر یہہ دونون نہون اور اسکے ساتہہ بیٹی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچے کے درجہ کا

تو چھٹا حصہ بھی لیگا اور عصبہ بھی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کے بیٹے کی اگرچہ نیچے درجہ ہو مانند پوتی کے تو تین باپ کی نصاحب فرض ہی ہے
صورتین ماں کی حالت میں ہی ہی اور عصبہ بھی اور تیسری صورت مین نرا عصبہ ہے اور بیچ صورت نہونی باپ کے تینون احوال کو دین ع تب باپ کے ہی ادا ہے
میت کے ہوتے ہوئے دادا محروم ہی اور بہائی اخیافی اور بہن اخیافی کا چھٹا حصہ ہی اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہی کہ مرد و عورت برابر
بانٹا جاوی اور یہہ بہائی اور بہن اخیافی ساتہہ اولاد میت کے اور ساتہہ اولاد بیٹے میت کے اور ساتہہ باپ دادا میت کے محروم ہین اور خاوند کا چوتہائی حصہ ہی اگر ہو
کی اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدہا ہے اور بیوی کا آٹہوان حصہ ہی ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتہائی ہی اور ماں کا چھٹا
ہی اگر اسکے ساتہہ اولاد میت کی ہو یا اولاد میت کے بیٹے کی ہو یا ایک بہائی اور ایک بہن یا دو بہائی یا دو بہن یا زیادہ دو سے ہون عام ہی کہ سگی ہون یا سوتیلی
اور اگر انمین سے کوئی نہو تو تہائی حصہ ہی کل مال مین سے اور جس صورت مین کہ ماں کے ساتہہ باپ اور خاوند یا بیوی میت کے ہون تو حصہ خاوند یا بیوی کا دیکر
باقی کے تہائی کی وارث ہوگی اور اگر اس مسئلہ مین بجائی باپ کے دادا ہو تو حصہ ماں کا تہائی سب ترکہ کا ہے کہ دادا اسمین بجائی باپ کے نہین اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپ کی
طرف کو ہو یا ماں کی طرف کی یا دونون طرف کی چھٹا حصہ ہی کہ سب برابر بانٹ لین بشرطیکہ درجہ مین برابر ہون اور اگر درجہ مین متفاوت ہون تو دور والی کے نسبت قریب کے
ہوتی اور سب قسم کی جدہ یعنی دادیاں اور نانیاں ماں کے ہونے سے محروم ہوتی ہین اور اسیطرح جدات پدری باپ کے ہونے سے ساقط ہوتی ہین مگر پدری دادا کی نہین
ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اسکا حصہ آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ دو سے ہون تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اسکے ساتہہ سگا بہائی یا سوتیلا بہائی
بہائی کا ہو تو عصبہ ہوتی ہی پس حصہ اسکا بنسبت بہائی کے حصہ کے آدہا ہوگا اور اگر بیٹی اور بیٹیان میت کی متعدد ہون تو تقسیم انکی اسیطرح ہی کہ
دو حصے بیٹے کا ایک حصہ اور پوتی اگر ایک ہو تو حصہ اسکا آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ ہون دو سے تو دو تہائی ہی اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور
بیٹی میت کے ہوتے ہوئے پوتی کا چھٹا حصہ ہے اور دو بیٹیون میت کے ہوتے ہوئے پوتی محروم ہوگی مگر پوتیون
ساتہہ پوتا میت کا ہو تو اس صورت مین باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیون میت کے وہ پوتی عصبہ ہوگی اگرچہ پوتا پوتیکی درجہ سے نیچے ہو پس
عصوبت کے سبب پوتا پوتیکو پہونچیگا کہ تقسیم انکی بطور عصوبت کے ہوگی یعنی پوتیکو دو حصے اور پوتیکا ایک حصہ اور یہہ پوتا سگا بہائی اون پوتیکا ہو یا سوتیلا یا
چچا کا بیٹا بہائی اور یہہ پوتی میت کی بیٹا ہوتی ہوئی محروم محض ہی بہرحال اور بیچ صورت نہونی اولاد میت کی اور نہونی اولاد بیٹے میت کی پڑپوتی میت کی
پوتیکی ہی سب باتون ذکر کی گئی ہین اور اولاد پوتی کی پوتیکی ہونے سے اور اولاد بیٹی کی بیٹی کی ہونے سے محروم ہین اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین اخیافی
ہونی اولاد میت کی اور میت کی بیٹیکی اولاد کے ہونے سے اگرچہ نیچے کی درجہ کے ہون اور باپ اور دادا کی ہونی سے بہی محروم ہوتی ہین اور سگی بہن بیچ صورت
نہونی بیٹی کے اور نہونی پوتے کے اور نہونی پڑپوتی کے سب حال مین قائم مقام بیٹی کے ہی یعنی ایک کو آدہا اور دو کو یا دو سے زیادہ کو دو تہائی
سوتیلی بشرط نہونے سگی بہن کے یہی حکم رکہتی ہی اور عصبہ ہوتی ہی بہن سگی اور سوتیلی ہوتی ہوئی بیٹی میت کی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچے کی درجہ کی ہو
اور اسیطرح سگی بہن سگی بہائی کی ساتہہ عصبہ ہوتی ہی اور سوتیلی بہائی کے ساتہہ صاحب فرض ہوتی ہی اور بہائی اور بہنین سوتیلی ہوتی ایک بہائی
ساقط ہوتی ہین اور حصہ سوتیلی بہن کا ہوتی ہوئی ایک سگی بہن کی چھٹا ہی ایک ہو یا زیادہ ایک سے اور دو سگی بہنون کے ہوتی ہوئی سوتیلی بہن
محروم ہوتی سب ہے مگر کہ سوتیلی بہن کے ساتہہ بہائی سوتیلا بہی ہو پس بیچ صورت ہونی ایک بہن یا دو بہنون سگی کے اور بیچ صورت نہونے سگی بہن
سوتیلی بہن ساتہہ بہائی سوتیلی کے عصبہ ہوجائیگی اور حصہ درمیان انکی بطور عصوبت کی تقسیم ہوتا ہی اور جبکہ سگی بہن ساتہہ بیٹی یا پوتی یا پڑپوتی
کی عصبہ ہوگی تو بہائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگی اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین سگی اور سوتیلی سبب ہونی بیٹے اور پوتے کے اگرچہ نیچے کے
ہو اور سبب ہونے باپ اور دادا کی مسئلہ عصبات چار قسم پر ہین اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسرے باپ اور دادا

پر کے درجے کے ہون تیسرے بھائی سگے اور سوتیلے اور بیٹے اونکے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون چوتھے چچا سگے اور سوتیلے باپ کے اور چچا باپ کے دادا کے اور
بیٹے اور پوتے ان تینون چچاؤن کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون اور مقدم انمین بیٹے ہین پھر پوتے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون پھر باپ پھر دادا اگرچہ اوپر
کے درجے کے ہون پھر بھائی پھر بھتیجے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون پھر چچا پھر اولاد اونکی پس جہان کہین کہ ایک قسم اول مین سے ہوگا تو باقی تین قسمون کے لوگ باہر
محروم ہونگے اور اسیطرح سببے ایک کے قسم دوسری مین سے باقی دو قسمون کے لوگ محروم ہونگے اور سببے ایک کے قسم تیسری مین سے چوتھی قسم کے
محروم ہونگے اور بیچ ہر قسم کے ان قسمون مین سے قریب بعید سے اولی ہے یعنی سبب ہونے قریب کے بعید کو کچھہ نہین پہنچیگا اور سگا سوتیلے سے اولی ہے اور
میت کے چچاؤن کے بھائی باپ میت کے سے اولی ہین اور پوتے باپ کے چچاؤن کے چچاؤن دادا کے سے اولی ہین **مسئلہ** ذوی الارحام بھی چار قسم پر ہین
اول اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتی کی اور اولاد پڑپوتی کی اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسرے اجداد فاسدہ اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون جد فاسد
اسکو کہتے ہین کہ بیچ واسطہ اوسکی کے ساتھہ میت کے عورت داخل ہو مانند نانا میت کے اور باپ نانی یا دادی میت کے اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ بیچ واسطہ اوسکی کے ساتھہ
میت کے جد فاسد آوے مانند نانا کے مان کے اور دادی اور نانی کے باپ کی مان کے کہ یہہ ذوی الارحام سے ہین اور جد صحیح وہ ہے کہ بیچ واسطہ
اوسکی کے ساتھہ میت کے عورت داخل نہو مانند دادا اور پردادا کے اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور جدہ صحیحہ وہ ہے کہ جد فاسد بیچ واسطہ اوسکی کے ساتھہ میت کے نہو مانند دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کے اگرچہ اوپر کے
درجے کی ہون اور یہہ ذوی الفروض سے ہین جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی اور تیسری قسم ذوی الارحام سے اولاد سگی بہنون کی اور سوتیلی بہنون کی اور بہنون اخیافی کی اور اولاد بھائی اخیافی کی اور بیٹیان سگے بھائی اور سوتیلے
بھائی کی ہین چوتھی پھپیان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور چچا اخیافی اور ماموں اور خالائین ہین پس اگر ایک قسم اول سے اولاد اونکی سے اگرچہ
نیچے کے درجے کا ہو موجود ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی سب محروم ہونگے اور سببے ایک کے قسم دوسری مین سے لوگ قسم تیسری اور چوتھی کے محروم
ہونگے اور سببے ہونے ایک کے قسم تیسری مین سے سب لوگ چوتھی قسم کے محروم ہونگے اور قریب بعید سے بیچ سب قسمون کے اولی ہین اور باقی تفصیل اسکی فرائض
مین دیکھنی چاہیے **مسئلہ** موانع ارث کی چار ہین یعنی ایسی وارث نہین ہوتا ایک تو رق یعنی بردہ ہونا کہ بردہ کسیکا وارث آزاد ہوتا ہے نہ بردہ آزاد کا وارث
ہوتا ہے بردہ اور دوسرے قتل مانع ہے ارث سے وہ قتل کہ جس سے واجب ہوتا ہے قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہہ ہے کہ قتل کی پانچ قسمین ہین چنانچہ اگر محل میں
بیان اونکا ہوگا انشاء اللہ تعالی اونمین سے چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہے اور کسی مین کفارہ اور دیت پس ان چارون صورتون مین محروم
ہوتا ہے قاتل میراث سے ہمارے نزدیک جبکہ ناحق قتل کرے اور اگر اپنے مورث کو ازراہ قصاص کے یا حد کے یا دفع کرنے نفس اپنے سے مارے تو اصلا محروم نہین ہوتا اور
پانچوین قسم انمین قتل بالتسبیب کہلاتی ہے اوس سے نہ قصاص لازم آتا ہے نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہے پس اوس قتل سے قاتل نہین محروم ہوتا اور قتل
تسبیب یہہ ہے کہ کہودے ایک شخص کنوا یا رکہے پتہر سوا ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہوجاوے اوس سے انسان اور اسیطرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہین
محروم ہوتا مقتول کی میراث سے ہمارے نزدیک اور تیسرے اختلاف دو دینون کا مانع ہے ارث سے یعنی نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا اور چوتھے
اختلاف دارین ہے یعنی ایک شخص دار الاسلام مین ہو اور ایک شخص دار الحرب مین تو وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہہ اوسکا اور یہہ حکم کافرون کے لیے ہے اہل اسلام
کے لیے نہین اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکہتے ہون تو آپس مین ایک دوسرے کا وارث ہوگا مغنی الطالب و سراجی و شریفی و بسیط مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اولی بالمؤمنین من انفسہم فمن مات وعلیہ دین ولم
یترک وفاء فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ وفی روایۃ من ترک دینا او ضیاعا فلیأتنی فانا مولاہ وفی روایۃ من ترک مالا فلورثتہ
ومن ترک کلا فالینا متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نزدیک تر اور لائق تر ہون ساتھہ مسلمانون کے
اونکی جانون سے یعنی ہر چیز مین امور دین و دنیا سے شفقت میری اونپر بہت ہے شفقت اونکی سے اپنی جانون پر پس مومنین لائق تر ساتھہ اوسکے

[illegible] پوری نہ ہو [illegible] اور چھوڑ گیا ہو مال کہ جسکے سبب ادا ہو سکے یعنی جو بعد اوسکی وفات کے جو شخص چھوڑ
[illegible] بسبب ادا نہو سکے لیے [illegible] یعنی بعد ادا کرنے دین اور وصیت کے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص چھوڑ مرے قرض یا عیال کسی
[illegible] میں ہون [illegible] یعنی قرض ادا کرونگا اور غمخواری کرونگا اوسکی عیال کی اور ایک روایت میں ہے جو شخص
چھوڑ جاوے مال [illegible] لیے ہے اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے بوجھ یعنی بال بچے عیال پس وہ رجوع کرنے والا ہے طرف میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم
ف ابتدا میں [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ اگر کوئی مرتا اور اوسپر قرض رہا اور مال چھوڑ گیا ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی
[illegible] اور [illegible] فتح ہوئی تو آپ نے ٹھہرایا کہ دین اوسکا اپنی طرف کر لیتے اور نماز پڑھتے [illegible] ہر ہر وسکے [illegible]
[illegible] ملک میں [illegible] اور یہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے میراث کے کتاب اللہ میں ہیں جو وارثونکو پھر جو کچھ بچے پس وہ واسطے اوس شخص کے ہے کہ بہت نزدیک
ہو میت کے مرد وہ میں سے کہ اونکو عصبہ کہتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جنکا حصہ معین ہے کتاب اللہ میں کہ اونکو ذوی الفروض کہتے ہیں
[illegible] اونکو دو جو کچھ بچے اون سے تو عصبونکو اور عصبونمیں جو قریب تر ہے وہ مقدم ہے پس نہیں وارث ہوتا عصبہ بعید عصبہ قریب کے
ہوتے اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبونکا ابتدا و باب میں تفصیل سے ہو چکا اور شرح السنۃ میں کہا ہے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بعضے وارث
حاجب یعنی روکنے والے ہوتے ہیں بعضونکو وراثت سے قسم پر ہے حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض میں ہے اور لفظ ذکر واسطے
[illegible] اور احتراز کرنے کو خنثیٰ سے ہے وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ
الْمُسْلِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اسپر کہ کافر نہیں وارث ہوتا مسلمان کا اور اسمیں اختلاف ہے کہ مسلمان کافر کا وارث
ہوتا ہے یا نہیں جمہور تو کہتے ہیں کہ وہ بھی نہیں وارث ہوتا اور بعضے صحابہ اور تابعین نے کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور امام مالک کا بھی یہی
اور مرتد نہیں وارث ہوتا مسلمان کا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہے یا نہیں اسمیں بھی اختلاف ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور ربیعہ اور ابن ابی لیلیٰ
وغیرہم کے مسلمان جو قرابتی ہیں وارث اوسکے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ جو کچھ کمایا ہے حالت مرتد ہونے میں پس وہ بیت المال کے لیے ہے اور جو کچھ کمایا ہے حالت اسلام میں پس
وہ واسطے وارث مسلمان اسکے کے ہے ع وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور
روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مولی قوم کا اوس قوم میں سے ہے نقل کی یہ بخاری نے ف مولی سے مراد یہاں آزاد کرنے والا
یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہے غلام آزاد کا اگر اوسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام آزاد کے کہ وہ وارث آزاد کرنیوالے کا نہیں ہوتا اور بعضون نے کہا کہ
مولی سے مراد ہے غلام آزاد کیا ہوا یعنی جب قوم نے کسیکو آزاد کیا تو حکم اوسکا حکم اوس قوم کا ساہے مثلاً بنی ہاشم نے آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ حقدار
زکوٰۃ کا نہیں اور ہاشمی کا سا ہے کیونکہ جیسے بنی ہاشم پر زکوٰۃ حرام ہے اسیطرح بنی ہاشم کے غلام آزاد کیے ہوئے پر بھی زکوٰۃ حرام ہے ع وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بھانجا قوم کا اونہیں میں سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بھانجا وارث ہوتا ہے ماموں کا اور ذوی الارحام سے ہے اور
نہیں وارث ہوتے ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابو حنیفہ رح اور احمد رح کے اور ذوی الارحام جب وارث ہوتے ہیں کہ نہوں میت کے ذوی الفروض اور عصبات

اور ذوی الارحام کا بیان ابتدای باب مین تفصیل سی ہو چکا ہی اور دلیل پکڑتی ہی ساتھہ اس حدیث کی حنفیہ بیچ وارث ہونے ذوی الارحام کے
طیبی ع ح ؛ وَذُكِرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ فِي بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ الْبَرَاءِ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحَضَانَتِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی کہ مراد اوس سے انما الولاء ہی بیچ باب کی کہ پہلے باب السلم
کی ہی اور ذکر کرینگے ہم حدیث براکی کہ مراد اوس سے یہ ہی الخالۃ بمنزلۃ الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالی ف بمنزلۃ الام یعنی خالہ برابر
ماں کے ہی میراث مین پس اگر جمع ہو خالہ ساتھہ پھوپی کے تو دو ثلث پھوپی کو ملینگے اور ایک ثلث خالہ کو ع ؛ الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتّٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وراثت ہوتی ہی درمیان دو دین والون مختلف کے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے جابر سی ف یعنی نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہی اور نہ مسلمان کافر کا ع ح وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنیوالا نہیں وارث ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو شخص کہ اپنی مورث کو مار ڈالے تو وہ اوسکی میراث سی محروم ہی اور بیان مفصل اسکا ابتدای باب مین گذر چکا ہی ع ح وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ ٹھہرایا واسطے جدہ کے چھٹا حصہ جسوقت کہ نہو حاجب اوسکو ماں نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی اگر ماں میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی محروم کریگی جدہ کو حصے سے اور جدہ کے مراد عام ہی ماں کی ہو یا باپ کی ع ح مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آواز کرے لڑکا نماز پڑھی جاوے اوس پر اور وارث کیا جاوے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف مراد آواز سے علامت زندگی کی ہی یعنی اگر بچہ پیدا ہونے کی وقت آدھے سے زیادہ نکلا اور اوسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئی خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چھینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پھر مر گیا تو اوس پر نماز جنازہ بھی پڑھی اور اوسکو وارث بھی ٹھہرا دے اور اوسکا ورثہ بھی بانٹے پس اگر مرا ایک شخص اور وارث اوسکا پیٹ مین تو لڑکا چھوڑ جاوے اور اوسکے پیٹ سے لڑکا زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اوس سے اوسکے وارثون کی طرف نقل کی گئی میراث اور اگر زندہ پیدا ہوا اور وارث لینگے ع ح وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيْفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کثیر بن عبد اللہ سی کہ نقل کی انہی باپ سے یعنی عبد اللہ سی کہ انہون نے نقل کی دادا کثیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مولی قوم کا اوس قوم مین سی ہی اور حلیف قوم کا اوس قوم مین سی ہی اور بھانجا قوم کا اوس قوم مین سی ہی نقل کی یہ دارمی نے ف مولی قوم کا الخ بیان اسکا فائدہ حدیث انس کی میں ہو چکا اور حلیف قوم کا الخ عرب مین پہلی عادت تہی کہ آپسمین قسمین کرتے تھے اسپر کہ خون تیرا خون میرا ہی اور صلح تیری صلح میری ہی اور جنگ تیری جنگ میری ہی اور مین وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد اوسکے حکم منسوخ ہوا ساتھہ آیت مواریث کی اور بھانجا قوم کا الخ بیان اسکا بھی بیچ فائدہ حدیث انس کے گذر چکا ع ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَاِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَاَنَا مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ اَرِثُ مَالَهُ وَاَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ وَفِي رِوَايَةٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ اَعْقِلُ عَنْهُ وَاَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی مقدام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین لائق تر ہون ساتھہ ہر مومن کے جان اوسکی سے پس جو شخص کہ چھوڑ جاوے دین اپنے یا عیال بیطرح تو میری ہی ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس واسطے وارثون اوسکے ہی اور مین کارساز اوسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز اوسکا وارث ہوتا ہون اوسکے مال کا یعنی لیتا ہون اوسکو بیت المال مین والانبیا وارث نہین ہو سکتے اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہی اور چھڑاتا ہون قیدی

اسکو جو اوسپر موقوف ہو دیا جاتا تھا اور سبب اوسکے نقل کا یہ تھا کہ مذہب ہر ایک کا برخلاف ایک دوسرے کے ہو اور ابو موسیٰ غیرہ
نے کہا ہے کہ نہیں کوئی وارث اوسکا یعنی ماموں کو دے یا اور تمام بیت المال ہو وارث ہو جب ذوی الفروض اور عصبہ نہو اور ترکہ مال کا اوسکو دیا جاتا
ایک نہایت میں یہ کہ میں وارث ہوں اوسکا جسکا نہیں وارث اوسکا خون ادا کروں اور اوسکی طرف سے اور وارث ہوتا ہوں اوسکا اور ماموں وارث ہے اوسکا جسکا نہیں کوئی وارث
یہ ہی ایک طرف سے اور وارث ہوتا ہے اوسکا نقل کیا ابو داود نے **وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلٰثَ مَوَارِيْثَ**
عَتِيْقَہَا وَلَقِيْطَہَا وَوَلَدَہَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لیتی ہے عورت تین شخصوں کی میراث اپنے آزاد کیے ہوئے کی اور اپنے پائے ہوئے کی اور بچہ اپنے کی کہ لعان ہوا اوس سے نقل کیا اسکو ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** میراث آزاد کی ہوئی
ایک عورت یہ کہ آزاد کرے لونڈی یا غلام کو پھر وہ مر جاوے اور اوسکا کوئی عصبہ نسبی نہو تو یہ عورت وارث اوسکی ہوتی ہے مانند مرد کے اور پائے ہوئے کی یعنی ایک عورت نے پایا ایک بچہ
پڑا ہوا پس پالا اوسکو اور وہ عورت وارث ہوتی ہے بعد مرنے اوسکے اور یہ مذہب اسحق بن راہویہ کا ہے اور اور علماء کا مذہب یہ ہے کہ نہیں وارث ہوتی اسواسطے کہ لقیط یعنی بچہ پڑا ہوا آزاد ہے
نہیں وراثت ہوتا اسلیئے کہ نہیں کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء واسطے آزاد کرنے والے کے ساتھ قول اپنے کے الولاء لمن اعتق اور شاید یہ حدیث منسوخ ہے یا محمول ہے
اور قاضی نے کہا ہے کہ اسکی میراث کا مال واسطے بیت المال کے ہے اور یہ عورت اولیٰ اور احق ہے نسبت اور مسلمانوں کی ساتھ اوسکے کہ صرف کیا جاوے یہ ترکہ اوسکا کہ جو اوس
لڑکے نے اور کمائی اوسکو کرتی ہے اوسپر اور جو تہمت زنا کی مرد لگاوے اور انکار کرے کہ یہ بیٹا میرا نہیں ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کریں چنانچہ بیان فصل اسکا باب لعان
میں ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ پس جس بچہ پیدا ہو نے میں لعان ہوئی یا درمیان اوسکا نسب باپ سے ثابت نہیں ہوتا اور نہ آپس میں ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے اور ماں سے نسب
ہوتا ہے اور وہ منتفی ہے اور نسب اوسکا ماں سے ثابت ہے پس آپس میں وارث ہوتے ہیں اور یہی حکم ولد الزنا کا ہے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْہِ عَنْ**
جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاہَرَ بِحُرَّۃٍ اَوْ اَمَۃٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے
انہوں نے باپ سے اپنے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زنا کرے ساتھ عورت آزاد کے یا لونڈی کے پس جو بچہ پیدا ہو اوس سے
ولد الزنا ہو گا نہ وارث ہو گا اور نہ میراث لیجاوی ہے اوس سے نقل کیا یہ ترمذی نے **ف** یعنی وہ نہیں وارث ہوتا زنا کرنے والے کا اور نہ اوسکے اقربا اسکے کہ ثبوت نسب
ہوتی ہے اور سبب ہی نہیں بیچ اوسکے اور زیادتی کرنے والے کے اور زنا کرنے والا وارث ہوتا ہے اوس لڑکے کا اور زنا کرنے والے کے بھائی کے وارث ہونے میں اور ماں اسکی وارث ہوتی ہے پس
احکام **وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا**
مِيْرَاثَہٗ رَجُلًا مِنْ اَہْلِ قَرْيَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ غلام آزاد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مر گیا اور چھوڑ گیا کچھ مال اور نہ چھوڑا کوئی قرابتی اور
فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اسکی ایک شخص کو اسکی بستی کے لوگوں میں سے نقل کیا یہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** جب آدمی کوئی وارث چھوڑ نہیں جاتا اسکا
واسطے بیت المال کے تھا اور مصرف بیت المال کے فقرا و غیرہ ہیں پس آنحضرت نے اوسکی بستی کے لوگوں کو دیا یا واسطے سبب محتاج ہونے اسکے اور آنحضرت کو ولا یعنی وراثت اوسکی نہ
پہنچتی تھی انبیا وارث کسی کے نہیں ہوتے ہیں اور کوئی اونکا وارث ہوتا ہے **وَعَنْ بُرَيْدَۃَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَۃَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِہٖ فَقَالَ**
اِلْتَمِسُوْا لَہٗ وَارِثًا اَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَہٗ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْہُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَايَۃٍ لَہٗ قَالَ
اُنْظُرُوْا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَۃَ اور روایت ہے بریدہ سے کہا مر گیا ایک شخص خزاعہ میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میراث اسکی پس فرمایا
تلاش کرو واسطے اسکے وارث کو یعنی ذوی الفروض یا عصبات یا ذوی رحم کو پس نہ پایا اوسکا وارث اور نہ ذوی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو میراث اسکی
بڑے کو خزاعہ میں سے نقل کیا یہ ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے دیکھو بڑے شخص کو خزاعہ میں سے یعنی اور دو اوسکو میراث **ف** اسکی یعنی
جو اوپر کی حدیث میں گذری ہے کہ اوسکا داخل بیت المال کا ہوتا حضرت نے مناسب جانا کہ ایک شخص کو اوس میں سے بنظر اسکے کہ وہ بھی مصرف بیت المال کے ہیں

ہم نیا دو کی اور اگر اپنا حق ہی تو ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ إِلٰى آخِرِهِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا تحقیق تم پڑھتے ہو اس آیت کو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ ادا کرنے دین کے پہلے وصیت کے اور حکم کیا حضرت نے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں سوتیلے بھائی نہ وارث ہوں حقیقی بھائیوں کے سوتیلوں کو نہیں پہنچتا آدمی وارث ہوتا ہے اپنے سگے بھائی کا نہ سوتیلے بھائی کا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور روایت دارمی کی میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ بھائی کہ ماں میں بھی شریک ہوں یعنی ماں اور باپ میں شریک ہوں یعنی سگے بھائی وارث ہوتے ہیں نہ ایسے کہ فقط باپ میں شریک ہوں یعنی سوتیلے تا آخر حدیث کے مذکور ہوئی

ف ظاہر ہوا اس آیت کو حاصل اس کا یہ کہ میراث بعد جاری کرنے وصیت کے ہی کرتے ہیں اور بعد ادا کرنے دین کے ہی اور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ تم اس آیت کو پڑھتے ہو مضمون اس کے سمجھتے ہو بیان اس کا یہ ہے کہ آیۂ کریمہ میں وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے دین کو مقدم رکھا اجرائے وصیت پر پس مت گمان کریں لوگ کہ درمیان آیت کے اور فعل آنحضرت کے منافات ہے بلکہ جانیں کہ دین مقدم ہے حکم میں اگرچہ مؤخر ہے ذکر میں اور وصیت کو مقدم ذکر میں اس لیے کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہے دلوں پر تاکہ اس کے جاری کرنے میں اہتمام خوب طرح کریں اور آدمی قدرت رکھتا ہے یہ تفسیر اور تاکید پہلے کلام کی ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونوں بیٹیوں کو کہ سعد بن ربیع سے تھیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ یہ دونوں بیٹیاں سعد بن ربیع کی ہیں مارا گیا باپ ان کا آپ کے ساتھ دن احد کے شہید اور تحقیق چچا ان کے نے لیا مال ان کا یعنی جو مال کہ ان کو پہنچا سعد کے بھائی نے لے لیا بسبب رسم جاہلیت کے کہ عورتوں کو محروم کرتے تھے میراث سے اور نہ چھوڑا ان کے لیے مال اور نکاح نہیں کی جاتیں یہ مگر کہ ہو واسطے ان کے مال فرمایا حضرت نے حکم کریگا اللہ تعالیٰ بیچ مقدمہ ان کے یعنی صبر کر تا وحی آوے ان کے مقدمہ میں پس اتری آیۂ میراث کی یعنی یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ پس بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ان کے چچا کے پاس اور فرمایا کہ دے سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی اور دے لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو کچھ کہ بچ رہے پس واسطے تیرے ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی مال کے چوبیس حصے کر کر یوں تقسیم کر مسئلہ ۲۴ بنت بنت ام عم ۸ ۸ ۳ ۵

وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسٰى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ہزیل بیٹے شرحبیل کے سے کہ کہا سوال کیے گئے ابوموسیٰ اس مسئلہ سے کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنی ایک شخص مر گیا یہ وارث چھوڑ کر تو ان کو میراث کیونکر پہنچے پس جواب دیا ابوموسیٰ نے کہ بیٹی کو آدھا یعنی پوتی کو محروم کیا اور بہن کو آدھا اور کہا ابوموسیٰ نے پوچھنے والے کو کہ جا عبداللہ بن مسعود کے پاس بھی اور پوچھ ان سے بھی یہ مسئلہ پس موافقت کریگا میری یعنی یہی جواب دینگے پس سوال کیے گئے ابن مسعود اور خبر دیے گئے ساتھ جواب ابوموسیٰ کے پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق میں گمراہ ہوں اس وقت یعنی میں اگر ایسا فتویٰ دوں تو گمراہ ہوں اور نہ ہوں میں راہ پانے والوں سے حکم کروں گا میں اس مسئلہ میں

موافق اسکے حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدھا بیٹی کو دیا اور پوتی کو چھٹا حصہ واسطے پورا کرنے دو تہائی کے یعنی جو دو بیٹیونکا حصہ ہے اور یہ دو تہائی صاحب ایک بیٹی نے پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کر دیئے اور جو باقی ہے بہن واسطے بہن کے ہے یعنی بموجب الرسم بہنیں کر دیتی ہیں جنکو ساتھ بیٹیون کے عصبہ اور مذہب جمہور کا یہی ہے پس آئے ہم ابو موسی کے پاس اور خبر دی ہمنے اونکو ساتھ کہنے ابن مسعود کے پس کہا ابو موسی نے مت پوچھا کرو مجھسے جبتک کہ یہ عالم بیچ تمہارے یعنی ابن مسعود نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی یہ حصے کر لیوین بانٹ

وعن عمران ابن حصین قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثہ قال لک السدس فلما ولی دعاہ فقال لک سدس اٰخر فلما ولی دعاہ قال ان السدس الاٰخر طعمۃ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا تحقیق پوتا میرا مر گیا پس کیا پہنچتا ہے مجکو میراث اوس کی سے فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ پس جب پھیر ... بلایا اوسکو حضرت نے اور فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ اور پس جب پشت پھیری بلایا اوسکو فرمایا تحقیق چھٹا حصہ اخیر کا مدد ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** رزق ہے یعنی دوسرا چھٹا حصہ بطریق عصبیت کے تجھے دیا اور پہلا بطریق فرضیت کے اور تہائی حصہ ایکبارگی ہی اوسے نہ دیا تاکہ وہ یہ گمان نہ کرے کہ فرض تہائی ہی اور صورت اس مسئلہ کی یہ ہی کہ ایک شخص مرا اور دو بیٹیاں ... اور ایک سائل ہی پس اوسکی مال میں سے اوسکی دو بیٹیونکو دو تہائی پہنچا اور باقی ہا تہائی اوسمیں سے چھٹا حصہ تو دادا کو بطریق فرضیت کے پہنچا اور چھٹا بطریق عصبیت کے

وعن قبیصۃ بن ذؤیب قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر تسألہ میراثہا فقال لہا ما لک فی کتاب اللہ شیء وما لک فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء فارجعی حتی اسأل الناس فسأل فقال المغیرۃ بن شعبۃ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہا السدس فقال ابو بکر ہل معک غیرک فقال محمد بن مسلمۃ مثل ما قال المغیرۃ فانفذہ لہا ابو بکر ثم جاءت الجدۃ الاخری الی عمر تسألہ میراثہا فقال ہو ذلک السدس فان اجتمعتما فہو بینکما وایتکما خلت بہ فہو لہا رواہ مالک واحمد والترمذی وابو داؤد والدارمی وابن ماجۃ اور روایت ہے قبیصہ بن ذؤیب کی سے کہ کہا آئی جدہ پاس ابی بکر صدیق کے اور میں کہ مانگتی تھی اونسے میراث اپنی پس کہا واسطے اوسکے نہیں واسطے تیرے بیچ کتاب اللہ کے کچھ اور نہیں واسطے تیرے بیچ سنت یعنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ یعنی جو حدیثیں کہ مجھکو یاد ہیں انمیں یہ حکم نہیں پاتا پس پھر جا یہانتک کہ پوچھوں لوگوں سے یعنی علماء صحابہ سے تاکہ ان میں کوئی جانتا ہو یہ حکم پھر پوچھا ابو بکر نے لوگوں سے پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوایا جدہ کو چھٹا حصہ پس کہا ابو بکر نے مغیرہ کو کیا ہی ساتھ تیرے کوئی سوا تیرے کہ یہ سنا یا دیکھا ہو حضرت سے یعنی احتیاطاً انہوں نے یہ پوچھا پس کہا محمد بن مسلمہ نے مانند اوس چیز کے کہ کہا تھا مغیرہ نے پس جاری کیا اوس حکم کو واسطے اوس جدہ کے حضرت ابو بکر نے پھر آئی جدہ دوسری پاس حضرت عمر کے امیر المؤمنین کی طلب کرتی تھی اپنی میراث اپنی پس کہا حضرت عمر نے چھٹا حصہ ہی پس اگر جمع ہو تم دونوں پس وہ چھٹا مشترک ہی درمیان تم دونون کے اور جو کوئی تم دونون میں سے کہ تنہا ہو ساتھ اوس چھٹے حصہ کے پس وہ چھٹا حصہ اوسکا ہی نقل کی یہ مالک نے اور احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف** جدہ کہتے ہیں دادی کو بھی اور نانی کو بھی پس حضرت ابو بکر کے پاس جو آئی تھی نانی تھی اور حضرت عمر کے پاس جو آئی دادی تھی اوسی بیت کی چنانچہ ایک روایت میں اسطرح آیا ہی اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہی کہ میراث جدہ کی چھٹا حصہ ہی خواہ ایک ہون یا کئی ہون پس حضرت صدیق نے حکم کیا چھٹے حصہ کا ایک جدہ کے لیے تنہا اسلیے کہ دوسری کا ہونا معلوم نہ تھا اور حضرت عمر کو جب معلوم ہوا دوسری کا ہونا تو حکم کیا کہ دونوں چھٹے حصہ میں شریک ہون

وعن ابن مسعود قال فی الجدۃ مع ابنہا انہا اول جدۃ اطعمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدسا مع ابنہا وابنہا حی رواہ الترمذی والدارمی والترمذی ضعفہ اور روایت ہے ابن

سے کہ کہا یہ مسئلہ حد کو ساتھ بیٹی اور پوتی کے اب کہو یعنی جیسا کہ کہ کی اس مسئلہ میں ابن مسعود نے کہ دلوایا تھا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ ساتھ بیٹی اور پوتی کی اور بیٹا وسکا رہ تھا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ابو داود نے ضعیف کہا ہے اس حدیث کو **ف** یعنی ایک شخص نے دادی اور باپ چھوڑ کر حضرت نے دادی کو چھٹا حصہ دلوایا باوجود وسکی بیٹی ہونے کے کہ اب نہایت کا اور مذہب علما کا یہ ہے کہ ام حدید باپ میت کے اور میت کی دادی کو کچھ نہیں پہنچتا ہے دادی باپ کے سبب سے محروم ہی ساتھ اوسکے ہے ٹہ یہ بھی کہ کہ بسبب کا اور اس حدیث کا معنی اولی ہے یہ ہیں کہ کہ بہ ضعیف ہے ائمہ میں کہ شک ہے اور لیل پکڑ سکے اس حدیث سے خوبی باپ کے سبب سے جدہ کو اس صورت میں تبرعا یعنی ازراہ احسان کے دلوایا بطریق میراث کے نہ ہوا **وعن الضحاك بن سفيان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب اليه ان ورّث امرأة اشيم الضبابي من دية زوجها رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح** اور روایت ہے ضحاک بن سفیان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف لکھا کہ وارث کرو ان یعنی میراث دو اشیم ضبابی کی عورت کو خون بہا خاوند اوسکے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** اشیم ضبابی حضرت کی حیات میں مارے گئے تھے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ دیت بعد موت کے مقتول کی اول ملک مقتول کی ہوتی ہے پھر منتقل ہوتی ہے طرف وارثوں مقتول کے اسی طرح کا اوسکے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اور آیا ہے کہ حضرت عمر اوسکو وارثوں میں تقسیم نہ کرتے تھے اور دیت کی دیت کے پس اس کی ذکر آئے ضحاک نے یہ حدیث بیان کی **وعن تميم الداري قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما السنة في الرجل من اهل الشرك يسلم على يدي رجل من المسلمين فقال هو اولى الناس بمحياه ومماته رواه الترمذي وابن ماجه والدارمي** اور روایت ہے تمیم داری سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا حکم ہے شرع کا بیچ مشرک کے کہ اسلام لایا ہو ہاتھ پر ایک شخص مسلمان کے یعنی وہ مسلمان ہو اسکے ہاتھ پر اوسکا حکم کیا ہے پس فرمایا وہ شخص یعنی جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے لائق تر ہے ساتھ زندگی اوسکی کے اور مرنے اوسکے کے یعنی ولی اوسکا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** تمیم داری مشہور صحابی ہیں اول نصرانی تھے پھر مسلمان ہوئے سنہ نو ہجری میں اور تہجد میں ایک رکعت میں ختم قرآن کرتے تھے اور کبھی ایک آیت صبح تک بار بار پڑھتے رہتے اور ایک رات نماز سے سو گئے اسی سبب اوسکے کفارہ میں برس تک نہ سوئے اور مسجد میں چراغ اول اونہوں نے روشن کیا تھا اور زمانہ اسمیں وارث ایک دوسرے کے ہوتے تھے ابتدا اسلام میں پھر منسوخ ہوا اور بعضوں نے کہا مراد اوسکے زندگی اور ساتھ نماز پڑھنے کے اوپر بعد مرنے اوسکے کے شرح طیبی **وعن ابن عباس ان رجلا مات ولم يدع وارثا الا غلاما كان اعتقه فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل له احد قالوا لا الا غلاما له كان اعتقه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم ميراثه له رواه ابو داود والترمذي وابن ماجه** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک شخص مر گیا اور نہ چھوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تھا اوسکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ہے واسطے اوسکے کوئی وارث عرض کیا صحابہ نے کہ نہیں کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تھا اوسکو پس دلوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث اوس میت کی اوس غلام آزاد کو نقل کی یہ ابو داود نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ دلوانا میراث کا ازراہ تبرع یعنی احسان کے تھا جیسا کہ گذرا حضرت عائشہ کی حدیث میں کہ وہ میراث اوسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والوں میں سے دیا اس کا بیان گذر چکا ہے اور کہا شرح لدرطاوس نے سبب ظاہر اس حدیث کے کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہے اپنے آزاد کرنے والے کا جیسا کہ وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والا غلام آزاد کا **وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يرث الولاء من يرث المال رواه الترمذي وقال هذا حديث اسناده ليس بالقوي** اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولا کا جو وارث ہوتا ہے مال کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث اسناد اسکی نہیں قوی **ف** ولا کہتے ہیں غلام آزاد کے مال کو یعنی

سو جدہ مرے اپنے مراد غلام آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کے غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اور اوسکے نسل اور یہ خصوص ہی ساتھ عصبہ کے یعنی عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہی مال میت کا وہ وارث ہوتا ہی واسطے غلام آزاد کا پس نہیں وارث ہوتی لڑکی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہی مال کی اسلئے کہ بیٹی عصبہ نہیں بلکہ عصبہ بغیرہ ہی مرد ہی ہوتے ہیں شمنی میں حاصل یہ کہ عورت وارث ولاء کی نہیں ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اوسکا آزاد کیا ہوا کسیکو آزاد کرے تو اوسکی ولاء کی وارث ہوتی ہی شرح طیبی ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کان من میراث قسم فی الجاہلیۃ فھو علی قسمۃ الجاہلیۃ وما کان من میراث ادرکہ الاسلام فھو علی قسمۃ الاسلام رواہ ابن ماجۃ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت میں سو وہ اوپر بانٹے جاہلیت کے ہی اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نے پس وہ اوپر بانٹنے اسلام کے ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت میں بٹ چکی اگر کسیکو زیادہ پہنچ گیا واپس کرنا اوسکو نہیں پہنچتا اور اگر کسیکو کم پہونچا اوسکو دعوی باقی کے لینے کا نہیں پہنچتا اور اگر بعد اسلام کے بانٹی جاوے گی تو بحسب حکم اسلام بانٹی جاوے گی ۔ مولانا وعن محمد بن ابی بکر بن حزم انہ سمع اباہ کثیرا یقول کان عمر بن الخطاب یقول عجبا للعمۃ تورث ولا تورث رواہ مالک اور روایت ہی محمد بن ابی بکر بن حزم سے یہ کہ اوسنے سنا اپنے باپ کو اکثر کہتے تھے کہ تھے حضرت عمر بن الخطاب فرماتے کہ تعجب ہی پھوپی کے واسطے نہیں کے کہ وارث ہوتا ہی اوسکا بھتیجا اور نہیں وارث ہوتی وہ بھتیجی کی نقل کی یہ مالک نے ف یہ تعجب ازراہ قیاس و عقل کے ہی اور جبکہ دیکھو طرف بجا آوری حکم کے اور طرف اسکے کہ حکمت اوسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہی تو کچھ عجب نہیں اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ اگر پھوپی مر جاوے کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا اوسکا اور اگر وہ شخص مر جاوے تو پھوپی اوسکی وارث نہیں ہوتی اور یہ مبنی ہی اوپر نہ وارث ہونے ذوی الارحام کے والا پھوپیاں ذوی الارحام سے ہیں وارث ہوتی ہیں نزدیک اونکے کہ وارث کرتے ہیں ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کے کہ مذکور ہی علم فرائض میں ۔ طیبی ع وعن عمر قال تعلموا الفرائض زاد ابن مسعود والطلاق والحج قالا فانہ من دینکم رواہ الدارمی اور روایت ہی عمر سے فرمایا سیکھو احکام فرائض کے اور زیادہ کیا ابن مسعود نے یہ کہ سیکھو احکام طلاق اور حج کے کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نے اسلئے کہ یہ علم ضروریات دین تمہاری سے ہی نقل کی یہ دارمی نے

باب الوصایا

باب ہی بیچ بیان وصیتوں کے ف وصایا جمع وصیت کی ہی جیسے خطایا جمع خطیہ کی اور وصیت اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص زندگی میں کہہ جاوے کہ میرے مرنے کے بعد یوں کرنا اور کبھی استعمال کیجاتی ہی وصیت بمعنی نصیحت کے اور وصیت کرنی عند بعض علماء ظواہر کے نزدیک واجب ہے اور اوروں کی نزدیک مستحب ہے نزد وجوب اور پہلی نازل ہونے میراث کے وصیت واجب تھی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ اسی لیے وصیت وارث کے لیے درست نہیں اور لکھا ہی علماء نے کہ جسپر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہی اوسکو کہ وصیت اوسکی ادا کی کر جاوے اور لکھکر اوسپر گواہیاں کر دیوے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق مرد مسلمان کو واسطے اوسکے ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو قبیل مال اور معاملہ سے ساتھ لوگوں کے گذارے دو راتیں مگر کہ وصیت اوسکی لکھی ہو اوسکے پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی کسیکا حق رکھتا ہو اپنے ذمہ یا کچھ معاملہ ہو لوگوں سے تو چاہیے کہ دو راتیں گذرنے پاویں مگر وہ اوسکے پاس وصیت نامہ لکھا ہو اور مراد دو راتوں سے زمانہ قلیل ہی اور کہتے ہیں علماء ظواہر طرف واجب ہونے وصیت کے بسبب اس حدیث کے اور نہیں دلالت ہی اسمیں واجب ہونے پر لیکن اگر ہو کسی پر دینا اسکا یا امانت ہو کسیکی تو لازم ہی وصیت کرنی اوسکی اور مستحب ہی جلدی کرنی وصیت اور لازم ہی کہ اوس وصیت کو لکھکر دو گواہیان وصیت نامہ پر کر دیوے ع س وعن سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يعودني فقلت يا رسول الله ان لي مالا كثيرا وليس يرثني الا ابنتي افاوصي بمالي كله قال لا قلت فالثلثين قال لا قلت
فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تذر ورثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون
الناس وانك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله الا اجرت بها حتى اللقمة ترفعها الى في امرأتك متفق عليه اور روایت ہے سعد بن
ابی وقاص سے کہا بیمار ہوا میں اوس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہنچا میں کنارہ موت پر پس آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت
کو پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے مال ہے بہت اور نہیں وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا میں وصیت کروں نہیں ساتھ تمام مال اپنے کے فرمایا کہ
نہیں کہا میں نے پس دو تہائی مال اپنے کی وصیت کروں نہیں فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس آدھے مال کی وصیت کروں فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس تہائی کی وصیت کروں
فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت ہے تحقیق تو یہ کہ چھوڑ کر جاوے اپنے وارثوں کو غنی بہتر ہے اس سے کہ چھوڑے انکو مفلس اس حال میں کہ ہاتھ پھیلاویں آگے
لوگوں کے مانگنے کے لیے اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کرے تو ساتھ اوس خرچ کرنیکے رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب دیا جاویگا
تو سبب اوس کے یہانتک کہ لقمہ اٹھا دیوے اوسکو طرف منہ بیوی اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض
میں سے یا ایسے وارثوں میں سے کہ خوف اونکے ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہیں سوا بیٹی کے یہہ تاویل اسلیے کی کہ وارث اونکے بہت عصبات تھے
اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مباح ہے جمع کرنا مال کا اور عدل کرے وارثوں کے حق میں اور اتفاق ہے سب علماء کا اسپر کہ جس میت کا کوئی وارث
ہو تو نہیں جاری ہوتی وصیت اسکی تہائی مال سے زیادہ میں مگر جب کہ وارث جائز رکھیں وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ ساری مال کی جائز رکھیں اور جس
میت کا کوئی وارث نہو تو بھی مذہب جمہور علماء کا تو یہی ہے کہ زیادہ تہائی سے وصیت صحیح نہ ہوگی اور جائز رکھا ہے اسکو ابو حنیفہ اور علما اونکے نے اور اسحق
اور احمد سے ایک روایت میں اور اس حدیث میں رغبت دلائی ہے اقربا سے سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثوں پر اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قرابتیوں سے
سلوک کرنا افضل ہے غیروں کے دینے سے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنے سے اپنے عیال پر ثواب پایا جاتا ہے جبکہ ارادہ کرے اللہ تعالی کی رضامندی کا اور یہہ
بھی معلوم ہوا کہ مباح میں اگر ارادہ کرے رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہے بیوی کے حظ دنیوی ہے اور لقمہ اوسکے منہ میں دینا وقت خوشی کے عادة
ہے اور وہ بہت دور ہے طاعت سے اور امور آخرت سے اور باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ اگر نوالہ دینے میں ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو اوسمیں بھی ثواب
ملتا ہے پس غیر حالت میں بطریق اولی ثواب ملیگا طیبی

الفصل الثاني

فصل دوسری عن سعد بن ابي وقاص قال عادني رسول الله
صلى الله عليه وسلم وانا مريض فقال اوصيت قلت نعم قال بكم قلت بمالي كله في سبيل الله قال فما تركت لولدك قلت هم اغنياء
بخير فقال اوص بالعشر فما زلت اناقصه حتى قال اوص بالثلث والثلث كثير رواه الترمذي روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا خبر گیری کی
کو میری آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں تھا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہے تو نے کہا میں نے ہاں فرمایا کسقدر مال کی وصیت کا ارادہ کیا تو نے کہا
میں نے اپنی ساری مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہے بیچ اللہ کی راہ میں فرمایا پس کیا چھوڑا تو نے واسطے اولاد اپنی کے کہا میں نے وہ غنی ہیں ساتھ مال کے پس فرمایا وصیت
دسویں حصہ کی پس ہمیشہ رہا میں کہ کم گنتا تھا اوس چیز کو کہ فرماتے تھے حضرت یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتھ تہائی کے اور تہائی بہت ہے نقل کی یہ
ترمذی نے **وعن** ابي امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته عام حجة الوداع ان الله قد اعطى
كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث رواه ابو داود وابن ماجة وزاد الترمذي الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم على الله وعن
ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا وصية لوارث الا ان يشاء الورثة منقطع هذا لفظ المصابيح وفي رواية الدارقطني
قال لا تجوز وصية لوارث الا ان يشاء الورثة اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے

سنا میں نے حجۃ الوداع میں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہر صاحب حق کو حق اوسکا پس نہیں وصیت واسطے وارث کے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور کیا ترمذی نے کہ
فرزند واسطے صاحب فراش کے ہے اور واسطے زنا کرنیوالے کے محرومی ہے اور حساب اونکا اللہ پر ہے روایت کی گئی ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ چاہیں وارث یہ حدیث منقطع ہے یہ لفظ مصابیح کی ہیں اور بیچ روایت دارقطنی کے یہ الفاظ ہیں کہ فرمایا حضرت نے نہیں جائز ہوتی
وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ چاہیں وارث ف اللہ تعالیٰ نے دیا ہے یعنی وارثوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حصہ معین ہے خواہ صاحب فرض ہو یا عصبہ پس وارث کو وصیت
کی نہیں درست وصیت کرنی جائز کسی وارث کے لیے کہ اور وارثوں سے حصہ زیادہ دیا جاوے تو شرعاً اوسکا اعتبار نہیں مگر سب وارث کہ جب ہوں بالغ
وارث کے لیے زیادہ اوسکے حصے سے درست ہے جب وصیت میت کی مضائقہ نہیں اور پہلے اوترنے میراث کے وصیت اقربا کے لیے فرض تھی پھر جب آیت میراث کی اتری تو حکم
ہوا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو کہتے ہیں کہ بچھا کرتی ہے نیچے اپنے خاوند کے مانند فرش کے اور مراد فرش سے یہاں صاحب فرش ہے یعنی کوئی شخص کسی عورت سے
زنا کرے اور اوس سے بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوگا طرف صاحب فراش کے خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنی مالک اوسکا یا صحبت کرنیوالا ساتھ شبہ کے اور زانی کے لیے پتھر ہیں
یعنی وہ محروم ہے کہ نسب لڑکے کا اوس سے ثابت نہیں ہوگا اور میراث اوسکی اسکو نہیں پہنچیگی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہے اور حساب اونکا اللہ پر ہے یعنی ہر ایک کو
موافق کرتوت اوسکی کے جزا دیگا اس عبارت کو دوسرے مضمون سے بہت مناسبت ہے یعنی ہم زنا کرنیوالوں پر حد قائم کرتے ہیں اور حساب اونکا خدا تعالیٰ پر ہے چاہے مواخذہ کرے
اور اگر چاہے بخشدے اور احتمال ہے یہ مراد ہو اس سے کہ جو کوئی زنا کرے یا کوئی اور گناہ کرے اور قائم ہو اوس پر حد پس حساب اوسکا اللہ پر ہے اگر چاہے بخشدے اور اسکو اگر
چاہے عذاب کرے طیبی وعن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرجل ليعمل والمرأة بطاعة الله ستين سنة ثم يحضرهما
الموت فيضاران في الوصية فتجب لهما النار ثم قرأ ابو هريرة من بعد وصية يوصى بها او دين غير مضار الى قوله وذلك الفوز
العظيم رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورت البتہ
بندگی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ساٹھ برس پھر آتی ہے اونکو موت یعنی علامات موت کی پس ضرر پہنچاتے ہیں وصیت کرنے میں پس واجب ہوتی ہے اونکے لیے دوزخ پھر پڑھی
ابو ہریرہ نے یہ آیت میراث لیکن پیچھے وصیت کے کہ وصیت کیا جاوے ساتھ اوسکے یا پیچھے دین کے درحالیکہ نہ ضرر پہنچانیوالا ہو یعنی یہ آیت اس قول تک اور یہ ہے مراد
بڑی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف ضرر پہنچاتے ہیں یعنی وارثوں کو بسبب وصیت کرنیکے واسطے اجنبی کے زیادہ تہائی
یا ہبہ کر دیتے ہیں تمام مال اپنا ایک وارث کو تاکہ نہ پہنچے اور وارث کو کچھ مال اونکی میراث سے یہ مکروہ ہے اور اللہ کے حکم سے بھاگنا ہوتا ہے اسی سبب سے لائق عذاب
دوزخ کے ہوتے ہیں پھر ابو ہریرہ نے واسطے تائید اس حدیث کی اور بیان کرنے اوسکے یہ آیت پڑھی من بعد وصیۃ الخ کہ اوس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وصیت کر
میں ضرر پہنچاویں بسبب وصیت کرنیکے زیادہ تہائی سے ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات على وصية مات على سبيل وسنة ومات على تقى وشهادة ومات مغفورا له رواه ابن ماجه روایت ہے
جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا وصیت پر یعنی وقت مرنے کے وصیت کی کچھ مال دینے کی فقرا کو مرا طریق مستقیم پر اور طریقہ سنت پر اور
مرا تقوی پر اور شہادت پر یعنی داخل متقیوں اور شہیدوں میں ہوا اور مرا اس حال میں کہ بخشش کیگئی اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے وعن عمرو بن شعيب
عن ابيه عن جده ان العاص بن وائل اوصى ان يعتق عنه مائة رقبة فاعتق ابنه هشام خمسين رقبة فاراد ابنه عمرو ان
يعتق عنه الخمسين الباقية فقال حتى اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان ابي
اوصى ان يعتق عنه مائة رقبة وان هشاما اعتق عنه خمسين وبقيت عليه خمسون رقبة افاعتق عنه فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه لو كان مسلما فاعتقتم عنه او تصدقتم عنه او حججتم عنه بلغه ذلك رواه ابو داود اور روایت ہے عمرو

سے نقل کی انہی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کیا اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے یہہ کہ عاص بن وائل نے وصیت کی یہہ کہ آزاد کیے جاوین اوسکی طرف سے
سو بردے پس آزاد کیے اوسکے بیٹے ہشام نے پچاس بردے اور ارادہ کیا بیٹے اوسکے عمرو نے یہہ کہ آزاد کرے اوسکی طرف سے پچاس جو باقی یعنی سو مین سے جو باقی
تھے پہر کہا عمرو نے یعنی اپنے دلمین کہ نہین آزاد کرونگا مین یہانتک کہ پوچھون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہہ کہ اوسکی طرف سے آزاد کرنا بعد کفر کے درست ہے یا نہین
پس آئے عمرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرے نے یعنی عاص نے وصیت کی تھی یہہ کہ آزاد کیے جاوین اوسکی طرف سے سو بردے
اور تحقیق ہشام نے کہ بہائی میرا ہی آزاد کیے اوسکے طرف سے پچاس بردے اور باقی رہے اوپر میرے پچاس بردے یعنی بموجب وصیت کے پچاس بردے کیا پس مین
آزاد کرون اوسکی طرف سے یعنی پچاس باقی کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتے تم اوسکی طرف سے یا صدقہ دیتے
اوسکی طرف سے یا حج کرتے اوسکی طرف سے پہنچتا اوسکو یہہ نقل کی ابوداود نے **ف** عاص بن وائل نے پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اوسکے دو بیٹے تہے ہشام
بن عاص اور عمرو بن عاص یہہ دونون مسلمان ہوئے تہے اور صحابہ مین سے تہے رضی اللہ تعالی عنہم اور حاصل حضرت کے جواب کا یہہ ہی کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات کا
ثواب اوسکو پہنچتا جو کہ وہ مسلمان تہا نہین اوسکو کچہہ ثواب دکہائی نہ دیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہین کافر کے لیے اور اوسکو ہوئیگا عذاب
اسکے شرع نہ ہوا اور مسلمان کے لیے مفید ہی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ**
مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ کاٹے میراث اپنے وارث کی کاٹیگا اللہ تعالی میراث اوسکی بہشت سے دن قیامت کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابوہریرہ سے
ف یعنی اللہ تعالی نے جو مومن سے وعدہ فرمایا ہی وارث ہونے بہشت کا اس آیت مین یرثون الفردوس پس جو کوئی اپنے وارث کو محروم کریگا میراث سے اللہ تعالی
دن قیامت کے بہشت کی وراثت سے محروم رکہیگا یعنی بہشت مین پہلے داخل کریگا اول وہلہ مین نجات پانیوالونکے ساتہہ **کِتَابُ النِّکَاحِ** کتاب بیچ
بیان نکاح کے **ف** نکاح کے معنی ہین ملنا اور جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنی پر اور عقد پر بہی آیا ہی کہ انہین بہی یہہ معنی پایا جاتا ہی اور حنفیہ کے
نزدیک نکاح کرنا واجب ہی وقت توقان کے یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کی زنا مین گرفتار ہو جاویگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور فرض اوس
صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا اوسکا اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرت رکہتا
ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینے کی پس گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنے نکاح کے اور ثواب پاتا ہی اگر نیت کرے بچنے کی زنا سے اور بچہ ہونیکی اور کوئی عبادت
ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کے وقت سے اب تک اور پہر جنت مین بہی باقی ہی سوای نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہی وقت خوف ظلم کے یعنی اگر
خوف ہو اوسکا کہ مزاج برا ہی بیوی پر زیادتی کریگا اور خبرگیری اوسکی نہین کر سکیگا تو مکروہ ہی اور یقین ہو ظلم کریگا تو حرام ہی نکاح کرنا اور مستحب ہی اعلان کرنا
نکاح کا اور پڑہنا خطبہ کا پہلی نکاح کے اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعہ کے اور مستحب ہی کہ نکاح اہل بیتی یا اولاد صحبت ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکہہ لے بیوی کو
پہلی نکاح کے اور مستحب ہی کہ ہو بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کے اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور زیادہ ہو خاوند سے خلق مین اور ادب مین اور حسن مین
اور ورع مین اور منعقد ہوتا ہی نکاح ساتہہ ایجاب اور قبول کے کہ دونون ساتہہ لفظ ماضی کے ہوئین جیسے عورت کہے کہ نفس اپنا تیری بیوی کر دیا اور مرد کہے
قبول کیا یا مرد کہے کہ مین نے تجہسے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا ایجاب و قبول مین سے ایک ساتہہ لفظ ماضی کے ہو جیسے عورت کو کہے نکاح کر مجہسے اور وہ کہے
نکاح کیا مین یا عکس اوسکا اور اگر کہو مرد کہ دیا تو نے نفس اپنا یا قبول کیا تو نے اور عورت کہے دیا یا قبول کیا بغیر لفظ مین کے تو بہی درست ہی اور اگر کہے آگے
گواہون کے کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہی ساتہہ لفظ نکاح اور تزویج کے اور اون الفاظ کے کہ موضوع ہین واسطے
تملیک عین کے فی الحال مثل بیع و شراء اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتہہ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کی اور شرط ہی نکاح کی یہہ کہ سنے گواہ

عاقدین میں اور لفظ دوسرے کا اور گواہ ہوں دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتیں اور ہوں دونوں گواہ مکلف مسلمان اور سنیں دونوں گواہ معاً لفظ عاقدین کی پس نہیں صحیح ہوگا نکاح اگر دو گواہ سنیں متفرق اور جائز ہے ہوا دو گواہ ہونگے فاسق یا حد لگائی گئی قذف میں یا دو اندھے ہوں یا دو بیٹے ہوں عاقدین کے یا دو بیٹے ہوں ایک کے ان دونوں میں سے اور اگر ایک نے کسی کو حکم کیا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کر دے پس اوس نے نکاح کیا اوسکا سامنے ایک مرد کے اور باپ ویسکے تو جائز ہوگا اور باپ کے بیٹھے پیچھے سو دو گواہوں کے درست نہیں شرح درمختار ملتقی الابحر ف فوائد نکاح کے پانچ ہیں کم ہونا شہوت کا اور بندوبست ہونا گھر کا اور کثرت کنبہ کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری کرنے بیوی اور عیال کی اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کے تین ہیں عاجز ہونا طلب حلال سے اور فراخی کرنی حرام میں اور قصور ہونا ادا حقوق عورتوں کی میں اور صبر کرنا عورۃ کی بداخلاقی پر اور اوٹھانا ایذا عورۃ کی اور باز رہنا سبب بیوی اور اولاد کی حقوق اللہ تعالی کی سے پس اگر موجود ہوں فوائد اور جمع ہوں آفات تو تجرد رہنا افضل ہے اور اگر برابر ہوں دونوں امر یعنی فوائد اور آفات برابر ہوں جس چیز سے دین کی باتوں میں زیادتی ہو اوسکو ترجیح دیکا دے مثلاً نکاح کیے سے شہوۃ کم ہوتی ہے اور نکاح کرنے میں حیل یہ ہے کہ عبادت میں ہوسکی کا عورۃ کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہے اسلئے کہ نکاح نہ کریگا تو زنا میں گرفتار ہوگا اور خصلتیں پسندیدہ منکوحہ میں آٹھ ہیں ایک دین یک اور حسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہ کہ نہ ہو بہت قریب یہ خصلتیں احیاء العلوم سے نقل کی گئیں ہیں مولانا عبد العزیز

الفصل الاول

صح ہے عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء متفق علیہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ جوانوں کے جو کوئی طاقت رکھے تم میں سے باہ کی یعنی نفقہ اور مہر کی پس چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت دبانے والا ہے نظر کو کہ اجنبی عورت پر نظر نہیں پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہے ستر کو یعنی حرام کاری سے اور جو شخص کہ نہ طاقت رکھے اسباب نکاح کی پس چاہیے روزہ رکھے پس تحقیق روزہ رکھنا اوسکے لیے خصی کرنا ہے یعنی جیسے فوطے کوٹنے سے شہوۃ جاتی رہتی ہے اسیطرح روزہ رکھنے سے جاتی رہتی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف آدمی بعد بالغ ہونیکے جوان کہلاتا ہے اور حد جوانی کی امام شافعی کی نزدیک تیس برس کی عمر تک ہے اور امام اعظم کے نزدیک چالیس برس کی عمر تک ہے وعن سعد بن ابی وقاص قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا متفق علیہ روایت ہے سعد ابن ابی وقاص سے کہا رد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر تبتل کو یعنی نکاح کی ترک کرنیکو اور اگر اذن دیتے اونکو البتہ خصی ہوتے ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف تبتل کے معنی ہیں انقطاع کرنا عورتوں سے اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاری کے ہاں اچھا تھا پس عثمان بن مظعون صحابی نے تبتل کی اجازت چاہی حضرت نے منع فرمایا کہ بہت ہو نسل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہے اسپر سعد بن ابی وقاص راوی نے کہا کہ اگر عثمان کو حضرت اجازت تبتل کی دیتے تو ہم سب اپنے کو خصی کر ڈالتے تا احتیاج طرف عورتوں کے نہ پڑتی کہا طیبی نے کہ حق ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتے عثمان کو تو ہم بھی تبتل کرتے پس یہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتے یہ مبالغہ کیا ہے یعنی اگر حضرت اونکو اذن دیتے تو ہم مبالغہ کرتے تبتل میں یہاں تک کہ خصی ہو جاتے اور نہیں ارادہ کیا ساتھ اسکے حقیقۃ خصی ہونا اسلئے کہ وہ غیر جائز ہے اور نووی نے کہا کہ سعد نے یہ کہا گمان اونکے کہ جائز ہے خصی ہونا اور یہ گمان انکا موافق واقع کے نتھا اسلیے کہ خصی ہونا آدمی کو ہمیشہ حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور اسیطرح خصی کرنا ہر جانور غیر ماکول کا حرام ہے اور جو جانور کھایا جاتا ہے اوسکا خصی کرنا درست ہے چھوٹی عمر میں اور حرام ہے بڑی عمر میں اور امام شافعی کے نزدیک بغیر نکاح کے رہنا افضل ہے ملا علی نے مرقاۃ میں دلیل شافعی کی نقل کر کر نقل کی ہیں بہت سی دلیلیں امام ابوحنیفہ کی کہ انکے نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہے اور نووی شافعی نے تو جانور خصی کرنے میں یہ تفصیل لکھی ہے جو ذکر کی گئی ہے اور درمختار اور ہدایہ میں بدون تفصیل عمر کے لکھا ہے کہ خصی کرنا چارپایوں کا جائز ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاتی ہی عورت بسبب چار چیز کے بسبب مال اوسکے اور بسبب حسب اوسکے اور بسبب جمال اوسکی کے اور بسبب دین اوسکے پس مطلب پا تو ساتھ دین والی کے خاک آلودہ ہوں ہاتھ تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بسبب حسب اوسکے یعنی بسبب بزرگی اور شرافت اوسکی ذات میں اور اوسکی قوم میں یعنی لوگ طالب اوسکے ہوتے ہیں کہ عورت ہو قوم اشراف سے کہ بیچ نسبت فرزند کی اوس سے شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ عادت لوگونکی یہہ ہی کہ عورتوں کے نکاح کرنے میں رغبت کرتے ہیں بسبب چار چیزوں کے اور ذکر کی گئی سب کے اس دیندار کو لائق یہہ ہی کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور قولہ تربت یداک یعنی خوار و ہلاک ہو جیو یہہ بد دعا ہی لیکن یہاں دعای بد منظور نہیں ہی بلکہ مراد رغبت دلاتی ہی اور کوشش کی بیچ طلب کرنے عورت دیندار کے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمام متاع ہی اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیک بخت ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** متاع ہی یعنی دنیا فائدہ اوٹھانا قلیل ہی اور نفع ہی جاتا رہیوالا سفر آخرت بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹھاتے ہیں ساتھ اوسکے دنیا میں عورت نیک بخت ہی اسلیے کہ مددگار ہوتی ہی اوپر آخرت کے ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر عورتوں کی کہ سوار ہوتی ہیں اونٹوں پر نیک بخت عورتیں قریش کی ہیں بہت شفقت کرنیوالی ہیں بیچ عورتوں کے اوپر اولاد کے بیچ چھوٹی عمر اوسکی کے اور بہت حفاظت کرنیوالی ہیں بیچ عورتوں کے خاوند پر بیچ مال اوسکے کہ وہ اوسکے قبضہ میں ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار ہوتی ہیں الخ مراد عورتیں عرب کی ہیں کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکھتی ہیں اسلیے گویا کہ فرمایا بہترین عورتیں عرب کی نیک بخت عورتیں قریش کی ہیں ع ع

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑا میں نے پیچھے اپنے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرنیوالا ہو مردوں کو عورتوں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیے کہ طبیعتیں مردونکی اکثر خواہش کرتی ہیں طرف عورتونکی پس پڑتی ہیں حرام میں اور سعی کرتے ہیں قتال اور عداوت میں بسبب عورتوں کی اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ رغبت دلاتی ہیں عورتیں مردونکو دنیا میں اور فتنہ دنیا سے زیادہ اور کوئی چیز مضر ہی کہ اوسکے حق میں فرمایا ہی حضرت نے حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور یہہ جو فرمایا کہ پیچھے اپنے معلوم ہوا کہ ظہور عورتوں کے فتنہ کا بعد حضرت کے ہوا حضرت کے زمانہ میں ایسا نہ تھا اسلیے کہ اوس وقت میں غلبہ حق کا تھا اور بعد حضرت کے ظہور باطل کا ہوا ع

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا میں پس دیکھتا ہی کہ کسطرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے پس تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا تھا بسبب عورتوں کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دنیا شیرین الخ یعنی میٹھی چیز ہی مرغوب الطبع ہی اور سبز چیز آنکھوں میں اچھی معلوم ہوتی ہی ایسی ہی دنیا دلوں میں بہاتی ہی اور آنکھوں میں اچھی معلوم ہوتی ہی اور اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہی دنیا میں یعنی تم بمنزلہ وکیلوں کے ہو بیچ تصرف کرنے دنیا میں اور حقیقت میں دنیا ملک اللہ تعالی کی ہی پس دیکھتا ہی اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتے ہو اور یا معنی اسکے یہہ ہیں کہ اللہ تعالی نے کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگوں کا کہ تم سے پہلے تھے پس جو کچھ کہ اونکے پاس تھا بس دیکھتا ہی کہ کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتھ حال اونکے اور کیونکر تدبیر کرتے ہو اونکے مال میں اور بچو دنیا سے یعنی دنیا کے مال و جاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونیوالی ہی اور اوسکی حلال میں حساب ہی اور اوسکی حرام پر عذاب اور ڈرو عورتوں سے یعنی بسبب اونکی میل کرو ممنوع چیزوں کی طرف اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا الخ منقول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت میں ایک شخص بلعم بن باعورا نامی مستجاب الدعوات تھا اور اسم اعظم اوسکو یاد تھا

حضرت موسی علیہ السلام بقصد جنگ جبارون کے وہ بیت شام میں پہنچے زمین بنی کنعان کے اتری تو قوم بلعم بلعم کے پاس گئی اور کہا کہ موسی علیہ السلام
لشکر بہت بھاری ساتھ لیکر ہم کو نکالنے کے لیے آئے ہیں ہمارے لیے دعا کرو کہ یہاں سے پھر جاویں بلعم نے کہا کہ میرے سے یہ کیونکر ہوتا ہے تم نہیں جانتے کہ وہ پیغمبر ہیں
جو کچھ بد دعا میں کرونگا اور فرشتے میرے ساتھ ہیں اگر بد دعا ان پر کروں تو دنیا اور آخرت میری برباد ہووے پس اوسکی قوم نے بہت الحاح و زاری کی بلعم نے کہا کہ میں حق
تعالی سے دیکھوں کیا حکم ہوتا ہے اور وہ بغیر استخارہ کے کوئی کام نہ کرتا تھا جب استخارہ کیا تو خواب میں منع کیا کہ پیغمبر پر بد دعا مت کر لیکن
اپنی قوم کے آگے یہ خواب ظاہر کیا تو قوم اوسکی اسکے لیے تحفے لائی اور بہت الحاح اور گریہ و تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فتنہ میں ڈالا اور وہ بلعم فتنہ میں
اپنے گدھی پر سوار ہو کر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کے کہ ادھر لشکر موسی کا تھا راہ میں کئی بار اوسکا گدھا زمین پر گرا اور وہ مارتا اور کھڑا کرتا تھا اور چلاتا تھا اور بولا گدھا
ساتھ حکم الہی کے کہ واے ہے تجھ پر بلعم نہیں دیکھتا ہے تو کہ کہاں جاتا ہے اور ملائکہ میرے آگے آگے مجھکو پھیرتے ہیں بلعم نے گدھی کو چھوڑ کر پیادہ چلا اور پہاڑ پر چڑھا
اور دعا کی ہر کلمہ کہ بنی اسرائیل کے حق میں بد دعا کا ارادہ کرتا تھا قدرت الہی سے بجای بنی اسرائیل کے نام قوم بلعم کا زبان سے نکلتا تھا تو قوم نے کہا کہ کیا کرتا ہے
بلعم نے کہا کہ حق تعالی نے مجھکو تابع اپنے بغیر ارادہ میرے کے نکلتا ہے بعد ازان زبان بلعم کی منہ سے نکلکر سینہ پر آپڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرت میری دونوں برباد ہوئیں لیکن ایک
حیلہ کرنا چاہیے کہ اپنی عورتوں کو آراستہ کر کر کچھ چیزیں اونکی ہاتھ میں دیکر بیچو بنی اسرائیل کے لشکر میں اون چیزوں کے بیچنے کے حیلے سے اور ان کو کہدو کہ اگر کوئی شخص تم میں سے
کسیکو تم میں سے طلب کرے تو انکار نہ کرنا اگر ایک شخص بھی انمیں سے زنا میں مبتلا ہوگا تو ہم تمہاری فتح ہو جاویگی قوم بلعم نے ایسا ہی کیا جبکہ عورتیں انکی لشکر میں آئیں
انمیں سے ایک عورت تھی کہ نام اوسکا کستی بنت صور تھا جب گذری آگے ایک سردار بنی اسرائیل کے کہ زمری بن شلوم اوسکا نام تھا دیکھ کر اوس عورت کو فریفتہ اوسکی خوبی کا ہوا
اور ہاتھ اوسکا پکڑکر حضرت موسی علیہ السلام کے پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو بھی حرام کہتے ہو حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا ہاں مگر اسکے پاس نجانا زمری نے کہا میں
تمہارا کہنا نہ مانونگا اور اوس عورت کو خیمہ میں لیجا کر اوس سے زنا کیا حق تعالی نے اوسکی شامت سے وبا لشکر بنی اسرائیل پر بھیجی ایک ساعت میں ستر ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور
حضرت ہارون کا کہ مرد قوی اور سردار و نقیب حضرت موسی کا تھا اس امر کی خبر پاکر حربہ اپنا لیکر زمری کے خیمہ میں آیا اور زمری کو اور اوس عورت کو مار ڈالا اور کہا الہی کیا تو آسودہ
اس شخص کے ہلاک کرنے سے تو اوسکی وقت وبا دفع ہو گئی پس جو حدیث میں فرمایا کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا سبب عورتوں کے تھا وہ یہ تھا جو مذکور ہوا مع بحر العلوم **وعن ابن عمر**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشؤم فی المرأۃ والدار والفرس متفق علیہ وفی روایۃ الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ اور روایت
ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحوست عورت میں اور گھر میں اور گھوڑے میں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ
تین چیزوں میں ہوتی ہے عورتوں میں اور مکان میں اور چار پاؤں میں **ف** شؤم ضد یمن کی ہے یعنی بے برکتی کہ اوسکو نحوست بھی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں ان تین چیزوں میں
مراد نحوست سے کیا ہے بعضوں نے تو کہا کہ نحوست گھر کی یہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسائے برے ہوں اور نحوست عورت کی یہ ہے کہ بہت مہر اوسکا اور بدخلق ہو اور
زبان دراز ہو اور بانجھ ہو اور نحوست گھوڑے کی یہ ہے کہ شوخ ہو اور دشمن ہو قدم اوسکا اور نہ جہاد کیا جاوے اوس پر اور بعضوں نے کہا کہ مراد نحوست سے
انمیں یہ ہے کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز میں تو ان تین چیزوں میں ہوتی پس معلوم ہوا کہ نحوست کسی چیز میں نہیں ہے یہ تینوں چیزیں فال نیک کے قبیل سے ہیں جیسے اور
حدیث میں فرمایا کہ اگر کوئی چیز پھر جاتی تقدیر سے تو عین تھی یعنی نظر بد اور بعضوں نے کہا یہ تعلیم ہے حضرت کی طرف سے امت کو کہ جسکو گھر مکروہ ہو جاوے
رہنا اوسکا یا عورت ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گھوڑا ہو کہ جانا معلوم ہوتا ہو اوسکو چاہیے کہ جدا کر دے ان تینوں سے کہ اوس گھر سے اٹھ جاوے اور طلاق دیدے اوس عورت کو اور بیچ
ڈالے گھوڑے کو پس نہیں ہے یہ قبیلہ طیرہ منہی عنہا سے یعنی شگون بد ماننا جو منع ہے یہ اس قبیلہ سے نہیں ہے حاصل یہ ہے کہ لوگوں میں جو مشہور ہے کہ یہ مکان منحوس
ہوا یا قدم اس گھوڑے کا یا عورت کا نامبارک ہے اور وہاں مرد نہیں جیتے ہیں یہ بات ایسی ہی ہے **وعن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فلما
قفلنا کنا قریبا من المدینۃ قلت یا رسول اللہ انی حدیث عہد بعرس قال تزوجت قلت نعم قال ابکر ام ثیب قلت بل ثیب**

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا جاتا ہے عورت سے بسبب چار چیزون کے بسبب مال اوسکے کے اور بسبب حسب اوسکے کے اور بسبب جمال اوسکے کے اور بسبب دین
اوسکے کے پس مطلب پا تو ساتھ دین والی کے خاک آلودہ ہون دونون ہاتھ تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بسبب حسب اوسکے یعنی بسبب بزرگی اور شرافت
اوسکی ذات میں اور اوسکی قوم مین یعنی لوگ طالب اسکے ہوتے ہین کہ عورت ہو قوم با شرافت سے کہ بیچ نسبت فرزندونکے اوس سے شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا
یہ ہے کہ عادت لوگونکی یہہ ہے کہ عورتون کے نکاح کرنے مین رغبت کرتے ہین بسبب چار چیزون مذکورہ کے پس دیندار کو لائق یہہ ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ
ہون الخ یعنی خوار و ہلاک ہو سو یہہ بددعا ہے لیکن یہان دعای بد منظور نہین ہے بلکہ مراد رغبت دلانی ہے اوپر کوشش کرنیکے بیچ طلب کرنے عورت دیندار کے ع ش ع
وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا کلہا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ رواہ مسلم
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمام متاع ہے اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف**
متاع ہے یعنی دنیا فائدہ اوٹھانا قلیل ہے اور نفع ہے جاتا بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹھاتے ہین ساتھ اوسکے دنیا مین عورت
نیکبخت ہے اسلیے کہ مددگار ہوتی ہے امور آخرۃ پر ش ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء رکبن الابل
صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ان عورتونکی کہ سوار ہوتی ہیں اونٹون پر نیکبخت عورتین قریش کی ہین بہت شفیق ہوتی ہین سب عورتون سے اولاد پر بیچ چہوٹی عمر اونکی کے اور
بہت حفاظت کرتی ہین سب عورتون سے خاوند کے بیچ مال اوسکے کہ اونکے قبضہ مین ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار ہوتی ہین الخ مراد عورتین
عرب کی ہین کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکہتی ہین پس گویا کہ فرمایا بہترین عورتین عرب کی نیکبخت عورتین قریش کی ہین ش ع ح ع **وعن** اسامۃ
بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء متفق علیہ اور روایت ہے اسامہ
بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین چہوڑا مینے پیچہے اپنے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردونکو عورتون سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
اسلیے کہ طبیعتین مردونکی اکثر خواہش کرتی ہین طرف عورتونکی اور پڑتے ہین بیچ حرام مین اور سعی کرتے ہین قتال اور عداوت مین بسبب عورتونکی اور ادنی درجہ یہہ ہے کہ رغبت
دلاتی ہین عورتین مردونکو دنیا مین اور دنیا سے زیادہ اور کونسی چیز مضر ہے کہ اوسکے حق مین فرمایا ہے حضرت نے حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور یہہ جو فرمایا کہ پیچہے میرے
اس سے معلوم ہوا کہ ظہور عورتون کے فتنہ کا بعد حضرت کے بہت ہوا حضرت کی زمانہ مین ایسا نہ تہا اسلیے کہ اوسوقت مین غلبہ حق کا تہا اور بعد حضرت کے غلبہ باطل کا ہوا
ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فینظر کیف تعملون
فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دنیا شیرین سبز ہے اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے تمکو دنیا مین پس دیکہتا ہے کسطرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے پس تحقیق اول فتنہ
بنی اسرائیل کا تہا بسبب عورتون کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دنیا شیرین الخ یعنی میٹہی شیرین ہے مرغوب الطبع ہے اور سبز ہے آنکہون مین اچہی معلوم ہوتی ہے ایسی ہی دنیا
دلون مین پیاری ہے اور آنکہون مین اچہی معلوم ہوتی ہے اور اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہے دنیا مین یعنی تم بمنزلہ وکیلون کے ہو بیچ تصرف کرنے کی دنیا
مین اور حقیقت مین دنیا ملک اللہ تعالی کی ہے پس دیکہتا ہے اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتے ہو یا یہ معنی اسکے یہہ ہین کہ اللہ تعالی نے کیا ہے تمکو خلیفہ اون لوگون کا
کہ تہے پہلے تمسے پس دیا تمکو جو کچہہ کہ اونکے پاس تہا پس دیکہتا ہے کہ کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتہہ حال اونکے اور کیونکر تدبیر کرتے ہو اونکے مال مین اور بچو دنیا سے یعنی دنیا
کے مال جاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونیوالی ہے اور اوسکے حلال مین حساب ہوتا ہے اور اوسکی حرام پر عذاب ہے اور ڈرو عورتون سے یعنی بسبب اونکی میل کرو ممنوع چیزونکی طرف
اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا الخ منقول ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تہا اور اسم اعظم اوسکو یاد تہا جبکہ

حضرت موسی علیہ السلام بقصد جنگ جبارون کے ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کے اوترے تو قوم بلعم بلعم کے پاس آئی اور کہا کہ موسی علیہ السلام بہت سا لشکر لیکر ہمارے نکالنے اور قتل کرنے کے لیے آئے ہین ہمارے لیے دعا کرو کہ یہان سے پھر جاوین بلعم نے کہا کہ مین جو کچھ جانتا ہون تم نہین جانتے پیغمبر خدا اور مؤمنین پر کیونکر بد دعا کرون اور اگر مین دعای بد کرون تو دنیا اور آخرت میری دونون جاتی ہین اوسکی قوم نے بہت الحاح و تکرار کی بلعم نے کہا کہ مین استخارہ کر لون اور اللہ تعالی سے دیکھون کیا حکم ہوتا ہے اور وہ بغیر استخارہ کے کوئی کام نہ کرتا تہا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین منع کیا کہ پیغمبر اور مومنون پر بد دعا مت کر بلعم نے اپنی قوم کے آگے یہہ خواب ظاہر کیا قوم اوسکی اوسکے لیے تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فتنہ مین ڈالا اور بلعم نے اپنی گدہی پر سوار ہوکر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کے کہ تا لشکر موسی کو دیکھے اور راہ مین کئی بار اوسکا گدہا زمین پر گرا اور وہ بہت مارکر اوسکو اوٹہاتا تہا آخر گدہا ساتہہ حکم الہی کے بولا کہ وای ای بلعم نہین دیکھتا ہے تو کہ کہان جاتا ہے اور ملائکہ میرے آگے آکر مجکو پھیرتے ہین بلعم نے گدہی کو چھوڑکر پیادہ پا ہوکر پہاڑ پر چڑہا اور دعای جو کہتا برا کہ بنی اسرائیل کے حق مین زبان سے نکالنی کا ارادہ کرتا تہا قدرت الہی سے بجای بنی اسرائیل کے نام قوم بلعم کا زبان سے نکلتا تہا قوم نے کہا کہ یہہ کیا کرتے ہو بلعم نے کہا کہ حق تعالی ہی کیطرف سے یہہ بغیر ارادہ میرے کے نکلتا ہے بعد ازان زبان بلعم کی منہ سے نکلکر سینہ پر آپڑی اور کہا کہ دنیا و آخرت میری خوب برباد گئین لیکن حیلہ کرنا چاہیے کہ اپنی عورتونکو آراستہ کرکر کچھ چیزین اونکے ہاتہہ مین دیکر بہیجو بنی اسرائیل کے لشکر مین اون چیزون کے بیچنے کے حیلہ سے اور اونکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل مین سے کسیکو تم مین سے بلاوے تو انکار نکرنا اگر ایک شخص بہی اونمین سے زنا مین مبتلا ہوگا تو ہم تمہارے سر ہو جاوینگے قوم بلعم نے ایسا ہی کیا جبکہ عورتین اونکی لشکر بنی اسرائیل مین آئین تو ایک عورت تہی کہ نام اوسکا کستی بنت صور تہا وہ گذری آگے ایک سردار بنی اسرائیل کے کہ زمری بن شلوم اوسکا نام تہا وہ اوس عورت کو دیکھکر فریفتہ اوسکے جمال کا ہوا اور ہاتہہ اوسکا پکڑکر حضرت موسی علیہ السلام کے پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو مجپر حرام کہتے ہو حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا ہان مت جا اسکے پاس بخلاف زمری نے کہا [illegible] تمہارا نہین ہونگا اور اوس عورت کو خیمہ مین لیجاکر اوس سے زنا کیا حق تعالی نے اوسکی شامت سے وبا لشکر بنی اسرائیل پر بہیجی ایک ساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئے فنحاص بن حضرت ہارون کا کہ مرد قوی اور دلاور تہا حضرت موسی کا [illegible] تہا اس امر سے خبر پاکر حربہ اپنا لیکر زمری کے خیمہ مین آیا اور زمری کو اور اوس عورت کو مار ڈالا اور کہا الہی کیا بسبب اس شخص کے ہلاک کرتا ہے تو اوسی وقت وبا دفع ہوگئی پس جو حدیث مین فرمایا کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا بسبب عورتونکے تہا وہ یہہ تہا جو مذکور ہوا نقل بحر العلوم

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشؤم فی المرأۃ والدار والفرس متفق علیہ وفی روایۃ الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحوست عورت مین ہے اور گہر مین اور گہوڑے مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ تین چیزون مین ہوتی ہے عورتون مین اور مکان مین اور چارپاون مین **ف** شوم ضد یمن کی یعنی بے برکتی کہ اوسکو نحوست بہی کہتے ہین ہوتی ہے ان تین چیزون مین مراد نحوست سے کیا ہے بعضون نے تو کہا کہ نحوست گہر کی یہہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسائے برے ہون اور نحوست عورت کی یہہ ہے کہ بہت ہو مہر اوسکا اور بدخلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجھ ہو اور نحوست گہوڑے کی یہہ ہے کہ شوخ ہو اور شریر ہو قدم اوسکا اور نہ جہاد کیا جاوے اوسپر اور بعضون نے کہا کہ مراد نحوست ہونے سے انمین یہہ ہے کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزون مین ہوتی پس معلوم ہوا کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہے اور یہہ تین چیزین قابل نحوست کے تہین جیسے اور حدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑہ جاتی تقدیر سے تو عین تہی یعنی نظر اور بعضون نے کہا یہہ تعلیم ہے حضرت کی طرف سے امت کو کہ جسکو گہر ہو کہ مکروہ جانتا ہو رہنا اوسکا یا عورت ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گہوڑا ہو کہ اچہا نہ معلوم ہوتا ہو اوسکو تو جدا کرے انسے کہ اوس گہر سے اوٹہہ جاوے اور طلاق دیدے اوس عورت کو اور بیچ ڈالے گہوڑے کو پس نہین ہے یہہ قبیل طیرہ منہی عنہا سے یعنی شگون بد ماننا جو منع ہے یہہ اس قبیل سے نہین جاننا چاہیے کہ لوگون مین جو مشہور ہے کہ یہہ مکان نامبارک ہوا یا قدم اسکا بد ہے یا عورت کا نامبارک ہے وہ یہان مراد نہین ہے [illegible]

وعن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فلما قفلنا کنا قریبا من المدینۃ قلت یا رسول اللہ انی حدیث عہد بعرس قال تزوجت قلت نعم قال أبکر أم ثیب قلت بل ثیب

قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا اَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھی ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں پس جبکہ پہیری ہم آئے ہم تو کہا میں نے کہا سے یا رسول اللہ تحقیق میں نیا بیاہا ہوا ہون یعنی اگر حکم ہو تو میں آگے جاؤن گہر میں فرمایا حضرت نے نکاح کیا ہی تو نے کہا میں نے ہان فرمایا کواری ہی وہ یا خاوند کی ہوئی کہا میں نے کہ وہ کوار نہین ہی بلکہ خاوند کی ہوئی ہی فرمایا کیون نہ نکاح کیا تو نے کواری سے کہ کہیلتا تو اوس سے اور کہیلتی وہ تجہسے پس جب آئے ہم یعنی مدینہ میں ارادہ کیا ہم نے کہ داخل ہون ہم اپنے گہرو میں فرمایا حضرت نے ٹھہر جاؤ تاکہ داخل ہو وین ہم رات کو یعنی وقت شام کے تاکنگہی کرے عورت پراگندہ بالون والی اور بال زیر ناف کے لیلے وہ عورت کہ گیا تہا خاوند اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہیلتا تو الخ یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی آپس میں اسلیے کہ جو عورت خاوند کی ہوئی ہی اوسکا دل کبہی متعلق ہوتا ہی ساتھ پہلے خاوند کے اور تکلف کرتی ہی صحبت اور مخالطت میں اگر نہین پاتی ہی دوسرے خاوند کو مانند اول کے بخلاف کواری کے کہ اوسمین یہہ باتین نہین ہوتیا اور آخر حدیث کا ماحصل یہہ ہی کہ ٹھہرے رہو تاکہ عورتین بناؤ سنگار کرلیں اور مستعد تمہاری صحبت کی ہولیوین اگر کہا جاوے کہ اور حدیث میں منع فرمایا ہی کہ سفر سے آکر رات کو گہر میں جاوے اور اسمین فرمایا رات کو جاؤ تو جواب اسکا یہہ ہی کہ منع اوس صورت میں ہی کہ بغیر خبر کیے یکایک گہر میں چلا جاوے اور اگر خبر ہو جاوے جیسا کہ آج ہوئی تو منع نہین۔

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہی اللہ تعالی پر مدد اونکی یعنی بمقتضاے وعدہ اپنے کے ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ رکہتا ہی ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکہتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنیوالا خدا کی راہ میں نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** مکاتب وہ غلام کو کہتے ہین کہ مالک اوسکا کہدے کہ اسقدر روپے تو مجہکو کما دیگا تو آزاد ہی اور وہ حر ہو جاوے اوسے لینا مقرر کیا اوسکو بدل کتابت کہتے ہین

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پیغام بہیجے نکاح کا طرف تمہارے وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اوسکے سے اور خلق اوسکے سے پس نکاح کر دو اوس سے اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی اے اولیاء عورتوں تمکو جب پیغام نکاح کا بہیجے اور طلب نکاح کی کرے تمہاری بیٹی یا بہن یا مانند اونکی سے کوئی شخص دیندار اور اچہی خلق کا تو اوس سے نکاح کر دو اور اگر ایسے شخص سے نکاح نکرو گے بلکہ نظر کرو گے مال و جاہ پر جیسے کہ عادۃ دنیاداروں کی ہی تو اکثر عورتین رہینگی بغیر خاوند کی اور اکثر مرد بغیر بیوی کے پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرت اولیاء کو پس ہلاک کرینگے اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ و جدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہی واسطے امام مالک کے کہ وہ کہتے ہین کہ نہ رعایت کرین کفاءت میں مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ رعایت کرین چار چیزونکی دین اور حریت اور نسب اور صنعت کی پس نہ نکاح کیا جاوے مسلمان حرہ کا کافر سے اور نہ نیکبخت کا فاسق سے اور نہ حرہ کا غلام سے اور نہ مشہورۃ النسب کا گمنام سے اور نہ سوداگر اور ایسا اچہی حرفہ والی کا ادنی سے کہ حرفہ اوسکا حرام یا مکروہ ہو پہر اگر راضی ہو عورت اور ولی اوسکا ساتھ نکاح کرنیکے غیر کفو سے تو صحیح ہو جاویگا نکاح ۱۲

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح کرو اوس عورت سے کہ دوست رکہے خاوند کو اور بہت جننے والی ہو اسلیے کہ تحقیق میں فخر کرونگا بسبب بہتایت تمہاری کے اور امتون پر نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** دو قیدین جمع کی گئین اسلیے کہ اگر عورت بہت جننے والی خاوند کو دوست نہ رکہتی ہو تو خاوند کو اوس سے رغبت نہین ہوتی اور دوست رکہنے والی اگر بہت جننے والی نہو تو حاصل نہین ہوتا

مطلوب کثرت اولاد ہے کہ بہت ہونے کے سبب بہت سے مجنون ہوتے اور یہ دونوں صفتیں اکثر کواری میں ہوتی ہیں کہ اسکی قرابت میں پائی جاتی ہیں اسلیے کہ عورتیں اکثر
کی ایک کی دوسری میں سرایت کرتی ہیں باعتبار عادت اور خوی ایک دوسری کا شریک ہوتی ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے نکاح کرنا عورت محبت والی
اور جننے والی سے اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہے اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے اس سے مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرتے ہیں بسبب کثرت امت کے اور احتمال ہے کہ مراد نکاح کرنے
ساتھ انکی بہن کی جس سے صفیہ ابی جابر بن ثابت ہے ہوا انکی نکاح پر واللہ اعلم ش طیبی **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَیْمِ بْنِ**
سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا
وَاَرْضٰى بِالْیَسِیْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عبد الرحمن بیٹے سالم کے بیٹے عتبہ کے بیٹے عویم کے بیٹے ساعدہ انصاری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی سالم
سالم نے نقل کی دادا عبد الرحمن کے سے یعنی عتبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تمکو نکاح کرنا ساتھ کواری لڑکی کے اسلیے کہ وہ شیرین تر
ہیں از روی منہ کے یعنی خوش کلام ہوتی ہیں اور بدزبان و فحش گو نہیں ہوتی ہیں اور بہت بچے جننے والی ہیں بہت رحم والی ہوتی ہیں ساتھ تھوڑے کے یعنی تھوڑے
مال پر اور جماع کے راضی رہتی ہیں نقل کی یہ ابن ماجہ نے بطریق ارسال کے **ف** کواری عورت کا رحم نطفہ اکثر قبول کر لیتا ہے اسلیے کہ حرارت اسکی گرم
میں بہت ہوتی ہے لیکن اسکا کو اثر نہیں ہوتی بدون حکم الٰہی کے اور تھوڑے سے مال وغیرہ پر راضی رہتی ہیں اسلیے کہ اور خاوند کا کچھ دیکھا نہیں ہے تاکہ بڑی
کرے نہ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلَ**
النِّكَاحِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی ہم نے کوئی چیز واسطے دو محبت کرنے والوں کے زیادہ محبت کرنے والی
کے مانند نکاح کے **ف** یعنی جسکے درمیان خاوند و مرد ہو بسبب نکاح کے محبت ہو جاتی ہے بغیر علاقہ قرابت کی اسکو ابن ماجہ نے نقل کیا ہے **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے یہ کہ ملاقات کرے اللہ سے پاک یعنی نجاست زنا سے اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیے کہ نکاح کرے آزاد
بیویوں سے **ف** اسلیے کہ آزاد بیبیاں پاک و پاکیزہ ہوتی ہیں بہ نسبت لونڈیوں کے پس انکی نیکی و پاکیزگی ان کی بسبب صحبت اور مخالطت اولاد کی کو اور آزاد بیبیاں
ادب سکھاتی ہیں اولاد کو اور لونڈیوں میں یہ بات نہیں ہے تو وہ خود ذلیل اور آوارہ ہوتی ہیں اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے ش طیبی **وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ**
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَیْرًا لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ
اِلَیْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ اور روایت ہے
ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نہیں حاصل کی مومن نے بعد تقوی اللہ تعالی کے کوئی چیز بہتر واسطے اپنی بیوی نیک بخت خوبصورت نیک
بیبی کہ اگر حکم کرے وہ اسکو فرمانبرداری کرے اوسکی اگر نگاہ کرے طرف اسکی خوش کرے اوسکو اور اگر قسم دے اسکو پورا کرے اوسکو اور اگر غائب ہو خاوند اسکا
خیرخواہی کرے اوسکی بیچ نفس اپنے کے کہ نگاہ رکھے زنا اور فسق سے اور خیرخواہی کرے بیچ مال خاوند کے کہ ضائع نہ کرے اور خیانت نہ کرے اس میں نقل کی یہ
ابن ماجہ نے یہ تینوں حدیثیں **ف** تقوی کہتے ہیں احکام الٰہی کے بجا لانے کو اور بچنے کو ممنوعات سے اور فرمانبرداری کرے یعنی اوس چیز میں کہ نہیں گناہ ہے
اوس میں اسلیے کہ واجب ہوا ہے کہ نہیں طاعت چاہیے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کی اور خوش کرے اوسکو ساتھ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کے اور اگر قسم
اوسکو بیچ ایک امر کے کہ وہ عورت اوسکی کرنے یا نہ کرنے کو مکروہ جانتی ہو اور یہ چاہتا ہو اوسکی کرنے یا نہ کرنے کو تو وہ اوسکی قسم کو پورا کرے یعنی جس بات کی قسم دے
اوسکو کرے یا ترک کرے ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ**
فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکاح کیا بندے نے پس تحقیق پورا کیا

قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں پس جب پھرے ہم تو ہم نزدیک ہوئے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں نیا بیاہا ہوا ہوں یعنی اگر حکم ہو تو میں آگے جاؤں گھر میں فرمایا حضرت نے نکاح کیا ہے تو نے کہا میں نے ہاں فرمایا کنواری ہے وہ یا خاوند دیکھی ہوئی کہا میں نے بلکہ خاوند دیکھی ہوئی ہے فرمایا کیوں نہ نکاح کیا تو نے کنواری سے کہ کھیلتا تو اوس سے اور کھیلتی وہ تجھ سے پھر جب آئے ہم یعنی مدینہ پر اور چاہا ہم نے کہ داخل ہوں ہم اپنے گھروں میں فرمایا حضرت نے ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ داخل ہو تم رات کو یعنی وقت شام کے تاکہ کنگھی کرے عورت پراگندہ بالوں والی اور زیر ناف بال صاف کرے وہ عورت کہ غائب تھا خاوند اوسکا ف کھیلنا تو اور کھیلنا وہ کنایہ ہے کمال الفت اور بے تکلفی سے اور اس میں اشارہ ہے کہ جو عورت خاوند دیکھی ہوئی ہو اوسکا دل کبھی پہلے خاوند ہی کے ساتھ لگا رہتا ہے اور تکلف کرتی ہے صحبت اور مخالطت میں اگرچہ ملتی ہے دوسرے خاوند کو بخلاف کنواری کے کہ اوس میں یہ باتیں نہیں ہیں اور اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ٹھہر جاؤ تاکہ عورتیں بناؤ سنگار کر لیں اور مستعد تمہاری صحبت کی ہو لیں اگر کہا جاوے کہ اور حدیث میں منع فرمایا ہے سفر سے دفعۃً گھر میں آنے سے اور اس میں فرمایا ٹھہر جاؤ جواب اسکا یہ ہے کہ منع اس صورت میں ہے کہ بغیر خبر کئے یکایک گھر میں چلا جاوے اور اگر خبر ہو جاوے جیسے کہ آنے میں یہاں تو منع نہیں ہے

الْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ لازم ہے اللہ تعالیٰ پر مدد اونکی یعنی بمقتضاء وعدہ اسکے ایک تو مکاتب جو ارادہ کرتا ہو ادا کرنے مال کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنیوالا خدا کی راہ میں نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف مکاتب اوس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک نے اوسکا کہدیا کہ اسقدر روپیہ تو مجھے کما دیگا تو آزاد ہے اور وہ روپیہ دینا اوس نے لینا مقرر کیا اوسکو بدل کتابت کہتے ہیں

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اوسکے سے اور خلق اوسکے سے پس نکاح کر دو اوس سے اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا پھیلنے کی جہت سے ف مطلب یہ ہے کہ اے اولیاء عورتوں کے جب پیغام نکاح کا بھیجے اور طلب نکاح کی کرے تمہاری بیٹی یا بہن یا مانند اونکی سے کوئی شخص دیندار اور اچھی خلق کا تو اوس سے نکاح کر دو اونکا اور اگر ایسے شخص سے نکاح نہ کروگے بلکہ نظر کروگے مال اور جاہ پر جیسے کہ عادت دنیاداروں کی ہے تو اکثر عورتیں رہ جاوینگی بغیر خاوند کے اور اکثر مرد بغیر بیویوں کے پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرت اولیاء کو پس ہلاک کریں گے اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ و جدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے واسطے امام مالک کے کہ وہ کہتے ہیں کہ رعایت کریں کفاءت میں مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ رعایت کریں چار چیزوں کی دین اور حریت اور نسب اور صنعت کی پس نکاح کیا جاوے مسلمان عورت کا کافر سے اور نیک بخت کا فاسق سے اور حرہ کا غلام سے اور مشہورۃ النسب کا گمنام سے اور [illegible] کا ادنیٰ حرفت والے سے پھر اگر نکاح ہو گیا تو اوس میں کہ حرمہ اوسکا حرام یا مکروہ ہو پھر اگر راضی ہو عورت اور ولی اسکا ساتھ نکاح کے غیر کفو سے تو صحیح ہے

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح کرو اوس عورت سے کہ دوست رکھے خاوند کو اور بہت جننے والی ہو اسلیے کہ تحقیق میں فخر کرونگا بسبب بہتات تمہاری کے اور امتوں پر نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف دو قیدیں کر دی گئیں اسلیے کہ اگر عورت بہت جننے والی خاوند کو دوست نہ رکھتی ہو تو خاوند کو اوس سے رغبت نہیں ہوتی اور دوست رکھنے والی اگر بہت جننے والی نہ ہو تو حاصل نہیں ہوتا

مذمت ... عورت کی ہی بسبب ... بچہ ... کے اور ... دیتی ہیں اکثر کنواریاں ہیں کہ اسکی عورت ... باقی ... لیس البکر
کی ایک کی دوسری میں سرایت کرتی ہیں اور عادت اور خو میں ایک دوسرے کا شریک ہوتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے نکاح کرنا عورت جنے والی
اور محبت والی سے اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہے اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے اس سے مقصود حضرت کا کہ فخر کرینگے بسبب کثرت امت کے اور احتمال ہے کہ مراد نکاح کرنے
ساتھ انکے یہ ہے کہ صحبت ... جاری ثابت رہے اور نکاح برقرار رہے واللہ اعلم ع طیبی **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ**
سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا
وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عبد الرحمن بیٹے سالم بیٹے عتبہ بیٹے عویم بیٹے ساعدہ انصاری کے سے کہ نقل کی اونہوں نے باپ سے یعنی سالم
سالم نے نقل کی باپ عبد الرحمن کے سے یعنی عتبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تمکو نکاح کرنا ساتھ کنواری کے اسلیے کہ بہتر ہوتی
ہیں از روی منہ کے یعنی خوش کلام ہوتی ہیں اور زبان دراز اور فحش گو نہیں ہوتیں اور بہت بچے جنتی ہیں اور بہت راضی ہوتی ہیں ساتھ تھوڑی چیز کے یعنی تھوڑے
مال ... راضی رہتی ہیں اس کو روایت کیا ابن ماجہ نے بطریق ارسال کے **ف** کہا طیبی نے کہ نکاح ... اکثر قبول کرلیتا ہے اسلیے کہ ... اور ...
میں ... ہوتی ہے لیکن ... بدون حکم الہی کے ... [illegible]
کرے ع **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ**
النِّكَاحِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی ہم نے واسطے دو محبت والوں کے زیادہ کوئی چیز واسطے محبت کے مثل
نکاح کے **ف** یعنی جیسے کہ درمیان خاوند اور بیوی کے بسبب نکاح کے محبت ہو جاتی ہے بغیر علاقہ قرابت کے اسکی برابر کسی کو نہیں دیکھا ہم نے **وَعَنْ**
أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے یہ کہ ملاقات کرے اللہ سے پاک یعنی نجاست سے پاک اور پاکیزہ کیا گیا عیبوں سے پس چاہیے کہ نکاح کرے آزاد
بیبیوں سے **ف** اسلیے کہ آزاد بیبیاں پاک و پاکیزہ ہوتی ہیں بہ نسبت لونڈیوں کے پس سرایت کرتی ہے پاکیزگی انکی بسبب صحبت اور مخالطت انکی کے اولاد کی طرف
اور ... ہیں ... لونڈیوں میں یہ بات نہیں ہے کہ وہ خود بے ادب اور آوارہ ہوتی ہیں اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے ع طیبی **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِنْ نَظَرَ
إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ اور روایت ہے
ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نہیں حاصل کی مومن نے بعد تقوی خدا تعالیٰ کے کوئی چیز بہتر واسطے اپنے بیوی نیکبخت خوبصورت
سے کہ اگر حکم کرے اوسکو فرمانبرداری کرے اوسکی اگر دیکھے طرف اوسکی خوش کرے اوسکو اور اگر قسم دے اوسکو پورا کرے اوسکو اور اگر غائب ہو خاوند
خیرخواہی کرے اوسکی بیچ نفس اپنے کے کہ نگاہ رکھے زنا اور فسق سے اور خیرخواہی کرے بیچ مال خاوند کے کہ ضائع نکرے اور خیانت نکرے اوسمیں نقل کی
ابن ماجہ نے یہ تینوں حدیثیں **ف** تقوی کہتے ہیں احکام الٰہی کے بجا لانیکو اور بچنے کو ممنوعات سے اور فرمانبرداری کرے یعنی ان چیزوں میں کہ ...
اوسمیں ... طاعت چاہے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کے اور خوش کرے اوسکو ساتھ خوبصورتی اور حسن سیرت اپنی کے اور اگر قسم
اوسکو بیچ ایک امر کے کہ وہ عورت اوسکو کرے یا نکرے بلکہ وہ چاہتی ہو اوسکو کرے یا نکرے تو وہ اوسکی قسم کو پورا کرے یعنی جس چیز ...
اوسکو کرے یا ترک کرے ع **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ**
نِصْفَ الدِّينِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکاح کیا بندے نے پس تحقیق پورا کیا

آدمی اپنا دین ناپس چاہیے کہ تقوی کرے اس سے بیچ آدھی باقی کے **ف** یعنی اکثر فساد دین میں بسبب ستر اور پیٹ کے ہوتا ہے پس بسبب نکاح کے فساد ستر کے
باقی چاہیے کہ بیچ دفع کرنے فساد پیٹ کے تقوی کرے تا اسلوبی دین کی پوری حاصل ہووے **وعن عائشة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان اعظم النكاح بركة ايسره مؤنة رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی برکت والا
نکاح وہ ہے کہ آسان ہو محنت میں نقل کی یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مراد آسانی محنت سے یہ ہے کہ بیوی کا مہر کم ہوا اور دوسری خرابی
نہ ہو گو کہ جو کچھ ہے سو دونوں میں اسی ہو

باب النظر الى المخطوبة وبيان العورات

باب ہے بیچ بیان نظر کرنے کی طرف مخطوبہ کے یعنی جس سے پیغام نکاح کا دیا ہوا اور بیچ بیان اس چیز کی کہ واجب ہے چھپانا اوسکا یعنی ذکر پردے اور ستر کا ہے **ف** جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو پہلی نکاح کرنے سے نزدیک
ہمارے اور امام شافعی اور امام احمد اور اکثر علماء کے خواہ مخطوبہ اذن دیوے یا نہ دیوے اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو ساتھ اذن اوسکی کے اور ایک روایت میں منع
ہے دیکھنا مطلق اور اگر بھیجے ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہے۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی ہریرة** قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني تزوجت امرأة من الانصار قال فانظر اليها فان في اعين الانصار شيئا رواه مسلم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا آیا ایک شخص
طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ میں ارادہ رکھتا ہوں نکاح کرنے کا ایک عورت کا انصار میں سے فرمایا دیکھ لے طرف اسکی اسواسطے کہ انصار کی یعنی بعض انصار کی آنکھوں میں
خلل ہوتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کچھ خلل ہوتا ہے کہ نفرت کرتی ہے اوس سے طبیعت اور کہا نووی نے یعنی کیری یا کرنجی ہوتی ہیں آنکھیں انکی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز
ہے ذکر کردینا عیب کا واسطے خیر خواہی کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا عورة کو پہلے بھیجنے پیغام نکاح کے اور اگر نہ ممکن ہو دیکھنا تو مستحب ہے کہ بھیجے ایک عورة کو کہ
دیکھکر حال اوسکا بیان کرے اس سے اور مباح ہے اسکو دیکھنا اوسکے منہ اور ہتھیلیوں کا فقط اس لیے کہ وہ اسکے حق میں ستر نہیں انتہی **وعن ابن مسعود** قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها كانه ينظر اليها متفق عليه اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مت لگاوے عورة عورة سے سنگار کر کر پھر بیان کرے اوس عورة کا حال اپنے خاوند سے گویا کہ دیکھتا ہے خاوند اوس عورة کو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** یعنی عورت بدن لگاکر لگاوے عورت سے اور پھر خاوند سے اسکی نرمی وغیرہ کا حال بیان کرے اس سے منع فرمایا اسلیے کہ خاوند کا دل اس پر مائل ہوگا
اور اس میں فتنہ برپا ہوگا **وعن ابي سعيد** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الرجل الى عورة الرجل ولا المرأة الى عورة المرأة ولا
يفضي الرجل الى الرجل في ثوب واحد ولا تفضي المرأة الى المرأة في ثوب واحد رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ دیکھے مرد طرف ستر مرد کی اور نہ دیکھے عورت طرف ستر عورت کی اور نہ جمع ہو مرد ساتھ مرد کے ننگا ہوکر ایک کپڑے میں اور نہ جمع ہو عورت ساتھ عورت کے ننگی
ہوکر ایک کپڑے میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** ستر مرد کا زیر ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے اس ستر کو دیکھنا بغیر ضرورة درست نہیں مرد کو نہ عورت کو مگر اوسکی بیوی
یا لونڈی کو دیکھنا اوسکا درست ہے اور سوائے اسکے مرد کا باقی بدن دیکھنا جائز ہے مرد کو بھی اور عورة کو بھی بشرطیکہ عورة امن میں ہو شہوة سے اور اگر امن میں نہو بالکل تو مکروہ
ستر عورتکا بیچ حق عورت کے زیر ناف سے زانو تک ہے یعنی عورتکو بھی عورتکا یہ ستر دیکھنا درست نہیں اور ستر عورة حرة کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا بدن ہے مگر چہرہ اور دونوں
ہاتھ اور دونوں قدم موجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہے اگر امن ہو شہوت سے اور اگر امن نہو شہوت سے تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت اور
حاکم کو وقت حکم کے دیکھنا ان اعضا کا بہرحال جائز ہے اور نہیں جائز ہے چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر وہ عورت جوان ہو اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوس میں نہیں تو اور
بڈھا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنے نفس پر اور اوسکی نفس پر تو جائز ہے چھونا ان اعضا کا اور اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ جس لونڈی سے حلال ہے صحبت کرنی تمام بدن کا دیکھنا درست
ہے اور ستر عورة کا بہ نسبت محرم کے مانند ستر مرد کے ہے اور پیٹھ اور پیٹ پس کو دیکھنا اور چھونا اسکا درست نہیں اگرچہ امن ہو شہوة سے اور پنڈلی اور بازو اور
اور چہرہ اور سر ستر نہیں بہ نسبت محرم کے پس دیکھنا انکو درست ہے اگر امن ہو شہوة سے اور اسیطرح مس کرنا بھی ان اعضا کا اسکو جائز ہے اگر امن ہو شہوة

اور مسخر کی پوشش کا بھی مانند ستر محرم کی ہے یعنی جسکو دیکھنا اور مس کرنا اوسکا حکم مانند حکم دیکھنے اور مس کرنے محرم کے ہے اور مرد خوبصورت کا دیکھنا بشہوۃ کو حرام
ہے اور جائز ہے دیکھنا اوسکا بغیر شہوۃ کو باوجود خوف شہوۃ کے وقت ارادہ خرید کے یا نکاح کے اور غلام کو سیر دیکھنا اوسکی مالکہ یعنی بیبی کو مانند بیگانہ کے ہے
اور خوجہ اور ہیجڑہ مانند مرد کے ہے اور دیکھنا عورۃ بیگانہ کو حرام ہے خواہ بشہوۃ ہو یا بے شہوۃ اور جمع ہونا مرد کا مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں حرام ہے اور جمع
ہونا عورت کا ساتھ عورت کے گو کہ آپ میں موافقت ہیں لیکن باوجود اسکے حرام ہے اور کروہ ہے ملتقی مولانا **وعن** جابر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبردار ہو کہ نہ شب گذاری مرد نزدیک عورت ثیب کے مگر یہ کہ ہو نکاح کرنیوالا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد رات گذارنے سے یہاں خلوت
کرنی ہے تنہا ایک مکان میں اور عورت ثیب جمع ثیبات ہوا دن اور ثیب کہتے ہیں وس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور بیان مرد ثیب عورۃ جوان ہے بلی محرم سے
مراد وہ ہے کہ جس سے نکاح حرام ہے ہمیشہ کو گر جس طرح ہو درد کے **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم
والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ ارأیت الحمو قال الحمو الموت متفق علیہ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بچو تم داخل ہونے سے عورتوں پر یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق تخلیہ کے اسکے سنگ کیلئے ہیں پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو دخول حمو
کو کسی عورت پر فرمایا کہ حمو موت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حمو کہتے ہیں خاوند کے قرابتی کو سوا باپ اور بیٹے خاوند کے اور حمو موت ہے یعنی اوسکا
ہونا اوسکا مانند موت کے ہلاک کرنیوالا ہے یعنی فتنہ اوس سے بہت ہوتا ہے بسبب اسکے کہ لوگ اوسکو سہل جانتے ہیں اور وہ بہت داخل ہوتا ہے اور خلوت ملا ہے میں
قادر ہونا اوسکو آسان ہوتا ہے بسبب مخالطت کے اور یہہ کلمہ عرب میں مقام خوف کے لاتے ہیں جیسے کہتے ہیں شیر مرگ ہے اور سلطان آگ ہے یعنی قرب اونکا مانند موت
اور آگ کے ہے یعنی بس چاہیے کہ بچو موت سے **وعن** جابر ان ام سلمۃ استأذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامۃ فامر ابا طیبۃ
ان یحجمہا قال حسبت انہ کان اخاہا من الرضاعۃ او غلاما لم یحتلم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ ام سلمہ نے پروانگی لی
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی کھچوانیکی پس حکم کیا ابو طیبہ کو یہہ کہ سینگی کھینچے ام سلمہ کے کہا جابر نے گمان کرتا ہوں میں یہہ کہ ابو طیبہ بھائی تھے ام سلمہ کے دودھ
شریک یا لڑکے تھے نابالغ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہوں میں الخ دلالت کرتا ہے یہہ کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کھنچوانیکی ضروری نہ تھی تا
ضرورت کو اجنبی کو بھی جائز ہے یہہ کہ سینگی کھینچے اور فصد کھولے اور علاج کے لیے دیکھے طرف تمام بدن عورت کے ع طیبی **وعن** جریر بن عبد اللہ
قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری رواہ مسلم اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا
پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورۃ بیگانی پر پڑی پس حکم کیا مجکو یہہ کہ پھیر دوں میں نظر اپنی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
یعنی نظر کرنا ناگہان جائز ہے معذور ہے لیکن پھر نہ دیکھتا رہے بلکہ جلدی سے نظر پھیر لے اور پھر دوبارہ نہ دیکھے اسلیے کہ پہلی نظر جبکہ نہو قصداً معاف ہے پھر اگر دیکھتا رہے
گنہگار ہوتا ہے واجب ہے کہ فی الفور نظر پھیرے چنانچہ اسمیں وارد ہوا ہے قول اللہ تعالی کا قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم اور کسی غرض کے لیے مانند
وغیرہ کے دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے زخم ہو یا فصد کھلواوے یا جبہ اور ضرورۃ ہو دکھانیکی تو بدن بقدر ضرورۃ کے دکھاوے اور باقی بدن کپڑے سے
چھپالے ع طیبی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المرأۃ تقبل فی صورۃ شیطان وتدبر فی صورۃ
شیطان اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعہا فان ذلک یرد ما فی نفسہ رواہ مسلم اور روایت
ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت آتی ہے بیچ صورت شیطان کے اور جاتی ہے بیچ صورت شیطان کے جس وقت کہ کسیکو تم میں سے خوش لگے
عورت پس آوے محبت اوسکی بیچ دل اوسکے پس چاہیے کہ قصد کرے طرف عورت اپنی کے پس صحبت کرے اوس سے پس تحقیق یہہ یعنی جماع کرنا دور کردیگا اوسکو

کو گمراہ اوسکی دلمین ہی یعنی خواہش اوسکی نقل کی ہی مسلم نے ف مشابہت دی عورت کو شیطان کی ساتھ وسوسہ ڈالنے اور گمراہ کرنے مین یعنی جیسے
شیطان وسوسہ ڈالتا ہی دل مین اور گمراہ کرتا ہی ویسے ہی دیکہنا عورۃ کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہی اور اس سے استنباط کیا جاتا ہی کہ لائق ہی عورۃ کو
یہہ کہ نہ نکلی مگر بضرورۃ اور بناؤ کر کے نہ نکلی اور لائق ہی مرد کو یہہ کہ نہ دیکہی طرف عورت کی اور نہ طرف کپڑون اوسکی کے اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نہین مضائقہ
ہی واسطی مرد کے یہہ کہ بلاوے بیوی اپنی کو جماع کرنیکے لیے دن کو اگرچہ بیوی مشغول ایسی کام مین کہ ممکن ہو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ کبہی غالب ہوتی ہی مرد پر شہوت
پس ضرر کرتی ہی شہوت بسبب تاخیر کرنے جماع کے اوسکی بدن مین یا دلمین ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عن جابر قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا خطب احدکم المرأة فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوه الی نکاحها فلیفعل رواه ابوداود روایت
ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہی ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بہیجی طرف ایک عورۃ کی پس اگر کر سکے یہہ کہ نظر کرے طرف
اوس چیز کی یعنی اعضا اوسکی کے کہ باعث ہو اوسکی طرف نکاح اوسکی کے جیسے منہ اور ہاتہہ مین پس چاہی کہ کرے نقل کی ہی ابوداود نے ف دیکہہ لینا مخطوبہ کو پہلی بہیجنے
پیغام نکاح کے مستحب ہی اسلیے کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح کے اوسکی سبب سے زنا سے بچا رہیگا اور یہی مقصود اصلی نکاح سے ہی اور یہہ جو وارد ہوا ہی کہ نکاح
کیجاوی عورت بسبب جمال اوسکی کے تو اس سے یہہ غرض نہین ہی کہ رعایت جمال کی نکری بلکہ غرض یہہ ہی کہ رعایت نکری جمال کی باوجود فساد دین کے کر
ع وعن المغیرة بن شعبة قال خطبت امرأة فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم هل نظرت الیها قلت لا قال فانظر الیها
فانه احری ان یؤدم بینکما رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا ارادہ کیا مین نے منگنی کا ایک
عورۃ سے پس کہا واسطے میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکہا تو نے طرف اوس عورۃ کی کہا مین نے نہین فرمایا پس دیکہہ تو طرف اوسکی پس تحقیق دیکہنا لائق تر ہی
ساتہہ اسکی کہ الفت ڈالی جاوے درمیان تمہارے نقل کی ہی احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی بعد دیکہنے کے جو نکاح کریگا تو محبت اور الفت
ہوگی آپس اسلیے کہ جب نکاح بعد دیکہنے کے ہوتا ہی تو ندامت نہین ہوتی غالبا ع وعن ابن مسعود قال رای رسول الله صلی الله علیه وسلم
امرأة فاعجبته فاتی سودة وهی تصنع طیبا وعندها نساء فاخلینه فقضی حاجته ثم قال ایما رجل رای امرأة تعجبه فلیقم الی
اهله فان معها مثل الذی معها رواه الدارمی اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورۃ کو پس خوش لگی وہ
حضرت کو پس آئے حضرت سودہ کے پاس کہ بی بی تہین حضرت کی اوس حال مین کہ وہ بناتی تہین خوشبو اور اس حال مین کہ اونکے پاس تہین عورتین پس خلوت کری
عورتون نے حضرت کے لیے یعنی باہر چلی آئین اس جگہہ سے پس پوری کی حضرت نے حاجت اپنی یعنی صحبت کی بی بی سودہ سے پہر فرمایا حضرت نے جو مرد کہ دیکہی
کسی عورۃ کو کہ خوش لگی اوسکو پس چاہیے کہ آوے طرف بیوی اپنی کے یعنی اور صحبت کرے تاکہ منقطع ہو شہوت اوسکی اور جاتا رہے وسوسہ اوسکا اسلیے کہ تحقیق ساتہہ
بیوی اوسکی کے ہی مانند اوس چیز کے کہ ساتہہ اوس عورت کے ہی یعنی شرمگاہ ہی مانند شرمگاہ اوسکی نقل کی ہہ دارمی نے ف خوش لگنا اوس عورۃ کا
حضرت کو بمقتضای طبیعت کے تہا اور یہہ پہلی نظر مین تہا کہ اوسکا مضائقہ نہین ع وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المرأة
عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطان رواه الترمذی اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ عورۃ ستر ہی پس جبکہ
نکلتی ہی یعنی اپنی پردہ سے اچہا کر کے دکہاتا ہی اوسکو شیطان مردون کی نظر مین نقل کی ہہ ترمذی نے ف عورۃ ستر ہی یعنی پردہ مین رہنا چاہیے عورۃ کو
جیسے ستر کو پردہ مین رکہتی ہین اور لوگون کے سامنے ہونا اوسکو برا ہی جیسے کہولنا ستر کا برا ہی ع وعن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لعلی یا علی لا تتبع النظرة النظرة فان لک الاولی ولیست لک الاخرة رواه احمد والترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہی
بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے اے علی نہ ڈال نظر پیچہی نظر کے یعنی ایکبارگی نظر ناگہان پڑی عورۃ اجنبیہ پر دوبارہ پہر نہ

اوسکو اسلیے کہ جائز ہی واسطے تیری پہلی نظر یعنی جو بغیر قصد کے ہو اور جائز نہیں تیرے لیے نظر دوسری نقل کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج احدکم عبدہ امتہ فلا ینظرن الی عورتھا وفی روایۃ فلا ینظرن الی ما دون السرۃ وفوق الرکبۃ رواہ ابوداود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اونہوں نے اپنے باپ سے اونہوں نے اپنے دادا سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نکاح کر دے ایک تمہارا اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے پس دیکھو طرف ستر لونڈی کی یعنی اسلیے کہ وہ حرام ہو گئی اوسپر اور ایک روایت میں ہی کہ پس دیکھو طرف اوس چیز کے کہ نیچے ناف کے اور اوپر زانو کے ہی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اپنی غلام کے ساتھ نکاح کر دینے کا جب یہہ حکم ہوا تو غیر اپنی غلام کے ساتھ نکاح کرنے میں بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دے تو حرام ہی دیکھنا اوسکے اوس بدن کا کہ درمیان ناف و زانو کے ہی اور مذہب امام اعظم رحمہ کا یہی ہی کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دے تو وہ آقا کے حق میں مانند اجنبی کی لونڈی کی ہو گئی اور بیان اوسکے ستر کا ابی سعید کی حدیث کی فائدہ میں ہو چکا اور امام شافعی کے نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کے ہی دلیلیں ہر ایک کی فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں بطولہا ہ ح **وعن** جرھد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اما علمت ان الفخذ عورۃ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی جرہد سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق ران ستر ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** کتاب اسد الغابہ میں لکھا ہی کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد میں اور ران اونکی کھلی ہوئی تھی پس فرمایا حضرت نے کہ ڈھانک ران اپنی کو کہ ران ستر ہی اور اسمیں حجت ہی اوپر جو کہتے ہیں ران ستر نہیں اور یہہ ایک روایت ہی امام مالک اور امام احمد سے ح ع **وعن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا علی لا تبرز فخذک ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت رواہ ابوداود وابن ماجہ اور روایت ہی حضرت علی رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علی کے اے علی نہ کھول اپنی ران کو اور نہ دیکھ طرف زندہ کے ران کو اور نہ مردے کی ران کو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ زندہ اور مردہ برابر ہیں حکم ستر کے ح ع **وعن** محمد بن جحش قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی معمر وفخذاہ مکشوفتان قال یا معمر غط فخذیک فان الفخذین عورۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی محمد بن جحش سے کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر پر اس حال میں کہ دونوں رانیں اوسکی کھلی ہوئی تھیں فرمایا اے معمر ڈھانک اپنی رانوں کو اس لیے کہ تحقیق رانیں ستر ہیں نقل کی یہہ شرح السنہ میں **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اھلہ فاستحیوھم واکرموھم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ننگے ہونے سے اگرچہ تنہا ہو اسلیے کہ تحقیق ساتھ تمہارے وہ ہیں کہ نہیں جدے ہوتے تمسے یعنی فرشتے نگہبانی کرنیوالے اور کرام کاتبین مگر وقت پائخانے کے اور اوس وقت کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے پس حیا کرو اونسے اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی ستر ڈھکا رکھو اور اچھے کام کرتے رہو اور بری اور لغویات سے تو بچتے رہو کہ یہہ چیزیں باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اونکی ہیں اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہی کھولنا ستر کا بغیر ضرورت کے مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیرہ کے ن ع **وعن** ام سلمۃ انھا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومیمونۃ اذ اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ الیس ھو اعمی لا یبصرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ رواہ احمد والترمذی وابوداود اور روایت ہی ام سلمہ سے یہہ کہ وہ اور میمونہ تھیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئے ابن ام مکتوم کہ صحابی تھے نابینا پھر آئے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں بیبیوں کو کہ پردہ کرو اس سے ام سلمہ کہتی ہیں پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا نہیں یہہ اندھا کہ نہیں دیکھتا

کہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا پس اندھی ہو تم دونون کیا نہیں دیکھتیں تم دونون یعنی اگر وہ اندھا ہے تو تم دونون تو اندھی نہیں نقل کی یہہ
احمد اور ترمذی اور ابوداود نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دیکھنا مرد کو عورت کا حرام ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کو مرد کا لیکن لکھا ہے علما نے کہ یہہ محمول
ورع اور تقوی پر ہے اور صحیح یہہ ہے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا اوپر ناف کے اور نیچے زانو کے اسلیے کہ حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ مین دیکھتی تھی
حبشیونکو اس حال مین کہ وہ نیزہ بازی کرتے تہے اور یہہ دیکھنا سنہ سات ہجری مین تہا اون ایام مین حضرت عائشہ سولہ برس کی تہین اور حکم پردہ کا آچکا تہا
پس اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عورتونکو دیکھنا مرد کا سوای ستر مذکور کے اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ امن ہو شہوت سے والا بالکل نہ دیکھے مرد کو
وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ
يَمِينُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے اور حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے یعنی معاویہ بن حیدہ سے کہ کہا اونہنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھانک تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا لونڈی سے کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو جسوقت کہ ہو آدمی تنہا اون میں بھی ڈھانکے پس فرمایا اللہ تعالی
لائق تر ہے کہ شرم کیجاوے اوس سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگرچہ وہان کوئی نہو لیکن حق تعالی دیکھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے
ستر کا چھپانا خلوت مین بھی مگر بضرورت کھولنا جائز ہے اور یہہ جو اونہون نے کہا مگر اپنی بی بی سے الخ اس سے معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کر دیتی ہین نظر کرنیکو
طرف ستر کے جانبین سے ع وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمر رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہین خلوت مین جمع ہوتا کوئی مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے مگر ہوتا ہے
تیسرا اونکا شیطان نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی شیطان اون دونوں کے ساتھ ہوتا ہے جوش مین لاتا ہے اونکی شہوتونکو یہانتک کہ ڈالتا ہے اونکو
زنا مین ع وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ
قُلْنَا وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرمایا نہ داخل ہو تم اون عورتونپر کہ اونکے خاوند غائب ہین اسلیے کہ شیطان جاری ہوتا ہے بیچ ایک تمہارے کی جگہ جاری ہونے خون کے یعنی
تصرف اور وسوسہ اوسکا سرایت کرتا ہے تمام رگ و پوست آدمی کی کہا ہمنے اور آپ مین بھی جاری ہوتا ہے یا رسول اللہ فرمایا اور مجھہ مین بھی جاری
ہوتا ہے لیکن اللہ نے مدد کی ہے میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نے ف جن عورتونکے خاوند اونکے غائب ہون خاص اونکو اسلیے ذکر
کیا کہ وہ مشتاق جماع کی بہت ہوتی ہین خوف فتنہ کا وہان زیادہ ہے اور لفظ مجری الدم کا ترجمہ شیخ رح نے تو یہی کیا ہے جو مولانا زاد اللہ شرفہ نے کیا
اور ملا علی رح نے یہہ کیا ہے مانند جاری ہونے خون کے درمیان تمہارے اسطرح کہ نہین دیکھتے ہو تم یعنی شیطان مسلط ہے تمپر اسطرح کہ تم نہین دیکھتے جیسے خون تمہارے
بدن مین جاری ہوتا ہے اور تم نہین دیکھتے مآل دونون عبارتون کا ایک ہی ہے اور لفظ اسلم ساتھ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کے آیا ہے اور دونون روایتین
صحیح ہین مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہہ ہے کہ مسلمان ہوگیا ہے شیطان ۃ ح ثرح ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَتٰى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا وَعَلٰى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَاْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَاِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَاْسَهَا
فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَاْسٌ اِنَّمَا هُوَ اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت
ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے حضرت فاطمہ کے پاس ساتھ ایک غلام کے کہ اونکو بخشا تہا غلام حضرت نے فاطمہ کو اور حضرت فاطمہ پر کپڑا تہا
یعنی چھوٹا اسوقت کہ ڈہانکتین اوس سے سر اپنا تو نہ پہنچتا اون کے پاؤن تلک اور جسوقت کہ ڈہانکتین ساتھ اوسکے پاؤن اپنے نہ پہنچتا اونکے سر تک پس جب

دیکھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مشقت کو کہ اون میں تھی یعنی حدث اوکو معلوم ہو گئی پس فرمایا اگر عاقل نہیں ہی تو مقام سے اون کی نوعیت کیونکر ہی نوعیت ایکی کی تو میکو کرتی تھی ابن برادری اور غلام پر نقل کیا ہے ابو داود نے **ف** اس حدیث سے امام شافعی نے دلیل پکڑی ہی کہ عورت کا غلام محرم اوسکا ہی اوسکے نزدیک ستر ماننے جیسی کہ ہی جو نہیں دیکھو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کے گو اوسکے ساتھ جائز ہی اور اس حدیث کا وجہ ہوں تو ہو گی اس توجیہ پت کہ نہ کہتے ہوں نہیں بہت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہو

الفصل الثالث

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَھَا وَفِی الْبَیْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّۃَ اَخِیْ اُمِّ سَلَمَۃَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ لَکُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّیْ اَدُلُّکَ عَلٰی ابْنَۃِ غَیْلَانَ فَاِنَّھَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونکے پاس اور گھر میں ایک مخنث تھا پس کہا اوسنے واسطے عبد اللہ بن ابی امیہ کے کہ بھائی تھا ام سلمہ کا ای عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نے واسطے تمہارے کل کو طائف پس تحقیق میں بتلا دونگا تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہی ساتھ چار کے اور جاتی ہی ساتھ آٹھ کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوا کریں تم پر یہ مخنث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مخنث ساتھ زیر نون اور ساتھ زبر نون کے ہی اور زبر فصیح تر ہی اور زیر مشہور تر اور مخنث اوسکو کہتے ہیں کہ مشابہ ہو ساتھ عورتوں کے اخلاق میں اور کلام میں اور حرکات اور سکنات میں جیسے بیان کرنا اور نخرا کرنی میں اور یہ مشابہ ہونا کبھی تو خلقی ہوتا ہی پس وہ برا اور باعث گناہ نہیں اور کبھی یہ مشابہ ہونا تکلف ہوتا ہی یہ برا ہی اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ لعنت کری اللہ اون عورتوں کو کہ مشابہ ہوتی ہیں مردوں کی اور لعنت کرے اللہ اون مردوں کو کہ مشابہ بنتے ہیں عورتوں کے اور یہ مخنث امہات المومنین یعنی حضرت کی بیبیوں کے پاس آتا تھا سبب یہ تھا کہ وہ گمان کرتی تھیں کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتوں کی طرف نہیں اور قسم غیر اولی الاربہ سے ہی کہ جو قرآن مجید میں مذکور ہی کہ اوس سے بھی عورتوں پر پردہ واجب نہیں پس جب حضرت نے کلام اوسکا سنا تو معلوم کیا کہ یہ اولی الاربہ سے ہی پس منع فرمایا کہ یہ مخنث عورتوں کے پاس آیا کرے اور حکم خصی اور مجبوب کا بھی یہی ہی اور اس مخنث کے کلام میں جو مذکور ہوا کہ آتی ہی ساتھ چار کے الخ مراد اس سے بیان کرنا اوس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہی کی پیٹ میں چار شکن پڑتی ہیں پس جب آتی ہی تو وہ معلوم ہوتی ہیں اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو ان شکنوں کے سرے دونوں پہلووں کی طرف سے معلوم ہوتی ہیں چار ایکطرف کے اور چار ایکطرف کے پس جو کہا کہ جاتی ہی ساتھ آٹھ کے مراد اوس سے یہی ہی کہ جب پیٹھ پھیرتی ہی تو وہ آٹھ شکن کہ سرے ہیں پیٹ کی شکنوں کی معلوم ہوتی ہیں حاصل یہ کہ وہ بڑی فربہی اور عرب میں فربہ عورت کی طرف رغبت بہت ہوتی ہی مردوں کو اس لیے اوس مخنث نے بیان اوسکی فربہی کا کیا اور نام اوس عورت کا بادیہ تھا بیٹی غیلان کی اور نام اوس مخنث کا ہیت تھا انتہی

وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِیْلًا فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَقَطَ عَنِّیْ ثَوْبِیْ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَہٗ فَرَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ خُذْ عَلَیْکَ ثَوْبَکَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سے کہ کہا اوٹھایا میں نے ایک بھاری پتھر پس اوس وقت میں چلتا تھا گر پڑا میرا کپڑا یعنی تہبند سرک گیا پس نہ سکا میں اوسکو پکڑ سکا پس دیکھا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ننگا پس فرمایا مجکو لے اپنے اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگے یعنی یہ عام خطاب کیا اسکو نقل کیا مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اَوْ مَا رَاَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا نہیں نظر کی میں نے یا کہا نہیں دیکھا میں نے ستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی نقل کی ابن ماجہ نے **ف** یا کہا الخ یہ راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نے لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت معنی دونوں کے ایک ہیں اور ایک روایت میں ہی کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ نہ حضرت نے میرا ستر دیکھا اور نہ میں نے حضرت کا اس سے معلوم ہوا کہ ادب یہ ہی کہ مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھیں

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَاَۃٍ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَہٗ اِلَّا

اللہ لہ عبادۃ یجد حلاوتہا رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑی اوسکی طرف حسن ایک عورت کی پہلی بار یعنی اول نظر بلا قصد پھر پھیر لی اوس سے نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالی واسطے اوسکے ایک عبادت کہ پاویگا مزا اوسکا نقل کی احمد نے ف پاویگا مزا اوسکا یعنی اپنی دل میں بسبب فرمانبرداری امر رب کے کہ یہہ مزا اللہ دس لذت کا ہی کہ صبر میں کہ سمجھی ہو ع وعن الحسن مرسلا قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حسن بصری سے بطریق ارسال کہ کہا او سنے پہنچی مجھکو یعنی صحابہ سے یہہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکھنے والیکو اور اوسکو کہ دیکھا گیا طرف اوسکی یعنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی لعنت کرے اللہ اوسکو کہ جو نظر کرے قصدا اوس چیز کیطرف کہ نہیں جائز نظر کرنی طرف اوسکی خواہ وہ عورۃ اجنبی ہو یا ستر کسیکا یا اور کچھہ اور لعنت کرے اوسکو کہ جسکی طرف دیکھا گیا یعنی جس صورت میں کہ اوسنے بغیر عذر و بغیر اضطرار کے قصدا دکھایا ع

باب الولی فی النکاح واستیذان المرأۃ

باب ہی ولی کا نکاح میں اور پروانگی مانگنی عورۃ کا عقد نکاح میں ف ولی کہتی ہیں کارساز کو کہ کام کسیکا ذمہ اپنے سلے اور یہان مراد وہ ہی کہ متولی امر نکاح کا ہی یعنی جسکو اختیار ہی عورت کی نکاح کر دینے کا اور اس باب میں جو حدیثیں وارد ہوئی ہیں اس مضمون کی کہ نکاح میں اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضرور ہی اور ولایت نکاح میں عصبات کو ہی اوپر ترتیب میراث کی کہ بیان مفصل اوسکا باب الفرائض میں ہو چکا ہی اور اگر عصبات نہون تو ولایت ماں کو ہی پھر دادی کو اور قنیہ میں حکم لکھا ہی کہ پھر بیٹی کو ہی پھر پوتی کو پھر نواسی کو پھر پوتی کی بیٹی کو پھر نواسی کی بیٹی کو پھر نانا کو پھر سگی بہن کو پھر سوتیلی بہن کو پھر ماں کی اولاد کو برابر ہی کہ مرد ہون یا عورۃ پھر اونکی اولاد کو پھر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پھوپھیونکو ولایت ہی پھر ماموؤنکو پھر خالاؤن کو پھر چچاؤنکی بیٹیونکو اور اسی ترتیب سے اونکی اولاد کو پھر مولا الموالات کو پھر سلطان کو پھر قاضی کو اگر اوسکی فرمان میں ہو ولایت نکاح کی پھر قاضی کی نایبونکو اگر قاضی کو اجازت نایب کر دینے کی دی ہو نہیں تو نہیں اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت میں شرط ہی پس نہیں ہی ولایت غلام کو اور نہ چھوٹی کو اور نہ دیوانہ کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اسیطرح مسلمان کو بھی کافر پر ولایت نہیں ہی مگر ساتھہ سبب عام کے جیسے کہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نایب ہو ذ ح در مختار

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح الایم حتی تستأمر ولا تنکح البکر حتی تستأذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنہا قال ان تسکت متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاوے عورۃ شوہر دیدہ بالغہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے امر اوسکا اور نہ نکاح کیجاوے عورۃ کواری بالغہ یہانتک کہ طلب اذن کیجاوے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کس طرح ہی اذن اوسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکھتی ہی فرمایا یہہ کہ چپکی رہے یعنی اگرچہ چپکی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایم کہتے ہیں اوس عورت کو کہ خاوند نہ رکھتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تھا وہ مرگیا یا طلاق دی اوسنے اور یہان ایم سے مراد ثیب بالغہ ہی اور ثیب کے نکاح میں طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کے نکاح میں طلب کرنا اذن کا اسلیے کہ ثیب امر کرتی ہی اور اشارہ کرتی ہی صریحا اور شرم نہیں کرتی اسمیں بخلاف باکرہ کے کہ وہ شرم رکھتی ہی امر کرنے اور اشارہ کرنے سے بلکہ اذن دیتی ہی اور راضی ہوتی ہی اگرچہ ساتھہ سکوت کے ہو اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جائز نہیں نکاح بغیر امر اور اذن عورۃ کی و لیکن فقہا کو یہاں تفصیل ہی کہ سب عورتیں چار قسم پر ہیں اول ثیب بالغہ پس اسمیں اتفاق کہتے ہیں علما کہ جائز نہیں نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکے کے بلکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی ہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سے ہو جائیگا اور دوسری باکرہ صغیرہ اور اسمیں بھی اتفاق ہی علما کا کہ حاجت اوسکے اذن کی نہیں ولی بغیر اوسکی اذن کے نکاح اوسکا کر دیسکتا ہی تیسری ثیب صغیرہ اوسکا بھی نکاح بغیر اوسکی اذن کے جائز ہی حنفیہ کے نزدیک شافعیہ کے چوتھی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہیں بغیر اوسکی اذن کے اور امام شافعی کے نزدیک

[illegible] ثیب [illegible] جسکا شوہر ہو [illegible]

ہوئے جس نے کہ خاوند کیا ہو یعنی ثیب ہو اگرچہ [illegible] قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] **وعن**

ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الأيم أحق بنفسها من وليها والبكر تستأذن في نفسها وإذنها صماتها وفي رواية قال الثيب أحق بنفسها من وليها والبكر تستأمر وإذنها سكوتها وفي رواية قال الثيب أحق بنفسها من وليها والبكر يستأذنها أبوها في نفسها وإذنها صماتها رواه مسلم

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایم یعنی بے شوہر والی عورت زیادہ حقدار ہے اپنی ذات کی اپنے ولی سے اور کنواری لڑکی سے اذن لیا جاوے اوسکی ذات میں اور اذن اوسکا چپ رہنا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ثیب زیادہ حقدار ہے اپنی ذات کی اپنے ولی سے اور کنواری سے حکم لیا جاوے اور اذن اوسکا چپ رہنا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ثیب زیادہ حقدار ہے اپنی ذات کی اپنے ولی سے اور کنواری سے اذن لے اسکا باپ اوسکی ذات میں اور اذن اوسکا چپ رہنا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** الایم احق الخ یعنی ایم زیادہ حقدار ہے ساتھ راضی ہونے کے یہاں تک کہ نکاح کیا جاوے [illegible] زبان سے [illegible] باقی شرح اسکی اور بیان [illegible] معانی میں [illegible] **وعن خنساء بنت خذام**

ان اباها زوجها وهي ثيب فكرهت ذلك فأتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد نكاحه رواه البخاري وفي رواية ابن ماجه نكاح ابيها

روایت ہے خنساء بیٹی خذام کی سے یہ کہ باپ اوسکے نے نکاح کر دیا اوسکا اس حال میں کہ وہ شوہر دیدہ تھی یعنی [illegible] تھی پس مکروہ جانا اوس نے اوس عقد کو پھر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پھیر دیا نکاح اوسکا یعنی نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت میں ابن ماجہ کی ہے رد کیا نکاح باپ اوسکا **وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها وهي بنت سبع سنين وزفت إليه وهي بنت تسع سنين ولعبها معها ومات عنها وهي بنت ثمان عشرة رواه مسلم**

روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اونسے اس حال میں کہ وہ سات برس کی تھیں اور بھیجی گئیں حضرت کے گھر میں اس حال میں کہ وہ نو برس کی تھیں اور کھلونے انکے ساتھ تھے اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور چھوڑ گئے عائشہ کو اس حال میں کہ عائشہ تھیں اٹھارہ برس کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** سات برس [illegible] نووی نے [illegible] چھ برس کی تھیں [illegible] حضرت عائشہ کچھ اوپر چھ برس کی تھیں [illegible] سات برس میں شمار کر لیا [illegible] باپ اور دادا کو نکاح کر دینا لڑکی صغیرہ کا [illegible] بالغ ہو [illegible] نکاح [illegible] اور سوا باپ اور دادا کے اولیا کو بھی جائز ہے نکاح کر دینا [illegible] ابو حنیفہ اور اوزاعی [illegible] کر دینا اوسکا لیکن اوسکو اختیار ہے بعد بالغ ہونے کے اور ابو یوسف نے کہا [illegible] اختیار نہیں [illegible] حضرت نے دیکھا [illegible] معلوم ہوا [illegible] لڑکیوں کو کھیلنا [illegible] گڑیوں [illegible] گھر [illegible] حرام ہونا تصویر کے اور بعضوں نے کہا [illegible] صورتیں [illegible]

الفصل الثاني فصل دوسری **عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا نكاح الا بولي رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجه والدارمي** روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ

فرمایا کہ نہیں نکاح بغیر ولی کے نقل کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی نہیں ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کے اور نزدیک حنفیہ کے یہ اور غیر عاقلہ کے حق میں ہی یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانی کا نہیں ہوتا بغیر اذن ولی کے اور امام شافعی اور امام احمد نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی وے کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا نکاح مگر ساتھ عقد ولی کے اور نہیں ہوتا نکاح ساتھ عبارت عورتوں کے برابر ہی کہ عورت اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نے کہ حمل کیا ہی اسکو جمہور نے اوپر نفی صحت کے اور ابو حنیفہ نے اوپر نفی کمال کے **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ نکاح کرے اپنا بغیر اذن ولی اپنے کے پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل ہی پھر اگر صحبت کی ساتھ اوس عورت کے پس واسطے اوسکی ہی مہر بسبب اوس چیز کے کہ فائدہ اوٹھایا شرمگاہ اوسکی سے پھر اگر اختلاف کریں ولی پس بادشاہ ولی ہی اوسکا کہ نہیں ولی اوسکا کوئی ولی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** پس نکاح اوسکا باطل ہی تین بار فرمایا تاکید اور مبالغہ کے لیے اور یہہ حدیث اور مانند اسکے معارض ہیں اس حدیث کی الایم احق بنفسها من ولیها اسلیے حنفیہ اسمیں تاویل کرتے ہیں کہ مراد یہہ ہی کہ جو عورت غیر کفو سے نکاح کرے بغیر اذن ولی کے یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کرین بغیر اذن ولی کے تو نکاح اونکا باطل ہی اور اس حدیث کی اور اوپر کی حدیث کی بیچ کلام ہی اور حاصل آخر جملہ حدیث کا یہہ ہی کہ اولیا جب منع کریں نکاح کرنے سے تو وہ کالعدم ہوئے پس ہوگا بادشاہ ولی اوسکا والا نہیں ہی ولایت بادشاہ کو ولی کے ہوتے ہوئے ع ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنیوالی ہیں وہ عورتیں کہ نکاح کرتی ہیں اپنا بغیر شاہدوں کے اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ابن عباس پر یعنی قول ابن عباس کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح بغیر گواہوں کے نہیں ہوتا اور یہی مذہب ہی اماموں کا اور یہی قول ہی صحابہ اور تابعین سے ش ح **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کنواری بالغہ پوچھی جاوے بیچ نکاح اپنے کے پھر اگر چپ رہی پس وہی ہی اذن اوسکا اور اگر انکار کیا پس نہیں جبر اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور نقل کی دارمی نے ابی موسی سے **وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے پس وہ زانی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** یعنی نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کے صحیح نہیں پس اگر صحبت کریگا اوس نکاح کے بعد حرام ہوگا اور وہ زناکار ہوگا اور یہی ہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کے نہیں جائز اور نہیں ہوتا ہی صحیح ساتھ اجازت دینے کے بعد اسکے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح ہو جاتا ہی لیکن نافذ یعنی صحیح ہونا اوسکا موقوف ہی اذن آقا پر جب اذن دیگا تو نافذ ہو جاویگا مانند نکاح فضولی کے ش ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک لڑکی کنواری یعنی اور تھی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا یہہ کہ باپ اوسکے نے نکاح کر دیا اوسکا اور وہ تھی ناخوش پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اختیار دیا کہ چاہے نکاح رکھے چاہے فسخ کر ڈالے اس سی معلوم ہوا کہ نہیں جبر کرنا پہنچتا ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ کا ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ**

الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنے والی وہی ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا آپ یعنی اپنے نفس کو ف نکاح کرنا عورت کا عورت سے تو یہہ نفی تنزیہی ہی ہمارے نزدیک اسلیے کہ مستحب یہی ہی کہ نکاح کرے عورت کا ولی اوسکا اور جسکا کوئی ولی نہیں تو قاضی یا حاکم ہی اور نہ نکاح کرے عورت اپنا آپ ہمارے نزدیک مراد یہہ ہی کہ بغیر گواہوں کے یا غیر کفو سے نکاح کرے اور امام شافعی کے نزدیک مراد یہہ ہی کہ نہ کرے نکاح بغیر ولی کے اسلیے کہ زنا کرنے والی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا یعنی بغیر گواہوں کی ہمارے نزدیک اور بغیر ولی کے شافعی کے نزدیک یعنی عقد کرنیکا عورتوں کو اپنی عقد کرنیکا اور غیر کی عقد کرنیکا نہیں ہی یعنی عبارت عورتوں کی سے نکاح صحیح نہیں ہوتا نزدیک امام شافعی کے نزدیک ہمارے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابن عباس سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اوسکے لڑکا پس چاہیے کہ اچھا رکھے نام اوسکا اور ادب نیک سکھاوے اوسکو یعنی تعلیم کرے آداب و احکام شریعت و حسن اخلاق کہ دنیا اور آخرت میں منفعت ہی پس جب بالغ ہو پس چاہیے کہ نکاح کر دے اوسکا پس اگر بالغ ہو لڑکا یعنی اور نہ نکاح کرے اوسکا یعنی باپ اوسکا نکاح کر دینے پر پھر پہنچی لڑکے کو گناہ یعنی زنا کرے یا مقدمات زنا کے پس سوا اسکے نہیں کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکے کی ہی ف یعنی گناہ باپ پر اوسی اور سبب تو گناہ کا اور یہہ محمول ہی زجر و تشدید پر واسطے مبالغہ اور تاکید کے اور فرزند کے حکم میں لونڈی و غلام بھی ہیں [illegible] وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتْ اِبْنَتُهٗ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب اور انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا توریت میں لکھا ہوا ہی کہ جو شخص کہ پہنچی بیٹی اوسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کر دے اوسکا یعنی باپ پھر پہنچی گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکے کی ہی نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخِطْبَةِ وَالشَّرْطِ

باب ہی بیچ بیان آشکار کرنے نکاح کے اور بیان خطبہ نکاح کے اور بیچ بیان منگنی کے اور بیچ بیان شرط نکاح کے ف آشکار کرنا نکاح کا مستحب ہی اور آیا ہی کہ آشکار کرو نکاح کو اگرچہ ساتھ دف بجانے کے ہو اور دف بجانے میں علما نے اختلاف کیا ہی بعضوں نے تو کہا ہی کہ وہ حرام ہی یا مکروہ مطلقا اور بعضوں کے نزدیک مباح ہی مطلقا اور صحیح یہہ ہی کہ مباح ہی بعض اوقات میں مثل عیدین اور وقت آنے مسافر کے اور وقت نکاح کے اور سوا اسکے حرام ہی اور خطبہ ساتھ پیش کے اور زیر کے دونوں طرح صحت کو پہنچا ہی علماء نے زیر سے خطبہ ہی اوسکی معنی ہیں پیغام نکاح کا بھیجنا اور پیش سے یعنی خطبہ کہ نکاح میں پڑھتے ہیں اور ظاہر یہہ ہی کہ یہاں پیش سے ہی اور قاموس میں کہا ہی خطبہ کہتے ہیں کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑھنا سنت ہی نکاح میں اور نزدیک امام شافعی کے ہر عقد میں سنت ہی مانند بیع اور شرا اور سوا اسکے اور مراد شرط سے وہ شرطیں ہیں کہ ذکر کیجاتی ہیں نکاح میں [illegible] ق یہہ معنی خطبہ کی موجب مذہب شافعی کے ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہی اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو مانند اوسکی اور صاحبین کے نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتے ہیں اور ادنی درجہ اوسکا بقدر تشہد کے ہی کذا فی الدر المختار اور نہیں مضائقہ ہی [illegible] اور بجانے دف کا نکاح میں اور شادی میں [illegible] نہیں مضائقہ [illegible] عیدین میں [illegible] ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ یہہ سب مکروہ ہیں ہمارے علماء کے نزدیک یعنی حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے [illegible]

کفر کا وہ حرام ہی یعنی غیری راگ مین بہی اگر یہہ باتین ہون تو وہ حرام ہو جاتا ہی اور نکاح کی دعوتون مین جہیز کا ظاہر کرنا باجون کا اور مزامیر کا اور کہیل کا جہیز دینا اور ظاہر
کرنا کہیل کہیلنی والون کا یعنی تیلیون وغیرہ اور ڈہانکنا گہر کی دیوارونکا ساتہہ کپڑونکی واسطے زینت کی اور سواری کرنی گہوڑون کی اور پہرانا شہر مین بغیر حاجت کے
فرمایا اللہ تعالی نے ہو و تم مانند اون لوگون کی کہ نکلی اپنی گہرون سی اتراتی ہوئی اور واسطے دکہلانی لوگونکی اور نہین درست یہہ کہ ہو بیچ نکلنی براتون کی مگانی والی اور گانا
پس تحقیق یہہ بہت بیحیائی ہی ہو ساتہہ دولہ کے ڈہول اور باجا اور ضایع کرنا مال کا ساتہہ جلانی باروت کی اور کاغذ کی یعنی آتشبازی اور یہہ کہ ہو بیچ اوسکی جلو
زیور مردون کے پس تحقیق یہہ سب حرام ہی اور اسیطرح سی ظاہر کرنی چیزین مردون کو نکاح کی مجلس مین اور بٹہانا دولہ کا مسند ریشمی پر اور باندہنا زری کا ساتہہ
پگڑی دولہ کے یا قدر دولہ کے بہر دینا اوسکو ساحر کے تئین تا کہ سحر کرے واسطے محبت خاوند جورو کی اور دینا سونے چاندی کا پاسنون مین اور درست تعریف کرنی
خاوند کی قرابتیون اور جورو کی قرابتیون کی اور باتین بیان کرنی کہ محض جہوٹی ہین فرمایا اللہ تعالی یا چاہتی ہین یہہ کہ تعریف کیجاوین ساتہہ اوس چیز کے
کہ نہین کی اور اسیطرح سی حرام ہی پہنانا دولہ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا یہہ شادی مین بغیر شادی دونون حرام ہین اسیطرح سی حرام ہی فانا گیری کا دولہ
مین سے اور رکہدینا اوسکا دولہن کے سر پر اور اسیطرح پہرانا دولہ کا دولہن کے گرد سات بار اور جلوانا عورتون اجنبیہ کا دولہ کے سامنی اور باتین کرنی اوس سی اور
ہاتہہ لگانا اوسکی ناک کان کو اور ذکر بیحیائی کی باتون کا اور ہلوانا انگوٹہا مرد کا ساتہہ دودہ کے عورت سی اور کہلانا شکر اور پلانا دودہ کا دولہ کو اور رکہنا نبات
دولہن کے پیر اور کہنا دولہ کو کہ اوٹہا لی اپنی موہنہ سے اور گہیر لینا دولہ اور دولہن کو عورتونکا وقت خلوت کے یہہ سب باتین بدعت کی نکاح مین حرام ہین اور جیسے اور
شرور ہی بچنا اوس سی اسیطرح جیسے لکہا ہی بیچ بعض رسالون تصنیف کی ہوئی قاضی ضیاء الدین نامی کی رحمت کرے انکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوری [illegible] ذکر کیا
بیچ کتاب علم الہدی کے سے نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسی ہین کہ خوف کفر ہی اونمین اور بعضی چیزین بدعت ہین پس جو کوئی رسوم
بجا لاوی منافی زوجیت کا درمیان میان بیبی کے اوٹہ جاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہی نسب اوسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا
ہی ایک تو یہہ کہ ایک قوم مین رسم ہی کہ تہوڑی سی سرسون اور اسپند دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹہی لوہی کی کپڑی مین باندہکر دولہ دولہن کے ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین
اور اوسکو اہل ہند کنگنہ کہتی ہین یہہ کفر صریح ہی کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہی اور دوسری یہہ رسم ہی کہ مٹی کی ٹہلیا پر پہول لگاتی ہین اور سندل وغیرہ کی
لگاتی ہین یہہ رسم گبرون کی ہی اور دوسری یہہ رسم ہی کہ جلوہ دیتی ہین دولہن کو اور اوس مین طرح طرح کی فضیحتین اور رسوائیان ہین اور دوسری یہہ رسم ہی کہ دولہ کی سر پر پان اور
پہول باندہ [illegible] اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولہ کی سر پر دستار رکہتی ہین یہہ دونون ملعون ہین اسلئی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لعنت خدا کی
اون مردون پر کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتون کے اور لعنت خدا کی ہی اون عورتون پر کہ مشابہ ہو ساتہہ مردون کے اور دوسری یہہ رسم ہی کہ انگوٹہا دولہن کا ساتہہ دودہ اور پانی کے
دہوتی ہین اور دولہ کو پلاتی ہین یہہ بہی گبرون کی رسمون سی ہی اور خوف ہی اسمین کفر کا اور دوسری یہہ رسم ہی کہ گولیان مصری کی عورت کے بدن پر رکہتی ہین
اور دولہ اوسکو اپنی موہنہ سی اوٹہاتا ہی جسکو یہان نبات چننا کہتی ہین ان افعال سی فاسق ہو جاتا ہی اور یہہ گبرون کی رسمون سے ہی اور مشابہہ ساتہہ چارپایون کی ہوتی ہی اور دوسری
یہہ رسم ہی کہ وقت جلوہ کی ناشایستہ [illegible] اور مشاطہ دولہ کو تخت پر بٹہاکر اعضا اوسکی بلکہ شرمگاہ اوسکی ناپتی ہی اور عورتین کہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سی سبب لعنت
کی ہوتی ہین اور دوسری یہہ رسم ہی کہ [illegible] مسجد و محراب و شملہ کی اور گلیون مین ڈالتی ہی اور [illegible] ان چیزون کی کفر ہی اور دوسری یہہ رسم
ہی کہ دولہ گرد دولہن کے سات بار پہرتا ہی یہہ رسوم کنا سی ہی اور خوف کفر کا ہی اسمین اور دوسری یہہ رسم ہی کہ شرمگاہ [illegible] شربت [illegible] ہوتی ہین اور عورتین
پیشاب [illegible] اور دوسری یہہ رسم ہی کہ [illegible] بالاتفاق [illegible] اور دوسری یہہ رسم ہی کہ گاتی ہین [illegible] ڈہول اور باجے
بجاتی ہین [illegible] یہہ چیزین بہی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہہ ایک ساعت [illegible] اور دوسری یہہ رسم ہی کہ دولہ کی [illegible] نام رکہتی ہین یہہ
بہی بالاتفاق حرام ہی اور دوسری یہہ رسم ہی کہ کاغذ کے جہاڑ اور پہول اور درخت [illegible] بناتی ہین یہہ بہت برا ہے اسلئے کہ کاغذ کو قرطاس کہتی ہین اور قرطاس

نام اللہ عزوجل ہی پس بانسووالی اوسکی اور راضی ہونیوالی اوسکی دونون گرفتار غضب تباہت ہوتے ہیں اور یہ رسم ہے کہ پھول اور تماشے کی ٹوپی لڑکے سر پر
باندھتے ہین یہ بدعت ہی بعضون نے لکھا ہی کہ یہ گبرونکی رسمون سے ہی اور آو نیہ رسم ہی کہ دولہ کے گلے مین بالس ح بدیکا اور بعضی لباس عورتون کے
پہناتے ہین یہ بدعت سیئہ ہین **الفصل الاول** نص ہی عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ
اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ع روایت ہی ربیع بیٹی معوذ بیٹی عفرا کی سے کہا
آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت داخل ہوئی یعنی ہمارے گھر مین اسوقت کہ لائی گئی مین خاوند کے گھر مین پہر بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کی نسبت میری یعنی تو
بہری بچھونے پر بیٹھا ہی اسطرح حضرت بیٹھے یہ خطاب کیا اوسکیطرف کہ جسنے روایت کی حدیث اوس سے کہ وہ خالد بن ذکوان ہین پس شروع کیا چھوکریون نے کہ تہین ہماری
قوم مین بجانا دف کا اور بیان کرنا خوبیون اور شجاعت انکیکا کہ مارے گئے تہے ہمارے باپون مین سے دن بدر کے ناگہان کہا ایک نے ان چھوکریون مین سے اور ہم مین ہی نبی کہ جانتے ہین
اوس چیز کو کہ ہونیوالی ہی کل کو پس فرمایا حضرت نے کہ چھوڑ دے اسکو اور کہہ وہ چیز کہ تہی کہتی نقل کی یہ بخاری نے **ف** عفرا نام ہی معوذ کی مان کا اور معوذ شہدائے بدر سے ہین
اور کشندہ ابو جہل لعین کے اور مراد چہوکریون سے بیٹیان انصار کی ہین کہ حد شہوت کو نہ پہنچی تہین لونڈیان اور کہا اکمل الدین نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونے دف کے
نکاح اور زفاف کے اعلان کے لیے اور لاحق کیا ہی نکاح کے ساتھ بعضے علماء نے ختنہ کرنے کو اور عیدین کو اور سفر سے آنیکو اور مجمع احباب کو خوشی کے لیے
یعنی ان مین بہی جائز ہی مانند نکاح کے اور دف سے مراد دف بغیر جہانج کی ہی اور جہانج دار مکروہ ہی بالاتفاق اور کہہ وہ چیز کہ تہی کہتی یعنی ذکر شہدائے بدر کا کہ کرتی تہین
وہی کر اور اسکو منع حضرت نے اسلیے کیا کہ اسمین نسبت علم غیب کی حضرت کیطرف کی حضرت کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیے کہ غیب کوئی نہین جانتا سوائے اللہ کے مگر
ہان جو کچھ اللہ تعالی چاہتا ہی وہ معلوم کرا دیتا ہی اپنے رسولون کو غیب کی باتون مین سے اور اسمین دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی پڑہنا شعر و نکاح کو اور نہین فحش اور جہوٹ
ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَةٌ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ
يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا لائی گئی بعد بیاہ کے ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تہا انصار مین سے پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ہی ساتھ تمہارے کھیل یعنی بجانا دف کا اور گانا کہ اوسمین گیا ہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہی انکو گانا نقل کی یہ بخاری نے
وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نکاح کیا مجہسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال کے اور گہر مین لائے مجکو بیچ
شوال کے یعنی تین برس کے بعد پس کون عورتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرت کے مجہسے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ یہ جو جہلا شوال کے مہینے مین نکاح کرنیکو نحس جانتے ہین یہ عقیدہ باطل ہی بلکہ مستحب ہی اسمین نکاح کرنا اور زفاف کرنا جیسے بیان کی جہلا کا عقیدہ
ہی ایسا ہی اہل جاہلیت کا تہا چنانچہ حضرت عائشہ نے اوسمین کا عقیدہ رد کرنیکے لیے کلام مذکور فرمایا ع ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائق ترین شرطون کی کہ وفا کرو تم اوسکو وہ شرط ہی کہ حلال کیے تم نے ساتھ اوسکے شرمگاہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
مراد شرط سے مہر ہی یا تمام حقوق ہوینگے یعنی مہر بیبیون کے ادا کرو اور خرچ دو کہانے پینے کے لیے اور مکان رہنے کے لیے اور اچہی طرح گذران کرو اوسکے ساتہ اور اوسکو شرط
اسلیے کہا کہ چونکہ خاوند نے التزام کیا ہی ان چیزونکا اپنے اوپر گویا کہ شرط کی ہی ع ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

پیغام کسی پر دہلی کا اور پیغام اپنی بہائی مسلمان کی تاکہ نکاح کرے وہ یا چہوڑ دے نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ پیغام بہیجنا منع اس صورت میں ہی کہ
جب دونوں راضی ہو گئی ہوں اور مہر بہی مقرر ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اوس عورت سے بغیر اذن اول کے کرلیگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا ش ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوال کری عورت یعنی کسی شخص سے طلاق دینی بہن اپنی کو یعنی دینی بہن کی تاکہ خالی کرے پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوی حق اوسکا اپنی لیی اور تاکہ نکاح کری اوسکی خاوند سی پس تحقیق واسطے اوسکے ہی جو مقدر کیا گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مثلا ایک شخص ایک عورت نکاح میں رکہتا ہی اور ایک عورت سی نکاح کیا چاہتا ہی وہ عورت کہتی ہی کہ اپنی بیوی کو طلاق دی یا دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں ہیں ایک چاہتی ہی کہ دوسری کو طلاق دیوے خاوند اس سی منع فرمایا اسلیے کہ اپنی اپنی تقدیر ساتہہ ہی کیوں کسی کا رزق موقوف ہی اور تاکہ نکاح کرے یہہ ترجمہ باعتبار معنی اول کے ہی اور باعتبار معنی دوسرے کی یہہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کری سوکن اوسکی خاوند سی ش ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سی اور شغار یہہ ہی کہ نکاح کر دی آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلا کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کر دی اس سے وہ دوسرا بیٹی اپنی کا اور نہو درمیان انکے مہر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہی کہ فرمایا حضرت نے نہیں نکاح شغار اسلام میں **ف** شغار اسکو کہتے ہیں کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر دیوے اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سی کر دی اور نہ ہو دونوں کا مہر بدل کر کے آپس میں سو اس طرح کا نکاح ایام جاہلیت میں کیا کرتے تہی اسلام میں منع کیا ہی اور اس طرح کا نکاح امام اعظم کے نزدیک ہو جاتا ہی اور لازم آتا ہی مہر مثل دینا لیکن چاہیے نہیں کرنا اور امام شافعی کی نزدیک یہہ نکاح ہوتا ہی نہیں اور دلیلیں طرفین کی فقہ میں مذکور ہیں ش ع

وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ عورتوں کے سے دن خیبر کے اور منع کیا کہانا گوشت گدہوں کا جو گہروں میں رہتے ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** متعہ اسکو کہتے ہیں کہ عورت سی نکاح کرے اس طرح کہ فائدہ اوٹہاؤں تجہسے اتنے دنوں تک مثلا مہینا بہر تک عوض اتنے روپیوں کے پس یہ ابتدائے اسلام میں درست تہا بعد ازاں حرام ہوا اور تحقیق یہ ہی کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور پہلی حلال تہا پیشتر خیبر کے پہر حرام ہوا دن خیبر کے پہر مباح ہوا روز فتح مکہ کے بعد ازاں حرام ہوا ابد الآباد کو اور منسوخ ہوا اور یہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہی اور ذکر کیا گیا ہی بیچ حدیث ابن عمر کے کہ متعہ کی اجازت ابتدائے اسلام میں تہی واسطے اونکے جو کہ مضطر ہو طرف اسکی مانند مردار اور مانند اسکی کے پہر اجماع ہوا اصحابہ کا اوپر کہ جبکہ نکاح متعہ کا حکم کیا جاوی ساتہہ باطل ہونے اوسکے اور اجماع ہی سب علماء کا اسکے حرام ہونے پر نہیں خلاف کیا ہی اسمیں کسی نے مگر ایک طائفہ فرقوں نے اور ابن عباس سے جو مشہور ہی کہ وہ اسکی اباحت کی قائل تہے ثابت ہوا ہی رجوع کرنا ونکا اس سے اور ہدایہ میں جو امام مالک سے جواز متعہ کا نقل کیا ہی ابن ہمام نے لکہا ہی کہ نسبت کرنی اسکی طرف مالک کے غلط ہی اور نووی نے شرح مسلم میں اس مسئلہ کو بہت طول لکہا ہی اور یہی کہ ہی جو گہر میں رہتی ہیں ان کا گوشت کہانا سب نے منع فرمایا وہ حرام ہی اور جنگل کے گدہے کا گوشت کہانا درست ہی جسکو گورخر کہتے ہیں ش ع

وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال جنگ اوطاس کے متعہ میں تین دن پہر منع کیا اوس سی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوطاس نام جنگل کا ہی متعلقات ہوازن سی کہ تقسیم کی اوس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت ہوازن کی اور یہہ بعد فتح مکہ کی ہی پس قول اوس ہی کا باعتبار اتصال دونوں کی طرف ان فتح مکہ کی جیسا کہا اوپر کی حدیث کی فائدے میں ذکر کیا گیا ش ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ**

قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَھُّدَ فِی الصَّلٰوۃِ وَالتَّشَھُّدَ فِی الْحَاجَۃِ قَالَ التَّشَھُّدُ فِی الصَّلٰوۃِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَالتَّشَھُّدُ فِی الْحَاجَۃِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَیَقْرَأُ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ جَامِعِ التِّرْمِذِیِّ فَسَّرَ الْاٰیَاتِ الثَّلٰثَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَۃَ بَعْدَ قَوْلِہٖ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَبَعْدَ قَوْلِہٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَالدَّارِمِیُّ بَعْدَ قَوْلِہٖ عَظِیْمًا ثُمَّ یَتَکَلَّمُ بِحَاجَتِہٖ وَرَوٰی فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ خُطْبَۃِ الْحَاجَۃِ مِنَ النِّکَاحِ وَغَیْرِہٖ

روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا سکھلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشہد پڑھنی نماز مین اور تشہد پڑھنی حاجت مین کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے تشہد نماز مین یہ ہی عبادتین زبان کی واسطے اللہ کے ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بہی واسطے اللہ کے ہین سلام ہی تیرا ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیکبخت بندون اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندی اللہ کے ہین اور رسول اللہ کی اور تشہد حاجت مین یہ ہی کہ سب تعریف واسطے اللہ کے مدد چاہتی ہین ہم اوس سے اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سے اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کے برائیون نفسون اپنی کی سی جسکو ہدایت کری اللہ یعنی توفیق دی ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس امارہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کری اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندی اللہ کے ہین اور رسول اوسکی اور پڑہتی حضرت یہہ تین آیتین ایک آیۃ یہہ ہی ای لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی حق ڈرنی اوسکی کا اور نہ مرو مگر حال یہہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیۃ یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی ایسا اللہ کہ مانگتی ہو تم آپسمین بوسیلہ اوسکی یعنی کہتی ہو مانگتی ہین ہم تجسی یہہ چیز واسطے اللہ کے اور ڈرو توڑنے ناتی کیسی تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیۃ یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطی تمہاری عمل تمہاری یعنی قبول کریگا نیکیان تمہاری اور بخشیگا واسطی تمہاری گناہ تمہاری اور جو کوئی فرمانبرداری کری اللہ کی اور رسول اوسکی پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جامع ترمذی مین یہہ بات ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینون آیتونکو سفیان ثوری نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بعد کہنی ان الحمد للہ کی لفظ نحمدہ کا اور زیادہ کیا بعد کہنی من شرور انفسنا کی ومن سیات اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نی بعد کہنی عظیما کی یہہ عبارت پہر کلام کری ساتہہ حاجت اپنی کی یعنی ذکر عقد کا کری اور روایت کی شرح السنۃ مین ابن مسعود سی بیچ خطبہ حاجت کی کہ نکاح ہی اور سوای اوسکی یعنی بیان کرنی حاجت کی لیے عبارۃ من النکاح وغیرہ بڑہادی ہی **ف** تشہد کے معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نے کہا کہ مراد تشہد سی یہان ایک عبارۃ ہی کہ اوسمین تعریف اللہ تعالی کی ہو اور دونون کلمہ شہادت کی ہون اور تشہد پڑہنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑہنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعی کی خطبہ سنت ہی تمام عقود مین اور دوسری آیۃ مین جو لفظ یا ایہا الذین آمنوا کا سب مشکوۃ کی نسخون مین ہی شاید ابن مسعود کی مصحف مین اسیطرح ہوگا والا اس مصحف مجید مین واتقوا اللہ الذی ہی بدون یا ایہا الذین آمنوا کی اور یہ آیۃ ابتداء سورۂ نساء مین ہی اور حصن حصین سی سمجھا جاتا ہی کہ ابوداؤد نی یہہ بہی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کی ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فلا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اور جو نکاح باندہنی میں اول یہہ خطبہ پڑہی بعد اوسکی ایجاب

قبول کر دادی جسطرح کہ ابتدای کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل خطبۃ لیس فیہا تشہد فہی کالید الجذماء رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ یعنی نکاح کہ نہو اوسمین تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتھ کٹی ہوئی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی

ف یعنی جیسی ہاتھ کٹا ہوا بیفائدہ ہی کہ ہاتھ والیکو اوس سی کچہہ فائدہ نہین ایسا ہی جسی نکاح بغیر خطبہ کی بیفائدہ ہی کہ خالی ہی خیر وبرکت سی ذکر کیا ملا علی قاری نے لفظ خطبہ کا ساتھ پیش خ کی ضبط کیا ہی اور معنی اوسکی لکہی ہین تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا والد شرفانے فرمایا کہ معنی اپنی استاد کی ساتھ زیر خ کے سنا ہی اور ایسا ہی سمجہا جاتا ہی کلام حضرت شیخ رح کی سے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امر ذی بال لا یبدء فیہ بالحمد للہ فہو اقطع رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام صاحب شان واعتبار کا کہ شروع کیا جاوی اوسمین ساتھ حمد خدا کی پس وہ کام بے برکت ہی نقل کی ابن ماجہ نے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا ہذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اسکو مسجدوں میں اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر کرو یعنی ساتھ گواہوں کے پس امر واسطے وجوب کے ہوگا یا ظاہر کرو ساتھ شہرت دینی کے پس امر استحباب کے لیے ہوگا اور مستحب نکاح کرنا مسجد میں اسیطرح ہی نکاح کا دن جمعہ کے اور نکاح کرنے سے مسجد میں اور دن جمعہ کے برکت حاصل ہوتی ہی ۲ **وعن** محمد بن حاطب الجمحی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی محمد بیٹی حاطب جمحی کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا فرق درمیان حلال و حرام کے آواز کرنی اور دف بجانا نکاح مین ہی **ف** مراد آواز کرنی سی گانا ہی یاد کر کرنا اور مشہور کرنا نکاح کا لوگون مین اور غرض اس حدیث سی یہہ نہین کہ بغیر آواز اور دف کے نکاح ہوتا ہی نہین اسلیے کہ نکاح دو گواہونکی سامنی ہو جاتا ہی بلکہ مراد اس حدیث سی رغبت دلانی ہی طرف ظاہر کرنے نکاح کی اور مشہور کرنے اوسکے اور حد مشہور کرنیکی اس سی معلوم ہوئی کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسرے مکان میں ظاہر ہو جاوی دائرہ بجانے اور آواز کرنی سی معلوم ہو جاتا ہی اور یہہ جب ہی ظاہر کرنیکی کہ محلے مین اور شہر مین معلوم ہو ساتھہ بجانے نوبت اور ڈہول اور باجونکی مولانا محمد اسحق رح **وعن** عائشۃ قالت کانت عندی جاریۃ من الانصار زوجتہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ الا تغنین فان ہذا الحی من الانصار یحبون الغناء رواہ ابن حبان فی صحیحہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نزدیک میری ایک لڑکی انصار مین سی کہ نکاح کر دیا مینے اوسکا یعنی کسی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عائشہ کیا نہین گاتی ہو تو اسلیے کہ تحقیق یہہ قوم انصار کی دوست رکہتی ہی گانیکو نقل کی یہہ ابن حبان نے بیچ کتاب صحیح اپنی کی **ف** لڑکی حضرت عائشہ کی پاس یا تو اوسکی قرابتیون مین کی تہی یا ایکی حدیث مین ہی یتیمہ تہی کہ پرورش کی تہی انہونے اور اصل کتاب مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اسواسطی کہ مولف کو نام کتاب کا نہین معلوم ہوا اور عالمونے اوسکی بیچ حاشیہ یہہ عبارت لکہدی ہی ابن حبان فی صحیحہ **وعن** ابن عباس قال انکحت عائشۃ ذات قرابۃ لہا من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اہدیتم الفتاۃ قالوا نعم قال ارسلتم معہا من یغنی قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الانصار قوم فیہم غزل فلو بعثتم معہا من یقول اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکاح کر دیا حضرت عائشہ نے ایک عورت کا اپنی قرابتیون مین سی کہ تہی انصار مین سے پس آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا بہیجا لڑکیکو یعنی پاس خاوند کے پاس کہا گہر کے لوگون نے کہ ہان فرمایا کیا بہیجا تمنی ساتہہ اوسکی اوسکو کہ گاوی کہا عائشہ نی کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق انصار ایک قوم ہی کہ اون میں میل ہی طرف

کانیکی پس کاش کے بھیجتے تم ساتھہ اوسکی اوس شخص کو کہ کہتا آئے ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس پس اللہ تعالی باقی اور سلامت رکھی ہمکو اور باقی اور سلامت رکھی تمکو
نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف اور بعد اسکے ہی ولولا الحنطۃ السمراء لم تسمن عذاراکم یعنی اگر نہوتی گیہوں سرخ نہ موٹی ہوتیں بیٹیاں کواری تمہاری اور بعض نے
کہا کہ بعد اوسکے یہہ ہی ولولا الحبۃ السوداء ما کنا براواکم یعنی اور اگر نہوتیں کہجوریں سیاہ نہ رہتے ہم بیچ گاؤں تمہارے یعنی بہو کون کواری کہیں یہہ
بہہ گیت ہی کہ عرب بیچ شادیون میں گاتے ہین ختم ہوا وعن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجہا ولیان فہی للاول
منہما ومن باع بیعا من رجلین فہو للاول منہما رواہ الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی اور روایت ہی سمرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کردین اوسکا دو ولی پس وہ عورت واسطے اول کے ہی اون دونون مین سے اور جو کوئی بیچے بیچنا دو آدمیونکی ہاتہہ پس وہ چیز بیچی گئی واسطی پہلے کے
ہی اون دونون مین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے ف نکاح کردین دو ولی یعنی دو شخصون سے اسطرح کہ پہلا ایک نے ایک شخص سے کیا بعد اوسکے
دوسرے نے کسی اور سی کیا تو وہ عورۃ واسطی اول کے ہی یعنی جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کردیا وہ اوسکی بیوی ہوگئی اور یہہ حکم اوس صورتمین ہی کہ دو ولی ایک درجہ کی ہوں لیکن
اگر ایک درجہ کے نہون تو ولی اقرب یعنی جو قرابت قریبہ رکھتا ہی وہ مقدم ہوگا دور کے ناتے والے پر اور اگر دو ولی برابر کے درجہ کے نکاح باندھین ساتھ اکہی وقت میں ایک
ولی ایک سے نکاح باندہ دے اور دوسرا ولی ایک اور سے باندہ دے تو وہ نکاح باطل ہی بالاتفاق ختم ہوا

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن مسعود
قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس معنا نساء فقلنا الا نختصی فنہانا عن ذلک ثم رخص لنا ان نستمتع فکان
احدنا ینکح المرأۃ بالثوب الی اجل ثم قرأ عبد اللہ یایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم متفق علیہ روایت ہی ابن مسعود سے
کہ کہا تہی ہم جہاد کرتے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ نہ تہین ساتہہ ہمارے عورتین یعنی بیبیان اور لونڈیان اور ہم خواہش اوں کی رکہتے تہی پس کہا ہمنے کیا نہ
خوجا ہوویں ہم یعنی تاکہ چہٹکارا پاوین شہوۃ نفس اور وسوسہ شیطان کے سے پس منع کیا ہمکو حضرت نے خوجا ہونے سے پہر رخصت دی ہمکو متعہ کرنے کی پس تہا ایک ہمارا کہ نکاح
کرتا تہا عورۃ سے بدلے کپڑے کے ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تہا پہر پڑہی عبد اللہ بن مسعود نے یہہ آیۃ ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزونکو اون چیزونسی کہ حلال کی
ہین اللہ تعالی نے واسطی تمہارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہی تو یہہ رخصت ابتداء اسلام میں تہی پہر منسوخ ہوگئی
چنانچہ اگلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور اس سے پہلی بہی حدیثین گذرین کہ اونسی منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود نے کہ آیۃ مذکورہ پڑہی اسمین اشارہ ہی طرف اسکے
کہ وہ معتقد تہی مباح ہونے متعہ کے مانند ابن عباس کے لیکن ابن عباس کا پہرنا اس اعتقاد سی بسبب کہنے سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہی چنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور ابن مسعود
بہی شاید کہ پہرے ہون اس اعتقاد سے بعد اسکی یا اسی اعتقاد پر رہے ہون بسبب نہ پہنچنے نص کے اونکو یعنی حکم صریح کا اونکو نہ پہنچا ہو ختم ہوا وعن ابن عباس
قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدۃ لیس لہ بہا معرفۃ فیتزوج المرأۃ بقدر ما یری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ
وتصلح لہ شیئہ حتی اذا نزلت الآیۃ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم قال ابن عباس فکل فرج سواہما فہو حرام رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہ تہا متعہ مگر اول اسلام میں تہا مرد کہ آتا ایک شہر میں کہ نہوتی واسطی اوسکی اوس شہر میں شناسائی یعنی لوگونسی کہ ٹہکانا ہو اوسکو پس کوئی
نکاح کرتا ایک عورت سے مقدار اوس مدت کی کہ جانتا کہ ٹہہرونگا اس شہر میں پس نگہبانی کرتی وہ عورۃ واسطے اوسکے اسباب اوسکی کی اور بناتی واسطی اوسکی کہانا اوسکا یہانتک
کہ اوتری آیۃ مگر اوپر بیبیون اپنی کی یا اوپر لونڈیون اپنی کی کہا ابن عباس نے جو شرمگاہ ہی سوا ان دونوں کی یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کے سوا پس وہ حرام ہی نقل کی یہہ ترمذی
نے ف حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ جو نگاہ رکہتے ہین اپنی ستر کو سوای اپنی بیبیون اور اپنی لونڈیوں سے وہ ملامت نہیں کیے گئے ہین اور جو کوئی سوای اسکے ڈہونڈے وہ تجاوز کرنیوالے
ہین یعنی حلال سے طرف حرام کی کہا طیبی نے کہ مراد ابن عباس کی یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے وصف کیا اونکا ساتہہ اسکے کہ وہ محافظت کرتے ہین ستروں اپنی کی سب چیزونکی
شرمگاہون سے مگر اپنی بیبیون سے اور لونڈیون سے نہین محافظت کرتے یعنی اونسے صحبت کرتے ہین اور متعہ کی عورۃ بیوی نہین ہوتی ہی واسطی نہونے توارث کی یعنی میراث کی

البسین جاتا اگر بیوی ہوتی تو وارث جاری ہوتا اور زندہ معلوم کہ بی بی کو اجرت کو دیوالی ہی نفس انکی تین چند روز کو پس نہیں داخل ہی بیچ حکم کے اور کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں کہ متعہ کی عورت نہیں ہی بیوی اوسکی پس واجب ہی یہ کہ نہ حلال ہووے اور تعجب ہی شیعہ سے کہ عمل کرتے ہیں قول ابن عباس کے پر اور ترک کرتے ہیں حضرت علی کے مذہب کو کہ صحیح مسلم میں ہی کہ حضرت علی نے سنا ابن عباس کو کہ متعہ کو جائز کہتے ہیں پس فرمایا حضرت علی نے کہ اسطرح اے ابن عباس البتہ میں نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سے دن خیبر کے اور پالی ہوئی گدہوں کے گوشت سے ح؛ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ أَيْ صَاحِبَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَإِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عامر بن سعد سے کہ کہا داخل ہوا میں اوپر قرظہ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کی بیچ ایک شادی کے پس ناگہان کتنی ایک چھوکریاں گاتی تہیں پس کہا میں نے ای دو صحابیو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اہل بدر کی کیا یہ کیا جاتا ہی بیچ نزدیک تمہارے یعنی گانا جو کرتی ہیں کا پس کہا دونوں صحابیوں نے بیٹھ تو اگر چاہی تو پس سن ساتھ ہمارے اور اگر چاہی تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دی گئی ہی واسطے ہمارے بیچ گانے کے وقت شادی کے نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اوس زمانہ میں بہی شہود حرمت اور کراہت راگ کی تہی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند اوسکی کی بعضوں کو معلوم تہی اور بعضوں کو نہیں معلوم تہی واللہ اعلم ح ۔

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

باب بیچ بیان اون عورتوں کی کہ حرام ہیں مترجم ف جو عورتیں کہ حرام ہیں مرد پر تفصیل اونکی فتاوی عالمگیری میں خوب لکھی ہی ترجمہ اوسکا لکھا جاتا ہی کہ اونکی نو قسمیں ہیں اول تو وہ ہیں کہ جو حرام ہیں بسبب نسب کے وہ مائیں ہیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھپیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں پس انسے نکاح بہی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور وہ چیزیں کہ باعث صحبت ہیں یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤں سے مراد اوسکی ماں ہی اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے درجہ کی ہوں اور بیٹیوں سے مراد بیٹی اوسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچے کی درجہ میں ہوں اور بہنیں تین طرح کی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور ایسے ہی بھتیجیاں اور بھانجیاں اگرچہ نیچے کی درجہ کی ہوں اور پھپیاں بہی تین طرح کی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اوسکے باپ کی پھپیاں اور دادا کی پھپیاں اور اوسکی ماں کی پھپیاں اور دادیوں کی اور نانیوں کی پھپیاں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور یہ کہ پھپی کی پھپی اسکو دیکھیں اگر پھپی قریب کی سگی یا سوتیلی ہی اوسکی پھپی ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کی اخیافی ہی تو اوسکی پھپی نہیں حرام اور خالائیں بہی کئی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپوں کی خالائیں اور ماؤں کی خالائیں اور خالا کی خالا کو دیکھیں گے اگر قریب کی خالا سگی یا اخیافی ہی اوسکی وہ خالا ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کی خالا سوتیلی ہی تو اوسکی خالا نہیں حرام اور دوسری قسم وہ ہیں کہ حرام ہیں بسبب صہریت کے یعنی سسرال کی علاقہ سے اونکی چار فرقے ہیں اول ساسیں اور دادیا ساسیں اور نانیا ساسیں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور دوسری بیٹیاں بیویوں کی اور بیٹیاں بیوی کی اولاد کی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں بشرطیکہ صحبت کی ہو بیویوں سے برابر ہی کہ وہ بیٹی اسکی پرورش میں رہا ہو اور ہمارے علما نے نہیں قائم کیا خلوت کو مقام صحبت کی بیچ حرام ہونے بیٹیوں کے اور تیسری بہو اور پوت بہو اور نواس بہو اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہو صحبت کی ہو اونسی بیٹے وغیرہ نے یا نہ کی ہو اور نہیں حرام ہوتی ہی بیوی لے پالک کی اور چوتھی سوتیلیاں باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں پس یہ حرام ہیں ہمیشہ کو نکاح بہی انسے حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی یعنی سسرال کی بسبب نکاح صحیح کے نہ فاسد کے پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سے تو نہیں حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی مگر عقد کے بسبب وطی کے حرام ہوتی ہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی بسبب صحبت کرنے کے حلال ہو صحبت یا شبہہ سے ہو یا زنا کی ہو پس جسنے زنا کیا ساتھ ایک عورت کے حرام ہوئی اوسپر ماں اوسکی اگرچہ اوپر کے درجہ کی ہو اور حرام ہوئی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچے کے درجہ کی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہی وہ عورت کہ جس سے زنا کیا زانی کے باپ دادوں پر اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹوں پر اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اور اگر صحبت کی ایک عورت سے پس آگیا انزال اوسکا ایک جگہ گیا تو نہیں حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اس لیے کہ یقین نہیں ہی صحبت فرج میں ہوئی مگر جبکہ حمل رہ جاوے اور اسکو معلوم ہو کہ اوسکا ہی اور جبکہ ثابت ہوتی ہی یہ حرمت

ثابت ہوتی ہی سبب چہونی اور بوسہ لینی کی اور نظر کرنیکے طرف فرج کے ساتھہ شہوۃ کی اور یہی ہی مذہب ہمارا اور ساتھہ اسکے قائل ہیں ملک کے ائمہ کے اور اوزاعی
اور ثوری اور امام احمد کے ایک روایت مین اور ہمارے نزدیک شبہ زنا کے حرمت مصاہرہ مین برابر ہی اور مباشرت شہوۃ سی بمنزلہ بوسہ لینی کی ہی اور اسیطرح مس کرنا یعنی چہونا اور اسیطرح اگر کاٹا اوسکو ساتھہ شہوۃ کے اور اگر چہ ہوا
شرط ہی کہ چہونا اوسکو ساتھہ شہوۃ کے ہو پس اگر اوسکا ساتھہ شہوۃ کے متعلق ہونا لیا ساتھہ اوسکے حرمت مصاہرۃ کی اور نہیں ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی
نظر کرنیسے طرف تمام اعضا کی ساتھہ شہوۃ کی اور ساتھہ چہونے تمام اعضا کے مگر شہوۃ سی بلا خلاف اور نہین نظر کرنا طرف فرج داخل کے کہی ہی یہانتک کہ اگر بیٹہا
ہو اوپر فرج کی عورت کے اسحالمین کہ وہ کہڑی ہی تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی اسلیے کہ طرف فرج داخل کے نظر نہیں پڑتی مگر یہ ہی نظر طرف فرج داخل کے کہ
بیٹہی ہو تکیہ لگائی ہوئی اور اگر دیکہی فرج عورت کی ساتھہ شہوۃ کی ایک بڑی بچہ سی یا شیشی کے پیچہے سے کہ معلوم ہوتی ہو اوسمین سی فرج اوسکی تو ثابت ہوتی ہی حرمت
مصاہرۃ کی اور اگر دیکہا آئینہ مین پس دیکہی فرج عورۃ کی اور نظر کی شہوۃ سی تو نہین حرام ہوتی ہی ماں اوسکی اور بیٹی اوسکی اسلیے کہ نہین دیکہی اوسنی فرج اوسکی بلکہ دیکہا
عکس اوسکی فرج کا اور اگر ہو عورت کنارہ حوض پر پانی کے اور دیکہی پانی مین پس دیکہی شہوۃ سی فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر ہو عورت پانی مین پس دیکہی
فرج عورۃ کی اور نظر کری شہوۃ سی تو ثابت ہوتی ہی حرمت یہہ صحیح ثابت ہوتی حرمت کے ساتھہ چہونیکی نہین ہی فرق اسمین کہ ہو چہونا قصدا یا بہول کر یا اندہاپن
کی یا از راہ خطا کی یا سوتی مین پس اگر جگاوی گا اپنی بیوی کو جماع کرنیکے لیے پہر پہنچ جاوی ہاتہہ اوسکا طرف بیٹی اپنی کی کہ اوس سی ہی پس چٹکی لی اوسکی ساتھہ شہوۃ کے
گمان اوسکا کہ یہہ ماں اوسکی ہی اور وہ ہو مشتہاۃ تو حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی ہمیشہ کو اور چہوئی بال عورۃ کی ساتھہ شہوۃ کے وہ بال کہ متصل ہین ساتھہ سر کے تو
ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر لٹکتے ہوئی بالونکو چہوا تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور ناطقی نے مطلق چہونیکو باعث حرمت لکہا ہی بغیر اس تفصیل کے اور اگر
چہوئی ناخن عورت کے ساتھہ شہوۃ کے تو ثابت ہوتی ہی حرمت پہر چہونا جو واجب کرتا ہی حرمت مصاہرۃ کو وہ چہونا ہی کہ نہو درمیان مرد و عورۃ کی کپڑا اور
حایل کپڑا درمیان دونوں کی ہو تو اگر کپڑا ایسا سخت ہو کہ نہ پاوی چہونیوالا حرارت چہوئی گئی کی تو نہین ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ کپڑا اوپر
ستر کی اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کہ پہنچی حرارت چہوئی گئی کی چہونیوالیکی ہاتہہ کو تو ثابت ہوتی ہی اور اسیطرح ثابت ہوتی ہی حرمت اگر چہوی
موزہ کی نیچی جانب کو مگر جبکہ چمڑا اونکا ہو اوسکو کہ پاوی نرمی قدم کی تو اوسکی چہونیسے حرمت نہین ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوی مرد عورۃ کا اسحال مین کہ درمیان
دونوں کی کپڑا ہو پس اگر پاوی ٹہنڈک دانتوں کی یا ہونٹوں کی تو وہ بوسہ لینا اور چہونا ہوا اور روایت کرتی چہوئی پر نہین ہی شرط ہونا اسکا ثابت ہونی حرمت
کی یہانتک کہ کہا گیا ہی اگر پہیلاوی کوئی ہاتہہ اپنا طرف بیوی کی ساتھہ شہوۃ کی اور پڑجاوی ہاتہہ اوسکا اوسکی بیٹی کی ناک پر پس زیادہ ہو شہوۃ اوسکی تو حرام ہوتی ہی
بیوی اوسکی اگرچہ اوٹہا لیوی ہاتہہ اوسیوقت اور شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ مشتہاۃ اور فتوی اسپر ہی کہ عورۃ نو برس کی مشتہاۃ ہی کم اس سی پس اگر جماع کری صغیرہ
غیر مشتہاۃ سی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑہی ہو جاوی عورۃ یہانتک کہ حد اشتہاۃ سی نکل جاوی تو باعث حرمت ہوتی ہی اسلیے کہ وہ داخل ہو چکی ہی تحت
حرمت کے پس نہین نکلتی بسبب بڑہاپی کی اور صغیرہ ایسی ہی نہین اور اسیطرح شرط کی گئی ہی تحقیق ذکر مین یہانتک کہ اگر جماع کری چار برس کا لڑکا مثلا اپنی باپ کی بیوی سی
تو نہین ثابت ہوتی اسکی حرمت مصاہرۃ کی اور جماع کرنا ایسی لڑکیکا کہ جماع کرسکتا ہی مانند اوسکی بمنزلہ جماع کرنی بالغ کی ہی اس باب مین لکہا ہی حلوانی نے کہ لڑکا
جماع کرسکتا ہی مانند اوسکی وہ ہی کہ جماع کرسکی اور خواہش کرے عورۃ کی اور حیا کرے عورت مثل اوسکی سی اور شہوۃ معتبر ہی وقت چہونے اور نظر کرنیکے یہانتک کہ اگر
پائی جاوی دونوں بغیر شہوۃ کی پہر شہوت ہو بعد چہوڑنی کی تو نہین متعلق ہوتی بسبب اسکی حرمت اور حد شہوۃ کی مرد مین یہہ ہی کہ کہڑا ہو ستر اوسکا یا زیادہ کہڑا
ہو یعنی تندی ہو اگر نہ ہو کہڑا اونہا ہو یہہ ہی صحیح وعلیہ الفتوی پس جسکا کہڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونوں رانوں بیٹی اپنی کی نہین
حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی جب تک نہ زیادہ کہڑا ہو اور یہہ حد شہوۃ کی جسکی کہ ہو وہ جوان قادر جماع پر اور اگر ہو بڈہا یا نامرد تو اوسکی حد شہوۃ کی یہہ ہی کہ حرکت
کری آلہ اوسکا ساتھہ خواہش کی یا اگر ہو حرکت کرنیوالا پہلی اسکی اور اگر تہا حرکت کرنیوالا پہلی اسکی تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتوں کی شہوۃ اور ستر کی

ہونوں کی شہوة کی یہہ ہی کہ خواہش ہو کرد ملین اور لذت حاصل ہو ساتھہ چہونے وغیرہ کے اگر تہی خواہش وغیرہ پہلی سی اور اگر تہی پہلی سی زیادہ ہو اور منزل شہوت کا ایک کو دونوں مین سی کفیت کہ بی حرمت مین اور چہونے وغیرہ سی جو حرمت ثابت ہوتی ہی شرط اوسمین یہہ ہی کہ نہ منزل ہو یہانتک کہ اگر منزل ہوا وقت چہونے کے یا دیکہنے کے تو نہین ثابت ہوگی ساتھہ اوسکے حرمت مصاہرت کی صحیح الفتوی اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتھہ منزل ہونیکی کہ یہہ چہونا باعث نہین تہا جماع کا اور اگر دیکہی مقعد عورت کی مین ثابت ہوتی ساتھہ اوسکی حرمت مصاہرت کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کرے ساتھہ عورت کی پیچہی سی نہین ثابت ہوتی ساتھہ اوسکی حرمت و ہو الاصح وعلیہ الفتوی اور اگر جماع کرے مردہ سے نہین ثابت ہوتی ہی اوسکی حرمت اور اگر اقرار کیا ساتھہ حرمت مصاہرت کی اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کرادیجاویگی درمیان میان بیوی کے اور اسیطرح اگر نسبت کرے اوسکو طرف ماقبل نکاح کی یعنی اگر کہا اپنی بیوی سے کہ جماع کیا تہا مینے تیری ماں سے پہلی نکاح تیرے کی تو اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کرادیجاویگی درنو مین لیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہانتک کہ واجب ہوگا مہر معین اور مداومت کرے اس اقرار پر نہین ہی شرط یہانتک کہ اگر رجوع کرے اس سے اور کہی جہوٹ کہا تہا مینے تو قاضی نہ سچ جانے اسکو و لیکن اگر جہوٹا ہوگا اپنے اقرار مین تو عند اللہ نہین حرام ہوگی بیوی اوسکی اوسپر اور اگر کہی آدمی ایک عورت کو کہ یہہ ماں میری ہی دودہ کی پہر ارادہ کرے نکاح کرنیکا اوس سے بعد اسکی اور کہی کہ خطا کی مینے اسمین تو اوسکو جائز ہی نکاح کرنا اوس سے استحسانا اور اگر بوسہ لیا ایک عورت کا پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوت سے یا چہوا اوسکو یا نظر کی طرف فرج اوسکی کی اور پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوت سے تو بوسہ لینے مین فتوی دیا جاوے ساتھہ ثابت ہونے حرمت کے جبتک کہ نہ ظاہر ہو کہ اوسنی بوسہ لیا بغیر شہوت کے اور چہونے اور نظر کرنے مین طرف فرج کی نہین فتوی دیا جاوے ساتھہ حرمت کے مگر کہ ظاہر ہو یہہ کہ اوسنی کی ہین یہہ چیزین ساتھہ شہوت کے اسلیے کہ اصل بوسہ لینے مین شہوت ہی بخلاف چہونے اور نظر کرنیکے اور یہہ جب ہی کہ چہوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو چہوا تہا تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور اگر پکڑی چہاتی عورت کی اور کہا کہ نہ تہا یہہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاویگا اور اسیطرح اگر سوار ہوا ساتھہ عورت کی جانور پر تو نہ سچ جانا جاویگا بخلاف اسکی کہ چڑہا عورت کی پیٹہہ پر اور گذرا ساتھہ اوسکی پانی سی یعنی اوس صورت مین سچ جانینگی اوسکی کہنی کو اور قبول کیجاویگی گواہی اوپر اقرار کے بیچ ساتھہ چہونے کے اور بوسہ لینے کے ساتھہ شہوت کے اور قبول کیجاوے گی گواہی نفس چہونے اور بوسہ لینے کے ساتھہ شہوت کے اسلیے کہ شہوت ایسی چیز ہی کہ معلوم ہوجاتی ہی فی الجملہ یا تو ساتھہ حرکت کرنے عضو کی اوس شخص سی کہ حرکت کرتا ہی عضو اوسکا یا ساتھہ اور علامتون کی اوس شخص سی کہ نہین حرکت کرتا عضو اوسکا اور کہا قاضی جلال سعدی نے کہ ایک نستی والی نے ملن لگایا اپنا ساتھہ بدن بیٹی اپنی کی اور بوسہ لیا اوسکا اور قصد جماع کا کیا پس کہا اوسکی بیٹی نے کہ مین بیٹی تیری ہون پہر چہوڑ دیا اوسنی اوسکو تو حرام ہوجاتی ہی ماں اوسکی اوپر اوسکے کہا گیا ایک شخص کو کہ کیا تو نے اپنی ساس سی کہا اوسنی کہ جماع کیا مینے اوس سے ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرت کی اگرچہ دونون نے از راہ ہنسی کی کہا تہا یعنی بعد اسکی اگر وہ کہیگا کہ مینے جہوٹ کہا تہا تو نہین سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور ایک شخص کے ملک مین لونڈی تہی پس کہا اوسنی کہ صحبت کی مینے اس سی تو نہین حلال ہی واسطے اوسکی بیٹی کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تہی اور اوسنی کہا کہ مینے صحبت کی اس سی تو جائز ہی اوسکی بیٹی کو کہ جہٹلادی اوسکو اور صحبت کرے اوس سے اور اگر حرام کیا جاوے لونڈی میراث باپ اپنی کی کو تو جائز ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سی یہانتک کہ جانے یہہ کہ باپ نے صحبت کی اوس سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سی اس شرط پر کہ وہ باکرہ ہی پہر جب ارادہ کیا صحبت کرنیکا اوس سی پایا اوسکو غیر باکرہ پس کہا اوس سے کس نے توڑا بکر تیرا کہا اوسنی کہ تیری باپ نے اگر تصدیق کیا اوسکو خاوند نے جدی ہوئی وہ اوس سے اور نہین ہی مہر واسطے اوسکی اور اگر جہٹلایا اوسکو پس وہ بیوی اوسکی ہی اگر دعوی کیا ایک عورت نے یہہ کہ چہوا خاوند کی بیٹی کا تہا شہوت سے تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کی بیٹی کے قول کا ایک شخص نے بوسہ لیا اپنی باپ کی بیوی کا ساتھہ شہوت کے یا بوسہ لیا باپ نے اپنی بیٹی کی بیوی کا تہا شہوت کے اور بیوی جبر کی گئی ہی اور انکار کیا خاوند نے ہونے اوسکی کا ساتھہ شہوت کی تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند اوسکی واقع ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر اور پہر خاوند مہر اوس سے کہ کی یہہ حرکت اگر قصد کیا تہا اس فعل کے کرنیوالے نے فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لے اور صحبت کرنے مین مہر نے اگرچہ قصد کیا تہا ساتھہ صحبت کرنیکے فساد کا اسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوتی حد اور حد اور مال مین جمع ہوتے نکاح کا

ایک شخص نے کسی لونڈی سے پیار کیا اور اسکی بیوی نے بوسہ لیا اپنے خاوند کے بیٹے کا پہلے دخول کے ساتہ اسکے پس دعوی کیا خاوند نے کہ اسنے بوسہ لیا شہوت سے اور
جہٹلایا اوسکو لونڈی نے یا کہتے تو وہ جدا ہو جاویگی اپنی خاوند سے بسبب کہنے خاوند کے کہ اسنے بوسہ لیا شہوت سے اور لازم ہوگا خاوند پر آدہا مہر بسبب جہٹلانے کے
اوسکو اور نہیں قبول کیا جاویگا قول لونڈی کا اسمین اگر کہا اوسنے کہ بوسہ لیا تہا اوسکا ساتہ شہوت کے اور اگر کہا ایک حرف نے سسر اپنا کا اوس لڑکی کا ساتہ
بغیر شہوت کے تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور نکاح نہیں جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرت کے اور دودہ پلانے کے بلکہ فاسد ہو جاتا ہے یہانتک کہ اگر صحبت کی اوس سے
خاوند نے بہی تفرقہ سے پہلے اندازہ استعداد کی یا بغیر اشتباہ کے تو نہیں واجب ہوتی اوسپر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورت سے یا چہوا اوسکو بغیر ذلک پر آوریگا
محرم اوسکی بیٹی کی لیے اسیلیے کہ حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے ہمیشہ کو اور یہ دلیل ہے اسپر کہ حرمت ثابت ہوتی ہے ساتہ جماع حرام کے اور ساتہ اوس چیز کے
کہ ثابت ہوتی ہے اوس سے حرمت مصاہرت نہیں مضائقہ اسکا کہ نکاح کرے مرد ایک عورت سے اور نکاح کرے اوسکا بیٹا اوسی عورت کی بیٹی سے یا اوسکی ماں سے اگر
اپنی سسر کو کہ مین اور جماع کیا عورت سے اگر تہا کپڑا ایسا کہ نہیں منع کرتا تہا پہنچنے حرارت کو حرارت سسر اوسکے تو حلال ہوگی عورت خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا تہا کہ
اوسکی حرارت نہیں پہنچتی تہی تو نہیں حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہے کہ حرام ہیں بسبب دودہ پینے کے جو عورتیں کہ حرام ہوتی ہیں بسبب قرابت اور صہرت کے حرام ہوتی ہیں
بسبب علاقہ دودہ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا ہے اور تہوڑا دودہ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر شیرخوارگی میں تو متعلق ہوتی ہے ساتہ اوسکے حرمت اور تہوڑی کی حد یہ ہے کہ
معلوم ہو پیٹ میں پہنچ جانا اوسکا اور عمر شیرخوارگی کی امام ابوحنیفہ کے نزدیک تیس مہینے ہیں اور صاحبین کے نزدیک دو برس اگر دودہ پیا ہو تو نہیں کیا اوسنے
شیرخوارگی سے اور پہر پیا بعد اوسکی عمر شیرخوارگی میں تو وہی دودہ پینا ہوا اسلیے کہ پایا گیا دودہ پلانا اوسکی وقت میں اور جب تمام ہو چکی عمر شیرخوارگی کی تو
نہیں متعلق ہوتی حرمت ساتہ دودہ پینے کے اور اجماع ہی ہے اسپر کہ مدت شیرخوارگی کی پہچان مستحق ہونے اجرت دودہ پلانے کی انتہا کی ہی ساتہ دو برس کے
یہانتک کہ اگر مانگی مطلقہ لڑکی کی ماں نے بعد دو برس کے اجرت دودہ پلانے کی اور باپ انکار کرے اوسکی دینے کا تو جبر کرنا نہیں آتا اوسپر اور دو برس میں جبر کیا جاویگا
حرمت جیسکہ ثابت ہوتی ہے ماں رضاعی یعنی دودہ پلانیوالی کی جانب میں ویسی ثابت ہوتی ہے باپ رضاعی کی جانب میں اور باپ رضاعی وہی ہے کہ دودہ اوترا
بسبب صحبت کرنے اوسکے یعنی خاوند دودہ پلانیوالی کا حرام ہیں رضیع پر ماں باپ رضاعی اوسکی اور اصول اونکی اور فروع اونکی خواہ نسبی ہوں خواہ رضاعی ہوں
کہ ماں رضاعی نے اگر بچہ جنا اوسکی باپ رضاعی سے یا غیر اوسکے سے پہلی اس دودہ پلانیکے یا بعد اوسکی یا دودہ پلایا اسیکے لڑکیکو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر ماں رضاعی
اوسکی سے پہلے اس دودہ پلانے کے یا بعد اوسکے پس سب بہائی اور بہن ہیں رضیع کی اور اولاد اونکی بھتیجی اور بہانجی اوسکی ہونگی اور بہائی رضاعی باپ کا چچا اوسکا
ہوگا اور بہن اوسکی پہپہی اوسکی اور بہائی ماں رضاعی کا ماموں اوسکا اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانا نانی رضاعی ہیں اور ثابت ہوتی
ہے حرمت مصاہرت کی دودہ پینے میں یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہے رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہے اوسکی باپ رضاعی پر اور اسی بیٹا بیاہ کرے تو
مگر دو مسئلوں میں ایک تو یہ کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بیٹی کی بہن سے اور دودہ کے علاقہ میں یہ درست ہے اسلیے کہ اوسکی نسبی بیٹی کی بہن اگر اوس سے
ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اوس سے نہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودہ کے علاقہ میں یہ دونوں نہیں ہیں یہانتک کہ اگر نسب میں بہی ایک بات ان دونوں
باتوں میں سے نہیں پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلا ایک لونڈی تہی دو شریکوں میں اوسنے بچہ جنا اور دونوں شریکوں نے دعوی کیا اوسکا یہانتک کہ ثابت
ہوا نسب دونوں سے اور ہر ایک شریک کی ایک ایک بیٹی ہے اور عورت تہی تو جائز ہے ہر ایک شریک کو یہ کہ نکاح کرے دوسرے کی بیٹی سے اسلیے کہ ان دونوں میں
ایک بہی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹی کی بہن سے اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بہائی کی ماں
سے اور یہ جائز ہے دودہ کے علاقہ میں اسلیے کہ نسب میں اگر دونوں بہائی ہونگے اخیافی تو ماں بہائی کی اوسکی بہی ماں ہوگی اور اگر دونوں سوتیلے بہائی
ہونگے تو ماں بہائی کی اوسکی باپ کی بیوی ہوگی اور یہ باتیں دودہ کے علاقہ میں نہیں ہوتیں اور حلال ہوتی ہے بہن دودہ شریک بہائی کی جیسکہ حلال

ہوتی ہی نسب مین مثلاً زید کا سوتیلا بہائی عمرو ہی اور عمرو کی ایک بہن ہی اخیافی یعنی اوسکی باپ کے نطفہ سے بہن بہی کسی اور سے ہی
ہی تو اوس سے حلال ہی نکاح کرنا عمرو کے سوتیلے بہائی کو کہ زید ہی اور حلال ہی ماں دودہ شریک بہائی کی اور حلال ہی ماں چچا اور پہوپی اور ماموں اور خالہ
رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ پہوپی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادی اور نانی فرزند رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا فرزند رضاعی کی بہن اور اوسکی
بہن کی ماں سے اور اوسکی بہانجی سے اور اوسکی بہن کی بیٹی سے اور اسیطرح عورتکو جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ باپ بہن رضاعی اپنی کی اور ساتہہ بہائی بیٹی رضاعی اپنی کی اور
ساتہہ باپ پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنی کی اور یہی جائز ہی نسب سے جب طلاق دی مرد ایک عورتکو اور دودہ والی ہو
پہر وہ نکاح کرے اور خاوند سے بعد گذرنے عدت کی اور صحبت کری اوس سے خاوند دوسرا تو اجماع ہی علما کا اسپر کہ جب تک جنے بچہ دوسرے سے تو دودہ دوسرے کا ہوگا
اور منقطع ہوگا دودہ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسرے سے تو دودہ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسرے سے ولیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ رحمہ نے کہ دودہ ہوگا اول
کا یہانتک کہ جنی دوسرے سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ جنی اوس سے کبہی پہر اوترا اوسکے دودہ اور پلایا اوسنے ایک لڑکیکو تو ہوگا دودہ عورتکا
نہ اوسکی خاوند کا یہانتک کہ نہیں حرام ہوگی اوس لڑکے پر اولاد اوس شخص کی کہ غیر اس عورت سے ہوگی ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس جنی
اوس سے اور دودہ پلایا ایک لڑکیکو تو نہیں جائز اس زانی کو اور اوسکی باپ دادونکو اور اوسکی اولاد کو نکاح کرنا لڑکی سے اور جائز ہی زانی کے چچا کو اور اوسکی ماموں کو
نکاح کرنا اوس لڑکے سے مانند اوس لڑکی کی کہ زنا سے ہو اور اگر جماع کیا ایک عورت سے ساتہہ شبہہ کے اور حاملہ ہوئی وہ اوس سے پہر دودہ پلایا اوسنے ایک لڑکیکو
تو وہ بیٹی ہی رضاعی جماع کرنیوالیکا اور اسی قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالے سے ثابت ہوگا اوس سے علاقہ دودہ کا اور جہان کہ نہین
نہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالے سے ثابت ہوگا دودہ ماں کی طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا اس عورت سے پہر جنی اوس سے بچہ اور دودہ پلایا
اپنی لڑکیکو پہر خشک ہوگیا دودہ اوسکا پہر اوترا دودہ اوسکی بعد اوسکی پس پلایا اوسنے ایک لڑکی کو تو جائز ہی اس لڑکی کو نکاح کرنا اوس شخص کی اولاد سے کہ غیر
اس دودہ پلانیوالی سے ہو ایک باکرہ عورت نے نکاح نہ کیا تہا اور اسکی اوترا دودہ پس پلایا اوسنے دودہ ایک لڑکیکو تو ہوئی وہ ماں رضاعی اوس لڑکیکی اور
ثابت ہوگی تمام احکام دودہ کے درمیان اون دونونکے یہانتک کہ اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سے پہر طلاق دیدیگا وہ اوسکو پہلی صحبت کرنیکی اوس سے تو
جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سے اور اگر طلاق دیگا اوسکو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سے اور اگر ایک لڑکی
نو برس کی عمر کو پہونچی تہی اور اوترا اوسکی دودہ پہر پلایا اوسنے دودہ ایک لڑکیکو تو ہیں متعلق ہوتی ہی سبب اوسکی حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہی کہ لڑکی نو
برس کی عمر میں یا زیادہ اور اسیطرح اگر اوترا باکرہ عورت کی چہاتیون مین پانی زرد تو نہین ثابت ہوتی اوسکی پلانی سے حرمت اگر ایک عورت نے چہاتی دی بچہ کے منہ مین اور
معلوم نہوا اوسکو چوسنا دودہ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کے لیکن از راہ احتیاط کی ثابت ہوگی حرمت گیا پانی بچہ کے منہ مین پانی زرد چہاتی سے
ثابت ہوگی حرمت دودہ پینی کی اسلیے کہ وہ دودہ ہی کہ بدل گیا ہی رنگ اوسکا اگر اوترا ایک مرد کے دودہ پس پلایا اوسنے ایک بچہ کو تو نہین ثابت ہوگی حرمت بسبب
ہونے کے دودہ پینے کے اور دودہ عورت زندہ اور مردہ کا برابر ہی اسی حرمت مین اور اگر دو لڑکے ایک جانور کا دودہ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اوسکے حرمت اور اوسی
طرح دار الاسلام مین اور دار الحرب مین برابر ہی یہانتک کہ اگر دودہ پلایا گیا دار الحرب مین اور اسلام لائے وہ یا انکی طرف دار الاسلام کی ثابت ہونگے احکام دودہ
کے اسمین اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی حرمت ساتہہ دودہ پینے کے چہاتی سے ثابت ہوتی ہی ساتہہ دودہ ڈالدینے کے منہ مین اور ناک مین نچوڑنیکی اور نہین ثابت
ہوتی حرمت ساتہہ دودہ ڈالنی کی کانون مین اور حقنہ مین اور سوراخ ذکر مین اور مقعد مین اور زخم دماغ مین اور پیٹ کی زخم مین اگرچہ پہنچ جاوے دماغ مین اور پیٹ
مین یہہ ظاہر الروایت ہی اور امام محمد کے نزدیک حقنہ سے بہی ثابت ہو جاتی ہی اور اگر ملجاوے دودہ کہانے مین پس اگر آگ پر رکہا گیا کہانا اور پک گیا یہانتک کہ
متغیر ہوگیا دودہ تو اوس سے نہین حرام ہوتا برابر ہی کہ ہو دودہ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نہ رکہا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہین ثابت ہوگی اوس سے بہی حرمت

اور اگر ... غالب ہو تو بھی یہی ثابت ہوگی حرمت اور امام ابو یوسف کے نزدیک ... جب ... [illegible]

... [illegible] ... ثابت ہوتی ہے بسبب ... [illegible]

آدمی کے ساتھ دودہ بکری کا ... دودہ آدمی کا غالب ہو تو ثابت ہوگی حرمت اور اسیطرح اگر کوئی عورت ... اپنی دودہ میں ... [illegible]

... دودہ میں اگر ... تو ثابت ہوگی حرمت بسبب ... کھانا ... طعام لقمہ لقمہ ... اگر گھونٹ گھونٹ پیوے تو ثابت ہوگی

حرمت اور اگر ... دودہ ... ساتھ پانی ... دودہ ... اور اسیطرح اگر ... دودہ ... [illegible]

اور ... کی ... اور ... اور رنگ اوسکا ... ایک چیز ان چیزوں میں سے اور اگر برابر ہو دودہ اور دوسری چیز تو واجب ہے

... حرمت ... اور اگر ... دودہ ... تو متعلق ہوتی ہے حرمت ... نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے ... [illegible]

ہوتی ہے حرمت ... روایت ابو حنیفہ سے ہے اور یہی روایت ظاہر ... اور اگر دونوں عورتوں کے دودہ ... [illegible]

متعلق ہوتی ہے حرمت ساتھ ... اور اگر ... دودہ ... [illegible] ... تو نہیں ثابت ہوتی حرمت ... [illegible]

نہیں ... اور ایک لڑکی کو دودہ پلایا کسی عورت نے ... لیکن معلوم نہیں کس نے پلایا ... ایک ... [illegible]

و جب ... [illegible] ... بغیر ضرورت کے اور اگر ... [illegible]

اگر ایک شخص نے نکاح کیا ایک لڑکی ... سے پھر ... رضاعی ... اوسکی ... دودہ پلایا اوس لڑکی کو تو دونوں حرام ہوگئی اوس پر ... [illegible]

... اوسکے ... مہر ... اور ... بیوی ... سے اگر قصد کیا تھا ... فساد کا اور اگر قصد نہیں کیا تھا ... [illegible]

دودہ پیتی ہوئی ... ایک اجنبیہ عورت اور دودہ پلایا ... دونوں کو ... حرام ہوئیں دونوں اوسپر اور جائز ہے اوسکو نکاح کرنا ایک سے ... [illegible]

جاوے اور اگر ... دودہ ... معا حرام ہوگی اوسپر ... اور جائز ہے اوسکو نکاح کرنا ایک سے ... جس سے چاہے اور اگر دودہ ... [illegible]

تو حرام ہوگی ... تیسری بیوی اسکی اور اسیطرح اگر ... دودہ پلایا ... تیسری کو حرام ہوئیں ... اور تیسری بیوی اوسکی ... [illegible]

پھر دونوں کو ... حرام ہوئیں تینوں اور واجب ہوگا ... واسطے ہر ایک کے ... آدھا مہر ... اگر قصد کیا تھا اوسنے فساد کا ... [illegible]

... تینوں اور ... دودہ پلایا ... اسیطرح اگر دودہ پلایا ایک کو ... حرام ہوئیں ... [illegible]

... پر دودہ ... چوتھی کو نہیں حرام ہوتی ... اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چھوٹی ... اور ایک بڑی ... دودہ پلایا بڑی نے چھوٹی کو ... [illegible]

دونوں ... اگر نہیں صحبت کی تھی بڑی سے ... مہر ... اوسکو ... اور چھوٹی کو آدھا مہر ... [illegible]

... اگر ... قصد ... فساد کا تو نہیں ... اور اسی کے ... چھوٹی بیوی ... دودہ پلانا ثابت ... [illegible]

میں سے ایک ... اور دوسری ... اور نہیں قبول کیجاتی گواہی دودہ ... مگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے ... [illegible]

... اور ... گواہی ... دودہ پینے کی ... دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ... [illegible]

... تو نہیں ... اور اگر ... صحبت کریگا تو واجب ہوگا ... مہر ... [illegible]

اگر گواہی دیں ... دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بعد نکاح ... [illegible] ... گواہی ... [illegible]

ہو ... دودہ پینا ... اسیطرح ... قائم ہوتی ... عورت کی اور اگر ایک خبر دی ... [illegible]

... عقد کے ... نکاح ... ایک عورت سے ... اور عورت ... دودہ پلایا ہے ... [illegible]

اور عورۃ کا میاں بیوی نے تو فاسد ہوا نکاح اور نہیں مہر واسطے بیوی کے اگر صحبت نہیں کی تھی اوس سے اور اگر جھٹلایا دونوں نے اوسکو تو نکاح قائم ہے لیکن اگر وہ ہے شخص
والے عادل ہیں تو اولی یہہ ہے کہ چھوڑ دے اوسکو اور جب چھوڑے تو اولی یہہ ہے کہ دیوے اوسکو آدہا مہر اگر دیا مہر پہلے صحبت کرنیکے اور اس عورۃ کو اولی یہہ ہے کہ نہ لے
اوس سے کچہہ اور اگر ہو یہہ بعد صحبت کرنیکے تو افضل خاوند کو یہہ ہے کہ دیوے اوسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنے کی اور عورۃ کو افضل یہہ ہے کہ لیوے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر
معین میں سے اور نہ لیوے نفقہ اور جگہہ رہنے کی اور اگر اسکو طلاق نہیں دی تھی تو جائز ہے اوسکو رہنا پاس خاوند کے اور اسیطرح اولی ہے چھوڑ دینا اوسکو اگر گواہی
دیں دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں غیر عادل اور اگر سچ مانا اوسکا مرد نے اور جھٹلایا اوسکو عورۃ نے تو ہووے فاسد
نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورۃ نے کہنا اوسکا اور جھٹلایا اوسکو مرد نے تو نکاح قائم ہے ولیکن لازم ہے عورۃ کو کہ قسم دے خاوند کو اور تفریق کیجاوے اگر انکار کرے خاوند
قسم سے اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سے پھر کہا بعد نکاح کے کہ یہہ بہن میری ہے رضاعی یا مانند اسکی کہا پھر کہا کہ وہم ہوا تھا مجکو جو کہ کہا میں نے اسطرح سے نہیں ہے تفریق
کیجاوے درمیان انکے از راہ استحسان کے اور اگر ثابت رہا اس کہنے پر اور کہا کہ حق ہے جو کہ کہا تھا میں نے تفریق کیجاوے درمیان دونوں کے اور اگر مکر جاوے بعد اوسکے تو نہیں نفع دیگا
اوسکو مکر جانا اوسکا اور اگر عورۃ نے تصدیق کی مرد کی تو نہیں مہر واسطے اوس عورت کے اور اگر جھٹلایا عورۃ نے اوسکو تو عورت کو آدہا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی تھی اوس سے
تو اوسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنے کی اگر جھٹلایا تھا عورۃ نے اوسکو اور اگر تصدیق کی تھی عورۃ نے اوسکی تو اوسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل میں سے
اور نہیں واسطے اوسکے نفقہ اور جگہہ رہنے کی اور اگر اقرار کیا خاوند نے اسکا پہلے نکاح کے پس کہا کہ یہہ بہن یا ماں میری ہے رضاعی پھر کہا کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا میں تو
جائز ہے مرد کو نکاح کرنا اوس عورۃ سے اور اگر کہا کہ حق ہے جو کہ کہا تھا میں نے نہیں جائز نکاح کرنا اوس سے اور اگر کرے نکاح تو تفریق کیجاوے میان بیوی میں اور اگر مکر گیا اقرار
سے اور گواہی دی دو شخصوں نے اقرار کی تو تفریق کیجاوے میان بیوی میں اور اگر اقرار کیا عورۃ نے کہ یہہ باپ میرا ہے رضاعی یا بہائی میرا ہے رضاعی یا بہتیجا میرا ہے رضاعی
اور انکار کیا مرد نے پھر جھٹلایا عورۃ نے اپنے تئیں اور کہا چوک گئی میں پھر نکاح کیا مرد نے اوس سے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہے اگر نکاح کرے اوس عورۃ سے پہلے اس سے کہ
جھٹلاوے اپنے تئیں اور اگر کہا عورۃ نے ایک شخص کو کہ یہہ بیٹا میرا ہے رضاعی اور اصرار کیا عورۃ نے اسپر جائز ہے مرد کو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اقرار کیا مرد نے نسب کا پس کہا کہ یہہ بیٹی
میری نسبی یا ماں میری ہے یا بیٹی میری ہے اور نہیں واسطے عورۃ کے نسب معروف اور صلاحیت رکھتا ہے مرد اسکی کہ ہووے عورۃ ماں یا بیٹی اوسکی تو دوام رہے جہاں
دوبارہ نہیں اگر کہا اونے کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا میں یا غلطی کی میں نے تو نکاح دونوں کا بدستور رہیگا از راہ استحسان کے اور اگر کہا مرد نے کہ اقرار وہی ہے جو کہ کیا تھا میں نے
تو تفریق کیجاوے درمیان دونوں کے اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورۃ کی نہیں پیدا ہو سکتی واسطے مثل اوسکے تو نہیں ثابت ہوگا نسب اور نہ تفریق کیجاوے مرد و عورتیں اور اگر کہا
مرد نے واسطے عورۃ اپنی کے کہ یہہ بیٹی میری ہے نسبی اور ثابت رہا اوس کہنے پر اور واسطے عورۃ کے نسب معروف ہے تو نہیں تفریق کیجاوے گی درمیان انکے اور اسیطرح اگر کہا مرد نے
کہ یہہ ماں میری ہے اور نہ واسطے اوسکی ماں معروف ہے اور ثابت رہا وہ اسپر تفریق کیجاوے درمیان انکے اور چوتھی قسم وہ عورتیں ہیں کہ حرام ہیں ساتھ جمع کرنیکے اور جمع
کرنا دو قسم ہے جمع کرنا اجنبی عورتوں کا اور جمع کرنا محرم کا سو نکاح جمع کرنے اجنبیات کا بیان تو یہہ ہے کہ نہیں درست مرد کو یہہ کہ جمع کرے زیادہ چار عورتوں سے اور نہیں جائز
غلام کو یہہ کہ نکاح کرے زیادہ دو عورتوں سے اور جائز ہے مرد آزاد کو یہہ کہ حرم کرے جتنی لونڈیوں کو چاہے اگرچہ بہت ہوں اور غلام کو نہیں جائز ہے حرم کرنا اگرچہ
اذن دے مالک اوسکا اور مرد آزاد کو جائز ہے نکاح کرنا چار عورتوں سے آزاد ہوں وہ یا لونڈیاں ہوں یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہے نکاح کرنا دو عورتوں سے آزاد ہوں
وہ یا لونڈیاں ہوں یا ملی جلی اور اگر نکاح کرے حر آزاد پانچ عورتوں سے آگے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہیں جائز ہوگا نکاح پانچویں کا اور اگر نکاح کرے پانچ
سے ایک عقد میں فاسد ہوگا نکاح سبکا اور اسیطرح غلام جبکہ نکاح کرے تین سے اور اگر نکاح کرے حربی پانچ سے پہر مسلمان ہو میاں بیوی تو اگر نکاح کیا تہا
اونسے آگے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاوے گی درمیان اسکے اور درمیان پانچوین کے اور اگر نکاح کیا اونسے اکہٹی تفریق کیجاوے درمیان اوسکے اور درمیان
سبکے اور جبکہ نکاح کیا ایک سے پہر چار سے جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اوروں کا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نے دو خاوندوں سے ایک عقد میں پس اگر نہیں ہو واسطے

[illegible]

پہر اگر اوسکو صحبت کرے ایکسے اون دونوں میں سے یہانتک کہ حرام کردے دوسری کو جسطرح کہ ایک تنہی آزاد کردیا ایک کو اون دونوں میں سے یا نکاح کردیا اوسکا یا ہبہ کردیا ہبہ کرنے
کی دوطرف اوسکی بسبب ہبہ کیے یا رجوع کی ہبہ میں یا طلاق دی منکوحہ کو جامع اوسکو رجوع ہوچکی عدۃ اوسکی صحبت کرے ایکسے اون دونوں میں سے یہانتک کہ
حرام کرے دوسری کو اپنی برابر اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے پس صحبت کی اوس سے یہانتک کہ خریدا اوسکی بہن کو تو نہیں جائز بر اوسکو وطی اوسکا اوسکی باندی خریدی کی نکاح کے
اسلیے کہ فراش ثابت ہوا ہے اوسکی اوسکی ساتھ بسبب نکاح کے پس اگر صحبت کی اوس سے کہ خریدا تھا اوسکو ہوا جمع کرنیوالا دونو کو فراش میں پس اگر نکاح کیا
ایک لونڈی کی بہن سے ایسی لونڈی کہ صحبت کی تہی اوس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح نہ صحبت کرے لونڈی سے اگرچہ صحبت کی منکوحہ سے اور صحبت
کرے منکوحہ سے مگر جبکہ حرام کرے لونڈی کو اپنی پر ساتھ کسی سبب کے اسباب مذکورہ سے تو اوسوقت صحبت کرے منکوحہ سے اور صحبت کرے منکوحہ سے اگر صحبت کی تہی
لونڈی سے اور اگر نکاح فاسد کیا اوس لونڈی کی بہن سے تو نہیں حرام ہوگی اوسپر لونڈی کہ صحبت کرتا تہا اوس سے مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ سے واجب ہوگا وقت
حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تہا اوس سے دو بہنوں نے کہا ایک مرد سے کہ نکاح کیا ہم نے اپنا تجہے بدلے اتنے مہر کے اور نکلی دونوں کا کلام اون دونوں کا معا
پس قبول کیا مرد نے نکاح ایک کا اون دونوں میں سے تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوند نے پس کہا کہ نکاح کیا میں نے تم دونوں سے ہر ایک سے بدلے ہزار درم کے
پس کہا ایک نے کہ راضی ہوئی میں اور دوسری نے انکار کیا دوسری کی تو نکاح دونوں کا [illegible] کہا امام محمد نے کہ ایک مرد نے وکیل کیا ایک شخص کو واسطے کہ نکاح کرے اوسکا ایک
عورت سے اور وکیل کیا ایک اور شخص کو واسطے پس نکاح کیا اوسکا ہر ایک نے اون دونوں میں سے ایک ایک عورت سے بعد ازاں [illegible] دونوں عورتوں کا اور دونوں بہنیں
تہیں رضاعی اور نکلی دونوں کلام ساتھ ہی پس دونوں نکاح باطل ہوئے اور اسیطرح اگر ہوا ایک ہی دو نکاحوں ساتھ رضا عورت کے یا ہوا دوسرا نکاح ساتھ تہا
دونوں کا نکاح کیا دو بہنوں سے اور ایک اون دونوں میں سے عدۃ میں تہی کسی کی یا منکوحہ تہی کسی کی صحیح ہوگا نکاح فارغہ کا اور نہیں صحیح نکاح کرنا بہن بیوی کی
ایسی حالت میں کہ بیوی عدۃ میں ہو برابر ہے کہ عدۃ طلاق رجعی کی ہو یا بائن کی یا تین طلاقوں کی یا نکاح فاسد کی یا شبہہ کی اور جیسیکہ نہیں جائز نکاح کرنا بیوی کی
بہن سے بیوی کی عدۃ میں اسیطرح نہیں جائز نکاح کرنا کسی محرم سے کہ نہیں جائز جمع کرنا اون دونوں کا اور اسیطرح نہیں حلال نکاح کرنا چار سے سوا اوسکی اور اگر آزاد
کردے اپنی ام ولد کو تو نہیں حلال اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے یہانتک کہ ہوچکی عدۃ اوسکی اور حلال ہے نکاح سوائے اوسکی [illegible] اور صاحبین کے
نزدیک حلال ہے پس اگر کہا خاوند نے کہ مجہکو خبر دی تہی سکو بیوی نے کہ ہوچکی عدۃ پس اگر ہو اوسکی ایسی مدت کہ نہیں تمام ہوسکتی بیچ مثل اوسکی کے
عدۃ تو قبول کیا جاوے قول خاوند کا اور نہ قول ہوگا اگر خبر دی تہی اوس نے مگر یہہ کہ بیان کرے بیوی اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ محتمل ہے [illegible]
کے ساقط ہونا حمل کے کہ بچہ اوسمیں پورا ہوگیا ہو اور اگر ہو یہہ ایسی مدت میں کہ تمام ہوسکے بیچ مثل اوسکے عدۃ اگر تصدیق کی [illegible] اوسکی یا چپ رہی
تہی پس جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا دوسری بہن سے [illegible] اگر چاہے اور اسیطرح اگر [illegible] عورت ہو اوسکو [illegible] کے نزدیک [illegible] کہ چلی جاوے
دار الحرب میں تو جائز ہے اوسکی خاوند کو نکاح کرنا اوسکی بہن سے پہلے تمام ہونے عدۃ اوسکی کے جیسیکہ بعد مرنے اوسکے ہے جائز ہے پہر اگر [illegible] آوے مسلمان ہوکر
[illegible] کرے اوسکی بہن سے نہیں فاسد ہوگا نکاح بہن کا اور اگر پہلے نکاح کرے اوسکی [illegible] تو بہی نہیں فاسد ہوتا [illegible] کے نزدیک
نہیں جائز اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے اور نہیں جائز جمع کرنا اون دو عورتوں کا کہ ہر ایک ان دو میں سے [illegible] ہو دوسری کی اور نہیں جائز جمع کرنا ان
عورتوں کا کہ ہر ایک اون میں سے خالہ ہو دوسری کی اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ نکاح کرے شخص اسطرح کہ [illegible] اوسکی ماں سے نکاح کرے اور دوسرا اوسکی ماں ہوا اور
ان دونوں کی ماں پیدا ہوئیں بیٹیاں تو وہ بیٹیاں آپس میں ایک دوسری کی [illegible] ہونگی اور اگر نکاح کرے دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی بیٹی سے نکاح کرے [illegible] دوسری کی
بیٹی [illegible] اور دونوں کی [illegible] پیدا ہوئیں بیٹیاں تو وہ بیٹیاں آپس میں ایک دوسری کی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے [illegible]
[illegible] اوسکی یہہ ہے کہ نکاح کیا دو عورتوں سے کہ ایک ان دونوں میں سے ایسی تہی کہ نہیں حلال تہا اوس سے نکاح بسبب [illegible] کے محرم تہی [illegible]

بابت ہوتی تہی اور دوسری ایسی تہی کہ حلال تہا نکاح اوس سے تو صحیح ہوگا نکاح اوسکا کہ حلال تہی اور باطل ہوگا نکاح دوسری کا اور مہر میں سارا اوسکی ہوگا
کہ جائز ہوا نکاح اوس سے اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے ہی اور اگر صحبت کی اوس سے کہ حلال نہین تہی تو اوسکو مہر مثل دیا جاویگا جستقدر کہ ہو اور مہر میں سارا اوس
بیوی کا کہ حلال تہی ۔ پانچوین قسم لونڈیان ہین کہ نکاح کیجاوے آزاد عورت پر ساتہہ اونکے یعنی جو نکاح کرے لونڈی سے آزاد ہو تو پر اور نسبت اوسکے اور ویسے ہی حال
ام ولد کا ہی اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورت کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈی کا اور یہہ جب ہی کہ صحیح ہو نکاح آزاد عورت کا
پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اوسکا بہی ساتہہ لونڈی کی نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پہر آزاد سے تو صحیح ہوا نکاح دونوں کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے
آزاد عورت پر کہ ہو وہ عدت مین طلاق بائن کے یعنی جدا ہونے کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے اور نزدیک صاحبین کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدت مین تہی
طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈی سے اور آزاد عورت سے اور آزاد عورت عدت مین تہی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کی تو جائز ہوگا نکاح لونڈی کا
اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورت سے بیچ عدت لونڈی کے کہ وہ عدت مین تہی طلاق رجعی کی پہر رجوع کی لونڈی سے تو جائز ہی ایک غلام نے نکاح کیا آزاد عورت سے
کی اوس سے بغیر اذن مالک اپنے کے پہر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن مالک اپنے کی پہر اجازت دی مالک نے دونون کے نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈی کا اور اگر نکاح کیا
لونڈی سے بغیر اذن مالک اوسکے اور صحبت نہین کی اوس سے پہر نکاح کیا آزاد عورت سے پہر اجازت دی مالک نے تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن
اوسکے مالک کے پہر نکاح کیا لونڈی کی بیٹی سے اور وہ تہی آزاد پہر اجازت دی مالک نے لونڈی کے نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اوسکی بیٹی کا نہ اوسکا ایک شخص کی بیٹی تہی نابالغہ اور
لونڈی تہی بالغہ پس کہا اوسنے ایک شخص سے کہ تجہسے مینے دونو کا نکاح کر دیا بدلے اتنے مہر کے اور قبول کیا خاوند نے نکاح لونڈی کا تو ہوگا باطل پہر اگر قبول کیا بعد اوسکے نکاح آزاد
کا تو جائز ہوگا اور جائز ہی نکاح کرنا لونڈی سے مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کے نکاح کرنے پر لیکن اگر قدرت رکہتا ہو آزاد کے نکاح کی تو لونڈی سے نکاح کرنا مکروہ ہی
اگر نکاح کیا چار لونڈیون سے یا پانچ آزاد عورتون سے ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیون کا اور چہٹی قسم وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہی ساتہہ اونکی حق غیر کا نہین
کہ نکاح کرنا کسیکے بیوی سے یا اوس سے کہ عدت مین ہو خواہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی اوسمین یا عدت ہو شبہہ نکاح کی اگر نکاح کیا
منکوحہ غیر سے اور راہ انجانی کی پہر صحبت کی اوس سے واجب ہوگی عدت اور اگر جانتا تہا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہی نہین واجب ہوگی عدت یہانتک کہ نہین حرام ہوگی
کرنی اوسکی اور جائز ہی صاحب عدت کو لیے نکاح کرنا اوس سے یہہ اوس صورت مین ہی کہ نہو وہان کوئی مانع سوای عدت کے اور جائز ہی نکاح کرنا اوس عورت سے کہ
ہو زنا سے لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث ہین یعنی مساس وغیرہ نکرے اوس سے یہانتک کہ جنی اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اوس شخص نے کہ زنا کیا تہا اوسنے اوس سے
اور ظاہر ہوا تہا اوسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت بہی کرنی اوسکو درست ہی اور مستحق ہوتی ہی عورت نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پہر تو حمل
گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اوسکی خلقت ظاہر تہی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے چار مہینے مین یا زیادہ اس سے تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینے سے کم مین گرا تو نہ جائز ہوا
اس لیے کہ خلقت بچہ کی نہین ظاہر ہوتی مگر ایک سو بیس روز مین اور حاملہ ثابت النسب سے نہین جائز نکاح اجماعا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے روایت ہی کہ اگر حمل ہو لیا
جیسے کوئی عورت ہجرت کر کر آوی دار الحرب سے یا بندی ہو آوی تو جائز ہی نکاح اوس سے لیکن صحبت نکرے اوس سے یہانتک کہ وہ جنی نقل کی ہی یہہ روایت
ابو یوسف رحمۃ اللہ نے اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی نے اور امام محمد رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہی کہ نہین جائز نکاح اوس سے اسپر اعتماد کیا ہی کرخی نے اور یہہ صحیح ہی
قابل اعتماد کے ہی ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسی سے اسحال مین کہ وہ حاملہ تہی اوس سے پس نکاح اوسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نہ تہی تو صحیح ہوا
نکاح اوسکا ایک شخص نے صحبت کی اپنی لونڈی سے پہر نکاح کر دیا جائز ہوا نکاح مگر یہہ کہ اسکے مالک کو مستحب ہی کہ استبرا کروا دی اوس سے واسطے محافظت
اپنے نطفہ کے اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہی اوسے اوسکی خاوند کو صحبت کرنی اوس سے پہلے استبرا کے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ کے اور
امام محمد رحمۃ اللہ کہ نہین دوست رکہتا مین یہہ کہ صحبت کرے اوس سے یہانتک کہ استبرا کرے اوس سے اور کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ قول محمد رحمۃ اللہ کا

کی طرف احتیاط کے اور اسی پر عمل کرتے ہیں ہم اور یہہ خود صادق صورتیں ہیں کہ نکاح کیا اوسکے اگلے نہیں استبرا کی پس اگر استبرا کیا تھا اوسنے
پہلے نکاح کرنے اوسکے تو جائز ہوگی صحبت کرنی خاوند کو بغیر استبرا کی اتفاقاً اور اگر دیکھا ایک عورت کو زنا کرتے ہوئے پھر نکاح کیا اوس سے حلال ہوگی
صحبت کرنی اوس سے پہلے استبرا اوسکے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اور کہا امام محمد نے کہ نہیں دوست رکھتا میں اوسکے لیے کہ صحبت کرے اوس
جبتک کہ نہ استبرا کرے اور باپ نے اگر نکاح کیا اپنی بیٹی کی لونڈی سے جائز ہوا ہمارے نزدیک اور حرہ پر نکاح کرنا بندی سے غیر بندی کی پر ہوا ایسکو اگر وہ مہاجرہ
آئی تھی تنہا بدون خاوند کی اور نکالی گئی طرف دارالاسلام کی اونہیں عدت اوسپر اور اسیطرح جو عورت ہجرت کر آوے جائز ہوگا نکاح اوسکا اور نہیں عدت
اوسپر نزدیک ابی حنیفہ کے اور صاحبین کے نزدیک اوسپر عدت ہے اور نہیں جائز نکاح اوسکا اور نہیں خلاف اسمیں کہ نہیں حلال ہے صحبت کرنی اوس سے پہلے
استبرا کی ساتھ ایک حیض کی اور ساتویں قسم حرام میں عورتیں بسبب شرک کے نہیں جائز نکاح کرنا مجوسیات سے اور بت پرستوں سے اور درایہ میں اسمیں آیا
اور لونڈیاں اونکی اور داخل ہیں بت پرستوں میں پوجنے والیاں سورج کی اور ستاروں کی اور صورتوں کی کہ اچھا جانتی ہیں اور اونکو معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ
اور اباحیہ اور ہر ایسے مذہب والی کہ اعتقاد اوسکا سبب ہو کفر کا اور صحبت کرے اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہے مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ سے
آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اولی یہ ہے کہ نہ نکاح کرے اونسے اور نہ کھایا جاوے جانور ذبح کیا ہوا اونکا مگر بضرورت پھر جبکہ نکاح کرے مسلمان کتابیہ سے تو پہنچتا ہے اوسکو
منع کرنا کتابیہ کو نکلنے سے طرف عبادتخانوں اونکے کے اور بنانی شراب کی اوسکے گھر میں اور نہ جبر کرے اوسکو غسل حیض و نفاس و جنابت کی اور اگر نکاح کیا مسلمان
نے کتابیہ حربیہ سے دار الحرب میں جائز ہوا نکاح لیکن مکروہ ہے پس اگر نکلا ساتھ اوسکے طرف دارالاسلام کی نکاح باقی رہا اور اگر نکل گیا مسلمان دارالحرب سے اور
اوسکو وہیں چھوڑ آیا واقع ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کی اور جو شخص کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور اوسکی واسطے کتاب آسمانی ہو مانند صحیفوں ابراہیم اور
شیث کی اور زبور داود کی پس وہ اہل کتاب سے ہے پس جائز ہے نکاح کرنا اونسے اور کھانا اونکے جانور ذبح کیے ہوئی کو اور جسکی ماں باپ میں سے ایک کتابی
ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اوسکا حکم اہل کتاب کا سا ہے اور نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سے پھر وہ مجوسیہ ہوگئی تو حرام ہوگئی وہ اوسپر اور فسخ ہوا نکاح اونکا
اور اگر نکاح کیا یہودیہ سے پھر وہ نصرانیہ ہوگئی یا نصرانیہ سے نکاح کیا پھر وہ یہودیہ ہوگئی نہیں فاسد ہوتا نکاح اوسکا اور اصل اسمیں یہ ہے کہ ایک میاں بیوی میں
سے جب ایسا ہو جاوے کہ اگر ازسرنو نکاح کیا جاوے تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہے پھر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونیکے اگر ہوا فساد عورت کی جانب سے تو
ہو جاتی ہے تفریق اور عورت کو نہ مہر دینا آتا ہے اور نہ متعہ اگر ہو پہلے صحبت کرنیکی اوس سے اور اگر بعد صحبت کرنیکے فساد ہوا سارا مہر دینا ہوگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد
کے سے تو اگر ہوا پہلے صحبت کرنیکی پس اوسکو آدھا مہر دینا ہوگا اگر تھا مہر معین اور اگر مہر معین نہیں تھا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنیکے تو واجب ہوگا
مہر سارا اور نہیں جائز ہے مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سے اور نہ مسلمہ سے اور نہ کافرہ اصلیہ سے اور اسیطرح نہیں جائز نکاح مرتدہ کا ساتھ کسیکے اور نہیں جائز نکاح مسلمہ کا مشرک
سے اور نہ کتابی سے اور حلال ہے عورت بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کے لیے مگر مرتد کے لیے نہیں جائز اور جائز ہے نکاح دینوں کا بعض کا بعض سے اگرچہ مختلف ہوں
دین اونکے اور جائز ہے نکاح کتابیہ کا مسلمہ پر اور مسلمہ کا کتابیہ پر اور یہہ دونوں نوبت مقرر کرنے میں برابر ہیں اور آٹھویں قسم حرام میں عورتیں بسبب ملک کے
نہیں جائز عورت کو نکاح کرنا اپنے غلام سے اور نہ اوس غلام سے کہ مشترک ہو درمیان اوسکے اور درمیان غیر اوسکے کی اور باطل ہوگا نکاح اگر آجاوے ملک میں نکاح پر اسطرح
کہ مالک ہو جاوے میاں بیوی میں سے ایک دوسرے کا یا بعض اوسکا اور نکاح کرے مرد اپنی لونڈی سے یا اوس لونڈی سے کہ مالک ہو بعض اوسکا تو نہیں جائز
یہہ نکاح لکھا ہے علمائے اس زمانہ میں اولی یہہ ہے کہ نکاح کر لیا کرے اپنی لونڈیوں سے اسلیے کہ شرائط لونڈی گری کی پائے جانا اس زمانہ میں مشکل ہیں پس اگر ہوگی
حرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کے اور اگر خریدا مرد آزاد نے اپنی بیوی کو ساتھ شرط خیار کے نہیں باطل ہوگا نکاح اوسکا نزدیک ابی حنیفہ کے۔ اور نویں قسم
حرام میں عورتیں بسبب طلاقوں کے نہیں حلال مرد کو نکاح کرنا اوس عورت آزاد کے ساتھ کہ تین طلاقیں دی ہوں اوسکو پہلے صحبت کرنے دوسرے

نادم کی اور یہ مثال نکاح کیا اوس لونڈی کو اوسکو دو حلالین دین ہوں اور جیسیکہ یہ جائز ہی اوسکو نکاح کرنا دس سی یہیں درست اوسکو صحبت کرنی اوسکی ساتھ ملک یمین کی اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر دو علاقین دین اوسکو پھر خریدا اوسکو اور آزاد کیا اوسکو یہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس سی یہانتک کہ نکاح کری غیر اوسکا اور صحبت کری اوس سی اور طلاق دی اوسکو اور ہوچکی عدۃ اوسکی

مسائل متفرقہ

نکاح متعہ کا باطل ہی نہیں مفید حلت کو اور نہیں ثابت ہوتی اوسپر طلاق اور نہ ایلاء اور نہ ظہار اور نہ وارث ہوتی ہین آپسمین اور نکاح متعہ یہہ ہی کہ کہی مرد اوس عورۃ کو کہ خالی ہو موانع سی تمتع یعنی فائدہ اوٹھاؤنگا تیرے مدۃ دس روز تک مثلا یا کہی چند روز یا کہی متمتع یعنی بہرہ مند کر مجکو بعض اپنی سے چند روز یا دس روز یا ذکر کری دونوں کا عوض اتنی مال کو اور نکاح موقت بہی باطل ہی اور نہیں ہی فرق درمیان مدۃ دراز اور کم مدۃ کی اور نہ درمیان مدۃ معلومہ کی اور مجہولہ کی اور اگر ذکر کرین دونوں ایسی مدۃ کہ یقین ہی اوس تک دونوں نہ جینی کی مثلا ہزار برس کی قید لگا دین تو ہوجاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسیکہ اگر نکاح کرنا اوس سے قائم ہونی قیامت تک یا نکلنی دجال تک یا اوترنی عیسی تک اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی مطلق اور اوسکی نیت مین یہہ ہی کہ رہونگا اوسکی ساتھہ ایک مدۃ تک کہ نیت میں ہی تو نکاح صحیح ہوا اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی اس شرط کہ طلاق دیدونگا اوسکو بعد ایک مہینی کی پس یہہ جائز ہی اور نہیں مضائقہ ساتھہ نکاح کرنی نہاریات کی اور وہ یہہ ہی کہ نکاح کری ایک عورۃ سی اس طور کہ مقیم ہوگا ساتھہ اوسکی ذکر نہ رات کو اور جائز ہی مرد و عورۃ احرام والی ہو دونکو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسی ہی جائز ہی ولی محرم کو نکاح کردینا اوس عورۃ کا کہ یہہ ولی ہی اوسکا اور جو عورۃ کہ دعوی کری ایک مرد پر نکاح کا اور گذاری گواہ پس کردی اوسکو قاضی بیوی اوسکی اور واقع مین اوسنی نکاح کیا تہا تو نہیں مضائقہ اوسکو بیوی کرکے رہنی مرد کی اور اگر عورۃ طلب کری مرد سی کہ جماع کرے جماع کری اوس سی اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کی ہی اور یہہ قول ابو یوسف رح کا بہی ہی ابتدا مین اور ابو یوسف کا قول آخرین اور یہی ہی قول محمد رح کا یہین جائز اوسکو صحبت کرنی اوس سی پس کہا جاویگی قضاء حکم قاضی کی اسلیے شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ محل انشاء کی یعنی نہ ہو عورۃ خاوند والی یا غیر کی عدۃ مین یا ایسی اوسکو تین طلاقین دی ہوں تو ہمین جاری ہونگی قضاء قاضی کی اور شرط کیا گیا ہی حاضر ہونا گواہوں کا وقت قضاء کی نزدیک اور اگر مرد دعوی کری عورۃ پر نکاح کا تو اوسکا بہی حکم ایسا ہی ہی اور اسیطرح اگر حکم کری قاضی طلاق کا ساتھہ گواہی جہوٹی کی باوجود جاننی عورۃ کی تو حلال ہوگا عورۃ کو نکاح کرنا اور سے بعد عدۃ کی اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اوس سی اور حرام ہوگی عورۃ خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کی حلال ہوگا نکاح کرنا اول کیلیے اور دوسرے کیلیے اور نزدیک محمد رح کی حلال ہوگا نکاح اول کیلیے جبتک صحبت کریگا اوس سی دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا اوس سی دوسرا حرام ہوویگی اول پر واسطی احتیاط ہونی عدۃ کی پہر دوسرا اوسکی لیے نہیں حلال ہوگا نکاح کبہی دعوی کیا ایک مرد نی ایک عورۃ پر نکاح کا اور انکار کیا اوس نی پس صلح کی مرد نی عورۃ سی سو روپوں پر مثلا یا اس شرط کہ اقرار کرے عورۃ نکاح کا پہر اقرار کیا عورۃ نی پس یہہ مال لازم ہوگا اور یہہ اقرار منزلہ انشاء نکاح کی ہو پس اگر ہو یہہ اقرار روبرو گواہوں کی صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتھہ خاوند اپنی کی نزد اللہ بہی اور اگر ہوا اقرار روبرو گواہوں کی نہیں منعقد ہوگا نکاح اور نہین جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتھہ خاوند اپنی کی ہو اصحیح سو الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالمگیری سی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِہَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَخَالَتِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ جمع کیا جاوی درمیان عورۃ کی اور پہوپی اوسکی اور نہ جمع کیا جاوی درمیان عورۃ کی اور خالہ اوسکی نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی **ف** پہوپی اور خالہ سی عام پہوپی اور خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہوں خواہ مجازی یعنی اوپر کے درجہ کی پہوپی دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلا اسیطرح سے اوپر کے درجہ کی اور تخصیص پہوپی اور خالہ کی اتفاقی ہی اسلیے کہ انہین کا حال پوچھا ہوگا اوسکی جواب مین یہہ فرمایا اور الا جمع کرنا اور بھتیجی اور بھانجی کا بہی حرام ہی چنانچہ بیان ہو چکا فوائد مین ہو چکا سا نہم **وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتی ہی بسبب دودہ پینی کے وہ چیز کہ حرام ہوتی

جنے سو نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی دودہ کے پینے سے حرام ہوتی ہیں جو کہ نسب کے سبب حرام ہوتی ہیں مگر کتنے ایک مسائل استثنا کیے گئے ہیں اس سے یعنی کہ ایک صورتوں
فرق ہے درمیان نسب کے اور علاقہ دودہ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا زمرہ فقہ میں ہو چکا اور کہا نووی نے کہ آپس میں ہے سپر کہ علاقہ دودہ کا حرام ہوتا ہے نکاح
حلال ہوتی ہے نظر اور خلوۃ اور مسافرت لیکن نہیں مترتب ہوتی اوسپر تمام احکام نسب کے پس نہیں وارث ہوتی دونوں آپس میں اور نہیں واجب ہوتا کسی پر ان دونوں میں سے
نفقہ دوسرے کا اور نہیں آزاد ہوتا اوسپر ساتھ ملک کے اور نہیں قطع ہوتا دودہ پلانیوالی پر قصاص ساتھ مارڈالنے دودہ پینے والے کے پس وہ دونوں مانند اجنبیوں کے ہیں ان
احکام میں ت م ع: وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ
کہا آیا چچا میرا دودہ کے ناطے کا اور پروانگی مانگی میرے پاس آنیکی پس انکار کیا میں نے اوسکے اذن دینے کا یہانتک کے پوچھوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنا اوسکا میرے پاس
درست ہے یا نہیں پس تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پوچھا میں نے حضرت سے پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس اذن دے اوسکو آنیکا کہا حضرت عائشہ نے
پس کہا میں نے یا رسول اللہ سوا اسکے نہیں کہ دودہ پلایا مجکو عورۃ نے اور نہیں دودہ پلایا مجکو مرد نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس چاہیے
کہ داخل ہو تجہپر یعنی آوے تیرے پاس اور یہہ آنا اوسکا بعد اوسکے تہا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیوں سے نہ قرابتیوں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف چچا
نام اوسکا افلح تہا بہائی ابو القعیس کا کہ وہ خاوند تہے دائی حضرت عائشہ کے اور دودہ پلایا مجکو عورۃ نے یعنی حاصل ہوا ہے دودہ پلانا جانب عورۃ کیسے نہ جانب مرد کیسے پس گویا
گمان کیا تہا حضرت عائشہ نے کہ دودہ پلانا عورۃ کا نہیں سرایت کرتا طرف مردونکی اوسپر حضرت نے پہروہی فرمایا کہ چچا تیرا ہے سو آنے دے تیرے پاس اس سے معلوم ہوا
کہ جیسے حرمت دودہ پینی کی دودہ پلانیوالی کی جانب میں ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اوسکے خاوند کی جانب میں ہوتی ہے ع: وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ
وَأَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپکو بیچ بیٹی
چچا اپنے کی کہ حمزہ ہیں پس تحقیق وہ خوبصورت ہے جوان عورتوں قریش کی ہیں پس فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی میرا ہے
دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالی نے حرام کی سبب دودہ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی سبب نسب کے نقل کی یہہ مسلم نے ف حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دودہ شریک بہائی یوں ہوئے کہ ثوبیہ لونڈی تہی ابولہب کی اوسنے اول دودہ حضرت حمزہ کو پلایا اور بعد چار برس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا
اور ثوبیہ نے جب خبر دی حضرت کی پیدا ہونیکی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونی بہتیجے کیمیں اوس لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا سبب اسی خوشی کی کرنیکی ابولہب
کو ہر دوشنبہ کے دن عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اسلیے کہ تولد حضرت کا پیر کے دن ہوا تہا اور دودہ حضرت کو چار عورتوں نے پلایا حضرت کی والدہ نے اور حلیمہ نے اور ثوبیہ
نے اور ام ایمن نے کہ حضرت کے باپ کی لونڈی تہیں ع مولانا وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ
الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِي أُخْرَى لِأُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ
هٰذِهِ رِوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ام فضل سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام کرتا یعنی نکاح کو ایکبار دودہ پی لینا یا دو بار دودہ پی لینا
یعنی ایکبار چوسنا اور دو بار چوسنا جیسا کہ کہا اور بیچ روایت عائشہ کے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں حرام کرتا ایکبار چوسنا اور دو بار چوسنا اور دوسری روایت
ام الفضل سے یوں آئی ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چہاتی کا یا دو بار داخل کرنا یہہ روایتیں ہیں مسلم کی ف ظاہر ان روایتوں سے
سمجھا جاتا ہے کہ دو بار دودہ پینے سے حرمت نہیں ثابت ہوتی ہے بلکہ زیادہ ہووے تو حرام ہوتا ہے اور بعضی نے اس پر عمل کیا ہے اور ہمارے نزدیک

اور اکثر اہل علم کے نزدیک یہی ہے کہ تھوڑا پینا بھی قلیل اور کثیر کا شرط کرنا ہے مدت دودھ پینے کی سو دو برس میں اکثر علما کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے
نزدیک اڑھائی برس اور دلیل انکی یہی ہے کہ آیت کریمہ وامہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہے اور خبر واحد صلاحیت اسکی نہیں رکھتی ہے کہ مقید کرے
اطلاق کتاب کو اور دلیل انکی حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ وہی مطلق وارد ہوئی ہے یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة اور امام شافعی کے نزدیک پانچ
بار کم ہوں تو حرام نہیں ہوتا اور دلیل جب امام کی یہی حدیث ہے وعن عائشة قالت كان فيما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات
يحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي فيما يقرأ من القرآن رواه مسلم اور روایت ہے
عائشہ سے کہا تھا بیچ اس کے کہ اتاری گئی تھی قرآن میں یہ کلام کہ دس بار دودھ پینا کہ یقینا معلوم ہو وجود اوسکا حرام کرتا ہی پھر منسوخ ہوا یہ حکم ساتھ پانچ
بار دودھ پینے کے کہ معلوم ہو یعنی بعد اوسکے یہ حکم اترا کہ پینا پانچ بار کا کہ معلوم ہوا ایسا حرام کرتا ہے اس سے پہلا حکم منسوخ ہوا پھر وفات کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حالانکہ یہ آیت پڑھی جاتی تھی قرآن میں نقل کی یہ مسلم نے ف پہلے حکم یہی تھا کہ دس بار دودھ پیئے تو حرام ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بھی منسوخ
ہوئی اور حکم اوسکا یہ کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے پھر یہ رہا اور انہیں حضرت عائشہ کی قراءۃ میں اور منسوخ ہو گیا پڑھنا اوسکا اوروں کے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک حکم اسکا باقی ہے اور نزدیک
امام اعظم اور علماء کے نزدیک حکم بھی اسکا منسوخ ہوا ساتھ آیت وامہاتکم اللاتی ارضعنکم کے کہ مطلق وارد ہوئی ہے مولانا - وعنها ان
النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها رجل فكانه كره ذلك فقالت انه اخي فقال انظرن من اخوانكن فانما الرضاعة
من المجاعة متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس اور نزدیک اونکے تھا ایک شخص پس گویا کہ برا جانا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا حضرت عائشہ نے کہ تحقیق یہ شخص بھائی ہے میرا دودھ شریک فرمایا حضرت نے دیکھو یعنی سوچو اور بچار کرو کون ہے بھائی تمہارا
پس ہوا اسکی مینہ معتبر ہے دودھ پینا دفع ہو بھوک کی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی دودھ پینا شرع میں وہ معتبر ہے کہ قائم مقام طعام کے ہو
اور بھوک کو دفع کرے اور یہ بات دو سال میں ہوتی ہے یعنی تمام ہونے دو برس کے اکثر علماء کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پہلے تمام ہونے اڑھائی برس
کے کہ اس مدت میں بچہ طعام سے سیر نہیں ہوتا سوائے دودھ کے حاصل یہہ کہ حرمت دودھ پینے کی تھوڑی عمر میں ہے ثابت ہوتی ہے اور وہ شخص کہ حضرت عائشہ کے
پاس بیٹھا تھا اور اوسکو اونہوں نے دودھ شریک بھائی کہا اوسنے بڑی عمر میں دودھ پیا تھا کہتے ہیں کہ مذہب عائشہ کا یہ تھا کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر میں بھی ثابت
ہوتی ہے - وعن عقبة بن الحارث انه تزوج ابنة لابي اهاب بن عزيز فاتت امراة فقالت قد ارضعت عقبة والتي
تزوج بها فقال لها عقبة ما اعلم انك ارضعتني ولا اخبرتني فارسل الى ال ابي اهاب فسالهم فقالوا ما علمنا ارضعت صاحبتنا
فركب الى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة فساله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف وقد قيل ففارقها عقبة ونكحت زوجا
غيره رواه البخاري اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے یہ کہ اونہوں نے نکاح کیا بیٹی ابو اہاب بن عزیز کی پس آئی ایک عورت اور کہا کہ تحقیق دودھ پلایا ہے میں نے
اور اس عورت کو کہ نکاح کیا ہے اوسنے یعنی اپنی عورت کو دودھ شریک ہیں تو عقبہ کی اور نکاح اونکا باطل ہوا پس کہا اوسکو عقبہ نے کہ نہیں جانتا
میں کہ تحقیق تو نے دودھ پلایا ہے مجھکو اور نہ خبر دی تو نے مجھکو پہلے اس سے پس بھیجا عقبہ نے ایک شخص کو طرف لوگوں ابی اہاب کے یعنی تمہارا
تمہاری لڑکیکو دودھ پلایا ہے اس عورت نے یا نہیں کہا اونہوں نے نہیں جانتے ہم کہ دودھ پلایا ہو اس عورت نے ہماری لڑکیکو پس سوار ہوکر چلے عقبہ طرف نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہ تھے مدینہ میں اور پوچھا حضرت سے حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح نکاح میں رکھیگا اوسکو حالانکہ
تحقیق کہا گیا ہے کہ وہ دودھ شریک بہن تیری ہے پس جدا کردیا اوس عورت کو عقبہ نے اور نکاح کیا اوس عورت نے اور خاوند سے سوا اوسکے نقل کی یہ
بخاری نے ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام احمد نے کہ ایک عورت کی گواہی دودھ کی مدت میں قبول ہی اور امام اعظم اور اکثر علماء کے نزدیک

ہووے پس لائیگا دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل تو ہو جاتی ہے اور جو بات ثابت ہو اوسکو بینہ کہتے ہیں حضرت نے اجنبیوں کی دوستوں کی قربا گی میں بنا کر
دونوں کا مناسب نہیں ہے ع وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين بعث جيشا الى اوطاس فلقوا عدوا
فقاتلوهم فظهروا عليهم واصابوا لهم سبايا فكان ناسا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم تحرجوا من غشيانهن من اجل
ازواجهن من المشركين فانزل الله في ذلك والمحصنات من النساء الا ما ملكت ايمانكم اي فهن لكم حلال اذا انقضت عدتهن
رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے بھیجا ایک لشکر طرف اوطاس کے کہ نام ہے ایک جگہ کا تو ملاقات کی
پس ملے دشمنوں سے اور لڑے دشمنوں سے پس غالب آئے دشمنوں پر اور پائیں واسطے اپنے بندیاں پس گویا کہ بعضے آدمیوں نے صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے حرج
کیا صحبت کرنے اون لونڈیوں کے سے سبب اونکے خاوندوں کے کہ مشرک تھے پس اتاری اللہ تعالی نے اس مقدمہ میں یہ آیہ اور حرام کی گئی ہیں تم پر عورتیں خاوند والیاں
مگر وہ عورتیں کہ مالک ہوئی ہیں ہاتھ تمہارے یعنی وہ لونڈیاں کہ دار الحرب سے پکڑ لائی ہو تم انہیں اور اونکے خاوند دار الحرب میں موجود ہیں پس وہ لونڈیاں
واسطے تمہاری حلال ہیں جس وقت کہ گذر جاوے عدت اونکی نقل کی یہ مسلم نے ف عورت جو کسیکے نکاح میں ہے اوس سے اور کسیکو نکاح کرنا اور اپنے تصرف میں لانا
درست نہیں مگر کافروں کی بیبیاں کہ بندی ہیں پکڑی آویں اور خاوند اونکے دار الحرب میں موجود ہوں تو اونکو اپنے تصرف میں لانا درست ہے جسکی عدت اونکی
گذر جاوے اور مراد عدت سے استبرا ہے یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لے اور اگر حاملہ نہ ہو تو ایک حیض گذر جاوے اگر حیض آتا ہو اوسکو ورنہ ایک مہینا گذر جاوے پھر کہا طیبی نے
کہ گئے ہیں ابن عباس طرف اسکی کہ لونڈی خاوند والی جسکو بیچی جاوے تو ٹوٹ جاتا ہے نکاح اوسکا اور حلال ہوتی ہے مول لینے والے کو صحبت کرنی اوس سے بعد استبرا
کے بسبب عام ہونے اس آیہ کے اور اور سب علما کہتے ہیں کہ نکاح اوسکا نہیں ٹوٹتا ہے اور آیہ خاص ہے کی حق میں نازل ہوئی ہے ع

الفصل الثاني

فصل دوسری عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تنكح المرأة على عمتها او العمة على بنت اخيها
او المرأة على خالتها او الخالة على بنت اختها لا تنكح الصغرى على الكبرى ولا الكبرى على الصغرى رواه الترمذي وابو داود
والدارمي والنسائي وروايته الى قوله بنت اختها روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ نکاح
کیا جاوے عورت اوپر پھوپی اپنی کے یا پھوپی اوپر بھتیجی اپنی کی اور منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیا جاوے عورت اپنی خالہ پر یا خالہ اپنی بھانجی پر نکاح کیا جاوے چھوٹی نانا والی
بڑی نانا والی پر اور نہ بڑی نانا والی چھوٹی نانا والی پر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی اور نسائی نے اور روایت نسائی کی لفظ بنت اختها تک ہے ف
نکاح کیا جاوے چھوٹی نانا والی الخ یہ تاکید ہے پہلے حکم کی اور مراد چھوٹی نانا والی سے بھتیجی اور بھانجی ہیں اور مراد بڑی نانا والی سے پھوپی اور خالہ حاصل یہ کہ خالہ کو بھانجی
اور بھانجی کو خالہ پر اور بھتیجی کو پھوپی پر اور پھوپی کو بھتیجی پر جمع کرنا نکاح میں درست نہیں لیکن بعد طلاق دینے ایک کے اونمیں سے اور بعد گذرنے اوسکی عدت کی بعد
مرنے اوسکے کے دوسری سے نکاح کرنا درست ہے ع مولانا وعن البراء بن عازب قال مر بي خالي ابو بردة بن نيار ومعه لواء فقلت اين
تذهب قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم الى رجل تزوج امرأة ابيه آتيه برأسه رواه الترمذي وابو داود وفي رواية له و
للنسائي وابن ماجه والدارمي فامرني ان اضرب عنقه واخذ ماله وفي هذه الرواية قال عمي بدل خالي اور روایت ہے براء بن عازب سے
کہ کہا گذرا مجھپر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور تھا ساتھ اوسکے نشان پس کہا میں نے کہاں جاتے ہو پس کہا بھیجا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک شخص کے کہ نکاح
کیا ہے اوسنے اپنے باپ کی بیوی سے لاؤں میں حضرت کے پاس سر اوسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی میں اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی
روایت میں یوں آیا ہے کہ پس حکم کیا مجکو حضرت نے یہ کہ ماروں میں گردن اوسکی اور لے آؤں میں مال اوسکا اور اس روایت میں کہا چچا میرا بدلے ماموں میرے کے
ف اس میں اختلاف ہوا کہ ابو بردہ بن نیار ماموں تھے براء بن عازب کا یا چچا اوسکا اور تھا نشان ساتھ اوسکے علامت کی تا لوگ معلوم کریں کہ حضرت نے

[illegible]

[illegible]

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِی الثَّدْیِ [illegible]

[illegible] اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible] ف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ [illegible]

عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُذْھِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی حجاج بن حجاج [illegible]

[illegible] ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے ف [illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ الْغَنَوِیِّ

قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِدَاءَہٗ حَتّٰی قَعَدَتْ عَلَیْہِ فَلَمَّا ذَھَبَتْ

قِیْلَ ھٰذِہٖ اَرْضَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَیْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِیَّ اَسْلَمَ وَلَہٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِی الْجَاھِلِیَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَہٗ

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْسِکْ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَھُنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

یہانتک کہ جب مسلمان ہوں تو حکم انکو جاوین ساتھہ تجدید نکاح کے مگر جبکہ انکے نکاح میں ایسی عورتیں ہوں کہ جائز نہیں ہے جمع کرنا انکا نکاح میں اور یہہ بھی معلوم ہوا
اس سے کہ نہیں جائز ہے نکاح کرنا زیادہ چار عورتوں سے اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک کا مرد و عورت میں سے سبب تفرق کا نہیں مانند مرتد ہونیکے جیسا کہ مذہب
حنفیہ کا ہے ع ع وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً
وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے نوفل بیٹے معاویہ سے
کہ کہا مسلمان ہوا میں اور تہین نکاح میرے میں پانچ عورتیں پس پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم انکا پس فرمایا چھوڑ دے ایک کو اور رکھ چار کو پس قصد
کیا میں نے طرف پہلی نکاحی بانجھ کی کہ سب سے پہلے تھی صحبت میں نزدیک میرے ساٹھہ برس سے پس جدا کر دیا میں نے اسکو نقل کی یہہ شرح السنہ میں وَعَنِ
الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ضحاک بیٹے فیروز دیلمی سے کہ نقل کی انہے باپ سے یعنی فیروز سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا اور نکاح
میرے میں دو بہنیں ہیں فرمایا اختیار کرے ان دونوں میں سے ایک کو جسکو چاہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف کہا مظہر نے کہ مذہب
شافعی اور مالک اور احمد کا یہی ہے کہ اگر اسلام لاوے ایک شخص اور اسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں کہ وہ بھی اسلام لائی ہوں ساتھہ اسکے تو جائز ہے اسکو کہ اختیار کرے
ایک کو ان دونوں میں سے خواہ پہلی نکاحی کو خواہ دوسری کو اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اگر نکاح کیا تہا ان دونوں سے ساتھہ تو نہیں جائز ہے کہ اختیار کرے ایک کو ان دونوں میں سے
اور اگر نکاح کیا تہا ان دونوں سے آگے پیچہے تو جائز ہے اسکو کہ اختیار کرے اوس عورت کو کہ جس سے نکاح اول کیا تہا نہ دوسری کو ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي فَانْتَزَعَهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِي فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النِّسَاءِ رَدَّهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْإِسْلَامِ
بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّينِ وَالدَّارِ مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ مُغِيرَةَ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ
الْإِسْلَامِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ ابْنَ عَمِّهِ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرِدَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْيِيرَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ حَتَّى أَسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ وَأَسْلَمَتْ أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَأَةُ عِكْرِمَةَ بْنِ
أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيمٍ حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ إِلَى
الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ فَثَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورت پھر نکاح
کیا یعنی ایک شخص سے پھر آیا پہلا خاوند اوسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا تہا اور جانا تہا اسنے اسلام میرا یعنی اور باوجود
اسکے نکاح کیا پس نکالا اوس عورت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے خاوند کے نکاح سے اور حوالہ کیا اوس عورت کو طرف خاوند پہلے اوسکے کے اور ایک روایت
میں یہہ ہے کہ اوس پہلے خاوند نے کہا کہ وہ عورت مسلمان ہوئی ساتھہ میرے پس حوالہ کی حضرت نے وہ عورت اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نے اور روایت کی گئی شرح السنہ
میں کہ تحقیق کتنی ہی عورتوں کو پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب پہلے نکاح کے اونکے خاوندوں پر نزدیک جمع ہونے اسلام خاوند اور بی بی کے پیچھے مختلف ہونے دین کے
اور ملک کے اونمیں سے یعنی اون عورتوں میں سے کہ پھیرا اونکو حضرت نے اونکے خاوندوں پر بسبب پہلے نکاح کے بیٹی ولید بیٹے مغیرہ کی تہی نکاح صفوان بیٹے امیہ کے میں پس
اسلام لائی وہ دن فتح مکہ کے یعنی خاوند کے پہلے اور بہاگ گیا خاوند اوسکا اسلام لانے سے پس بہیجا حضرت نے طرف اوسکی بیٹے چچا اوسکے کو کہ نام اوسکا
وہب بن عمیر تہا ساتھہ چادر شریف اپنی کے رحمت ہو اللہ کی اوپر اوس کے واسطے امان دینے صفوان کے یعنی قتل و تعرض سے پس جب آیا صفوان مقرر کیا

واسطے ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر کرنا یا مہینے کا یہانتک کہ مسلمان ہوا صفوان یعنی بیوی مسلمان ہوئی دو مہینے پہلے صفوان سے اور بیٹی ولید کی کہ بیوی اوسکی تھی
اوسکے نکاح میں لایا اون عورتوں میں سے مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹی ہشام کی عورت عکرمہ بیٹے ابو جہل کی دن فتح مکہ کی کمبین اور بہاگا خاوند اوسکا یعنی
عکرمہ اسلام لانے سے یہانتک کہ آیا یمن میں اور چلی ام حکیم یعنی بیچ طلب خاوند کی ساتھ حکم آنحضرت کے یہانتک کہ آئی خاوند کی پاس یمن میں پس بلایا خاوند کو طرف اسلام
کی پس مسلمان ہوا پس رہے دونوں اپنے نکاح پر نقل کی یہہ مالک نے ابن شہاب سے بطریق ارسال کے **ف** بیچ مختلف ہونے دین اور ملک کے کہا شافعی نے کہ جب
جب اسلام لاوے خاوند اور بیوی پہلی گذرنے مدت کی تو ثابت رہتا ہے نکاح دونوں میں برابر ہے کہ ہوتی ایکدین جیسے دونوں کتابی ہوتی یا بت پرست ہوتی یا
ایک اون دونوں میں سے ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہے کہ ہوتے دونوں دار الاسلام میں یا دار الحرب میں یا ایک اون دونوں میں سے دار الحرب میں
اور دونوں میں اور دوسرا اور میں اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں حاصل ہوتی فرقت دونوں میں مگر سبب ایک چیز کے تین چیزوں
سے یا تو مدت ہو چکی یا پیش کرے اسلام جو کہ مسلمان ہو وے دوسرے پر اور وہ نہ قبول کرے یا انتقال کرے ایک اون دونوں کا دار الاسلام سے طرف دار الحرب کے یا دار الحرب سے
طرف دار الاسلام کی اور برابر ہے اون کی نزدیک اسلام لانا پہلی دخول کے اور بعد دخول کے اور سیر کرنا چار مہینے کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینے تک پاس زمین میں
پھرا رہے درمیان مسلمانوں کے تاکہ دیکھے خصلت اونکی پس پھر کیا اونمیں چند روز پھر نصیب فرمایا اونکو اللہ تعالی نے اسلام **الفصل الثالث**
نسل سے **عن ابن عباس قال حرم من النسب سبع ومن الصهر سبع ثم قرأ حرمت عليكم امهاتكم الآية رواه البخاري**
روایت ہے ابن عباس سے کہا حرام کی گئیں نسب سے سات عورتیں اور مصاہرت سے پھر پڑہی یہہ آیۃ حرام کی گئیں تم پر مائیں تمہاری آخر آیۃ تک نقل کی بخاری نے
ف نسب سے سات عورتیں یہہ حرام ہیں ماں اور بیٹی اور بہن اور پہوپہی اور خالہ اور بہتیجی اور بہانجی اور مصاہرت کہتے ہیں اوس قرابت کو کہ سبب نکاح کے
حاصل ہو پس مصاہرۃ کی علاقہ سے چار عورتیں ہمیشہ کو حرام ہیں ماں بیوی کی اور بیویاں بیٹے اور پوتے کی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اور بیاہی باپ اور دادا کی
بیویاں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹی اوس بیوی کی کہ صحبت کی ہو اوس سے اور نہیں عورتیں ہیں مصاہرت کے علاقہ میں کہ ہمیشہ کو حرام نہیں ہوتیں
بہن اور پہوپہی اور خالہ اور آیۃ مذکورہ مستثنی لکہی پڑی کہ اسمیں جو عورتیں کہ بسبب نسب کے حرام ہیں سب مذکور ہیں اور علاقہ مصاہرت سے جو حرام ہیں اکثر
اونکی اسمیں مذکور ہیں اور ساری آیۃ یوں ہے حرمت عليكم امهاتكم وبناتكم واخواتكم وعماتكم وخالاتكم وبنات الاخ وبنات الاخت وامهاتكم اللاتي ارضعنكم
واخواتكم من الرضاعة وامهات نسائكم وربائبكم اللاتي في حجوركم من نسائكم اللاتي دخلتم بهن فان لم تكونوا دخلتم بهن فلا جناح عليكم وحلائل ابنائكم الذين
من اصلابكم وان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف ان الله كان غفورا رحيما **وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان**
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل نكح امرأة فدخل بها فلا يحل له نكاح ابنتها وان لم يدخل بها فلينكح ابنتها
وايما رجل نكح امرأة فلا يحل له ان ينكح امها دخل بها او لم يدخل بها رواه الترمذي وقال هذا حديث لا يصح من قبل
اسناده وانما رواه ابن لهيعة والمثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب وهما يضعفان في الحديث اور روایت ہے عمرو بن
شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورۃ
سے پھر صحبت کرے اوس سے پس نہیں درست اوسکو نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے اور اگر نہیں صحبت کی اوس سے پس چاہئے نکاح بیٹی اوسکی سے یعنی بعد طلاق دینے
اوس عورۃ کی یا بعد مرنے اوسکے کے اور جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہیں اور جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورۃ سے پس نہیں حلال ہے نکاح کرنا ماں اوسکی کا
صحبت کی ہو اوس عورۃ سے یا نہ صحبت کی ہو اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہیں صحیح بسبب اسناد کی سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو
ابن لہیعہ اور مثنی بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونوں نسبت طرف ضعف کے کہے جاتے ہیں بیچ نقل کرنے حدیث کے **ف** یعنی کہ اسناد میں محدث

ہیں فرمایا یہہ مضمون اس آیۃ سے ثابت ہی وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم اور ان کے مقدمہ مین جو فرمایا ہے مطلق وارد ہوئی اس آیۃ کی فرمایا وامہات نسائکم اور سبب سیاق کی یعنی سبب یہ یون کہ صحیح نہین ہی اگرچہ صحیح ہی اعتبار معنی کے سبب مطابق ہونیکی ساتھ آیۃ مذکورہ کی ۔

باب المباشرۃ

یہ باب ہی بیچ بیان صحبت کرنیکے عورتونسے

الفصل الاول

فصل ہی عن جابر قال کانت الیہود تقول اذا اتی الرجل امرأتہ من دبرہا فی قبلہا کان الولد احول فنزلت نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم متفق علیہ روایت ہی جابر سے کہ کہا تھی یہود کہتی جس وقت کہ صحبت کرے مرد اپنی عورت سے پیچھے کیطرف سے اوسکے اگلی جانب مین ہوتا ہی لڑکا بھینگا پس اوتری یہہ آیۃ کہ عورتین تمہاری یعنی بیویان اور لونڈیان کھیتی ہین تمہاری پس آؤ اپنی کھیتی مین جسطور سے چاہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی یہود کہتے تھے کہ اگر آدمی عورت سے صحبت اسطور سے کرے کہ اوسکے پیچھے کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر ستر اپنا اوسکے اگلے ستر مین داخل کرے تو اوس جماع سے لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہی پس اونکے اس وہم کی رد کرنیکے لیے یہہ آیۃ اوتری کہ تمہاری بیویان تمہاری کھیتیان ہین یعنی جگہہ پیدا ہونے اولاد تمہاری کی ہین جیسے زمین کھیتی پیدا ہونیکی جگہہ ہی اور جگہہ وہی ستر گاہ ہی نہ مقعد اسلیے کہ مقعد جگہہ نجاست کی ہی نہ جگہہ کھیتی کی پس آؤ تم اپنی کھیتی مین جسطرح چاہو کھڑے یا بیٹھے یا لیٹے یا پیچھے سے آگے کے ستر مین یا آگے سے آگے کے ستر مین حاصل یہہ کہ جسطرح صحبت کرو درست ہی اور کچھ مضر نہیں بشرطیکہ آگے کی جانب مین ہو اور پیچھے کے ستر مین یعنی اغلام کرنا سب کے نزدیک حرام ہی ۔ ع وعنہ قال کنا نعزل والقرآن ینزل متفق علیہ وزاد مسلم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینہنا اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے ہم عزل کرتے اوس حال مین کہ قرآن اوترتا تہا یعنی حضرت کے زمانہ مین کہ وحی اوترتی تہی ہم عزل کرتے تہے اور نہی آئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس منع کیا ہمکو ف معنی عزل کے یہہ ہین کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو ستر اپنا عورت کی فرجگاہ مین سے نکالکر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نے کہ عزل جائز ہی نزدیک اکثر علما کی اور مکروہ رکہا ہی اسکو ایک جماعت نے صحابہ وغیرہم سے اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اوسکے اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اوسکے اذن سے جائز ہی اور اگر کسیکی لونڈی ہو تو اوسکے مالک کی اجازت سے جائز ہی اور سیوطی نے لکہا ہی کہ جائز کہا ہی شافعی نے عزل کو لونڈی سے برابر ہی کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورتسے صحبت کرنے مین عزل کرے تو اذن لیکر اوس سے اور کہا نووی نے کہ ہمارے نزدیک عزل مکروہ ہی اسلیے کہ سبب ہے قطع نسل کا ع وعنہ قال ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی جاریۃ ہی خادمتنا وانا اطوف علیہا واکرہ ان تحمل فقال اعزل عنہا ان شئت فانہ سیأتیہا ما قدر لہا فلبث الرجل ثم اتاہ فقال ان الجاریۃ قد حبلت فقال قد اخبرتک انہ سیأتیہا ما قدر لہا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس ایک لونڈی ہی کہ وہ خدمت کرتی ہی ہماری اور مین صحبت کرتا ہون اوس سے اور مکروہ جانتا ہون یہہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نے عزل کر اوس سے اگر چاہی تو پس تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہی پس ٹہرا کچھ اوس شخص نے ایک مدت پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی پس فرمایا کہ تحقیق خبر دی تہی مینے تجکو کہ تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہی واسطے اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اسمین دلالت ہی اوپر لاحق کرنے نسب کے باوجود عزل کے انتہی اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر عزل کرے ساتھ اذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو آیا جائز ہی نفی کرنی اوس حمل کی یا نہین کہا علماء نے کہ اگر نہ عود کیا تہا طرف عورت کے یا عود کیا تہا بعد پیشاب کرنیکے تو جائز ہی نفی اوس حمل کی اور اگر پیشاب نہین کیا تہا پہلے عود کرنیکے تو نہین جائز اسیطرح منقول ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسلیے کہ بقیہ منی کا ذکر مین تہا وہ گر پڑا رحم مین اور اسیطرح کہا ابو حنیفہ نے اوس شخص کے حق مین کہ غسل جنابۃ کیا پہلے پیشاب کرنیکے پھر پیشاب کیا پھر نکلی منی تو واجب ہی پھر غسل کرنا ع وعن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا نکلی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ غزوہ بنی المصطلق کے پس پائی ہمنی بندی بندی عرب کیسی یعنی پکڑ لائی لونڈی غلام پس رغبت کی ہمنی عورتونکی یعنی صحبت کرنکی عورتونسی اور سخت شکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنی عزل کرنا یعنی لونڈیونسی بخوف حمل رہنی کے پس ارادہ کیا ہمنی عزل کرنیکا اور کہا ہمنی یعنی اپنی دلون میں یا آپسمین کہ عزل کرین ہم اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہین پہلے اس سے کہ پوچھین ہم اونسی کہ آیا جائز ہی یا نہین پہر پوچھا ہمنی اونسی حکم اسکا پس فرمایا نہین نقصان تمکو یہہ کہ نکرو عزل کو نہین کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر کہ وہ ہونیوالی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندی عرب کی سی کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عرب پر بہی جاری ہوتا ہی رق یعنی وہ بہی لونڈی غلام ہو جاتی ہین جبکہ وہ مشرک ہون اسلئے کہ بنی المصطلق قبیلہ ہی خزاعہ مین سے اور وہ عرب ہین اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور کہا ابوحنیفہ نے اور شافعی نے قول قدیم مین کہ نہین جاری ہوتا ہی اونپر رق بسبب شرافت اونکی اور لفظ ان لا تفعلوا مین ساتھ زبر اور زیر ہمزہ کے ہی کہا نووی نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تمپر ضرر بیچ ترک کرنے عزل کے اسلئے کہ جو نفس کہ مقدر کیا ہی اسہ تعالی نے پیدا کرنا اوسکا پیدا کریگا اوسکو برابر ہی کہ عزل کرو یا نکرو پس سبب کیا جائز ہوا عزل **ع** وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم عزل کرنے کے سے کہ آیا جائز ہی یا نہین پس فرمایا نہین موقوف ہر ایک منی سی فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی پیدا کرنے کسی چیز کا تو نہین باز رکہتی اوسکو کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اگر کوئی کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کیونکر ہوا تو جواب یہہ ہی کہ معنی سوال کی یہہ ہین کہ لوگ چاہتی اون اگا عزل کرنی مین بخوف فرزند ہونیکی پس جواب دی گئی کہ تم گمان کرتے ہو کہ گرنا آب منی کا سبب ہے پیدائش کا اور عزل کرنا سبب ہے نہ پیدا ہونیکا اور یہی اسطرح نہین اسلئے کہ نہین ہوتا فرزند ہر آب منی سی اکثر منی گرتی ہی اور بچہ اوس سی نہین ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتے ہین اور بچہ پیدا ہو جاتا ہی پس پیدا ہونا بچہ کا موقوف ہی ارادہ اللہ پر نہ گرانی منی پر اور اسیطرح نہونا بہی موقوف ہی اوسکے ارادہ پر نہ عزل پر لیکن ہان عادت اللہ یون جاری ہوئی ہی کہ فرزند نطفہ سی پیدا ہوتا ہی پس ہو سکتا ہی کہ بیچ صورت عزل کے بلا اختیار کچہہ نطفہ سی رحم مین جا پڑی اور بچہ بن جاوے اور اگر تقدیر الہی مین پیدا ہونا ہی بچہ اوسکا تو بغیر نطفہ کے بہی وہ پیدا کر سکتا ہی اور ان حدیثون سی رخصت عزل کی سمجہی جاتی ہی لیکن اشارہ ہی اسپر کہ مکروہ ہی کرنا اوسکا اور مذہب اکثر علما کا جو اسمین ہی بیان اوسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کے گذر چکا طیبی **ح** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ أُشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین عزل کرتا ہون عورۃ اپنی سی پس کہا واسطے اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون کرتا ہی تو یہہ پس کہا اوس شخص نے کہ ڈرتا ہون مین اوپر لڑکے اوسکی کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر یہہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ڈرتا ہون الخ یعنی میری لڑکیکو دودہ پلاتی ہی ڈرتا ہون کہ اگر عزل نکرون اوس سی تو حاملہ ہو جاوے اور در صورت حمل کے دودہ پلانا بچہ کو ضرر کریگا یہہ اوسنی اسلئی کہا کہ اعتقاد قوم کا یہہ تہا کہ جماع کرنا حالت دودہ پلانی مین اور حمل رہ جانا ضرر کرتا ہی بچہ کو کہ دودہ پلاتی ہی عورت بسبب فساد دودہ کی اور دودہ بہی حمل کیوقت کم ہو جاتا ہی پس حضرت نے فرمایا کہ اگر یہہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی

فارس اور روم کو کہ عادت اونکی ہی اسکے کرنیکی چونکہ اونکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہہ مضر نہین پس عمل مت کرو یعنی خوف حاملہ ہونے عورتونکے اوسمین بالغرض ہی
نہی کہ عزل سے پس نہ وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ
اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَاِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جدامہ بیٹی وہب کیسے کہ کہا حاضر ہوئی مین بیچ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ کتنے لوگون کے اس حال مین کہ وہ فرماتے تہے تحقیق قصد کیا مینے یہہ کہ منع کرون مین غیلہ سے پہر دیکہا مینے بیچ حال روم اور فارس کے
وہ غیلہ کرتے ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اونکی اولاد کو یہہ کچہہ پہر پوچہا لوگون نے حضرت سے حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
یہہ عزل کرنا زندہ گاڑنا ہی یعنی بچہ کا پوشیدہ اور یہہ خصلت بری داخل ہی اس آیۃ کریمہ مین اور جس وقت جیتی گاڑی ہوئی ہووی پوچہی جاوے گی نقل کی یہہ مسلم نے ف غیلہ
جماع ہی مرضعہ سے یعنی کہتے ہین کہ جماع کرتے ہین مرد ہی با انکو جو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکہا ہی کہ غیلہ یہہ ہی کہ جماع کرے آدمی اپنی بیوی سے حالت دودہ پلانے مین پس عرب احتراز
کرتے تہے غیلہ سے بگمان اسکے کہ یہہ ضرر کرتا ہی بچہ کو پس حضرت نے چاہا کہ منع کرین اس سے اسلیے پہر دیکہا فارس اور روم کو کہ وہ یہہ کرتے ہین اور کچہہ ضرر اونکی اولاد
کو نہین پہنچتا پس نہ منع کیا اس سے اور واد کہتے ہین جیتا بچہ گاڑنے کو عرب جیتی بیٹی کو گاڑ دیتے تہے بخوف تنگدستی اور لاحق ہونے عار کے پس حضرت نے فرمایا کہ عزل کرنا واد
پوشیدہ ہی اور یہہ دلیل ہی اونکی کہ نہین جائز رکہتے عزل کو اور جو کہ جائز رکہتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہہ منسوخ ہی یا تنزیہ ہی یا بیان اولی ہی اور موید ہی اونکی یہہ کہ
منقول ہی حضرت عمر کے پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے پہر ذکر کیا آپسمین عزل کا پس کہا صحابہ نے
ذکر نہین مضائقہ اسکا پہر کہا ایک شخص نے اونمین سے کہ لوگ کہتے ہین کہ یہہ موؤدہ صغری ہی پس کہا حضرت علی نے خوبی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ نہین ہوتا موؤدہ
یہانتک کہ پڑتی جان بچہ مین یعنی بعد پڑنے جان کی اسقاط حمل کی یا آپ سے پیدا ہو جیتا جاگتا اور اوسکو گاڑ دے تو وہ موؤدہ ہی پس کہا حضرت عمر رض نے کہ سچ کہا تمنے
عمر دراز کرے اللہ تعالی تمہاری اور جب تک کہ بچہ مین جان نہ پڑی اسقاط حمل جائز ہی اور جان پڑتی ہی بچہ مین ایک سو بیس روز مین بعد حمل رہنے کے اور بعضون
نے کہا کہ یہہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہی کراہت پر اس لیے کہ نہین ہی یہہ حکم واد حقیقی کا اسواسطے کہ اسمین ہلاک کرنا جان
کا ہوتا ہی بلکہ مشابہ ہی اوسکی اسلیے اسکو واد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضایع کرنے نطفہ کے کہ مہیا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نے فرزند پیدا ہونیکے لیے مشابہ ہی ہلاک
کرنے فرزند کی اور گاڑ دینے اوسکی کو جیتا اور کہا ابن ہمام نے کہ صحت کو پہنچا ہی ابن مسعود سے کہ اونہون نے فرمایا کہ عزل موؤدہ صغری ہی اور ابی امامہ سے ہی کہ
وہ پوچہی گئی حکم عزل سے پس کہا اونہون نے کہ نہین دیکہا مینے کسی مسلمان کو کہ کرتا ہو یہہ اور ابن عمر سے ہی کہ حضرت عمر نے مارا عزل کرنے پر بعضے شخصونکو اور
حضرت عمر اور حضرت عثمان سے ہی کہ منع کرتے تہے عزل سے انتہی اور ظاہر یہہ ہی کہ نہی محمول ہی تنزیہ پر نہ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ
يُفْضِيْ اِلَى امْرَاَتِهِ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی امانت
نزدیک اللہ تعالی کے دن قیامت کے اور بیچ ایک روایت کی تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک خدا کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے وہ شخص ہی کہ پہونچے طرف
عورت اپنی کے یعنی صحبت کرے اوس سے اور پہونچے عورت طرف اوسکی پہر ظاہر کرے بہید اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے ف تحقیق بڑی امانت الخ کہا
طیبی نے کہ یعنی بہت بڑی امانت کہ خیانت کرے اوسمین آدمی پوچہا جاویگا دن قیامت کی امانت اوس شخص کی ہی کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے
پہر افشا کرے بہید اوسکا اور کہا اشرفی نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالی کے دن قیامت کے خیانت اوس شخص کی
ہی کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پہر افشا کرے اوسکی بہید کو اور افشا کرنے بہید سے مراد یہہ ہی کہ کہتا پہرے لوگونسے جو کچہہ کہ گذرا ہی اوسمین اور اوسکی

ہو یعنی قسم کلام اور افعال سے جیسے مباشرت ہی زنان کی یا افشا کرے کسی عیب کو اوسکی عیبون مین سے یا ذکر کرے اوسکی خوبیان جو چھپی ہین اور اس چیز کو کہ واجب
ہی چھپانا اوسکا چھپانا اوسکا اور کہا ابن ملک نے کہ مراد یہہ ہی کہ افعال و اقوال ہر ایک کے خاوند اور بیوی مین سے امانت رکھی گئی ہین دوسرے کی پاس پس جو کوئی افشا
کرے اون دونون مین سے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھے اوسکو دوسرا پس خیانت کی اوسنے اوسکی کہا ایک ادیب نے کہ ارادہ کیا ہو مین طلاق دینے بیوی اپنی کا لوگون نے
کہا کیون کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب اپنی بیوی کا پہر جب طلاق دی اوسکو لوگون نے کہا کیون طلاق دی تو اوس نے کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب عورت اجنبیہ کا پہر کہا مظہر
نے کہ یہہ مکروہ جب ہی کہ مترتب ہو اوسپر کچھ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ سو اگر دعوی کرے عورت خاوند پر عاجز ہونیکا وقت جماع کی یا شکوہ کرے بیزار ہونیکا
کا اپنے سے یا مانند اسکے تو نہین کراہت ہی اوسکی ذکر کرنے مین فرمایا اللہ تعالی نے لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ۱۲ ع **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن ابن عباس** قال اوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم الآیۃ
اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہی ابن عباس سے کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ عورتین تمہاری کہیتیان ہین واسطے تمہارے پس آؤ تم اپنی کہیتیون مین آخر آیت تک اگلی جانب مین اگلی طرف سے اور پچھلی طرف سے اگلی جانب مین
اور پرہیز کرو داخل کرنے سے مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی وقت حیض کے اگلی جانب مین بہی صحبت
نکرے کہ حرام ہی اور مقعد مین کبہی نکرے یہہ بہی حرام ہی اور لفظ اقبل وادبر تفسیر و بیان ہین فأتوا حرثکم الخ کا ۱۲ مولانا ع **وعن** خزیمۃ بن ثابت
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یستحیی من الحق لا تأتوا النساء فی ادبارہن رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی
اور روایت ہی خزیمہ بیٹے ثابت کی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتون کے پاس یعنی فعل
نکرو مقعدون اونکی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** حیا کہتے ہین تغیر کو کہ لاحق ہو آدمی کو بسبب خوف عیب لگنے کی اور برائی جانکر
اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہی پس یہہ مجازی ترک سے کہ وہ مقصود ہی حیا سے یعنی اللہ تعالی نہین چہوڑتا ہی حق کہنی کو اور اوسکی اظہار کو اور اس کلام کو جو
مقدم تہی مابعد کا کیا اسمین تاکید اور تنبیہ ہی اوپر نہایت بری اور حرام ہونی اس فعل بد کی یعنی یہہ کلام ایسا ہی کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اوسکا اور زبان پر لانا جو
اگرچہ بطریق منع و نہی کی ہو لیکن چارہ نہین ہی ذکر کرنے حکم شرعی سے کہ وہ یہہ ہی نہ بدفعلی کرو عورتون سے اونکی مقعد مین پس عورتون سے جب منع ہوئی تو
مردون سے بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہہ تہا کہ فرماتے حضرت مین نہین حیا کرتا حق سے لیکن منسوب کیا اوسکو طرف اللہ تعالی کے
واسطے زیادتی مبالغہ کی انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ پیچہے سے بدفعلی کرنی بیویون سے اور لونڈیون سے حرام ہی اور جسنے جائز رکہا اوسکو بڑی خطا کی اور
کہا طیبی نے کہ اگر یہہ حرکت کرے اجنبی عورت سے تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہی اور اگر اپنی بیوی سے یا اپنی لونڈی سے کرے تو حرام ہی لیکن سنگسار نکیا جاوے
اور نہ حد لگایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے اور کہا نووی نے کہ اگر اغلام کرے اپنی غلام سے تو وہ مانند اغلام کرنیکی ہی اجنبی سے اور جس سے کہ فعل بد کرے اگر وہ چہوٹا
ہو یا دیوانہ ہو یا مکرہ ہو یعنی زبردستی اوس سے یہہ فعل کیا تو نہین حد ہی اوسپر اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک اس فعل بد پر تعزیر ہی موافق حال فاعل
اور مفعول کے ۱۲ ع ح مولانا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امرأتہ فی دبرہا
رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ آوے اپنی عورت کے پاس
بیچ مقعد اوسکی کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی یأتی امرأتہ فی دبرہا
لا ینظر اللہ الیہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ آوے عورت کے
پاس مقعد اوسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالی یعنی نظر رحمت و عنایت کی نہین کرتا طرف اوسکی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین **و**

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى رجل اتى رجلا او امرأة في الدبر رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ تعالی یعنی دیکھنا رحمت کا طرف اوس شخص کے کہ آوے مرد کے یا عورت کے پاخانہ مین نقل کی یہ ترمذی نے وعن اسماء بنت يزيد قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقتلوا اولادكم سرا فان الغيل يدرك الفارس فيدعثره عن فرسه رواه ابو داود اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پالیتا ہے سوار کو پس پچھاڑتا ہے اوسکو گھوڑے اوسکے سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتھ غیلہ کے اور غیلہ کہ معنی اوپر گذر چکے ہین کہ دودھ پلانا بچہ کو حالت حمل مین یا صحبت کرنی حالت دودھ پلانے مین کہتے ہین یعنی باقی رہتا ہے اثر غیل کا لڑکے مین بیچ فساد مزاج اور ضعف قوی کی تا پہنچنے لڑکے کی حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہے لڑائی مین تو سست ہوتا ہے اور گر پڑتا ہے گھوڑے کی پیٹھ سے اور مرتا ہے یہ مانند قتل کے حاصل یہ کہ غیلہ نہ کیا کرو کہ یہ باعث ہلاک لڑکے کا ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہے غیلہ کا بچہ مین اور اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ غیلہ کچھ اثر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ نفی کرنی اثر غیل کی اوپر کی حدیثون مین تھی واسطے باطل کرنے اعتقاد جاہلیت کے کہ وہ موثر حقیقی اوسکو جانتے تھے اور اثبات اوسکا یہان اس لیے ہے کہ وہ سبب ہے مجازی اور موثر حقیقی اللہ تعالی ہے انتہی یا یون کہا جاوے کہ یہ نہی تنزیہی ہے اور قول سابق لقد هممت ان انهى سے کیا جاوے تحریم پر پس نہین منافاۃ دونون مین یا یون کہا جاوے کہ نہی اور ترک نہی دونون یہ اجتہاد نہین اول نہی کی بحسب عادت قوم کے بعد ازان حال فارس اور روم کا دیکھکر کہ اونکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہے اسپر واللہ اعلم ع ج

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمر بن الخطاب قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعزل عن الحرة الا باذنها رواه ابن ماجه روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کرنی حرہ کی سے بدون اذن اوسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی آزاد عورت سے صحبت کرے تو بدون اذن اوسکی کے عزل نہ کرے واسطے تعلق ہونے حق اوسکی کے یا تو بسبب لذت جماع کی حق اوسکا متعلق ہے یا واسطے بچہ کے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا آزاد عورت کی صحبت کرنے مین باذن اوسکی کے اور لونڈی کی صحبت کرنے مین بغیر اذن اوسکے جیسا کہ گذر چکا ہے ع ج

باب

باب ہے بیچ بیان حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلے باب کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها في بريرة خذيها فاعتقيها وكان زوجها عبدا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها ولو كان حرا لم يخيرها متفق عليه روایت ہے عروہ سے کہ نقل کی حضرت عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اونکی بیچ مقدمہ بریرہ کے کہ لے اوسکو پھر آزاد کر اوسکو اور تھا خاوند بریرہ کا غلام پس مختار کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا بریرہ نے اپنے نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بریرہ اول لونڈی تھی ایک یہودی کی بعد ازان حضرت عائشہ نے اوسکو خریدا چنانچہ قصہ اسکا کتاب البیوع مین گذر چکا ہے پس حضرت نے وقت خریدنے اوسکے کے حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تو خرید اوسکو اور کر مالک اپنے اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نے اوسکو لیکر آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نے اوسکو بعد آزاد ہونے اوسکی کے اختیار دیا کہ چاہے اوسکی نکاح مین رہے اور چاہے فسخ کرے نکاح کو اسکو خیار عتق کہتے ہین کہ اگر لونڈی کسیکی نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے خاوند کے نکاح مین رہے اور چاہے نہ رہے پس اختیار کیا بریرہ نے نفس اپنا اور جدا ہوئی خاوند سے اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد الخ ظاہرا یہ کلام عروہ کا ہے اور یہی قول تینون اماموں کا ہے کہ اختیار کہ عورت کو ثابت ہے بعد آزاد ہونے کی اوس صورت مین ہے کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطے دفع عار کے کہ آزاد غلام کی نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار نہین ہے اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہے اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلین اونکی فقہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتھ آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین سبکے نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوے تو اختیار نہین ہے اوسکو خواہ بیوی اوسکی آزاد

ہوا اوس ف ع وعن ابن عباس قال كان زوج بريرة عبدا اسود يقال له مغيث كاني انظر اليه يطوف خلفها يبكي ودموعه تسيل على لحيته فقال النبي صلى الله عليه وسلم للعباس يا عباس الا تعجب من حب مغيث بريرة ومن بغض بريرة مغيثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو راجعتيه فقالت يا رسول الله تامرني قال انما اشفع قالت لا حاجة لي فيه رواه البخاري روایت ہی ابن عباس سی کہا تہا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تہا اوسکو مغیث گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اوسکی پہرتا تہا پیچہی بریرہ کے روتا تہا اور آنسو اوسکی بہتی تہی اوسکی داڑہی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے عباس کی ای عباس کیا نہین تعجب کرتا تو محبت مغیث کی بریرہ سی اور دشمنی بریرہ کی مغیث سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بریرہ کو کاش کہ رجوع کرتی تو مغیث سی یعنی نکاح کر لیوی اوس سی پس عرض کیا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو مجکو فرمایا سوا اسکی نہین کہ سفارش کرتا ہون مین یعنی حکم کرتا ہون تجکو استحبابا کہا بریرہ نی نہین حاجت مجکو اوسکی یعنی مجکو اوسکی پاس رہنا منظور نہین نقل کی یہہ بخاری نی ف غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ کی تہا بصورت مین یا اول غلام تہا پہر آزاد کیا گیا پس ہوگیا آزاد پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کو کہ وہ تہا آزاد اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ امام کو سفارش کرنی رعیت سی اچہی بات ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہین اور اوسکی نہ ماننی پر امام کو مواخذہ بہی نہین پہنچتا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور سلوک کی جائز ہی ع الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشة انها ارادت ان تعتق مملوكين لها زوج فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فامرها ان تبدأ بالرجل قبل المرأة رواه ابو داود والنسائي روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی ارادہ کیا آزاد کرنی دو مملوک اپنی کا کہ آپس مین تہی خاوند بیوی پس پوچہا عائشہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس حکم فرمایا حضرت عائشہ کو یہہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلی عورت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی تاکہ عورۃ کو اختیار نہ رہی بیچ نکاح کی یعنی اگر عورۃ کو پہلی آزاد کرتین تو آزاد غلام کی نکاح مین ہوتی اسصورت مین اوسکو اختیار تہا چاہتی نکاح مین رہتی چاہتی نہ رہتی جیسا کہ مذہب تینون اماموں کا ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا ابہی ہو چکا ہی پس اسلیے فرمایا کہ مرد کو پہلی آزاد کرین تا عورۃ کو اختیار نہ رہی اور ظاہر یہی ہی کہ اول مرد کو آزاد کرنیکو اسلیے فرمایا کہ وہ کامل اور افضل ہی یا اسلیے فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہی عورت اس سی کہ ہو خاوند اوسکا غلام بخلاف عکس کے واللہ اعلم ع وعنها ان بريرة عتقت وهي عند مغيث فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لها ان قربك فلا خيار لك رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ بریرہ آزاد ہوئی اسحال مین کہ وہ تہی نکاح مین مغیث کے پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی نکاح رکہنی اور توڑنی کا اور فرمایا اوسکو اگر نزدیکی کریگا تجہسے یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنی کا واسطے تیری یعنی واسطی حاصل ہونی رضا کی ساتہہ زوجیت اوسکی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر نکاح کری لونڈی ساتہہ اذن مولی اپنی کے یا نکاح کر دی اوسکا مولی ساتہہ رضا اوسکے یا بغیر رضا اوسکی کے اور پہر وہ لونڈی آزاد ہو تو اوسکو اختیار ہی نکاح مین رہنی نہ رہنی کا آزاد ہو خاوند اوسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح اپنی آپ کرے بغیر اذن مولی کے پہر آزاد کرے مولی اوسکو تو نافذ ہوتا ہی یعنی صحیح ہو جاتا ہی نکاح اوسکا ساتہہ آزاد کرنیکے اور نہین اختیار ہوتا اوسکو اور تینون اماموں کا اسمین خلاف ہی کہ اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ سبب اختلاف کا یہہ ہی کہ بریرہ کے خاوند کی تعیین مین روایتین متعارض آئی ہین صحیح بخاری مین ہے حدیث عائشہ سی کہ حضرت نے اختیار دیا بریرہ کو اسحال مین کہ تہا خاوند اوسکا غلام اور صحیحین مین یہہ بہی روایت ہی کہ اوسکا خاوند آزاد تہا جبکہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہی اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی پس ان اماموں نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہی اور امام ابوحنیفہ نے روایت دوسری کو ع ملا علی نے قول ابن ہمام کا تفصیل سی مرقات مین لکہا ہی بخوف درازگی کے خلاصہ اوسکا یہان لکہا گیا باب الصداق باب ہی بیچ بیان مہر کے ف ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابوحنیفہ کی دس درہم ہین اور امام مالک کے نزدیک چوتہائی دینار اور امام شافعی کے نزدیک

ہر ایک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونیکی رکھے ساتھ اوسکے مہر باندھنا جائز ہی شرح **ف ۲** شرح وقایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ درہم ہم وزن ہیں سات مثقال کے
ہوتے ہیں اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہی پس دس درہم ساڑھے اکتیس ماشہ ہوئے پس اگر روپیہ بارہ ماشہ کا ہو جیسے کلدار سیدہی کل کا ڈبل اور پتلی دار تو ڈھائی
درہم سکہ دار روپیہ اور دس آنہ ہوئے اور دینار ہوتا ہی دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بیویوں کا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی سب بیٹیوں کا سوائے حضرت فاطمہ
کے رضی اللہ تعالی عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم کے حساب مذکور سے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنہ ہوئے اگر روپیہ بارہ ماشہ کے ہوں جیسے کلدار سیدہی کل کا
یا ڈبل یا پتلی دار اور اگر روپیہ ساڑھے گیارہ ماشہ کا ہو جیسے لکھنو وغیرہ کا تو ایک سو چھتیس روپیہ پندرہ آنہ تین پائی اور تیئس جز بائیس حصوں کے
ہوئے اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چارسو دینار کا تھا جسکے ایک ہزار پچاس روپیہ ہوئے اگر روپیہ کلدار سیدہی کل کا یا ڈبل یا پتلی دار ہوں اور اگر روپیہ لکھنو
کا تو ایک ہزار پچانوے روپیہ دس آنہ پانچ پائی اور پانچ جز بائیس کے تیئس جز میں سے ہوئے اور مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا چارسو مثقال چاندی کا تھا جسکے ڈیڑھ سو پچاس روپیہ
ہوئے اگر روپیہ کلدار سیدہی کل کے یا ڈبل یا پتلی دار ہوں اور اگر لکھنو وغیرہ کے ہوں تو ایک سو چھپن روپیہ آٹھ آنہ چار پائی اور چار جز بائیس کے تیئس جز میں سے ہوئے

مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا		مہر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا		مہر ازواج مطہرات کا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی صاحبزادیوں کا سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے	
		درہم	۴۰۰۰	درہم	۵۰۰
مثقال نقرہ	۴۰۰	یا دینار	۴۰۰	ماشہ	۱۵۷۵
کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۵۰	ماشہ	۱۲۶۰۰	کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۳۱ روپیہ ۴ آنہ
لکھنو وغیرہ کے	۱۵۶ روپیہ ۸ آنہ ۴ پائی ۴ جز و من ۲۳	کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۰۵۰ روپیہ	لکھنو کے	۱۳۶ روپیہ ۱۵ آنہ ۳ پائی ۲۳ جز و من ۲۳
		لکھنو کے	۱۰۹۵ روپیہ ۱۰ آنہ ۵ پائی ۵ جز و من ۲۳		

روپیہ کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل و پتلی دار بوزن ۱۲ ماشہ کا اور لکھنو کا ۱۱ ماشہ کا اور پائی بارہویں حصہ آنہ کی بارہویں حصہ کا ہی آنہ روپیہ کا مولانا نسیم الدین وغیرہ

الفصل الاول عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءته امرأة فقالت يا رسول الله
اني وهبت نفسي لك فقامت طويلا فقام رجل فقال يا رسول الله زوجنيها ان لم تكن لك فيها حاجة فقال هل عندك من
شيء تصدقها قال ما عندي الا ازاري هذا قال فالتمس ولو خاتما من حديد فالتمس فلم يجد شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم هل معك من القرآن شيء قال نعم سورة كذا وسورة كذا فقال قد زوجتكها بما معك من القرآن وفي رواية قال انطلق فقد
زوجتكها فعلمها من القرآن متفق عليه روایت ہی سہل بن سعد سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اوسنے یا رسول اللہ
تحقیق بخشی میں نے جان اپنی واسطے آپکے اور کھڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرت ساکت رہے کچھ جواب نہ دیا پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے
یعنی حکم کرو اوسکو نکاح کر دینے کا مجھسے اگر نہیں ہی آپکو اوسمیں کچھ حاجت پس فرمایا حضرت نے کیا ہی تیرے پاس کچھ چیز کہ مہر میں دیوے تو اوسکو کہا اوس شخص نے کہ نہیں میرے
پاس کچھ مگر تہبند میرا یہ فرمایا حضرت نے پس ڈھونڈ لا یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی پس ڈھونڈا اوسنے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا ہی ساتھ تیرے قرآن سے کچھ یعنی تجکو کچھ قرآن یاد بھی آتا ہی کہا اوس شخص نے کہ ہاں سورۃ فلانی اور سورۃ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا میں نے تیرا اوس سے
بسبب اوس چیز کے کہ ساتھ تیرے ہی قرآن سے اور ایک روایت میں ہی کہ کہا جا پس تحقیق نکاح کر دیا میں نے تیرا اوس سے پس سکھلا اوسکو قرآن سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے **ف** بخشی میں نے الخ یہ حکم تھا کہ اگر کوئی عورت بخشی نفس اپنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال تھی وہ بغیر مہر واجب حضرت پر اور یہ اوسکو درست

بعض مذہب میں خمس درہم ... جیسا کہ اوسکی دلالت کرتی ہی پہر اوسمین مذہب ... بعض ... سمجہانے ... سو ... [illegible]

جو تہوڑی ہی صحبت کرنی اوسنے سو ہو ... کہ بخشش کردیوی نفس اپنا ورنہ تہی مہر کے پہلی نکاح کیا اوس سی یہ ... یہ مسنون کے ... تعلیم

اوس سے بہی کہ امام شافعی کی نزدیک نکاح ساتھ لفظ ہبہ کے بغیر مہر کے یہہ خاص حضرت ہی کو بہی تہا اور ... سیتی نہین درست اور ... کے ...

کرنا جائز ہی مگر نہ واجب ہو مہر کا اس صورت مین یہ خاص حضرت ہی کو لیے تہا اوسکے لیے مین پس سوی حضرت کے اور ... پر ... واجب ہو گی ...

مہر کا نفی کرے مہر کی پس ... یعنی ... الخ کے اوس ... مین یہہ ہین کہ بغیر واجب ہو مہر کے رو ... تیری لیے درست اوسکی ...

اور اگرچہ ہو ایک انگوٹہی لوہی کی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کم مہر باندہنا ساتھ اوس چیز کے کہ قسم مال سی ہو جبکہ دونون راضی ہون اور یہی مذہب شافعی اور جمہور

علما کا اور امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک تو اقل درجہ مہر کا جو بیان اوسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہہ حدیث جو بکی ہی کہ آگاہ ہو نکاح کرین عورتون کا اولیا

پس نکاح کرین وہ مگر ہم کفو سی اور نہین ہی مہر کم دس درہم سی نقل کی یہہ دارقطنی اور بیہقی نے اور مروی ہی اسکا قول حضرت علی سی ... کہ نہین ہی مہر کم دس درہم

یہہ بہی نقل کی دارقطنی اور بیہقی سنے اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہی اونہون نے مہر معجل پر اسلیے کہ عادت تہی اونکی کہ کچھہ مہر سے جلدی دیتے تہے پس صحبت

کرنے کے پہلے ... کو لگتی ہی بعض علما طرف اسکی کہ نہ صحبت کرے جب تلک پہلے کچھہ دی لے اوسکو چنانچہ ابن عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا

بہی یہی مذہب تہا دلیل اونکی یہہ ہی کہ جب حضرت علی نے حضرت فاطمہ سی نکاح کیا تو چاہا کہ صحبت کرین اونسی پس منع کیا حضرت علی کو رسول خدا صلی

الله علیہ وسلم نے جب تلک کہ دیوین فاطمہ کو کچھہ پس حضرت علی نے کہا یا رسول الله نہین میری پاس کچھہ پس فرمایا حضرت نے دی اوسکو زرہ اپنی پس دی حضرت

علی نے اونکو زرہ اپنی پہر صحبت کی اونسی اور یہہ معلوم ہی ہی کہ مہر حضرت فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی کا تہا پس اونہین سی اسقدر پہلے کا حکم کیا اور

دینا اونکو نزدیک واجب ہی اور ہمارے نزدیک مستحب اور کیا ہی تیری ساتھہ قرآن سی کچھہ اس سی ظاہر یہہ ہی کہ تعلیم قرآن کو مہر ٹہرایا اور یہی کہا ہی شافعی

اور اونہون نے امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہہ نہین جائز وہ کہتی ہین کہ واجب ہی اس صورت مین مہر مثل اور حرف ب بیان مقابلہ کے لیے نہین ہی بلکہ اوسی سبیت کے لیے تہا

نکاح کر دیا سبب اوس چیز کے کہ ساتھہ تیری قرآن سی تہی اور سبب جمع ہونی تیرا ساتھہ اوسکی جیسا کہ قرآن کا ہی جیسیکہ اونکا نکاح کرنا ابوطلحہ کا ام سلیم سی اسلام پر اور رکہنا اوسکا

قرآن پر یہہ امر استحباب کے لیے ہی مہر نہین دلالت ہی اسمین اوپر کہ تعلیم مہر ہی ع ح **وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ کَمْ کَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ**

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ اُوْقِیَّةً وَّنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَّةٍ

فَتِلْکَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِیْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِ اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہا پوچہا مینے عائشہ سے کہ کتنا تہا

نبی صلی الله علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ تہا مہر حضرت کا واسطے بیویون اپنی کی بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہ نے کیا جانتا ہی تو کیا ہی نش تو مینے

نہین کہا حضرت عائشہ نے آدہا اوقیہ پس یہہ سب ہوی پانسو درہم نقل کی یہہ مسلم نے اور لفظ نش ساتھہ رفع کے ہی شرح السنہ مین اور جمیع کتب ہون اصول کی

ف دلیل پکڑی ہی ساتھہ اس حدیث کے شافعیہ نے اسپر کہ مستحب ہی مہر باندہنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہی کہ مہر ام حبیبہ کا کہ وہ بہی بیوی تہین حضرت کی چار ہزار

درہم کا تہا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا اسکی آگی کی حدیث کے فائدہ مین مذکور ہی اور اصول اون کتابون کو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین سند کی لکہی گئی ہین **الفصل**

الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ کَانَتْ مَکْرُمَةً فِی الدُّنْیَا وَتَقْوٰی عِنْدَ اللّٰهِ لَکَانَ اَوْلَاکُمْ**

بِهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَکَحَ شَیْئًا مِّنْ نِّسَائِهٖ وَلَا اَنْکَحَ شَیْئًا مِّنْ بَنَاتِهٖ عَلٰی اَکْثَرَ مِنْ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ

اُوْقِیَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہا خبردار ہو نہ بہاری باندہو مہر

بیبیون کے بہاری مہر باندہنا اگر ہوتا بزرگی دنیا مین اور موجب تقوی کا نزدیک الله تعالی کے تو البتہ لائق تر ہوتی ساتھہ اوسکے نبی صلی الله علیہ وسلم

نہیں تہا میں سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی سے عورتوں اپنی میں سے اور نہ نکاح کر دیا کسی کا بیٹیوں اپنی سے زیادہ بارہ اوقیہ سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کے یعنی موجب زیادہ بزرگی کا آخرت میں موجب قول اللہ تعالی کی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور بارہ اوقیہ کے چار سو اسی درہم ہوتی ہیں اور آگی ایک حدیث آتی ہی کہ مہر ام حبیبہ کا چار ہزار درہم کا تہا وہ مستثنی ہی قول عمر رض کی سے اسلیے کہ اتنا اسقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے باندہا تہا جبکہ میں واسطے تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت عائشہ نے اوپر روایت کیا کہ حضرت کی بیبیوں کا مہر ساڑہے بارہ اوقیہ کا تہا اور اسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تہا تطبیق انمین یہہ ہی کہ حضرت نے محض عقد ذکر کی اور التفات طرف کسور کی نہ کیا ہذا حضرت عمر نے نفی کی زیادتی کی اپنی علم پر شاید کہ اونکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نے روایت کی نہ پہنچی ہو اور حضرت عمر نے بیان افضل اور اولی کا کیا ورنہ اس سے زیادہ کی جائز ہونے میں کلام نہیں **ش ع** **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ امْرَأَتِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دیا بیچ مہر عورت اپنی کے بہر کر دونوں ہاتہ ستو دانے یا کہجور سے یعنی مہر میں پس تحقیق حلال کیا اوسنے اوس عورت کو نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ امْرَأَةً مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَّفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عامر بیٹے ربیعہ کی سے یہہ ایک عورت نے بنی فزارہ میں سے نکاح کیا اوپر دو جوتیوں کی یعنی مہر ٹہرایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا راضی ہوئی تو بدلی نفس اپنی کے باوجود مال اپنی کے ساتہ دو جوتیوں کے یعنی اپنی نفس کو بدلی ان دو جوتیوں کے دیا تو نے اور راضی ہوئی تو ساتہ اونکی باوجود مالدار ہونے کے کہا ہاں پس جائز رکہا آنحضرت نے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یہہ بہی محمول ہی مہر معجل پر واسطے دفع تعارض کے اور ظاہر یہہ ہی کہ جب اس عورت نے نکاح کیا بدلے دو جوتیوں کے تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور ہوا اوسکو مطالبہ مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی ساتہ دو جوتیوں کے اور ساقط کیا حق اپنا کہ زائد تہا جوتیوں پر جائز رکہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکے جائز ہونے میں اختلاف نہیں پس یہ دلیل شافعی وغیرہ کی نہیں ہو سکتی اور یہہ حدیث ضعیف ہی **ش ع** **وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَّلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَّلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِّنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعود سے یہہ کہ پوچہی گئی حکم ایک شخص کے سے کہ نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ معین کیا واسطے اوسکی کچہہ مہر اور نہ دخول کیا ساتہ اوسکی یعنی نہ صحبت کی اور نہ خلوت صحیحہ یہانتک کہ مرگیا پس کہا ابن مسعود نے بعد ایک مہینے کے اجتہاد کر کر واسطے اوس عورت کی ہی مانند مہر عورتوں کے کہ اوسکی قوم کی ہیں یعنی مہر مثل دینا آویگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اوپر اوسکی ہی عدت یعنی وفات کی اور واسطے اوسکی میراث بہی ہی پس کہڑے ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تہی ہم میں سے مانند اوس چیز کے کہ حکم کیا تمنی پس خوش ہوئے ساتہ اس بات کے ابن مسعود نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** ابن مسعود خوش ہوئے اسلیے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مذہب حضرت علی رض کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ میں یہہ ہے کہ مہر نہیں ہی اوس عورت کے لیے بسبب عدم دخول کے اور واسطے اوسکی عدت اور میراث اوسکو پہنچیگی اور امام شافعی کے اسمین دو قول ہیں ایک تو موافق قول حضرت علی رض کے اور دوسرا موافق قول ابن مسعود کے اور مذہب امام ابو حنیفہ اور احمد رح کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہی اور مہر مثل کہتے ہیں باپ کی قوم کے مہر کو مانند بہنوں اور پہپہیوں اور چچا کی بیٹیوں کے بشرطیکہ مساوی ہوویں عمر میں اور جمال میں اور مال میں اور عقل میں اور دین میں اور بکارت

جن کا ثابت ہوا ایک عورت پرایت ہرمن مرت ع ## الفصل الثالث عن ام حبیبة انها كانت تحت عبد الله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشي النبي صلى الله عليه وسلم وامهرها عنه اربعة آلاف وبعث بها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع شرحبيل بن حسنة رواه ابو داود والنسائي روایت ہی ام حبیبہ کو وہ تہین نیچے عبد اللہ کے بن جحش کی پس مر گیا عبد اللہ بیچ زمین حبش کے پس نکاح کر دیا انکا نجاشی بادشاہ حبش کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں چار سو درہم یعنی ایک روایت میں چار ہزار درہم کا صریح ذکر ہی اور ایک روایت میں چار سو دینار اور بھیجا ام حبیبہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ شرحبیل بن حسنہ کے نقل کیا ابو داود و نسائی نے ف سبب وہ کہ نسخون میں عبد اللہ بن جحش ہی اور یہی غلط اصواب عبید اللہ بن جحش ہی ساتھ تصغیر کے چنانچہ سنن ابی داود میں اور اصول معتبرہ میں یونہیں ہی اور عبید اللہ اسلام لایا تھا اور مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتھ لیکر پھر وہان جا کر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہین مر گیا اور ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہین پس بھیجا حضرت نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس کہ لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا کہ پیغام نکاح کا بھیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سے تو ام حبیبہ کا نکاح حضرت سے کیا اور چار سو دینار کا مہر باندہا اور قصہ نکاح کر دینے کا یون منقول ہی کہ نجاشی نے بھیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو اور اوسنے جا کر کہا کہ بادشاہ نے یہہ کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہی مجہکو کہ نکاح کر دون تیرا اونسے ام حبیبہ نے پس بھیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور وکیل کیا انکو اور دیا ام حبیبہ نے اوس لونڈی کو دو کنگن اور انگوٹھی چاندی کی اس خوشخبری سنانیکی عوض مین پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے جعفر بن ابی طالب کو اور ان مسلمانون کو کہ وہان تہے پس حاضر ہوئے اور خطبہ پڑہا نجاشی نے الحمد لله الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون اما بعد پس تحقیق قبول کیا ہی اوس چیز کو کہ فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا ہی چار سو دینار سونیکے پہر ڈال دیں دینار ان کی قوم کے پس کہا خالد بن سعید نے الحمد لله احمده واستعينه واستغفره واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون اما بعد پس تحقیق قبول کیا مین نے اوس چیز کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا مین نے اونسے ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کی پس برکت کرے اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دینار دئے طرف خالد بن سعید کے اور نہون نے لیے پہر ارادہ کیا لوگون نے اوٹہنے کا پس کہا نجاشی نے بیٹہو بہ سنت انبیا کی یہی ہی کہ وقت نکاح کے کہانا کہلایا جاتا ہی پہر کہانا منگا کر کہایا پہر متفرق ہوئے اور یہہ نکاح سنہ سات ہجری میں ہوا اور خالد بن سعید کہ ام حبیبہ کے باپ کے چچا کا بیٹا تہا ابو سفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کے تہا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازان مسلمان ہوا۔ وعن انس قال تزوج ابو طلحة ام سليم فكان صداق ما بينهما الاسلام اسلمت ام سليم قبل ابي طلحة فخطبها فقالت اني قد اسلمت فان اسلمت نكحتك فاسلم فكان صداق ما بينهما رواه النسائي روایت ہی انس سے کہا نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے پس تہا مہر آپس مین اسلام لانا مسلمان ہوئی تہی ام سلیم پہلے ابو طلحہ سے پہر پیغام نکاح کا بہیجا ابو طلحہ نے ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے کہ تحقیق مین مسلمان ہوئی ہون اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کرون گی مین تجہسے یعنی اور نہین لینے کی تجہسے مہر پس مسلمان ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر آپس مین نقل کی یہہ نسائی نے ف ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہین انس بن مالک کی اور اول اونسے نکاح کیا مالک نے اور انس پیدا ہوئے پہر مارا گیا مالک حالت شرک مین پہر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نے اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نے انکار کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کے پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نے کہ مین نکاح کرتی ہون تجہسے اور نہین لیتی تجہسے مہر سوا اسلام کے پس نکاح کیا ام سلیم سے ابو طلحہ نے

[illegible]

پر واجب ہو مدعی انکے کہ جب تک اسلام معلوم ہوا آب سے ہے یہ کہ جو اسلام پر تھا۔ حنفیہ تو یوں کہتے ہیں اور اوس امام سے ظاہر یہ کہ وہ مینا منع ہے ۔

باب الولیمۃ

یہ باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے ف ولیمہ اوس کہانے کو کہتے ہیں جو نکاح میں کہلایا جاتا ہے اور ولیمہ مشتق ہی التیام سے بمعنی اجتماع کے چونکہ وقت اجتماع زوجین کے کہلایا جاتا ہی اسلیے اسکو ولیمہ کہتے ہیں اور اکثر علما اسپر ہیں کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضوں نے کہا بعد دخول کے ہی اور بعضوں نے کہا وقت عقد کے اور بعضوں نے کہا وقت عقد کے بھی اور بعد دخول کے بھی اور اختلاف کیا ہی علمانے بیچ تکرار اوسکی کے زیادہ دو دن سے ایک جماعت علما نے مکروہ رکہا ہی اسکو اور مستحب کہا ہی اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور مختار یہ ہی کہ ہووے بقدر حال اور ذمہ کے اور مجمع البحارین میں کہا ہی کہ ضیافات آٹھ قسم پر ہی ولیمہ واسطے نکاح کے اور خرس ساتھ پیش خ کے واسطے پیدا ہونے لڑکے کے اور اعذار ختنہ کے لیے اور وکیرہ مکان تعمیر کرنے کے لیے اور نقیعہ مسافر کے آنے کے لیے خواہ مسافر نے تیار کروا دیا ہو اوسکے لیے کوئی اور تیار کرے اور وضیمہ ساتھ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیے اور عقیقہ واسطے نام رکہنے بچے کے اور ماوبہ ساتھ ہمزہ کے وہ کھانا ہے جو بغیر کسی سبب کے تیار کیا جاوے ضیافت کے لیے بے سبب اور یہ سب اقسام مستحب ہیں مگر ولیمہ کہ بعضوں کے نزدیک واجب ہی ۔

الفصل الاول

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای علی عبد الرحمن بن عوف اثر صفرۃ فقال ما ھذا قال انی تزوجت امراۃ علی وزن نواۃ من ذھب قال بارک اللہ لک اولم ولو بشاۃ متفق علیہ روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمن بن عوف پر نشان زرد رنگ کا یعنی اوسکے بدن کو یا کپڑے کو زعفران لگی ہوئی تہی پس فرمایا کیا ہی یہ کہا عبد الرحمن نے تحقیق میں نے نکاح کیا ایک عورت سے اوپر وزن نواۃ کے سونے سے فرمایا حضرت نے برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنی کھانا پکا کر کھلا لوگوں کو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا ہی یہ یعنی کیا سبب اس کا اور احتمال ہی کہ مراد ہو ساتھ اسکے انکار اسلیے کہ حضرت منع کرتے تہے لگانے خلوق سے اور خلوق نام ایک خوشبو کا ہی کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہی پس جواب دیا اوسنے کہ میں نے لگائی نہیں ہی بلکہ لگ گئی ہی بسبب مخالطت دلہن کے بغیر قصد کے اور بغیر اطلاع کے اور کہا قاضی نے کہ نواۃ نام ہی پانچ درہموں کا جیسے کہ نش نام ہی بیس درہموں کا اور اوقیہ نام ہی چالیس درہموں کا حاصل یہ کہ مہر اوسکا پانچ درہم بھر سونا تھا اور یہ امر جبکے پونے سولہ ماشہ ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ نواۃ کے گٹہلی ہی یعنی گٹہلی کھجور کی اتنی اور ظاہر مراد یہ تہا اور لفظ سے خبر یہی معنی ہیں یعنی بقدر گٹہلی کھجور کی سونا مہر باندہا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو واسطے کمی عبارت یا تقلیل کے لیے بھی آتی ہی اور تکثیر کے لیے بھی آتی ہی اور لکہا ہی علما نے کہ یہاں مراد تکثیر ہی یعنی اگرچہ زیادہ بھی خرچ ہو کر ایسی کہ بکری کا کم ہونا اوس زمانہ میں بعید تہی جیسا کہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ کرتے تہے ساتھ ستوؤں کے اور مانند اسکے اور عبد الرحمن اوس زمانہ میں غنی بھی تہے ۔

وعنہ قال ما اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم بشاۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا نہیں ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کسیکے اپنی عورتوں میں سے اوس قدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح میں ولیمہ کیا ساتھ بکری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتھ بکری کے بہتر ہے ۔

وعنہ قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بنی بزینب بنت جحش فاشبع الناس خبزا ولحما رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تصرف میں لائے زینب جحش کی بیٹی کو پس پیٹ بہر دیا لوگوں کو ساتھ روٹی اور گوشت کے نقل کی یہ بخاری نے ۔

وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ وتزوجھا وجعل عتقھا صداقھا واولم علیھا بحیس متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا اونسے بعد آزاد کرنیکے اور ٹھہرائی آزادی اونکی مہر اونکا اور ولیمہ کیا اونکے نکاح میں ساتھ حیس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر میں قید ہوئی تہیں اور بیٹی تہیں حیی بن اخطب کی اور سردار تہیں قریظہ اور نضیر کی اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ اسکے کہ اگر آزاد کرے کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کرے اور ٹھہراوے آزادی کو مہر اوسکا تو ٹھہراوے تو آیا جائز ہی یا نہیں پس گئی ہی ایک جماعت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضی علما طرف جواز اسکے کہ موجب

ظاہر حدیث کے اوپر نہیں جاتی کہا سکو ایک جماعت نے اور حنفیہ بہی اسی پر ہین اور تاویل کیا ہی انہوں نے اس حدیث کو کہ یہہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نہیں بدعت اور لکہا ہی ہدایہ مین کہا ہی کہ اگر آزاد کرے کوئی لونڈی کو اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہہراوی کہ تو آزاد کیا میں نے تجکو اس شرط پر کہ نکاح کرے تو مجسے عوض آزادی کے پس قبول کیا اوسنے تو صحیح ہو آزاد کرنا اور اوسکو اختیار ہی نکاح کرنے مین اوس سی پہر اگر نکاح کیا اوسنے اوس سے تو اوس لونڈی کو مہر مثل اوسکا اور جس نام ایک کہانا ہی کہ مثل حلوی کے ہوتا ہی بنایا کہجورون اور اقط اور گہی سے اور اقط اوسکو کہتی ہین کہ دہی کا پانی ٹپکا کر اوسکو جمادیتی ہین اور اوسکو قروط بہی کہتی ہین ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ خَیْبَرَ وَالْمَدِیْنَةِ ثَلٰثَ لَیَالٍ یُبْنٰی عَلَیْهِ بِصَفِیَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِهٖ وَمَا کَانَ فِیْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَّمَا کَانَ فِیْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِیَ عَلَیْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہا ٹہہرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کے تین رات لائی گئین حضرت کے پاس صفیہ یعنی حضرت کے گہر مین آئین پس بلایا مین مسلمانونکو طرف ولیمہ اونکے اور نہ تہا اوسمین روٹی اور نہ گوشت اور نہ تہا اوسمین مگر یہہ کہ حکم کیا حضرت نے ساتہہ بچہانے دسترخوان چمڑی کے پس بچہائے گئی دسترخوان اور ڈالی گئین دسترخوانون پر کہجورین اور اقط اور گہی نقل کی یہہ بخاری نے ف اوپر کی حدیث مین گذرا کہ حیس کا اس حدیث مین بیان کیا ہی کہ کہجورین اور اقط اور گہی ہی بنا ہی اور یہی اقط کا اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر ہو گئی ۱۲ وَعَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی صفیہ بنت شیبہ کی کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اپنی عورتونکا ساتہہ دو سیر جو کے نقل کی یہہ بخاری نے ف شاید کہ وہ عورت ام سلمہ تہین ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَاْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَلْیُجِبْ عُرْسًا کَانَ اَوْ نَحْوَهٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام شادی کی پس چاہیے کہ حاضر ہو اوس طعام شادی کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ پس چاہیے کہ قبول کرے دعوة نکاح کی ہو یا مانند اوسکی ف مانند اسکی یعنی مثل عقیقہ اور ختنہ کے پس گویا کہ مراد ولیمہ سے ان روایتون مین مطلق طعام شادی ہی کہا بعضون نے کہ قبول کرنا دعوة نکاح کا واجب ہی پس گنہگار ہوتا ہی نہ قبول کرنیوالا اوسکا بغیر عذر کے بموجب حدیث حضرت کی جن ترک الدعوة فقد عصی الله ورسوله اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور یہہ واجب یا مستحب جانا ہوتا ہی اور کہانا اوسکا مستحب ہے اگر روزہ دار نہو اور سوای نکاح کی دعوة کی اور دعوة کا قبول کرنا مستحب ہے یہہ ذکر کیا ہی طیبی اور ابن ملک نے اور کہا اون دونون نے کہ ساقط ہو جاتا ہی وجوب یا استحباب دعوة کا کئی چیزون سے یا تو کہانا مشتبہ کا ہوئے کی ہو اوس دعوة مین یا وہان وہ شخص ہو کہ ایذا پاوی سبب سے اوسکی کہ نالائق ہو ساتہہ اوسکی بیٹہنا اوسکا یا واسطے دفع ضرر اوسکی کے دعوة اوسکی کیجاوی یا واسطے طمع جاہ اوسکی کے یا دعوة اوسکی باطلی کرین کہ مدد کرے اونکی باطل پر یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا راگ رنگ کے یا ساگنگ تیلیون کی یا کاذب مجالس وغیرہ انتہی پوشیدہ نہین ہی کہ اس زمانہ کی مجلسین ایسی چیزون سے خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضی انہین سے اکثر جگہہ پائی جاتی ہین اسلیے کہا ہی بعضے علماء نے کہ لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ واجب ہی عزلت پس اختیار کرو عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کرو ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی یعنی طعام نکاح کی یا سوا اسکی پس چاہیے کہ قبول کری یعنی حاضر ہو پہر اگر چاہے کہاوی اور چاہے نکہاوی نقل کی یہہ مسلم نے ف سنت یا واجب حاضر ہونا ہی نہ کہانا اور اگر روزہ دار نہو تو مستحب ہے کہانا اور کہا ابن ملک نے کہ امر اسمین وجوب کے لیے ہی اور یہہ اوس شخص کے حق مین ہی کہ اوسکو عذر اور جو کہ معذور ہو مثلاً دور ہو کہ لاحق ہوگی اوسکو مشقت وہان کے جانے مین پس نہین ہی مضائقہ اوسکو قبول نکرنے مین ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کھانا وہ کھانا نکاح کا ہے کہ بلائے جاتے ہیں اسکی طرف دولتمند اور چھوڑے جاتے ہیں فقیر اور جو شخص نہ قبول کرے دعوت یعنی بغیر عذر کے پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور رسول اوسکے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** برا کھانا اوسکو برے کھانوں میں سے ایک یہی ہے اسلیے کہ بعضے کھانے اس سے بھی زیادہ برے ہیں اور یہی مراد شر الناس من اکل وحدہ سے ہے اور مراد یہہ نہیں ہے کہ مطلق کھانا نکاح کا برا ہے اسلیے کہ حکم کیا ہے اسکے کرنیکا اور قبول کرنیکا اور نہ قبول کرنے پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہہ ہے کہ جو کھانا نکاح کا ایسا ہو کہ اوسمیں اغنیا بلائے جاویں اور فقرا نہ بلائے جاویں تو وہ برا ہے عادت تھی اون لوگوں کی کہ اس کھانے میں اغنیا ہی کو بلاتے تھے اور بہت اچھے اچھے کھانے کھلاتے تھے اور فقیروں بیچاروں کی ایسی تیسی اسطرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور دعوت کہ نہ قبول کرنے میں اللہ تعالی کی نافرمانی ہوئی کہ جسنے مخالفت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسنے مخالفت کی اللہ تعالی کی امر کی اور جو کہ دعوت کی قبول کرنیکو واجب کہتے ہیں انہوں نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کی اور جمہور نے حمل کیا ہے اسکو اوپر تاکید استحباب کے ؏ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَيِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهٗ قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا تہا ایک شخص انصار میں سے کنیت کیا جاتا تہا ابو شعیب تہا اوسکا غلام بیچتا تہا گوشت پس کہا اوس شخص نے غلام کو کہ تیار کر موجب کہنے میرے کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیونکو تاکہ بلاؤں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اصحابمیں کہ آنحضرت پانچویں ہوں پانچ میں سے یعنی ایک پیغمبر خدا ہوں اور چار اونکی ساتھ اور ہوں پس تیار کیا غلام نے بموجب کہنے اوسکے کے واسطے حضرت کے تہوڑا سا کھانا پہر آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس اور دعوت کی حضرت کی یعنی اور حضرت کے چار اصحاب کی پس ساتھ لگ لیا اونکے ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وقت پہنچنے کے اوسکے گہر کہ اے ابو شعیب ساتھ ہو لیا ہے ہمارے ایک شخص پس اگر چاہے تو اذن دے اوسکو آنیکا اور اگر چاہے تو چھوڑ دے اسکو یعنی دروازے پر یعنی نہ اذن دے آنیکا کہا ابو شعیب نے نہیں چھوڑتا ہوں اوسکو بلکہ اذن دیا میں نے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمیں دلیل ہے اوپر کہ نہیں جائز کسیکو یہہ کہ آوے بیچ ضیافت ایک قوم کی بغیر اذن اونکی کے اور نہیں جائز ہے مہمانکو یہہ کہ اذن دے کسیکو آنیکا اپنے ساتھ مگر ساتھ امر صریح کے یا اذن عام کے یا جانے رضامندی ضیافت کرنیوالے کی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے کسیکو کہ جاوے کسیکے گہر میں مگر باذن اوسکے اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کرے اور اونکے ساتھ کوئی ہو لیوے تو مستحب ہے مہمانکو کہ اوسکے لیے اذن چاہے صاحب خانہ سے اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اوسکو نہ منع کرے آنے سے مگر یہہ کہ ہو اوسکے آنے سے مفسدہ کہ ایذا پاویں حاضرین اگر پہیرے اوسکو تو ساتھ نرمی کے پہیرے اور اگر اوسکو کچھ کھانے میں سے دیدے بشرطیکہ لائق اوسکی ہو تو یہہ اچھا ہے اور شرح سنہ میں لکھا ہے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ نہیں حلال ہے کھانا ضیافت کا اوسکی لیے کہ نہ بلایا جاوے اور بعضے عالموں نے کہا ہے کہ جب ایک شخص کے آگے کہانا رکھدے اور اوسکو مالک کر دے تو وہ مختار ہے چاہے آپ کہا دے اور چاہے اور کو کہلا دے اور چاہے اپنے گہر کو اوٹھا لاوے اور اگر بیٹھے دستر خوان پر تو چاہے کہ کہا دے موافق عرف کے اور نہ اوٹھاوے اوسمیں سے کچھ اور نہ کہلاوے اور کو اوسمیں سے اور اچھا جانا ہے بعضے اہل علم نے یہہ کہ دیویں دستر خوان والے بعضے بعضوں کو کچھ کہانے میں سے اور اگر دو دستر خوان پر ہوں تو نہیں جائز ہے یہہ ؏

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری ؏ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا یعنی کھانا نکاح کا وقت نکاح صفیہ کے ساتھ ستو اور کہجور کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** اوپر کی حدیث میں گذرا کہ ولیمہ صفیہ کا کیا حضرت نے ساتھ حیس کے اور اسمیں آیا کہ ساتھ ستو اور کہجور کے وجہ تطبیق کی انہیں ہے کہ دونوں چیزیں ہوں گے ولیمہ میں حیس بھی اور ستو اور کہجور بھی جسنے جو دیکہا سو روایت کیا ؏ وَعَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ

دن واسطے ہوا کرنے نقصان کے کہ اول روز میں واقع ہوا ہو اسلیے کہ سنت کامل کرنی واجب ہے اور تیسرے دن سنانی اور دکھانے کے لیے ہوتا ہی اور جسکو کھلانے کیلیے بلاوی تو واجب ہی اسکو قبول کرنا اول روز میں اور مستحب ہے دوسرے دن اور مکروہ ہی بلکہ حرام ہی تیسرے دن انتہی اور اسمین وہ صریح ہی الکہ برکہ نہ کہی مستحب ہی ولیمہ کرنا سات دن تک ع **وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُؤْكَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا** اور روایت ہی عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے طعام دو شخصوں فخر کرنیوالوں کے سے آپسمین نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ صحیح یہ ہی کہ عکرمہ نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے **ف** یعنی صحیح یہ ہی کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند مین نہین اور متباریین دو شخص کہ آپسمین مقابلہ کرین طعام میں اور چاہین کہ ایک دوسری پر ضد سے بہت پکاوے کھانا تا غالب آوے دوسرے پر یعنی اگر فخر اور سنانی اور دکھانے کے لیے پکاوین اور دعوۃ کرین دعوۃ انکی قبول نکرے اور کھانا انکا نکھاوے اگلی بزرگ دعوۃ انکی نہ قبول کرتے تھے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَعْنِيْ الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَّرِيَاءً** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کھانا ازراہ فخر مقابلہ کی تیار کرین انکی دعوۃ قبول نکیجاوے اور کھانا انکا نہ کھایا جاوے کہا امام احمد نے یعنی یہ تفسیر متباریان کے مراد حضرت کی متباریین سے یہ ہی کہ دو شخص بطریق مقابلہ کے ضیافت کریں ازراہ فخر اور ریا کے **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ** روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے دعوۃ فاسقین کے سے **ف** فاسق سے مراد مطلق فاسق ہی کہ سیطرح کا ہو اور سبب اسکی منع کا یہ ہی کہ اکثر فاسق احتیاط نہین کرتے ہین کھانے مین اور کھانے ہین حرام اور فاسق کبھی ظالم بھی ہوتا ہی اور کھانا ظالم کا کہ مال لوگوں کا ازراہ ظلم کے لیتا ہی بالاتفاق حرام ہی اور یہ بھی ہی کہ فاسق کی دعوت قبول کرنے میں خوش کرنا اسکا اور تکریم اسکی لازم آتی ہی ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْاَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْاَلْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهُ وَلَا يَسْقِيْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهُ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے ایک تمہارا اپنے بہائی مسلمان کے پاس س چاہیے کہ کہاوے کہانے اوسکے مین سے اور نہ پوچھے یعنی حال طعام کا کہ کیسا ہی کہان سے آیا ہی اور پیوے پانی اوسکا اور نہ پوچھے اوس سے کہ کیسا ہی اور کہان سے آیا ہی روایت کین تینوں حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے یہ حدیث یعنی اخیر کی اگر صحیح ہو تو وجہ اسکی یہ ہی کہ ظاہر حال مسلمان کا یہ ہے کہ نہین کہلاتا مسلمانکو اور نہین پلاتا اوسکو مگر جو کہ حلال ہے نزدیک اوسکے **ف** مسلمان سے مراد مسلمان کامل ہے یعنی غیر فاسق پس اوسکے کھانے کا حال نہ پوچھے بسبب نیک گمانی کے اور پوچھنے سے اوسکو ایذا ہووے گی مگر جبکہ معلوم ہو کہ کھانا اوسکا وجہ حرام سے ہی تو نہ کھاوے اور اگر ایک شخص کا کھانا اکثر حرام کا ہو تو بھی نکھاوے ع

بَابُ الْقَسْمِ یہ باب ہی بیچ بیان حکم تقسیم کے **ف** یعنی اس باب میں بیان ہی نوبت مقرر کرنے کا بیویوں کے لیے یعنی بیویوں کے پاس رہنے رات رہنے کے کی انکو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہی دو بیویوں کے لیے اور زیادہ کے لیے اور ایک کی نوبت میں دوسری کے گہر میں انکو رہنا جائز نہیں وہ جماع کرے اور دن کا ایک ساتھ جائز ہی گر باد لی ہارادی اونکو جائز ہی اور صحبت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے ایک رات مین ہی واحیہ اسمنے نوبت کے تہا یا اونکی اذن سے تہا اور مذہب حنفیہ یہ ہی کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب نہ تھی لیکن حضرت نے ازراہ کرم وتفضل کے نوبت مقرر کر رکھی تھی واللہ اعلم اور نہین ہی حق عورت کے لیے بیچ نوبت کی حالت سفر میں جاوے جس بیوی کو چاہی اوسکو ساتھ لیجاوے اور اولی یہ ہی کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویوں کے جسکا نام قرعہ میں نکلے اوسکو ساتھ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کے حق مین رات ہی اور دن تابع ہی رات کا اور ایک شخص رات کو کسی کام میں مشغول رہتا ہو مانند چوکیدار وغیرہ کے تو اوسکی حق مین اصل دن ہی اور باقی احکام مسائل نوبت کے فقہ مین مذکور ہین تح ہدایہ **ف** واجب ہی برابری کرنی آگے رہنے مین بیویوں کے پاس اور پہنانے اور کھانا دینے مین اور صحبت مین یعنی جماع کرنے مین برابری واجب نہیں بلکہ یہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہی حق عورت کا ساتھ ایکبار جماع کرنیکے اور واجب ہی جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدۃ ایلاء کی مگر ساتھ رضائے عورۃ کی اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جائز ہی صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی سے

اسکو ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایک دن لیکن برابری کرنی رات ہی میں ہی یہانتک کہ اگر کوئی ایک بیوی کے پاس بعد مغرب کے آوے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کیا اوسنے قسم کو

نوبت اور جماع کرنے میں برابری ضرور نہیں اسکی میں اسطرح سے کہ دوسری بیوی کے پاس اوسکی غیر نوبت میں جماع کے واسطے جاوے اور بیٹھے اور اگر مرض ہو تو نہیں مضائقہ ہے کہ رہے

یہانتک کہ شفا پاوے اور یہ وقت دن میں ہی ہو اور اگر خاوند بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت میں درمختار **الفصل الاول**

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض عن تسع نسوة وكان يقسم منهن لثمان متفق عليه روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی

اللہ علیہ وسلم وفات کیے گئے نو بیویاں چھوڑ کر اور تقسیم کرتے تھے ان میں سے آٹھ کو نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** بیبیاں حضرت کی اگرچہ نو سے زیادہ تھیں لیکن وقت وفات کے

موجود نہیں عائشہ حفصہ زینب ام سلمہ ام حبیبہ سودہ میمونہ صفیہ جویریہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہن انہیں سے آٹھ کے لیے تو نوبت مقرر تھی اور ایک کے لیے یعنی سودہ کے لیے نوبت نہ تھی کہ

اونہوں نے اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخش دی تھی اونکی نوبت میں حضرت حضرت عائشہ کے پاس رہتے تھے جیسا کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے **وعن عائشة ان سودة لما**

كبرت قالت يا رسول الله قد جعلت يومي منك لعائشة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم لعائشة يومين يومها ويوم سودة متفق عليه

اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ سودہ جبکہ بوڑھی ہوئیں تو کہا یا رسول اللہ تحقیق کر دیا میں نے اپنا دن یعنی اپنی نوبت کہ آپ رکھتے تھے واسطے عائشہ کے پس تھے حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نوبت کرتے واسطے عائشہ کے دو دن ایکدن تو اونکی نوبت کا اور ایکدن حضرت سودہ کی نوبت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**

سودہ کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے اور بیان عائشہ کے کہا ہی علما نے کہ اگر بخش دے ایک بیوی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہے بشرطیکہ خاوند اوس سے راضی ہو اور اگر پہلے

اور جائز ہے واسطے جورو بخشنے والی نوبت کے یہہ کہ رجوع کرے جب چاہے **وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسأل في مرضه الذي**

مات فيه اين انا غدا اين انا غدا يريد يوم عائشة فاذن له ازواجه يكون حيث شاء فكان في بيت عائشة حتى مات عندها رواه

البخاري اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تھے اپنی بیماری میں کہ جسمیں وفات ہوئی کہاں ہونگا میں کل کو کہاں ہونگا میں کل کو یعنی ہر روز بیویوں

سے پوچھتے تھے ارادہ کرتے تھے دن نوبت عائشہ کا یعنی بسبب زیادتی محبت اونکی کے پس اذن دیا حضرت کو اونکی بیویوں نے کہ رہیں جہاں چاہیں پس تھے حضرت یہانتک کہ حضرت عائشہ

کے یہانتک کہ وفات ہوئی اونکے پاس نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ارادہ کرتے تھے یہہ تفسیری ہے قول کی پس تھا پوچھنا اذن چاہنے کے لیے بیویوں کی کہ دن کی نوبت

کو حضرت عائشہ کے پاس رہنے کا اور دلالت کرتا ہے اسپر یہہ کہ پس اذن دیا الخ **وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد سفرا**

اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر

قرعہ ڈالتے درمیان بیویوں اپنی کے پس جس کسیکا نام نکلتا حصہ لیجاتے اوسکو ساتھہ اپنے سفر میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابي قلابة عن انس**

قال من السنة اذا تزوج الرجل البكر على الثيب اقام عندها سبعا وقسم واذا تزوج الثيب اقام عندها ثلاثا ثم قسم قال ابو قلابة ولو

شئت لقلت ان انسا رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہے ابی قلابہ سے کہ نقل کی انس سے کہ کہا سنت سے ہے کہ جس وقت

نکاح کرے مرد عورت باکرہ سے اوپر ثیبہ کے رہے باکرہ کے پاس سات رات پھر تقسیم کرے یعنی نوبت درمیان نئی اور پرانی کے اور جس وقت کہ نکاح کرے ثیبہ سے رہے

پاس تین رات پھر تقسیم کرے کہا ابی قلابہ نے اگر چاہتا میں کہتا میں کہ انس نے پہنچائی ہے یہہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف باکرہ سے ثیبہ پر الخ باکرہ کہتے ہیں کنواری عورت کو اور ثیبہ کہتے ہیں دوسرے کو کہ خاوند کر چکی ہے اور امام شافعی نے اس حدیث پر عمل کیا ہے یعنی کہتے ہیں کہ اگر

ایک شخص کے نکاح میں کئی عورتیں ہوں یا ایک عورت ہو اور پھر نکاح کرے ایک اور عورت سے اگر وہ عورت باکرہ ہے تو اوسکے پاس سات رات رہے اور اگر ثیبہ ہو تو اوسکے

پاس تین رات رہے پھر تقسیم برابر کیا کرے اور امام اعظم کے نزدیک باکرہ اور ثیبہ نئی اور پرانی تقسیم میں برابر ہیں اور انہوں نے عمل کیا ہے اور حدیثوں پر کہ دوسری

فصل میں آتی ہیں کہ وہ مطلق ہیں اور اس حدیث کے معنے اونکے نزدیک یہہ ہیں کہ باکرہ کے پاس سات رات رہے اور اور بیبیوں کے پاس بھی سات سات

اور ثیب کے پاس تین رات رہے اور اوروں کے پاس بھی تین تین رات رہے اور ابو قلابہ کے قول کے یہ معنی ہیں کہ اگر میں چاہتا تو مرفوع کہتا یعنی حدیث کو نبی کی طرف
صحابی کا کہنا سنت سے ہے یہ حکم مرفوع کا ہے اور یہ معنی حدیث مرفوع کی ابتدا کتاب میں لکھی گئی ہیں مولانا ع وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ
عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے
ابی بکر بیٹے عبدالرحمن کے سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کے پاس فرمایا اونکو کہ نہیں ہے سبب
تیرے اوپر اہل تیرے کی ذلت اگر چاہے تو سات رات رہوں میں تیرے پاس اور سات سات رات رہوں اور سب بیویوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات رہوں تیرے پاس
اور دورہ کروں میں کہا ام سلمہ نے تین رات تین رہیے میرے پاس اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا واسطے ام سلمہ کے نزدیک باکرہ کے رہنا سات رات اور ثیبہ
کے پاس تین رات نقل کی مسلم نے **ف** نہیں ہے سبب تیرے الخ یعنی یہ جو تین رات تمہارے پاس رہونگا تو تمہارے کنبے قبیلہ کو اس سبب سے حقارت نہیں لاحق ہوگی
کہ یہ سبب بے رغبتی کے تمہاری صحبت سے نہیں ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ حکم شرع اسی طرح پر ہے اور یہ تمہید عذر کی ہے بیچ اقتصار کے تین رات رہنے پر اور اگر چاہے تو سات
رات تیرے پاس رہوں جیسے کہ حکم باکرہ کا ہے ولیکن سات سات رات رہوں اور سب بیبیوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات تیرے پاس رہوں جیسے کہ حکم ثیبہ کا ہے اور دورہ کروں میں
یعنی تین تین رات اوروں کے پاس رہوں تم ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ
بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے درمیان بیویوں اپنی کے یعنی نوبت مقرر کرتے ازراہ تفضل کے اور بعضوں نے کہا ازراہ
وجوب کے اور عدل کرتے یعنی برابری کرتے درمیان اون کی راتوں رہنے میں اور کہتے یعنی معذرت الٰہی یہ تقسیم کرنا میرا بیچ اوس چیز کے ہے کہ مالک ہوں میں پس ملامت کر مجھ کو بیچ اوس چیز
کہ مالک ہے تو اور نہیں مالک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی نوبت مقرر کرنیکا اور دینے نفقہ کا میں مالک ہوں اس میں برابری
کرتا ہوں اور دل کی محبت کا میں بس مالک تو مالک ہے میں برابری نہیں کر سکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابری راتوں کی رہنے میں اور نشست میں چاہیے محبت میں
اور صحبت کرنے میں اور بوسہ لینے میں تم ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا جس وقت کہ ہوں نزدیک ایک شخص کے دو بیبیاں یعنی مثلا پھر انصاف نکرے درمیان اونکے آویگا دن قیامت کے اس حالت سے کہ آدھا دھڑ اوسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی
یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہ سزا اوس بے انصافی کی رکھنے پر ہے مع خوف ہی اگر تین ہونگی یا چار اور اون میں انصاف نکریگا
تو بھی یہی سزا ہوگی اور یکساں واجب ہے برابری کرنی نوبت میں باعتبار رات کے رہنے کے اور صحبت کرنیکے اور باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ سب برابر
ہیں اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولد کی بیبی نوبت آدھی ہے بہ نسبت عورۃ آزاد کی یعنی اگر اسکے نکاح میں لونڈی وغیرہ کسیکی ہے اور عورۃ آزاد بھی ہے تو لونڈی
وغیرہ کے پاس ایک رات رہے اور عورۃ آزاد کے پاس دو راتیں اور حرم کے لیے نوبت نہیں تم ع ملتقی مولانا

الفصل الثالث

فصل تیسری
عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ هٰذِهِ زَوْجَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ
نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا بِهَا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ
وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا أَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا
مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ رَزِينٌ قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ أَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِينَ أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم طلاقہا فقالت لہ امسکنی وقد وھبت یومی لعائشۃ لعلی ان اکون من نسائک فی الجنۃ روایت

ہی عطاء بن ابی رباح تابعی سی کہا حاضر ہوی ہم ساتھ ابن عباس کی میمونہ کے جنازہ پر مقام سرف مین پس کہا ابن عباس نے یہ ہین بی بی رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ اوٹھاؤ تم جنازہ انکا پس نہ بہت ہلاؤ اوسکو اور نہ جنبش دو اوسکو اور اوٹھاؤ اوسکو سہج سی اور تعظیم کرو اسکی اسلیے کہ تحقیق تہین

نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نو عورتین تہین حضرت تقسیم کرتے تہے یعنی نوبت کرتے تہے اونمین سی واسطے آٹہہ کے اور نہ تقسیم کرتے تہے واسطے ایک عورت

کی کہا عطاء نے وہ عورت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تقسیم کرتے تہے واسطے اوسکی پہنچی ہی ہمکو خبر یہہ کہ وہ تہین صفیہ اور تہین سب سے آخر عورتون کی از روی

مرنی تہین مدینہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور کہا رزین نے کہ ائمہ حدیث سی ہی کہ کہا غیر عطاء نے کہ وہ عورت کہ نہ تقسیم کرتے تہے اوسکے لیے سودہ

تہین اور یہی بات صحیح ہی کہ بخشدیا تہا اونہون نے دن اپنا یعنی نوبت کا واسطے عائشہ کے جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طلاق کا

پس کہا اونہون نے واسطے حضرت کے کہ رہنی دو مجکو اپنی نکاح میں اور تحقیق بخشدیا مین نے دن اپنا واسطے عائشہ کے امید اسکی کہ ہون مین تمہاری بیویون میں بہشت میں

ف حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سی ہین اور خالہ تہین ابن عباس کے اور سرف نام ایک جگہہ کا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سی کہ نہ حضرت

میمونہ کی نسبت یہین ہی اور نکاح اور زفاف بہی اونکا وہین ہوا تہا اور انتقال بہی یہین ہوا اور اسی لیے یہہ تعلیل ہی نہی کی یعنی نہ ہلاؤ اسلیے کہ بیوی

بیویون مین سی ہی کہ حضرت نی نوبت مقرر کرکہی تہی اونکی اور کہا خطابی نی کہ یہہ کہنا کہ وہ عورت کہ نہین تقسیم کرتے تہے حضرت اوسکی نوبت تہیر

وہم ہی کسی راوی سی واقع ہوا ہی بلکہ وہ سودہ ہی تہین اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنی مین الخ جاننا چاہیے کہ انتقال ہوا صفیہ کا رمضان کے

مہینے مین سنہ پچاس ہجری مین اور بعضون نے کہا سن باون یا پچپن مین بیچ زمانہ معاویہ کی اور دفن کی گئین بقیع مین اور مرین میمونہ سنہ اکیاون مین اور

بعضون نے کہا سنہ چہاسٹہ مین اور بعضون نے کہا سنہ تریسٹہ مین اور حضرت عائشہ مرین مدینہ مین سنہ ستاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اٹہاون مین اور

مرین سودہ سن چون مین اور حفصہ سنہ پچاس مین اور ام سلمہ اونسٹہہ مین اور ام حبیبہ سنہ چوالیس مین اور زینب بنت جحش سنہ بیس مین اور جویریہ سنہ پچاس مین

کذا ذکرہ صاحب المواہب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا پہلی ہجرۃ کی اور زینب بنت خزیمہ کا بہی انتقال حضرت کی سامنی ہوا پس جب یہہ معلوم ہوا تو حضرت

صفیہ کا مرنا سب بیویون کے بعد غیر صحیح ہی اور اگر ضمیر لفظ کانت کی میمونہ کی طرف پہیرین تو نہین مناسب ہی یہہ اوس قول کی یا تت بالمدینہ اسلیے کہ

مرین وہ بیچ سرف میں پس نہین خالی ہی یہہ کلام اشکال سی واللہ اعلم بالحال

باب عشرۃ النساء وما لکل واحدۃ من الحقوق

یہہ باب ہی بیچ بیان اون حدیثون کے کہ وارد ہوی ہین بیچ صحبت اور اختلاط کے ساتھہ عورتون کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورت کے

ف ہر ایک عورت جو کہا گویا باعتبار ارادہ کرنے اقسام عورتون کے کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور بد خلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکے

تہا کیونکہ بیچ بیان حقوق عورتون کے ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا بالنساء خیرا فانہن خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی

اسلیے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سی کہ وہ ٹیڑہی ہی اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدہا کرے پسلی کو توڑے

اوسکو اور اگر چہوڑے تو پسلی کو اپنی حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت

حوا کہ اصل اور اول سب عورتونکی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سی پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑہی ہوتی ہے پس اونکی اصل میں ٹیڑہا پن ہی

کوئی اوسکو متغیر نہین کرسکتا اور ٹیڑہی پسلی کا حال یہ ہی کہ اگر تو سیدہا کیا چاہی تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو چہوڑے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑہی رہیگی

اسیطرح حال عورتونکا ہی کہ انکی اصل خلقت مین کجی اعمال اور اخلاق مین ہی اگر چاہین مرد کہ راست اور درست کرین انکو توڑ ڈالین یعنی کہ مراد
اسکو طلاق ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی پس ممکن نہین ہی فائدہ اوٹھانا ساتھ عورتونکی مگر ساتھ چھوڑنے اونکے ٹیڑھاپن پر جبتک کہ اوس کجی
مین گناہ لازم نہ آوی اور اگر گناہ لازم آوی تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ ہے کہ معاملہ انسی اچھی طرح رکھو اور صبر کرو اونکی ٹیڑھاپن پر اور یہ توقع اوٹھا دو
سب بالکل کہ وہ تمہاری مرضی موافق کام کرین گی م ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المرأۃ خلقت من
ضلع لن تستقیم لک علی طریقۃ فان استمتعت بہا استمتعت بہا وبہا عوج وان ذہبت تقیمہا کسرتہا وکسرہا طلاقہا
رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورۃ یعنی اصل اوس کی حضرت حوا کہ پیدا کی گئی پسلی سی یعنی
حضرت آدم کی پسلی سی ہرگز نہین سیدہی ہوگی واسطی تیرے اوپر ایک راہ کی پس اگر چاہی تو کہ فائدہ اوٹھاوی تو ساتھ اوسکی فائدہ اوٹھاوی تو ساتھ اوسکے
اسحالت مین کہ ہو اوسمین کجی اور اگر چاہی تو سیدہا کرنا اوسکا توڑیگا تو اوسکو اور توڑنا اوسکا طلاق دینا اوسکا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ہرگز
نہین سیدہی ہوگی واسطی تیرے اوپر ایک راہ کے یعنی ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین رہی گی بلکہ حالتین بدلتی جاوین گی شکر سی طرف ناشکری کے اور اطاعت سے
طرف نافرمانی کے اور قناعت سی طرف طمع کے وغیر ذلک م ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفرک مؤمن مؤمنۃ
ان کرہ منہا خلقا رضی منہا آخر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بغض رکھی مرد مسلمان عورت مسلمان
سی اگر ناخوش رکھیگا اوسکی ایک فعل وخو کو تو خوش رکھیگا اوسکی فعل وخوی دوسری کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس لیے کہ آدمی کی تمام اخلاق وافعال ہی نہین ہی
اگر بعضے برے ہوتی ہین تو بعضی اچھی بھی ہوتی ہین پس نظر اوسکی افعال واخلاق نیک پر کرنی چاہیے اور راضی ہونا چاہیے اور اوسکی افعال واخلاق بد پر
صبر کرے مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہی بیچ خوش گذرانی کی ساتھ عورتون کے اور صبر کرنے کے اونکی ایذا پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ یار بے عیب
نہین ہاتھ لگتا پس اگر کوئی شخص بے عیب یار ڈہونڈہی تو رہیگا بدون یار کے اور نہین خالی ہوتا ہی انسان خصوصا مومن بعضی اچھی خصلت سی پس لائق
ہی کہ رعایت اوسکی کرے اور چشم پوشی کرے سوا اوسکے م ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا بنو اسرائیل
لم یخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثی زوجہا الدہر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتے
بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہ ہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورۃ اپنے خاوند کی کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت موسی علیہ السلام کے
وقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من وسلوی اوترتا تہا اللہ تعالی کی طرف سے اور حکم تہا بقدر ضرورت لیلین اور ذخیرہ نکرین وہ نہایت حرص سی ذخیرہ کرنے لگے
یہانتک کہ سڑ جاتا پس وہ سڑنا گوشت کا سزا تہی اونکی فعل بد کی یعنی ذخیرہ کرنے کی کہ بسبب حرص اور نہ توکل کرنیکے خدا تعالی پر ذخیرہ کرتے تہے بعد اون
سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نے اگر بنی اسرائیل جمع کرتے گوشت کو تو سڑا نہ کرتا اور خیانت کے معنی ہین ناراستی یعنی کجی پس کجی
حضرت حوا کی یہ تہی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کہانے درخت معلوم کے بخلاف امر اللہ تعالی کی پس فرمایا کہ کجی حضرت حوا سی سرزد ہوئی
اگر اوسکے کجی نکرتین تو کوئی عورۃ اپنی خاوند سی کجی نکرتی م ع **وعن** عبد اللہ بن زمعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد
احدکم امرأتہ جلد العبد ثم یجامعہا فی آخر الیوم وفی روایۃ یعمد احدکم فیجلد امرأتہ جلد العبد فلعلہ یضاجعہا فی آخر
یومہ ثم وعظہم فی ضحکہم من الضرطۃ فقال لم یضحک احدکم مما یفعل متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن زمعہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے ایک تمہارا بیوی اپنی کو مارنا غلام کا سا یعنی بہت پہر صحبت کریگا اوس سی آخر دن مین اور ایک روایت
مین ہی قصد کرتا ہی ایک تمہارا پس مارتا ہی اپنی عورۃ کو مارنا غلام کا سا پس شاید کہ وہ ہمخواب ہو اوس سی بیچ آخر دن اوس کی پہر نصیحت فرمائی حضرت

اسنے ص یہ کو بیچ ہنسنے اونکے بیچ خلق پر صبر فرمایا کیون ہنستا ہی ایک تمہارا اوس چیز سے کہ آپ بھی کرتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
کر یعنی کیا مناسب ہی کہ جسکے ساتھ ایسا معاملہ ہو اوس سے ایسا سلوک کرے اگرچہ بیوی کو اوس بات پر کچھ بار نا آیا ہی نہ کہ ایسا اس سے یہ معلوم ہوا
بیبی کے اتفاق و سلوک سے رہے اور کیون ہنستا ہی الخ یعنی ہنسنا اچھا نہیں معلوم ہوتا ہی مگر امر عجیب پر کہ نہ پایا جاتا ہو اور بس جب ایک چیز
موجود ہو تو نیز سے سرزد ہو پر تو کیون ہنسے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی سے کوئی سرزد ہو تو تغافل کرے تاکہ اوسکو رنج نہو جیسے حاتم اصم کا دل کہ بہرے
بنتے تھے ایک بار ایک عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کو آئی اور پاس ادراشنا پوچھنے میں اوس سے کوئی سرزد ہوا اونہون نے اوسکی رفع خجالت کے
اوس سے کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اور سنی جانا کہ یہ بہرے ہین پھر اونہون نے اوس بات کے پورا کرنے کے لیے اپنے کو
کیا ایسے بہت تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کرے بہائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول اپنے نفس میں تامل کرے کہ آیا مجھمین عیب
یا اس سے کے پایا جاتا ہی یا نہین پس اگر اپنے کو اوس سے پاک نہ پاوے تو باز رہنا اوسکی عیب گیری سے بہتر کیا خوب کسی نے کہا ہی کہ دیکھتا ہو نہین اکثر لوگ
کہ دیکھتے ہین عیب اورونکے اور اندھے ہین اپنے عیبون سے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا تہی مین کہیلتی ساتہہ گڑیونکی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تہین میری ہمجولیان کہیلتین
اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لاتے چہپ جاتین ہمجولیان میری حضرت سے یعنی بسبب شرم کے پس حضرت بہیجتے اونکو طرف میری کہ
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس مین ہی خوش گذرانی کا ساتہہ بیوی کے اور حکم لڑکیون کے کہیلنے کا گڑیون سے باب الولی مین گذر چکا ع
قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلٰى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ أَجْلِي حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ
الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق دیکہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ
کو کہڑے ہوئے اوپر دروازہ حجرہ میرے کے اور حبشی کہیلتے تہے ساتہہ برچہون کے مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کرتے تہے میرا ساتہہ چادر اپنی کے تاکہ
دیکہون طرف کہیل اونکے کے درمیان کانون اور مونڈہون حضرت کے پہر کہڑے رہتے واسطے خاطر میری کے یہانتک ہوتی مین وہ کہ پہرتی مین آپ یعنی
اسقدر کہڑے رہتے کہ جبتک مین نہ پہرتی اور بس نہ کیا آپ نے پہرنا پس اندازہ کرو زمانہ مقدار کہڑے رہنے لڑکی کے کم عمر حریص کہیل کی یعنی
خیال کرو کہ لڑکیان کم عمر کسقدر حریص ہوتی ہین کہیل دیکہنے پر اسقدر کہڑی رہتی تہی مین اور حضرت بہی میری خاطر کہڑے رہتے پس معلوم ہوا کہ حضرت
دکہلایا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسجد میں یعنی رحبہ مسجد مین کہ وہ ایک چبوترا تہا متصل مسجد کی یا نفس مسجد مین اس لیے کہ کہیلنا اونکا جو
جہاد سے تہا پس ہو او عبادت مانند تیر اندازی کی اور نظر کرنی اونکی طرف ظاہر یہ ہی کہ یہ تہا پہلے نزول حجاب کے کذا ذکرہ التوربشتی اور اس سے حضرت کا
اخلاق اور خوش گذرانی اور محبت و عنایت حضرت عائشہ رض معلوم ہوتی ہی ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ
مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
عائشہ سے کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین البتہ جانتا ہون جس وقت کہ ہوتی ہی تو مجہسے خوش اور جس وقت کہ ہوتی ہی تو مجہپر خفا یعنی
کسی امر دنیوی کی جہت سے کہ درمیان بیوی میان کے خفگی ہوتی ہی پس کہا مینے کہ کہان سے پہچانتے ہو یہ بات فرمایا جس وقت کہ ہوتی ہی تو مجہسے راضی پس تحقیق تو

پس نہیں کہتی اسطرح قسم ہی پروردگار محمد کی اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہپر خفا کہتی ہی نہیں ہی اسطرح قسم ہی پروردگار ابراہیم کی یعنی ام میرالمومنین
اور پروردگار ابراہیم کہتی ہی کہا حضرت عائشہ نے کہا میں نے کہ ہان نہیں اسیطرح جسے ہی قسم ہی لیکن ای رسول خدا کے نہیں چہوڑتی ہون مگر نام تمہارا نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنی حالت غضب مین کچہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہو رہا ہی تمہاری محبت مین شرح
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَی الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْھَا
الْمَلٰٓئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ رَّجُلٍ یَّدْعُوْا امْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَتَاْبٰی عَلَیْہِ اِلَّا کَانَ
الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْھَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْھَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلاوی کوئی
مرد اپنی عورت کو طرف بچہونے اپنے کے ہو پس انکار کرے وہ اور گذاری خاوند رات غصہ مین لعنت کرتی ہین فرشتے عورت کو صبح تک نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ یعنی قبضہ تصرف کے
کے ہی نہین کوئی شخص کہ بلاوی اپنی عورت کو طرف بچہونے اپنے کے پہر انکار کرے اوسپر مگر ہوتا ہی وہ کہ آسمان مین ہی خفا اوسپر یہان تک کہ راضی ہو جاوی
اوسکا اوسی ف انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کے اور بعضون نے کہا کہ حیض عذر نہین ہی انکار کرنے مین اسلیے کہ خاوند کو جائز ہی فائدہ اوٹہانا اوسی
اوسکے کے اوپر ازار کے ہی نزدیک جمہور کے اور بعضی علما کے نزدیک سوا شرم گاہ کے اور مین سی فائدہ اوٹہانا جائز ہی اور صبح تک باعتبار غالب کے
فرمایا کہ ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہی اگر دنکو اسیطرح انکار کریگی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان مین ہی یعنی حکم اوسکا آسمان مین ہی یا وہ کہ
معبود ہی آسمان مین یعنی اللہ تعالی اور اللہ تعالی معبود آسمان مین بہی اور زمین مین ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وھو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ
پس حدیث مین فقط معبود آسمان کا کہا اس لیے کہ اکتفا کیا ساتہہ ذکر کرنے اشرف کے اور احتمال ہی کہ مراد اوسی فرشتے ہون اور اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ خفگی خاوند کی باعث ہی پروردگار کی خفگی کی اور جب قضا شہوۃ کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امر دین مین ہو تو کیا حال ہوگا ع وَعَنْ اَسْمَآءَ
اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ ضَرَّۃً فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَیْرَ الَّذِیْ یُعْطِیْنِیْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ
کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسما سی یہہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہی ایک سوکن پس کیا ہی مجہپر گناہ اگر ظاہر
کرون سیری اپنی خاوند کی طرف سی یعنی سوکن کے آگے غیر اوس چیز کا کہ دیتا ہی مجکو یعنی جو کچہہ دیتا ہی اوس سے زیادہ اظہار کرون سوکن کے جلانے کے لیے کہ دیکہہ
زیادہ مجکو دیتا ہی پس فرمایا حضرت نے کہ اظہار کرنیوالا ساتہہ اوس چیز کے کہ نہیں دیا گیا مانند پہننے والی دو کپڑون جہوٹ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف دو کپڑون سے مراد چادر اور تہبند مین اور جہوٹی کپڑی پہنے والی سی مراد وہ شخص ہی کہ کپڑے عاریت مانگ کے پہنے اور اسطرح کہا وے کہ گویا اوسکی
ہین یا وہ شخص مراد ہی کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنی اور واقع مین ایسا نہین اور بعضون نے کہا کہ اوسکی ساتہہ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگاوے
اوسمین دو آستینین اور نیچی آستینون کے تا لوگ جانین کہ دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا اوسکو قوم
اور عزت ہوا اور جہوٹی گواہی دے تو کوئی جہوٹا نجانین اوسکی ساتہہ تشبیہ دی اوسکو ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْ نِّسَآئِہٖ شَھْرًا وَکَانَتِ انْفَکَّتْ رِجْلُہٗ فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اٰلَیْتَ شَھْرًا فَقَالَ اِنَّ
الشَّھْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ایلا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون سے ایک مہینے کا اور تہی کہ موچ آئی
تہی حضرت کے پاؤن مین پس ٹہہرے رہے بالا خانہ مین انتیس راتین پہر اوترے پس عرض کیا لوگون نے کہ ای رسول خدا کے ایلا کیا تہا ایک مہینے اور مہینا
تیس دن کا ہوتا ہی پہر انتیس دن کے بعد کیون اوتر آئے پہر فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہی انتیس دن کا بہی نقل کی یہہ بخاری نے

ف ایلا لغت میں کہتے ہیں قسم کہانیکو اور شرع میں ایلا اسکو کہتے ہیں کہ قسم کہاوی کہ میں جورو کے پاس چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے نہیں جاونگا یعنی صحبت نہیں کرونگا
پس اگر قسم پوری کی تو طلاق بائن پڑجاتی ہی اور قسم توڑڈالی تو ساقط ہو جاتا ہی ایلا اور لازم آتا ہی کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کیساتہہ اسکی نکاح میں ہو اگر
ایلا کری تو اوسکی مدت اوسکی دو مہینے ہیں پس اگر ان مدتوں سی کم کی قسم کہاوی تو وہ ایلا شرعی نہیں ہی پس اس حدیث میں ایلا لغوی مراد ہی یعنی قسم
کہائی کہ تین مہینے بہرتک بیویوں کے پاس نہیں جاونگا اور سبب اسکا یہہ تہا کہ بیویاں حضرت کی کچہہ نفقہ زیادہ مانگتی تہیں حضرت نے قسم کہائی کہ میں انکے پاس مہینا بہر
نہیں جاونگا اور انہیں دنوں میں حضرت کے پای مبارک میں چوٹ لگی تہی بسبب گرنے کے گہوڑے پر سے پس حضرت بالاخانہ پر رہی انتیس دن اور اعتقاد
اوتری شاید کہ وہ مہینا انتیس دن کا تہا اسلیے انتیس دن پر اکتفا کیا انتہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُنَّ
حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ
اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ
فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَّا
تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْاَلُنِيْ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ
يَّبْعَثُنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ابوبکر درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتی تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی انکی پاس آنیکی پس پایا ابوبکر نے لوگوں کو بیٹہا حضرت کے دروازے پر کہ نہ پروانگی دی گئی کسیکو انمیں سی داخل ہونیکی کہا جابر نے پس
پروانگی ہوئی واسطے ابوبکر صدیق کے پس داخل ہوئی پہر آئی حضرت عمر اور پروانگی طلب کی پس پروانگی دی گئی اونکو پس پایا عمر نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو بیٹہی اسحال میں کہ گرد حضرت کے تہیں عورتیں اون کی اور حضرت تہی غمگین خاموش کہا جابر نے یعنی کہ کہا حضرت عمر نے یعنی اپنی دل میں
البتہ کہوں میں کچہہ کہ ہنساؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا عمر نے یا رسول اللہ اگر دیکہو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی انکی تہی طلب کرے مجہسے
روٹی پانی کا یعنی زیادہ عادت سی تو کہڑا ہوں میں طرف اوسکے اور کوٹوں اوسکی گردن پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہہ عورتیں
کہ گرد میرے بیٹہی ہیں جیسا کہ دیکہتا ہی تو طلب کرتی ہیں مجہسے خرچ یعنی زیادہ عادۃ سی پس کہڑے ہوے ابوبکر طرف عائشہ کے کوٹنی لگی گردن انکی
اور کہڑے ہوے عمر طرف حفصہ کے کوٹنی لگی گردن حفصہ کی حضرت ابوبکر اور عمر دونوں نے کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
اوس چیز کو کہ نہیں حضرت پاس پس کہا عورتوں نے قسم ہی خدا کی نہیں مانگیں گے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ کبہی کہ ہوا انکے پاس پہر
ہوے حضرت بیویوں سے ایک مہینا یا انتیس دن یعنی بنا بر قسم سابق کے اور یہہ شک راوی ہی پہر اتری یہہ آیہ ای نبی کہدی اپنی
بیویوں سے یہانتک کہ پہنچی اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نے پس شروع کیا حضرت نے کہنا اس بات کا حضرت عائشہ
سی یعنی اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تہیں سب بیویوں میں پس فرمایا ای عائشہ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہہ کہ بیان کروں رو برو

کہتا ہوں کہ نہ جلدی کری تو اوسمین یعنی اوسکو جواب نہ دی مین اپنی یہانتک کہ مشورہ کری تو ماں باپ اپنی سے کہا عائشہ نے کیا بیچ اے رسول اللہ کے اس بیچ حضرت نے پڑہی عائشہ سے آیۃ مذکورہ کہا عائشہ نے کیا تمہاری مقدمہ مین اے رسول خدا مشورہ کرونگی ماں باپ سے یعنی مشورہ اوس امر مین کرتے ہین کہ اوسمین کچہ تردد ہوتا ہی اور مجہکو اسمین کچہ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مین نے اللہ کو اور رسول اوسکی کو اور گہر آخرۃ کو اور سوال کرتی ہون مین آپ سے یہہ کہ نہ خبر دو کسی عورۃ کو اپنی عورتون مین سی ساتہہ اوس چیز کے کہ کہا مین نے فرمایا حضرت نے نہین پوچہیگی مجہسے کوئی عورۃ اونمین سے مگر کہ خبر دونگا مین اوسکو تحقیق اللہ تعالی نے نہین بہیجا مجہکو اسلیے کہ رنج دینی کو اور نہ خواہ مخواہ کسیکے تعنیف دینی کو ولیکن بہیجا مجہکو تعلیم دین سکہانیکو اور آسانی کرنیکو نقل کی مسلم نے **ف** بابا عمر نے اسلیے شاید کہ قصہ پڑہ کر حکم ہو مسلے کا ہی اور منہا ان الخ یعنی کوئی بات خوش طبعی کی کہون تاحضرت کا ملال دفع ہو اور جو تونٹ اس سے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ جب اپنی دوست کو غمگین دیکہے تو ایسی بات اوسکی آگے کہی کہ وہ ہنسی اور خوش ہوا اور مشغول ہو اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ جب حضرت اپنی کسی صحابی کو غمگین دیکہتے تو خوش کرتے اوسکو ساتہہ خوش طبعی کی اور آیۃ مذکورہ ساری یون ہے یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ کہدی اے محمد اپنی بیبیون کو کہ مینی تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میرے فقر پر تو خبر دو مجہکو اور آؤ میرے پاس فائدہ مند کرون مین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچہی طرح اور اگر راضی ہو گی میری فقر پر اور ارادہ کرو گی رضامندی خدا اور رسول کا اور ملنی جنت کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کی ثواب دیگا اور مشورہ کری کو الخ حضرت نے اسلیے فرمایا کہ عائشہ صغیر سن تہین مبادا باقتضاء سن کے دنیا اختیار کرین اور آخرۃ نہ اختیار کرین اور اصحی ہون مجہسے جدا ہونے پر تو اونکو بہی ضرر پہنچیگا اور اونکی ماں باپ بہی اگر اونی مانا ایسی پوچہینگے تو وہ وہی صلاح دینگے جو اونکی حق مین بہتر ہوگی اور حضرت عائشہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچہہ مین نے جواب دیا ہی اوسکی خبر اور کسی بیبی کو نہ کیجیو کا سبب اوسکا یہہ تہا کہ منظور اونکو یہہ تہا کہ شاید کوئی بیبی دنیا کو اختیار کری اور حضرت کے نکاح سے نکل جاوے اور یہہ بات اونہون نے سبب نہایت محبت کے حضرت سے اور غیرت کرنے کے سوکنون پر کہی پس حضرت نے فرمایا کہ یہہ مجہسے نہین ہوگا جو کوئی پوچہی گی مین کہدونگا اسمین بہلا اوسکا ہی اگر مین نہ کہون تو بے شفقتی ثابت ہوتی ہی مجہکو اللہ نے کسیکو رنج اور تکلیف دینی کے لیے نہین بہیجا ہی بلکہ مجہکو تعلیم خلائق اور آسان کرنے امور اونکی کے لیے بہیجا ہی ق ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہا تہی مین عیب کرتی اون عورتون پر کہ بخشین نفس اپنی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہتی ہین کہ کیا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا پس جب اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیۃ کہ الگ کر تو جسکو چاہی اونمین سے اور ٹہکانا دی اپنی طرف جسکو چاہی اور جسکو طلب کرے تو اون عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے پس نہین گناہ تجہپر کہتی ہین عائشہ کہ مین نے نہین دیکہتی ہین پروردگار تیرے کو مگر کہ جلدی کرتا ہی بیچ رضا و خواہش تیری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہ اسلیے عیب کرتی تہین کہ یہہ کرنا عورتونکا اپنے نفس کو دلالت کرتا ہی اونکی حرص اور قلۃ حیا پر اور واقع مین یہہ بات اچہی تہی کہ حضرت کو اپنا نفس ہبہ کرتی تہین جو طالع اونکا اور کہتی ہین یعنی از راہ انکار کے کہ آیا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آیا نہین حیا کرتی عورۃ اس سے کہ بخشے نفس اپنا مرد کو اور الگ کر تو الخ یعنی ترک کر تو ساتہہ سلانا جسکا چاہی تو اونمین سے اور ٹہکانا دی یعنی ساتہہ سلا جسکو چاہی تو یا طلاق دی تو جسکو چاہے اور نکاح مین رکہہ جسکو چاہے یا معنی آیت کی یہہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جس سے چاہی تو عورتون امت اپنی کی سے اور نکاح کر جس سے چاہی تو کہا نووی نے صحیح یہی کہ یہہ ناسخ ہی اس آیۃ کی لا یحل لک النساء من بعد اسلیے کہ صحیح یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئین اونکی لیے عورتین سوا اونکی

بیویون اونکی کے اور کہا بغوی نے کہ مشہور تر قولونکا یہ ہے کہ یہ آیۃ حضرت کی بیویونکی نوبت مین اوتری ہے کہ پہلے حضرت پر نوبت مقرر اور
بیویون کی واجب تھی جب یہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرت پر نوبت بعد حضرت کو اختیار ہوا کہ جسکے پاس چاہین رہین اور جسکو طلب کرین
سلایکا اون عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے نوبت سے پس نہین گناہ تجھپر پس مباح کیا اللہ تعالی نے حضرت کے لیے واسطے
ترک کرنا نوبت کا واسطے بیویون اونکی کے کہ جسکو چاہین بغیر نوبت مین ساتھ سلاوین اور جسکو چاہین پر تر نوبت مین نسلاوین اور رہین
نہین گمان کرتی مین پروردگار تیرے کو مگر جلدی پہنچاتا ہے اوس چیز کو کہ خواہش کرتا ہے تو اور کہا نووی نے کہ یعنی تخفیف کرتا ہے تجسے اور فراخی کرتا
تجھپر امور مین اور اسلیے اختیار دیا تمکو انتہی پھر ہبہ کرنیوالی نفس اپنی کو واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضون نے کہا کہ میمونہ تھین اور بعضون نے کہا
ام شریک اور بعضون نے کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضون نے کہا خولہ بنت حکیم اور اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون
ع وحدیث جابر اتقوا اللہ فی النساء ذکرنا فی قصۃ حجۃ الوداع اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع

الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشۃ انہا کانت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ
فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی قال ہذہ بتلک السبقۃ رواہ ابوداؤد روایت ہے عائشہ سے یہ کہ
وہ تھین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین کہا عائشہ نے پس دوڑی مین ساتھ حضرت کی اپنی پانون پر پس بڑھ گئی مین حضرت سے پس
جب کہ بہوتی مین دوڑی مین حضرت کے ساتھ پس بڑھ گئے حضرت مجھسے فرمایا یہ بڑھ جانا بدلے اوس بڑھ جانے کے ہے یعنی پہلے کہ تو مجھسے بڑھ گئی تھی
نقل کی یہ ابوداود نے ف اپنی پانون پر یعنی بے سواری یہ اور کہا طیبی نے کہ اس کلمہ سے تاکید منظور ہے جیسے کہتے ہین کہ لکہا مین نے اپنی
ہاتھ سے اور دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے اور اسمین بیان ہے حضرت کے حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویون پر تاکہ پیروی کیجاوے حضرت کی
اور کہا قاضی خان نے کہ جائز ہے سباق چار چیزون مین اونٹ مین اور گھوڑے مین اور تیراندازی مین اور پیادہ پا چلنے مین اور
حلال ہے جبکہ ہو بدل ایک جانب سے اسطرح کہ کہے اگر بڑھ جاون مین تجسے تو میرے لیے اسقدر ہو اور اگر تو بڑھ جاوے مجسے تو نہین ہے کچھ
تیرے لیے اور اگر شرط کرین بدل کے جانبین سے تو یہ حرام ہے اسلیے کہ جوا ہے مگر یہ کہ جب داخل کرین دونو ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالے کو بیچ
اپنی بیچ ہر ایک اگر بڑھ جاوے تو مجھسے تو واسطے تیرے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاون مین تجسے تو میرے لیے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاوے تیسرا تو نہین ہے کچھ
اوسکے لیے پس یہ جائز ہے اور حلال اور مراد جائز ہونے سے یہ ہے کہ وہ مال حلال طیب ہے نہ کہ استحقاق رکھتا ہے اوسکا اسلیے کہ اس سے مستحق نہین ہوتا اور امر
دوڑنے والون کہدیتے ہین کہ جو تم مین سے آگے نکل جاوے اوسکے لیے اسقدر ہے پس یہ جائز ہے اور جائز ہے دوڑنا چارون چیزون مین اسلیے کہ وارد
ہین انمین احادیث اور سوا انکے اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین ہے ع وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم
لاہلہ وانا خیرکم لاہلی واذا مات صاحبکم فدعوہ رواہ الترمذی والدارمی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عباس الی
لاہلی اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمہارا بہترین تمہارا ہے واسطے اہل اپنے کے اور مین بہتر
تمہارا ہون واسطے اہل اپنے کی اور جس وقت کہ مرجاوے صاحب تمہارا پس چھوڑ دو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور نقل کی
یہ ابن ماجہ نے ابن عباس سے لفظ لاہلی تک ف اول جملہ حدیث کی معنی یہ ہین کہ تم مین بہتر نزدیک خلق و خدا کے وہ ہے کہ جو
ساتھ بھلائی اور سلوک کرتا ہے اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے اوسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سے مراد میان بیوی اور اقربا اور خادم
صاحب تمہارا یعنی کوئی شخص تم مین سے مرجاوے پس چھوڑ دو ذکر کرنا برائیون اوسکی کا مراد یہ ہے کہ مردونکی غیبت نکرو جیسے کہ اور روایت مین

کہ یاد کرو موتے اپنی کو ساتھ ہلاتی کی اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جب کوئی مر جاوے تو چھوڑ دو محبت اوسکی اور رونا اوس پر اور
تعلق ساتھ اوسکے اور بعضوں نے کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نے اپنی ذات مبارک رکھی ہے یعنی جب میں انتقال کروں تو تاسف و تحیر مجھ کو کہ اللہ
کارساز تمہارا ہے اور بعضوں نے کہا یہ معنی ہیں ہے کہ جب میں مروں تو چھوڑ دو مجھکو اور نہ ایذا دو مجھکو بیچ کے اہل بیت میرے کو اور صحابہ میری کو
اور متبع شریعت میرے کو یعنی علما اور اولیا کو ۔ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ
خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ
فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جسوقت پڑھے پانچوں نمازیں یعنی اوقات معہود
اپنے میں اور روزے رکھے ماہ رمضان کے یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکھے شرمگاہ اپنی کو یعنی باز رکھے نفس اپنے کو فواحش سے اور فرمانبرداری
کرے اپنے خاوند کی یعنی اوس چیز میں کہ فرمانبرداری کرنی چاہیے پس چاہیے کہ داخل ہو جس دروازے بہشت کے سے چاہے نقل کی یہ
ابو نعیم نے حلیۃ الابرار میں ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ
الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر حکم کرتا
میں کسیکو یہ کہ سجدہ کرے واسطے کسیکے تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی سجدہ کرنا کسیکو درست
نہیں سوا رب معبود کے اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو بیوی کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت ہیں بیوی پر
اور وہ عاجز ہے ادا کرنے شکر حقوق اوسکی سے اور اسمیں نہایت مبالغہ ہے بیچ واجب ہونے اطاعت خاوند کے بیوی پر ۔ ع وَعَنْ
اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ام سلمہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مری اس حال میں کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی تھا
داخل ہوگی جنت میں نقل کی یہ ترمذی نے ف جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اوسکی رضامندی کا یہ ثواب ہے نہ فاسق جاہل کی رضامندی کا
ع وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ
عَلَى التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے طلق بن علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کوئی شخص
بلاوے اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لیے یعنی جماع کرنے کے لیے پس چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اگرچہ مشغول ہو
شغل ضروری میں اور احتمال ضائع ہونے مال کا ہو جیسے روٹی پکانی ہو اور خاوند بلاوے صحبت کرنے کیلیے تو اطاعت اوسکی کرے ۔ ع ح
وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِيْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ
قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے معاذ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ایذا دیتی عورت اپنے خاوند کو
دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اوسکی حور بڑی آنکھ والی نہ ایذا دے اسکو مارے تجھکو اللہ یعنی دور کرے تجھکو اپنی رحمت و جنت سے
پس سوا اسکے نہیں کہ وہ نزدیک تیرے مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہوویگا تجھے آویگا طرف ہمارے یعنی بہشت میں نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور ایک روایت میں آیا ہے لعن الملائکۃ لعاصیۃ الزوج ان و لوں حدیثوں میں
دلالت ہے اسپر کہ ملاء اعلی یعنی آسمان کے رہنے والے مطلع ہوتے ہیں اوپر اعمال اہل دنیا کے ۔ ع وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ قشیری سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا حق ہی ہوی ایک ہمارے کا اوسپر فرمایا یہہ کہ کہلاوی تو اوسکو جسوقت کہ کہاوی تو اور پہناوی اوسکو جسوقت کہ پہنے تو اور نہ مار موہنہ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ کہ برا کرے خدا تجہکو اور نہ جدائی کر اوس سے مگر گہر مین نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** نہ مار موہنہ پر اسلیے کہ وہ سب اعضا مین افضل ہی اس سی سمجہا جاتا کہ اگر اوسکا موہنہ سے اور جگہہ مارے بر تقدیر ظاہر ہونے فاحشہ کے یا ترک کرنے فرائض کے یا واسطے مصلحت تادیب کے تو جائز ہوا اور موہنہ پر مارنا منع ہے بہر حال در فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ خاوند کو جائز ہی یہہ کہ مارے عورت کو چار باتون پر ایک تو ترک کرنے زینت پر جبکہ چاہی خاوند زینت کرانا اوسکا اور دوسرے جبکہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنیکا اور وہ نہ مانی باوجود نہونے عذر کی اور تیسری ترک کرنے نماز پر اور نہانا جنابت سی اور حیض سی بمنزلہ ترک صلوۃ کی ہی یعنی اسپر بہی مارے اور چوتہی نکلنی پر گہر سی بغیر اذن خاوند کے اور نہ جدائی الخ یعنی اگرچہ مصلحت ہو اوسکی جدائی مین تو جدائی کر مگر بچہونے مین اور گہر مین رہے کو نہ رہ بموجب قول اللہ تعالی کی وَاللَّاتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ الخ

وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي امْرَاَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ اِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ يَكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِيْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَيَّتَكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہے کہ اوسکی زبان مین ہی کچہہ یعنی زبان دراز ہے اور فحش بکتی ہی فرمایا طلاق دے اوسکو یعنی اگر اوسکی ایذا پر صبر نہین کر سکتا ہی تو طلاق دیدی یہہ امر اباحت کی لیی ہی کہا مینے تحقیق واسطی میری اوس سے اولاد ہی اور واسطے اوسکی صحبت ہی یعنی موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اوسکو امر کرنا یہی کہ نصیحت کر اوسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمین کچہہ بہلائی قبول کریگی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈیکا سا نقل کیا یہہ ابو داود نے **ف** لفظ یقول کلام راوی کیسی ہی کہ ساتہہ اوسکے مراد حضرت کی بیان کی ہی کہ لفظ مُرْہا سے مراد حضرت کی یہی ہی کہ نصیحت کر اوسکو اور آخیر جملہ حدیث میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار کچہہ تہوڑا سا

وَعَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى اَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَاَطَافَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ اُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ایاس بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی لونڈیون کو یعنی اپنی بیبیون کو پس آئے عمر رض پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا دلیر ہوگئین عورتین اپنی خاوندون پر یعنی بسبب آپکے منع کرنیکے مارنے سے پس رخصت دی حضرت نے اونکی مارنیکی پہر جمع ہوئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کی پاس بہت سی عورتین اس حال مین کہ شکوہ کرتی تہین اپنے خاوندونکا یعنی بسبب زیادہ مارنے کے اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئین محمد کی بیبیون کے پاس بہت سی عورتین شکایت کرتی ہین اپنی خاوندونکی نہین یہہ لوگ بہتر تمہارے نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نے **ف** نہین یہہ لوگ یعنی جو کہ ارتے ہین اپنی عورتونکو بہت بلکہ بہتر تمہارے وہ ہین کہ نہین مارتے ہین اونکو اور تحمل کرتے ہین اونکی ایذا

یا کچھ تھوڑا سا مارا تھا انہیں ازراہ ادب کے اور نہیں مارنی اونکو بہت کہ باعث اونکی شکایت کا ہو شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اس سے سمجھا جاتا ہے
کہ مارنا عورتوں کا بسبب منع کرنے حقوق نکاح کے مباح ہے مگر اولیٰ یہ ہے کہ بہت نہ مارے اور حکیم بن معاویہ سے جو حدیث گذری اوسکی بابت میں جو
آیۃ لکھی گئی اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مارے عورتوں کو ازراہ ادب کے اور اس حدیث سے منع معلوم ہوتا ہے مارنا وجہ تطبیق کی انمین یہ ہے
کہ احتمال ہے کہ حضرت صلعم نے منع کیا ہو عورتوں کی مارنے سے پہلے اوترنے آیۃ مذکورہ کی پہر جبکہ دلیر ہوئین عورتیں اذن دیا حضرت نے اونکو مارنے کا
اور اوترنی آیۃ موافق حضرت کے حکم کے پہر جبکہ مبالغہ کیا لوگوں نے مارنے میں خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اونکی
بدخلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و صبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہے اور یہ معنی امام شافعی سے نقل کیے گئے ہین ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے تابعداروں میں سے وہ شخص کہ بدراہ کرے کسی عورت کو اوسکی خاوند پر یا غلام کو
اوسکے مالک پر نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی ہمارے تابعداروں سے نہیں ہے وہ کہ کسی عورت کا دل برا کر دے اوسکے خاوند کی طرف سے اس طرح کہ ذکر
کرے اوسکے آگے برائی اوسکے خاوند کی یا خوبیاں اجنبی کی اور بہکا دے کہ زیادہ طلب کرے اپنے خاوند سے اور اوسکی خدمت میں قصور کرے یا غلام کو
بہکا دے کہ تو بھاگ جا یا مالک کی خدمت میں کوتاہی کیا کر اور اوسکے حکم میں ہے بہکانا خاوند کو بیوی کی طرف سے اور بہکانا لونڈی کو اوسکے
مالک کی طرف سے اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف سے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفَهُمْ بِأَهْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ رض سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان میں وہی ہے کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو
اپنے اہل و عیال پر نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہے خوش اخلاقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصا اپنے
اہل و عیال پر ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ
خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ خُلُقًا
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنوں کا ایمان میں وہ ہے کہ بہت اچھا ہو مومنین
ازراہ خلق کے یعنی تمام خلائق کے ساتھ خوش خلقی کرے اور بہتر تمہارے وہ ہین کہ بہتر ہون واسطے عورتوں اپنی کے یعنی اسلیے
کہ وہ قابل رحم کے ہین بسبب ضعف و عجز کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نقل کی یہ ابو داود نے لفظ خلقا تک
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ حُنَيْنٍ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيحٌ
فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ
مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ
جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے یا حنین سے اور عائشہ کی گھر کی شہ نشین میں
پردہ پڑا تھا پس چلی ہوا اور کھول دیا کونا پردہ کا گڑیوں پر سے کہ تہیں عائشہ کی کھیلنے کی پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہے یہ اے عائشہ کہا
عائشہ نے یہ گڑیاں ہین میری اور دیکھا حضرت نے درمیان گڑیوں کے ایک گھوڑا کہ اوسکی مین دو پر تھے کپڑے کے ٹکڑوں کے پہر فرمایا حضرت نے

کیا بات ہے یہ وہ چیز کہ دیکھتا ہوں میں درمیان گھوڑوں کے کہا عائشہ نے یہ گھوڑا ہے فرمایا حضرت نے کیا چیز ہے کہ گھوڑے پر ہے اسکے دو پر ہیں کہا
عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے کہ واسطے سلیمان کے گھوڑے تھے ساتھ پروں کے کہا عائشہ نے پس ہنسے حضرت یہانتک کہ دیکھیں میں نے کچلیاں حضرت کی
نقل کی یہ ابو داود نے **ف** تبوک نام ایک جگہ کا ہے متعلقات شام سے اور غزوہ تبوک سنہ نو ہجری میں ہوا اور یا حنین شک راوی ہے
حنین نام ایک جگہ کا ہے کہ چند منزل ہے مکہ سے غزوہ حنین کا سنہ آٹھ میں ہوا انہی ایام میں کہ مکہ فتح ہوا اور حکم گڑیوں کی کھیلنے کا گڑیوں سے
باب اولی میں گذر چکا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ روایت ہے قیس بن سعد سے کہا آیا میں
حیرہ میں کہ نام ہے ایک شہر کا کوفہ کی پاس پس دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں واسطے سردار اپنے کے پس کہا میں نے
یعنی اپنے دل میں کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہیں اسکے کہ سجدہ کیا جاوے انکو پھر آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا میں نے کہ تحقیق میں گیا تھا حیرہ میں پس دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے سردار کو پس آپ لائق
تر ہیں ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے واسطے آپکے پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ خبر دے مجھکو اگر گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو قبر کو کہا
میں نے نہیں پس فرمایا نہ کرو اگر میں حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کرے واسطے کسیکے تو حکم کرتا عورتوں کو کہ سجدہ کریں اپنے خاوندوں کو بسبب اسکے
کہ مقرر کیا اللہ نے مردوں کا عورتوں پر حق نقل کی یہ ابو داود نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے **ف** فرمایا کہ یعنی حالت حیات میں بھی اسیطرح نہ سجدہ
کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذي خلقهن إن كنتم إياه تعبدون **وَعَنْ** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمر رضی
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں سوال کیا جاتا مرد بیچ اس چیز کے کہ مارا اپنی عورت کو اوس چیز پر نقل کی یہ ابو داود اور
ابن ماجہ نے **ف** نہیں سوال کیا جاتا مرد یعنی کچھ گناہ نہیں لازم آتا اپنی بیوی کے مارنے سے کہ مارے بیچ دنیا اور آخرۃ میں بشرط
شرائط مارنے کے اور حد سے نہ تجاوز کرے اور ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ میں جو ہے پھرتی ہے طرف ما کے کہ مراد اوس سے نشوز ہے جو کہ اس آیۃ
میں ہے واللاتی تخافون نشوزهن الآیۃ پس حاصل معنی اس جملہ کے یوں ہونگے کہ گنہگار نہیں ہیں اپنی بیبیوں کو مارنے میں جو نافرمانی کریں ۱۲ ع ح **وَعَنْ** أَبِي
سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَ
يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا قَوْلُهَا
يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً
لَكَفَتِ النَّاسَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ
لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ ہم پاس حضرت کے تھے
پس کہا اوس عورت نے کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہے مجکو جبکہ نماز پڑھتی ہوں اور افطار کروا دیتا ہے مجکو جب روزہ رکھتی ہوں
اور نہیں نماز پڑھتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقۃً یا قریب نکلنے کے ہوتا ہے کہا راوی نے اور صفوان تہا پاس حضرت کے
کہا راوی نے پس پوچھا حضرت نے صفوان سے اوس چیز سے کہ کہا عورت اوسکی نے پس کہا صفوان نے ای رسول خدا کے کہنا اوسکا کہ مارتا ہے
مجکو جس وقت نماز پڑھتی ہوں میں پس تحقیق وہ پڑھتی ہے دو سورتیں یعنی دراز ایک رکعت میں یا دو رکعتوں میں حالانکہ میں نے
منع کیا ہے اسکو یعنی قراءۃ دراز پڑھنے سے کہا راوی نے پس فرمایا واسطے تصدیق اوسکی کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر ہوتی قراءۃ ایک سورۃ یعنی بعد فاتحہ کے تو البتہ کفایت کرتی لوگونکو کہا صفوان نے اور کہنا اوس عورت کا کہ افطار کروا دیتا ہے
مجکو جب روزہ رکھتی ہوں پس تحقیق یہ روزہ رکھتی چلی جاتی ہے یعنی ہمیشہ رکھتی ہے نفل روزے اور میں ہوں مرد جوان پس نہیں صبر
کر سکتا یعنی جماع کرنے سے اور رات کو کام میں مشغول رہتا ہوں جیسا کہ آگے مذکور ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے
کوئی عورۃ یعنی نفل روزے مگر با ذن خاوند اپنے کے اور کہنا اوس عورت کا کہ میں نماز نہیں پڑھتا یہانتک کہ نکلتا ہے سورج پس سبب اسکا یہ ہے کہ ہم کام والے ہیں
یعنی بڑی رات تک کہیتوں میں اور باغوں کو پانی دیتے ہیں سو نامیسر نہیں ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہے واسطے ہمارے یہ یعنی عادت ہماری قوم کی کہ ایسی ہی ہے
کہ نہیں جاگتے ہم یعنی جبکہ سوتے ہیں اخیر رات میں یہاں تک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقۃً یا قریب نکلنے کے ہوتا ہے فرمایا حضرت نے پس جس وقت کہ جاگے تو اے
صفوان پس پڑھ نماز نقل کیا یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** صفوان جو بانی دیتا تہا زراعت و باغات میں بڑی رات تک دن بھر کر سو رہتا
تہا اور وہاں کوئی جگانے والا نہ تہا پس وہ معذور تہا واللہ اعلم **ع** وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ
مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ
فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا
اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے
عائشہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ساتھ ایک جماعت کے مہاجرین اور انصار میں سے پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرت کو
پس عرض کیا حضرت کے یاروں نے ای رسول اللہ کی سجدہ کرتے ہیں آپکو چارپائے اور درخت یعنی باوجود ناسمجھی اور نہ مکلف ہونے کے ساتھ تعظیم آپکی کے
پس ہم لائق تر ہیں یعنی اولیٰ ہے یہ کہ سجدہ کریں آپکو پس فرمایا عبادۃ کرو اپنے رب کو اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی یعنی میری اور اگر میں حکم کرتا کسیکو یہ
کہ سجدہ کرے کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اگر حکم کرے خاوند اوسکو یہ کہ لیجاوے پتھر پہاڑ زرد سے طرف
پہاڑ سیاہ کے اور پہاڑ سیاہ سے طرف پہاڑ سفید کے تو لائق ہے اوس عورت کو کہ بجا لاوے حکم اوسکا نقل کیا یہ احمد نے **ف** عبادت کرو

الخ اسمیں اشارہ ہے طرف اس آیۃ کی کہ وما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا
ربانیین اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادۃ کے تہا کہ واقع ہوا اوسکا حکم بسبب مسخر کرنے اللہ تعالیٰ کے اور حضرت کو اللہ تعالیٰ کے فعل میں
دخل نہ تہا نہیں اور اونٹ معذور تہا اسلیے کہ حکم کیا گیا تہا پروردگار کی طرف سے مانند حکم کرنے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو کہ سجدہ کریں آدم کو
واللہ سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنی میری محبت دلمیں رکھو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن میں اور پہاڑ زرد سے الخ یہ ذکر زرد رنگ پہاڑونکا
منظور مبالغہ ہے ہے مقصود نہ ہونا ان پہاڑونکے ایک دوسری سی اسلیے کہ پائے نہیں جاتے ہیں اس طرح کے پہاڑ پاس ایک دوسرے کے اگر پہاڑ ایک دوسرے

دوسری بیمار ہو اور خاوند حکم کرے کہ اسپر سے بہرا اسپر لیجا تو ماننا اوسکا فرض ہی کہ آگے حکم کرے اسا شکل اپنی عورت پر تو بہی لازم ہی کہ حکم بجا لاوے اوسکا انتہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ

اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کیجاتی واسطے اونکے کوئی نماز یعنی کامل قبول نہیں ہوتا اور نہیں چڑہتی واسطے اونکے نیکی یعنی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پہر آوے طرف مالکوں اپنی کے پس رکہے ہاتہہ اپنا بیچ ہاتہہ اونکے یعنی اطاعت کرے اونکی اور دوسری وہ عورت کہ خفا ہوا اوسپر خاوند اوسکا اور تیسرا نشہ والا یہانتک کہ ہوش میں آوے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب

ف مالکوں جمع کو کہا گویا اشارہ ہی طرف مالک کے اور اولاد اوسکی کے اونسے بہی بے وفاداری کری اور بعد لفظ زوجہا کے ایک روایت میں حتی یرضی بہی آیا ہی یعنی جس عورت کا خاوند اوس سے خفا ہوا اوسکی نماز نہیں قبول ہوتی اور عمل نہیں چڑہتی یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوس سے اور مین یہہ لفظ نہیں ذکر کیا اسلیے کہ ظاہری اور مراد یہہ ہی کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دے اوسکو وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا عرض کیا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسی عورت بہتر ہی فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے اپنے خاوند کو جسوقت کہ دیکہے خاوند طرف اوسکی اور بجالاوے حکم اوسکا جسوقت کہ کچہہ فرماوے یعنی بشرطیکہ نہ خلاف کرے اوسکا بیچ ذات اپنی کے اور نہ بیچ مال اپنے کے ساتہہ اسطرح کے کہ ناخوش رکہے مرد اوسکو نقل کی یہہ نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں

جسوقت کہ دیکہے یعنی اوسکی خوش اخلاقی دیکہکر خاوند اوسکا خوش ہو اور اگر صورت و سیرت دونوں اچہی ہوں تو نور علی نور اور سرور علی سرور خلاف کرے بیچ مال اپنے کے الخ یعنی جو مال حقیقت میں اوسکا ہو اوسکو بہی خلاف مرضی خاوند کے نہ خرچ کرے اور یا مال اوسکی سے مراد مال یعنی مال ہی اوسکی خاوند کا لیکن ہی اوسکے قبضہ تصرف میں اوسمیں خیانت کرے اور خاوند کی خلاف مرضی نہ خرچ کرے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ

اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں جو شخص دیا گیا وہ چار چیزیں پس تحقیق دیا گیا دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالیٰ کا اوسکی نعمتوں پر اور زبان یاد کرنیوالی یعنی اللہ تعالیٰ کو بحالت خوشی و ناخوشی میں اور بدن بلا پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈہونڈہے واسطے خاوند کے خیانت بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال خاوند کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

باب ہی بیچ بیان خلع اور طلاق کے ف خلع ساتہہ پیش کے اسم ہی خلع سے کہ ساتہہ زبر کے ہی یعنی نکالنی ایک چیز کے اور اکثر استعمال اسکا آتا ہی بیچ اوتارنے پہنی ہوئی چیز کی مانند کپڑے اور موزے وغیرہ کے اور خلع شرع میں کہتے ہیں مال کے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کی ساتہہ لفظ خلع کے اور علما کے مذہب نے کا اختلاف کیا گیا ہی اسمیں کہ اگر کوئی مرد کہ خلع کیا یعنی سمجہے عوض استے مال کے اور کہے ہوئی قبول کیا میں ہو وے فرقہ درمیان میاں بیوی کے تو آیا وہ طلاق ہی یا فسخ ہی پس مذہب ابوحنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا طلاق بائن ہی اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ فسخ ہی اور مکروہ ہی خاوند کو لینا کسی چیز کا لیعنے

کی گزر اوقات اوسکی طرف سے ہو اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا زیادہ اوس چیز سے کہ دی ہے اوسکو یعنی اوسکا مہر
ویسے نہ زیادہ اوس سے نہ لی بدل خلع اور طلاق کے معنی لغت میں کھولنے اور چھوڑنے کے ہیں اور شرع میں چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے

ع + متن **الفصل الاول** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول خدا کے ثابت بن قیس پر
نہیں غصہ ہوتی ہوں اور نہیں عیب لگاتی اوسکے خلق میں اور نہ دین میں ولیکن میں ناخوش جانتی ہوں کفر کو اسلام میں پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھیر دیگی تو اوسپر باغ اوسکا یعنی وہ باغ کہ مہر میں دیا تھا تجھکو کہا اوسنے کہ ہاں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ثابت کو کہ لیلے تو باغ اپنا اور طلاق دے اوسکو ایک طلاق نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہیں غصہ ہوتی الخ یعنی جدائی اوسکی میں اسلیے
نہیں چاہتی کہ وہ بدخلق ہے اور اوسکے دین میں کچھ نقصان ہے ولیکن مکروہ رکھتی ہوں کفر کو یعنی کفران نعمت کو یا گناہ کو یعنی مجھکو اوس
اوسمیں محبت نہیں ہے اور بالطبع مجھکو برا معلوم ہوتا ہے پس ڈرتی ہوں کہ مجھسے نسبت اوسکے کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کے
یعنی نافرمانی وغیرہ کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس ضر بہت بدصورت اور ٹھنگنے تھے اور اونکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تھا اونکا نہایت خوبصورت
تھیں اسلیے وہ اونکو برے معلوم ہوتے تھے پس بموجب اونکی عرض کرنیکے حضرت نے ثابت کو صلح حکم ایک طلاق دینے کا کیا اس سے
معلوم ہوا کہ اولی ہے طلاق دینی والیکو کہ ایک طلاق دیتا کہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کرلے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہے
نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الخلع تطلیقة بائنة + ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا
طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا
ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ اونہوں نے طلاق دی اپنی
بیوی کو حالت حیض میں پس ذکر کیا یہ حضرت عمر نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس غصے ہوئے بسبب اس کام کے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ رجوع کرے عبداللہ ساتھ اوس عورت کے یعنی سکھ مثلا کہ پھیر لیا میں نے اوسکو
طرف نکاح اپنے کے تاکہ تدارک کرے اس گناہ کا پھر رکھے اوس عورت کو اپنے پاس یہانتک کہ پاک ہو وہ پھر حائضہ ہو اور
پاک ہو حیض دوسرے سے پھر اگر چاہے طلاق دینا اوسکا طلاق دے اوسکو حالت پاکی میں پہلے اسکے کہ صحبت کرے اوس سے
پس یہ ہے وہ عدۃ کہ حکم فرمایا اللہ تعالی نے کہ طلاق دیجاویں وقت اوس عدت کے عورتیں اور ایک روایت میں اسطرح سے ہے
کہ فرمایا حضرت نے عمر کو کہ حکم کر عبداللہ کو کہ رجوع کرے ساتھ اوسکے پھر طلاق دے اوسکو پاکی کی حالت میں یعنی اگر حیض نہ آتا ہو
اوسکو یا حالت حمل میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غصہ ہوئے الخ اسمیں دلیل ہے اوپر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض میں اسلیے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ غصہ ہوتے بغیر حرام ہونے کے اور سبب حرام ہونیکا یہ ہے کہ شاید طلاق بسبب کراہت طبع کے دی ہو نہ واسطے مصلحت

کہ مجھ سے ایسا ہی روایت طہر میں ابن عمر نے اور بات یہ حرام ہونے کی اگر سوتی دی تو بھی جائز ہے لیکن یہ ہے حضرت ابن عمر
اور بعض نے کہا رجعت کرنا واجب ہے ... ... اور دوسرے طہر تک کیا جو پہلے طہر میں کیون طلاق دی آپ نے
معلوم ہے ایک وجہ کہ رجعت کرنا فوراً واسطے کے ہے تاکہ ایک مدت تک طلاق ہے اور اسمیں طلاق دوسری یہ کہ
اوسکو وصل ... پس ... تیسرے یہ کہ طہر اول مانند حیض کے ہے کہ طلاق دی ہے اوسمین تو حکم ایک چیز کا ہو
اول طہر میں دی تو گویا حیض ہی میں دی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مانند ... طلاق ہے دوسرے طہر تک واجب نہین ...
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال جاننا چاہیے کہ طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور حسن کو سنی بھی کہتے ہین اور بدعی احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے اور اس
طہر میں جماع نکیا ہو اور اسمین اوسکو چھوڑ دے اور اوسکو بہانتک کہ گذر جاوے عدۃ اوسکی اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقین دیوے تین طہر مین کہ جماع نکیا ہو
اوس میں اگر ہو وہ عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کے لیے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور آیسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق یہ ہے
کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دیجاوے اور جائز ہے اوسکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی اور بدعی یہ ہے کہ تین طلاقین دیوے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین یا
ہو وہ مدخول بہا یا طلاق دی اوس طہر میں کہ جماع کیا ہو اوسمین اور اسیطرح طلاق دینی اوسکو حیض مین یعنی یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے
رجوع کرنا ساتھ اوسکے صحیح روایت مین اگر ہو وہ مدخول بہا اور بعضونے کہا کہ مستحب ہے رجوع کرنا پس جب پاک ہو پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو
دے اوسکو اگر چاہے اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہے کہ طلاق رجعی اور بائن ہے طلاق رجعی تو یہ ہے کہ کہے ایکبار یا دو بار انت طالق یا طلقتک یا مانند اسکے
پس اسطرح کی طلاق دی ہے ایام عدۃ مین پھر نکل سکے رجوع کر لینا جائز ہے یعنی اگر کہے کہ رجوع کی مین نے تجھے یا ہاتھ لگاوے یا مساس یا بوسہ کرے
رجوع اوسکے ہوجاتی ہے حاجت نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتھ الفاظ کنایات کے سواے تین الفاظ کے کہ وہ تصریح کو ہین پس
بائن سے عورت نکاح سے نکل جاتی ہے جبتک کہ پھر نکاح نکرے نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق یہ ہے کہ طلاق مغلظہ ہو اور مخففہ مغلظہ تو
کہ تین طلاقیں ایکبارگی دی یا متفرق اس طلاق سے نکاح کرنا درست نہین ہوتا جبتک بعد اسکی عدۃ کے اور خاوند سے نکاح نکرے اور وہ دوسرا
طلاق نہ دے اور عدۃ نہ گذر لے اوسکی اور طلاق مخففہ مقابلہ میں اوسکے ایک یا دو ہوں اور واقع ہوتی ہے طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ کرہ
کر کے دی یا نشہ مین ہو یا گونگا ہو کر ساتھ اشارہ معہودہ کے دے اور نہین واقع ہوتی طلاق لڑکے کی اور دیوانہ کی اور سوتے کی
مالک کی اپنے غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق میں عورۃ کا ہے پس طلاق آزاد عورۃ کی تین ہین اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور لونڈی کی
دو ہین اگرچہ مرد آزاد کے نکاح مین ہو ترجمہ ملتقی مولانا **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ** عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا مختار کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تو پس اختیار کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکے کو پس نہ شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ہمپر کچھ یعنی اقسام طلاق سے ایک نہ گنی
نہ رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مختار کیا ہمکو کہ اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتی ہو تو آؤ تا فائدہ دیکے تمکو چھوڑ دون اور اگر
خدا کو اور دار آخرۃ کو چاہتی ہو تو تمہارے لیے اللہ کے پاس ثواب عظیم ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو اختیار کر
یا مجھکو اور اختیار کرے وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوتی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا اور اگر
نفس کو اختیار کرے تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کے اور طلاق بائن نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے اور یہی
مالک رح کا اور منقول ہے بعض صحابہ اور حضرت امیر المومنین علی رض سے کہ واقع ہوتی ہے ایک طلاق رجعی بعد اختیار دینے خاوند کے اگرچہ اختیار

وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق اس سے واقع ہوتی ہے پس حضرت عائشہؓ نے رد کیا ذکر قول کو ساتھ بیان کرنے اس حدیث کے **وعن ابن عباس** قال فی الحرام یکفر لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ متفق علیہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا بیچ حرام کرنے کے کفارہ دے اللہ تحقیق ہے تمہارے بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر کوئی حرام کرے ایک چیز کو اپنی پر خواہ بیوی ہو خواہ اور کسی چیز کو تو اوس پر لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہیں ہوتی اور یہ مذہب ابن عباس کا ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنی پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی جیسے کہے شراب مجھ پر حرام ہے یا مال فلانی کا مجھ پر حرام ہے اور یہ قسم ہے اگر ارادہ کرے خبر دینے کا پس جب کھاویگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی توڑنے والا قسم کا نہیں ہوگا پھر ابن عباس نے اس مذہب کی تقویت کی ساتھ آیہ شریفہ لقد کان لکم الخ یعنی حضرت کی پیروی کرنی تمکو خوب ہے حضرت نے جب حرام کیا تھا شہد اپنے اوپر تو حکم کفارہ دینیکا نازل ہوا اس آیت مین یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الآیۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آیندہ مین ہے پس لازم کرو تم متابعت حضرت کی اور اگر کہے سب حلال مال مجھ پر حرام ہین یا کہے سب حلال خدا کے مجھ پر حرام ہین تو فتوی اسپر ہے کہ اس کہنے سے طلاق پڑجاتی ہے اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کے اور اگر کہے بیوی کو کہ تو مجھ پر حرام ہے تو ہوتا ہے ایلا اگر نیت کرے حرام کرنیکی یا نہ نیت کرے کچھ اور ظہار ہوتا ہے اگر نیت کرے ظہار کی اور وہ ہے یعنی لغو ہے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوتا اگر نیت کرے جھوٹ کی اور یہ عند اللہ ہے اور حاکم کے نزدیک ایلا ہوگا اور اس کہنے سے طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو تین طلاقیں پڑتی ہیں اور فتوی اسپر ہے کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگرچہ نہ نیت کرے طلاق کی شرح درمختار **وعن عائشۃ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش ویشرب عندہا عسلا فتواصیت انا وحفصۃ ان ایتنا دخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد منک ریح مغافیر اکلت مغافیر فدخل علی احدہما فقالت لہ ذلک فقال لا بل شربت عسلا عند زینب بنت جحش فلن اعود لہ وقد حلفت لا تخبری بذلک احدا یبتغی مرضات ازواجہ فنزلت یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک الآیۃ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے توقف فرماتے نزدیک زینب بیٹی جحش کی کہ بیوی تہیں حضرت کی اور پیتے نزدیک اونکی شہد پس ٹھہرایا آپسمین مینے اور حفصہ نے کہ جسکے پاس ہم مین سے تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہے کہ تحقیق مین پاتی ہون تم مین سے بو مغافیر کی کہا کھائی آپنے مغافیر پھر تشریف لائے حضرت ایک کے پاس اون میں سے یعنی عائشہ کے پاس یا حفصہ کے پاس راوی کو یاد نہیں رہا کہ کسکے پاس آئے پس کہا اسنے اونہیں سے واسطے حضرت کے یہی پس فرمایا حضرت نے کچھ مضائقہ نہیں ہے بلکہ پیا ہے مینے شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کے پس ہرگز پھر نہ پیونگا اور تحقیق مین نے قسم کہائی ہے اوسکی یہ خبر کرنا ساتھ اسکے کسیکو یعنی یہ کہ نہ کہنا کسیسے چاہتے ہون ہیں اس سبب بار رضا مندی حضرت کی بیبیوں کی اونکے چاہتے تھے حضرت یعنی بسبب حرام کرنے شہد کی خوشی اپنی بیبیوں کی یعنی بعضی بیبیوں کی پس اوتری یہ آیت اے نبی کیون حرام کرتا ہے اوس چیز کو کہ حلال کی اللہ نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو خوشی اپنی بیبیوں کی آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تو قصہ ماریہ قبطیہ کا اور زہر پوست کا ذکر نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب دورہ کرتے حضرت اپنی بیبیوں پر اور آتے زینب کے پاس ٹھہر جاتے اور مغافیر ایک درخت کی گوند کا نام ہے کہ مشابہ گوند کے ہوتا ہے اور بو اوسکی بری ہوتی ہے اور ایک گونہ مشابہ ہوتی ہے شہد کی ہوتی ہے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ حضرت کو شہد مرغوب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پاس تشریف لیجاتے دورہ مین تو وہ شہد پلایا کرتی تھیں اور بسبب اسکے حضرت دیر تک اوسجا ٹھہرتے تھے یہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار گذری اور اوسی طرح حضرت حفصہ سے کہ وہ بھی بیوی حضرت کی تھین اور حضرت عائشہ سے اتفاق رکھتی تھین مشورہ کر کر مکرر حضرت سے عرض کرنا ٹھہرایا کہ تا حضرت شہد پینا اور اوسکے پاس ٹھہرنا موقوف کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے

الفصل الثانی دوسری فصل عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما امرأة سألت زوجها طلاقا
فی غیر ما بأس فحرام علیها رائحة الجنة رواه احمد والترمذی وابو داود وابن ماجة والدارمی روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے
جو عورت کہ مانگے اپنے خاوند سے طلاق بلا ضرورت پس حرام ہے اوسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبون کو بو جنت کی اوس وقت پہونچے گی تو محروم
رہے گی اوسسے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال
ابغض الحلال الی الله الطلاق رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ مبغوض ترین مباح میں طرف اللہ تعالی کے
طلاق ہے نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہے لیکن خدا تعالی کے نزدیک مبغوض و مکروہ ہے بہت چیزیں ہیں کہ مباح ہیں لیکن
مکروہ جیسے ادا کرنا نماز فرض کا گھر میں بغیر عذر کے اور پڑھنا نماز کا غصب کی زمین میں مباح ہے یعنی فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن مکروہ ہے وعن
علی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا طلاق قبل نکاح ولا عتاق الا بعد ملک ولا وصال فی صیام ولا یتم بعد احتلام
ولا رضاع بعد فطام ولا صمت یوم الی اللیل رواه فی شرح السنة اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ نقل کی نبی صلی الله علیه وسلم
نے فرمایا نہیں طلاق پہلی نکاح سے اور نہیں آزاد کرنا غلام کا مگر پیچھے مالک ہونے کے اور نہیں جائز ملی کر روزے رکھنے یعنی بیچ میں روزے رکھتے ہیں
کو افطار کرے جائز نہیں اور حضرت کو یہہ جائز تہا اونکی خصائص سے تہا اور نہیں یتیم ہونا بعد بالغ ہونیکے یعنی بعد بالغ ہونیکے یتیم نہیں کہلا تیگا اور نہیں
دودہ چہڑانے کے بعد یعنی دودہ چہڑانیکی مدت دو برس اڑہائی برس ہیں اوسکے بعد اگر دودہ پلاوے تو حرمت نکاح کی کہ بسبب دودہ پینے کے ہوتی ہے
ہوتی اور نہیں جائز چپ رہنا ثواب جانکر رات تک نقل کی یہہ شرح السنة میں ف نہیں طلاق الخ یعنی پہلی نکاح کے طلاق دے تو وہ طلاق نہیں
پڑتی اس لیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہے بغیر نکاح کے کیونکر ہو اور اسیطرح بردے کو پہلی مالک ہونے کے آزاد کرے تو نہیں آزاد ہوتا یہہ حدیث دلیل
امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہہ ہے کہ جب اضافت کرے طلاق کو طرف سبب ملک کے تو درست ہے جیسے کہ اجنبی عورت کو کہے اگر نکاح کرو
تجہسے تو تجہے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اوسکو طلاق ہے پس واقع ہوتی ہے طلاق وقت نکاح کرنیکے اور اسیطرح اگر
اضافت کرے طرف ملک کے جیسے کہے اگر مالک ہوں میں غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہے پس بعد مالک ہونے کے اسکے وہ آزاد ہو جاتا ہے پس حدیث
ہمارے نزدیک محمول ہے نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنے کے طلاق نہیں پڑتی ہے پس نفی تعلیق کی نہوئی اور جیسے تہا بعضی اگلی امتوں میں چپ رہنا
اور ہماری شریعت میں یہہ درست نہیں اور کچہہ ثواب اسمیں نہیں حاصل ہوتا مگر ہان بری اور لغو کلام کرنے سے ہر وقت چپ رہنا ضرور اور بہتر ہے
ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نذر لابن آدم فیما لا یملک ولا عتق
فیما لا یملک ولا طلاق فیما لا یملک رواه الترمذی وزاد ابو داود ولا بیع الا فیما یملک اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے
کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد الله بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے نہیں صحیح ہوتی نذر ابن
آدم کی اوس چیز میں کہ نہیں مالک اور نہیں آزاد کرنا اوس چیز میں کہ نہیں مالک ہے اور نہیں طلاق اوس چیز میں کہ نہیں مالک نقل کی یہہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داود
نے اور نہیں بیچنا مگر اوس چیز میں کہ مالک ہے یعنی اوسکے عقد کا اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً ف نہیں صحیح ہوتی نذر الخ یعنی اگر کہے واسطے اللہ کے ہے مجہپر
آزاد کرنا اس غلام کو حالانکہ وہ غلام وقت نذر کرنیکے اوسکی ملک میں نہیں ہے تو نہیں صحیح ہوگی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا
تو وہ آزاد نہیں ہوگا اور بیان طلاق و آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث میں گذر چکا ہے وعن رکانة بن عبد یزید انه طلق امرأته
سہیمة البتة فاخبر بذلک النبی صلی الله علیه وسلم وقال والله ما اردت الا واحدة فقال رسول الله صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہی رکانہ بیٹی عبد یزید کیسی کہ اونسی طلاق دی اپنی عورۃ کو کہ نام اوسکا سہیمہ تہا طلاق بتّ پس خبر دی کا نہ ساتھہ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہی خدا کی نہیں ارادہ کیا مینی مگر ایک طلاق کا پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی نہیں ارادہ کیا تو نے مگر ایک کا پس کہا رکانہ نی قسم ہی خدا کی نہیں ارادہ کیا مینی مگر ایک کا پس پہیر دی وہ عورۃ طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر دوسری طلاق دی کانہ نی اوسکو بیچ عہد حضرت عمر رضہ کے اور تیسری طلاق دی بیچ عہد حضرت عثمان کے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی مگر ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے نہیں ذکر کیا دوسری اور تیسری کا **ف** طلاق بتّ یعنی کہا انت طالق البتۃ البتۃ بتّ سی ہی بمعنی قطع کے یعنی یہہ طلاق ایسی ہی کہ لگاو نہیں کہتی بالکل نکاح سی نکال دیتی ہی عورۃ کو اور پہیر دی الخ یعنی حکم کیا ساتھہ رجعت کی یعنی پہیر لائی گئی نکاح مین ساتھہ اس قول کے راجعہا الی نکاحی یہہ معنی بموجب مذہب شافعی کی ہیں کہ طلاق بات اونکے نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہی اور اگر نیت کرے ساتھہ اوسکی دو کی یا تین کی تو موافق نیت کی ہوتی ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہوتی ہی ساتھہ اس لفظ کی ایک طلاق بائن برابر ہی کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھہ نہ نیت کرے اور اگر نیت کرے تین کی تو تین پڑتی ہین پس اونکے نزدیک لفظ رد کی معنی یہہ ہین کہ پہیر دیا اوسکو ساتھہ نکاح جدید کی ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہین کہ قصد کرنا اونکا بہی قصد ہی اور ہنسی کی راہ سے کہنا بہی قصد ہی نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** معنی جد کے ہین کوشش کرنے ایک کام مین اور یہان مراد یہہ ہی کہ لفظ جن معنون کے لیے وضع کیا گیا ہی وہی معنی مراد رکہی جیسیکہ نکحت یا طلقت کہی اور معنی اوسکی مراد رکہی اور ہزل یہہ ہی کہ وہ لفظ کہی اور معنی اوسکے مراد نہ رکہے پس یہہ تین چیزیں ایسی ہین کہ معنی انکی مراد رکہی یا نہ رکہی واقع ہوجاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین درمیان مرد و عورت کی ایجاب قبول ہوجاوے اور روبرو دو شاہد ونکی تو بہی نکاح ہوجاتا ہی اسیطرحسے طلاق ہنسی ہنسی سی پڑ جاتی ہی اور اسیطرح سی بعد طلاق رجعی کی رجوع کرنی میں ہنسی سی رجوع ثابت ہوجاتی ہی بخلاف اور چیزوں کے مانند بیع و شراء وغیرہ کہ وہ ہنسی سے نہیں لازم ہوجاتین ش ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ مَعْنَى الْاِغْلَاقِ الْاِكْرَاهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے نہیں طلاق اور نہیں آزادی بیچ حالت زبردستی کے نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی کہا گیا کہ معنی اغلاق کے ہین اکراہ **ف** اکراہ کی معنی ہین زبردستی کرنی یعنی اگر کوئی زبردستی کسیسی طلاق دلوادی یا غلام کو آزاد کروا دی تو نہ طلاق پڑتی ہی نہ غلام آزاد ہوتا ہی ساتھہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی تینوں اماموں نے کہ اونکی نزدیک یہہ دونوں چیزیں ازراہ زبردستی کی نہیں واقع ہوتین اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک واقع ہوجاتی ہین انہوں نے قیاس کیا ہی ان کو ہزل پر اور دلیلیں انکی اصول فقہ میں دیکہنی چاہییں اور جو چیزیں کہ ثابت ہوتی ہین ساتھہ اکراہ کی احکام اونکی دس گیارہ ہین نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلا اور فی اور ظہار اور عتاق اور عفو قصاص سی اور قسم اور نذر اور اسلام ت ح ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طلاق واقع ہوتی ہی مگر طلاق بی عقل کی اور مغلوب العقل کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

اور بعضے روایتون میں روایت کرتے ہیں حدیث صحیح ... ف مذہب امام ابو حنیفہ کا موقوف ہی ...
او معتوہ ... کہ جسکی عقل مین نقصان اور خلل کبھی ہوش ہو اور کبھی بیہوش ... قاموس مین ہے کہ معتوہ کم عقل اور ...
کہتے ہین او ... کہ معتوہ کہتے ہین اسکو جو بے عقل ہو ... فقہ کی کتابون مین ... بیان کیا ہے ...
... تفسیری ہو ... روایت مین المغلوب علی عقلہ ... طلاق معتوہ کی واقع ہوئی تو طلاق ہو ...
... کہ معتوہ ناقص العقل و مغلوب العقل کو کہتے ہین شامل ہے ... اور ...
... جاتی رہی ہو عقل اسکی بسبب ... اور غش والی کو ... اور اسیطرح لڑکے کی طلاق ...
ابن ہمام نے کہا ہے ... معتوہ وہ ہے کہ کم سمجھ اور ... کلام اسکا فاسد اور ساتھ تدبیر کے لیکن مارتا ہو اور ...
خلاف مجنون کے اور راوی اس حدیث کا اگرچہ ضعیف ہے لیکن مؤید ہے اسکی یہ روایت کہ حضرت علی سے منقول ہے کل طلاق جائز الا طلاق
المعتوہ ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ
حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا اور روایت ہے حضرت علی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سے یعنی قول و فعل انکے معتبر نہین ... سوتا ہوا
مواخذہ کرین بسبب انکے ایک تو سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے بے عقل سے یہانتک کہ عاقل ہو
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی یہ دارمی نے عائشہ سے اور ابن ماجہ نے حضرت علی اور حضرت عائشہ سے وَعَنْ
عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق لونڈی کی دو طلاقین ہین اور عدہ اسکی
حیض ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی لونڈی دو طلاقون سے حرام ہو جاتی ہے جیسے کہ آزاد عورت
تین طلاقون سے حرام ہوتی ہے پس دو طلاقین اسکے حق مین بمنزلہ تین طلاقون کے ہین اور عدہ اسکی دو حیض ہین جیسے کہ عدہ حرہ کی تین حیض
اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدہ اسکی آزاد عورت کی تین مہینے ہین اور لونڈی کی ڈیڑھ مہینا اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق کا
بیچ عورت کا ہے نہ مرد کا پس اگر عورت آزاد ہوگی تو طلاقین اسکی تین ہونگی اور عدہ اسکی تین حیض اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو
تو طلاقین اسکی دو ہونگی اور عدہ اسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور امام شافعی کے نزدیک طلاق کا عدد
مرد کا ہے اگر مرد آزاد ہوگا تو اسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدہ تین حیض اگرچہ بیوی اسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اسکی
دو ہونگی اور عدہ اسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ عدہ ساتھ حیض کے ہے نہ طہر کے جیسے کہ مذہب ہمارا ہے اور دلالت
ہے اسپر کہ مراد قول اللہ تعالیٰ کی سے ثلاثۃ قروء تین حیض ہین نہ تین طہر ع ح ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا عورتین نافرمانی کرنیوالیان اپنے خاوندون کی اور خلع طلب کرنیوالیان وہی منافق ہین نقل کی یہ نسائی نے ف یعنی جو عورتین کہ بغیر
ضرورت طلاق اپنے خاوند سے مانگتی ہین وہ منافق ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین ع ح وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ
بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سے

کی ایک عورت آزاد کی ہوئی صفیہ بنت ابی عبید کیسی یہ کہ صفیہ نے خلع کیا اپنی خاوند سے یعنی اس چیز سے کہ تھی اوسکی پاس پس انکار کیا اسکا عبد اللہ بن عمر نے نقل کی یہ مالک نے **ف** انکار نہ کیا اسکا سبب جائز ہونے خلع کا اگرچہ اس طرح مکروہ ہی ۱۲ ع **وعن محمود بن لبید قال اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل طلق امرأته ثلث تطليقات جميعا فقام غضبان ثم قال ايلعب بكتاب الله عز وجل وانا بين اظهركم حتى قام رجل فقال يا رسول الله الا اقتله رواه النسائي** اور روایت ہی محمود بیٹے لبید کے سے کہ کہا خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کی سے کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین طلاقیں اکٹھی پس کھڑی ہوئی حضرت غصے میں پھر فرمایا کیا کھیلا جاتا ہی ساتھ کتاب اللہ عزوجل کے حالانکہ میں درمیان تمہارے ہوں یہاں تک کہ کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کر دیں اسکو نقل کی یہ نسائی نے **ف** کھیلا جاتا ہی یعنی ٹھٹھہ کیا جاتا ہی کتاب اللہ کا اور مراد کتاب اللہ سے یہہ قول اللہ تعالی کا ہی الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوًا یعنی طلاق شرعی طلاق دینی ہی بعد طلاق کے متفرق نہ اکٹھی اور امام ابو حنیفہ رحمہ کی نزدیک تین طلاقیں اکٹھی دینی حرام و بدعت ہیں چنانچہ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاقیں اکٹھی دینی حرام ہیں اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں خفا ہوتی تھی مگر ساتھ کرنے گناہ کی اور امام شافعی رحمہ کی نزدیک تین طلاقیں اکٹھی دینی خلاف اولی ہی اور فائدہ متفرق طلاقیں دینے میں یہہ ہی کہ شاید بعد طلاق کے اللہ تعالی خاوند کی دل کو مائل کر دے بیوی کی طرف اور وہ رجوع کر لے اور خلاف کیا ہی علمانے اوس شخص کے حق میں کہ کہی اپنی بیوی کو انت طالق ثلاثا پس کہا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما نے کہ تین طلاقیں پڑتی ہیں اور کہا طاوس و بعضی اہل ظاہر نے کہ ایک طلاق پڑتی ہی اور کیا نہ قتل کر دیں اسلیے کہ کھیلنا ساتھ کتاب خدا کے کفر ہی یہہ اسنے اس لیے کہا کہ نہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرت کی زجر و توبیخ ہی اور حقیقت کلام کی مراد نہیں ۱۲ ع **وعن مالك بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس اني طلقت امرأتي مائة تطليقة فماذا ترى علي فقال ابن عباس طلقت منك بثلث وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا رواه في الموطا** اور روایت ہی مالک سے پہونچی اوسکو یہہ بات کہ ایک شخص نے کہا عبد اللہ بن عباس سے کہ روبرو تحقیق میں نے طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقیں پس کیا دیکھتے ہو مجھ پر یعنی کیا حکم دیتے ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباس نے کہ جدی ہوئی وہ عورت تجہسے ساتھ تین طلاقوں کے اور ستانوی طلاقیں کہ باقی ہیں تو نے مین سے کر لی ہیں ساتھ اونکی اللہ تعالی کی آیتوں کو ٹھٹھا نقل کی یہہ موطا میں **ف** اسمیں اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوًا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث میں گذر چکا ۱۲ ع **وعن معاذ بن جبل قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معاذ ما خلق الله شيئا على وجه الارض احب اليه من العتاق ولا خلق الله شيئا على وجه الارض ابغض اليه من الطلاق رواه الدارقطني** اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے معاذ نہیں پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی چیز یعنی جو چیز ہوی زمین پر یعنی مستحبات میں سے کہ بہت پیاری ہو طرف اوسکی آزاد کرنے سے اور نہیں پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی چیز روی زمین پر یعنی حلال چیزوں میں سے کہ بہت بری ہو طرف اوسکی طلاق دینے سے نقل کی یہہ دارقطنی نے **ف** بردہ کا آزاد کرنا اسلیے بہت پیارا ہی اللہ کی نزدیک کہ سبب اوسکے خلاصی ہوتی ہی بندگی مخلوق کی سے کہ مشل اوسکے ہی اور فارغ ہوتا ہی عبادت مولا کے لیے اور سبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی اوسکی مالک کو آگ دوزخ کی سے اور طلاق دینی وہ بری ہی اللہ کی نزدیک کہ بغیر حاجت کی اور بدون ضرورت کے ہو کہا ابن ہمام نے کبھی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اوس عورت کو کہ نماز نہ پڑھتی ہو اور بدکار ہو اور فتاوی قاضی خان میں ہی کہ کسیکی بیوی نماز نہ پڑھتی ہو تو لائق ہی اوسکو یہہ کہ طلاق دی اوسکو اگرچہ نہ ہو اوسکی پاس مال کہ ادا کری مہر اوسکا اور منقول ہو جعفر بخاری سے ہی کہ کہا اونہوں نے اگر ملوں اللہ تعالی سے کہ مہر ہو بیکا اوسکی گردن پر یہہ تو محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ صحبت کرے ایسی بیوی سے کہ نماز نہ پڑھتی ہو اور اس حدیث میں دلالت ہی اسپر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سے عبادت کے لیے ۱۲ ع **باب المطلقة ثلثا** یہہ باب ہی بیچ بیان اوس عورت کے

کہ تین طلاقیں دی گئی **ف** یعنی اس باب مین حکم ہی اوس عورت کا کہ جسکو تین طلاقیں دی گئیں کہ وہ نہیں حلال ہوتی ہیں خاوند کو بغیر نکاح کرنے دوسرے
خاوند کے اور بعضی نسخون مین بعد لفظ ثلثا کی یہ عبارت بہی ہی وفیہ ذکر الظہار والایلاء یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلا کا بہی ہی اور بعضی مسائل
ایلا کی اور کچہہ مسائل اونکا آگے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی ؂ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ**
الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ
الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ
عُسَيْلَتَكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہا آئی عورت رفاعہ قرظی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا تہی مین
رفاعہ کی یعنی اوسکی نکاح مین پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین دین مجکو اور نکاح کیا مین نے بعد رفاعہ کی عبد الرحمن بن زبیر سے اور نہین ساتہہ اوسکی یعنی عضو اوسکا
مگر مانند پہندنے کپڑے کے یعنی عبد الرحمن نامرد ہی پس فرمایا حضرت نے کیا ارادہ رکہتی ہی تو پہر جانیکا طرف رفاعہ کے کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے
کہ طرف اوسکی ہی نہ جانا یہانتک کہ چکہی تو مزا اوسکا اور چکہی وہ مزا تیرا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہان زبیر ساتہہ زبر زا کے اور ب کی زیر کے ہی
سوای اسکی سب جگہہ ساتہہ پیش زا کی اور ب کے زبر کے ہی اور یہانتک کہ چکہی تو مزا اوسکا الخ یعنی جبتک کہ دوسرا خاوند صحبت نکرے پہلے خاوند
سی نکاح کرنا حلال نہین اور یہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ پہلے حلال ہونے عورت کے پہلے خاوند کے لیے فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ ضرور
ہونا صحبت کا اور صحبت کرنے مین فقط دخول کافی ہی انزال شرط نہین ؂ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ**
مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محلل کو اور محلل لہ کو نقل کی یہ دارمی نی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے
علی اور ابن عباس اور ابن عامر سے راضی ہوا اللہ اون سے **ف** محلل وہ ہی کہ جسنے نکاح کیا ایسی عورت سے کہ اوسکو تین طلاقین دی گئی ہین
بشرط اسکی کہ طلاق دی اوسکو بعد صحبت کرنے کے تا حلال ہو جاوے طلاق دینے والیکو نکاح کرنا اوس سے اور محلل لہ خاوند اول ہی پس اس روایت
اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہی بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ صحیح ہوتا ہے اسلیے کہ اس نکاح کرنیوالیکو محلل کہا اور محلل جبہی ہوتا ہی کہ عقد صحیح ہو حتہ
ہوتا التیمی نے کہا کہ محلل کو کہ خاوند دوسرا ہی لعنت کی کیونکہ اوسنے نکاح کیا فقط واسطے فراق کے اور نکاح مشروع ہوا ہی واسطے دوام کے لیے جیسے اونٹ کری مستعار کے ہوا جیسا کہ حدیث
اور محلل لہ کو یعنی پہلے خاوند کو لعن اسلیے کی کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونون کی خساست کا ہی کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہی اس فعل قبیح سے الخ
انتہی اور ہدایہ وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شرط ہو حلال کرنیکی زبانی اسطرح کہ کہی محلل یا عورت طلاق دیدونگا کہ نکاح کرتا ہون میں تجہہ سے اسلیے کہ حلال کر دون تجہکو مرد
دینے والیکے لیے یا کہی عورت کہ نکاح کرتی ہون مین تجہہ سے اسلیے کہ حلال ہو جاؤن مین اپنی خاوند کے لیے تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور اگر زبان سے یہ نکہین بلکہ نیت
ہو تو محلل ماجور اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اسلیے کہ اوسکو اصلاح منظور تہی اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر نکاح کیا اوس عورت نے کہ تین طلاقین دی گئی تہین
غیر کفو سے بغیر اذن ولی کی اور پہر صحبت کی اوسنے اوس سے تو وہ عورت اول خاوند کے لیے حلال نہین ہوتی فتوی اسی پر ہی ؂ **وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ**
يَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُوْلُوْنَ يُوْقَفُ الْمُوْلِيْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
روایت ہی سلیمان بن یسار سے کہا پایا مین نے دس اور کئی ایک صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سب کہتے تہے کہ ٹہرایا جاوی ایلا کرنیوالا نقل کی
یہ **ف** ایلا یہہ ہی کہ مرد قسم کہاوے کہ مین اپنی عورت سے صحبت نہین کرونگا چار مہینے یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نکی اور گذر گئی چار
مہینے تو پڑتی طلاق جسوقت گذر جاتی چار مہینے کہ نزدیک اکثر صحابہ کے بلکہ ایلا کرنیوالیکو ٹہرایا جاوے یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے اور کفارہ دیوے اپنی قسم

طلاق دی ہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہی اور کہتا امام شافعی نے کہ اگر وہ نہ طلاق دی تو حاکم اوسکو ایک طلاق دی اور امام اعظم رحمہ
کے نزدیک یہہ ہی کہ اگر صحبت کی چار مہینوں کے اندر تو لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور ساقط ہو جاتا ہی ایلا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینے گذر
گئی تو ہوا ایک طلاق بائن پڑتی ہی اور مسائل ایلا کی فقہ میں دیکہنی چاہییں ف ح س وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَیُقَالُ
لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَیَاضِیُّ جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَیْهِ کَظَهْرِ اُمِّهِ حَتّٰی یَمْضِیَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰی نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَیْهَا
لَیْلًا فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا
اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِکْتَلٌ یَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِیُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهٗ قَالَ کُنْتُ امْرَاً اُصِیْبُ
مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا یُصِیْبُ غَیْرِیْ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا اَعْنِیْ اَبَا دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیَّ فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ بَیْنَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا روایت
ہی ابی سلمہ سی یہہ کہ سلمان بن صخر نی اور کہا جاتا تہا اوسکو سلمہ بن صخر بیاضی کردانا اپنی عورة کو اپنی پر مانند پیٹہہ ماں اپنی کی یعنی کہا کہ تو مجہپر
مانند پیٹہہ ماں میری کی ہی کہ اسکو ظہار کہتی ہین یہانتک کہ گذرے رمضان یعنی حرام کیا اوسکو اپنی پر گذرنی ماہ رمضان تک پس جبکہ گذرا آدہا مہینا رمضان
کا گرا سلمان اوسپر ایک رات یعنی صحبت کی اوسسی پہر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت کے پس فرمایا اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نے نہین پاتا مین اوسکو یعنی مجکو اوسکا مقدور نہین فرمایا پس روزی رکہہ دو مہینے کے پے در پے کہا نہین
طاقت رکہتا مین یعنی اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ روزے رکہے دو مہینے کے پہلے جماع کرنے سے اور دو مہینے تک کہہ نہین سکتا بسبب کثرت شہوت کے فرمایا
کہلا ساٹھہ مسکینوں کو کہا نہین پاتا مین یعنی طعام ساٹھہ مسکینوں کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے فروہ بن عمرو صحابی کی کہ دی
اوسکو وہ عرق کہجور کا کہ کوئی لایا تہا اور عرق ایک تہیلا ہوتا ہی کہجور کے پتوں کا کہ سماتی ہین اوسمین کہجورین پندرہ صاع یا سولہ صاع تاکہ
کہلاوی ساٹھہ مسکینوں کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار سے کہ اونہی نقل کی سلمہ بن صخر سے
مانند اسکی کہا تہا مین ایک شخص کہ پہنچتا تہا عورتونکو اسقدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا یعنی قوت جماع کی بہت رکہتا تہا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنے
اور بیچ روایت ان دونوں کے یعنی ابو داود اور دارمی کی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے پس کہلا ایک وسق کہجور کا ساٹھہ مسکینوں کو ف ظہار اسکو کہتی
ہیں تشبیہ دی اپنی بیوی کو یا اوسکی اوس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہی کل ساتہہ اوس عضو کی یا تشبیہ دی اوسکی جز شائع کو ساتہہ اوس عضو محرم کی کہ حرام
ہی اوسکو دیکہنا اوسکا جیسی کہی بیوی کو کہ تو مجہپر حرام مانند پیٹہہ ماں میری کی ہی یا سر تیرا اور یا مانند اوسکے یا نصف تیرا یا مانند اوسکی یا مانند پیٹہہ
ماں میری کی ہی یا مانند ران ماں میری کی یا مانند پیٹہہ بہن میری کی یا پہوپی میری کی یا مانند اوسکے پس اس طرح کہنے سے حرام ہو جاتی ہی صحبت کرنی اور
اور اسباب صحبت کی یعنی مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دے پس اگر صحبت کرے اوس سے پہلے کفارہ دینے کے تو نہیں لازم آتا اوسپر کچہہ سوای استغفار
اور کفارہ کی اور پہر صحبت نکرے اوس سے یہانتک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی ہی سے ہوتا ہی نہ لونڈی سے اور باقی مسائل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہییں اور یہا ملک کے
یہ رمضان کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر صحیح ہونے ظہار موقت کی اور کہا قاضی خان نے کہ اگر ظہار موقت کرے تو ہو جاتا ہی ظہار کرنیوالا
کمال اور جبکہ گذر جاوے وہ وقت تو باطل ہو جاتا ہی ظہار اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر ظہار کرے اور استثنا کرے دن جمعہ کو مثلا تو نہین جائز اور
ظہار کرے ایکدن یا ایک مہینے کا تو صحیح ہے قید لگانی اسکی اور نہین باقی رہتا ظہار بعد گذرنے مدت کی اور کہلا ساٹھہ مسکینوں کو یعنی بیت المال

ہر ایک کو بقدر فطرہ کی یا قیمت اسکی دی بیوی سے صحبت کرنے سے مانند ارادہ کرنے بر دینی اور کتنی دوری سے اور یہ کہ
ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہیں واجب ہے ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر ہر مسکین کو اور حنفیہ کی کتابوں میں
لکھا ہے کہ ایک صاع مانند فطرہ کے پس معنی اسکی یہ ہیں کہ استعانت کرے ساتھ اسکی یعنی اسمیں اپنے پاس سے ملا کر ساٹھ کو کھلاوے
لازم آتا کہ سب کو اسمیں سے کھلادے اسلیے کہ اسکی بعد کی روایت میں آیا کہ کھلا ایک سو اور دس ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ہر مسکین کو
وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ
وَاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے نقل کی سلمہ بن صخر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظہار کرنیوالے کی صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا کفارہ ایک آتا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اکثر علما کا یہ
ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر صحبت کرے کفارہ سے پہلے تو واجب ہوتے ہیں دو کفارے اور جو کوئی اپنی بیوی کو کہے کہ تم پر
ماں میری کی ہو تو ہوتا ہے ظہار کرنیوالا اور سب سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کے ہے پس ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے
واجب ہوتی ہیں کئی کفارے یعنی اونمیں سے جسکی ساتھ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اور سب سے کرنا کفارے کا اور یہ کہ
زہری اور ثوری وغیرہم نے اور کہا مالک اور احمد نے کہ ایک کفارہ لازم آتا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ روایت ہے عکرمہ سے
ابن عباس سے یہ کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کی اس سے پہلے کفارہ دینے کے پھر آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پھر حضرت نے پس فرمایا حضرت نے کونسی چیز باعث ہوئی تجکو اس پر عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ دیکھی میں نے سفیدی پازیب کی جگہ
تو روک سکا میں نفس اپنے کو صحبت کرنے اوسکی سے پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہ کہ نہ صحبت کرے اوس سے یہاں تک کہ کفارہ
دے نقل کی ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکی یعنی معنے اسکی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے
اسکے مسند اور مرسل اور کہا نسائی نے مرسل نزدیک تر ہے ساتھ صحت کے مسند سے

بَابٌ

یہ باب ہے بیچ بیان لعان کے

الفصل الاول

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ
جَارِيَةً كَانَتْ لِي تَرْعَى غَنَمًا لِي فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ
بَنِي آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ
أَنَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ
تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ
آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ

اللهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ روایت ہی معاویہ بن الحکم سے کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق
ایک لونڈی میری چراتی تہی ریوڑ میرا پس آیا مین اوسکے پاس اس حال مین کہ نہ پائی مینی ایک بکری ریوڑ مین سی پس پوچہا مینی اوسی حال بکری کا
کہ کیا ہوئی پس کہا اوسنی کہا گیا اوسکو بہیڑیا پس غصہ ہوا مین اوسپر اور ہون مین بنی آدم میں سی کہ بحکم بشریت کے غصے ہوتے ہین پس مارا مینی
طپانچہ اوسکے منہ پر اور واجب ہی مجہپر آزاد کرنا بردہ کا یعنی بسبب ظہار کے یا قسم کے یا کسی اور سبب کے کیا آزاد کردون مین اوسکو تاکہ وہ کفارہ
بہی ادا ہو جاوی میرے ذمہ سے اور سبب مارنے طپانچہ کے کہ پشیمانی اور شرمندگی کہتا ہون اوس سی بہی خلاصی پاؤن پس فرمایا اوسی لونڈی
سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہان ہی اللہ پس کہا اوسنے آسمان مین پہر فرمایا حضرت نے مین کون ہون پس کہا اوسنی تم ہو رسول
خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر اسکو نقل کی یہہ مالک نے اور مسلم کی روایت مین یون ہے کہ کہا معاویہ نے تہی میری لونڈی
چراتی تہی ریوڑ میرا جانب پہاڑ احد کے اور جوانیہ کے کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب احد کے پس دیکہا مینی ایکدن ریوڑ پس ناگہان بہیڑیا لیگیا
ایک بکری میرے ریوڑ مین سے اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سے غصہ ہوتا ہون جیسی غصے ہوتی ہین اولاد آدم کی پس ارادہ کیا مینی
کہ مارون اوسکو بہت جیسیکہ مقتضا غصہ کا ہی لیکن مارا مینی اوسکو ایک طپانچہ پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اور بیان کیا
مینی روبرو حضرت کے یہہ ماجرا پس بڑا جانا یہہ امر مجہپر اور فرمایا کہ تو نے بڑا گناہ کیا پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو پس
فرمایا بولا لا میری پاس اوسکو پس لایا مین حضرت کی پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہان ہی اللہ کہا اوسنی آسمان مین فرمایا کون ہون مین کہا اوسنی
تم ہو رسول خدا کی فرمایا آزاد کر اوسکو اس لیے کہ یہہ مسلمان ہی ف کہان ہی اللہ سے کیا ارادہ کیا حضرت نے ایسی سوال کرنا مکان سی اس لیے
کہ اللہ تعالی پاک ہی مکان اور زمان سی بلکہ مراد حضرت کی یہہ تہی کہ کہان ہی حکم امر اوسکی اور جگہہ ظاہر ہونی بادشاہت اور قدرت اوسکی اور اسطرح
سوال حضرت نے ایسی کیا کہ اوس وقت مین کفار عرب بتونکو معبود جانتی تہی اور جہلا سوا اونکی اور سبکو معبود نجانتی تہی پس حضرت نے چاہا کہ
معلوم کرین کہ آیا وہ موحد ہی یا مشرک ہی حاصل یہہ کہ مراد حضرت کی ایسی نفی معبودون زمین کی تہی کہ وہ بہت ہین ثابت کرنا آسمان کی
جگہہ واسطے اللہ تعالے کے سبب اوسنی جواب دیا تو معلوم کیا حضرت نے کہ وہ موحدہ ہی اور مسلم کی روایت مین جو کہا کیا نہ آزاد کرون مین
اوسکو اگر کوئی کہی کہ دونون روایتون مین تطبیق کیونکر ہو کہ اوپر کے روایت مین تو کہا کہ واجب ہی مجہپر آزاد کرنا بردہ کا کسی سبب سے کیا آزاد
کردون مین اوسکو تاکہ وہ کفارہ بہی ادا ہو جاوے اور پشیمانی کہ اوسکے مارنے کی سبب سے حاصل ہوئی وہ بہی دفع ہو اور اس روایت سی معلوم ہوا
کہ بسبب فقط مارنے کے آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہہ ہی کہ پہلے روایت مین تو صریح آگیا کہ مجہپر آزاد کرنا بردہ کا ہی کسی سبب سے اور اس مارنے کی
آزاد کرنا مجکو ضرور پڑا یا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردہ کا واسطے دونون امر کی اور روایت دوسری مطلق ہی محتمل دونون امر کو پس مطلق
محمول ہی مقید پر یعنی یہان بہی وہی مراد ہی کہ آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردہ کا واسطے دونون امرون کی اور مراد مصنف کی اس حدیث کے لانے سے
اس باب میں یہہ ہی کہ کفارہ ظہار مین بردہ مومن آزاد کرنا چاہیے مذہب شافعی یہی ہی اور حنفیہ نے حمل کیا ہی اسکو فضیلت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کے
بڑی کتابون مین دیکہنی چاہیے پہر بیان کفارہ کا موجب مذہب حنفیہ کے یہہ ہی کہ اول تو آزاد کرنا بردہ کا لازم ہوتا ہی اور جائز ہی اسمین وہ مسلمان
اور کافر اور مرد اور عورت اور چہوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا ہو کہ جب پکارا جاوے تو سن لے اور ایک ہاتہہ کٹا ہوا اور ایک پانون کٹا ہوا جانب
مخالف سے یعنی مثلا داہنا ہاتہہ کٹا ہو تو پانون بایان کٹا ہو اور جائز ہی مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچہہ اور نہین جائز ہی اندہا اور ایسا بہرا کہ نہ سنے
اصلا اور گونگا اور دونون ہاتہہ کٹا ہوا اور دونون انگوٹہے دونون ہاتونکے کٹے ہون یا دونون پانون کٹے ہون یا ہاتہہ اور پانون ایک ہی طرف کے

کی ہو یا اور نہیں جائز ہی مجنون مطبق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہیں جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچھ بدل کتابت میں سے ادا کیا ہو اور باقی تفصیل
فقہ میں دیکھنی چاہیئے اور اگر بردہ نہ ملے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہ نہ ان مہینوں میں رمضان ہو اور نہ وہ دن کہ جن میں روزے رکھنے منع ہیں یعنی ایام
تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کرے بیوی سے ان دو مہینوں میں رات کو قصداً یا دن کو بھول کر تو از سر نو روزے رکھنے شروع کرے اور اگر افطار کرے
بعذر یا بلا عذر تو بھی از سر نو رکھے اور اگر روزے نہ رکھ سکے تو دیوے یا کھانا کھلاوے ساٹھ مسکینوں کو ہر مسکین کو مانند فطرہ کے یعنی دو سیر گیہوں یا چار
سیر جو یا کھجوریں یا قیمت انکی اور صحیح ہی دینا سیر بھر گیہوں کا ساتھ دو سیر جو یا کھجور کے اور صحیح ہی اباحت کفارات میں اور فدیہ میں نہ صدقات
میں اور اباحت اسکو کہتے ہیں کہ کھانا پکا کر روبرو فقیر کے رکھدے جسقدر وہ چاہے کھالے پس یہ کفارات اور فدیہ میں جائز ہی اور صدقات
میں مانند زکوٰۃ وغیرہ کے مالک کر دینا ان کو ضرور ہی نہیں جائز پس اگر پیٹ بھر کر کھلا دیوے انکو دو وقت یا دن ہی کو کھلاوے دو وقت یا رات ہی کو کھلاوے
دو وقت تو جائز ہی اگرچہ تھوڑا سا کھانا ہی ان کا پیٹ بھر جاوے اور ضرور ہی سالن ساتھ جو کی روٹیوں کے نہ ساتھ گیہوں کی روٹیوں کے اور اگر کھلاوے ایک
کو ساٹھ روز تک تو جائز ہی اور اگر دیوے ایک کو طعام ساٹھ کا ایک ہی دن تو نہیں درست اور اس صورت میں ایک ہی دن کا ادا ہوگا اور اگر صحبت کرے
بیوی سے درمیان میں کھلانے کے تو پھر از سر نو کھلانا شروع کرے اور اگر دو ظہاروں کے کفارے میں ساٹھ فقیروں کو مثلاً گیہوں دیوے ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہیں
صحیح ہی اگر دیگا تو ایک ہی ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار میں اسطرح دے تو دونوں کفارے ادا ہو جاینگے اور باقی تفصیل کتب فقہ
میں دیکھنی چاہیئے شرح ملتقی

بَابُ اللِّعَانِ

لعان اور ملاعنت کے معنی ہیں ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع میں لعان اسکو کہتے ہیں کہ جب مرد اپنی عورت
کو تہمت زنا کی کرے اور عورت اوسکا انکار کرے کہ تو مجھپر تہمت کرتا ہی تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اوسکے خاوند کو بلا دے پس خاوند اگر چار گواہ ہونا ثابت
کر دے تو قاضی حد قائم کرے اسکی بیوی پر اور اگر گواہ ہونا ثابت نہ کرے تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دے اسطرح کہ گواہی دیتا ہوں میں ساتھ اللہ
کے بیشک میں سچوں میں ہوں بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی میں نے اسکو زنا کی اور پانچویں دفعہ یہ کہے کہ لعنت خدا کی اوس شخص پر اگر ہو جھوٹا بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کیا
یعنی زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کی ہر بار پھر کہے عورت چار بار گواہی دیتی ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ یہ جھوٹا ہی بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی مجھکو زنا کی
پانچویں بار کہے کہ غضب خدا کا اوسپر یعنی عورت پر اگر ہو یہ مرد سچا بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی مجھکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف مرد کے ہر بار پس جب لعان کر چکے
مرد عورت دونوں تو تفریق کرے قاضی درمیان انکے اور ہوتی ہی یہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہی عورت ہمیشہ مگر جسوقت جھٹلاوے خاوند اپنے تئیں تو حد لگائی
جاوے اوسکو اور نکاح کرنا اوس سے درست ہو جاویگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہمیشہ کو حرام ہو گئی اگرچہ خاوند اپنے تئیں جھٹلاوے شرح ملتقی

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ

روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو حکم اوس شخص کا کہ پاوے ساتھ عورت اپنی کے ایک شخص اجنبی
یعنی اور نفس کرے کہ منہ زنا کیا ہی اور اسکو دیکھا ہو ... [illegible]

یعنی آیا صبر کرے عاجز ہا چپ او رکرے صبر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیرے اور عورت تیری کے پس جا اور لا عورت اپنی کو کہا سہل نے
پس لعان کی دونوں نے یعنی میاں بیوی نے مسجد میں اور میں تھا ساتھ اور لوگوں کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے دونوں لعان سے
کہا عویمر نے جھوٹ بولا میں اوپر اس کے یا رسول اللہ اگر رکھوں میں اوسکو پھر طلاق دی اوسکو تین بار پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے یہہ عورت
بچہ کو یعنی جنے اوس حمل سے جو اوسکے پیٹ میں ہے سیاہ رنگ اور بہت کالی ہوں آنکھیں اوسکے اور بڑی ہوں کولے اور بھرا ہوا ہو گوشت دونوں پنڈلیوں میں پس نہیں گمان کرتا میں
مگر عویمر کو مگر کہ سچ کہا اوسنے اوپر یعنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی تھی وہ ایسا ہی تھا پس اگر بچہ اس طرح کا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکی نطفہ سے ہے
اور اگر لاوی بچہ سرخ رنگ گویا کہ وہ بامنی کی رنگ کا ہی پس نہیں گمان کرتا عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا اوپر یعنی عویمر سرخ رنگ تھا اگر بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر کا
ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جھوٹا ہی بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی کرنی عویمر کی یعنی اوس زانی
کی صورت کا جنا پس تھا لڑکا بیچ اسکی نسبت کیا جاتا تھا طرف ماں اپنی کی یعنی بوجہ فرمانے حضرت کے الولد للفراش وللعاهر الحجر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف کیا قتل کرے اوسکو علماء نے اختلاف کیا ہی بیچ حکم اوس شخص کے کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے جمہور کہتے ہیں کہ
قتل کیا جاوے اوسکو مگر یہہ کہ چار گواہ گذرانے زنا پر یا اقرار کریں اوسپر وارث قتیل کے تو نہ قتل کیا جاوے لیکن اللہ کا گنہگار نہیں اگر سچا ہوگا اور وحی اوتاری گئی
الخ یعنی یہہ آیتیں اوتریں والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم آخر آیات تک کہا بعضوں نے کہ اوتریں یہہ آیتیں بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو
ہجری میں اور کہا ابن مالک نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آیہ لعان کی اوتری عویمر کے حق میں اور اول لعان اسلام میں یہی ہوا اور بعضی عالموں نے
کہا کہ آیہ لعان کی اوتری ہلال بن امیہ کے حق میں اور وہ اول لعان کیا اسلام میں انہی نے کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی کہ آگے آتی ہی اوس سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہی پس اما
صورت تطبیق معنی اس قول کے کہ وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیری کے اسم یہہ ہووینگے کہ تیری مثل قضیہ میں یہہ آیۃ اوتری اور بعضوں نے کہا احتمال ہی کہ
دونوں کے مقدمہ میں اوتری ہو وے شاید کہ سوال کیا ہو دونوں نے بیچ دو وقتوں متقاربوں کے پس اوتری ہو دونوں کے حق میں اور سبقت کی ہو ہلال
نے بیچ لعان کے اور جھوٹ بولا میں اوپر الخ یہہ کلام تمہید ہی اسکی تین طلاق دینے کی یعنی اگر رکھوں میں اس عورت کو اپنی نکاح میں اور طلاق
نہ دوں اسکو تو لازم آتا ہی مجھپر جھوٹ بیچ نسبت کرنی اوسکو ساتھ زنا کی اسلیے کہ رکھنا میرا اسکو نکاح میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ گویا میں نے جھوٹ کہا
وہ پاک ہی زنا سے ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ
بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ لَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ
اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ
اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کے اور بیوی اوسکی کے پس دور رہا وہ شخص فرزند اوس عورت کے سے
یعنی ملاعنت کے سبب سے نسب لڑکے کا اوس شخص سے جاتا رہا اور جدائی کی حضرت نے درمیان مرد و عورت کی اور ملا دیا لڑکے کو ساتھ عورت کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے اور بیچ حدیث ابن عمر کے کہ بخاری اور مسلم میں ہی یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب
آخرۃ کا یعنی تا جھوٹ نہ کہے اور اقرار نہ کرے عورت پر اور خبر دی اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہی عذاب آخرۃ کے سے پھر بلایا عورت کو اور نصیحت کی اوسکو اور یاد دلایا
اوسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اوسکو یہہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہی عذاب آخرۃ کے سے ف جدائی کی یعنی حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کا درمیان
میاں بیوی کے اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ فرقت درمیان میاں بیوی کی سبب تفریق حاکم کے ہوتی ہی نہ نفس لعان سے اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ کا اور دلیل اونکی یہہ
ہی کہ فرقت اگر واقع ہوتی نفس لعان سے تو تین طلاقیں کیوں دیجاتیں عویمر سے اوپر کی حدیث میں اور عذاب دنیا سے مراد عذاب دنیا کا قائم کرنا حد کا ہی

اور جب عورت کو بہتان لگایا زنا کا اور بخوف حد قذف کے ساتھ جھوٹی گواہیوں کے اثبات اوسکا کرتا یا جو عورت نے زنا کیا اور بخوف قائم کرنے حد کے قذف کے

ان دونوں کو ملامت کریں پس حضرت نے فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہے بہ نسبت عذاب آخرت کے بخوف بیان کے عذاب کے نصیحت کرو یعنی سچ کہو اور

عذاب سہل اختیار کرو وہاں کا عذاب شدید ہے **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے مرد و عورت لعان کرنیوالوں کے

کہ حساب تمہارا اللہ پر ہے ایک تم دونوں میں سے جھوٹا ہے یعنی فی الواقع اور ہم حکم کرتے ہیں بحسب ظاہر کے نہیں راہ واسطے تیرے اوپر عورت کے یعنی اب

تو ساتھ اس عورت کے کہ یہ ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ مال میرا یعنی دیا ہوا مہر کیا جاتا رہیگا فرمایا نہیں مال واسطے تیرے یعنی پہلے ہی

پہنچا اسکے کہ وہ حال سے خالی نہیں اگر سچ بولتا ہے تو وہ مہر بدلے مال کے ہے تیرے اور اسکے کہ حلال کی تو نے اور اگر تو جھوٹ بولتا ہے اور مہر تو

اور بھی بہت دور ہے اور بہت دور ہے واسطے تیرے یعنی جب حالت صدق میں مہر نہ پہنچا تو حالت کذب میں بطریق اولی مہر نہ پہنچیگا نقل کی یہ

ف حساب یعنی محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہارے کا اور جزا دینی اوپر اللہ کے ہے اور بدلی شرع کا اور کہ اسمیں دلیل ہے اوپر اسکے کہ لعان کرے عورت

مہر اگر دخول کیا ہے ساتھ اوس عورت کے اور اوسپر لعان ہی چلا جاتا اور اگر دخول نہ کیا ہو ساتھ اوسکے تو کہا ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک نے کہ اوسکے واسطے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا وَقَالُوْا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت لگائی اپنی

عورت کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک بن سحماء صحابی کے یعنی کہا کہ اسنے زنا کیا اس شخص کی بیوی سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی یا

گواہ لا یا حد ماری جاویگی تہمت کے تیری پیٹھ پر پس عرض کیا ہلال نے یا رسول اللہ جس وقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوے کہ ڈھونڈے

یعنی ایسے وقت میں کہاں ایسی فرصت ہے کہ گواہ کریگا اور یہ کیا جگہ ہے گواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گواہ قائم کرو ورنہ

تیری پیٹھ پر پس کہا ہلال نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کی تحقیق میں سچا ہوں پس البتہ اتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کرے پیٹھ میری کو تہمت

پس اتری جبرئیل اور اتاریں حضرت پر یہ آیتیں اور وہ لوگ کہ تہمت کرتے ہیں اپنی بیویوں پر پس پڑھیں یعنی آگے بعد کی آیتیں یہانتک کہ پہنچے اگر ان من الصادقين

پس آیا ہلال اور گواہی دی یعنی لعان کیا اور اوسمیں پانچ گواہیاں ہیں جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خبر

خدا جانتا ہے کہ ایک تم میں سے جھوٹا ہے پس آیا ہے تم میں سے کوئی توبہ کرنیوالا پھر کھڑی ہوئی عورت ہلال کی اور لعان کیا پس جب پانچویں نوبت پہنچی

روکا اوسکو یعنی صحابہ نے اور کہا تحقیق یہ پانچویں گواہی واجب کرنیوالی ہے یعنی تفرقہ کو درمیان تمہارے یا واجب کرنیوالی ہے عذاب الٰہی کو

کہا ابن عباس نے پس ٹھہر گئی وہ عورت اور ہچکچائی یعنی تردد کیا کہ اوسکے حال سے معلوم ہوتا تھا کہ پانچویں گواہی نہیں دیگی یہانتک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ پھر جاویگی اپنی کہی سے پھر کہا اوس عورت نے کہ نہیں فضیحت کرونگی میں اپنی قوم کو سارے عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکے لعان سے اور رجوع کرنیکے طرف تصدیق خاوند کی پھر گذری یعنی پانچویں گواہی بھی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرت نے حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے رہو اس عورت کو پس اگر لاوے سرمگیں آنکھوں کا بھاری سرینوں کا موٹی پنڈلیوں کا پس وہ شریک بن سحماء کا ہے کہ وہ بھی ایسا ہی تھا پس لائی وہ عورت لڑکا اسطرح کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سے کہ حد و تعزیر ساقط لعان کرنیوالوں کے لیے نہیں ہے تو البتہ ہوتا واسطے میرے اور واسطے اوس عورت کے ایک کام یعنی دیکھتے کسطرح تنبیہ کرتا اوسکو بسبب مشابہ ہونے بچہ کے ساتھ زانی کی تاکہ عبرت ہوتی دیکھنیوالوں کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اول لعان اسلام میں ہوا اور اسمیں آیت مذکورہ اوتری اور تحقیق اسکی بیچ فائدہ حدیث سہل کی گذر چکی اور بے شبہ جانتا ہے الخ ظاہر تر یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ قول بعد فارغ ہونے اون دونوں کے لعان سے اور مراد یہہ ہے کہ لازم ہے جھوٹے کو توبہ کرلی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے یہہ قول کہا پہلے لعان کے واسطے ڈرانے اون دونوں کے لعان سے اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ حاکم کو مظنہ اور علامتوں اور قرائن پر التفات کرلی چاہیے اور حکم کرے ساتھ ظاہر اور بیچ کے جو مخفی ہوں اوسکو دلیلیں ۳ ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمَسَّهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نے اگر پاؤں میں ساتھ اپنی عورت کے کسیکو نہ ہاتھ لگاؤں اوس شخص کو یعنی نہ ماروں اور نہ قتل کروں اوسکو یہانتک کہ لاؤں میں چار گواہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں کہا سعد نے یوں نہیں قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا ہے آپ کو ساتھ حق کے تحقیق میں البتہ جلدی سے ماردوں اوسکو ساتھ تلوار کے پہلے اسکے کہ شاہد لاؤں فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنو طرف اوس چیز کے کہ کہتا ہے سردار تمہارا یعنی سعد تحقیق وہ البتہ غیرتمند ہے اور میں زیادہ غیرتمند ہوں اوس سے اور اللہ زیادہ غیرتمند ہے مجھ سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سعد نے جو کلام مذکور کہا تو یہہ کچھ حضرت کی قول کو رد نہیں کیا اور مخالفت حضرت کے حکم کی اونکو منظور نہیں تھی بلکہ اونہوں نے یہہ خبر دی حال نفس اپنی کی کہ میرا حال تو یہہ ہے اور غیرت و غضب میرا اس مرتبہ کو پہونچا ہے اور حکم شرع یہہ ہے پس کیا کروں ایسے میں حضرت نے فرمایا کہ سنو طرف اوس چیز کے کہ کہتا ہے سردار تمہارا مقصود آنحضرت کو اس کلام سے تعریف کرنی اونکی اس صفت کی ہے اور اشارہ ہے اسپر کہ یہہ صفات بزرگوں اور عادت سرداروں سے ہے اگرچہ حکم شرع میں اور ہی حاصل ہے پس حضرت نے سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہہ کلام بسبب غیرت کے اونسے صادر ہوا پس اسسے تقریر اور اثبات اونکی کلام کا منظور نہیں ہے اور کہا مظہر نے کہ جواب دینا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا بطمع اسکے کہ اجازت ہو قتل کرنیکی نہ از راہ رد کرنے قول حضرت کے پس جب حضرت نے انکار کیا اسکا تو اونہوں نے سکوت کیا اور غیرت کہتے ہیں تغیر حالت کو کہ پیدا ہو آدمی میں وقت دیکھنے ایک چیز ناگوار کے اپنی اہل میں اور یہہ بنسبت اللہ تعالی کے محال ہے پس اللہ تعالی کے غیرتناک ہونیکے معنی یہہ ہیں کہ وہ منع فرمانیوالا ہے بندوں کو گناہ سے اور جناب سے اوسکے دور رہیں ۳ ع

وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مغیرہ سے کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نے اگر دیکھوں میں کسی شخص کو ساتھ بیوی اپنی کے البتہ ماروں میں اوسکو ساتھ تلوار کے نہ ساتھ جانب پشت تلوار کے بلکہ جانب تیز سے پس پہونچی یہہ خبر پیغمبر خدا کو

علیہ وسلم کو پس فرمایا یعنی صحابہ سے کیا تعجب کرتے ہو تم کمال غیرت سعد کیسی قسم ہے خدا کی البتہ میں زیادہ غیرت مند ہوں اس سے اور اللہ بہت غیرت مند ہے مجھ سے اور
بسبب غیرۃ اللہ تعالیٰ کے حرام کیے اللہ نے گناہ جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہیں اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو عذر کرنا اللہ تعالیٰ سے
اسلیے بھیجا ڈرانیوالوں کو اور خوشخبری دینے والوں کو یعنی انبیاء کو اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو تعریف کرنی اللہ تعالیٰ سے اور اسی سبب سے وعدہ کیا
اللہ تعالیٰ نے بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** اور بسبب غیرۃ اللہ تعالیٰ الخ یہ تفسیر ہے غیرت اللہ کی یعنی اسکے کہ منع کیا لوگوں کو
حرام چیزوں سے اور مرتب کیا اوپر عذاب اسلیے کہ غیرت اصل میں یہ ہے کہ مکروہ رکھے اور غصے ہووے آدمی اوس سے کہ تصرف کرے کوئی اوسکی خاص
اور مشہور معنی غیرت کے یہ ہیں کہ غصہ ہووے آدمی اوپر کسی کے کہ اوسکی بیوی سے فعل بد کرے یا دیکھے اوسکی بیوی کو پس اسکی غیرت یہ ہے کہ غصہ ہووے اوپر کرنے والے
گناہ اور کہا نووی نے کہ عذر بیان معنی اعذار کے ہے یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالیٰ عذر کے رفع کو دوست رکھتا ہے ایسا اور کوئی نہیں رکھتا
اسلیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا تا بندوں کو عذر نہ رہے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل اور اللہ کے برابر تعریف
کرنی کسیکو محبوب نہیں اسلیے اوسنے تعریف کی اپنی نفس الامر اور اپنی دوستی کی اور اسلیے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کا اوسکو کہ تعریف کرے
اوسکی اور اطاعت کرے اوسکی ت ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغَارُ وَاِنَّ
الْمُؤْمِنَ یَغَارُ وَغَیْرَۃُ اللّٰہِ اَنْ لَّا یَاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غیرت مند ہے اور تحقیق مومن غیرت مند ہے یعنی غیرت صفت اللہ تعالیٰ کی ہے کہ بندہ مومن بھی وہ صفت رکھتا
ہے اور مقتضا غیرت اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ نہ کرے مومن اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ح **وَعَنْہُ** اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْکَرْتُہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
ھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُھَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ ھَلْ فِیْھَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِیْھَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰی تَرٰی ذٰلِکَ جَاءَھَا قَالَ
عِرْقٌ نَزَعَھَا قَالَ فَلَعَلَّ ھٰذَا عِرْقٌ نَزَعَہٗ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَہٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک گنوار
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہے ایک لڑکا کالا اور تحقیق میں نے انکار کیا اوسکا یعنی میں نے کہا کہ میرا نہیں ہے سبب نہ ہونے
میری سے فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہیں واسطے تیرے کچھ اونٹ کہا ہاں فرمایا کیا ہیں رنگ اونکے کہا سرخ فرمایا کیا ہے ان میں کوئی اونٹ
خاکستری رنگ کا کہا تحقیق ان میں خاکستری البتہ ہیں رنگ کے فرمایا کہاں سے گمان کرتا ہے تو کہ پیدا آیا ان میں یعنی کہاں سے آیا ان میں یہ رنگ حالانکہ
انکی نہیں ہیں اس رنگ کے کہا کوئی رگ ہے کہ کھینچ لیا اونکو یعنی انکی اصل میں اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہ بھی اوسکے مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید
یہ لڑکا بھی کسی رگ کی ہوا کہ کھینچ لیا اوسکو اور مشابہ کیا اپنے یعنی اسکی بھی اصل میں کوئی کالا ہوگا یہ مشابہ اوسکے ہوا اور رخصت نہ دی آنحضرت نے اوسکو انکار
کرنے لڑکے کے اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ منع ہے قرائن ضعیفہ سے نفی کرنا لڑکے کا
یعنی یہ کہنا کہ میرا نہیں ہے بلکہ ضرور ہے کہ پایا جاوے دلیل قوی کہ جیسے کہ ہووے صحبت کی نہیں اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنے کے
بچہ پیدا ہوا تو اوسکو نفی کرنا جائز ہے ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ عُتْبَۃُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَھِدَ اِلٰی اَخِیْہِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ
وَلِیْدَۃِ زَمْعَۃَ مِنِّیْ فَاقْبِضْہُ اِلَیْکَ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَہٗ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّہُ ابْنُ اَخِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ فَتَسَاوَقَا اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَخِیْ کَانَ عَھِدَ اِلَیَّ فِیْہِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ لَکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَۃَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ احْتَجِبِیْ

شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کی تھی اوسنے طرف بھائی اپنے سعد بن ابی وقاص کی یہہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجھسے ہے پس لیجیو
اوسکو طرف اپنی پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اوسکو سعد نے اور کہا کہ تحقیق یہہ بھتیجا میرا ہے اور کہا عبد بن زمعہ نے یہہ بھائی میرا ہے پس گئے دونون
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سعد نے یا رسول اللہ تحقیق بھائی میرے نے وصیت کی تھی مجکو بیچ حق اس لڑکے کے کہ تو لینا اوسکو اور
کہا عبد بن زمعہ نے کہ بھائی میرا ہے اور بیٹا ہے میرے باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہے اوسکے فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ
واسطے تیرے ہے اے عبد بن زمعہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کی ہے اور واسطے زانی کی ہے محرومی یعنی میراث ونسب سے یا سنگساری پھر فرمایا
حضرت نے واسطے سودہ بیٹی زمعہ کے پردہ کر تو اوس سے بسبب اوس چیز کے کہ دیکھی مشابہت اوسکی ساتھ عتبہ کے پس نہ دیکھا اوس لڑکے نے سودہ
کو یہان تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی مرگیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ وہ بھائی تیرا ہے اے عبد بن زمعہ بسبب اسکے کہ وہ
پیدا کیا گیا ہے اوپر بچھونے باپ اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عتبہ کافر مرا اور اوسنے دندان مبارک حضرت کا شہید کیا تھا جنگ
احد مین اور زمعہ باپ تھے حضرت سودہ کے کہ بیوی تھین حضرت کی پس عتبہ مذکور نے زنا کیا زمعہ کی لونڈی سے اور اوس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا
عتبہ نے کہ نسب ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہے زانی سے جبکہ دعوی کرے وہ جیسا کہ معمول تھا ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اوسنے مرتے وقت اپنے
بھائی سعد کو کہ وہ لڑکا مجھسے ہوا ہے تو اوسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ مین سعد نے اوس لڑکے کو بموجب وصیت بھائی اپنے کے لیا اور
کہا کہ یہہ بھتیجا میرا ہے اور عبد بیٹے زمعہ کے نے کہا کہ یہہ بھائی میرا ہے اسلیے کہ میرے باپ نے اپنی لونڈی سے جنا یا غرض کہ یہہ قصہ حضرت کے آگے جا کر
عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیرے ہی لیے ہے اور تیرا بھائی ہے اسلیے کہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے یعنی اور معنی اس جملہ کے باب
الوصایا کی پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کے تفصیل سے ذکر کیے گئے ہین اور پردہ کر تو اس سے الخ یعنی اگرچہ وہ بحکم شرع بھائی تیرا ہوا اور
مشابہت اور قیافہ کو شرع میں اعتبار نہین لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کے ہے تو ورع اور احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ تو سامنے اوسکے نہ آ اور بسبب اسکے
کہ وہ پیدا کیا گیا الخ یہہ کلام راوی کا ہے یعنی حضرت نے یہہ حکم واسطے عبد بن زمعہ کے بسبب اسکے کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچھونے باپ اوسکے
ع وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا
الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ
بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا داخل ہوئے مجھپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اس حالت مین کہ خوش
تھے پس فرمایا اے عائشہ کیا نہین جانا تو نے یہہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنی مسجد مین پس جب دیکھا اسامہ اور زید کو اس حال مین کہ اوڑھے ہوئے تھے وہ دو
چادر اور ڈھانکے تھے سر اپنا اور ظاہر تھے قدم اونکے پس کہا مجزز نے کہ تحقیق یہہ قدم بعض اونکا بعض سے ہے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** یعنی ان دونون پاؤن والون مین نسبت پدری اور پسری کی ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ زید بن حارثہ کہ متبنی تھے
آنحضرت کے گورے اور خوبصورت تھے اور اسامہ بیٹا اونکا کالا تھا وہ ہم رنگ اپنی ماں کے تھا کہ وہ لونڈی تھی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تھا
پس منافق اسامہ کی نسب مین طعن کرتے تھے کہ ایسے باپ کا ایسا بیٹا کیونکر ہوا پس جب مجزز مدلجی قیافہ شناس کہ یکتاے روزگار
تھا اور آدمی کی صورت سے صفات واحوال اوسکی معلوم کرلیتا تھا دیکھا اور حکم کیا کہ عقل یون چاہتی ہے کہ یہہ دونون باپ اور بیٹے
ہون تو حضرت خوش ہوئے اسلیے کہ عرب کے نزدیک قول قیافہ شناس کا معتبر تھا سو ثابت ہوا نسب اسامہ کا ساتھ زید کے اور رشتے

یہہ نہیں کہ نزدیک ان کے قول قیافہ شناس کا معتبر ہو احکام شرع میں اثبات نسب میں اور یہہ مذہب ہمارا ہی اور نزدیک امام شافعی کے ... کہتے ہین کہ جب
قیافہ شناس کا ہی کہ اگر لونڈی مشترک درمیان دو شریکون کی بچہ جنے اور دونو دعوی نسب کا کرین تو نزدیک ... رجوع ساتھ قول
قیافہ شناس کے کرین اور جسکی نزدیک وہ بچہ دونون کا ہوگا حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہو اور وہ لونڈی ام الولد دونون کی ہو
ع وعن سعد بن ابی وقاص وابی بکرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ادعی الی غیر ابیه وهو
یعلم فالجنة علیه حرام متفق علیه اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سی کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نسبت کرے اپنی تئین طرف غیر باپ اپنے کے حال آنکہ وہ جانتا ہو کہ یہہ میرا باپ نہیں پس بہشت اوسپر
حرام ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہی یعنی اگر اعتقاد کرے حلال ہونے اوسکا یا حرام ہی یعنی اسکے کہ عذاب دیا جاوے
بقدر اس گناہ کے یا محمول ہی زجر پر یعنی از راہ تنبیہ اور روکنے کے اس سے اسطرح فرمایا ع وعن ابی هريرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن ابيه فقد كفر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض کرو اپنی باپون سی یعنی ساتھ ترک کرنے نسبت کو طرف انکی پس جس شخص نے اعراض کیا
اپنے باپ سی پس تحقیق کفران نعمت کیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایام جاہلیت مین اپنی باپون سی اعراض کرتے اور اوروں کو اپنا باپ ٹھہراتے
پس منع فرمایا حضرت نے اس سی اور نسبت کرنا اپنی تئین طرف غیر باپ کے جان بوجہ کر حرام ہی پس جسنے اعتقاد کیا مباح ہونے اسکا وہ کافر ہوا واسطے
مخالفت اجماع کے اور جسنے نہ اعتقاد کیا مباح ہونے اسکا پس معنی کفر کی دو ہین ایک تو یہہ کہ مشابہت کی اوسنی ساتھ فعل کفار کے اور
یہہ کہ کفران نعمت کیا ع وذكر حديث عائشة ما من احد اغير من الله في باب صلوة الخسوف اور تحقیق ذکر کی گئی
حدیث عائشہ کی ما من احد اغیر من اللہ باب صلوة الخسوف مین

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی هريرة انه سمع النبي صلی الله
علیه وسلم يقول لما نزلت اية الملاعنة ايما امرأة ادخلت على قوم من ليس منهم فليست من الله في شيء ولن يدخلها
الله جنته وايما رجل جحد ولده وهو ينظر اليه احتجب الله منه وفضحه على رؤس الخلائق في الاولين والاخرين رواه ابو داود
والنسائي والدارمي روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ انہون نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے جب اتری آیت لعان کی جو عورت کہ داخل کرے
ایک قوم پر اوسکو کہ نہیں ان مین سی یعنی عورت نے زنا کر کر بچہ جنا اور لگا دیا اپنی خاوند کی طرف پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کی کہ
ہو دین خدا سی اور رحمت اوسکی سی اور ہرگز نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی اپنی بہشت مین یعنی ساتھ مقربین اور نیکوں کے اور جو شخص کہ انکار
کرے بیٹے کا یعنی اوسکی بیوی نے بچہ جنا اور وہ کہتا ہی کہ میرا نہیں حرامی ہی حال آنکہ وہ دیکھتا ہی طرف اوسکی یعنی جانتا ہی کہ یہہ میرا ہی پردہ
کریگا اللہ تعالی اوس سی یعنی اوسکو خدا کا دیدار نہوگا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلائق کی اگلی اور پچھلوں مین یعنی روز محشر کے میدان قیامت
تمام خلائق اگلی پچھلی وہان موجود ہونگے اونکے روبرو اوسکو رسوا کریگا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے ف حاصل یہہ ہے
کہ عورت کو چاہیے کہ بدکاری نکرے اور حرام کے بچہ کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنی بچہ کا انکار کرے
عورت پر تہمت زنا کی رکہے ع وعن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان لي امرأة لا ترد
يد لامس فقال النبي صلى الله عليه وسلم طلقها فقال اني احبها قال فامسكها اذا رواه ابو داود و
النسائي وقال النسائي رفعه احد الرواة الى ابن عباس واحدهم لم يرفعه قال وهذا الحديث ليس بثابت

ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق واسطے میرے ایک عورت ہی کہ نہیں پھیرتی ہے ہاتھ چھونیوالے کا یعنی
جو کوئی اوس سے بدکاری کا ارادہ کرتا ہے اوسکا منع نہیں کرتی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دے اوسکو پھر کہا مین محبت کرتا
ہون اوس سے فرمایا پھر نفع اوٹھا اوس سے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا نسائی نے کہ پوچھا اوسکو ایک نے راویون مین سے ابن عباس تک اور وصل کیا ہے اسکو
ایک نے راویون مین سے نہین پوچھا اسکو اور وصل نہین کیا کہا نسائی نے کہ یہہ حدیث نہین ثابت ہے یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہے **ف**
اسکی تاکید کرے بدکاری اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولیٰ ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مقدم کیا طلاق دینے کو محافظت کرنے پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اوسکا بسبب اسکے کہ محبت رکھتا ہے اوس سے یا واسطے اسکے کہ اوس
سے فرزند ہی کہ شاق ہے مفارقت فرزند کی ان کو یا ہے عورت کا دین اسپر اور نہین ادا کر سکتا ہے اوسکو تو اس صورت مین جائز ہے کہ نہ طلاق دے اوسکو لیکن شرط
یہہ ہے کہ منع کرے اوسکو بدکاری سے پس اگر نہ منع کر سکے اوسکو بدکاری سے تو گنہگار ہوگا بسبب نہ طلاق دینے اوسکے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ**
عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيهِ الَّذِي يُدْعٰى لَهٗ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ
فَقَضٰى اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ
لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيبُهٗ وَلَا يَلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوهُ الَّذِي يُدْعٰى لَهٗ اَنْكَرَهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهٗ
لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعٰى لَهٗ هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْ اَمَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت
ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے دادا اپنے سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنی ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہہ کہ جو فرزند کہ
لاحق کیا گیا بعد مرنے باپ اوسکے کے وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہہ فرزند طرف اوسکے دعویٰ کیا اوسکا وارثون باپ اوسکے نے یعنی ایک شخص مر گیا بعد
اوسکے مرنیکے اوسکے وارثون نے ایک لڑکے کو کہا کہ یہہ بیٹا اوسکا ہے تاکہ وارث کرین یا نہ اوسکو پس حکم فرمایا حضرتؐ نے یہہ کہ جو فرزند ہووے ایسی
ایسی لونڈی سے کہ مالک تہا اوسکا باپ فرزند کا اوس دن کہ صحبت کی تہی اوسنے یعنی جماع وجہ حلال سے واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب مین ساتھ اوس
شخص کے کہ ملایا اوسکو یعنی جن وارثون نے ملایا تہا اونکے ساتھ ملگیا اور وارث ہوتا ہے اونکے حق مین اگر سبہون نے ملایا تہا سبہون کے حق مین وارث ہوتا ہے
اور شریک ہوتا ہے اور اگر بعضون نے ملایا تو اون بعض ہی کے حق مین وارث ہوتا ہے اور نہین واسطے اوسکے کچھ حصہ اوس میراث مین سے کہ تقسیم کی گئی پہلے
ملانے سے اور وہ چیز کہ پائی اوسنے میراث سے کہ نہین تقسیم کی گئی پس واسطے اوس لڑکے لاحق کئے گئے کے حصہ اوسکا ہے اور نہین لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہو
باپ اوسکا کہ نسبت کیا جاتا ہے طرف اوسکی انکار کرتا تہا اوسکا یعنی اپنی زندگی مین اگر اوسنے انکار کیا تہا تو بعد اوسکے مرنیکے وارثون کے ملانے سے نہین ملیگا
اور وارث نہین ہوگا پس اگر ہوا اوس لونڈی سے کہ نہین مالک تہا اوس روز کہ صحبت کی تہی اوس سے بلکہ غیر کی لونڈی سے زنا کیا تہا اوس سے پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سے کہ زنا کیا تہا اوس
پس تحقیق وہ لڑکا نہین لاحق ہوگا باپ کے ساتھ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہے طرف اوسکی خود دعویٰ کیا اوسنے اوسکا پس وہ بچہ
زنا کا ہے حرہ سے ہو یا لونڈی سے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** اگرچہ ہو وہ شخص الخ یہہ تاکید ہے پہلے حکم کی کہ جائز نہین لاحق کرنا بیچ صورت زنا کے یعنی
درصورت ہونے ولدزنا کا اگر زانی آپ دعویٰ کرے حالت حیات مین تو وارث نہین ہوتا ہے چہ جائیکہ وارث اوسکو لاحق کرین اور کہا خطابی نے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ احکام ابتدای اسلام مین فرمائے ہین کہ ایک شخص جب مر گیا تو لاحق کیا ساتھ اوسکے وارثون اوسکے نے ایک لڑکے کو
پس اوسکی طرف کہ نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوسنے انکار کیا تہا حالت حیات مین کہ یہہ میرا نہین ہے تو نہین لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتھ اوسکے اور نہ وارث
ہوگا اوسکا اور اگر اوسنے انکار نہین کیا تہا اور ہوا اوسکی لونڈی سے تو لاحق ہوگا ساتھ اوسکے اور وارث ہوگا اوسکا لیکن واسطے اوسکے اوس مال کا

نہیں شمار کیا گیا ہو اور نہیں وارث ہوگا اوسکے اوس مال کا کہ بٹ گیا پہلے لاحق کرنے اوسکے کے اور اگر غیر کی لونڈی سے ہو گا جیسے پیشتر معلوم ہو چکا ہے
اوسکا اوپر ہو چکا یا ہو گا آزاد عورت سے کہ زنا کیا تھا اوسنے تو نہیں لاحق ہو گا ساتھ اوسکے اور نہیں وارث ہوگا اوسکا اگرچہ دعوت کرے اوسکو وہ
جسکی طرف ہی میں لاحق ہوگا اسلیے کہ زنا سے نسب نہیں ثابت ہوتا ہے ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ
وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ
وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر بن عتیک سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرت یعنی اپنی آبرو وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ اور بعضی غیرت وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکھتا
ہے اوسکو اللہ وہ غیرت ہے کہ ہو مقام شک و شبہ میں یعنی جیسے بیوی یا لونڈی اوسکی بیگانوں کے گھر آتی ہو یا بیگانے اوسکے پاس آتے ہوں اور تہمت ہو پاس ہے
اور مانند اسکی اور وہ غیرت کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ پس غیرت کرنی غیر مقام شک و شبہ میں ہے یعنی جیسے کہ اوسکی خاطر میں بدگمانی کرے بغیر قرینہ اور بے
اور تحقیق بعضا تکبر وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ تعالی اور بعضا تکبر وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اوسکو پس وہ تکبر کہ دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا
ہے وقت لڑائی کے یعنی جہاد میں جب کفار سے مقابلہ ہو تو خوب اکڑے واسطے اظہار قوت اپنی کے اور حقیر جانے اونکو اور اپنی شجاعت بیان کرے اور
تکبر کرنا اوسکا نزدیک صدقہ دینے کے یعنی وقت دینے کے خوشی دل سے اور بے پروائی سے دے اور بہت دینے کو تھوڑا جانے اور
وہ کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ پس تکبر کرنا اوسکا بیچ فخر کرنے کے یعنی نسب میں اور ایک روایت میں بجای فی الفخر کے فی البغی آیا ہے یعنی تکبر کرنا ظلم میں یعنی ناحق
حق کے اور اوسکی بہت سی قسمیں ہیں نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے ف تکبر کرنا فخر نسب میں یہہ ہے کہ کہے میں اشرف ہوں نسب میں
بزرگ ہیں باپ دادا میرے حال آنکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور ایک نسخہ میں فی الفقر ہے بدلے فی الفخر کے یعنی تکبر کرنا
فقر میں یہہ بدتر ہے اوس تکبر سے کہ حالت غنا میں ہو اور یہہ تکبر کرنا حالت فقر میں برا جب ہے کہ ہو تکبر فقرا پر اور تکبر کرنا اغنیا پر اچھا ہے اسیطرح کہ
صدقہ ہے ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ
الْحَجَرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا کھڑا ہوا
ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہے زنا کیا تھا میں نے اوسکی ماں سے زمانہ جاہلیت میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دعوی کرنا اسلام میں
گئی بات جاہلیت کی یعنی اس زمانہ میں جو بچہ زنا سے پیدا ہوتا تھا اوسکا دعوی زانی کرتا تھا اور اوسسے نسب ثابت ہوتا تھا اور اسلام میں نہیں ہے بچہ
صاحب فراش کا ہے اور زناکار کے واسطے ہے محرومی یا سنگساری نقل کی یہہ ابوداود نے ف صاحب فراش یعنی جو عورت کسیکے نکاح میں ہو یا ملک میں ہو اوسکے
جو زنا سے تو نسب اوسکا اوسکے خاوند یا مالک سے ثابت ہوگا اور اگر نکاح یا ملک نہو تو بچہ ماں ہی کیطرف منسوب ہوگا ۔ مولانا علی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ وَالْمَمْلُوكَةُ
تَحْتَ الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے عمرو سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کی عورتیں ہیں کہ نہیں لعان درمیان انکے یعنی اونمیں اور اونکے
خاوندوں میں ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور دوسری عورت یہودیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کے نکاح میں ہو اور چوتھی
کہ لونڈی آزاد کے نکاح میں ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح میں عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کرے زنا کی اور

کرے تو اوس حد تہمت لگانیکی نہین ماری جاتی اسلیے اگر عورت آزاد ہو غلام کے نکاح مین ہو یا لونڈی ہو آزاد کے نکاح مین تو اونمین بہی لعان نہین ہے اور اصل اس مسئلہ مین یہہ ہی کہ لعان گواہی ہی
شمرد یہی کہ مرد وعورت دونون اہل شہادۃ سے ہون اور مملوک کافر اہل شہادۃ مین نہین اسلیے انمین لعان نہین ۱۲ منہ طا ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَتَلَاعَنَا اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ**
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اوسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالونکو لعان کرنیکا یہہ کہ رکہدے ہاتہہ اپنا
نزدیک پانچوین گواہی کے اوسکے منہ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی نقل کی یہہ نسائی نے **ف** یعنی دو مرد و عورت کہ ارادہ لعان کا
رکہتی تہی انکو حضرت نے جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اوسوقت ایک شخص کو فرمادیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پہونچے تو اوسکے منہ پر ہاتہہ رکہدینا تاکہ
پانچوین گواہی پر لعان کو پورا نکرے ظاہر ایہہ تلقین ہی اوسکو کہ ہاتہہ رکہنے سے باز رہیگا اس کہنے سے ۱۲ ع **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِيْ لَا يَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائشہ رض سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اونکے پاس سے ایک
رات یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہی کہا عائشہ نے پس غیرت کی مینے حضرت پر پہر آئے حضرت اور دیکہا اوسچیز کو کہ کرتی تہی مین پس
فرمایا کیا ہی واسطے تیرے اے عائشہ کیا غیرت کی تو نے پس کہا مینے کیا ہی واسطے میرے کہ نہ غیرت کرے مجہہ جیسی تم جیسے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
البتہ تحقیق آیا تیرے پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نے تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کیا میرے ساتہہ شیطان ہی فرمایا کہ ہان کہا مینے اور
آپکے ساتہہ بہی یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہی اللہ نے مجکو اوسپر یہانتک کہ سالم رہتا ہون مین یعنی اوسکے وسوسے یا وہ مسلمان ہوگیا ہی نقل کی یہہ
مسلم نے **ف** غیرت کی مینے حضرت پر کہ اور بیبیون کے پاس نجاوین اور متغیر ہوا حال میرا اور گہبراکر حضرت کے پیچہے پیچہے گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ
استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت وہان سے چلنے لگے تو مین دوڑکر آگے چلی آئی اور بسبب دوڑنیکے میرا دم چڑہ گیا پس دیکہا حضرت نے اوسچیز کو کہ
کرتی تہی مین یعنی دم چڑہا ہوا اور گہبراہٹ میری دیکہی اور مجہہ جیسی الخ یعنی آپ مجہسے کمال محبت رکہتی ہین اور سوکنین میری بہت ہین اور آپ متصف بجمال
کمال ظاہر و باطن ہین پس مین کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاؤن ۱۲ ع **بَابُ الْعِدَّةِ** باب ہی بیچ بیان عدۃ کے **ف** عدۃ کے معنی لغت مین ہین گنتی کے
اور شرع مین عدۃ کہتی ہین عورت کی ٹہہرنیکو بعد مرنے خاوند کے یا بعد زوال نکاح کے کہ اوسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال و شبہہ کے کہ مشابہ نکاح
کے ہی ایام مقررہ تک یعنی اگر آزاد عورتکو خاوند نے طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اوسکو حیض آتا ہی تو تین حیض تک ٹہہری رہے کسیسے نکاح نکرے اور ایسے ہی
عورۃ سے صحبت ساتہہ شبہہ کے واقع ہوا یا ساتہہ نکاح فاسد کے مانند نکاح موقت وغیرہ کی اور تفریق کیگئی یا مرگیا مرد یعنی بغیر تفریق کے اور ام ولد جسکو آزاد کیجاوے
یا مرجاوے مولی اوسکا تو اوسکی بہی عدۃ تین حیض ہین بشرطیکہ حیض کے اونمین گنتی مین آویگا وہ حیض کہ طلاق دیگئی اوسمین اور اگر حیض نآتا ہو بسبب صغر سن کے
یا انہم ہونیکے یا بڑہاپے کے تو عدۃ اوسکی تین مہینے ہین اور اگر خاوند مرجاوے تو عدۃ اوسکی چار مہینے اور دس دن ہین اور اگر لونڈی کو طلاق دی خاوند اور حیض آتا ہو
تو اوسکو عدۃ اوسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نآتا ہو تو ڈیڑہ مہینا اور خاوند اوسکا مرجاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہین اور حاملہ عورت کی عدۃ جننے تک ہی
مطلقا یعنی خاوند نے طلاق دی ہو یا مرگیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب جنی کی عدۃ سے نکل آویگی اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑی سی دیر مین جنی اور
باقی مسائل عدۃ کے فقہ مین دیکہنے چاہیین ۱۲ ع ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ الشَّعِيْرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللهِ**

صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لیس لک نفقۃ فامرھا ان تعتد فی بیت ام شریک ثم قال تلک امراۃ یغشاھا اصحابی
اعتدی عند ابن ام مکتوم فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک فاذا حللت فاذنینی قالت فلما حللت ذکرت لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان
وابا جہم خطبانی فقال اما ابو جہم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ بن زید
ثم قال انکحی اسامۃ فنکحتہ فجعل اللہ فیہ خیرا واغتبطت وفی روایۃ عنہا قال فاما ابو جہم فرجل ضراب للنساء رواہ مسلم وفی
روایۃ ان زوجہا طلقہا ثلاثا فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا نفقۃ لک الا ان تکونی حاملا روایت ہے ابی سلمہ سے کہ
فاطمہ بنت قیس سے یہہ کہ ابو عمرو بن حفص نے تین طلاقین دین فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تھی اوسکی اور ابو عمرو تھا غائب یعنی لکھ بھیجا یا کسی کے ہاتھ
بھیجا یعنی طلاق دی پس بھیجی طرف فاطمہ کے وکیل ابو عمرو کی نے جو یعنی نفقہ کے لیے پس کم جانا فاطمہ نے اون جوؤن کو اور ناراض ہوئی اوسپر
کہا وکیل نے قسم ہے اسکی کہ نہیں تیرا ہمپر کچھہ حق یعنی اسلیے کہ تجکو تین طلاقین دی ہین اور تین طلاقون والی کے لیے نفقہ کا حکم ہی نہیں ہے پس یہہ جو ہی
سلوک و احسان کے دی ہین ہمنے تجکو پہر آئی فاطمہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نہین ہے
تیری کچھہ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہ کو یہہ کہ عدۃ بیٹھی بیچ گھر ام شریک کے پہر فرمایا حضرت نے کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورۃ ہے کہ آمد و رفت رکھتے ہین اوسکے گھر
مین میرے یار یعنی جو کہ اوسکے اقربا اور اوسکی اولاد مین ہین وہ اوسکے پاس آجاتے ہین پس اوسکا گھر لائق عدۃ بیٹھنے کے نہین عدۃ بیٹھہ نزدیک ام مکتوم کے
اسلیے کہ تحقیق وہ شخص ہے اندہا رکھیگی تو کپڑے اپنے پس جس وقت کہ حلال ہو تو یعنی نکلو عدۃ سے خبر کرنا مجکو یعنی تاکہ فکر کرون تیرے نکاح کی کہا فاطمہ نے پہر جب
ہوئی مین نے ذکر کیا مینے حضرت کے روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے پیغام نکاح کا بھیجا ہے مجھے پس فرمایا حضرت نے ابو جہم نہین رکھتا لاٹھی
اپنی سے اور معاویہ پس مفلس ہے نہین مال واسطے اوسکے نکاح کر اسامہ بن زید سے پس کہا فاطمہ نے کہ ناخوش جانا مینے اوسکو پہر فرمایا حضرت نے کہ نکاح کر
پس نکاح کیا مینے اوس سے پس کردی اللہ نے اوسمین یعنی اوس نکاح مین اور اسامہ کی صحبت مین بہلائی اور رشک کی گئی مین یعنی مجھہ مین اور میان
کمال الفت آئی کہ لوگ مجھپر رشک لیجاتے تھے اور ایک روایت مین فاطمہ سے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ابو جہم مرد ہے بہت مارنیوالا عورتون کو روایت
کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فاطمہ کے خاوند نے تین طلاقین دی تہین اوسکو پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا
نہین نفقہ واسطے تیرے مگر یہہ کہ ہو تو حاملہ ف رکہیگی تو الخ یعنی احتیاج پردے کی وہان نہین ہوگی اسلیے کہ وہ اندہا ہے اور اوسکے گہر مین کوئی آتا نہین پس
پہنیا ہیں کر رکہدی یعنی نہ پہن کپڑے زینت کے عدۃ مین یا یہہ کنایہ ہے اس سے کہ نہین جائز نکلنا ایام عدۃ مین اور کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی ہے بعضی لوگون نے
ساتھہ اس حدیث کے اسپر کہ جائز ہے عورۃ کو دیکھنا طرف مرد اجنبی کی اگرچہ نہ دیکھے اوسکو اور یہہ دلیل اونکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہے جسپر جمہور ہین کہ حرام ہے عورۃ
کو دیکھنا مرد اجنبی کا جیسیکہ مرد کو حرام ہے دیکھنا عورۃ اجنبیہ کا بموجب فرمانے اللہ تعالی کے قل للمؤمنین یغضوا آخر آیۃ تک اور قل للمؤمنات یغضضن
من ابصارہن آخر آیۃ تک اور بموجب حدیث ام سلمہ کے افعمیاوان انتما اور اس حدیث فاطمہ کیسے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت نے جائز کر دیا اوسکے لیے دیکھنا ابن
ام مکتوم کا بلکہ مقصود یہہ تہا کہ تو امن سے رہیگی ابن ام مکتوم کے پاس کہ کوئی تجکو دیکھنے کا نہین اور ممانعت دیکھنے اجنبی کی اوسکو خود معلوم تہی کتاب سے پس نہ
تہی کہ وہ دیکھتی ہوگی ابن ام مکتوم کو انتہی اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے عورۃ کو دیکھنا مرد اجنبی کا سوای زیر ناف سے زیر زانو تک اگر اوس مین شہوۃ نہ ہو اور
شہوۃ ہو تو وہان دیکھنا حرام ہے اور ابو جہم نہین رکھتا لاٹھی الخ یعنی درشت خو ہے کہ مارتا ہے عورتونکو اس سے معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو وہ بوقت
مشورت ظاہر کرنا ضرور ہے
دفت حکمتی کی بیان کر دے اور اوسکو ضرر دوستی مین نہ پڑے ناخوش جانا مینے اوسکو یعنی اسامہ کو اسلیے کہ وہ حضرت کے غلام کا بیٹا تھا اور
فاطمہ قرشی تہین اور خوبصورت لیکن اسلیے کہ اسامہ محبوب و مقرب تہے حضرت کے اونکی سفارش مکرر کی اور فاطمہ نے بموجب حکم حضرت کے نکاح کیا

اسی سبب سے چین آرام پایا اوس سے اور جس عورت غیر حاملہ کو طلاق بائن دی ہو اوسکی نفقہ اور سکنی بیچ ایام عدت تک اختلاف کیا ہی علمائی کہا حضرت عمر نے اور امام ابو حنیفہ نے اور اور بعضے علمائی کہ اوسکی لیے نفقہ اور سکنی ہی سکنی تو اس آیت سے ثابت کیا ہی اسکنوهن من حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ اسلیے کہ وہ رکی ہوئی ہی اسکی سبب سے اور فرمایا حضرت عمر نے کہ نہیں چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنی نبی کی سنت کو سبب کہنی ایک عورت کی یعنی اس فاطمہ کی شاید کہ وہ بھول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اوسکو سنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی اسکی لیے سکنی اور نفقہ ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ ہوا یہ روبرو صحابہ کی یعنی یہ بمنزلہ اجماع کی ہوا اور امام احمد نے کہا کہ نہ اسکی لیے سکنی ہی اور نہ نفقہ بموجب اس حدیث کی اور کہا مالک اور شافعی نے اور اور بعضی علمائی کہ اوسکی لیے سکنی ہی بموجب قول اللہ تعالی کی اسکنوهن الخ اور نفقہ نہیں مگر یہ کہ ہو حاملہ بموجب اس حدیث کی ۔ ع **وعن** عائشة قالت ان فاطمة كانت في مكان وحش فخيف على ناحيتها فلذلك رخص لها النبي صلى الله عليه وسلم تعني في النقلة وفي رواية قالت ما لفاطمة الا تتقي الله تعني في قولها لا سكنى ولا نفقة رواه البخاري ۔ اور روایت ہی عائشہ سے کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس تہی بیچ مکان ویران کے پس خوف کیا گیا اوپر اسلیے رخصت دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ اوٹھہ آنکی مکان سے اپنی کے بیچ وقت عدة کی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت عائشہ نے کہ کیا ہی فاطمہ کو کہ نہیں ڈرتی اللہ سے مراد رکہتی تہیں حضرت عائشہ کہنے اوسکی کے کہ نہیں ہی سکنی اور نفقہ ہی نقل کی یہ بخاری نے ف تہی یہ مکان ویران کی الخ یعنی جس مکان میں فاطمہ رہتی تہیں اسمیں سبب ویرانی کے خوف تہا چور وغیرہ کا اسلیے حضرت نے وہاں سے اوٹہہ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن ام مکتوم کی غرض انکے اس بیان سے یہ تہی کہ وہ جو عدة بیٹہیں بیچ غیر گہر خاوند اپنی کے تو اس سے کوئی یہ نہ سمجہی کہ تین طلاقوں والی عورت کی لیے سکنی نہیں ہی اور جہاں چاہے وہاں عدة بیٹہے بلکہ سبب یہ تہا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہ ہی کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تہیں پیغمبر خدا سے کہ جو عورت طلاق بائن کی عدة میں ہو اوسکی لیے سکنی ہی نہ نفقہ ہی اسپر حضرت عائشہ انکار کرتی تہیں اور فرماتی تہیں خدا سے نہیں ڈرتی کہ نقل کرتی ہی پیغمبر خدا سے کہ نہیں ہی سکنی اور نہ نفقہ اسطرح سے حضرت نے نہ فرمایا ہوگا حضرت عائشہ کا بہی مذہب اسمیں مثل مذہب حضرت عمر کے تہا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہی موید ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا کہ طلاق بائن والی کے لیے سکنی بہی ہی اور نفقہ بہی ۔ ع **وعن** سعيد بن المسيب قال انما نقلت فاطمة لطول لسانها على احمائها رواه في شرح السنة ۔ اور روایت ہی سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکی نہیں کہ اوٹہائی گئی تہی فاطمہ یعنی عدت میں اپنی خاوند کے گہر سے سبب زبان درازی اپنی کے اپنی خاوند کے قرابتیوں پر نقل کی یہ شرح السنة میں ف یہ دوسرا سبب ہے فاطمہ کے اوٹہنے کا سکا ویرانی کے اوپر ذکر کیا گیا ۔ ع **وعن** جابر قال طلقت خالتي ثلاثا فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال بلى فجدي نخلك فانه عسى ان تصدقي او تفعلي معروفا رواه مسلم ۔ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تین طلاقیں دی گئی خالہ میری یعنی اور عدة میں تہیں پس ارادہ کیا یہ کہ جاویں واسطی کاٹنی میوہ کہجور کی درخت کی پس منع کیا اوسکو ایک شخص نے نکلنی سے پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اپنے احوال بیان کیا پس فرمایا حضرت نے کہ ہاں نکل اور کاٹ میوہ درخت کہجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ صدقہ دیوے تو یا کرے تو احسان نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر پہنچیگا مال تیرا بقدر نصاب کو تو دیگی تو زکوة اوسکی یا احسان کریگی کہ تصدق کریگی ہمسایوں وغیرہ پر بطور نفل کے اور بطریق تحفہ کے بہیجے گی لوگوں کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر تصدق نہ کرتی تو بہی جائز ہوتا اوسکو نکلنا اور کہا نووی نے کہ اسمیں دلیل ہی اسپر کہ عورت کو عدة طلاق بائن کی میں جائز ہی نکلنا اپنی حاجت کے لیے اور مذہب امام ابو حنیفہ کا بیچ اس کے حدیث ام عطیہ کی بیان ہوگا ۔ ع مولانا **وعن** المسور بن مخرمة ان سبيعة الاسلمية نفست بعد وفاة زوجها بليال فجاءت النبي صلى الله عليه وسلم فاستاذنته ان تنكح فاذن لها فنكحت رواه البخاري ۔ اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سے یہ کہ سبیعہ اسلمیہ جنی بچہ مرنے خاوند اپنے کے کئی دنوں بعد پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پروانگی طلب کی حضرت سے نکاح کرنے کی پس اذن دیا حضرت نے اوسکو پس نکاح کیا اوسنے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی سبیعہ حاملہ تہی جب اوسکا خاوند مرا پہر جنی وہ بعد چند روز کے پس حضرت نے اوسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور خادم نے لکہا ہی امام نے کہ اگر کسی عورت

اور انسی صفیہ رہتا ہی جیسے بامر ہوتی ہین اور نہی منعہ کی لیا اوس کو پڑیسی کی کر ز نگا جاے بعد پٹز کے کذا قال بعض الشراح من علمائنا والطیبی اور کہا ابن ہمام نے کہ یہی عورۃ عصب کو باندہے نزدیک اور جائز رکہا ہی شافعی نے میرا ہوے عصب کو اور منع کیا ہی مالک نے مہین کو بہ مولی کو اور نہ سرمہ لگاو کہا ابن ہمام نے مگر قدر یہو تو لگا دا اور اختلاف مذاہب کہ جو امین ہی جو فا: حدیث ام سلمہ کے ذکر ہو چکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سے ہین کہ عرب میں عورتین بعد پاک ہونیکے حیض سے شرمگاہ مین استعمال کرتی ہین بر بو دور ہونیکے لیے پس استعمال خوشبو سے منع فرمایا مگر دور کرنے بدبو کے لیے حائضہ کو بعد پاک ہونیکے حیض سے اجازت دی ان دو چیزون کی استعمال کرنیکی اور اس حدیث میں دلیل ہی اوپر واجب ہونے سوگ کے اوس عورت کو کہ عدت مین ہو بعد مرنے خاوند کے اور اسپر اجماع ہی سب علما کا اگرچہ اختلاف کیا ہی اونہون نے اسکی تفصیل مین پس کہی ہین شافعی اور جمہور طرف اسکی کہ برابر ہی اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو یا ثیبہ آزاد ہو یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہ کے نزدیک نہین سوگ ہی سات عورتون پر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنی اوس ام ولد پر کہ آزاد کر دیا اوسکو مولی نے اوسکا یا مر جاوے مولی ام ولد کو چھوڑ کر اور یہی عدۃ اوس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کے یا طلاق رجعی کی اور عورت کو سوگ رکھنا تین دن سے زیادہ کسی قرابتی کی مر جانیکی بعد حلال نہین سوای خاوند کے کہ اوسکے مرنیکے بعد چار مہینے اور دس دن تک سوگ رکھنا واجب ہے اور سوای خاوند کے اور قرابتیون کے مرنیکے بعد سوگ رکہنا تین دن تک مباح ہی واجب نہین اور بعد تین دن کے مباح بھی نہین پس اگر خاوند تین دن کے سوگ کو بھی منع کرے تو پہنچتا ہی اوسکو اسلیے کہ زینت کرانا حق خاوند کا ہی کہ اگر خاوند ارادہ کرے کہ بیوی زینت کرے اور وہ نہ کرے تو خاوند کی تنبیہ اور زینا ہوگا جائز ہی پس سوگ رکھنے مین اوسکا حق فوت ہوتا ہی شرع: درمختار ف سوگ کرے جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق بائن کی اور موت کی اگر ہو مکلفہ مسلمہ یا سوگ کرنے زینت کے اور پہننے زعفرانی اور کسمبی کی اور ترک کرنے استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کی مگر بسبب عذر کے جائز ہی استعمال کرنا ان کا اور نہ سوگ کرے وہ عورت کہ عدت مین ہو آزاد کی اور نکاح فاسد کی اور نہ بھیجا جاوے پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہین مضائقہ ہی کنایہ کرنے نکاح کا اور کیونکہ فائی عورت شادی کہ طلاق کی عدۃ مین اور نہ نکلے معتدہ طلاق اپنے گھر سے اصلا اور معتدہ موت نکلے دن کو اور کچھ رات مین اور رات کو رہے غیر مکان اپنے مین اور لونڈی نکلے حاجت مولی کے لیے اور عدت بیٹھے معتدہ اوس مکان مین کہ رہتی ہو اوسمین وقت فرقت کی اور موت کی مگر یہ کہ نکالی جاوے جبرا یا خوف کرے اپنے مال کا یا گر پڑے مکان کا یا نہ قادر ہو اوسکے کرایہ پر تو ان صورتون مین اور مکان مین عدۃ بیٹھنا جائز ہی اور نہین مضائقہ ہی یہ کہ ساتھ رہین میان بیوی ایک مکان مین اگرچہ ہو طلاق بائن کی عدۃ مین بشرطیکہ ہو درمیان دونون کے پردہ مگر یہ کہ خاوند ہو فاسق تو باوجود پردی کو بھی اکٹھے نہ رہین پس اگر ہو خاوند فاسق یا گھر تنگ ہو تو نکلے عورت اور اولی ہی نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر کرین مرد عورت درمیان اپنے ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حائل ہونے پر تو خوب ہی اور اگر طلاق بائن دی خاوند عورت کو یا مر جاوے سفر مین اور درمیان عورت کی اور درمیان شہر اوسکے کم ہو مدت سفر سے یعنی تین روز سے کم تو پہر آوی اپنی شہر مین اور اگر اوسمین اور اوسکے شہر مین مدت سفر ہو اور درمیان مقصد اوسکی یعنی جہان جاتی تہی کم ہو تو وہان چلی جاوی اور اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکھتی ہی چاہی ادہر جاوے چاہی وطن کو پہر آوے اوسکی ساتھ ولی ہو یا نہو اور پہر آنا خوب ہی تاکہ عدت بیٹھے خاوند کے گھر مین لیکن اگر ہو یہ کسی شہر مین تو نہ نکلے اوس جگہ سے تک کہ عدت بیٹھ لے پہر نکلے اگر ہو اوسکے لیے محرم اور کہا صاحبین نے کہ اگر ہو عورت کی ساتھ محرم تو جائز ہی اوسکو نکلنا پہلی عدت کے بھی: ملتقی الابحر: درمختار

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ کَعْبٍ اَنَّ الْفُرَیْعَۃَ بِنْتَ مَالِکِ بْنِ سِنَانٍ وَھِیَ اُخْتُ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَخْبَرَتْھَا اَنَّھَا جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُہٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِھَا فِیْ بَنِیْ خُدْرَۃَ فَاِنَّ زَوْجَھَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَہٗ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْہُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِیْ فَاِنَّ زَوْجِیْ لَمْ یَتْرُکْنِیْ فِیْ مَنْزِلٍ یَمْلِکُہٗ وَلَا نَفَقَۃً فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا

كُتِ فِي بَيْتِكِ الَّذِي أَتَاكِ فِيهِ نَعْيُ زَوْجِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ

روایت ہی زینب بنت کعب سی کہ فریعہ بنت مالک بن سنان کہ اخت ہین ابو سعید خدری کی خبر دی اسکو یعنی زینب کو یہ کہ فریعہ آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سوال میں کہ پوچھتی تھی حضرت سی یہ کہ پہر جاؤن طرف گہر اپنی کی اپنی قبیلہ بنی خدرہ میں جس واسطی کہ خاوند اسکا نکلا تھا واسطی ڈہونڈہنی غلامون اپنی کی کہ بہاگ گئی تھی پس پایا انکو اسنی طرف قدوم کی یعنی لب قدوم پر کہ ایک مقام ہی مدینہ سی چہہ میل پر سو مار ڈالا اسکو کہا فریعہ نی پس پوچہا میننی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ پہر جاؤن طرف گہر اپنی کی اسواسطی کہ میرا خاوند نہین چہوڑ گیا مجہکو بیچ گہر کی کہ مالک ہو وہ اسکا یعنی جس مکان میں رہتی ہون وہ اوسکی ملک نہین اور نفقہ بہی میری پاس نہین کہا فریعہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاں کہا فریعہ نی کہ پس پہری میں یہانتک کہ جب پہونچی میں صحن میں یا مسجد نبوی میں بلایا مجہکو حضرت نی اور فرمایا ٹہہری رہ اپنی گہر میں جسمین تیری پاس خبر مرنی کی تیری خاوند کی آئی ہی اگرچہ خاوند کی ملک نہین یہانتک کہ پہونچی کتاب اپنی مدت تک یعنی عدہ پوری ہو وی کہا فریعہ نی پس عدت بیٹہی میں اوس گہر میں چار مہینی اور دس دن نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف اس سی معلوم ہوا کہ معتدہ کو اوسکی مکان سی دوسری مکان میں جانا درست نہین بلا ضرورت اور شرح السنہ میں لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ معتدہ وفات کی اور اکثر کا اسمین دونون میں صحیح تو یہہ ہی کہ اوسکی لیی سکنی ہی اور یہی مذہب ہی عمر اور عثمان اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا اور دلیل انکی یہی حدیث ہی کہ فریعہ کو اول حضرت نی اذن دیا پہر منع کیا ساتہہ قول حضرت کی ٹہہری رہ الخ اور دوسرا قول شافعی کا یہہ ہی کہ نہین سکنی اوسکی لیی جہان چاہی عدت بیٹہی اور یہی قول ہی علی اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا اسلیی کہ حضرت نی اذن دیا فریعہ کو نقل مکان کا پہر اوسکی ٹہہری رہنی کو وہین فرمایا یہہ امر استحباب کی لیی ہی نہ وجوب کی اور مذہب امام اعظم کا بیچ دوسری فائدہ باب النفقات کی تفصیل سی ذکر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ فَقَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِيهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ وہی بیبی حضرت کی کہا آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات کی گئی ابو سلمہ یعنی اونکی خاوند کہ پہلی حضرت سی تہی اسحال میں کہ لگایا تہا میننی اپنی مونہہ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نی کہ یہہ کیا لگایا ہی تو نی عدت میں ای ام سلمہ کہا میننی نہین ہی یہہ مگر ایلوا نہین اسمین خوشبو کہ ممنوع ہی سوگ میں پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق یہہ سرخ کرتا ہی چہرہ کو یعنی اس سی چہرہ چمکنی لگتا ہی اور رنگ چہرہ کا اچہا ہو جاتا ہی پس نہ لگا اسکو مگر رات کو یعنی اسلیی کہ یہہ بعید نہین تہا قصد زینت کا اور چہڑا ڈال اسکو دن کو اور نہ کنگہی کر ساتہہ خوشبو کی یعنی نہ کر کنگہی خوشبو آلودہ اور نہ کنگہی کر ساتہہ مہندی کی اسلیی کہ مہندی رنگ ہی خاص سرخ رنگ چہڑاتا ہی اوسکا اور وہ سوگ میں ممنوع ہی اور مہندی میں خوشبو بہی ہوتی ہی کہا میننی ساتہہ کس چیز کی کنگہی کرون میں یا رسول اللہ فرمایا کنگہی کر ساتہہ بیری کی پتون کی خلاف کر تو ساتہہ اوسکی سر اپنی کو یعنی بہت ڈال وہ بالون پر حتی کہ ڈہانپ لی تیری بالون کو جیسا کہ غلاف ڈہانپ لیتا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہ لگاوی عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا ہی غیر خوشبو میں مانند تیل زیتون اور زیت وغیرہ کی پس ہمارے نزدیک اور شافعی کی نزدیک یہہ بہی نہ لگاوی مگر بضرورت اسلیی کہ اسمیں بہی زینت ہی

ص ۴۰
ص ۴۱
ص ۴۲

الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو عورت کہ مر جاے خاوند اوسکا نہ پہنے کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گیرو کا اور نہ پہنے زیور اور نہ رنگے بال اپنے ہاتھ پانون مہندی
سے اور نہ سرمہ لگاوے نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** نہیں مضایقہ ہی ساتھ پہننے سیاہ اور خاکستری رنگ کے اور کسنبی پرانی کہ خوشبو
آتی ہوا وسمین کذا فی الدر اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جایز ہی عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑے کا سبب عذر کے مانند کہجلی اور جوئیں اور بیماری کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِی الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ
الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ اِلٰی زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اِنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ
فِی الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی سلیمان بن یسار سے کہ احوص
مر گیا تہا شام مین اوس وقت کہ داخل ہوئی عورت اوسکی بیچ خون تیسری حیض کے اور تحقیق طلاق دی تہی اوسکو احوص نے یعنی پہلی مرنیکے پس لکہا معاویہ
بن ابی سفیان نے طرف زید بن ثابت کی پوچہتے تہی زید سی یہہ مسئلہ پس لکہا طرف معاویہ کی زید نے یہہ کہ تحقیق وہ عورت جس وقت کہ داخل ہوئی بیچ خون
کے تیسرے حیض سے پس تحقیق وہ الگ ہو گئی احوص سے اور الگ ہوا وہ اوس سے نہ وارث ہو احوص اوسکا اور نہ وارث ہو وہ
احوص کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** طلاق دی تہی الخ اور عدۃ مبہمی تہی وہ ساتہہ تین حیضون کی جیسیکہ حکم عدۃ طلاق کا ہی اور اب کہ خاوند
مر گیا عدۃ موت ساتہہ چار مہینے اور دس دن کی بیٹہنی چاہیے پس یہہ مسئلہ معاویہ نے زید سے پوچہہ بہیجا کہ آیا اس صورت مین عورت وارث
اوسکی ہوگی یا نہیں پس یہی جواب لکہا معاویہ کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا الخ یعنی دیکہتی خون تیسرے حیض کو الگ ہو گئی اور خلاص
ہوئی قید مرد کے سے اور وہ مرد الگ ہوا اوس سے یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار گذرنی اکثر عدت کی یا شروع ہونی تیسرے حیض کے
پر عدت وفات ساتہہ ہو وارث نہیں ہوگا وہ مرد اس عورت کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مر جاتی اور وارث نہیں ہوگی وہ عورت اس مرد کی کہ مر گیا
جیسیکہ صورت مذکورہ مین ہی اور اس حدیث مین مقصود سوال کرنا میراث سے تہا اس صورت مین اور احتمال ہی کہ سوال عدت سے ہو کہ عدۃ طلاق ہی یعنی
عدت وفات کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاری نے لکہا ہی کہ کہا طیبی نے کہ اس سے صریحا معلوم ہوتا ہی کہ مراد قروء ثلثہ سے بیچ قول اللہ تعالی کے والمطلقات
یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء طہر ہین کہتا ہون مین کہ یہہ مذہب صحابی کا ہی حال آنکہ نقل کیا گیا ہی اسی خلاف اوسکی بہی اور یہہ نہیں معلوم ہوا کہ معاویہ نے عمل کیا
زید کی قول پر یا نہیں کیا اور ہمارے نزدیک مراد قروء سی حیض ہین چنانچہ خلفای راشدین کا اور اکثر صحابہ کا یہی قول ہی اور تیرہ صحابیون سے منقول
ہی کہ کہتی تہی کہ آدمی احق ہی اپنی بیوی کا یہانتک کہ نہاوے تیسری حیض سی پس اس سی بہی معلوم ہوا کہ مراد قروء سی حیض ہین اور بہت سی
دلیلین اپنی مذہب کی لکہی ہین ملا علی قاری نے مرقاۃ مین **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ
حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ
ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جو عورت
طلاق دی گئی پہر آیا اوسکو ایک حیض یا دو حیض پہر موقوف ہو گیا حیض اوسکا پس تحقیق انتظار کرے وہ عورت نو مہینے
اگر ظاہر ہوا اوسکو حمل پس حکم اوسکا ظاہر ہی کہ جب جنے گی عدۃ تمام ہوگی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدۃ گنے پیچہے بعد نو
مہینے کے تین مہینے پہر حلال ہو یعنی عدۃ سے نکلی نقل کی یہہ مالک نے **بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ** باب بیچ بیان
استبراء کی **ف** استبرا شرع مین کہتے ہین طلب پاکی کرنی رحم لونڈی کو حمل سے جو کوئی مالک ہو لونڈی کا بسبب خریدنے کے یا وصیت کے

یا ہبہ لی یا ارث کی حرام ہی اوسپر صحبت کرنا اوس سی اور لوازمات صحبت کی مانند مساس کی اور بوسہ لینے وغیرہ کی یہانتک کہ استبرا کرے ساتھ ایک حیض
کی اگر حیض آتا ہو اوسکو یا ساتھ گذرنے ایک مہینے کی اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتھ جننے کے اگر حاملہ ہو اور استبرا ہر حال کی ہو اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سے
خریدی ہو یا محرم سی یا نابالغ لڑکی کی سی ہو اگرچہ قیاس یہہ چاہتا تہا کہ ان صورتوں میں استبرا واجب نہو اسلیے کہ حکمت استبرا میں یہہ ہی کہ معلوم ہو جاوے
پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کے سے تا اختلاط اوسکی نطفہ کا غیر کی نطفہ کی ساتھ نہو اور ان صورتوں میں احتمال نطفہ غیر کا ہی نہیں لیکن قیاس کو ترک کیا
بسبب نص کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے بردوں کی حق میں فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نکیجاوے حاملہ یہانتک کہ جنے اور غیر حاملہ یہانتک کہ ایک
حیض کا اور یہہ ضرور ہی کہ انمیں عورتیں باکرہ اور نابالغ بہی ہونگی ۔ ع **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی الدرداء قال مر
صلی اللہ علیہ وسلم بامرأة مجح فقال عنها فقالوا امة لفلان قال ایلم بها قالوا نعم قال لقد هممت ان العنه لعنا یدخل
کیف یستخدمه وهو لا یحل له ام کیف یورثه وهو لا یحل له رواه مسلم روایت ہی ابی درداء سی کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کی
قریب تہی جننے کی پس پوچہا احوال اوسکا یعنی یہہ کہ آزاد ہی یا لونڈی ہی پس کہا اصحابہ نے کہ لونڈی ہی فلانے کی فرمایا کیا صحبت کرتا ہی اوس سی
صحابہ نے کہا ہاں فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تہا میں نے کہ لعنت کروں میں اوسکو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتھ اوسکی اوسکی قبر میں کس طرح خدمت لیگا اوس سی
حال یہہ کہ خدمت لینا فرزند کا نہیں اور خادم کرنا اوسکا نہیں حلال نہیں واسطے اوسکی یا کس طرح سی وارث کریگا اوسکا فرزند غیر کو حال یہہ کہ وارث کرنا فرزند غیر کا
نقل کی یہہ مسلم نے ف ۔ داخل ہو ساتھ یعنی لعنت ہمیشہ رہیگی اوسپر اوسکی مرنے کے بعد تک باقی رہیگی اور حضرت نے قصد لعنت کرنیکا اوسپر اسلیے کیا کہ جب
کی اپنی ایسی لونڈی سی کہ مالک ہوا اوسکا حالت حمل میں یہہ ارادہ کرنیوالا استبرا کا حال یہہ کہ وہ غرض لعنت سی اوسپر بعد ان اشارہ کیا طرف سبب
ترک کرنے استبرا کی ساتھ اس قول اپنے کے کس طرح خدمت لیگا الخ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جب صحبت کریگا لونڈی سی بغیر استبرا کی اور پیدا ہوگا
فرزند ایسی زمانے میں کہ احتمال رکہی کہ اوسکا فرزند ہی جیسے کہ چہہ مہینے میں جنی پس اگر اقرار کریگا یہہ صحبت کرنیوالا ساتھ نسب اوسکی کے
وہ اوسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہہ حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا اور احتمال رکہی ہی کہ اس صحبت کرنیوالے سی ہو پس
منکر ہوگا اوسکی نسب کا غلام رہیگا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سی اور قطع ہونا النسب کا اور یہہ بہی حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا پس
ہی استبرا واسطے تحقیق حال کے ۔ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی سعید الخدری رفعه الی النبی صلی
علیه وسلم قال فی سبایا اوطاس لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضة رواه احمد وابو داود والدارمی
روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچایا اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا بیچ قیدی پکڑی ہوئی اوطاس کی کہ نہ صحبت کیجاوے
کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنے اور نہ صحبت کیجاوے بن حمل والی بہی یہانتک کہ آجاوے ایک حیض نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نے
اور اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو بسبب صغر سن کے یا بڑی عمر کی تو استبرا کرے ساتھ ایک مہینے کی اور یہہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود
نادر ہونی اسکے اور اگر مالک ہووے لونڈی کا حالت حیض میں تو نہ شمار کرے اس حیض کو یہانتک کہ استبرا کرے ساتھ ایک حیض
اسمیں دلیل ہی اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈی میں واجب کرتا ہی استبرا کو اور یہی مذہب ہی چاروں اماموں کا اور دلیل ہی اسمیں اسپر کہ قیدی پکڑے آنے سی جاتا رہتا نکاح
ظاہر اس حدیث کا مطلق ہی کہ خاوند اوسکی ساتھ ہووے یا نہووے اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور ہمارے نزدیک اگر دونوں میاں بیوی ساتھ قیدی کرکے
تو انکا نہیں ٹوٹتا نکاح اوسکا ۔ ع وعن رویفع بن ثابت الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم حنین لا یحل لامرئ یؤمن بالله
الآخر ان یسقی ماءه زرع غیره یعنی اتیان الحبالی ولا یحل لامرئ یؤمن بالله والیوم

ت ج معمم علی امرأة من السبي حتی يستبرئها ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يبيع مغنما حتی يقسم رواه ابو داود ورواه
الترمذي الی قوله زرع غيره اور روایت ہے رویفع بیٹے ثابت انصاری کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے کہ نہیں درست
واسطے کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ پلاوے اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کھیتی غیر کی یعنی صحبت کرے عورت حاملہ
سے کہ حمل غیر کا اوسکو ہو نہیں درست اور نہیں درست واسطے اوس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ صحبت کرے عورت بندی قیدی سے
جب تک استبرا کرے اوسکو یعنی ساتھ ایک حیض کے یا ایک مہینے گذرنے کے اور نہیں درست واسطے اوس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن
آخرت کے یہ کہ بیچے غنیمت کی چیز کو یہاں تک کہ بٹ جاوے یعنی تصرف خیانت کرے غنیمت میں نقل کیا یہ ابو داود نے اور نقل کیا ترمذی نے قول اوسکے غیرہ تک

الفصل الثالث

مفسر عن مالك قال بلغني ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان يأمر باستبراء الاماء بحيضة ان كانت ممن تحيض
وثلثة اشهر ان كانت ممن لا تحيض وينهى عن سقي ماء الغير روایت ہے مالک سے کہ کہا پہنچا مجھکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ساتھ
استبرا کرنے لونڈیوں کے ساتھ ایک حیض کے اگر حیض والی ہو اور ساتھ تین مہینے کے اگر ہوں ان عورتوں میں سے کہ نہیں حیض والیاں اور منع کیا پانی پلانے غیر کے سے ف
یعنی داخل کرنے نطفہ اپنے سے اوپر نطفہ غیر کے یعنی جو کہ حمل رکھتی ہو کسیکا اوس سے صحبت نکرے اور مذہب جمہور کا یہی ٹھہرا ہے کہ اگر لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو
استبرا حاصل ہوتا ہے ساتھ ایک مہینے کے اور بعضیوں کا مذہب بسبب اس حدیث کے یہ مذہب ہے کہ ساتھ تین مہینے کی حاصل ہوتا ہے ع ح وعن ابن عمر انه
قال اذا وهبت الوليدة التي توطأ او بيعت او اعتقت فلتستبرئ رحمها بحيضة ولا تستبرئ العذراء رواهما رزين اور روایت ہے ابن عمر
سے کہ انہوں نے کہا جسوقت کہ بخشی جاوے لونڈی کہ صحبت کیجاتی تھی اوس سے یا بیچی جاوے یا آزاد کیجاوے پس چاہیے کہ پاک کرے رحم اپنے کو ساتھ ایک حیض کے اور نہ استبرا کرے
باکرہ کا نقل کیا یہ دونوں حدیثیں رزین نے ف اس حدیث پر ابن شریح نے عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں اوپر واجب نہیں استبرا باکرہ کی اور جمہور کہتے ہیں کہ اوسکے لیے
بھی استبرا ہے بسبب عام ہونے حدیث مذکور اوطاس کے جیسا کہ اوپر کہا گیا اور کہا صاحب ہدایہ نے کہ جب مر جاوے مولی ام ولد کا یا آزاد کر دے اوسکو تو عدۃ اوسکی
تین حیض ہیں اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے کہا ابن ہمام نے یعنی اگر حاملہ نہو اور نہ کسیکے نکاح میں ہو اور نہ کسیکی عدۃ میں پس اگر ہوگی حاملہ تو عدۃ اوسکی
ساتھ جننے کے ہوگی اور اگر کسیکے نکاح میں یا کسیکی عدۃ میں ہوگی تو نہیں واجب ہوگی یہ عدۃ مولی کی بسبب ظاہر ہونے فراش کے مولی سے اور یہ ہمارے
نزدیک ہے اور امام شافعی کے نزدیک عدۃ ام ولد کی ایک حیض ہے اور یہی قول امام مالک اور امام احمد کا ہے ت ع ح

باب النفقات وحق المملوك

یہ باب ہے بیچ بیان نفقوں کے اور لونڈی غلام کے حق کی ف نفقات جمع نفقہ کی ہے اور نفقہ نام ہے اوس چیز کا کہ خرچ کیجاوے اور جمع اوسکی باعتبار
انواع اوسکی ہے جیسا کہ نفقہ بیویوں کا اور اولاد کا اور والدین اور اقارب کا مثلا اور ظاہر یہ ہے کہ یہاں نفقہ عام مراد ہے واجب وغیر واجب اور مراد لونڈی
غلام کی حق سے کھلانا اور پہنانا اونکا ہے اور نہ تکلیف دینی اوس کام کی کہ نہ طاقت رکھیں اوسکی جیسا کہ سمجھا جاتا ہے حدیثوں سے ح ف واجب ہے نفقہ اور
لباس اور مکان رہنے کا بیوی کا اوپر اوسکے خاوند کے اگرچہ خاوند چھوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافرہ بڑی ہو یا چھوٹی کہ صحبت کیجاوے بشرطیکہ سپرد کر دیا ہو بیوی نے
خاوند کو نفس اپنا بیچ مکان خاوند کے یا نہ سپرد کیا ہو بسبب حق اپنے کے یا بسبب طلب کرنے خاوند کی اور مقرر کیا جاوے نفقہ ہر مہینے کا اور سپرد کیا جاوے کہ ہمیشہ
کو مقرر کیا جاوے لباس ہر چھ مہینے کا اور مقرر کیا جاوے نفقہ اور لباس اوس قدر کہ کفایت کرے عورت کو بغیر اسراف اور تنگی کے اور معتبر ہے اس میں حالت میاں بیوی
کی پس اگر دونوں تونگر ہوں تو نفقہ تونگروں کا سا واجب ہوگا اور اگر دونوں محتاج ہوں تو نفقہ محتاجوں کا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج ہے اور خاوند تونگر
یا خاوند محتاج بیوی تونگر تو بیچ میں اوسکے چاہیے یعنی تونگری سے کم اور فقیری سے زیادہ اور بعضوں نے کہا کہ اعتبار خاوند ہی کی حال کا ہے فقط اور اگر اختلاف
ہو میاں بیوی میں بیچ تنگدستی اور دوستی کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہونگے بیوی کے اور معین کرے ہے خاوند نفقہ بیوی کی ایک خادم کا اگر

تو مرد پر اوسکا اگر مفلس ہو تو نہیں ہی اور پھر نفقہ خادم کا صحیح روایت میں اور اگر مسکین کہا کہ نفقہ حالت افلاس میں خاوند کے ... پس
ہو تو گھر سے اوسکے لیے نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت میں مقرر ہوا اور پھر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسی کا لازم ہوگا اور جب نفقہ
دیکھو وسے خاوند کے گھر سے ناحق اور نہ اوسکے لیے ہی کہ قید کی گئی ہو عوض دین کے یا مار ہو کر بھیجی گئی ہو یا اوسکے
غصب کیا ہو اوسکو ایسی جگہ لے گئی ہو کہ صحبت کیجاتی تو اوس ہو یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کے اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کے ساتھ تو اوسکے لیے نفقہ
اور کرایہ سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کے گھر تو اوسکے لیے نفقہ ہی اور اگر بیمار ہوئی اپنے گھر میں بھیجی گئی یا بعد نکاح کی تو نہیں نفقہ اوسکے لیے اور
ہی ایسا کہ رکھی بیوی کو ایک مکان میں کہ خالی ہو اہل اوسکی سے اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سے اور خالی ہو اہل بیوی کے سے اور کفایت کرتا ہی
حجرہ گھر میں سے جسکے ہو اوس میں اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہنچتا ہی کہ منع کرے بیوی کو ... اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور
بیوی کے پاس دیکھنے سے طرف بیوی کی اور کلام کرنے سے ساتھ بیوی کے جب چاہیں اور صحیح یہ ہی کہ خاوند منع کرے بیوی کو
اپنے ماں باپ کے پاس جانے سے اور ماں باپ کو بیوی کے پاس ہر ہفتے میں ایک بار اور سوائے ماں باپ کے اور قرابتی محارم اوسکے جنکو منع کرے برس میں ایک بار اور
نفقہ اور سکنی واسطے اوس عورت کے کہ عدت میں ہو طلاق رجعی کی یا بائن کے اور اوسکے لیے کہ جدی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق کے اور
اور تفریق کی سبب عدم کفوت کے اور نہیں نفقہ اور سکنی واسطے اوس عورت کے کہ عدت میں ہو موت کی اور نہ اوسکی لیے کہ جدی ہو سبب گناہ کے مانند
... اور بوسہ لینے خاوند کے بیٹے کی اور اگر مرتد ہو جاوے وہ عورت کہ تین طلاقیں دی گئی ہوں ساقط ہو جاتا ہی نفقہ اوسکا نہ اگر صحبت کروائے ...

اور نفقہ لڑکی فقیر کا باپ پر واجب ہی اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوے ماں اوسکی دودھ پلانے پر مگر جبکہ نہیں ہو ماں یعنی ... دودھ نہ پیوے بچہ یا اور
دودھ پلانیوالی کو نہ ملے تو اوس صورت میں ماں پر جبر کیا جاوے اور باپ دودھ پلانیوالی نوکر رکھے اور وہ ماں پاس ہو کر دودھ پلاوے اور اگر باپ
لڑکی کی ماں کو نوکر کرے کہ دودھ پلاوے بچہ کو اسحال میں کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدت میں ہو طلاق رجعی سے تو نہیں جائز اور عدہ میں طلاق بائن
ہو تو دو روایتیں ہیں اسمیں یعنی بعضوں نے کہا جائز اور بعضوں نے کہا نہیں جائز اور بعد عدہ کی جائز ہی بلکہ وہ احق ہی اگر نہ طلب کرے زیادہ
کا اور اگر نوکر رکھی اوسکو اسحال میں کہ وہ بیوی اوسکی ہی واسطے دودھ پلانے بیٹے اپنے کے کہ غیر اوسکی سے ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ کا اور
بیٹے فقیر جا نامرد یعنی اپاہج کا باپ ہی پر واجب ہی فتوی اسی پر ہی اور بعضوں نے کہا کہ دو تہائی باپ پر ہی اور ایک تہائی ماں پر
کا یعنی باپ اور ماں اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور اگر وہ محتاج ہوں تو اولاد پر واجب ہی بشرطیکہ اولاد
ہو اسطرح کہ صدقہ لینا اونکو حرام ہو پس بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہی اور معتبر ہی اسمیں قرب و جزئیت نہ ارث پس اگر ہو کسی کی بیٹی اور
پر ہی باوجود اسکے کہ ارث دونوں کو پہنچتی ہی اور اگر ہو نواسی اور بھائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہی باوجود اسکے کہ کل ارث بھائی کو
پہنچتی ہی اور واجب ہی تونگر پر نفقہ ہر ذی رحم محرم اوسکا اگر ہو ذی رحم فقیر چھوٹا یا عورت یا جا نامرد یعنی اپاہج یا اندھا یا خوب نکر جانتا ہو
سبب نادانی کی یا بسبب ہونے اوسکی خاندانوں میں سے یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوے وہ نفقہ پر اور یہ نفقہ واجب ہوتا ہی بقدر میراث
یہانتک کہ اگر ہوں اوسکی بہنیں متفرقات تو نفقہ اسکا اونپر واجب ہوگا اسطرح جیسے کہ وہ وارث ہوتی ہیں اسکی اور معتبر ہی اسمیں اہلیت ارث کی حقیقت
کی پس نفقہ اوس شخص کا کہ اوسکا ماموں بھی ہی اور چچا کا بیٹا بھی ہی ماموں پر لازم ہوتا ہی اور نفقہ باپ کی بیوی کا اوسکے بیٹے پر ہی اور
... پر ہی اگر ہو بیٹا چھوٹا یا اپاہج اور نہیں واجب ہی نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہیں واجب ہی نفقہ ساتھ اختلاف
دین کے مگر واسطے بیوی اور قرابت ولادت کی ہی یعنی ماں باپ اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں

اختلاف دین کی بہی واجب ہی اور جائز نہی باپ کو بیچنا اسباب بیٹے کا اپنی نفقہ کے لیے اور نہین جائز بیچنا عقار یعنی زمین باغات وغیرہ کا اور نہین جائز بیچنا اسباب کا واسطی دین اپنے کے کہ بیٹی پر آتا ہو سوای نفقہ کی اور نہین جائز ماں کو بیچنا بیٹے کے مال کا اپنے نفقہ کے لیے اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بہی نہین جائز اور مالک پر واجب ہی نفقہ غلام کا پہر اگر انکار کرے مالک نفقہ کا تو کسب کرے غلام اور خرچ کرے اپنی پر اور اگر نہو اوسکی لیے کسب تو جبر کیا جاوے مالک اوسکی بیچنے پر اور جانوروں کی نفقہ مین حکم کیا جاوے دیانةً **الفصل الاول** پہلی فصل **عن عائشة** ان هندا بنت عتبة قالت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی ما یکفینی وولدی الا ما اخذت منه وهو لا یعلم فقال خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف متفق علیه روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ ہندہ بیٹی عتبہ کی نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو سفیان یعنی خاوند اوسکا مرد بخیل و حریص ہی اور نہین دیتا مجکو اسقدر کہ کفایت کرے مجکو اور میری اولاد کو مگر وہی کہ لیکر کفایت کرتا ہی مجکو دیا ہوا اوسکا اور وہ جو نہین مال اوسکے سے اس حال مین کہ وہ نجانے یعنی لیلیوں اور اوسکو خبر نکرون پس فرمایا لیلے اسقدر کہ کفایت کرے تجکو اور تیری اولاد کو موجب شرع کے یعنی اوسط کی درجہ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کے واجب ہی اور سب علما کا اجماع ہی اسپر اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین بہت سے فائدے ہین ایک تو یہہ کہ نفقہ بیوی کا اور چہوٹی اولاد محتاج کا واجب ہی اور اور یہہ کہ نفقہ بقدر حاجت کی ہو اور اور یہہ کہ جائز ہی سننا کلام اجنبی عورة کا وقت فتوی کے اور حکم دینے کی اور اور یہہ کہ جائز ہی ذکر کرنا انسان کا اسطرح کہ ناگوار ہو اوسکو جبکہ ہو فتوی طلب کرنیکے لیے اور اور یہہ کہ جسکا حق کسی پر ہو اور وہ دیتا نہو تو جائز ہی اوسکو لے لینا مال اوسکا مین سے بقدر حق اپنی کے بغیر اذن اوسکی کے اور اور یہہ کہ عورة کو بہی دخل ہی بیچ کفالہ اولاد اپنی کے اور خرچ کرنیکی اوپر اونکی باپ کی مال مین سے اور اور یہہ کہ جائز ہی بیوی کو نکلنا اپنی گہر سے اپنی حاجت کی لیے جبکہ اون کی خاوند یا جانے رضا خاوند کی ساتہ اوسکی اور اور یہہ کہ قاضی کو پہنچتا ہی یہہ کہ حکم دے ساتہ علم اپنی کے اسلیے کہ حضرت نے گواہ اوس سے طلب نکیے اور اپنی علم پر حکم دیا **وعن جابر بن سمرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعطی الله احدکم خیرا فلیبدا بنفسه واهل بیته رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیوی اللہ تعالی ایک تمہارے کو مال پس چاہیے کہ اول اپنی پر خرچ کرے اور اپنی گہر کے لوگون پر یعنی بیوی بچون پر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن ابی هریرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للمملوک طعامه وکسوته ولا یکلف من العمل الا ما یطیق رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے بندہ کی ہی کہانا اوسکا اور کپڑا اوسکا ہی اور نہ تکلیف دیا جاوے کام سے مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی واجب ہی مالک پر کہ اپنی بندہ کو دے کپڑا بقدر حاجت اوسکی اور موافق عرف شہر اپنی کے دے یعنی جیسی رسم ہو اوس شہر مین اکثر بندون کو روٹی کپڑا دینے کی موافق اوسکی یہہ بہی دے اور نہ تکلیف دیا جاوے یعنی نہ حکم کیا جاوے کام کرنیکا مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی یعنی مداومت کرنیکی اوسپر نہ یہہ کہ طاقت رکہی کرنیکی ایکدن یا دو دن یا مانند اونکی کی اور پہر عاجز ہو جاوے حاصل یہہ کہ ایسا کام کرنیکو نکہی کہ اوسکی بدن کو ضرر ظاہر ہو تجہی خیال تو کر کہ مالک حقیقی بندون کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر طاقت اونکی کی پس بندون کو بہی کہ مالک مجازی ہین چاہیے کہ اپنی مملوک پر مانند اونکی اور ہم جنس اونکی ہین یہی طریقہ جاری رکہین اور ابن عباس سے حدیث مرفوع منقول ہی کہ بردہ کر لیے مالک پر تین امر ہین شیطان کرے اوسپر نماز اوسکی مین اور نہ او تہا دے اوسکو کہانا کہاتی مین سے اور پیٹ بہر دے اوسکا خوب طرح **ع ح وعن ابی ذر** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخوانکم جعلهم الله تحت ایدیکم فمن جعل الله اخاه تحت یدیه فلیطعمه مما یاکل ولیلبسه مما یلبس ولا یکلفه من العمل ما یغلبه فان کلفه ما یغلبه فلیعنه علیه متفق علیه اور روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندی تمہاری بہائی تمہاری ہین اور مانند تمہاری یعنی بسبب دین کے اور خلقت کی کیا ہی اونکو اللہ تعالی نے زیر دست یعنی زیر حکم تمہارا اسلیے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور ترجمہ [illegible] **وعن عبد الله بن عمرو** جاءه قهرمان له فقال أعطيت الرقيق قوتهم قال لا قال فانطلق فأعطهم فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كفى بالمرء إثما أن يحبس عمن يملك قوته وفي رواية كفى بالمرء إثما أن يضيع من يقوت رواه مسلم

اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible]

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صنع لأحدكم خادمه طعامه ثم جاءه به وقد ولي حره ودخانه فليقعده معه فليأكل فإن كان الطعام مشفوها قليلا فليضع في يده منه أكلة أو أكلتين رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible]

[illegible] ف [illegible]

[illegible] **وعن عبد الله بن عمر** أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن العبد إذا نصح لسيده وأحسن عبادة الله فله أجره مرتين متفق عليه اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible] ف [illegible]

[illegible]

[illegible] **وعن أبي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعما للمملوك أن يتوفاه الله بحسن عبادة ربه وطاعة سيده نعما له متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible]

[illegible] **وعن جرير** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أبق العبد لم تقبل له صلاة وفي رواية عنه قال أيما عبد أبق فقد برئت منه الذمة وفي رواية عنه قال أيما عبد أبق من مواليه فقد كفر حتى يرجع إليهم رواه مسلم اور روایت ہی جریر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھاگتا ہی غلام [illegible]

واسطے اسکی کہ وہی نا آزاد ۔ ایک روایت مین جریر سے یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جو غلام کہ بہاگا سو بری ہوا اوس سے ذمہ اور ایک روایت مین جریر سے یون ہی کہ جو
غلام کہ بہاگا اپنے مالکون سے پس تحقیق کافر ہوا یہانتک کہ پہر آوے طرف اونکی نقل کی یہہ مسلم نے ف ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا اور عہد اوس کا
یعنی جب بہاگا طرف شہرون کفار کی اور مرتد ہوگیا تو الگ ہوگیا اوس سے عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اوسکا اور اگر بہاگا طرف کسی شہر اہل اسلام کی بغیر مرتد
ہونیکے تو نہین جائز قتل اوسکا اور یہہ حدیث اوسکی حق مین محمول ہوگی نزدیک بعد مبالغہ کے جائز ہونے مانے اوسکو اور کافر ہوا یعنی اگر حلال جانا بہاگنے کو
یعنی یہہ مین کو قریب ہے کہ ہوا یا خوف ہی دے بیچ کفر کا یا عمل کیا کافرونکا یا بالکفران کیا اپنے مالک کا ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی جو کوئی تہمت زنا کی کرے اپنی بردہ پر اور وہ بری ہو اوس چیز سے کہ کہا مارا جاویگا کوڑی مالک کو دن قیامت
کے مگر یہہ کہ ہو غلام جیسا کہ کہا مالک نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف دن قیامت کی یعنی اگرچہ دنیا مین بسبب بہتان زنا کرنیکے مملوک کو حد نہین ماری جاویگی
لیکن آخرت مین روبرو لوگون کی اوسکی یہہ فضیحتی ہوگی کہ کوڑی لگین گے اوسکو اور مگر یہہ کہ ہو غلام الخ یعنی اگر واقع مین وہ ایسا ہی تہا جیسے مالک نے کہا تو اوس
صورت مین مالک پر کوڑی نہین پڑین گے پس افسوس ہی اوپر حال اونکے جو اپنی لونڈی غلام کو گالیان دیتی ہین اور ڈرتی نہین کہ ایسے عذاب سے ع ح ق ش وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جو شخص کہ مارے اپنے غلام کو حد کہ نہین کام کیا حد کا یعنی بیگناہ مارے
یا زیادہ دیکے یا طمانچہ مارے اوسکو پس تحقیق کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ آزاد کرے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے ف طمانچہ مارنا ہر کسیکو حرام ہی ع ح وَ
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ
فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ فَقَالَ أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ
النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تہا مین مارتا اپنی غلام کو پس سنی مینے اپنی پیچہے سے آواز خبردار رہو ای ابو مسعود البتہ اللہ تعالی
زیادہ قادر ہی تجہپر تجہسے غلام پر یعنی جیسی تو قدرت رکہتا ہی غلام پر اس سے زیادہ تر اللہ تعالی قادر ہی تجہپر پس دیکہا مینے پیچہے اپنی پس ناگہان وہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تہے پس کہا مینے یا رسول اللہ یہہ آزاد ہی بسبب رضا اللہ کے پس فرمایا آگاہ ہو اگر نہ آزاد کرتا تو البتہ جلاتی تجکو آگ دوزخ کی یا البتہ لگتی تجکو آگ نقل کی یہہ مسلم نے ف لگتی
اگر مارا تو نے اوسکو از راہ ظلم کی اور معاف نہ کرا دو قصور تیرا کہا نووی نے کہ اسمین رغبت دلائی ہی اوپر نرمی کرنیکی مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا عوض مارنیکے
واجب نہین مستحب ہے بامید اسکی کہ کفارہ ہو واوس گناہ کا ع ح

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي مَالًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ إِلَى مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ
مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ اونہون نے نقل کی اپنی باپ سے اونہون نے اپنے
دادا سے یہہ کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس مال ہی اور تحقیق باپ میرا احتیاج ہی طرف مال میرے کے فرمایا تو اور مال تیرا
واسطے باپ تیری کے ہی اسواسطے کہ اولاد تمہاری بہتر کمائی تمہاری سے ہی کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف تو
اور مال تیرا الخ یعنی واجب ہی تجہپر کہ خرچ کرے مال باپ پر اور دفع کرے حاجت اوسکی اور جائز ہی باپ کو کہ تصرف کرے تیری مال مین اور اس حدیث مین دلیل
ہی اوپر واجب ہونے نفقہ باپ کی بیٹے پر اور باپ اگرچہ لے اوسی بیٹے کی مال مین سے یا صحبت کرے اوسکی لونڈی سے تو نہین حد آتی اوپر اوسکے بسبب شبہ ملک کے اور اولاد
تمہاری الخ یعنی اولاد تمہاری تمہاری کمائیون مین حلال تر اور افضل کمائی ہی پس جو کچہہ کماوے اولاد تمہاری وہ حلال ہی تمہاری لیے اور اولاد کو کمائی باپ کے

اسیلی کہا کہ حاصل ہو تی ہی بسبب جود باپ کے اور فضل سے اوسکی کی ۔ ر ح ع و عنه عن ابيه عن جده ان رجلا اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال انى فقير ليس لى شئ ولى يتيم فقال كل من مال يتيمك غير مسرف ولا مبادر ولا متاثل رواه ابو داود والنسائى وابن ماجه
روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے یہہ کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میں فقیر ہوں نہیں میرے
ہی پاس کچھ میں ہی ایک یتیم یعنی آیا اوسکے مال میں سے کہا لے پس فرمایا کہا اپنے یتیم کے مال میں سے حال یہ کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت
کے اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نہ جلدی کرنیوالا یعنی یتیم کے مال کو ہی
محتاج ہو طرف اوسکے بخوف اسکے کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چھین لیگا مال اوس سے اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالے کو جائز ہی کہ کہاوے مال یتیم اگر
فقیر ہو اور غنی کو نہیں درست اور فقیر بھی بقدر حاجت کہاوے نہ بطور اسراف اور یہہ مضمون قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہی ۔ ع ر ح ع وعن ام
سلمة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان يقول فى مرضه الصلوة وما ملكت ايمانكم رواه البيهقى فى شعب الايمان
وابو داود عن على نحوه اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تھے وہ فرماتے اپنی مرض الموت میں کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق اوسکا
کہ مالک ہوے ہاتہہ تمہارے یعنی لونڈی غلام نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور نقل کی احمد اور ابو داود نے حضرت علی سے مانند اسکے ف
پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو نماز اور حقوق اوسکی خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی غلام کا یہہ ہی کہ کہلاوے اور پہناوے اونکو
اور ناحق مارے نہیں اور برا کہے اور اسیطرح جانوروں کا بھی حق ادا کرے لکہا ہی علما نے کہ خصومت ذمی کی اور جانور کی دن قیامت کے اشد ہوگی خصومت
مسلمان کی سے ر ح وعن ابى بكر الصديق عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة سيئ الملكة رواه الترمذى وابن
ماجه اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا بہشت میں یعنی ابتدا نجات پاکر برائی
کرنیوالا اپنے مملوک سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے و عن رافع بن مكيث ان النبى صلى الله عليه وسلم قال حسن الملكة يمن
وسوء الخلق شؤم رواه ابو داود ولم ار فى غير المصابيح ما زاد عليه فيه من قوله والصدقة تمنع ميتة السوء والبر زيادة فى
روایت ہی رافع بن مکیث سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکوں سے باعث برکت ہی اور بد خلقی مملوکوں سے کرنی
بے برکتی ہی نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا مشکوۃ کے مصنف نے اور نہیں دیکہی میں نے غیر مصابیح میں وہ چیز کہ زیادتی کی صاحب مصابیح نے اس حدیث پر
یعنی یہہ قول اوسکا اور صدقہ دینا باز رکہتا ہی بری طرح کے مرنے کو اور نیکی کرنی سبب زیادتی کی ہی عمر میں ف نیکی اور خوش خلقی کرنا اس
سبب ہوتا ہی کہ جب مالک بہلائی اور خوش خلقی کرتا ہی مملوک کے ساتہہ تو وہ تابعدار اور خیر خواہ ہوتے ہیں اوسکے اور بہت سی محنت کرتے ہیں اوسکے کام میں
چیزیں باعث ہیں برکت کی ہوتی ہیں اور بد خلقی باعث بغض و نفرت کی ہوتی ہی پس ہلاک و تباہ کرتی ہیں جان و مال اور بری طرح کے مرنے سے
مفاجات ہی یعنی ناگاہ ساتہہ غفلت کے توحید و یاد حق سے اور مرگ مفاجات بری ایسی ہی کہ یکایک آجاتی ہی آدمی توبہ نہیں کرسکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان
کرنا خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی اور زیادتی عمر میں یا تو حقیقۃ ہوتی ہی کہ معلق کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہ عمر فلانے کی اتنے برس کی ہی اور اگر
طاعت اللہ تعالی کی اچھی طرح کریگا یا خلق سے اچھی طرح سلوک کریگا تو اتنے برس زیادہ ہو جاوینگے اوسکی عمر میں پس جب نیکی کرتا ہی
عمر اسقدر اور زیادتی معنوی مراد ہی کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہی عمر میں یا اوسکو مرنے کے بعد لوگ بہلائی سے یاد کریں گویا یہہ زیادتی ہی عمر میں
اور کہا سید نے کہ سمجہا جاتا ہی کلام شیخ جزری کی سے کہ یہہ حدیث جسطرح کہ مصابیح میں ہی روایت کیا ہی اسکو احمد نے تمام
پس اعتراض صاحب مشکوۃ کا صاحب مصابیح پر غیر صحیح ہی ۔ ع وعن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

احدکم خادمہ فذکر اللہ فارفعوا ایدیکم رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان لکن عندہ فلیمسک بدل فارفعوا ایدیکم اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مارے ایک تمہارا اپنے خادم کو یعنی تمہارا پس ذکر کرے وہ اللہ کو یعنی کہے مثلاً کہ خدا کے واسطے معاف کر مجکو پس تمہارا تم ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں لیکن نزدیک بیہقی کے لفظ فلیمسک ہے بدلے فارفعوا ایدیکم کے کہ مطلب دونوں لفظوں کا ایک ہی ہے **ف** اوٹھاؤ تم الخ کہا طیبی نے کہ یہہ اوس صورت میں ہے کہ مارتا ہو واسطے سکھانے کے اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اوٹھاوے ہاتھ ۔ ع **وعن ابی ایوب قال سمعت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فرق بین والدۃ وولدہا فرق اللہ بینہ وبین احبتہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے کے اوسکے جدائی ڈالیگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان محبوبوں اوسکے کے دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **ف** جدائی ڈالے یعنی ساتھ بیچنے کے اور ہبہ کے اور سوا اسکے کے یعنی مثلاً ماں کو بیچے اور چھوٹی بیٹی کو رہنے دے یا چھوٹے بیٹے کو بیچے اور ماں کو رہنے دے یا ایک کو کسی کے ہاتھ بیچے دوسرے کو کسی کے ہاتھ پس جو کوئی جدائی ڈالیگا اونمیں تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالی اوسمیں اور اوسکے محبوبوں میں یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہما میں دن قیامت کے اوس موقع میں کہ جمع ہونگے اوسمیں احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرے کی سب احباب سے اور لکہا ہے علمائے کہ خاص ماں اور بیٹی کو جو ذکر کیا اتفاقاً ذکر کیا ہے حکم یہی ہے جدا کرنے ہر چہوٹے کو ذی رحم محرم سے جو ماں ہو یا باپ یا دادا یا دادی یا بہن اور بہائی یا سوا انکے اور چہوٹے کی قید سے بڑا نکل گیا مثلاً بڑی بیٹی کو اوسکی ماں سے جدا کرنا مکروہ نہیں اور جائز رکہا ہے حنفیہ نے جدائی ڈالنی کو درمیان دو چہوٹے بہائیوں کے اور اگر دو ایک اون دو میں سے چہوٹا تو نہیں جائز اور اختلاف کیا ہے علماء نے حد بڑی ہونے میں کہ بڑا کتنی عمر میں کہلاتا ہے امام شافعی کے نزدیک تو سات برس یا آٹھ برس کا بڑا کہلاتا ہے اور ہمارے نزدیک جب بالغ ہو اور اسطرح کا بیچنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہ اور محمد رح کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہیں بیچنا بطریق ورایک روایت ان سے یہہ ہے کہ جائز نہیں کل میں نوع ح ۔ **وعن علی قال وہب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلامین اخوین** فبعت احدہما فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ما فعل غلامک فاخبرتہ فقال ردہ ردہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا بخشے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ بہائی تہے آپس میں پس بیچا میں نے ایک کو اونمیں سے پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب ہے پس خبر دی میں نے حضرت کو یعنی اوسکے بیچ ڈالنے کی پس فرمایا پہیر لے اوسکو پہیر لے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** پہیر لے یعنی فسخ کر بیع کو اور پہیر لے اوسکو تا جدائی دو بہائیوں میں واقع ہو اور لفظ پہیر لے دوبار تاکیداً فرمایا اشارہ ہے اسمیں طرف اسکے کہ یہہ امر وجوب کے لئے ہے اور بیع مکروہ تحریمی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ حکم مخصوص ساتھ ماں بیٹوں ہی کے نہیں ہے ع ح **وعنہ انہ فرق بین جاریۃ** وولدہا فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ورد البیع رواہ ابو داود منقطعا اور روایت ہے حضرت علی رض سے یہہ کہ اونہوں نے جدائی کی درمیان ایک لونڈی کی اور بیٹے اوسکے یعنی ایک کو دونوں میں سے بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پس فسخ کیا اونہوں نے بیع کو نقل کی یہہ ابو داود نے بطریق انقطاع کے **ف** امام ابو یوسف نے دلیل پکڑی ہے ساتھ ان دونوں حدیثوں کے اوپر نہ جائز ہونے بیع انکی کے ع ح **وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث من کن فیہ یسر اللہ حتفہ وادخلہ جنتہ رفق** بالضعیف وشفقۃ علی الوالدین واحسان الی المملوک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین چیزیں ہیں جس شخص میں ہوں وہ آسان کرتا ہے اللہ تعالی مرنے اوسکے کو اور داخل کریگا اوسکو بہشت اپنی میں وہ تین چیزیں یہہ ہیں نرمی کرنی ساتھ ضعیف کے اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف اپنے مملوک کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** ضعیف ازراہ جسم کے ہو یا حال کے یا عقل کے اور احسان کرنا یعنی جو کچھہ واجب ہے مالک کو اوس سے زیادہ سلوک کرنا ع **وعن**

أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهب لعلي غلاما فقال لا تضربه فإني نهيت عن ضرب أهل الصلوة وقد رأيته يصلي
لفظ المصابيح وفي المجتبى للدارقطني أن عمر بن الخطاب قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ضرب المصلين اور روایت ہے
ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا واسطے علی کے ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اسکو یعنی بے حکم شرعی اسواسطے کہ میں منع کیا گیا ہوں یعنی
رب نے منع کیا ہے مارنے نمازیوں کے سے اور دیکھا ہے میں نے اسکو نماز پڑھتے یہ لفظ جو کہ مذکور ہے مشکوۃ میں نسخہ مصابیح کے ہیں اور کتاب مجتبی میں کہ تصنیف
دارقطنی کی ہے یہ ہے کہ عمر بن الخطاب سے نقل کیا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے نمازیوں کے سے ف نہی مارنے نمازیوں کی سے
شرافت و بزرگی انکی کی ہے نزدیک خدا کے اور واسطے رعایت اکرام و توقیر انکی کے نزدیک لوگوں کے اور کہا طیبی رح نے کہ جب اللہ تعالی نے منع کیا تو بہت
مارنے سے دنیا میں تو امید ہے اسکے لطف و کرم سے کہ رسوا نہیں کریگا انکو آخرت میں ساتھ عذاب کے انشاء اللہ تعالی شرح وعن عبد الله بن
عمر قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كم نعفو عن الخادم فسكت ثم أعاد عليه الكلام فصمت فلما كانت
الثالثة قال اعفوا عنه كل يوم سبعين مرة رواه أبو داود ورواه الترمذي عن عبد الله بن عمرو اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے
کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذر کریں ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنی کی سے پس چپکے رہے حضرت
یعنی کچھ جواب نہ دیا پھر عرض کیا حضرت سے کلام مکرر پس چپ رہے پھر جب تیسری بار پوچھا تو فرمایا معاف کرو اس سے ہر روز ستر بار نقل کیا
ابو داود اور نقل کیا ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے ف ستر بار مراد اس سے کثرت ہے نہ یہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہے اس عدد میں اور چپ
رہنا حضرت کا جواب سوال اسکے سے بسبب کراہت اس سوال کی تھا کہ عفو مستحب اور اچھا ہے مطلقا مقید ساتھ حد معین کے نہیں اور یہ بھی ممکن ہے
کہ خاموشی واسطے انتظار وحی کی ہو شرح وعن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لائمكم من مملوكيكم فأطعموه
مما تأكلون واكسوه مما تكسون ومن لا يلائمكم منهم فبيعوه ولا تعذبوا خلق الله رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہے
ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کرے تمہاری لونڈی غلاموں تمہارے میں سے یعنی موافق
مزاج تمہارے کے ہو اور خدمت کرے تمہاری جیسے کہ چاہتے ہو پس کھلاؤ اسکو اس میں سے کہ جو آپ کھاتے ہو اور پہناؤ اسکو اس میں سے کہ آپ پہنتے
ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کریں تو تم بھی راضی کرو انکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہاری لونڈی غلاموں میں سے پس بیچ ڈالو اسکو اور نہ عذاب دو مخلوق
خدا کو نقل کیا ہے احمد اور ابو داود نے وعن سهل بن الحنظلية قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببعير قد لحق ظهره ببطنه فقال
اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة فاركبوها صالحة واتركوها صالحة رواه أبو داود اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا گذرے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تھی پیٹھ اسکی پیٹ اسکے سے یعنی بسبب شدت بھوک و پیاس اور کثرت سواری کی پس
فرمایا ڈرو اللہ تعالی سے بیچ حق ان چارپایوں بے زبان کے پس سوار ہو اوپر انکے اسحال میں کہ قوی اور قابل سواری کے ہوں اور چھوڑ دو انکو اس حال پر کہ
ہوں وہ نیک نقل کی ہے ابو داود نے ف ان چارپایوں بے زبان کی الخ یعنی بول نہیں سکتے ہیں کہ حال اپنی بھوک و پیاس وغیرہ کا کہیں
اور اسمیں دلیل ہے اوپر واجب ہونے خوراک دواب کی جو سوار ہو اور الخ مقصود اس سے رغبت دلانی ہے طرف خبرگیری انکی کے
اور لائق سواری کے ہوں اور چھوڑ دو انکو جب تھکنے لگے اور دانہ گھاس دو تا فربہ ہوں و سواری کے لیے
الفصل الثالث تیسری فصل عن ابن عباس قال لما نزل قوله تعالى ولا تقربوا مال اليتيم إلا بالتي هي أحسن وقوله تعالى
إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلما الآية انطلق من كان عنده يتيم فعزل طعامه من طعامه وشرابه من شرابه فجعل يفضل من

الیتیم وشرابہ شئی حبس لہ حتی یاکلہ او یفسد فاشتد ذلک علیہم فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی ویسئلونک عن الیتمی قل اصلاح لہم خیر وان تخالطوھم فاخوانکم فخلطوا طعامہم بطعامہم وشرابہم بشرابہم رواہ ابوداؤد والنسائی روایت ہی ابن عباس سی کہا جب اوترا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کے مگر ساتھ اوس خصلت کے جو کہ وہ نیک تر ہی یعنی دیانت وامانت اور اوترا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کہاتے ہین مال یتیمون کا از راہ ظلم کے آخر آیۃ تک شروع کیا اون لوگون نے کہ تہی نزدیک اونکی یتیم یعنے پرورش کرتے تہے یتیمون کی پس الگ کر دیا کہانا اونکا کہانے اپنے سے اور پینا اونکا پینے اپنے سی پس جب بچ رہتا کہانا یتیم کے سی اور پینے اوسکے سی کچہ رکہہ چہوڑتے واسطے اوسکے یہانتک کہ کہانا اوسکو یتیم پہر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہہ یتیم کے پالنے والون پر یہہ ذکر کیا اونہون نے یہہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور کا اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس وتاری اللہ تعالی نے یہہ آیۃ اور پوچہتی ہین تجہسی حال یتیمون کا سو کہہ درستی کرنی یعنی ساتہہ جدا رکہنے مال کے واسطے یتیمون کے بہتر ہی یعنی ملا دینی سی اور اگر ملا لو اونکی مال کو اپنی مال مین پس بہائی تمہارے ہین یعنی اور بہائی کا مال اگر بہائی کے مال مین مجاور ہو تو اوسکے مال مین سی دوسرے کے مال مین کچہ چلا جاوے مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نے کہانا اونکا ساتہہ کہانے اپنی کے اور پینا اونکا ساتہہ پینے اپنے کے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے ف بعد لفظ ظلما کی باقی آیۃ یون ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا اور بعد لفظ فاخوانکم کی باقی آیۃ یون ہی واللہ یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لاعنتکم حاصل یہہ کہ لوگون پر دشوار رہتا اپنی مال کو جدا رکہنا یتیمون کے مال سی اللہ صاحب نے اجازت دی مال کو ملا دینے کی اور اشارہ فرمایا واللہ یعلم المفسد الخ مین طرف اسکی کہ مال ملاؤ ولیکن خیر خواہ یتیمون کے رہو دغا فریب کر کر اونکا مال خراب کرو اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالی اور سنوارنے والے کو منقول ہی کہ امام محمد کا ایک شاگرد مر گیا اونہون نے اوسکی کتاب بیچ کر اوسکی تجہیز وتکفین مین خرچ کی لوگون نے اونسی کہا کہ اوسنے اسکی وصیت تو کی ہی نہین تہی کیون تمنے ایسا کیا اونہون نے یہی آیۃ پڑہی واللہ یعلم المفسد من المصلح ع **وعن** ابی موسی قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرق بین الوالد وولدہ وبین الاخ وبین اخیہ رواہ ابن ماجۃ والدارقطنی اور روایت ہی ابی موسی سی کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کہ جدائی ڈالے درمیان باپ اور اوسکی بیٹی کے اور درمیان دو بہائیون کے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارقطنی نے ف مراد جدائی ڈالنی سی یہی بیچ ڈالنا یا بخشدینا ایک کو دونون مین سی بشرطیکہ چہوٹا ہو بیٹا یا ایک بہائی چہوٹا ہو اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو کہ ایک کو دوسرے کی طرف سے باتین لگا کر آپسمین جہگڑا اور جدائی ڈلوادے ۱۲ مولانا **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بالسبی اعطی اھل البیت جمیعا کراھیۃ ان یفرق بینہم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائی جاتی بندی دیتے ایک ہی کو سارا گہر کا یعنی بندی مین ایک گہر کے جتنے ہوتے وہ سبکے سب ایک کو ہم مین سی تہی واسطے مکروہ رکہنی اسکے کہ جدائی ڈالین درمیان اونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انبئکم بشرارکم الذی یاکل وحدہ ویجلد عبدہ ویمنع رفدہ رواہ رزین اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ برے لوگون کے تم مین سی یعنی معلوم کرا دون تمکو کہ برا فریق تم مین کون ہی وہ فریق ہی کہ کہاوے تنہا اور مارے اپنی غلام کو یعنی ناحق اور نہ دے بخشش اپنی نقل کی یہہ رزین نے ف یعنی مسے کسیکو کچہ حاصل یہہ کہ برے لوگ وہ ہین کہ بدخلق اور بخیل ہون اور جامع صغیر مین روایت کی ابن عساکر نے معاذ سے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بری لوگون مین سے وہ ہی کہ کہا وے تنہا اور نہ دے بخشش اپنی اور سفر کرے تنہا اور مارے اپنی غلام کو کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ برے کی اس سی وہ ہی کہ بغض رکہے لوگون سی اور بغض رکہین لوگ اوس سی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ ہی کہ ڈرین لوگ اوسکی برائی سی اور نہ امید رکہین اوسکی بہلائی کی کیا نہ خبر دون تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ ہی کہ بیچے آخرۃ اپنی عوض کی دنیا کی لیے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ برے کے اس سی وہ وہ ہی کہ کہاوے دنیا کو بوسیلہ دین کے ع **وعن**

اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ اَکْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْکِیْنَ وَیَتَامٰی قَالَ نَعَمْ فَاَکْرِمُوْھُمْ کَکَرَامَۃِ اَوْلَادِکُمْ وَاَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا یَنْفَعُنَا فِی الدُّنْیَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُہٗ تُقَاتِلُ عَلَیْہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَمْلُوْکٌ یَکْفِیْکَ فَاِذَا صَلّٰی فَھُوَ اَخُوْکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جاوے گا بہشت مین برائی کرنیوالا اپنے غلام لونڈی سی کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا نہیں خبر دی تھی آپنے ہمکو یہہ کہ امت آپکی بہت ہی امتون سے باعتبار لونڈی غلام اور یتیمون کے یعنی باوجود اس کثرت کے مشکل ہی ہیں ہونا سب سی خوش خلقی کرنی اوپر خلقی کرنی فرمایا ہان یعنی البتہ بہت ہی باعتبار لونڈی غلام کی اور حسن خلق باوجود اس کثرت کی مشکل ہی لیکن اگر تم چاہتی ہو داخل ہونا جنت مین تو احسان کرو اونپر اس طرح کہ معاملہ بدخلقی کا ہو کہ وہ بیہی بسبب زیر رکھو انکو مانند عزیز کی تو وہ بانی کی یعنی رحم کیا کرو اونپر بس نکو ایسی کام کو کہ اونسی نہو سکے اور ظلم اور زیادتی کرو اونپر اور کہلاؤ انکو اوس چیز سی کہ کہاتی ہو تم کہا صحابہ نے پس کونسی چیز نفع کرتی ہی ہمکو دنیا مین فرمایا ایک گہوڑا کہ باندھ رکہی تو اوسکو اور لڑائی کرے تو اوپر اسکی بیچ راہ خدا کی اور ایک مملوک کہ کفایت کرے تجہکو یعنی تیری امور دنیا کی سرانجام کرے اور تو خدا کی عبادت سے فراغ ادا ہون پس جب نماز پڑہے مملوک پس وہ بہائی تیرا ہی یعنی مسلمان بہائی ہی بامنزلہ بہائی تیرے کے ہی پس ایسا سلوک کر اوس سے جیسا بہائی بہائی کے ساتھ کرتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یہہ جو فرمایا کہ اس امت مین لونڈی غلام اور یتیم بہت ہون گے سبب اسکا یہہ ہی کہ اس امت مین جہاد بہت ہوگا بندی بہت سی گرفتار ہونگی اور لڑکون کے باپ شہید ہونگے وہ یتیم رہ جاوینگے۔ مولانا

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحَضَانَتِہٖ فِی الصِّغَرِ

باب ہی بیچ بیان بالغ ہونے چہوٹے لڑکے کے اور بیچ بیان پرورش اوسکی کے صغر سن مین **ف** یعنی اس مین بیان ہی اسکا کہ علامت بالغ ہونے لڑکی اور لڑکے کی کیا ہی اور بیان ہی اسکا کہ بچہ کی پرورش کا حق کسکو پہنچتا ہی جاننا چاہیے کہ بالغ ہونا لڑکے کا ہوتا ہی ساتھ احتلام ہونیکے اور حمل کرا دینے کے اور انزال ہونے کے اور بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتھ احتلام کے اور حیض آنے کے اور حمل رہ جانیکی پھر اگر یہہ چیزین پائی جاوین تو جب پندرہ برس کا ہوگا لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہہ دینگے فتوی یہہ ہی اور ادنی مدت بالغ ہونے کی مرد کے لیے بارہ برس اور عورت کے لیے نو برس ہین پھر اگر قریب بالغ ہونیکے ہون دونون اور کہین کہ بالغ ہو گئے ہم تصدیق کیجاویگی دونون کی اور یہہ دونون مثل بالغ کے ہین حکم مین اور حق لڑکی کی پرورش کرنیکا اوسکی ماں کے لیے ہی بعد جبر کر سکے اور جب طلاق دی گئی ہو پھر اوسکی نانی کے لیے اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہو پھر اوسکی دادی کے لیے پھر اوسکی بہن کے لیے پھر اخیافی بہن کے لیے پھر علاتی بہن کے لیے پھر اوسکی خالہ کے لیے اسیطرح پھر اوسکی پہوپہی کے لیے اسیطرح اور بہانجیان اولی ہین بھتیجیون سے اور بھتیجیان اولی ہین پہوپہیون سے اور لونڈی آزاد ہونا اونکا پس نہین ہی حق ان مین لونڈی کے لیے اور ام ولد کے لیے اور ذمیہ مسلمہ کے ہی یہانتک کہ سمجھنے لگے لڑکا دین کو اور جو کوئی لڑکی کا غیر محرم ہی ساقط ہوجاتا ہی حق اوسکا اور محرم سے کرے تو نہین ساقط ہوتا جیسے ان نکاح کرے لڑکی کے چچا سے اور عورت کہ اپنا حق سبب ہوا اس نکاح کے کہ ساقط ہوا تہا اسلیے اوسکی حق اور رہی لڑکا نزدیک ان کی عورتون کے یہانتک کہ کہانے لگے اور کپڑے پہنی اور استنجا کرے اور اندازہ کیا گیا ہی اسکا ساتھ نو برس یا سات برس کے پہر زبردستی لے لیوی اوسکو باپ اور لڑکی کی ماں نانی پاس رہے یہانتک کہ حائضہ ہو اور نزدیک محمد کے یہانتک کہ خواہش ہو اوسکو طرف مرد کے جیسے کہ غیر ان دونانی اور دادی کے پاس رہتی ہی یہہ اور فتوی اسی پر ہی کما فی شرح الوقایہ پھر اگر عورت نہو تو حق پرورش ہی عصبات کو بحسب ترتیب کی کہ مذکور ہی میراث مین لیکن نہ دیجاوے لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند مولی عتاقہ کے اور بیٹے کے اور نہ دیجاوے فاسق بے پرواہ کو۔ مولانا عبد العزیز رح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَرَدَّنِیْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَیْہِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَاَجَازَنِیْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ھٰذَا فَرْقُ مَا بَیْنَ الْمُقَاتِلَۃِ وَالذُّرِّیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا روبرو کیا گیا مین رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہاد میں جانیکو سال جنگ احد کے کہ سنہ تین میں ہوئی اور حال یہ کہ تہا میں چودہ برس کا پس نہ لیا مجکو یعنی جہاد میں پس پیش کیا گیا میں حضرت کے روبرو پیش کیا گیا میں حضرت کے سال جنگ خندق کے اور حال یہ کہ میں پندرہ برس کا تہا پس اجازت دی مجکو یعنی جہاد میں جانیکی اسلیئے کہ پندرہ برس حد بلوغ ہیں پس کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ یہ فرق کرنیوالی ہے درمیان لڑنے والوں کے اور لڑکوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عمر بن عبد العزیز نے جب یہ حدیث سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اونکی یہہ ہے کہ جب پہنچے لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکہا جاوے نام اوسکا دفتر میں اور جو اس عمر کو نہ پہنچے وہ شمار کیا جاوے لڑکوں میں اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بلوغ ہونیکی پندرہ برس ہیں ٹ ع ح **وعن** البراء بن عازب قال صالح النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية على ثلثة اشياء على ان من اتاه من المشركين رده اليهم ومن اتاهم من المسلمين لم يردوه وعلى ان يدخلها من قابل ويقيم بها ثلثة ايام فلما دخلها ومضى الاجل خرج فتبعته ابنة حمزة تنادي يا عم يا عم فتناولها علي فاخذ بيدها فاختصم فيها علي وزيد وجعفر فقال علي انا اخذتها وهي بنت عمي وقال جعفر بنت عمي وخالتها تحتي وقال زيد بنت اخي فقضى بها النبي صلى الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلي انت مني وانا منك وقال لجعفر اشبهت خلقي وخلقي وقال لزيد انت اخونا ومولانا متفق عليه اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حدیبیہ کے تین چیزوں پر اس پر کہ جو آوے حضرت کی پاس مشرکوں میں سے پہیر دیں وہ اوسکو اونکی طرف اور جو آوے مشرکوں کی پاس مسلمانوں میں سے پہیر نہ دیں مشرک اوسکو اور صلح کی اس پر کہ آویں حضرت مکہ میں اگلی سال یعنی مدینہ سے اور قضا کریں عمرہ اپنا اور ٹہہریں اسمیں تین دن یعنی طاعت و استراحت کے لیے پس جب داخل ہوئے حضرت مکہ میں یعنی سال آئندہ اور ہو چکی مدت معینہ یعنی تین روز ارادہ کیا نکلنی کا حضرت نے یعنی مکہ سے پس لگی اونکی پیچہے بیٹی حمزہ کی پکارتی ہوئی اے چچا میرے اے چچا میرے پس ارادہ کیا پکڑنے اسکا حضرت علی نے پس پکڑ لیا ہاتہ اوسکا پس جہگڑے بیچ پرورش کرنے بیٹی حمزہ کی علی اور زید اور جعفر پس کہا حضرت علی نے میں نے پہلے لیا ہے اسکو اور وہ بیٹی میرے چچا کی بیٹی ہیں پس حق میرا ہے اور کہا حضرت جعفر نے کہ یہہ بیٹی میرے چچا کی اور خالہ اسکی میرے نکاح میں ہے اور کہا زید نے بھتیجی میری ہے پس حکم فرمایا ساتہہ لینی بیٹی حمزہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے خالہ اوسکی کی کہ جعفر کے نکاح میں تہیں اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور فرمایا واسطے حضرت علی کی کہ تو مجہسے ہے اور میں تجہسے ہوں یعنی محبت میں اور تم میں کمال اخلاص ہے اور فرمایا واسطے جعفر کے کہ مشابہ ہے تو پیدایش میری میں اور خلق میرے میں اور فرمایا زید کو کہ تو بہائی ہمارا ہے اور محب ہمارا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیبیہ نام ہے ایک جگہہ کا قریب مکہ کے جدہ کی طرف نو کوس یا دس کوس پس حضرت جب بنیت عمرہ کے مکہ کو تشریف لیجاتے تہے جب حدیبیہ میں پہنچے تو مشرکوں نے مکہ میں آنے نہ دیا اور صلح اسطرح ہوئی جیسے کہ ذکر کی گئی اور بیان مفصل اسکا باب الجہاد میں ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حضرت حمزہ چچا تہے حضرت کے اور دودہ شریک بہائی بہی تہے کہ حضرت نے اور حضرت حمزہ نے ثویبہ ابولہب کی لونڈی کا دودہ پیا تہا اسلیے حضرت حمزہ کی بیٹی نے حضرت کو چچا کہا اور حضرت جعفر بہائی تہے حضرت علی کے دس برس بڑی تہی عمر میں اونسے زید بن ثابت غلام آزاد اور متبنی تہے حضرت کے اور حضرت حمزہ اور زید میں بہائی چارہ کروایا تہا مانند اورونکے اسلیے زید نے حضرت حمزہ کی بیٹی کو بہتیجی کہا پس یہ سب صاحب جہگڑے آپس میں کہ ہر ایک چاہتا تہا پرورش کرنا حضرت حمزہ کی بیٹی کا پس حضرت نے اونکی پرورش کرنیکے لیے خالہ کو حکم فرمایا اور اون تینوں صاحبوں کی تسلی اور خوشی کے لیے یہی کلمات مذکورہ فرمائے تا آزردہ نہوں ۔ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو ان امرأة قالت يا رسول الله ان ابني هذا كان بطني له وعاء وثديي له سقاء وحجري له حواء وان اباه طلقني واراد ان ينتزعه مني فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم انت احق به ما لم تنكحي رواه احمد وابو داود روایت ہے عمرو بن شعیب سے

کرتی کی اوسنے اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق
میرا یہ بیٹا پیٹ میرا واسطے اوسکے باسن یعنی مدت تک پیٹ میں تھا اور تھی چھاتی میری واسطے اوسکے مشک یعنی مدت تک دودھ پیتا
میرا اور گود میری اوسکو لینی والی تھی یعنی مدت تک گود میں پلا اور تحقیق باپ اوسکے نے طلاق دی مجکو اور ارادہ رکھتا ہے چھین لینے کا اوسکو مجھ سے پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو زیادہ لائق ہے اوسکے ساتھ پرورش کرنے اوسکی کے جب تک کہ نہ نکاح کرے تو کسی سے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے
کہا طیبی نے کہ شاید یہ لڑکا سن تمیز کو نہ پہنچا ہوگا اسلئے ماں کو حکم کیا اوسکی پرورش کریگا اور حدیث مابعد میں جو لڑکے کو اختیار دیا تھا وہ سن تمیز کو پہنچ چکا تھا
جب تک کہ نہ نکاح کرے تو الخ یہ حدیث مطلق ہے اور علماء نے مقید کیا ہے ساتھ نکاح کرنے غیر محرم کے یعنی لڑکی کی غیر محرم سے اگر ماں نے نکاح کر لیا تو اوسکو
پرورش نہیں پہنچتا اور اگر محرم سے کرے جیسے لڑکی کے چچا سے تو اوسکو حق پرورش کا رہتا ہے بسبب قیام شفقت کے ع ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو
درمیان اوسکے باپ کے اور ماں اوسکی کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اختیار دیا کہ چاہے باپ پاس اور چاہے ماں پاس اور یہ لڑکا سن بلوغ کو پہنچ گیا تھا
اختیار دیا اور یہ حضانت کی قبیل سے تھا اور یہی حدیث ہے جو ذکر ہو چکا گذرا وہ صغیر سن تھا اور تمیز رکھتا تھا اور وہ حضانت کی قبیل سے تھا پس معلوم ہوا کہ
مدت حضانت میں لڑکے کو اختیار نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک ہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي وَنَفَعَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ
بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آئی ایک عورت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہے کہ لیجاوے بیٹے میرے کو اور حال یہ ہے کہ پلاتا ہے مجکو اور نفع دیتا ہے مجکو یعنی اس عمر کو پہنچا ہے
ہوں اوسکی خدمت سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ باپ تیرا ہے اور یہ ماں تیری ہے پس پکڑ لے ہاتھ ان دونوں میں سے جسکا
چاہے پس ہاتھ پکڑا ماں اپنی کا پس لیگئی اوسکو نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا
زَوْجُهَا فَادَّعَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهُ تَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ
فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي ابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا أَنِّي كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ
امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ مِنْ
عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ہلال بن اسامہ سے
کہ نقل کی ابی میمونہ سے کہ نام اوسکا سلیمان آزاد کیا ہوا کسیکا مدینہ والوں میں سے تھا کہا اوس وقت میں بیٹھا ہوا تھا ساتھ ابو ہریرہ کے آئی ایک عورت فارس
کی رہنے والی اوسکے ساتھ تھا بیٹا اوسکا حال یہ کہ طلاق دی تھی اوسکو اوسکے خاوند نے پس دعوی کیا خاوند اور بیوی نے اوس لڑکے کا پس فارسی زبان میں کہا
یہ کہتی تھی اے ابو ہریرہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہے یہ کہ لیجاوے میری بیٹی کو پس کہا ابو ہریرہ نے قرعہ ڈالو اسپر فارسی میں کلام کیا ابو ہریرہ نے اوس عورت سے
اس مطلب کے پھر آیا خاوند اوسکا اور کہا کون جھگڑتا ہے مجھسے بیچ مقدمہ بیٹے میرے کے پس کہا ابو ہریرہ نے یا الہی تحقیق میں نہیں کہتا یہ یعنی اپنی
طرف سے مگر تحقیق تھا میں بیٹھا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آئی حضرت کے پاس ایک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ

بہجا دی بیٹی میری کو جان اتنی نفع دیتا ہی مجکو اور پلاتا ہی مجکو پانی ابوعنبہ کے کنوین سی اور کتاب نسائی مین یون ہی کہ پلاتا ہی مجکو میٹھا پانی کہ باہر شہر کے ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اس پر پس کہا خاوند اوسکی نے کون ہی جھگڑا کرتا مجھسی بیچ بیٹی میرے کے مقدمہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوس لڑکے کو کہ یہہ ہی باپ تیرا اور یہہ ہی مان تیری پس پکڑ ساتھ ہاتھ اون دونون مین سی جسکا چاہی پس پکڑا اوسنے ہاتھ اپنی مان کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی ف ابوہریرہ نے جو فارسی مین کلام کیا اس سی معلوم ہوا کہ بعضی صحابہ بسبب اختلاط عجم لوگون کی کچھ زبان اونکی سیکھ گئے تھے اور یہہ لڑکا بھی بالغ تھا اور بالغ کو اختیار ہی جہان چاہی الگ ہو یا ہی مان باپ کے پاس پس اوسکو حضرت نے اختیار دیا اوسنے مان کے پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اوسکی بالغ ہونے پر یہہ ہی کہ اتنا دور سی پانی لاتا تھا اور غیر بالغ نادان ہوتا ہی اور کنوین مین گرجانے سی منع کیا کرتے ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہی اوسکی گر پڑیگا واللہ اعلم

کتاب العتق

کہا شیخ نے بیچ بیان آزاد کرنے غلام کے عرف شرع آزاد کرنے کی یہہ ہی کہ آزاد کرنیوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب اور کبھی ہوتا ہی گناہ جیسی کہ جب ظن غالب ہو اوسکو آزاد کرونگا اوسکو تو دار الحرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہی چوری اور قزاقی کریگا اور کبھی ہوتا ہی آزاد کرنا واجب مانند کفارہ کی اور کبھی ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکی زید کی خاطر سی یا زید کی ثواب پہنچانی کی لیے اور سیادہ وہ آزاد کرنا ہوتا ہی کہ ہو خالصا لوجہ اللہ

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق رقبۃ مسلمۃ اعتق اللہ بکل عضو منہ عضوا من النار حتی فرجہ بفرجہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کری بردہ مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلی ہر عضو بردہ کی عضو آزاد کرنیوالی کو آگ دوزخ سی یہانتک کہ ستر اوسکی کو بدلی ستر اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف بردہ مسلمان قید اسلام کی اسلیے لگائی کہ تا ثواب اوسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر ہی بعد شرک کے پس فرمایا کہ اوسکو بھی اللہ تعالی نجات دیتا ہی اور بعضی علماؤن نے لکھا ہی کہ اس سی سمجھا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کری تو چاہیے کہ خصی نہ کرنا ہو اور عورت عورت کو آزاد کری اور مرد مرد کو پس یہہ اولی ہی ۔ وعن ابی ذر قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال ایمان باللہ وجہاد فی سبیلہ قال قلت فای الرقاب افضل قال اغلاها ثمنا وانفسها عند اهلها قلت فان لم افعل قال تعین صانعا او تصنع لاخرق قلت فان لم افعل قال تدع الناس من الشر فانها صدقۃ تصدق بها علی نفسک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا پوچھا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین کہا ابوذر نے کہ کہا مین نے کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہی فرمایا وہ کہ مہنگا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک مالک اپنے کے کہا مین نے اگر نکر سکون مین یعنی از راہ عجز کے تو از راہ کسل کے فرمایا مدد کر کام کرنیوالی کی یا بنا دی واسطی اوسکے کہ نہین بنا جانتا کہا مین نے پس اگر نکر سکون مین فرمایا چھوڑ دی لوگون کو برائی سی پس تحقیق یہہ صدقہ ہی کہ خیرات کرتی ہی تو ساتھ اوسکی اپنے نفس پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہی کہ بغیر اوسکی کوئی عمل قبول ہی نہین اور جہاد بہتر ہی باعتبار اسکی کہ سبب ہی تقویت دین اور غلبہ مسلمانون کا اور نماز روزہ افضل ہی اور دوسرہ کہ مراد جہاد سی مطلق مشقت دشمنی ہی کہ شامل ہی اوس جہاد کو بھی اور طاعات کو بھی یعنی نفس پر مشقت اوٹھا دی ساتھ کرنے مامورات کی اور بچنے منہیات کی اور اوسکو جہاد اکبر فرمایا ہی پس حاصل جواب کا یہ ہوگی کہ بہترین اعمال یہی ایمان لانا اور عمل کرنا بمقتضای اوسکی جیسی کہ فرمایا قل امنت باللہ ثم استقم اور مدد کر کام کرنیوالی کی مراد کام سی یہان وہ چیز ہی کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو داخل ہی اسمین حرفہ اور تجارۃ یعنی مدد کر اوس کام کرنیکی کی کمائی ہو سبب اوسکا اوسکی عیال کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنے مین اور بنا دی اخرق یعنی کاریگر اوسکی لیے کہ کاریگری نہین کر سکتا

اور چھوڑ تو آخر یعنی کسی کو برائی نہ پہنچا کہ یہہ بھلائی تہ پہنچانی بہی خیر کرنی ہی خصوصا وقت قدرت کی بدی پر ف مراد خیر تو امید ہیست بمرتبۂ
اور ظاہر عبارت یون تہا کہ فرماتی یہہ بہی خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتھہ اوسکے لوگون پر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسی حقیقت مین خیر کرنی اپنی ہی کی تو
اوسکا اوسیکو پہنچتا ہی اسطرح فرمایا کہ خیر کرتا ہی ساتھہ او پر اپنی نفس پر ش ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ لَئِنْ کُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَۃَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَۃَ اَعْتِقِ النَّسَمَۃَ وَفُکَّ الرَّقَبَۃَ قَالَ اَوَلَیْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَۃِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِہَا وَفَکُّ الرَّقَبَۃِ اَنْ تُعِیْنَ فِیْ ثَمَنِہَا وَالْمِنْحَۃُ الْوَکُوْفُ وَالْفَیْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِکَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِکَ فَکُفَّ لِسَانَکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سکہلائیے مجکو کوئی عمل کہ داخل کری بہشت مین یعنی استدا نجات پائی میہ؟ ون کر ساتہہ فرمایا اگر کوتاہی کی تو نی بات کہنے مین تحقیق پہیلا؟ کیا تو نی سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا لیکن سوال اور مطلب بڑی لمبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچہی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہی بعد اوس تعلیم کیا اوسکو وہ عمل کہ آزاد کر جان کو یعنی بندی کو اور خلاص کر بردے کو کہا اعرابی نی کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردی کا کیا ایک نہین فرمایا نہین آزاد کرنا جان کا یہہ ہی کہ تنہا او مستقل ہووے تو ساتہہ آزاد کرنے اوسکے کے اور خلاص کرنا بردی کا یہہ ہی کہ مدد کری تو اوسکی مول مین اور دودہ دینے والی بکری دینا اور مہربانی اور احسان کرنا ناتہ دار ظالم پر کہ بجز ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکی تو یہہ پس کہلا بہوکے کو اور پلا پیاسے کو اور حکم کر ساتہہ اچہی چیز کے اور منع کر بری چیز سی پہر اگر نہ کر سکی تو یہہ پس بند کر اپنی زبان کو یعنے سب چیزون سی سوای بہلائی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف فرمایا حاصل یہہ کہ آزاد کرنا جان کا یہہ ہی کہ تو خود اپنی بردی کو آزاد کری اور خلاص کرنا بردی کا یہہ کہ اور کی بردی کے آزاد ہونے مین سعی کری کہ مدد کری اوسکی مال دینی مین یعنی ایک غلام کو اوسکی مالک نے لکہدیا کہ جب اتنی روپے مجکو ادا کریگا تو تو آزاد ہی اوس غلام کو کہتی ہین مکاتب اوس غلام کو مال دیا کہ مالک کو ادا کری یہہ ہی سعی کر لی اور کی بردی کی آزاد ہونی مین اور منحہ سی مراد ہی اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتی ہین تا کہ اوسکی دودہ سی نفع اوٹہاوی اور وکوف کہتی ہین بہت دودہ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اسکی ہی یہہ حدیث من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا الحدیث اور مراد بہلائی سی وہ چیز ہی کہ جس مین ثواب ہو پس اس صورت مین مباح بہلائی نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد بہلائی سی مباح چیز ہی کہ مقابل ہی بری کے پس اس صورت مین بہلائی شامل ہی مباح کو بہی والا نہین مستقیم ہوگا حصر ح ع مولانا

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِّیُذْکَرَ اللّٰہُ فِیْہِ بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُّسْلِمَۃً کَانَتْ فِدْیَتَہٗ مِنْ جَہَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص کہ بناوی مسجد یعنی چہوٹی یا بڑی تا کہ ذکر کیا جاوی اللہ کا اوس مین یعنی نہ نام و نمود کے لیے بنایا جاتا ہی اوسکی لیے محل تیار کیا جاتا ہی بہشت مین اور جو شخص کہ آزاد کری ایک نفس مسلمان کو ہوگا وہ نفس بدلا اوسکا آگ دوزخ سے یعنی سبب خلاصی اوسکی کا آگ دوزخ سی اور جو شخص بوڑہا ہوا بوڑہا ہونا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسا کہ ایک روایت مین ہی ہوگا وہ بڑہاپا اوسکا نور دن قیامت کی یعنی نجات پاویگا بسبب اوسکی تاریکیون او سدن کی سی نقل کی یہہ صاحب مصابیح نی شرح السنۃ مین ف۔ و اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مشکوۃ کی مصنف نی نہین پائی یہہ حدیث سوای شرح السنۃ کی اور حدیث کی کتابون مین

[illegible] ... الاسقیم فقلنا احدنا

لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی غریف بیٹی دیلمی کے سے کہ کہا آیا مین واثلہ بیٹی اسقع کے پاس اور کہا مینی کہ بیان کر مجہسے ایک حدیث کہ نہو اوسمین زیادتی اور کمی پس غصہ ہوئی واثلہ اور کہا کہ تحقیق ایک تمہارا پڑہتا ہی قرآن یعنی شب و روز حال اینکہ قرآن اوسکا لٹکا ہوا ہوتا ہی اوسکی گہر مین یعنی جب شبہہ واقع ہو کہین تو دیکہہ بہی سکتا ہی اوسمین اور باوجود اسکی زیادتی کمی ہو جاتی ہی یعنی پڑہنی مین از راہ سہو اور غلطی کی پس ہونا کمی زیادتی کا ضرور ہی کہ واقع ہوتی ہی باوجود ضبط و تکرار کے پس کہا ہمنی سوا اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا ہمنی حدیث کا کہ سنا ہو تمنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا واثلہ نی کہ آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کے کہ واجب کیا تہا اپنی نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنے کی یعنی اپنی تئین یا کسی اور کو عمداً پس فرمایا حضرت نی آزاد کرو اوسکی طرف سی یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلی ہر عضو غلام کی عضو اوس قاتل کا آگ سے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** غصہ ہوئی واثلہ اسلیے واثلہ رض یہہ سمجہی تہی کہ مراد غریف کی یہہ ہی کہ الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعینہ روایت کرین اوسپر وہ غصہ ہوئی اور کلام مذکور کہا پس غریف نے کہا کہ مراد ہماری یہہ ہی کہ روایت کرو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اوسکے متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچہہ کمی زیادتی ہو جاے اس سی معلوم ہوا کہ جایز ہی روایت کرنا حدیث کا ساتہہ معنون کے گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی سمرة بیٹی جندب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنے بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہی کہ بسبب اوسکی خلاص کی جاوی گردن نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی کسیکی غلام کو آزاد کروا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنی غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا ہو وہ مارتا ہو اوسکو بچا دینا اور چہڑا دینا سفارش کر کر بہترین صدقہ کا ہی ع

بَابُ إِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَاءِ الْقَرِيبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

باب ہی بیچ بیان آزاد کرنے غلام مشترک کی اور خرید کرنی قرابتی کی اور آزاد کرنے کی بیماری کی حالت مین **ف** آزاد کرنے غلام مشترک کی یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو آدمیون مین مثلاً اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کر دی تو دوسرا کیا کری اور اختلاف ہوا ہی آپس مین درمیان ابو حنیفہ اور صاحبین کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہی جیسکہ آدہا آزاد ہو اور آدہا غلام رہی یا نہین امام ابو حنیفہ تو کہتی ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتی ہین اس اختلاف پر احکام مذکور ہون گے آگے اور خرید کرنی قرابتی کی کہ قرابتی بمجرد خرید کرنے سے آزاد ہو جاتا ہی بغیر اسکی کہ یہہ آزاد کرے لیکن اختلاف اسمین ہی کہ مراد قرابتی سی کون ہی بیان اسکا بہی آگی آویگا اور آزاد کرنے کی بیماری مین کہ بیماری مین آزاد کرے تو حکم اوسکا کیا ہی اسکا بیان بہی آگی ہوگا ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطی آزاد کرنوالے کے مال کہ پہنچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اوسکی کو قیمت کیا جاوی غلام یعنی باقی غلام اوسپر قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کی پس دے جاوین اوسکے شریکون کو حصے اونکی اور آزاد ہووی اوسپر غلام اور اگر نہین مال اوسکی پاس پس تحقیق آزاد ہوا اوس سی جسقدر آزاد ہوا یعنی اور حصے شریکون کی مملوک ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اس پر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ بیچی شریک کا اور آزاد ہو جاویگا غلام اوسپر اور

اور معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہی اور جو کچھ نہ آزاد ہوا غلام ہی اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہیں اور تکلیف دیا جاوے شریک
آزاد کرنے حصے اپنے کے اور استسعا کیا جاوے غلام اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور مذہب امام اعظم کا باوجود یکہ قائل ہیں وہ ساتھ تجزی
اور بندگی کی یہہ ہی کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیر دے یا استسعا کرے شریک سہم یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو حصہ شریک کا نہ دے
آتا لیکن شریک یا استسعا کرے یا آزاد کردے اور ولا دونوں کی ہی اور صاحبین کہتی ہیں کہ حالت تونگری میں معتق حصہ پھیر دے شریک کا اور حالت مفلسی
میں استسعا کرے شریک غلام سے اور ولا معتق کی ہی ہوتا ہی بسبب نہ متجزی ہونے آزادی کے اور معنی استسعا کی یہہ ہیں کہ غلام تکلیف دیا جاوے کمانے کا بسبب
مال کے اور حاصل کرنے قیمت کی شریک کی اور بعضون نے کہا کہ خدمت کرے غلام شریک کی بقدر اوس حصے کے کہ اوسکی ملک ہی اور مین ہی **وعن**
اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِي عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ
غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں آزاد
کیا گیا کل اوسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطے اوسکی مال یعنی اسقدر کہ پہنچے قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پھیر دیگا اوسکا پس اگر نہو واسطے اوسکی
مال سعی کروایا جاوے غلام یعنی جو غیر اوسکی کہ آزاد ہوا ہی اسحالت میں کہ مشقت ڈالی جاوے اوسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوے ساتھ اوسکی کہ
دشوار ہو اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صاحبین کا عمل اسپر ہی **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِيْنَ
لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ
اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَذَكَرَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ بَدَلَ وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا وَفِي رِوَايَةِ
اَبِي دَاوُدَ قَالَ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک شخص نے چھ
غلام اپنی وقت مرنے اپنے کے نہ تہا واسطے اوسکے مال سوای اون غلامون کے پہر بلایا اون غلامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور حصے کیے اونکے تین پہر قرعہ ڈالا درمیان اونکے پس آزاد کیے دو غلام اور رکہے چار غلام یا آزاد کرنیوالے کے حق مین کلام سخت یعنی تہدید کی نقل کی یہہ
مسلم نے اور نقل کی یہہ نسائی نے عمران سے اور ذکر کیا اس عبارت کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا میں نے یہہ کہ نہ پڑہون میں نماز جنازہ اوسپر بجای اس عبارت کے وقال لہ قولا شدیدا
روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے یعنی واسطے تہدید و تنبیہ کے کہ اگر حاضر ہوتا میں اوسکے جنازہ پر پہلے دفن کے تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانون کے قبرستان میں
ف آزاد کیے دو غلام یعنی حکم کیا کہ دو انمیں آزاد ہیں اور چار غلام ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت میں جاری ہوتا ہی تہائی مال میں بسبب متعلق
ہونے حق وارثون کے ساتھ مال اوسکی کے اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند انکے کے جاری ہوتی ہیں تہائی مال میں اور کہا نووی نے
کہ یہہ حکم حضرت نے اسلیے کیا کہ اکثر غلام اونکے زنگی ہوتے تہے اور برابر ہوتے تہے قیمت میں کہا نووی نے کہ کہا ابو حنیفہ نے کہ آزاد ہوتا ہی
تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوے باقی میں اور حضرت نے اوس شخص پر غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننے اس فعل اوسکی کے کہ کسواسطے تصرف میں لایا
اور رعایت وارثون کی نکی اسمیں جاری کیا اوسکو تہائی سے بسبب شقت دہم کے تیسون پارونسے اسی سے معلوم ہوا کہ میت کو فعل کی تشنیع
بد کہہ سکتی ہیں اور یہہ جو وارد ہوا ہی اذکروا موتاکم بالخیر یعنی غیر اس صورت کی ہی **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهُ اِلَّا اَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں بدلا اوتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسانکا مگر اسطرح سے کہ پاوے اوسکو غلام پس خرید کرے اوسکو اور آزاد کردے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے
ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ باپ محض خریدنے کے آزاد نہیں ہوتا جب تک آزاد کرے تو آزاد ہوتا ہی اصحاب ظواہر کا عمل

حاشیہ: لیکن مذہب جمہور علما کا یہہ ہی کہ باپ آزاد ہوجاتا ہی محض خریدنے سے بلا آزاد کیے

اور جمہور اسپر ہین کہ مجرد ملک مین آنیکی آزاد ہوجاتا ہی اور حدیث کہ اول دوسری فصل مین آتی ہی صریح ہی اسمین اور اس حدیث کے یہی
معنی ہین کہا مظہر نے کہ فا یعتقہ مین سببیہ کہ یعنی پس آزاد کری اوسکو بسبب خریدنے اوسکے کہ پس نہین احتیاج ہی بعد خریدنے کے اسا
کہنی کی کہ آزاد کیا مینی بلکہ آزاد ہوجاتا ہی ساتھہ نفس خریدنی کے ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَلَمْ يَكُنْ
لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ
فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ
شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص نے انصار مین سی مدبر
کیا غلام کو اور نہ تہا اوسکے پاس کچہہ مال سوا اوس غلام کی پس پہونچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہی کہ خریدی اوسکو مجہسے پس
خریدا اوسکو نعیم بن نحام نے بدلے آٹھہ سو درہم کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی پس خریدا اوسکو نعیم
بن عبد اللہ عدوی نی آٹھہ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹھہ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دی حضرت نے وہ درہم اوس شخص کو پہر فرمایا خرچ
کر پہلی اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اوسکی پہر اگر بچ رہی کچہہ پس خرچ کر اپنی اہل وعیال پر پس اگر بچ رہی اہل وعیال تیرے سے کچہہ پس
واسطی ناتی داروں تیری کے ہی پہر اگر بچ رہی ناتی داروں تیری سے کچہہ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہی راوی یعنی تفسیر کرتا ہی اسطرح اور اسطرح
کی کہ خرچ کر آگے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے یعنی سہ دی سائلونکو کہ آگی اور داہنی اور بائین تیرے جمع ہون **ف** مدبر اوسی کہتے ہین
کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہی کہ بعد مرنے میرے کے یہہ آزاد ہی پس ایسی غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جائز ہی بنابر ظاہر حدیث
کی اور امام اعظم رح فرماتی ہین کہ مدبر دو طرح کا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ بعد مرنے
میرے کے یہہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ اس بیماری مین اگر مین مرگیا تو یہہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہہ ہی کہ نہین
جائز مالک کو نکالنا اوسکا اپنی ملک سی مگر ساتھہ آزاد کرنیکے یعنی نہ بیچنا اوسکا درست ہی اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اوسکا درست ہی اور
جائز ہی خدمت کروانی اوس سی اور لونڈی ہو تو جائز ہی اوس سی صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اوسکا بغیر رضا اوسکی کے اور جب مالک مرجاوے
تو وہ آزاد ہوجاتا ہی مالک کے تہائی مال مین سی اور اگر نہ نکل سکی تہائی مین سی تو بحساب تہائی کی آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہی اور اگر
پائی جاوی شرط یعنی وہ مرجاوی اوسی مرض مین تو وہ آزاد ہوجاتا ہی مانند آزاد ہونے مدبر مطلق کے پس اس حدیث مین وہ یہہ تاویل کرتے ہین کہ یہی
مدبر کو کہ حضرت نی بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخون مین ابن نحام ہی لکہا ہی علماء نے کہ یہہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ النحام ہی اسلیے کہ
مشتری نعیم ہی اور وہی نحام ہی یہہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ فرمایا تہا حضرت نے کہ داخل ہوا مین جنت مین پس سنی مینے اوس مین نحمہ نعیم کے اور نحمہ
کہتی ہین آواز کو نہ سوالا وملتقی ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنِ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سے
نقل کی سمرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتیدار محرم کا یعنی سبب خریدنے کی یا ہبہ کے
یا ارث کی پس وہ آزاد ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** مثلا باپ نے بیٹی کو مول لیا کہ کسیکے ملک مین تہا یا بیٹی نے
باپ کو مول لیا یا بہائی نی بہائی کو مول لیا مجرد مول لینی کی آزاد ہوجاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کی رکہی کہ بوساطت رحم

[illegible] باپ [illegible] بیٹی [illegible]

[illegible] آزاد ہو جاتی [illegible]

[illegible] آزاد [illegible] دونوں [illegible]

[illegible] اگر [illegible]

[illegible] کیا شافعی نے [illegible] آزاد ہو [illegible]

[illegible] روایت [illegible]

ابوحنیفہ [illegible] **وعن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ولدت أمة الرجل منه فهي معتقة عن دبر منه أو بعده رواه الدارمي روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی [illegible] فرمایا جس وقت کہ جنے لونڈی کسی مرد کی اس مرد سے یعنی [illegible] لونڈی آزاد ہو جاتی ہے [illegible] نقل کی [illegible] دارمی نے [illegible]

[illegible] **وعن** جابر قال بعنا أمهات الأولاد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر فلما كان عمر نهانا عنه فانتهينا رواه أبو داود روایت ہے جابر سے کہا بیچیں ہمنے امہات اولاد کو بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابو بکر صدیق کے وقت میں پھر جب کہ خلیفہ ہوئے حضرت عمر منع کیا ہمکو بیچنے انکے سے پس باز رہے ہم نقل کیا اسکو ابوداؤد نے [illegible] یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب حضرت کے عہد میں [illegible] حضرت عمر نے کیوں منع کیا جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ منسوخ ہوا اسکا حضرت کے زمانہ میں [illegible] اور حضرت کو [illegible] بیچنے کی خبر نہ پہنچی ہوگی [illegible] جب ہوا حضرت کو معلوم ہوا اور حضرت [illegible] اور احتمال یہ بھی ہے کہ [illegible] حضرت کے زمانہ میں [illegible] اور حضرت ابو بکر بھی بسبب کم [illegible] اور مشغول [illegible] منع کیا حضرت عمر نے [illegible]

[illegible] **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أعتق عبدا وله مال فمال العبد له إلا أن يشترط السيد رواه أبو داود وابن ماجه روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے غلام کو [illegible] مال [illegible] نقل کی [illegible] ابوداؤد اور ابن ماجہ نے [illegible]

[illegible] مراد یہ ہے کہ [illegible] تجارت کی [illegible] مال [illegible] گمان [illegible] آزاد ہوا [illegible] آزاد [illegible]

[illegible] آزاد ہونے [illegible] **وعن** أبي المليح عن أبيه أن رجلا أعتق شقصا من غلام فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ليس لله شريك فأجاز عتقه رواه أبو داود [illegible]

سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہہ کہ ایک شخص نے آزاد کیا ایک حصہ غلام میں سے پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہیں واسطے خدا کے کوئی شریک پس اجازت دی حضرت نے آزاد ہونے اوسکے یعنی حکم کیا ساتھ آزاد ہونے ساری غلام کے نقل کی یہہ ابو داود نے
ف یعنی جو کام کہ خدا کے لیے کریں اور جنس عبادت سے ہو اوسمیں اپنا حصہ شریک کرنا چاہیے پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور بردہ رکھنا بعض اوسکا مناسب نہیں اور آزاد ہونا الخ یہہ بظاہر دلالت کرتا ہے اوپر متجزی ہونے اعتاق کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک معنی اسکے یہہ ہیں کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرت نے ساتھ آزاد کرنے ساری غلام کی ۱۲ ح **وعن** سفينة قال كنت مملوكا لام سلمة فقالت اعتقك واشترط عليك ان تخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عشت فقلت ان لم تشترطي على ما فارقت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عشت فاعتقتني واشترطت على رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے سفینہ سے کہ کہا تہا میں ملک میں ام سلمہ کے یعنی بندہ میں پس کہا ام سلمہ نے کہ آزاد کرتی ہوں میں تجکو یعنی ارادہ کرتی ہوں میں آزاد کرنیکا اور شرط لگاتی ہوں تجہہ پر یہہ کہ خدمت کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جبتک کہ زندہ رہے پس کہا میں نے اگر نہ شرط کرتی تو مجپر تو بہی نہ جدا ہوتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جبتک کہ جیتا رہتا میں یعنی تیری شرط کرنے کی کیا حاجت ہے میں آپ حضرت کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہوں پس آزاد کیا ام سلمہ نے مجکو اور شرط لگادی مجپر خدمت حضرت کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** سفینہ غلام آزاد تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضوں نے کہا کہ غلام آزاد تہے حضرت ام سلمہ کے کہ بیوی تہیں حضرت کی اونہوں نے آزاد کیا شرط مذکور لگاکر اور سفینہ لقب تہا اونکا اور نام اونکا تہا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہ حضرت کی اور حضرت کی یاروں کی خدمت کرتے تہے اور غزوات میں بوجہ لوگوں کے اپنی پیٹہہ پر اوٹہاتے تہے اسی سبب سے سفینہ لقب انکا ہوا کہ معنی کشتی کی ہے یعنی جیسے کشتی بوجہ اوٹہاتی ہے ویسی ہی یہہ بہی بوجہ اوٹہاتے ہیں کہ یہہ ایک لشکر میں تہے کہ جنگل میں راہ بہول گیے ایک شیر پیدا ہوا اور انکے آگے آیا سفینہ نے کہا یا ابا الحارث میں سفینہ ہوں مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی اور دمکی کرنے لگا اور آگے انکے ہولیا تا منزل وکو پونہچا دیا ۱۲ ح **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المكاتب عبد ما بقي عليه من مكاتبته درهم رواه ابو داود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے اور اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ باقی رہے بدل کتابت اوسکی سے ایک درہم یعنی مثلا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اوسکو لکہہ دے کہ اسقدر روپیا جب تو ادا کریگا تو آزاد ہے پس فرمایا کہ جبتک ایک درہم اوسپر باقی رہے گی غلام ہے جب سب دیا بیباق کریگا تب آزاد ہوگا یہہ نہیں ہے کہ بحساب دیون کہ پونہچا ہے بعض اوسکا آزاد ہوجاتا ہے ۱۲ ح **وعن** ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان عند مكاتب احدكن وفاء فلتحتجب منه رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتوں سے جسوقت کہ ہو نزدیک مکاتب ایک تمہاری کے اسقدر روپیا کہ تمام بدل کتابت دے سکے پس چاہیے کہ پردہ کرے اوس سے یعنی ایک تمہاری کہ وہ مالکہ اوسکی ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگرچہ مکاتب نے جبتک کہ تمام بدل کتابت نہیں ادا کیا ہے غلام اور محرم ہے بی بی پردہ کرنا اوس سے لازم نہیں لیکن اگر اسقدر مال رکہتا ہے کہ بدل کتابت ادا کرسکتا ہے تو اوس سے پردہ کرنا چاہیے از راہ تورع اور احتیاط کے اسلیے کہ جب قدرت رکہتا ہے ادا کی تو گویا بالفعل ادا کرچکا اور ظاہر یوں ہے کہ یہہ خاص حضرت نے اپنی بیویوں کے لیے فرمایا اسلیے کہ پردہ اونکا بڑا تہا بہ نسبت اور عورتوں کے فرمایا اللہ تعالی نے لستن كاحد من النساء یعنی نہیں

ہم منشا اور عورتوں کے - ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه اور روایت ہی عمرو بن شعیب کی نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہ مکاتب کیا اپنے غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کیے اوسنے سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیے یا کہا دس دینار نہ ادا کیے یعنی بجای دس اوقیہ کے کہا دس دینار یہہ شک راوی ہے پھر عاجز ہو گیا ادا باقی سے پس وہ مکاتب غلام ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف کہا ابن ملک نے کہ یہہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنے بعض بدل کتابت کی سے مانند عاجز ہونے اوسکی کے ہے کل سے پس پہنچتا ہے مالک کو فسخ کرنا کتابت اوسکا پس ہو جاویگا غلام جیسا کہ تہا اور دلالت کرتا ہے مفہوم قول فہو رقیق کا اسپر کہ جو کچھ ادا کیا اوسنے اپنے مالک کو وہ اوسکے مالک ہی کا ہی ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ يُؤَدَّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہی مقدار اوس چیز کے کہ آزاد ہوا ہے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے اور ایک روایت ترمذی کی میں یون ہی کہ فرمایا حضرت نے دیت دیا جاوے مکاتب بساتہہ حصہ اوس چیز کہ ادا کیا ہی بدل کتابت سے آزاد کی اور باقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اوسکو ترمذی نے ف مستحق ہو مکاتب الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کے لیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے موافق اوس چیز کے کہ آزاد ہوا اوس سے جیسے کہ اگر ادا کیا آدہا بدل کتابت پہر مر گیا باپ اوسکا اوسحال میں کہ وہ آزاد تہا اور کوئی اور وارث اوسنے چہوڑا نہیں سوا اپنے مکاتب کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اوسکی آدہی مال کا یا آدہا کتابت مکاتب نے ادا کیا تہا کہ اوسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کری آدہی دیت آزاد کی اوسکی وارثوں کو اور اوسکی مالک کو آدہی کہ آدہی قیمت اوسکی ہی مثلاً کتابت کی تہی ہزار درہم پر اور قیمت اوسکی سو درہم ہی پس ادا کیے اوسنے پانسو درہم بعد ازان مار ڈالا گیا تو غلام کی وارثوں کے لیے دیے پانسو درہم کہ آدہی دیت آزاد کی ہی اور اوسکی مالک کو پچاس درہم دیے کہ آدہی قیمت اوسکی یہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مکاتب آزاد ہی بمقدار اوس چیز کے کہ ادا کی بدل کتابت سے اور اسپر عمل کیا ہے نخعی نے فقط اور کسی نے اسپر عمل نہیں کیا اور یہہ حدیث باوجود ضعیف ہونے کے معارض ہی ساتہہ دونوں حدیثوں صحیحہ کے کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذرین کہ اونسے معلوم ہوا کہ جبتک باقی ہی اوسپر کچہہ بہی ح ع ث ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ فَأَخَّرَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ أَتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے کہ اوسکی ماں نے ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پہر دیر لگائی آزاد کرنے مین صبح تک پس مر گئی کہا عبدالرحمن نے پس کہا مینے قاسم بن محمد سے کیا نفع کریگا میری ماں کو یہہ کہ آزاد کروں مین اوسکی طرف سے پس کہا قاسم نے کہ آئے سعد بن عبادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ماں میری مر گئی یعنی ناگہان جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی پس کیا نفع کریگا اوسکو یہہ کہ آزاد کروں مین بردہ اوسکی طرف سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں نفع کریگا نقل کی یہہ مالک نے ف قاسم پوتے ہین حضرت ابوبکر کے سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تہے

ایک یہہ بہی ہی اور یہاں سے معلوم کر یگا یعنی ثواب۔ سکا اسکو یوں ہی گا اعتاق ہی سا کا کر عبادت مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی اور عبادت بدنی کی ثواب پہنچنے میں خلاف ہی اور صحیح یہہ ہی کہ اوسکا بہی ثواب پہنچتا ہی ۔ع وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ نَامَهُ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهُ رِقَابًا كَثِيرَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا وفات کیگی عبد الرحمن بن ابی بکر وقت سونے کے کہ سوئے تہے اوسمین یعنی ناگہان مرگئی پس آزاد کیے بہت سے بردے اوکی طرف سے حضرت عائشہ رض نی کہ بہن اونکی تہین نقل کی یہہ مالک نی **ف** سبب بردی آزاد کریکا یا تو یہہ تہا کہ اونہون نی بردی آزاد کرنے سے فرصت وصیت کی نپائی پس حضرت عائشہ رض نے اونکی طرف سے آزاد کیے اور یا یہہ کہ ناگہانی موت مین ایک طرح کا نقصان ہے حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سی بردے آزاد کیے تا تدارک اوس نقصان کا ہو ۔ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے خریدا غلام اور شرط نکیا مال اوسکا یعنی جو اوسکے ساتہہ ہی پس نہین حق اوسمین مول لینی والی کا یعنی اسلیے کہ مال جو اوسکے ساتہہ ہی وہ ملک مالک کی ہی نقل کی یہہ دارمی نی

بَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

یہہ باب ہی بیچ بیان قسمون اور نذرون کے **ف** قسم کی تین قسمین ہین ایک تو کہلاتی ہی غموس اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر گذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصدًا جیسے کہی قسم ہی مینی یہہ کام کیا تہا یا نکیا تہا یا کہا کہ زید کی قسم اور ہم میں باتین اور واقع میں وہ کہا اوسکا جہوٹ ہو اور حکم اوس قسم کا یہی کہ گنہگار ہوتا ہی اوسکا کہانیوالا اور نہین کفارہ آتا اوسمین مگر یہہ کہ توبہ کرے اور دوسری لغو وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر ماضی پر یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کرے کہ وہ امر اسیطرح ہی جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اوسکے مثلًا کہی واللہ کیا مینے اسطرح حالانکہ نکیا تہا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہی کہ کیا ہی یا دیکہا ایک شخص کو دور سی پس کہا واللہ کہ یہہ زید ہی پس گمان کیا اوسکو زید حالانکہ وہ عمر تہا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ امید ہی کہ نہین مواخذہ ہوگا اس قسم کا کہانیوالا اور تیسری ہی منعقدہ اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی ایک کام کی کرنے پر یا نکرنے پر زمانہ آیندہ میں اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ کفارہ واجب ہوتا ہی اگر خلاف قسم کی کرے اور منعقدہ میں بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہی پورا کرنا اونکا جیسی کہ قسم کہاوی کرنے فرائض پر یا ترک زنا پر مثلا کہی قسم ہی اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑہونگا یا زنا کو چہوڑدونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی ایسی قسمین ہین کہ توڑنا اونکا واجب ہوتا ہی جیسی کہ قسم کہاوی کرنے گناہ پر یا ترک کرنے واجبات پر تو اوسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہی توڑنا اونکا جیسے کہ قسم کہاوے کہ میں کسی مسلمان سی ترک ملاقات کرونگا اور مانند اسکی کے اور سوا انکی اور قسمونکا پورا کرنا افضل ہی واسطی محافظت قسم کی اور برابر ہی واجب ہونی کفارہ مین قصدًا قسم کہانیوالا اور بہول کر قسم کہانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوی قسم کہانی مین یا قسم کے توڑنے مین اور کفارہ قسم کا یہہ ہی کہ بردہ آزاد کری یا کہانا کہلاوی دس مسکینون کو مانند اداکرنے بردہ ظہار کے اور کہلانا دو وقت کا یا لباس دیوی دس مسکینون کو ہر ایک کو اسطرح کا کپڑا دیوی کہ ڈہانک لے اکثر بدن کو صحیح یہی ہی پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پہر اگر عاجز ہو ایک انمین سی یعنی تینون چیزوں میں سی ایک بہی نکرسکی وقت ادا کرنے کفارہ کے تو تین روزے رکہے پے در پے اور نہین جائز ہی کفارہ دینا پہلی توڑ ڈالنے قسم کے اور نہین کفارہ بیچ قسم کافر کے اگرچہ قسم توڑے حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہی قسم لڑکے کی اور دیوانہ کی اور سوتی کی اور حروف قسم کی یہہ ہین و ب ت جیسے کہ کہی واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبہی یہہ حروف مقدر ہوتی لفظون مین نہین ہوتی جیسی اللہ افعل یعنی واللہ افعلہ اور قسم ہوتی ہی ساتہہ لفظ اللہ کے یا ساتہہ کسی نام کی ناموں اوسکی سی مانند رحمن اور رحیم اور جو غیر ذلک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کی مگر اون ناموں میں احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوا اللہ تعالی کی اورکی بہی نام ہوتی ہین مانند علیم اور حکیم کے یا قسم ہوتی ہی ساتہہ ایسی صفت کی صفات اللہ تعالی کی سی کہ قسم کہائی جاتی ہو ساتہہ اوسکی عرفًا مانند عزت اللہ اور جلال اللہ

اور کہا اسد اور عظمت اسد اور قدرت اسد کے ساتھ اور صفت کے کہ نہین قسم کہائی جاتی ساتھ اوسکی عرفاً مانند رحمت اور علم اور
غضب اور عذاب اسد تعالی کی اور نہین جائز ہی قسم کہانی غیر اسد کی مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز و روزہ
اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کی اور مانند انکے اور یمین اسد قسم ہی اور اسیطرح قسم ہی یہہ سوگند خدا اور سوگند کہاتا ہون
عہد اسد اور میثاق اسد اور قسم کہاتا ہون اور حلف کرتا ہون اور شہد اگرچہ نکہی لفظ اسد کے اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا مجہپر نذر ہی یا یمین ہی یا
عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کرے طرف اسد کی اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا کہ اگر کرون یہہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری
ہی اسد تعالی سے اور نہین ہوتا ہی یمین کافر ساتھ فلان قسم ہونیکی برابر ہی کہ قسم کہائی زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آیندہ کی اگر وہ جانتا ہی یہہ
ہی اور اگر ہو نزدیک اسکی یہہ کہ یہہ کفر ہی ہوجاویگا بسبب اسکی کافر واسطی راضی ہونے اسکی کی ساتھ کفر کی اور نہین ہی قسم یہہ کہنا کہ اگر کرے
شخص یہہ کام تو اوسپر غضب اسد کا ہی یا لعنت اسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چور ہی یا شراب پینے والا ہی یا کہانے والا سود کا ہی اور یہہ بہی
کہنا حق یا وحق اسد نہین قسم لیکن اسمین خلاف کیا ہی ابو یوسف نے اور نہین ہی یہہ قسم سوگند کہاتا ہون ساتھ خدا کی یا ساتھ طلاق بیوی کی
جو کوئی حرام کرے اپنی ملک کو حرام نہین ہوتی لیکن اگر مباح کریگا اوسکو تو اوسپر کفارہ آویگا مثلا کہ یہہ روٹی میری حرام کی نیچے پر ہوئی وہ حرام نہین
ہوتی لیکن جب کہاویگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہہ کہنا کہ سب حلال مجہپر حرام ہین واقع ہوتا ہی کہانی اور پینے پر اور فتوی اسپر ہی کہ
طلاق ہوجاتی ہی اوسکی بیوی پر اس کہنے سے بغیر نیت کی اور اسیکی مانند ہی یہہ کہنا کہ حلال اوسپر حرام ہی اور یہہ کہنا کہ جو کچہ دائین ہاتہہ مین
اوسپر حرام ہی اور جو کوئی ملاوے ساتھ قسم کی لفظ انشاء اسد کا تو نہین حانث اوسپر یعنی قسم نہوئی اوسکی توڑنے سے کفارہ نہین کذا فی ملتقی
الابحر اور نذر اوسکو کہتی ہین کہ واجب کرے اپنی نفس پر اوس چیز کو کہ نہین واجب لکہا ہی بعضے علمائی کہ اجماع کیا ہی مسلمانون نے اسپر کہ صحیح ہی نذر
اور واجب ہی پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہین منعقد ہوتی نذر اوسکی نزدیک شافعی اور جمہور علما کی اور کہا امام ابو حنیفہ
اور امام احمد نے کہ لازم آویگا اوسپر کفارہ قسم کا بموجب فرمانی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم کی لانذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین کذا فی الازہار
منتقی مین لکہا ہی کہ جسنی نذر کی مطلق یا معلق ساتھ ایسی شرط کی کہ ارادہ کرتا ہی ہونے اوسکی کا جیسے کہے ان شفی اسد مریضی اور یا آوے حاجی شرط لازم
ہی پورا کرنا اوسکا اور اگر معلق کرے نذر کو ساتھ ایسی شرط کی کہ نہ ارادہ کرے ہونے اوسکا تو اختیار رکہتا ہی چاہے کفارہ قسم کا دے اور چاہے پورا کرے
اوسکو مثلا کہا تہا کہ اگر زنا کرون تو بردہ آزاد کرون پس چاہے کفارہ قسم کا دے اور چاہے بردہ آزاد کرے انتہی اور مسائل نذر کی فتاوی عالمگیری
مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اوسکی دیکہنی منظور ہو اوسمین سے دیکہے اب ایک بات بڑی فائدے کی لکہی جاتی ہی کہ جاننا اوسکا ہر ایک کو ضرور
ہی وہ یہہ ہی کہ نذر یعنی منت ماننی کسی کی سوا اسد کے جائز نہین نہ نبی کی نہ فرشتی کی نہ ولی کی نہ اور کسیکی چنانچہ مولانا محمد اسحق صاحب نے اپنی
شریف مائۃ مسائل مین اونچاسوین سوال کا جواب کتابون معتبرہ سے لکہا ہی از بسکہ کثیر المنفعت اور مشتمل ہی اثبات حرمت نذر غیر اسد پر
وہ بیان نقل کیا جاتا ہی کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی بر لاوے تو فلانے ولی کی مزار پر اسقدر نقد اور جنس طعام کی
پہنچاؤنگا مین درست نہین اسلیے کہ بیچ نذر کرنے خدا تعالی کی کتنی ایک شرطین ہین اگر سب متحقق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہی اور نہین
ہوتی ایک تو یہہ کہ جو چیز کہ اپنی ذمہ پر نذر کرتا ہی شرعا جنس اوسکی سے واجب ہو پس اسلیے اگر کوئی نذر کرے مریض کی عیادہ کرنیکی تو نذر نہین صحیح ہوتی
اسلیے کہ اوسکی جنس سے شرعا واجب نہین دوسری یہہ کہ جو چیز نذر کرے قسم عبادت مقصودہ سے ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسے وضو و غیرہ کہ
اسکی بہی صحیح نہین ہوتی تیسری یہہ کہ فی الحال یا فی المآل وہ چیز واجب اوسپر نہو جیسے نماز پنجگانہ چوتہی یہہ کہ جو چیز نذر کرے وہ گناہ نہو

شرح عینی و فتاوی عالمگیری میں لکھی ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح نذر کرنی کہ فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد یا کھانا پکا کر پہونچاؤنگا صحیح نہیں اسلیے
کہ پہونچانا نقد وطعام کا کسی جگہ پہ عبادت نہیں لیکن ہاں اگر اس طرح کہیگا کہ اگر حاجت میری خدا تعالی بر لاویگا تو فلانی ولی کی مزار کے خدام فقرا کو کھلاؤنگا
تو صحیح ہوگی اور پورا کرنا اوسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقراء مزار ولی کی بیچ ایفاء نذر کے لازم نہیں جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہو جائیگی اور اگر اس طرح
کہے کہ اگر حاجت میری بر آویگی تو واسطے فلانی ولی کی یا بنام فلانی ولی کے اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہے پس اس طرح نذر کرنی باطل ہے بالاجماع اور کھانا اوس
طعام کا حرام ہے چنانچہ بحر الرائق میں لکھا ہے

وَأَمَّا النَّذْرُ الَّذِيْ يَنْذُرُهُ أَكْثَرُ الْعَوَامِّ عَلَى مَا هُوَ مُشَاهَدٌ كَأَنْ يَكُوْنَ لِإِنْسَانٍ غَائِبٌ أَوْ مَرِيْضٌ أَوْ لَهُ حَاجَةٌ ضَرُوْرِيَّةٌ فَيَأْتِيْ بَعْضَ
اور نذر جو کہ نذر کرتے ہیں اکثر عوام اس طرح پر کہ دیکھی جاتی ہے جیسے کہ ہووے واسطے آدمی کے غائب یا بیمار یا اوسکو ہو حاجت ضروری پس آوے بعضے
مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَيَجْعَلُ سُتْرَةً عَلَى رَأْسِهِ وَيَقُوْلُ يَا سَيِّدِيْ فُلَانُ إِنْ رُدَّ غَائِبِيْ أَوْ عُوْفِيَ مَرِيْضِيْ أَوْ قُضِيَتْ حَاجَتِيْ فَلَكَ مِنَ
مزارات صلحا میں پھر گردانے پردہ اپنا اوپر سر کے اور کہے اے سید میرے فلانے اگر آوے غائب میرا یا عافیت دیا جاوے بیمار میرا یا روا کیا گیا حاجت میری پس واسطے تیرے
الذَّهَبِ كَذَا أَوْ مِنَ الْفِضَّةِ كَذَا أَوْ مِنَ الطَّعَامِ كَذَا أَوْ مِنَ الْمَاءِ كَذَا أَوْ مِنَ الشَّمْعِ كَذَا أَوْ مِنَ الزَّيْتِ كَذَا فَهٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْإِجْمَاعِ
سونا اسقدر ہے یا چاندی اسقدر یا کھانا اسقدر یا پانی اسقدر یا شمع اسقدر یا زیت اسقدر پس یہ نذر باطل ہے بالاجماع
لِوُجُوْهٍ مِنْهَا أَنَّهُ نَذْرٌ لِمَخْلُوْقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا يَجُوْزُ لِأَنَّهُ عِبَادَةٌ وَالْعِبَادَةُ لَا تَكُوْنُ لِمَخْلُوْقٍ وَمِنْهَا أَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَهُ مَيِّتٌ وَ
کئی سبب سے ایک تو یہ کہ نذر مخلوق کی ہے اور نذر مخلوق کی جائز نہیں ہے کیونکہ وہ عبادت ہے اور عبادت نہیں ہوتی واسطے مخلوق کے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ جسکی واسطے نذر ہے میت ہے اور
الْمَيِّتُ لَا يَمْلِكُ وَمِنْهَا إِنْ ظَنَّ أَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْأُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ فَاعْتِقَادُهُ بِهِ ذٰلِكَ كُفْرٌ اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يُقَالَ يَا اللّٰهُ
میت مالک نہیں ہوتا ہے اور تیسرا سبب یہ کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہے بیچ امور میں سوا اللہ تعالی کے تو اعتقاد کرنا اسکا بیچ حق میت کے کفر ہے یا الٰہی مگر یہ کہ یوں کہے کہ اے اللہ
إِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ إِنْ شَفَيْتَ مَرِيْضِيْ أَوْ رَدَدْتَ غَائِبِيْ أَوْ قَضَيْتَ حَاجَتِيْ أَنْ أُطْعِمَ الْفُقَرَاءَ الَّذِيْنَ بِبَابِ السَّيِّدَةِ
میں نے نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میرے کو یا پھیریگا تو غائب میرے کو یا روا کریگا تو حاجت میری کھلاؤنگا میں ان فقیروں کو کہ دروازہ پر بی بی
نَفِيْسَةَ أَوِ الْفُقَرَاءَ الَّذِيْنَ بِبَابِ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ أَوِ الْإِمَامِ اللَّيْثِ أَوْ أَشْتَرِيْ حَصِيْرًا لِمَسَاجِدِهِمْ أَوْ زَيْتًا لِوُقُوْدِهَا
نفیسہ کے ہیں یا کھلاؤنگا میں ان فقیروں کو کہ دروازہ پر امام شافعی کے یا امام لیث کے یا خریدوں گا میں بوریا اونکی مسجدوں کے لیے یا تیل واسطے روشنی کے یا
أَوْ دَرَاهِمَ لِمَنْ يَقُوْمُ بِشَعَائِرِهَا إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يَكُوْنُ فِيْهِ النَّفْعُ لِلْفُقَرَاءِ فَالنَّذْرُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِكْرُ الشَّيْخِ إِنَّمَا هُوَ لِبَيَانِ
درہم دونگا اونکی مسجدوں کے شعار قائم کرنیوالوں کو اور سوا اسکے اور چیزیں کہ ہوا اوس میں نفع واسطے فقرا کے پس نذر واسطے اللہ عز وجل کی ہے اور ذکر شیخ کا نہیں مگر واسطے بیان
مَحَلِّ صَرْفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّيْهِ الْقَاطِنِيْنَ بِرِبَاطِهِ أَوْ مَسْجِدِهِ أَوْ جَامِعِهِ فَيَجُوْزُ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ إِذْ مَصْرِفُ النَّذْرِ
محل خرچ کرنے نذر کے واسطے مستحقوں نذر کی کہ رہنے والے ہیں شیخ کی خانقاہ میں یا مسجد میں یا جامع مسجد اوسکی پس جائز ہے بایں اعتبار اسواسطے کہ جگہ خرچ کرنے نذر کے
الْفُقَرَاءُ وَقَدْ وُجِدَ الْمَصْرِفُ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُصْرَفَ ذٰلِكَ لِغَنِيٍّ غَيْرِ مُحْتَاجٍ وَلَا لِشَرِيْفِ النَّسَبِ لِأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ
فقرا ہیں اور تحقیق پائی گئی جگہ خرچ کرنیکی اور نہیں جائز ہے یہ کہ خرچ کرے یہ واسطے تونگر غیر محتاج کے اور نہ واسطے شریف النسب کے اسلیے کہ نہیں حلال واسطے اوسکے
الْأَخْذُ مَا لَمْ يَكُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِذِيْ نَسَبٍ لِأَجْلِ نَسَبِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيْرًا وَلَا لِذِيْ عِلْمٍ لِأَجْلِ عِلْمِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيْرًا
لینا جبتک کہ نہو محتاج اور نہ واسطے صاحب نسب کے بسبب نسب اوسکی کو جبتک کہ نہو فقیر اور نہ واسطے صاحب علم کے بسبب علم اوسکے کے جبتک کہ نہو فقیر

وَلَمْ يَثْبُتْ فِي الشَّرْعِ جَوَازُ التَّصَرُّفِ لِلْأَغْنِيَاءِ لِلْإِجْمَاعِ عَلَى حُرْمَةِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوقِ وَلَا يَنْعَقِدُ وَلَا يَشْتَغِلُ الذِّمَّةُ بِهِ

نہین ثابت ہوا شرع مین جائز ہونا تصرف کا اغنیا کیلیے واسطے اجماع کے اوپر حرام ہونے نذر کے مخلوق کیلیے اور نہین منعقد ہوتا ہے نذر اور نہین مشغول ہوتا ہے ذمہ

حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ وَلَا يَجُوزُ لِخَادِمِ الشَّيْخِ أَخْذُهُ وَلَا أَكْلُهُ وَلَا التَّصَرُّفُ فِيهِ بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

حرام ہی بلکہ سحت بس نہین جائز خادم شیخ کو لینا اوسکا اور نہ کہانا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسمین کسیطرح مگر یہ کہ ہو

فَقِيرًا أَوْ لَهُ عِيَالٌ فُقَرَاءُ عَاجِزُونَ عَنِ الْكَسْبِ وَهُمْ مُضْطَرُّونَ فَيَأْخُذُونَهُ عَلَى سَبِيلِ الصَّدَقَةِ الْمُبْتَدَأَةِ وَأَخْذُهُ

خادم فقیر اور واسطے اوسکے عیال طفل ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار بہوک کے مارے پس لیوین اوسکو بسبیل صدقہ کے اور لینا

أَيْضًا مَكْرُوهٌ مَا لَمْ يَقْصِدْ بِهِ النَّاذِرُ التَّقَرُّبَ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَصَرْفَهُ إِلَى الْفُقَرَاءِ وَيَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ نَذْرِ الشَّيْخِ

بہی مکروہ ہے جبتک کہ نہ قصد کری نذر ماننے والا نزدیکی حاصل کرنے طرف اللہ تعالی کی اور خرچ کرنا بکار فقیرون کے اور قطع نظر کرے نذر شیخ کی سے

فَإِذَا عَلِمْتَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَغَيْرِهَا وَيُنْقَلُ إِلَى ضَرَائِحِ الْأَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا إِلَيْهِمْ

پس جب جانا تونے تو یہہ جو کچھہ کہ لیا جاتا ہی درہمون سے اور شمع سے اور تیل وغیرہ سے اور نقل کیا جاتا ہی طرف قبرون اولیا کی ارادہ نزدیکی کا اونکی طرف

فَحَرَامٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَقْصِدُوا بِصَرْفِهَا الْفُقَرَاءَ الْأَحْيَاءَ قَوْلًا وَاحِدًا انْتَهَى وَكَذَا فِي النَّهْرِ وَالدُّرِّ

پس حرام ہی ساتہہ اجماع مسلمانون کے جبتک کہ نہ قصد کرین خرچ کرنا اوسکا فقیران زندون پر اتفاق ہی علماء کا اسپر تمام ہوا کلام بحر الرائق کا اور اسیطرح نہر میں

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نے لکہا ہی وہی بہت مفید ہی

کہ لکہا جاتا ہی سوال طعام کہ نذر و نیاز بزرگون کی مقرر کرتے ہین کرنا اور کہانا اوسکا درست ہی یا نہین اور درست ہی تو کہ

درست ہی اور بعضی نذر بشرط بر آمد کار کی اور بعضی بلا شرط کرتے ہین اسمین کچھہ فرق ہی یا نہین جواب بیچ نذر و نیاز کے

بزرگون کی دیتی ہین فرق ہی نذر تو شرع مین عبارت ہی واجب کرنی ایک چیز غیر واجب کے سے اوپر نفس اپنی کی چنانچہ جامع الرموز

لکہا ہی النذر ایجاب علی النفس ما لیس علیہا بالقبول اور امام رازی نے تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر کریمہ او نذرتم من نذر کے فرمایا

ما الزمہ الانسان علی نفسہ انتہی تفسیر مختصر نذر کی تو یہہ ہی اور تفصیل اوسکی کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہی اور نیاز لفظ فارسی ہی دو

معنی ہین از انجملہ ایک معنی اسکے ہین تحفہ درویشان کذا فی البرہان القاطع اور جب معنی دونون لفظون کے دریافت ہوئے

ان دونون کا سمجہنا چاہیی پس جاننا چاہیی کہ نذر غیر خدا کی لیے جائز نہین اور اگر کوئی نذر غیر خدا کی مانی تو منعقد نہین ہوتی اور لینا اوسکا

بموجب روایات فقہ کے ناروا ہی یہہ ہی حکم نذر لغیر اللہ کا آمدم بر بیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابہی معلوم ہو چکا کہ لفظ نیاز کے معنی

ہین اور دو بر وصلہ ہی پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو کچھہ بطریق نیاز یعنی بر وصلہ اور تحفہ کے دیوے تو وہ نیاز جائز ہی اور لینا

کہانا اوس چیز کا جائز ہی اسیطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کرے کہ یعنی فاتحہ اور پوہنچانے ثواب اوس چیز کے اوسکو ہی یہہ نیاز جائز

لہانے اوس چیز کے تفصیل ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر دینے والے نیاز کے نے بزرگون مردہ کو پوہنچانا ثواب صدقہ کا تو لی

کیا ہی تو کہانا اوس چیز کا اغنیاء کو جائز نہین اور اگر پوہنچانا ثواب باحت کا کولی کا واسطے عام مومنون کی ارادہ کیا ہی

اوسکا ہر ہوکے کو جائز ہی غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہہ کہ جو کچھہ کہ لوگ نذر بزرگون کی ارادہ نزدیکی حاصل کرنے کے بدلے

برائی اونکا کی اونکی کہ متعلق کر کر تے ہین بموجب روایات مرقومہ الصدر کے وہ نذر ناجائز اور کہانا اوسکا ناروا ہی اور جو کچھہ کہ نیاز اونکی بطور نیاز

اونسی اور نہ معلق ساتھہ کسی کام کے کرتے ہین بلکہ اول اوسچیز کو ازراہ نزدیکی حاصل کرنیکی اسد تعالی سے دیتی ہین اور ثواب اوسکا کسی بزرگ کو بخشتی ہین کہانا اوسکا غنیا
کو درصورتیکہ نیت پونہچانی ثواب صدقہ نافلہ کی کسی بزرگ کو ہو جائز نہین اور درصورتیکہ نیت اوسکی پونہچانے ثواب اباحت نافلہ کی کسی بزرگ کو ہو کہانا اوسکا
اغنیا اور فقرا کو جائز ہی اور اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ نیاز بزرگون کی بمعنی بطور پونہچانے ثواب کے اونکو جائز ہی اور ساتھہ نیت نزدیکی حاصل کرنیکی اونسے
جائز نہین اور جائز نہین ہی واجب کرنا ایک چیز کا اونکی لیے اپنے نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتھہ ایک کام کے ہو اور خواہ بدون اوسکی اسیکو کہتے ہین نذر اور نذر
خدا کے سوا کسی کی لیے روا نہین پس واضح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطے غیر خدا کے اپنے نفس پر خواہ معلق ساتھہ کسی کام کے ہو خواہ بدون اوسکی یہہ واجب کرنا اور نذر
جائز نہین اور نیاز بزرگون کی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اوسمین اپنے نفس پر واسطے اون بزرگ کے نہو جائز ہی بلکہ مستحسن ہی اور اوسکی کہانے مین جو تفصیل ہے اوپر ذکر کی
گئی انتہی اور دلیل الصالحین مین لکہا ہی کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطے اللہ سبحانہ کی پس جتنی نذر کی واسطے کسی نبی کی انبیا علیہم السلام مین سے یا کسی ولی کی اولیاء مین سے
یہین لازم آتا اوسپر کچہہ پھر اگر دیوی وہ چیز کسی کو آدمیون مین سے اسی نیت پر تو نہین جائز ہی لینا اوسکا اور اگر ہو طعام نہین حلال کہانا اوسکا اور ہو جانور ذبح کیا گیا
پس وہ مردار ہی اور اگر کہا وین وہ بسم اللہ کرکے کافر ہون سب اور اگر نذر کری اللہ تعالی کی پھر کہا وین لوگ اور بخشین ثواب اوسکا کسی آدمی کو تو یہہ جائز ہی

الفصل الاول نص ہی **عن ابن عمر قال اکثر ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحلف لا ومقلب القلوب رواہ البخاری**
روایت ہی ابن عمر رضی سے کہ کہا اکثر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کہاتی یون نہین قسم ہی پہیرنیوالی دلون کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** دلالت کرتی ہی
یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی قسم کہانی ساتھہ صفات اللہ تعالی کی ع **وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ینہاکم**
ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رضہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہی تمکو اس سی کہ قسم کہاؤ تم اپنی باپون کی جو شخص ہو قسم کہانیوالا پس چاہیے کہ قسم کہاوی اللہ کی یعنی ساتھہ نامون اور
صفتون اوسکی کی یا چپ رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** باپ کی قسم سی منع کرنا بطریق مثال کی ہی اور مراد یہہ ہی کہ سوا اللہ تعالی کی اور کی
قسم نہ کہایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیے کیا کہ عادۃ ہی لوگون کی کہ باپ کی قسم بہت کہایا کرتے ہین اور سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم کہانی سی اسلیے منع
کیا کہ قسم مختص ہی ساتھہ ذات باری تعالی کی بسبب کمال عظمت اوسکی کی پس نہ مشابہ کیا جاوی ساتھہ اوسکی غیر اوسکا آیا ہی ابن عباسؓ سی کہ قسم کہاؤن
مین اللہ تعالی کی سو بار پھر توڑ ڈالون مین اوسکو بہتر ہی اس سی کہ قسم کہاؤن مین غیر اللہ کی پھر پورا کرون اوسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہی یہہ کہ قسم
کہاوی جسکی چاہی اپنی مخلوقات مین سی واسطے آگاہ کرنے کی اپنی بزرگی پر پھر اگر کہا جاوی کہ یہہ حدیث مخالف ہی اس قول حضرت کی افلح وابیہ یعنی
مراد پایا اوسنی قسم ہی اوسکی باپ کی اور اسی سی ثابت ہوا کہ حضرت نے باپ کی قسم کہائی ہی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ واقع ہوا پہلی وارد ہونی نہی کی یا بسبب عادۃ کی بغیر قصد کی زبان سے نکل گیا
ہو گی نہ مولا **وعن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم رواہ مسلم**
اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قسم کہاؤ بتون کی اور نہ اپنی باپون کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
ایام جاہلیت مین لوگ بتون کی اور اپنی باپون کی اکثر قسم کہایا کرتی تہی بعد اسلام لانی کی حضرت نے منع کیا اس واسطے تاکہ ہوشیار رہین اور بسبب
عادت قدیم کی انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون ع **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف فقال فی**
حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی اور کہی اپنی قسم مین کہ قسم کہاتا ہون لات وعزی کی کہ نام بتون کی ہین پس چاہیے
کہ کہی لا الہ الا اللہ اور جس شخص نے کہا واسطے یار اپنی کی آؤ جوا کہیلین ہم تجہسی پس چاہیے کہ تصدق کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی [illegible] قسم کھائی ساتھ غیر اللہ کے کہ [illegible] ایسی قسم کہ [illegible]
کے تعظیم [illegible] کو [illegible] شریک کیا [illegible] نہیں [illegible] تعظیم [illegible]
تعظیم [illegible] زبان پر بسبب تعظیم کے کی تو یہ کفر [illegible] صریح ہے پس کہا [illegible]
[illegible] نہ کرے [illegible] اوسکا [illegible] تعظیم [illegible]
ساتھ اوسکے [illegible] پس [illegible] [illegible] جو کوئی قسم کھاوے [illegible]

وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ
وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى
كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ إِلَّا قِلَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے
سوا اسلام کے کسی دین کی جھوٹا پس وہ ویسا ہی ہے جیسا کہا اور نہیں لازم ہوتی ابن آدم پر نذر اوس چیز میں کہ نہیں مالک ہے اور جو شخص کہ مار ڈالے اپنے تئیں کسی چیز سے
دنیا میں عذاب کیا جاویگا ساتھ اوس چیز کے دن قیامت کے اور جو شخص لعنت کرے مومن کو پس وہ مانند قتل اوسکے ہے اور جو شخص تہمت کرے
مومن کو ساتھ کفر کے پس وہ مانند قتل اوسکے ہے یعنی تہمت کرنی ساتھ کفر کے سبب قتل ہونے کا ہے اور جو شخص
دعوی کرے جھوٹا تاکہ حاصل ہو سبب اوسکے مال بہت نہیں زیادہ کرتا اوسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
کہے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا بیزار ہوں دین اسلام سے یا پیغمبر سے یا قرآن سے اور جھوٹا ہے اس قسم میں
اسلیے کہ قسم واسطے منع کرنیکے فعل سے ہوتی ہے پس اگر سچا ہے تو اوسکا یہ ہے کہ نہ کرے وہ کام اور اگر ہے جھوٹا پس جھوٹ ہوگا
کہ جو کہا یعنی یہودی یا نصرانی اور بیزار دین اسلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کی قسم کھانیوالا [illegible]
بعد قسم توڑنے کے بسبب قصد کرنے حرمت اسلام کے اور راضی ہونے کے ساتھ کفر کے اور شاید کہ مراد ساتھ اسکے تہدید اور [illegible]
ہو جاتا ہے یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب کا ہے جیسا یہودی وغیرہ کے اور نظیر اسکی یہ قول حضرت کا ہے [illegible]
یعنی ہو جاتا ہے کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہے عذاب کا اور کہا بعض نے اس طرح کا کلام عرف شرع میں قسم ہوتی ہے اور لازم آتا ہے کفارہ [illegible]
پس مذہب ابی حنیفہ اور بعضی علما کا تو یہ ہے کہ یہ قسم ہے اور واجب ہوتا ہے کفارہ ساتھ توڑنے اسکے [illegible]
اور مالک اور شافعی کے نزدیک یہ قسم نہیں ہے اور نہ لازم آتا ہے کفارہ اسمیں لیکن کہنیوالا اوسکا گنہگار ہوتا ہے سچا ہو یا جھوٹا [illegible]
سمجھتے ہیں کہ اس طرح کا قسم کھانیوالا کافر نہیں ہوتا برابر ہے کہ معلق کرے اوسکو ساتھ زمانہ گذری ہوئی کے یا زمانہ آیندہ کے [illegible]
[illegible] اور اوسکے اعتقاد میں یہ ہے کہ کافر ہو جاتا ہے جھوٹی قسم کھانیوالا زمانہ گذرے ہوئے [illegible] یا ساتھ مباشرت [illegible]
دونوں صورتوں میں واسطے راضی ہونے اوسکے ساتھ کفر کے انتہی اور نہیں لازم ہوتی ابن آدم پر نذر جیسے کہ کہی کہ [illegible]
آزاد کروں [illegible] تو لازم نہیں ہوتا پورا کرنا اوس نذر کا اگرچہ داخل ہو اوسکی ملک میں بعد [illegible]
سبب آزادی کو ساتھ ملک کے کہ کہی اگر خریدوں میں یا مالک ہوں اوسکا تو وہ آزاد ہے پس اسصورت میں آزاد ہو جاویگا غلام بعد [illegible]
[illegible] کہ [illegible] ہو [illegible] مال بہت [illegible] اکثر کی [illegible]

بغیر قصد تکبر کے اور یہی بات جاری ہوتی ہی ہر جا دعوی کرنے احوال و فضائل و کمالات کی بقصد تکبر و جاہ و مرتبہ کی نزدیک صوفیون کی جیسے کہ بعضی لوگ متصنع طریقت کی کرتے ہیں اعاذنا اللہ منہ لمعات شرح **وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں قسم خدا کی اگر چاہی اللہ نہ قسم کہاونگا کسی چیز پر پہر دیکہوں میں خلاف اوسکا بہتر اوس سی مگر کفارہ دوں میں قسم اپنی سی اور کروں میں وہ چیز کہ وہ بہتر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہہ کہ اگر قسم کہاوں میں ایک کام پر کہ کروں نہ اوسکو یا اوسکے کرنا اوسکا بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالونگا اور کرونگا اوس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اوسکی آگے مذکور ہوگی لمعات شرح **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَۃَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ مَسْئَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کہیں کا تجہی حاکم کریں پس تحقیق تو اگر دیا جاویگا سرداری مانگنے سے تو سونپا جاویگا طرف اوسکے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگے مدد دیا جاویگا اوسپر اور جس وقت قسم کہاوی تو کسی چیز پر پہر دیکہی تو خلاف اوسکا بہتر اوس سی پس کفارہ دی قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور ایک روایت میں یوں ہی کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور کفارہ دی قسم اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ مانگ سرداری الخ یعنی سرداری امر دشوار ہی نہیں ادا کر سکتی حق اوسکا مگر بعضی آدمی پس مانگنا اوسکو حرص نفس ہی سی ہی کہ اگر تو مانگیگا اوسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اوسکے اور نہیں مدد کریگا تیری اللہ اوس سرداری پر اور اس صورت میں تمام شر و فساد پیدا ہونگے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگے تو مدد کریگا اللہ تیری اوسپر پس اس صورت میں درستی تیری سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اگر قسم کہاوی گناہ پر مثلاً کہے کہ نماز نہیں پڑہونگا یا فلانے کو مار ڈالونگا یا اپنے باپ سی کلام نہیں کرونگا تو واجب ہی کہ قسم کو توڑ ڈالے اور کفارہ دے قسم کا اور اگر قسم کہاوی ایک چیز پر کہ خلاف اوسکا اولی ہو اوس سی جیسے قسم کہاوی کہ میں اپنی بیوی سی صحبت نہیں کرونگا ایک مہینے یا مانند اسکی تو توڑ ڈالنا اوسکا افضل ہے اور باقی اقسام اسکی ابتدای باب میں ذکر ہو چکی ہیں اور پہلی اور دوسری روایت میں فرق یہہ ہی کہ پہلی روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ دے پہلے قسم توڑنے سے اور دوسری روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ بعد قسم توڑنے کے دے اور تینوں امام جائز رکہتے ہیں دینا کفارہ کا پہلے قسم توڑنے سے لیکن شافعی یہہ کہتے ہیں کہ اگر کفارہ ادا کرے ساتہ روزوں کے پہلے قسم توڑنے کے نہیں جائز اور اگر غلام آزاد کرے یا کہانا کہلاوے یا لباس دے پہلے قسم توڑنے کے جائز ہی اور امام اعظم کے نزدیک پہلے قسم توڑنے سے مطلق کفارہ دینا نہیں جائز وہ کہتے ہیں کہ جن حدیثوں میں تقدیم کفارہ کی سمجہی جاتی ہی اوس میں واو مطلق جمع کے لیے ہی لمعات شرح **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قسم کہاوی کسی چیز پر پہر دیکہی یعنی جانے اوسکا بہتر اوس سی تو چاہی کہ کفارہ دی اپنی قسم کا اور کرے یعنی خلاف اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّلِجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِیْ اَھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمہارا بیچ قسم اپنی کے متعلقہ اہل اپنی کی گناہ میں قوی الاثم بہت ہی اوسکو نزدیک اللہ کے قسم توڑنے اور کفارہ دینے اوسکی سی جو کہ فرض کیا اللہ نے اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ قسم توڑنے

میں بھی اعتبار نیت کے ہے کیونکہ حرمت نام خدا تعالیٰ کی ہے اور جو گمان قسم کھانیوالے کی ہی سبب گناہ ہے لیکن ہیچ اعتبار قسم کے گناہ …
ہونے حق اہل و عیال کے گناہ زیادہ ہی حاصل مضمون اس حدیث کا بھی مثل مضمون پہلی حدیث کی ہی کہ بہ تقدیر ہونے بلا … گناہ زیادہ
قسم کا توڑنا اور کفارہ کا دینا تمام ہی ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم تیری واقع ہوتی ہی اوپر چیز کے سچا جانے تجھکو صاحب تیرا یعنی
حریف دعویٰ نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی معتبر ہے بیچ معنے قسم کے نیت اوس شخص کی ہی کہ قسم دیتی ہی تجھکو … اور …
قسم کھانیوالی کی اور توریہ اور تاویل اوسکی اور یہہ اس صورت میں ہی کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باعلم ہو یا موجود … سبب توریہ کی …
قسم دینے والا قاضی یا نائب اوسکی کو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو یا کوئی قسم دینے والا نہو تو مضائقہ نہیں ہی توریہ میں جیسا کہ …
ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کی سارہ کو کہ یہہ بہن میری ہیں بارادہ بہن اسلام کے تا بچاوے اوس ظالم کی … ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا نے
نے قسم ہوتی ہی اوپر نیت قسم دینے والی کی نقل کی یہہ مسلم نے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي
أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا اوتاری گئی یہہ آیت نہیں پکڑتا تمکو اللہ ساتھ لغو کی بیچ قسموں تمہاری کے بیچ حق کہنے آدمی کے لا واللہ و بلی واللہ
نقل کی یہہ بخاری نے اور شرح السنہ میں روایت کی گئی ہی یہہ ساتھ لفظ مصابیح کی اور کہا شرح السنہ میں کہ پہونچایا ہی یہہ مرفوع …
نے حضرت عائشہ سی حضرت تک ف یعنی عادت عرب کی ہی کہ اثنا کلام کرنے میں اکثر کہتے ہیں لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی … ہاں
قسم ہی اسکی یعنی یہہ کام کیا ہی اور اسکی کہنے میں ارادہ قسم کا نہیں کرتے بلکہ بقصد تاکید کلام کی اصطلاح اونکی زبان پر جاری ہو گیا ہی پس
قسم نہیں منعقد ہوتی اور اسکو قسم لغو کہتے ہیں لغو کی معنی ہیں لغت میں کلام بیہودہ کہ امام شافعی نے اسپر عمل کیا ہی کہ اونکے نزدیک قسم لغو یہی
بلا قصد ہو ماضی کی یا مستقبل کے اور ہمارے نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ قسم کھاوے کسی چیز پر گمان اسکی درحق ہی اور واقع میں ایسا نہیں …
مفصل اسکا ابتدا باب میں ہو چکا ہی ع اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللّٰهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قسم کھاؤ تم اپنی باپوں کی اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور نہ قسم کھاؤ مگر اس
حال میں کہ ہو تم سچے یعنی زمانہ گذشتہ میں یا آیندہ میں نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا سنا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے جسنے قسم کھائی ساتھ غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اوسنے نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی اگر
غیر اللہ کی اس حال میں کہ اعتقاد رکھتا ہی اوسکی تعظیم کا اوسنے شرک جلی یعنی کفر کیا اوسنے شریک کیا اوسکو ساتھ اللہ تعالیٰ
تعظیم کی کہ مخصوص تھی ساتھ اوسکی اور یہہ جو یہاں رسم ہی کہ از راہ محبت اور عزیز ہونے کسی کی اوسکی قسم کھاتی ہیں …
یا اوسکو سر یا جان کی یہہ بھی خالی گناہ سی نہیں اگرچہ شرک نہو اور اگر قسم نکل گئی زبان سی بلا قصد بسبب عادت … اللہ …
گناہ نہیں ہی ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ

والنسائی اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کہاوی امانت کی پس نہین وہ ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداؤد
اور نسائی نی ف یعنی جسنی قسم کہائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنے کے طرف اللہ تعالی کی پس وہ ہمارے تابعین مین سے نہین ہی اسلیے کہ یہہ اہل کتاب
کی عادات سی ہی اور قسم غیر اللہ کی ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد رکہی حضرت نی امانت سی فرائض یعنی نہ قسم کہاؤ تم نماز اور حج اور مانند اسکی کی اور بہر تقدیر
نہین کفارہ ہی اس قسم مین سبکی نزدیک اور اگر قسم کہاوی امانت اللہ کی تو اکثرون کی نزدیک اسمین بہی کفارہ نہین اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہہ
قسم ہی واجب ہوتا ہی کفارہ اس قسم کے توڑنے سے اسلیے کہ یہہ اللہ تعالی کی صفات سی ہی اس واسطے کہ امین اسمائے الہی سی ہی یا مراد امانت
اللہ سی کلمہ توحید ہی ت ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ
كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی مین بیزار ہون اسلام سی یعنی اگر کیا ہو مینی ایسا یا نہ کیا ہو مینی ایسا پس اگر ہو جہوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اوسنی کہا
اور اگر ہی سچا پس ہرگز نہ پہریگا طرف اسلام کے ثابت نقل کی یہہ ابی داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگر کوئی قسم
کہاوی اسطرح کہ اگر مینی یہہ کام کیا ہو تو مین اسلام سی بیزار ہون پس اگر وہ شخص اسمین جہوٹ کہتا ہی یعنی واقع مین وہ بات کی تہی پس ہوگا
وہ اسلام سی بیزار اسمین مبالغہ ہی بیچ منع کرنے کی اس قول سی اور اگر وہ سچا ہی یعنی واقع مین اوسنی نہین کی تہی وہ بات تو اسصورت مین بہی خالی
گناہ سی نہین کہ ایسی قسم کہانی مسلمانکو نہ چاہیے ۱۲ مولانا وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ
فِي الْيَمِيْنِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
مبالغہ کرتے قسم کہانے مین فرماتی نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابوالقاسم کی اوسکی ہاتہ مین ہی نقل کی ابوداؤد نے ف نہین یعنی نہین غیر اوسچیز کے
کہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی واثبات کو اور ابوالقاسم کنیت شریف حضرت کی ہی اور اس عبارت مین تاکید و مبالغہ اس سبب سے ہی کہ یہہ عبارت دلالت
کرتی ہی اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی اور مسخر ہونی نفس مبارک حضرت کی ت ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کہاتے
لا واستغفر اللہ نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ف قسم کہنا اس عبارت کا بسبب مشابہت قسم کی ہی اسلیے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سے
اگر ہو امر برخلاف اسکی چونکہ یہہ کہنا مضبوط کردیتا ہی کلام و مطلب کو بیچ حکم قسم کے ہی ت ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَ
ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر اور کہی
انشاء اللہ تعالی یعنی متصل قسم سی پس نہین ہی حنث اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نے
ایک جماعت کو کہ ٹھہرائی ہی اونہون نی یہہ حدیث ابن عمر پر ف حنث کی معنی ہین گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کے
انشاء اللہ کہی تو وہ قسم نہین ہوتی تا حنث اوسپر مترتب ہو حاصل یہہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہی اور نہ اوسکی توڑنے سی کفارہ لازم آتا ہی اور اسیطرح
انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہی منعقد ہونی تمام عقود کی سی یہی مذہب اکثر علما کا اور مذہب امام ابوحنیفہ کا اور ابن عباس کی نزدیک کہنی انشاء اللہ
منفصل کا بہی یہی حکم ہی اور حد متصل ہونی کی یہہ ہی کہ اور کلام مین مشغول نہو جب بعد قسم کی اور کلام مین مشغول ہوا اور پہر انشاء اللہ کہا تو متصل
نہوا وہ منفصل ہی اور بعضون نے حد اتصال کی اور اور بہی کچہ بیان کی ہی جو چاہی مرقات مین دیکہ لے ت ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل سے ہی عن ابی الاحوص عوف بن مالک عن ابیه قال قلت یا رسول الله أرأیت ابن عم لی آتیه أسأله فلا یعطینی ولا یصلنی ثم یحتاج الی فیأتینی فیسألنی وقد حلفت ان لا اعطیه ولا اصله فأمرنی ان آتی الذی هو خیر واکفر عن یمینی رواه النسائی وابن ماجه وفی روایة قال قلت یا رسول الله یأتینی ابن عمی فأحلف ان لا اعطیه ولا اصله قال کفر عن یمینک روایت ہی ابی الاحوص عوف بن مالک سے کہ نقل کیا اپنی باپ سے یعنی مالک سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو کہ میرے چچا کے بیٹے سے کہ آتا ہوں میں اوسکے پاس اس حال میں کہ مانگتا ہوں میں اوس سے کچھ مال پس نہیں دیتا وہ مجکو اور نہیں سلوک کرتا مجسے پھر محتاج ہوتا ہی وہ طرف میری اور آتا ہی میرے پاس اور مانگتا ہی مجسے اور بتحقیق قسم کہائی مینے یہہ کہ نہ دونگا میں اوسکو یعنی کچھہ اور نہ سلوک کرونگا اوس سے یعنی واسطے جزا عمل اوسکی کہ آپ نہیں دیتا اور مجسے مانگتا ہی پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ کروں وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اوسکو دوں اور سلوک کروں اور کفارہ دوں اپنی قسم کا نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت میں یوں ہی کہ کہا مالک نے کہا مینے یا رسول اللہ آتا ہی میرے پاس میرا چچا میرا پس قسم کہاتا ہوں میں یہہ کہ نہ دونگا میں اوسکو اور نہ سلوک کرونگا میں اوس سے فرمایا کفارہ دے قسم اپنی کا توڑ کے قسم کے

باب فی النذور

باب ہی بیچ بیان نذروں کے ف ہی باب میں سنت جمع کرنے حدیثوں قسموں اور نذروں کا اور باب میں جمع کرنے فقط نذروں ہی کی لایا ہی اور لفظ نذر کا جمع باعتبار اقسام نذر کے لایا

الفصل الاول

فصل سے ہی عن ابی هریرة وابن عمر قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج به من البخیل متفق علیه روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن عمر رضی سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نذر مانو تم اسلیے کہ نذر نہیں پہیرتا تقدیر سے کسی چیز کو اور سوا اسکے نہیں کہ نکالا جاتا ہی سبب نذر کے بخیل سے یعنی کچھہ مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سخی تو خدا کی نام پر بے اختیار خود دیتا ہی واسطہ نذر کی اور بخیل کا یہہ کام ہی کہ کہتا ہی اگر خدا مجکو یہہ چیز دیگا تو اوسکی نام پر اسقدر دونگا اس حدیث سے بعضے نے دلیل پکڑی ہی کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہی کہا قاضی نے کہ عادۃ لوگوں کی یہہ ہی کہ معلق کرتے ہیں نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کے اور دور ہونے ضرروں کے پس منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسلیے کہ یہہ کام بخیلوں کا ہی اسواسطے کہ سخی جب ارادہ کرتا ہی نزدیکی حاصل کرنیکا اللہ تعالی سے تو جلدی کرتا ہی اوس میں اور کرتا ہی اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہیں چاہتا کہ ہاتہہ سے کسیکو دے مگر مقابلہ میں عوض کے دیتا ہی کہ اول وہ حاصل ہووے جسکی مستحق ہووے وہ چیز کو اوپر حاصل ہونے نفع اور دفع ضرر کے اور یہہ تقدیر کو رد کرتا نہیں ولیکن نذر کبہی موافق ہوجاتی ہی تقدیر سے پس نکالتی ہی بخیل سے وہ چیز کو نہیں ارادہ کرتا تہا نکالنی اوسکیکا اور بعضوں نے کہا کہ غرض منع کرنے نذر کے سے یہہ ہی کہ نذر کر کر سستی نکیا کریں اوسکی ادا کرنے میں کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اوسکی ذمہ ادا کرنا اوسکا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ ساتھہ اس گمان کے نذر نہ مانیں کہ جو اللہ تعالی نے مقدر نہیں کیا وہ نذر سے ہوجاویگا پس حقیقت میں نہی نذر سے باعتبار اس غرض کے ہی نہ مطلق نذر سے ع وعن عائشة ان رسول الله صلى الله علیه وسلم قال من نذر ان یطیع الله فلیطعه ومن نذر ان یعصیه فلا یعصه رواه البخاری روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر کرے یہہ کہ اطاعت کرے اللہ کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے اوسکی اور جو شخص کہ نذر کرے اللہ کی گناہ کرنے کی پس نہ گناہ کرے اوسکا نقل کی یہہ بخاری نے وعن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم لا وفاء لنذر فی معصیة ولا فیما لا یملک العبد رواه مسلم وفی روایة لا نذر فی معصیة الله اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور نہیں پورا

بیچ اوس چیز کے کہ نہیں مالک ہوتا بندہ نقل کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہی کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کے
ف نہیں جائز الخ یعنی اگر نذر مانی گناہ کرنے کی تو نہیں جائز ہی پورا کرنا اوسکا اور نہیں لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا اور
حنفیہ کے نزدیک اوسمیں کفارہ قسم کا لازم آتا ہی اور نہیں مالک ہوتا یعنی مثلا کوئی کہی غیر کی غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ مجھی لازم کیا اوپر اپنے اوسکو
خدا کی اوپر آزاد کرنا یا دینا تو اوسکی ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب صحیح ہونی نذر کی۔ طیبی و مولانا **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی مطلق نذر مانی کہی کہ مجھپر نذر ہی اور نام نہ لی کسی چیز کا تو اوسپر کفارہ قسم کا ہی
اور اگر نیت کری روزون کی بغیر عدد کی لازم ہوتی ہین اوسپر تین روزی اور اگر نیت کری صدقہ کی تو کھلانا دس مسکینون کا بقدر فطرہ کی لازم ہوتا ہی
درمختار **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی تہے ناگہان دیکہا ایک شخص کہڑی ہوئی
کو پوچہا نام و احوال اوسکا پس کہا لوگون نے کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہی نذر مانی ہی اسنی یہہ کہ کہڑا رہی اور نہ بیٹھی اور نہ سایہ مین آوی اور نہ بولی
یعنی مطلقا اور روزہ رکہی یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو اس سے کہ بولی اور سایہ مین آوی اور بیٹھی اور پورا کری روزہ
اپنا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** پورا کری روزہ اور ہمیشہ رکہتا رہی روزہ اسلیے کہ نذر مانی طاعت کی لازم ہی اور رکہنا روزون کا ہمیشہ چاہی
اوسکو لیکن بقدر قدرت رکہی اوسکی اور استثنا کیے جاتی ہین اس سے پانچ روزے جو رکہنے منع ہین عیدین اور ایام تشریق اور اگر نیت کری ان پانچ دنون کی
تو واجب ہی اوسپر افطار کرنا اونکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنے اونکے کے ہمارے نزدیک اور حضرت نے اوسکو بولنے کا اسلیے
حکم کیا کہ بولنا کبھی واجب ہوتا ہی مانند قراۃ کی یعنی نماز مین اور جواب سے سلام کی پس ترک کرنا اوسکا گناہ ہی اور نہ بیٹھنا اور سایہ مین نہ آنا
طاقت بشری سے باہر تہا اسلیے بیٹھنے اور سایہ مین آنیکا حکم کیا **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ** اور روایت ہی انس سے یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک بوڑہی کو کہ راہ چلتا ہی درمیان دو بیٹون اپنی کی یعنی تکیہ کیے ہوئے اوپر سبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نے
کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نے کہ نذر مانی ہی اس شخص نے یہہ کہ پیادہ پا جاوے یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی
عذاب کرنے اسکی سے اپنی جان پر البتہ بی پرواہ ہی اور حکم کیا اوسکو سوار ہونیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ابو ہریرہ
سے یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے سوار ہو جا اے بڈہے اسلیے کہ اللہ تعالی بی پرواہ ہی تجہسے اور تیری نذر سے **ف** سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نے اوسکو
بسبب عاجز ہونے اوسکی کے پیادہ پا چلنے سے کہا ابن مالک نے کہ عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر امام شافعی نے کہ سوار ہونے سے کچہہ لازم نہیں آتا اور کہا ابو حنیفہ نے
لازم آتا ہی اوسپر جانور ذبح کرنا اسلیے کہ داخل کیا اوسنی نقصان بعد التزام کی اور یہی ایک قول شافعی کا ہی دو قولون مین سے اور کہا مظہر نے کہ اختلاف
کیا علمانے اوس شخص کی حق مین کہ نذر مانی یہہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کی پس کہا شافعی نے کہ پیادہ پا جاوے اگر طاقت رکہتا ہی پیادہ پا
چلنے کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کری اور سوار ہووے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ سوار ہو اور جانور ذبح کری برابر ہی کہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا

چلنے کی طاقت رکھتا ہو اسی واسطے کہا علمائے ہماری نے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھ پر ہی پیادہ پا چلنا طرف بیت اللہ کے تو واجب ہو تو اوس پر حج یا عمرہ
اور یہہ نذر موقوف و سیر ہی اور کہے کہ مجھ پر ہی پیادہ پا چلنا طرف حرم کے یا طرف مسجد الحرام کے تو نہیں آتا اوس پر کچھ نزدیک ابی حنیفہ کے اور
کی نزدیک لازم ہی اوس پر حج یا عمرہ اور اگر کہے کہ مجھ پر ہی جانا طرف بیت اللہ تعالی کی تو نہیں کچھ بالاجماع ہو جس شخص نے نذر کی حج کو پیادہ پا تو واجب ہے
کہ گھر سے پیادہ پا چلے اور سوار نہو یہانتک کہ کرے طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانی عمرہ کی پیادہ پا تو سوار نہو یہانتک کہ سر منڈاوے پھر اگر پیادہ چلا تمام راہ میں تو کوئی دم
میں نہیں یا اکثر راہ میں تو دم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر سوار ہوا تو بھی اوسی کم میں تصدق کرے بقدر اوسکی بکری کی قیمت میں سے ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلَى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ سعد بن عبادہ نے فتوی پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ ایک نذر کے کہ تھی اوسکی ماں پر
پہلے ادا کرنے اوسکی کے پس فتوی دیا حضرت نے سعد کو یہہ کہ ادا کرے نذر کو اوسکی طرف سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ
کی ان کی بعضوں نے تو کہا ہی کہ نذر مطلق مانی تھی اور بعضوں نے کہا روزہ نذر مانا تھا اور بعضوں نے کہا غلام آزاد کرنا اور بعضوں نے کہا صدقہ
ہی کرتی نذر مانی یا نذر مبہم اور موید ہی اسکی یہہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پلا اوسکی طرف سے پانی اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ نہیں
وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چھوڑا نہو تو بھی لازم نہیں وارثوں پر ادا کرنا اوسکا لیکن
اور علماء ظاہر کہتے ہیں بسبب حدیث کے کہ لازم ہی اور دلیل ہماری یہہ ہی کہ وارث نے نذر لازم نہیں کی ہی کہ اوسپر ادا کرنا اوسکا لازم ہو اور حدیث
کا جواب یہہ ہی کہ احتمال ہی کہ اوسکی ماں نے ترکہ چھوڑا ہو اوسمیں سے ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعد کی طرف سے اور اس حدیث میں دلالت

ع ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللهِ وَاِلَى رَسُوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ
مُطَوَّلٍ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تمام ہونا توبہ میری سے یہہ ہی کہ الگ ہو جاؤں میں سارے مال اپنے سے
کر دوں اوسکو طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھہ تو کچھ مال اپنا پس وہ بہتر ہی تیرے لیے کہا میں نے پس
رکھتا ہوں میں حصہ اپنا جو کہ خیبر میں ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور یہہ ٹکڑا ہی حدیث دراز کا ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے
تو کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ حضرت کی ساتھہ نگئے جب حضرت تشریف لائے تو خفا ہوئے اونپر اور لوگوں کو منع فرمایا کہ کوئی
نبولا کرے یہہ بہت تنگ ہوئے اور دعا و زاری اور توبہ جناب غفار سے کیا کئے بعد چندے کے توبہ اونکی قبول ہوئی اور اونکے حق میں یہہ آیہ اتری وعلى الثلثة الذين
خلفوا الآیہ پس جب مالک نے جناب رسالتمآب علیہ الف الف صلوۃ سے عرض کیا کہ میں اس شکرانہ میں وہ کام کرتا ہوں کہ توبہ اپنی کی لیے جدا ہوتا ہوں
سب دولت سے حضرت نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے واسطے رکھو ظاہر یہہ ہی کہ دو تہائی مال رکھنے کو فرمایا ہو اور حضرت نے یہہ حکم اسلیے کیا کہ مبادا اونکو حاجت ہو اور صبر
نکر سکیں اور حضرت ابوبکر نے جو سارا مال اللہ کو دیدیا اور حضرت نے منع نکیا سبب یہہ تھا کہ وہ صابر اور راضی برضا مولی تھے اور یہہ حدیث مناسب باب سے
لائے کہ یہہ مشابہ نذر کی تھا اسمیں کہ کعب نے واجب کی اپنی نفس پر وہ چیز کہ نہ واجب تھی بسبب حادث ہونے ایک امر کے ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی نقل کی
ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے ف یہہ حدیث دلیل ہی امام اعظم رحمہ اللہ کی اور یہی مذہب ہے اور حجت ہی امام شافعی پر ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

اللہ علیہ وسلم قال من نذر نذرا لم یسمہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا فی معصیۃ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر
نذرا لا یطیقہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا اطاقہ فلیف بہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ ووقفہ بعضہم علی ابن عباس
اور روایت ہی ابن عباس سی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانی نذر غیر معین یعنی جیسی کہی کہ خدا کے لیے مجھپر نذر ہی اور نعین کری اس چیز
کی کہ نماز ہی یا روزہ ہی یا صدقہ ہی مثلا پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص نے نذر گناہ میں تو کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانے ایسی نذر کہ نہ
طاقت رکہی اوسکی پورا کرنیکے یعنی مثلا نذر مانی بہار کے اوٹہانیکی یا پیادہ چلنی کی طرف بیت اللہ کے اور مانند اسکی کے پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص
کہ مانی ایسی نذر کہ طاقت رکہی اوسکی پس چاہیے کہ پورا کرے اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور موقوف کیا اسکو بعضوں نے ابن عباس پر **وعن**
ثابت بن الضحاک قال نذر رجل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحر ابلا ببوانۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان فیہا وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالوا لا قال فہل کان فیہا عید من اعیادہم قالوا لا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوف بنذرک فانہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فیما لا یملک ابن آدم رواہ ابوداود اور روایت ہی ثابت
بن ضحاک سی کہ کہا نذر مانی ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہہ کہ ذبح کرے اونٹ بوانہ میں کہ نام ایک جگہہ کا ہی اسفل مکہ میں پس آیا وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی حضرت کو یعنی اپنی نذر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ کیا تہا اوسمین کوئی بت بتون جاہلیت کے سے
کہ پوجا جاتا تہا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا پس کیا تہی اوسمین کوئی عید عیدون کفار کے سے کہا کہ نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی متوجہ ہو کر
طرف اوس شخص کی کہ پوری کر نذر اپنی اسلیے کہ تحقیق نہین جائز پورا کرنا واسطے نذر کی گناہ میں ہو اور نہیں لازم ہوتی ہی نذر اوس چیز میں کہ نہیں مالک ہی آدم کا
نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** کوئی عید الخ یعنی وہان کوئی میلا اور مجمع ہوتا تہا کہ وہان جاکر سیر و تماشے میں مشغول ہوتی تہی ان بتون کی پوجنی سی غرض یہہ تہی کہ مشابہت
کفار کے ساتہ ہو ع ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی نذرت ان اضرب علی راسک
بالدف قال اوفی بنذرک رواہ ابوداود وزاد رزین قالت ونذرت ان اذبح بمکان کذا وکذا مکان یذبح فیہ اہل الجاہلیۃ
فقال ہل کان بذلک المکان وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالت لا قال ہل کان فیہ عید من اعیادہم قالت لا قال اوفی بنذرک
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی یہہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے نذر مانی ہی
یہہ کہ بجاؤن میں دف آپکی سر پر یعنی روبرو آپکی وقت آنی آپکی کی جہاد سی فرمایا پوری کر اپنی نذر نقل کی یہہ ابوداود نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ کہا اوس عورت
نے نذر مانی ہی میں نے یہہ کہ ذبح کرون میں بیچ مکان فلانی اور فلانی کی وہ مکان کہ ذبح کرتی تہی اوسمین جاہلیت کی لوگ پس فرمایا کیا تہا اوس مکان میں کوئی
بت جاہلیت کی بتون میں سی کہ پوجا جاتا تہا کہا اوس عورت نے کہ نہیں فرمایا کیا تہا اوسمین کوئی میلہ میلون انکی سی کہا اوسنے کہ نہیں فرمایا پوری کر تو اپنی نذر
ف اس سی معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہی اور جو کہتی ہیں کہ نذر کرنی خاص طاعت کی چیز چاہیے وہ کہتی ہیں کہ بجانا دف کا اگرچہ طاعت نہیں مباح ہی لیکن چونکہ اوس نے
نذر مانی تہی کہ حضرت تشریف لاوین گی خیر و عافیت سی تو میں دف بجاؤن گی بجانا اوسکا جملہ طاعات سے ہوا ع ح **وعن** ابی لبابۃ انہ قال
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من توبتی ان اہجر دار قومی التی اصبت فیہا الذنب وان انخلع من مالی کلہ صدقۃ
قال یجزئ عنک الثلث رواہ رزین اور روایت ہی ابی لبابہ سی یہہ کہ اونہوں نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق تمام و
کمال توبہ میری سی یہہ ہی کہ چہوڑ دون میں گہر قوم اپنی کا وہ جو پہنچا میں اوسمین گناہ کو اور یہہ کہ الگ ہو جاؤن میں ساری مال اپنی سی واسطے تصدق
کرنیکے فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہی تجہسی تہائی مال دینا نقل کی یہہ رزین نے **ف** چہوڑ دون میں گہر الخ کہا ابولبابہ نے یہہ واسطے

بات لوٹنے کے اس جگہہ سے کہ غالب ہوا ان پر شیطان کہ گناہ کروادیا اونسے اور گناہ اونکا تہا سبب بنی قریظہ کے اسلئے کہ عیال اور مال ابولبابہ کے
تہے اونکو قبضہ میں اور قصہ ابولبابہ کا یہہ ہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہی یہود سے محاصرہ کیا تو اونہوں نے عرض
عرض کروا بہیجا کہ ابولبابہ صحابی کو ہمارے پاس بہیجئے اور ہم مشورت کریں اپنی مقدمہ میں پس آنحضرت نے بموجب عرض اونکی ابولبابہ کو اونکے
پاس بہیجا جب اونہوں نے ابولبابہ کو دیکہا تو مرد وعورت اور چہوٹی اور بڑی اونکی ابولبابہ کے آگے رونے لگے اور زاری کی حتی کہ ابولبابہ کو رحم آیا
اونہوں نے ابولبابہ سے کہا کہ اے ابولبابہ خبر دے ہمکو کہ اگر اوتریں گے ہم حکم محمد پر تو کیا کرینگے وہ ساتہہ ہمارے ابولبابہ نے اپنی ہاتہہ سے اشارہ
اپنی حلق پر یعنی ذبح کرینگے تمکو ابولبابہ کہتے ہیں کہ یہہ بات نہ کہی اور ہنوز قدم وہاں سے نہ اوٹہایا تہا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ خیانت کی میں نے
خدا اور رسول خدا کی اور یہہ آیت اوتری اونکے حق میں یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم بعد اسکے گئے ابولبابہ مسجد میں اور باندہا
اپنے تئیں ستون مسجد سے اور کہا کہ نہیں جگہہ سے چہوڑنا یہانتک کہ توبہ کروں میں اور اللہ قبول کرے توبہ میری وقت نماز کے اونکی بیٹی آکر کہولدیتی
جب وہ نماز پڑہ لیتے تو پہر باندہ دیتی اور جب لوگ آتے اونکے کہولنے کو لیے تو وہ راضی نہوتے اور کہتے کہ جبتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو
نہ کہولینگے میں یہاں سے نہیں جاؤنگا پس سات دن وہیں بندہے رہے یہانتک کہ مارے بہوک اور پیاس کے غش کہا کر گر پڑے پہر توبہ قبول کی
اللہ نے اونکی پس کہا گیا اونکو کہ اللہ نے توبہ قبول کی تمہاری کہولدو اپنے تئیں انہوں نے کہا کہ واللہ میں اپنے تئیں نہیں کہولنے کا یہانتک کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کہولیں مجکو پس تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہولا اونکو اپنے دست مبارک سے پہر اونہوں نے عرض کیا کہ میری
توبہ اپنی اسمیں دیکہتا ہوں کہ اپنی سارے مال سے نکل آؤں تصدق کرنے کے لیے حضرت نے فرمایا تمام مال دینے کی حاجت نہیں تہائی مال کافی ہی اور
میں جو اب توم کہ پہر جو پڑہتی ہو نہ ذکر کیا گیا ظاہر اونکو حضرت نے ارادہ کیا ہو کہ وہ قسم طاعت سے تہا ت ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ
قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَاْنَكَ اِذًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے
یہہ کہ ایک شخص کہڑا ہوا دن فتح مکہ کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے نذر مانی ہی واسطے اللہ عز وجل کی کہ اگر فتح کریگا اللہ مکہ پر تیرے تو پڑہونگا
میں بیت المقدس میں دو رکعت فرمایا حضرت نے نماز پڑہ اسجگہہ یعنی مسجد الحرام میں اسلیے کہ یہہ افضل ہی باوجود ہونے اسکی کے سہل ہی پہر دوبارہ پوچہا
اوسنے حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نماز پڑہ اسجگہہ پہر سہ بارہ وہی بات پوچہی حضرت سے پس فرمایا حضرت نے مختار ہی تو اسوقت یعنی اگر اسکو کرتا ہی
نماز پڑہنے سے تو تو جان اختیار رکہتا ہی کہ جو کچہہ نذر مانی ہی تو نے یعنی بیت المقدس میں پڑہنے کی نقل کی یہہ ابو داود و دارمی نے اور کہا شیخ ابن ہمام نے
اگر نذر کرے نماز پڑہنے کی مسجد نبوی میں تو نکلتا ہی نذر سے اگر پڑہے مسجد الحرام میں اور نہیں نکلتا اگر پڑہے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس میں اور اگر نذر کرے
مسجد اقصی میں پہر پڑہے مسجد الحرام میں یا مسجد نبوی میں تو نکل آتا ہی نذر سے اور کہا علما ہمارے نے کہ ہمارے مذہب میں یہہ ہی کہ جو کوئی نذر کرے نماز پڑہنے کی
مکان میں پہر نماز پڑہے اور مکان میں کہ وہ کم ہو اوس سے تو جائز ہی ق ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ
مَاشِيَةً وَاِنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً
وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ بہن عقبہ بن عامر نے
نذر مانی یہہ کہ [illegible]

بہن تیری کی بیچ پس چاہیے کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکے اور ذبح کرے بدنہ یعنی اونٹ یا گائے ہدی نزدیک ایک قول کے اونٹ نزدیک شافعی کے
نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کی یون آیا ہی کہ پس حکم کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار ہو اور ذبح کرے
ہدی اور ایک روایت ابی داؤد کی مین یون ہی کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین کرتا ساتھ مشقت بہن تیری کے
کچھہ یعنی اسطرح کی مشقت کھینچنی مین کچھہ ثواب نہین ہی تا پس چاہیے کہ حج کرے سوار ہو کر نہ چل کر پیادہ اور کفارہ دے اپنی قسم کا **ف** ہدی کہتے ہین
اوس جانور کو کہ حرم مین بہیجا جاوے ذبح کرنیکے لیے اور ادنی درجہ اوسکا بکری ہی اور اعلا اوسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گائے اور حکم ساتھ ہدی کے واسطے
استحباب کے ہی کہا قاضی نے کہ جبکہ نذر مانا پیادہ چلنا حج مین قبیل طاعات کے واجب ہوا ساتھہ نذر کے اور لاحق ہوا ساتھہ تمام ایسی چال کے کہ نہین جائز ہی
ترک اوسکا مگر اوسکے لیے کہ عاجز ہو اور متعلق ہوتا ہی ساتھہ ترک اوسکے کے فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہی واجب مین کیا واجب ہوتا ہی پس کہا حضرت
علی نے کہ واجب ہوتا ہی بدنہ بسبب سعدیث کی اور کہا بعضون نے کہ واجب آتی ہی بکری جیسے بیچ تجاوز کرنے کے میقات سے احرام کیا ہی اونہون نے
امر کو ہدی کے ساتھہ بدنہ کی استحباب پر اور یہی قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہی اور کفارہ دے اپنی قسم کا یعنی توڑنے قسم کا اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد
کفارہ سے کفارہ جنایت کا ہی کہ وہ ہدی ہی یا بدنہ کہ تمام مقام ہدی کی ہی جو کہ آگے مذکور ہی تا کہ مطابق ہو جاوے یہہ اور روایتون کی نہ کفارہ قسم کا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
ہی عبداللہ بن مالک سے یہہ کہ عقبہ بن عامر نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تہی یہہ کہ حج کرے پیادہ ننگے پانوں ننگے سر پس فرمایا
حضرت نے کہ حکم کرو اوسکو کہ سر ڈہانپے اور سوار ہو اور چاہیے کہ روزے رکہے تین دن نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف سر ڈہانکنے کا اسلیے حکم کیا کہ کہلا رکہنا سر عورت کو گناہ ہی اسلیے کہ عورت کا سر اور بال اوسکے ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیے کیا کہ عاجز تہی
پیادہ چلنے سے اور مشقت اوٹہاتی تہی اوسمین اور روزے رکہنے کا یعنی وقت عاجز ہونیکے ہی ہی کہ اس سے پہلی حدیث مین گذری ہدی ہی
روزے رکہے یا اسلیے روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کا مین کی قسمین جو کفارہ کی ہین انمین سے ایک یہہ بہی ہی پس اگر عاجز ہو اور قسمون کفارہ کی سے
تو تین روزے رکہے اور تین دن یعنی پے درپے اگر ہون کفارہ قسم کا والا اسطرح چاہے تو **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ
مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی سعید
بن مسیب سے یہہ کہ دو بہائی انصار مین سے تہے اونکے درمیان مین میراث یعنی اون دونون کو میراث کسی کی پہنچی تہی کہ بانٹنی چاہیے تہی پس طلب کیا
ایک بہائی نے اون دونون مین سے اپنے دوسرے بہائی سے بانٹنا میراث کا پس کہا اوس دوسرے بہائی نے کہ اگر پہر طلب کریگا تو مجہسے بانٹنا میراث کا
تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اوسکو حضرت عمر نے کہ تحقیق کعبہ بے پروا ہی تیرے مال سے یعنی حاجت نہین ہی کعبہ کو مال اپنا
نذر اوسکی کرے اور یہہ امر واجب وضروری نہین کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول اپنے بہائی سے یعنی اگر پہر طلب کرے تجہسے بانٹنا میراث کا جواب
اوسکے سوال کا دے اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہین واجب تجہپر یعنی مثل تیرے پر لازم کرنا قسم کا
یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیے تجہکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کے یعنی نہین پورا کرنا چاہیے اس نذر کو اور بیچ کاٹنے ناتے کے اور نہ بیچ اوس چیز کے کہ نہین مالک اوسکا

نقل کی یہ ابوداود نے ف تاج کہتی ہین بڑی دروازی کو اور بیان تاج کعبہ سی نقش کعبہ مراد ہی نہ دروازہ کعبہ کا **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول النذر نذران فمن كان نذره في طاعة الله فذلك لله فيه الوفاء ومن كان نذره في معصية فذلك للشيطان ولا وفاء فيه ويكفره ما يكفر اليمين رواه النسائي

روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ نذر کرنی دو طرح ہی پس جس شخص کی نذر کرنی طاعت بیچ بندگی اللہ کے پس وہ واسطے اللہ کے ہی اسطرح کی نذر مین پورا کرنا چاہیے یعنی واجب ہی پورا کرنا اوسکا اور جو شخص کہ نذر کرے گناہ مین پس یہ واسطے شیطان کے ہی نہ پورا کرنا چاہیے اس نذر کو اور کفارہ دے اوسکا جو کہ کفارہ دیتا ہی قسم کا نقل کی یہ نسائی نے **وعن** محمد بن المنتشر قال ان رجلا نذر ان ينحر نفسه ان نجاه الله من عدوه فسأل ابن عباس فقال له سل مسروقا فسأله فقال له لا تنحر نفسك فانك ان كنت مؤمنا قتلت نفسا مؤمنة وان كنت كافرا تعجلت الى النار واشتر كبشا فاذبحه للمساكين فان اسحق خير منك وفدي بكبش فاخبر ابن عباس فقال هكذا كنت اردت ان افتيك رواه رزين اور روایت ہی محمد بن منتشر سے کہ تحقیق ایک شخص نے نذر مانی یہہ کہ ذبح کرے اپنے تئین اگر نجات دے اوسکو اللہ دشمن اوسکے سے پس پوچھا ابن عباس سے یعنی حکم اس مسئلہ کا پس کہا اوسکو پوچھ سے پس پوچھا اوس سے پس کہا مسروق نے اوسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی جان کو اسلئے کہ تحقیق تو اگر ہی مسلمان قتل کیا تو نے جان مسلمان کو اور اگر ہی تو کافر کی تو نے طرف دوزخ کی اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر اوسکو واسطے مسکینون کے کیونکہ حضرت اسحق علیہ السلام بہتر تہے تجہسے اور بدلہ دئیے گئے دنبہ کے پس خبر دی اوس شخص نے یعنی مسروق کی فتوی کی ابن عباس کو پس کہا ابن عباس نے اسیطرح سی تہا مین ارادہ رکہتا کہ فتوی دون تجکو نقل کی یہہ رزین نے ف اگر نجات دے الخ اس شخص کو دشمن کے ہاتھ مرنا اشد اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تہا پس اوسنے کہا کہ خداوندا اس صورت مین مجبور نہین مین باختیار خود جان اپنی تجکو سونپتا ہون لیکن مرنا دشمن کے ہاتھ مجہپر شاق ہی اگر نجات دیگا تو مجکو اوسکے ہاتھ سے تو مارونگا مین اپنے تئین اور یہہ اوسنے نہ جانا کہ قتل نفس اپنی ہاتھ اشد اور حرام ہی اور مسروق بن اجدع کبار تابعین اور بڑے علماء و فقہا سے تہے اسلام لائے تہے پہلے وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن عباس نے اس مسئلہ کو پوچہنے کو مسروق سی اسلیے کہا کہ مسروق نے تحصیل علم خلفاء اربعہ اور عائشہ صدیقہ سے کیا تہا اور بہت بڑے نہایت احتیاط اور دیانت اور صبر ابن عباس کی تہا پس اوسنے جب مسروق سی یہہ مسئلہ پوچھا تو اونہون نے منع کیا کہ اپنے تئین ذبح نکر اسلیے کہ تو اگر اسلام مسلمان ہی اور اپنے تئین مار ڈالیگا تو مارےگا نفس مسلمان کو اور اوپر قتل کرنے نفس مومن کے وعید ساتھ ہمیشہ رہنے کی دوزخ مین وارد ہوا ہی اس آیت مین ولا تقتلوا انفسکم ومن قتل مومنا متعمدا الخ اور اگر تو کافر ہی تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کی بہر تقدیر مارنا اپنے تئین نامشروع نامعقول ہی اور یہہ جو کہا کہ بدلہ دیے گئے اسحق ساتھ دنبہ کے تو یہہ مبنی ہی اوپر قول بعضون کے کہ حضرت ابراہیم عم نے جو خواب مین دیکھا کہ مین اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہون تو وہ اسحق تہا مشہور اور مختار یہہ ہی کہ وہ حضرت اسمعیل عم تہے اور جلال الدین سیوطی نے لکہا ہی کہ حضرت اسحق کے حق مین یہہ کہنا تحریف اہل کتاب کی سے ہی واللہ اعلم کذا ذکرہ الشیخ رح اور در مختار مین ہی کہ اگر نذر کی ایک شخص نے یہہ کہ ذبح کرے اپنے بیٹے کو پس اسپر ہی ذبح کرنا بکری کا واسطے قصہ خلیل علیہ السلام کے اور لغو کہا ہی اسکو ابو یوسف اور شافعی نے اور لغو ہی نذر اگر ہو ساتھ ذبح کرنے نفس اپنی کے یا غلام اپنے کے اور واجب ہی محمد کے نزدیک بکری اور اگر نذر کرے ساتھ ذبح کرنے باپ اپنے کے یا دادا اپنے کے یا ماں اپنی کے تو لغو ہے اجماعاً

کتاب القصاص

کتاب ہی بیچ بیان قصاص کے ف قص اور قصص کے معنی ہین پیچھے جانا چونکہ ولی مقتول پیچھا کرتا ہی قاتل کا مارنے اوسکو بدلے مین مقتول کے اسلیے اسکو قصاص کہتے ہیں اور مقاصہ کے معنی مساوات کے ہین ہر قصاص لینے سے برابر ہو جاتے ہین

اور قاتل ناحق مقتول اسلیے کہ کیا جاتا ہی قاتل بسبب قتل اسکے کیا قاتل نے مقتول سے ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** عن عبد اللّٰہ بن مسعودٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئٍ مسلمٍ یشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وانی رسول اللّٰہ الا باحدی ثلث النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا ہوں مگر ایک بات کو تین میں سے ایک تو قتل کرنا عمدا کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لیا اور یہہ حق ولی مقتول کا ہی اوسطرح کہ شرع میں مقرر ہی اور دوسرے زنا ہی کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا یعنی ہو وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسرے نکلنا دین اپنے سے چھوڑ دینے والا جماعت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف گواہی دیتا ہو الخ یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدا تعالی کی اور میری رسالت کی یہہ تاکید اور بیان ہی اسلام کا اور اشارہ ہی اسپر کہ کہنا شہادتین کا کافی ہی بیچ ناروا ہونے کرنے خون کے اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہیں مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزوں میں سے یا تو مارنا کسیکو ناحق یعنی جو کوئی کسیکو ناحق قتل کرے اوسکا قتل کرنا روا ہی اور یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہو مکلف مسلمان آزاد زنا کرے تو اوسکو سنگسار کرنا روا ہے اور یا نکلنا دین اپنے سے یعنی جو کوئی مرتد ہو جاوے اوسکو بھی قتل کرنا روا ہی اور چھوڑ دینے والا الخ یہہ صفت موکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ دے جماعت مسلمانوں کی اور الگ ہو جاوے اونسے بسبب مرتد ہونیکے کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہی از روی قول کے یا عمل کے یا اعتقاد کے تو واجب ہی قتل کرنا اوسکا اگر توبہ نکرے اور اوسکو مسلمان کہنا مجازا ہی باعتبار حالت پہلی کے اور حنفیہ کے نزدیک اگر عورت مرتد ہو جاوے تو اوسکو قتل نکریں ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لن یزال المؤمن فی فسحۃٍ من دینہ ما لم یصب دما حراما رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت کے دین اپنے سے جبتک کہ نہیں پہنچتا خون حرام کو نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی جبتک کسیکا خون ناحق نہیں کیا تو اللہ تعالی کی امید رحمت اور بخشش کی اوسمیں بیچ وسعت کی ہی اور جب اسنے خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اوسپر اور داخل ہوا وہ زمرہ میں ناامیدوں رحمت اللہ تعالی کی سے ع **وعن** عبد اللّٰہ بن مسعودٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بندوں کے حقوق میں جو حکم کیا جاویگا اول حکم در مقدمہ خون ہی کے کیا جاویگا اور اللہ تعالی کے حقوق میں جو سوال کیا جاویگا تو اول در مقدمہ نماز کے سوال کیا جاویگا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ منہیات میں جو حکم کیا جاویگا تو اول در مقدمہ خون کے حکم کیا جاویگا اور ماموراتکا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ع **وعن** المقداد بن الاسود انہ قال یا رسول اللّٰہ ارأیت ان لقیت رجلا من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعہا ثم لاذ منی بشجرۃٍ فقال اسلمت للّٰہ وفی روایۃٍ فلما اہویت لاقتلہ قال لا الٰہ الا اللّٰہ أاقتلہ بعد ان قالہا قال لا تقتلہ فقال یا رسول اللّٰہ انہ قطع احدی یدی فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال متفق علیہ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے یہہ کہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ بتلائیے مجکو اگر میں ملاقات کروں ایک شخص کافر سے پس لڑیں ہم آپسمیں پس مارا کافر نے ایک ہاتھ پر میرے دونوں ہاتھوں میں سے تلوار اور کاٹ دی ہاتھ کو پھر پناہ پکڑی کافر نے مجہسے ساتھ ایک درخت کے اور کہے مسلمان ہوا میں واسطے اللہ کے اور ایک روایت میں یوں ہی کہ جب قصد کیا میں نے کہ قتل کروں میں اوسکو کہا لا الہ الا اللہ کیا مار ڈالوں میں اوسکو بعد کہنے کلمہ کے فرمایا نہ قتل کر اوسکو پس کہا مقداد نے یا رسول اللہ تحقیق اوسنے کاٹ ڈالا ہی

ایک ہاتھ میرا پس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قتل کر اوسکو پس اگر قتل کریگا اوسکو پس تحقیق تیرا ہے مرتبہ تیرے سے پہلے اسکو قتل کرنیکے اور
تحقیق تو ہو جائیگا بیچ مرتبہ اوسکے پہلے کہنے کلمہ اوسکے کے کہا نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم تہا ہو جائیگا وہ
ویسا معصوم الدم بسبب اسلام کے اور تو ہو جائیگا مباح الدم بسبب قتل اوسکے جیسا وہ تہا کافر مباح الدم کرکے اوسکا قتل درست تہا بسبب کفر کے
تیرا قتل درست ہو بسبب قتل کرنے اوسکے کے مومن **وعن** اسامة بن زيد قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى
اناس من جهينة فاتيت على رجل منهم فذهبت اطعنه فقال لا اله الا الله فطعنته فقتلته فجئت الى النبي صلى الله عليه
وسلم فاخبرته فقال اقتلته وقد شهد ان لا اله الا الله قلت يا رسول الله انما فعل ذلك تعوذا قال فهلا شققت عن قلبه متفق
عليه وفي رواية جندب بن عبد الله البجلي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كيف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت يوم القيامة
قاله مرارا رواه مسلم اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں جہینہ کے یعنی طرف ایک قوم کے جنکا
نام تہا ایک قبیلہ کا پس آیا میں ایک شخص کے پاس میں نے ارادہ کیا میں یہ کہ ماروں اوسکو نیزہ پس کہا اوسنے لا الہ الا اللہ اور مارا میں نے اوسکو نیزہ
پس مار ڈالا میں نے اوسکو پہر آیا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی میں نے اونکو پس فرمایا کیا قتل کیا تو نے اوسکو حالانکہ گواہی دی اوسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا میں نے
یا رسول اللہ سوا اسکے نہیں کہ کیا اوسنے یہ واسطے بچاؤ کے قتل سے فرمایا پس کیوں نہ چیرا تو نے دل اوسکا نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے اور
بیچ روایت جندب بن عبد اللہ بجلی کی یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جس وقت کہ
یہہ کلمہ جھگڑتا ہوا دن قیامت کے تیری طرف سے فرمایا حضرت نے یہہ کئی بار یعنی واسطے خوف دلانے کے نقل کیا یہ مسلم نے **ف** کیوں نہ چیرا
تو نے دل اوسکا اور نہ دریافت کیا تو نے حال دل اوسکا تا جانتا کہ اوسنے بسبب امان جان اپنی کے کہا ہے یا بطریق اخلاص و صدق کے اور
اور جاننا حقیقت باطن اوسکی کا ممکن نہ تہا پس چاہیے تہا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اوسکو حکم مومن ہونیکا دیتا اور اسامہ نے گمان کیا کہ ایمان تہا
نہیں نفع دیتا پس حضرت نے بیان فرمایا کہ تمکو خطا ہوئی اجتہاد میں اور مجتہد خطا اجتہادی میں معذور ہوتا ہے اسلیے اسامہ پر دیت لازم ہوئی
اسامہ پر خطا یہی ہوئی کہ لازم تہا اونکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اوسکا ع ح **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قتل معاهدا لم يرح رائحة الجنة وان ريحها توجد من مسيرة اربعين خريفا رواه البخاري اور روایت ہے
عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے عہد والے کو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہے چالیس
برس کی راہ سے نقل کیا یہ بخاری نے **ف** عہد والے سے مراد ہے وہ کافر کہ عہد کیا ہو ساتھ امام کے اوپر ترک کرنے لڑائی کے ذمی ہو یا غیر ذمی چالیس
برس کی راہ سے اور ایک روایت میں ستر برس آئی ہیں اور ایک روایت میں سو برس اور موطا میں پانسو برس اور فردوس میں ہزار برس
بسبب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کے ہے کہ بعضوں کو ہزار برس کی مسافت سے آویگی وہ بو اور
پانسو برس کی مسافت سے وغیر ذلک اور احتمال ہے کہ مراد ان سب سے طول مسافت ہے نہ تحدید اوسکی اور مراد نہ پانے بو
سے یہہ ہے کہ اول جو مقرب اور صالحین بو بہشت کی پاوینگے یہہ اوسوقت محروم رہیگا نہ یہہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضوں نے
اسکو تغلیظ و تہدید پر ع ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تردى من جبل فقتل نفسه فهو في
نار جهنم يتردى فيها خالدا مخلدا فيها ابدا ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن
قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يتوجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا متفق عليه

ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے گرا یا اپنے تئین پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنی جان کو پس سبب اسکے پس وہ بیچ آگ دوزخ کے ہی گرتا رہیگا اوسمین ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا اور جسنے پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اوسکا اوسکے ہاتہہ مین ہوگا پیویگا اوسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا اور جسنے مار ڈالی جان اپنی ساتہہ تیز چیز کے یعنی چہری یا خنجر سے پس تیز چیز اوسکی اوسکے ہاتہہ مین ہووے گی بھونکیگا اوسکو اپنے پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہمیشہ الخ لفظ مخلدا ابدا تاکید ہین لفظ خالدا کی اور حاصل یہہ کہ جو کوئی اپنے تئین کسی چیز سے مار ڈالیگا وہ اوسی چیز سے عذاب دیا جاویگا ہمیشہ اور مراد یہہ ہی کہ جو حلال جان کر ان چیزونکو کرینگے وہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے یا مراد ہمیشہ رہنے سے رہنا ہی مدت دراز تک ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ گلا گہونٹے اپنا اور مار ڈالے اپنے تئین گلا گہونٹیگا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ مارے اپنے تئین نیزہ ماریگا اپنے تئین آگ مین نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہا بیچ اون لوگونکے کہ تہے پہلے تمسے ایک شخص اوسکے لگا تہا ایک زخم پس بے صبری کی اوسنے اور لی ایک چہری اور کاٹ ڈالا ساتہہ چہری کے اپنا ہاتہہ یعنی جو زخمی تہا پس نہ تہما خون یہانتک کہ مرگیا فرمایا اللہ تعالے نے جلدی کی مجہسے بندے میرے نے ساتہہ ہلاک کرنے نفس اپنے کے پس حرام کی مینے اوسپر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ محمول ہی تحلیل پر یعنی اپنے ہلاک کرنیکو حلال جانا اوسنے اسلئے حرام ہوا داخل ہونا بہشت کا اوسپر یا یہہ مراد ہی کہ حرام ہوا اوسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتہہ صالحین کے یہانتک کہ چکہے سزا اپنی کردار بد کی اور قتل نفس شرع میں حرام ہی اور گناہ کبیرہ حقیقت مین وہ تصرف کرنا ملک غیر مین ہی کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک پروردگار کی ہی اسکو کیا یارا کہ اوسکی ملک مین تصرف کرے اور اپنے کو ہلاک کرے ع ع **وَعَنْ جَابِرٍ** اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَّرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے یہہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینہ کی تو ہجرت کی طفیل بن عمروؓ نے طرف حضرت کی اور ہجرت کی ساتہہ طفیل کے ایک شخص نے اونکی قوم مین سے پس مریض ہوا وہ شخص اور بے صبری کی پس لین اپنی پیکانین تیرونکی اور کاٹ ڈالی ساتہہ ایک پیکان کے جوڑ اپنی انگلیون کی پس جاری ہوا خون دونون ہاتہون اوسکے سے یہانتک کہ مرگیا پس دیکہا اوسکو طفیل بن عمروؓ نے اپنی خواب مین اسحالت مین کہ ہیئت اوسکی اچہی ہی اور دیکہا اوسکو اسحال مین کہ ڈہانکے ہوئے ہی دونون ہاتہہ اپنے پس کہا طفیل نے اوسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتہہ تیرے رب تیرے نے پس کہا اوسنے کہ بخشدیا مجہکو رب میرے نے بسبب ہجرت کرنے میری کی طرف نبی اوسکی کے رحمت ہو چیاے اوسکے اوپر اور سلام پہر کہا طفیل نے کیا ہی واسطے تیرے کہ دیکہتا ہون تجہکو ڈہانکے ہوئے دونون ہاتہہ اپنے کہا اوس شخص نے کہ کہا گیا واسطے میرے یعنی اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگے ہم تجہسے اوس چیز کو کہ خراب کی تو نے پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی اوسکو اور دونون ہاتون اوسکے کو بخشدے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

بات ہجرت کر نیکے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تھی رحمت و مغفرت الٰہی اور اگر ہجرت کر تو بعد ہوگی
تو بسبب حفظ حضرت کے اوسکا مصیبون نہ ثابت ہوگی زیارت کرنی حضرت کی قبر شریف کی بعد وفات حضرت کے
حالت زندگی مین پس مل سے اس نعمت کو بیدار رہنا چاہیے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ کبیرہ کا باعث کفر نہیں
یہہ مبارک مذہب اہل سنت جماعت کا ہی ۔ **وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ یَا خُزَاعَۃُ
قَدْ قَتَلْتُمْ ھٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ ھُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰہِ عَاقِلُہٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَہٗ قَتِیْلًا فَاَھْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّہٗ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاہُ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
یَعْنِیْ بِمَعْنَاہُ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پہر تم ای خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنے اس مقتول کو قبیلہ ہذیل
قسم ہی خدا کی خونبہا دینے والا ہون اوسکا جو شخص کہ قتل کرے پیچھے اوسکے پس وارث اوسکے مختار ہین درمیان دو امرون کے اگر چاہین قتل کرین اور
چاہین لیوین دیت خون بہا نقل کی یہہ ترمذی اور شافعی نے اور شرح السنہ مین ساتھ اسناد شافعی کی مذکور ہی اور صریح بیان کیا ہی بغوی نے شرح السنہ مین کہ
یہہ حدیث نہین ہی بخاری اور مسلم مین ابی شریح سے اور کہا بغوی نے ذکر روایت کیا ہی بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابی ہریرہ سے یعنی ساتھ معنی کے
یعنی معنی اس حدیث کی بین وہ الفاظ اسکی اسلا نہین شریح سے اور ابی ہریرہ سے یہہ اعتراض ہی بغوی پر کہ پہلی فصل مین حدیث صحیحین کی لائی ہی
نہین کچہ خود بغوی نے کہا ہی کہ صحیحین مین نہین اور ابتداء حدیث مین جو فرمایا کہ پہر تم ای خزاعہ الخ تو یہہ تتمہ ہی خطبہ کا کہ پڑہا حضرت نے روز فتح مکہ کے
مذکور ہی بیچ باب حرم مکہ کی اور خزاعہ نے مارا تہا اون ایام مین ایک شخص کو ہذیل مین سے بعوض اپنے ایک قتیل کے کہ ایام جاہلیت مین مارا گیا تھا
کیا حضرت نے خون بہا اوسکا واسطے دفع فتنہ کے درمیان دو قبیلون کے جیسے کہ فرمایا اور مین قسم ہی اللہ کی الخ بعد اسکی بیان کیا حضرت نے حکم
اون ایام مین جو شخص کہ قتل کرے الخ اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ اختیار قتیل کے وارثون کو ہی چاہین قصاص لین یا رہنے دین دیت لین یہہ
ہی شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک ثابت نہین ہوتی دیت مگر ساتھ رضا قاتل کے اور امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے
اونکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ وارث اس قتیل کے اختیار رکھتی ہین چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اگر دیوے وہ دیت ۔ **وَعَنْ اَنَسٍ**
اَنَّ یَھُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَۃٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَھَا مَنْ فَعَلَ بِکِ ھٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَھُوْدِیُّ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِھَا
فَجِیْءَ بِالْیَھُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ ایک
یہودی نے سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتہرون کے یعنی ایک پتہر سر کے نیچے رکہا اور ایک اوپر پس کہا گیا لڑکی سے کس نے کیا ساتھ تیرے یہہ کام
کیا فلانے نے یعنی جن جن پر گمان تہا اونکا نام لیا یہانتک کہ نام لیا گیا اوس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نے ساتھ سر اپنے کے کہ ہان اوسنے کیا
یہودی پس اقرار کیا اوسنے کہ بیشک یہہ کیا ہی پس حکم کیا اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کچلنے سر یہودی کے پس کچلا گیا سر اوسکا ساتھ پتہرون کے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتھ پتہرون کے ظاہر یہہ ہی کہ درمیان دو پتہرون کے سر کچلا ہوا مانند اوس لڑکی کے اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ مرد قتل
بدلے عورت کے جیسے کہ قتل کیجاتی ہی عورت بدلے مرد کے اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور دلیل ہی اوپر کہ قتل کرنا ساتھ پتہر بہاری کے کہ ساتھ
ساتھ اوسکے قتل غالب ہو موجب ہے قصاص کا اور یہی قول ہی اور تینون اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص نہین آتا اوسمین
اونکی طرف سے یہہ جواب دیتے ہین کہ وہ یہودی تہا اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کے تہا ۔ **وَعَنْہُ قَالَ کَسَرَتِ الرُّبَیِّعُ وَھِیَ**
عَمَّۃُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ثَنِیَّۃَ جَارِیَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسٌ

فَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ وَلَا تُكْسَرُ ثَنِیَّتُهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا توڑی ربیع نی کہ وہ پھوپی ہی انس بن مالک کے دانت ایک لڑکے کے انصار مین سی پس آئی قرابتی اوس لڑکے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم فرمایا حضرت نے ساتھ بدلے کے کہ ربیع کی بھی دانت توڑی جاوین پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک کے نہین قسم ہی خدا کی نہ توڑی جاوینگے دانت اوسکے ای رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی پس رضامند ہوئی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضی بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کہا بیٹھین اللہ پر تو البتہ پورا کری اللہ اونکی قسم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مالک کے باپ کا نام نضر ہی اور ربیع بیٹی ہین نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کا بیٹا ہی نضر کے پس ربیع دونون بہائی ہوئی ربیع کی اور انس بن نضر نے جو کہا قسم ہی اسکی الخ تو یہہ جو ہونا ازراہ رد اور انکار کرنے حکم حضرت کی نہین کہا بلکہ کہا یہہ ازراہ توقع اور امید کی فضل اللہ تعالی سی کہ راضی کر دیگا اوسکی مدعیوں کو اور ڈالدیگا اونکی دل مین یہہ کہ معاف کر دینگے قصاص اوس سی چنانچہ اسی لیے حضرت نے کلام مذکور اونکی حق مین فرمایا جیسی کہ راضی ہوئی مدعی اوسکی دیت لینی پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی یہہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والسن بالسن اور پورا کری الخ یعنی سچ کری اوسکی قسم کو اور سچا کری اوسکو نہ حانث مقصود ہی کلام سی تعریف کرنی انس بن نضر کی ہی کہ وہ ایسا شخص ہی کہا نووی نے اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی قسم کہانی اوسچیز پر کہ گمان کری آدمی اوسکی واقع ہونیکا اور جائز ہی تعریف کرنی اوسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا اوسکے سبب تعریف کرنیکے اور مستحب ہی عفو کرنا قصاص سی ع ح

وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ لَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِی الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا یُّعْطٰی رَجُلٌ فِیْ كِتَابِهٖ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت علی رض سی کہ کیا تمہاری پاس کوئی چیز سوا قرآن کے پس کہا حضرت علی نے قسم ہی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین ہی پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہی مگر سمجھہ کہ دیا جاتا ہی کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہماری پاس ہی وہ چیز کہ کاغذ مین لکہی ہی کہا مینی کیا ہی کاغذ مین لکہی ہوئی فرمایا حضرت علی نے کہ خون بہا اور قدر اور حکم اوسکا اور چہڑانا قیدی کا یعنی ثواب اوسکا لکہا تہا اور یہہ کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کے یعنی سوا ذمی کے نقل کی یہہ بخاری نے ف مگر سمجھہ الخ یعنی اللہ نے مجھکو سمجھہ دی ہی کہ استنباط کرتا ہون اوس سی معانی قرآن کی اور دریافت کرتا ہون اوس سی اشارات اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتے ہین علماء راسخین اور عارفان با یقین کو حاصل یہہ کہ سمجھہ مجھکو عطا ہوئی ہی کہ اوس سی مسائل وغیرہ نکالتا ہون قرآن مین سی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اوس سی فہم لوگون کی اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنی ایک کاغذ پر کچہہ احکام خون بہا کی وغیرہ ذلک لکہکر بیچ غلاف شمشیر کی رکہی تہی اور لکہا ہی علماء نے کہ اوس کاغذ مین سوا ان تین چیزون ذکر کی گئی کی اور بہی بہت احکام تہی لیکن بیان سیان اونکا نہین کیا اسلیے کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہی اور چہوڑنا بندی کا مناسب ذکر کی سبب ہونے اوسکے کی قریب قتل کی اور نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مذہب بہت صحابہ و تابعین و تبع تابعین و تینون اماموں کا ہی کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا یہہ ہی کہ مارا جاوی مسلمان بدلے کافر ذمی کے اور دلیل انکی اور حدیثین ہی چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہین اور سوال مذکور ابو جحیفہ نے اسلیے کیا کہ شیعہ کہتی تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اہل بیت کو خصوصا حضرت علی کو کچہہ اسرار علم وحی کی بتائی ہین کہ نہین ذکر کیے وہ غیر اونکی سے یا اسلیے پوچہا کہ حضرت علی کی زمانہ مین حضرت علی کی رہ

علم اور تحقیق کسی میں نہیں پائی جاتی تھی پس سمجھ کمال حضرت علی رضی کو یہ بات نہیں ہے یعنی حضرت نے نہیں خاص کیا ہے مجکو ساتھ تبلیغ یا اشارہ کرنے کے
اور لوگوں کی بیچ اس میں ہی سوا قرآن کے اور اس کاغذ لکھی ہوئی کی اور واقع ہوا ہے تفاوت سمجھ کی جہت سے اور سبب سے استعداد پائے
کی پس جو کوئی پاتا ہے سمجھ اور ادراک اور سمجھ سکتا ہے قرآن میں وہ لکھتا ہے اوپر ابواب علوم کے ع ح وذکر حدیث ابن مسعود لا
تقتل نفس ظلما فی کتاب العلم اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی نہ ماری جاوے کوئی جان از راہ ظلم کی کتاب العلم میں

الفصل الثانی

نفس دوسری عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم رواہ الترمذی والنسائی ووقفہ بعضھم وھو الاصح ورواہ ابن ماجۃ عن البراء بن عازب روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ جاتا رہنا دنیا کا بہت سہل ہے نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان کو سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور بیان کیا ہے اسکو بعضے راویوں نے اور وہ صحیح تر ہے یعنی موقوف ہونا نقل کی یہ ابن ماجہ نے براء بن عازب سے یعنی واسطے اللہ ہے شان کی زمین و آسمان وغیرہ دنیا کی چیزیں مسلمانوں کے لیے پیدا کی ہیں عبادت کریں اور ان چیزوں کو دیکھکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کریں پس جس نے قتل کیا مسلمان کو گویا دنیا اور جسکے لیے پیدا ہوئی ہے اوسنے گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسیکی طرف اشارہ ہے اس آیت میں من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا یعنی جسنے قتل کی جان بغیر جان کے یا بغیر فساد کے زمین میں پس گویا کہ قتل کیا سب لوگوں کو ع

وعن ابی سعید وابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان اھل السماء والارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبھم اللہ فی النار رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہوں بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کے تو البتہ اوندھا ڈالیگا ان کو اللہ دوزخ میں نقل کی یہ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ف بعض شارحین نے لکھا ہے کہ لفظ اکبھم لازمی ہے اور کبھم متعدی پس کسی راوی کو سہو ہو گیا ہے کہ کبھم کو نقل کیا لیکن ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ لفظ اکب قاموس میں لازم اور متعدی دونوں طرح نقل کیا گیا ہے پس نسبت خطا کی طرف لیث کی بلکہ سبکی اولی اور احوط ہے نسبت کرنے خطا کے سے طرف راویوں ثقہ اور عادلوں کے پس تحقیق اس مقام کی یہ ہے اور ربا مع [illegible] عز وجل فی النار آیا ہے واللہ اعلم بالصواب

وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیء المقتول بالقاتل ناصیتہ ورأسہ بیدہ واوداجہ تشخب دما یقول یا رب قتلنی حتی یدنیہ من العرش رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کے اس حال میں کہ پیشانی قاتل کی اور سر اوسکا مقتول کی ہاتھ میں ہوگا اور رگیں اوسکی بہتی ہوں گی خون سے کہیگا اے پروردگار میرے قتل کیا ہے مجکو یعنی اس شخص نے زیادتی کر کے میری یہانتک کہ نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہ کنایہ ہے کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہے بیچ راضی کر دینے اللہ تعالی کے اوسکو ساتھ عدل اپنے کے ع

وعن ابی امامۃ بن سہل ان عثمان بن عفان اشرف یوم الدار فقال انشدکم باللہ اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلث زنی بعد احصان او کفر بعد اسلام او قتل نفس بغیر حق فقتل بہ فواللہ ما زنیت فی جاھلیۃ ولا اسلام ولا ارتددت منذ بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا قتلت النفس التی حرم اللہ فبم تقتلوننی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وللدارمی لفظ الحدیث اور روایت ہے ابو امامہ بیٹے سہل بن حنیف کے سے یہ کہ عثمان بن عفان نے جھانکا مکان بلند پر سے ان دنوں کہ گھیرا تھا

کیا جانتے ہو تم یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہوتی ہے خون ریزی شخص مسلمان کی مگر سبب ایک بات کی تین باتون مین سے زنا کرنا پیچھے نکاح کرنے کے یا کفر کرنا پیچھے اسلام کے یا جان مارنی ناحق پس مارا جاویگا بدلے اوسکے مین پس قسم ہے خدا کی نہین زنا کیا مینے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین جب سے کہ بیعت کی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا مینے کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نے قتل کرنا اوسکا پس کس سبب سے قتل کرتے ہو تم مجکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور واسطے دارمی کے ہین لفظ حدیث کے **ف** دار کے دار کہتے ہین گھر کو یعنی جن دنون مین کہ باغیون نے حضرت عثمان رض کو گہیر لیا انکے گہر مین ان دنون کو کہتے ہین یوم الدار پس نہین تو مین حضرت عثمان نے اوپر گہر کے چڑہ کر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا الخ یعنی زنا کرے محصن ہو کر تو اوسکو سنگسار کرنا آیا ہے اور محصن اوسکو کہتے ہین کہ مسلمان مکلف جماع کرے عورت سے ساتھ نکاح صحیح کے اور لفظ حدیث کی یعنی لا یحل دم امرء مسلم الخ قصہ عثمان رض کا یعنی اشرف یوم الدار الخ: مولانا رح

وعن ابی الدرداء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال المؤمن معنقا صالحا ما لم یصب دما حراما فاذا اصاب دما حراما بلح رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی درداء سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ رہتا ہے مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کے ادا کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق بندون اوسکی کی جبتک کہ نہ پہنچے خون حرام کو پس جب پہنچا خون حرام کو تھک جاتا ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہے کرنے بھلائیون کے اور جلدی کرنے کے طرف بھلائیون کے جبتک کہ خون ناحق نہین کرتا جب خون ناحق کرتا ہے تو باز رہتا ہے حاصل کرنے بھلائیون کے سے سبب شومی اس گناہ کے پس قتل کرنیکی خاصیت ہے کہ دل سیاہ ہو جاتا ہے قاتل کا اور توفیق خیر سے محروم رہتا ہے اگرچہ یہ حال سب گناہون کا بھی ہے لیکن یہ اشد ہے بہ نسبت اور گناہون کے ع ح

وعنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ذنب عسی اللہ ان یغفرہ الا من مات مشرکا او من یقتل مؤمنا متعمدا رواہ ابو داود ورواہ النسائی عن معاویۃ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو گناہ ہے امید ہے اللہ تعالی سے یہ کہ بخشدے اوسکو مگر گناہ اوس شخص کا کہ مرے مشرک یا گناہ اوس شخص کا کہ قتل کرے کسی مسلمان کو جان کر نقل کی یہ ابو داود نے اور نقل کی یہ نسائی نے معاویہ سے **ف** علماء اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ قتل کا بھی نہین بخشا جاتا مانند شرک کے لیکن مذہب اہل سنت جماعت کا یہ ہے کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا بعد عذاب شدید ہونیکے مدت دراز تک اور دلیل اوسکی یہ آیہ ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اس حدیث سے جو نہ بخشا جانا اوسکا سمجھا جاتا ہے محمول ہے تشدید و تغلیظ پر یا یہ مراد ہے کہ قتل کرے مومن کو حلال جانکر تو وہ نہین بخشا جاویگا یا متعمدا کے یہ معنی ہین کہ قصد کرے قتل کرنے مومن کا سبب ہونے اوسکے مومن ع

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقام الحدود فی المساجد ولا یقاد بالولد الوالد رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدون مین اور نہ قصاص لیا جاوے بیٹا اولاد کے باپ سے یعنی بلکہ دیت آویگی باپ پر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** حدین مانند حد زنا اور چوری اور مانند انکی کے مسجدون مین نہ ماری جاوین اور قصاص بھی داخل اس حکم مین ہے کہ وہ بھی مسجدون مین نہ لیا جاوے اسلیے کہ مسجدین بنی ہین واسطے نماز فرض اور نفل کی کہ نفل نماز ہین اور ذکر اور پڑہنا اور پڑہانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوے الخ اتفاق ہے اماموں کا اسپر کہ بیٹا اگر مار ڈالے باپ کو تو اوسکو قتل کیجیو اور اسمین اختلاف ہے کہ باپ بیٹے کو مار ڈالے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور احمد رح تو کہتے ہین کہ باپ قتل کیا جاوے اور امام مالک کہتے ہین کہ اگر ذبح کرے باپ بیٹے کو تو قتل کیا جاوے اور اگر تلوار سے مار ڈالے تو نہ قتل کیا جاوے اور ماں مانند باپ کے ہے اور دادا اور دادی اور نانی مانند باپ کے ہین ع ع

وعن ابی رمثۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی فقال من هذا الذی معک قال ابنی اشہد بہ قال اما انہ لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ رواہ ابو داود والنسائی وزاد فی شرح السنۃ فی اولہ قال دخلت مع ابی علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرأى التي بظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعني أعالج الذي بظهرك فإني طبيب فقال أنت رفيق والله الطبيب روایت ہے ابی رمثہ سے کہ کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ باپ کے پس فرمایا کون ہے یہ تیرے ساتھ کہا کہ یہ بیٹا میرا ہے گواہ رہو ساتھ اسکے فرمایا خبردار رہ کہ یہ نہیں گناہ کریگا تجھپر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر جس کا بیان ہو چکا اور روایت کی ہے نسائی نے اور صاحب مصابیح نے شرح السنۃ میں بیچ اول اس حدیث کی اس عبارت کو کہ کہا ابورمثہ نے کہ گیا میں ساتھ باپ اپنے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس دیکھا میرے باپ نے مہر نبوت کہ پشت پر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے کہ چھوڑ دو مجھ کو یعنی اذن دو مجھکو علاج کرونمیں اس چیز کا کہ پشت میں ہے پس تحقیق میں طبیب ہوں پس فرمایا حضرت نے کہ تو رفیق ہے اور اللہ طبیب ہے **ف** گواہ رہو ساتھ اسکے یعنی گواہ رہو کہ یہ بیٹا میرا ہے مقصود اس گواہ کرنے سے یہ تھا کہ اگر مجھ سے کچھ گناہ مانند قتل وغیرہ کی ہو جاوے تو مواخذہ اس سے کیا جاوے کہ بسبب جاہلیت کی رسم کے جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا اسی سبب سے حضرت نے فرمایا کہ نہیں گناہ کریگا تجھپر یعنی اگر تیرا بیٹا کوئی گناہ کی بات کرے تو تجھکو پکڑا جاوے ایسا نہیں ہونا اسطرح سے تجھسے کوئی گناہ ہو تو تیرا بیٹا اسیں پکڑا جاویگا دنیا و آخرت میں کہ جاہلیت میں رسم تھی کہ بیٹوں میں سے جو کوئی گناہ کرتا تھا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا ہوئی مہر نبوت سے مراد وہ چیز ہے اس کلام میں یہ ہے کہ طبیب وہ ہے کہ تمام حقیقت کو جانتا ہو اور تو بہ نسبت اسکے نہیں ہے اسی واسطے کہا اسکو رفیق ہے یعنی مہربانی کرتا ہے یعنی علاج کرنا یعنی لکھنا اسکا بہت ہی ظاہر کرتا ہے اسکو کہ شفا دیتا تو اوسکی حقیقت بیان طبیب ہے یعنی حق تعالیٰ ہی حقیقت شفا دینے والا ہے کوئی شفا دے سکتا سوا اسکے کہ مراد اسکی ہے

وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن سراقة بن مالك قال حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقيد الأب من ابنه ولا يقيد الابن من أبيه رواه الترمذي وضعفه روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے اور انہوں نے نقل کی سراقہ بن مالک سے کہ کہا حاضر ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو دیکھا میں تہے آپ کا بیٹے اوسکے سے اور نہ قصاص لیتے تھے بیٹے کا باپ اوسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اوسکو **ف** یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹے کو اوسکے قصاص میں مار ڈالتے اور اگر باپ بیٹے کو مار ڈالتا بلکہ خون بہا لیتے تھے

وعن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة والدارمي وزاد النسائي في رواية أخرى ومن خصى عبده خصيناه اور روایت ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کریگا اپنے غلام کو ہم قتل کرینگے اوسکو اور جو شخص کہ کاٹے اعضا جیسے ناک کان یا ہاتھ یا کو وغیرہ تو اعضا کاٹینگے ہم اوسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت میں کہ جو کوئی خصی کرے اپنے غلام کو خصی کرینگے ہم اوسکو قتل کرنا اپنے غلام کو آخر یہ بطریق زجر و تشدید کے فرمایا تا کہ باز آویں لوگ اپنے غلاموں کے مار ڈالنے سے جیسے کہ چور تھے یا چوری کی حق میں حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو اوسکو حالانکہ نہ مار ڈالا حضرت نے اوسکو جبکہ لایا گیا وہ حضرت کے پاس اور بعضوں نے کہا کہ مراد حدیث میں کیا گیا اور اوسکو غلام باعتبار حال سابق کے کہا اور بعضوں نے کہا کہ یہ منسوخ ہے اس آیت سے الحر بالحر والعبد بالعبد الخ اسمیں یہ ہے کہ آزاد قتل کیا جاوے بسبب قتل کرنے غلام غیر کے نہ اپنے غلام کے اور تینوں امام کہتے ہیں کہ نہ قتل کیا جاوے غلام کے اگرچہ ہو غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالیٰ کے الحر بالحر آخر تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتے ہیں کہ آزاد قتل کیا جاوے بدلے غلام کے اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کہ کاٹے اعضا الخ شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ سب اہل علم حضرت کے زمانے کے اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ بدلے اعضا غلام کے پس ثابت ہوا اس اتفاق سے کہ یہ حدیث محمول بر زجر و منع پر ہے۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاؤُا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاؤُا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہون نے باپ اپنے سے اونہون نے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے جان بوجہ کر حوالہ کیا جاوے طرف وارثون مقتول کے پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہہ ہی تیس اونٹنیان کہ چوتھی برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطے اونکے ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کے وارثون کا ہی یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین وارث اس سے کم پر وہی واجب ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** امام شافعی اور امام محمد کا یہی مذہب ہی دیت مین اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک سو اونٹ چار قسم کے پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ اور دلیل ان کی حضرت سائب بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرت رسالتمآب نے دیت میں چار قسم کے اور یہہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہی غیر ثابت ہی بسبب اختلاف صحابہ کے دیت مین اھ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيُرَدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص لینے مین اور دیت مین اور سعی کرتا ہے ساتھ ذمہ اور عہد اونکے سے کے ادنی اونکا اور رد کرتا ہی اوپر جو بہت دور ہو اونسے اور مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتی ہین یعنی مدد کرنی اور اتفاق رکھنی اور اختلاف نکرنے مین اوپر اون لوگون کے کہ سوا اونکے ہین یعنی کافر یعنی جیسے کہ بیچ اجزا ایک ہاتھ کی خلاف اور جدائی نہین ہی اپنی مین اوسیطرح لازم ہی مسلمانون کو چاہیے کہ آپسمین ایک دوسرے کی مدد کرتا ہی وقت مقابلہ کی کفار سے خبردار ہو کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور نہ مارا جاوے عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنے کے نقل کی یہہ ابو داود نے اور نسائی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباس سے **ف** مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچھ فرق نہین درمیان رذالی اور اشراف کی اور چھوٹا اور بڑے کے اور عالم اور جاہل کے اور مرد اور عورت کی ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کے لینے دینے مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہی وہی دیت جلاہی کی ہی اور اگر سید جلاہی کو مار ڈالے جلاہی کے بدلے سید کو مار ڈالے اسیطرح باقیون کو سمجھہ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اوسوقت مین اگر اشراف رذالے کو مار ڈالتا تو اوسکو قصاص مین نہ مارتی بلکہ اوسکی بدلے چند آدمی اوسکی قبیلہ مین سے کہ کم رتبہ ہوتی اونکو مار ڈالتی اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان نے مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دیا تو چاہیے کہ اوسکو سب مسلمان امن دین اور اوس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کی دو معنی ہین ایک یہہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور رہنے والا کافرون کے ملک سے جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اوس سے توڑے اوسکا اور دوسرے یہہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کے ملک مین اور امام بھیجی ایک فوج اوس لشکر مین سے کسیطرف پھر لاوین غنیمت اگرچہ وہ فقط اونہین کا حق نہین ہی بلکہ سارے لشکر کو شامل ہی اور عہد الایچ عہد اپنی کی یعنی جبتک کہ ذمی ہی اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اوسکو نہ مارے پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہی پس اگر اوسکو کوئی مسلمان قتل کرے تو اوس مسلمان کو اوسکی قصاص مین مارنا چاہیے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی پس یہہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مراد کافر سے حربی ہی نہ ذمی حاصل یہہ کہ امام اعظم کے نزدیک حربی کے بدلے مسلمان کو نہ مارے اور ذمی کے بدلے مارے اور امام شافعی کے نزدیک مسلمان بدلے کسی کافر کے نہ مارا جاوے نہ حربی کے بدلے نہ ذمی کے بدلے: مولانا مرحوم وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلٰثٍ

فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا أَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی شریح خزاعی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص کہ مصیبت زدہ ہووے ساتھ خون کے یعنی قتل نفس کے یا زخم کے یعنی جبکہ مورث اوسکا مار ڈالا جاوے یا کوئی عضو اوسکا کٹ جاوے پس وہ مختار ہی ایک کے تین چیزوں میں سے پس اگر چاہے چوتھی چیز یعنی تین سے زائد پس پکڑو ہاتھ اوسکا یعنی منع کرو اوسکو درمیان ان تین چیزوں کے یہ ہی بدلا لیوے پس اگر لیوے اون چیزوں میں سی کوئی چیز پھر زیادتی کی پیچھے اوسکے یعنی مثلاً معاف کیا بعد اوسکے طلب کی دیت یا قصاص پس واسطے اوسکے ہی آگ ہمیشہ رہیگا اوسمیں ہمیشہ رکھا گیا کبھی نہیں نکلیگا نقل کی یہہ دارمی نے **ف** تاکید بعد تاکید کے واسطے زجر اور وعید شدید کے اور بیان ہمیشہ رہنے کا ہی مثل حدیث ابی ہریرہ کی جو پہلی فصل میں ہی

وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّا فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ أَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی طاؤس سے کہ نقل کی ابن عباس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے بیچ اندھا دھند کے یعنی ایسے حال میں کہ مشتبہ ہو امر اوسکا اور معلوم نہو قاتل اوسکا بیچ پتھراؤ کے جو ہووے درمیان اونکے ساتھ پتھروں کے یا مارا جاوے ساتھ مارنے کوڑوں کے یا ساتھ مارنے لکڑیوں کے پس یہہ قتل بیچ حکم قتل خطا کے ہی یعنی گناہ اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور جو شخص کہ مارا گیا جان بوجھکر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہی اور جو شخص کہ حائل ہووے درمیان قصاص کے پس اوپر اوسکے ہی لعنت اللہ کی اور غضب اوسکا نہ قبول کیا جاویگا اوس سے نفل اور نہ فرض نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** ساتھ پتھراؤ کے لڑتے تھے اور پتھر مارتے تھے ناگاہ ایک تیر کسیکو جا لگا اور مر گیا مقصود یہہ کہ ساتھ پتھر کے مارا گیا بلکہ قید لگائی پتھر کی یہی اتفاقی ہی اور قتل ساتھ مثقل کے موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور فقہا اسکو شبہ عمد کہتے ہیں یعنی ایسی کہ قتل کرنا ساتھ اوس چیز کے اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالباً شبہ عمد ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک صاحبین اور شافعی کے شبہ عمد قتل کا کرنا ساتھ ایسی چیز کے کہ نہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالباً اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالباً وہ عمد ہی پس پتھر اور عصا کہ حدیث میں مذکور ہیں نزدیک ابی حنیفہ کے مطلق ہیں یعنی ہلکی ہوں یا بھاری اور نزدیک صاحبین اور شافعی کے محمول ہیں ہلکی پر پس نہیں قتل کے ساتھ مثقل کی امام ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص نہیں اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک یہہ تفصیل ہی کہ ذکر کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہو یعنی وارثوں کو قصاص نہ لینے دے تو اوسپر لعنت ہی الخ یہہ اور مابعد اسکے جو جملہ ہی مراد ولیسی زجر شدید اور تہدید اور وعید ہی **شرح ف** مراد قسمیں ہیں عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہ ہی کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے اعضا کو خواہ وہ لوہے سے ہو یا تیز چیز ہو قسم پتھر یا لکڑی یا کھانچ یا شعلہ آگ سے اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہی کہ مارے ایسی چیز سے کہ قتل کیا جاوے وہ اور اس قتل سی گنہگار ہوتا ہی آدمی اور لازم آتا ہی قصاص فقط مگر یہہ کہ عفو کیا جاوے یا راضی ہوں وارث دیت پر اور نہیں کفارہ ہی اور شبہ عمد ہی کہ مارے قصداً ساتھ غیر چیزوں مذکورہ کے اور اس قتل سی بھی گنہگار رہتا ہی اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہی نہ قصاص اور اسمیں کفارہ ہی اور اعضا میں قصاص لازم آتا ہی یعنی اگر قطع عضو اس سبب سے ہوا تو عوض اوسکی اوسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک تو خطا قصد میں یہہ ہی کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کرکر یا حربی گمان کرکر اور تھا وہ مسلمان اور دوسرا خطا فعل میں ہوتی ہی یہہ ہی کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر اور لگا آدمی کو اور جاری مجری خطا کی یہہ ہی کہ ایک شخص سوتا ہوا جا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اوسکو اون دونوں قسموں میں کفارہ لازم آتا ہی اور دیت عاقلہ پر

کہ ایک شخص نے کنواں کھودا یا رکھا ایک پتھر غیر کی ملک میں بغیر اذن اوسکے اور اوس سے ہلاک ہو گیا کوئی آدمی یعنی کنوے میں گر کر مر گیا یا ٹھوکر لگی اوس پتھر کی اور مر گیا اور اس سے دیت آتی ہی عاقلہ پر نکفارہ اور جائز قسمین ہین قتل کی سی قاتل محروم ہوتا ہی میراث مقتول کی اور پانچویں قسم قتل بسبب سے محروم نہیں ہوتا منتقی و ہدایہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑونگا میں اوس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اوس سے کہ قتل کرے پیچھے لینے دیت کی نقل کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچھ بیچ بدن اپنے کے پہر معاف کیا زخمی ہونے سے یعنی لا نرلیا اور بخشدیا اوسکو اور صبر کیا تقدیر الہی پر مگر کہ بلند کرتا ہی اوسکا اللہ سبب اسکی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سے ایک گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہہ کہ عمر خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تھے یا سات تھے بدلے قتل کرنے ایک شخص کے کہ قتل کیا تھا سب نے اوسکو قتل خفیہ فریب سے کر اور فرمایا حضرت عمر نے اگر مل کرتے اوسپر اور مدد کرتے صنعا والے تو البتہ قتل کرتا مین ان سب کو نقل کی یہہ مالک نے اور نقل کی بخاری نے ابن عمر سے مانند اسکے ف صنعا نام ایک شہر کا ہی شہروں مین یمن کے سے اور خاص صنعا کو ذکر اسلیے کیا کہ یا تو وہ قتل کرنیوالے وہان کے رہنے والے تھے یا یہہ مثل ہی نزدیک عرب کے کثرت میں اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنے میں کئی آدمی شریک ہون تو سب کو قتل کرنا چاہیے وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی جندب سے کہا حدیث کہی مجکو فلانی نے یعنی ایک صحابی نے کہ نام اوسکا نہ لیا یا لیا لیکن یاد نہ رہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاویگا مقتول اپنے قاتل کو دن قیامت کے اور کہیگا یعنی اللہ تعالی سے کہ پوچھ اس سے کہ کس سبب سے قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا مینے اسکو فلانی شخص کی سلطنت میں کہا جندب نے پس بچ تو اس سے قتل کی پیشانی پر ف قتل کیا مینے اسکو الخ اگر کوئی کہے کہ یہہ جواب مطابق سوال کے کسطرح ہوا اسلیے کہ اوسنے پوچھا تھا سبب قتل کا جواب میں کہ مراد اس قول سے کہ فلانے کی سلطنت مین قتل کیا ہی یہہ ہی کہ فلانے بادشاہ کی عہد میں بسبب مدد اوسکی کے مینے اسکو قتل کیا یہہ معنی اس صورت میں ہیں کہ ملک بضم میم کے روایت ہو اور اگر ساتھ کسر میم کے ہی تو معنی یہہ ہین کہ قتل کیا مینے اسکو بیچ جھگڑے کے کہ درمیان میرے اور درمیان اوسکے تہا اس ملک فلانے شخص کے کہ زیر ہی مثلاً اور مراد اس سے یاد دلانا ہی تو اس سے یعنی قتل کرنے سے یا اوپر مدد کرنے سے یا جھگڑے سے کہ باعث ہو قتل کا اور کہا طیبی نے کہ جندب نصیحت کرتا تھا ایک بادشاہ کو تاکہ مدد نکرے کسی ظالم کی ح وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے اوپر قتل کرنے مومن کے ساتھ آدھی کلمہ کے یعنی مثلاً اقتل پورا نہ کہا اق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اس حال میں کہ لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اوسکے کے یہہ ناامید ہی اللہ کی رحمت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف ناامید الخ یہہ کنایہ ہی کفر سے بموجب قول اللہ تعالی کے لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور معنی اسکی یہہ ہین کہ فضیحت ہوگا خلائق کے روبرو ساتھ اس نشانی مذکورہ کے اور یہہ بھی ہی تغلیظ پر یا محمول ہی حلال جاننے پر ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ أَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے

سے کہ قتل کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ پکڑے کوئی شخص کسیکو اور قتل کرے اوسکو دوسرا شخص تو قتل کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے قتل کیا اور قید کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے پکڑا اوسکو روایت کی یہہ دارقطنی نے **ف** جیسے اگر پکڑے ایک شخص ایک عورۃ کو اور زنا کرے اوس سے دوسرا تو حد سہی پکڑنیوالے پر سیطرح قصاص نہیں ہی پکڑنے والے پر بلکہ قید ہی بطریق تعزیر کے اور مقدار قید کی ہو تو ہب رای حاکم کی چاہئے جانے قید کیہی بعض شارحین نے تو یہ لکہا ہی لیکن معلوم کیا جاتا ہی کہ یہ مدد کرنا ہی قتل پر اور پیچ مدد کرنے کے قتل پر بسبب احادیث کے قصاص ہی لیکن یہ حدیث منسوخ ہو گئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نے کہ ملتقی میں ہی کہ گر والدیوی ایک شخص کسیکو آگے شیر کے یا درندہ کے اور وہ مار ڈالے اوسکو تو ڈالنے والے پر قصاص ہی اور نہ دیت ولیکن تعزیر دیا جاوے اور مارا جاوے مار نا درد دہندہ اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے

باب الدیات

یہہ باب ہی بیچ بیان دیتون کے **ف** دیات جمع دیت کی ہی دیت اوس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاتا ہی بدلے قتل کرنے نفس کے یا قطع کرنے کسیکے عضو کے اور لفظ جمع میں دیات باعتبار انواع دیت کے ہی کہ دیت نفس کی ہی اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہی ایک دیت مغلظہ اور دوسری مخففہ مغلظہ تو یہہ ہی کہ سو اونٹنیاں ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہی اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہون اور یہہ دیت بیچ قتل شبہ عمد کے آتی ہی اور دیت مخففہ یہہ ہی کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہہ دیت لازم آتی ہی بیچ قتل خطا کے اور جاری مجری خطا کے اور بیچ قتل بسبب کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہی اشارہ کیا حضرت نے چھنگلیا اور انگوٹھے کی طرف یعنی اسکی دیت مثل اسکی دیت کے ہی جیسا کہ بیان کیا راوی نے یعنی چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** جانا چاہیے کہ حکم کاٹنے تمام انگلیوں دونوں ہاتھ کے یا دونوں پاؤن کے کا یہہ ہی کہ پوری دیت لازم ہوتی ہی بسبب فوت ہونے منفعت کے پس حکم کاٹنے ہر انگلی کا دسوان حصہ دیت کا لازم آتا ہی کہ وہ دس اونٹ ہین پس فرمایا کہ دیت چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی برابر ہی اگرچہ انگوٹھے کے دو جوڑ ہین اور چھنگلیا کے تین اسلیے کہ دونون برابر ہین اصل منفعت مین پس زیادتی اور نقصان کا اعتبار نہیں جیسے داہنا اور بایان ہاتھ مین فرق نہیں پس جبکہ ہر انگلی مین دسوان حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند انگلی کا موافق حساب اسکی کے ہی پس ہر بند انگلی مین تہائی دسوین حصہ کا ہی اور بیچ بند انگوٹھے کے آدہا دسوین حصہ کا اسلیے کہ اوسکے دو بند ہین اور اور انگلیون کے تین تین بند ہین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے پیٹ ایک عورت کی بنی لحیان میں سے کہ گر پڑا مردہ ہو کر ساتھ غرہ کے یعنے اوس عورۃ کی عاقلہ پر اور مراد غرہ سے غلام یا لونڈی ہی پہر تحقیق وہ عورۃ کہ حکم کیا گیا تہا اوس پر یعنی اوسکی عاقلہ پر ساتھ غرہ کے مر گئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اوسکی اوسکے بیٹون کے لیے اور اوسکے خاوند کے لیے ہی اور حکم فرمایا کہ دیت اوسکی عصبون پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دو عورتین آپس مین لڑ پڑین ایک نے اون میں سے پتھر مارا دوسری عورۃ کو کہ وہ حاملہ تہی پتھر اوسکے پیٹ پر لگا اور بچہ مر کر پیٹ مین سے نکل پڑا پس حکم فرمایا آنحضرت نے ساتھ غرہ کے اوس عورت مارنیوالی کی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سے بعد اوسکے مرتا تو تمام دیت لڑکے کی واجب آتی اور غرہ کے معنی ہین اصل مین غلام اور لونڈی پر بہی اطلاق کرتے ہین اور فقہا کے نزدیک مراد غرہ سے بیسوان حصہ دیت کا ہی یعنی پانسو درہم اور اوسکے عصبون پر ہی کہ مراد عاقلہ سے عصبے ہین

یعنی دیت عاقلہ پر ہی اور وہ وارث نہیں ہوتی اور دیت سے ارث لازم نہیں آتی وارث اور لوگ ہیں اور تخصیص بیٹون کی اور خاوند کی اس لیے
ہووی گی کہ وارث یہی ہونگے واقع میں اور ظاہر یہہ ہی کہ میراث وارثون کے لیے ہو جو کہ ہون جیسا کہ حدیث آیندہ مین ہی و ورثہا ولدہا و من معہم شرح وعنہ
قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ
جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ
لڑیں دو عورتیں قوم ہذیل میں سے پس مارا ایک نے اونمیں سے دوسری کو ساتھ پتھر کے پس جان سے مار ڈالا اوسکو اور بچہ کو کہ اوسکے پیٹ مین تھا پس حکم کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت بچہ اوسکی کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کے تھا غرہ ہی غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتھ دیت عورت کے کہ قتل کی گئی اوپر قوم اوس عورت کے
کہ قتل کیا اوسے اور وارث کیا دیت اوسکی کا اولاد اوسکی کو اور اونکو کہ ساتھ اولاد کے تھی یعنی اور وارثوں کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہہ ہی کہ پہلی
حدیث مین قضیہ اور عورت کا ہی اور اسمین اور کا پہلی حدیث مین قتل کی نیوالی مر گئی اور مقصود بیان کرنا حال وفات اوسکی کا اور حکم اوسکی کا تھا اور اس حدیث مین
عورت مجنونہ بچہ سمیت مر گئی اور حکم اوسکا ذکر کیا گیا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ قتل کرنا ساتھ پتھر کے موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور قتل عمد
سی نہیں بلکہ شبہ عمد ہی جیسی کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور اور حمل کرتے ہیں چھوٹی پتھر پر شرح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا
ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا
أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ هَذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا
قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا اور روایت ہے
مغیرہ بن شعبہ سے یہہ کہ دو عورتین تہین آپسمین سوکنین پس مارا ایک نے اون دونون مین سے دوسری کو ساتھ پتھر کے یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اوسکے پیٹ
کے بچہ کو پس حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ کے غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اوسکو اوپر عصبہ یعنی قرابت والوں عورت
مارنیوالی کی یہہ روایت ترمذی کی ہی یعنی یہہ اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کے یون ہی کہا مغیرہ نے
کہ مارا ایک عورت نے اپنی سوکن کو ساتھ چوب خیمہ کے اور وہ تھی حاملہ پس مار ڈالا اوس عورت نے اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بھی مر گیا کہا مغیرہ نے اور ایک
اونمین سے تھی لحیان مین کی کہ لحیان ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سے کہا پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ
عورت مار ڈالنے والی کی اور غرہ واسطے اوس چیز کے کہ بیچ پیٹ اوسکی کے تھی یعنی بچہ کی دیت یہہ ٹھہرائی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر مذہب امام
ابو حنیفہ کی اسلیے کہ چوب خیمہ سے واقع ہوتا ہی قتل جاذہ اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہہ محمول ہی اوپر چوب پتھر چھوٹی کی کہ قصد نہین کیا جاتا ہی اوس سے قتل غالباً

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ
شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ
تحقیق دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہی کہ ساتھ کوڑی اور عصا کی ہو سو اونٹ ہین اونمین چالیس ایسی ہون کہ اونکی پیٹون مین بچے اونکی ہون نقل کی یہہ نسائی اور ابن
ماجہ اور دارمی نے اور نقل کی ابو داود نے ابن عمرو سے اور ابن عمر سے اور شرح السنہ مین لفظ مصابیح کی ہین ابن عمر سے ف لفظ مصابیح کی یہہ ہین الا ان قتیل
الخطأ بالسوط او العصا مائة من الابل مغلظة منها اربعون خلفة فی بطونها اولادها اور گویا کہ مراد ساتھ قتل عمد خطا کی قتل خطا شبہ عمد ہی جاننا چاہیے کہ
روای یا شبہ عمد یا خطا محض مراد ساتھ عمد کی یہہ ہی کہ قصداً قتل کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کر دی اور شبہ عمد یہہ ہی کہ قتل کرے قصد اس ساتھ

جو چیز کہ نہیں کی ہو اور واقع ہو پہلے اوس سی قتل غالبًا تو ہوا اور قتل شبہ عمد یہی ہی کہ پھر قتل کری چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہی
امام ابو حنیفہ کے نزدیک وہ جو کہتے ہیں عصا کو مثل عصا خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتے ہیں کہ قتل ساتھ عصا ثقیل کے یہی ہو پھر کہ واقع ہوا ہو ساتھ اوسکے
قتل غالبًا قتل عمد ہی اور وہ مثل کرنے چھڑی عصا کو خفیف پر کہ واقع ہو تو ہوا ہو ساتھ اوسکی قتل غالبًا اور بعضی روایات میں مغلظہ واقع ہوا ہی اور تغلیظ
بیچ شبہ عمد کے نزدیک ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کے یہہ ہی کہ واجب ہون چار طرح کی اونٹ چنانچہ بیان انکا ہو چکا
میں ہو چکا ہی اور نزدیک شافعی اور محمد کے یہہ ہی کہ تین طرح کی اونٹ ہیں چنانچہ بیان انکا بھی ابتداء باب میں ہو چکا ہی اور خطا محض میں
نہیں ہوتی ہی اور واجب ہوتی ہیں پانچ قسم کی اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکی ہیں اور یہہ باتفاق ہی اور یہہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کی ہی
اکثر ہی کہ یہہ حدیث معارض ہی اوس حدیث کو کہ روایت کی گئی ابن مسعود اور سائب بن یزید سے پس غور کیا چاہیے **وعن**

ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى اهل اليمن وكان في كتابه ان من اعتبط مؤمنا قتلا فانه قود يده الا ان يرضى اولياء المقتول وفيه ان الرجل يقتل بالمرأة وفيه في النفس الدية مائة من الابل وعلى اهل الذهب الف دينار وفي الانف اذا اوعب جدعه الدية مائة من الابل وفي الاسنان الدية وفي الشفتين الدية وفي البيضتين الدية وفي الذكر الدية وفي الصلب الدية وفي العينين الدية وفي الرجل الواحدة نصف الدية وفي المأمومة ثلث الدية وفي الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس عشرة من الابل وفي كل اصبع من اصابع اليد والرجل عشر من الابل وفي السن خمس من الابل رواه النسائي والدارمي وفي رواية مالك وفي العين خمسون وفي اليد خمسون وفي الرجل خمسون وفي الموضحة خمس

ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا
اہل یمن کو اور تہا بیچ نامہ حضرت کے یہہ کہ جو شخص مار ڈالی بے تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمدًا بسبب تحقیق وہ قصاص دیا جاتا ہی ساتھ ہاتھ اوسکی کے
قتل کیا جاوی بدلے اوسکی فعل بے تقصیر کے مگر یہہ کہ راضی ہو جاویں وارث مقتول کے یعنی ساتھ دیت کی یا معاف کر دیں
تو نہ قتل کیا جاوی اور اوس نامہ میں یہہ بھی تہا کہ قتل کیا جاوی مرد بدلے عورت کے اور اوس میں یہہ بھی تہا کہ بیچ مار ڈالنی جان کی دیت ہی سو اونٹ یعنی
یا سو اونٹ ہوں سو اونٹ بحسب تفصیل مذکور کے اور اوپر سونا رکہنے والوں کی ہزار دینار اور بیچ ناک کے جس وقت کہ پوری کاٹی جاوی دیت
سو اونٹ اور بیچ دانتوں کی سب توڑے جاویں تو پوری دیت ہی اور بیچ ہونٹوں کے کہ کاٹے جاویں پوری دیت ہی اور بیچ دونوں بیضوں کے
جاویں دیت ہی اور بیچ کاٹنے ذکر کی دیت ہی اور بیچ توڑنے پیٹہ کی ہڈی کی دیت ہی اور بیچ پھوڑنے دونوں آنکہوں کے دیت ہی اور بیچ کاٹنے ایک
پانوں کی آدھی دیت ہی اور بیچ زخم پہنچی پوست مغز سر کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم پیٹ کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کہ ہڈی سر کی سرک جاوی پندرہ
اونٹ ہیں اور بیچ ہر انگلی کی انگلیوں ہاتہہ پانوں کی سے دس دس اونٹ ہیں اور بیچ ہر دانت کی پانچ پانچ اونٹ ہیں نقل کیا اسکو نسائی اور دارمی
اور بیچ روایت مالک کے یہہ ہی اور بیچ ایک آنکہہ کے پچاس اونٹ ہیں اور بیچ ایک ہاتہہ کی پچاس اور بیچ ایک پانوں کی پچاس اور بیچ زخم کہ ہڈی کھل جاوی پانچ
اونٹ ہیں **ف** بیچ مار ڈالنی جان کے دیت ہی یعنی قتل عمد میں جب قصاص سے درگذر کریں وارث مقتول کے اور راضی ہوں دیت لینے پر تو دیت
اور سونا والوں پر ہزار دینار ہیں اور چاندی والوں پر دس ہزار درہم ہیں اور اسکو ذکر کیا بسبب اکتفا کرنے کے ساتھ
کہ مراد یہہ ہی کہ اونٹ والوں سے واقع ہے بحسب اتفاق کے اونٹ لیں اور زر دار ولسی سونا کے واجب ہو کر غیر اوسکا مقبول نہیں
اختلاف کیا ہی علما نے بیچ درہم و دینار کے آیا یہی جاوی دیت میں یا نہیں پس کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہ جائز ہی لینا انکا دیت میں

ثابت نہیں کی گئی مدتول کے دانتوں میں جسکا بدلہ جاوے اور اونٹ مگر قصاص جو طرفین میں ہوتا ہے دونوں قسموں کا حکم اصل میں یہ ہے کہ قطع اعضا سے یہی ہے کہ اگر زائل کرے تمام وکمال منفعت ومنفعت کو یا زائل کرے تمام جمال کو مقصود ہی واجب ہوتی ہے تمام دیت کیونکہ یہ حکم تلف نفس کے ہے پس ملحق ہے ساتھ تلف کرنے نفس کے تعظیم آدمی کی اور اصل اسکی حکم کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور یہ ہوتی ہیں اس سے اصل فروع بہت اور حکم کیا حضرت عمر رض نے زمانہ میں چار دیتوں کا بیچ ایک ضرب کے کہ دور کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح اگر دارہی کسیکی کوئی مونڈ ڈالے اور وہ پھر نہ نکلے تو دیت آتی ہے اسیکی نوت کے ہوا جمال کا ہوا اور اسیطرح سر کے بالوں میں کذا فی الہدایہ شرح **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ** اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زخموں کے کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہیں اور بیچ دانتوں کے پانچ پانچ اونٹ ہیں یعنی ہر دانت میں پانچ پانچ اونٹ نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے اور روایت کیا ترمذی نے اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ یعنی جس میں ذکر زخموں کا ہے **ف** اگر کوئی کہے کہ جب بیچ تمام دانتوں کی دیت پوری آتی ہے تو ایک دانت میں پانچ اونٹ کیونکر آوینگے دانت بتیس ہوتے ہیں یا اٹھائیس جواب یہ ہے کہ یہ تقدیرات بحکم شارع ہیں عقل کو اسمیں دخل نہیں لیکن بعض اقسام ہیں جیسے کہ ساری دیت دونوں کے ہونے اور آدھی دیت ایک کے ہونے ہیں مثلا وجہ معقول ہی معلوم کر سکتے ہیں اور اصل وہی حکم شارع ہی ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہا مقرر کیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں دونوں ہاتھوں اور دونوں پانوں کی برابر نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے **ف** یہانتک کہ انگوٹھا اور چھنگلیا اگرچہ دونوں مختلف ہوویں جسمیں کہ ہیں برابر **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں برابر ہیں اور دانت برابر ہیں یعنی دیت میں اگرچہ بعضی بڑی ہیں بعضوں سے جیسے انگلی داہ برابر ہیں برابر ہیں یعنی دیت میں اگرچہ فائدہ میں بعضی میں اگلی دانتوں کے اور بیچ چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا خطبہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ کے پھر فرمایا یعنی بعد خطبہ کے کہ مشتمل تھا حمد وثنا پر اے لوگو تحقیق نہیں ہی پیدا کرنا عہد اور قسم کا بیچ اسلام کے اور وہ عہد اور قسم کہ تھی جاہلیت میں پس تحقیق اسلام نہیں زیادہ کرتا اوسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہیں یعنی اتفاق کا اوپر سوا اون لوگوں پر کہ سوا اونکے ہیں یعنی کافروں کا تیا ہی پناہ دیتا ہے اونپر ادنی اونکا اور پھیر دیتا ہی اونپر جو بہت دور ہو اونسے اور پھیر دیتا ہے لشکر اونکے بیٹھے رہنے والوں پر نہ قتل کیا جاوے مومن بدلے کافر کے یعنی کافر حربی کی اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدھی دیت مسلمان کی ہی نہیں ہے کھینچنا مسکا زکوۃ کی مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی کے اور نہ لی جاوے زکوۃ اونکی مگر اونکے گھروں میں اور ایک روایت میں کہا دیت عہد والے کی آدھی دیت حر کی ہی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** نہیں ہی پیدا کرنا قسم کا الخ اصل میں حلف کی معنی ہیں عقد کرنا اور عہد باندھنا اہل جاہلیت آپسمیں عہد کرتے تھے کہ ایک دوسرے کا وارث ہوا اور ایک دوسرے کی

کرے ثواب میں اور فتنہ انگیزی میں اور ادائے ضمانت واجبہ میں غیرہ کے پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے عہد کرنے سے اسلام میں ساتھ قول
اپنے کے لا حلف فی الاسلام اور ایک عہد کرتے تھے جاہلیت میں مظلوم کی مدد کرنے پر اور ناتے داروں کے سلوک کرنے پر اور محافظت حقوق پر اسکو ثابت و جائز رکھا
ساتھ قول اپنے کے اما کان من حلف الخ اور پھر دو میں شکر اوسکو الخ یہ تفسیر کلام سابق کی ہی اور شرح اس حدیث کی یہ ہے فائدہ حدیث حضرت علی کی دوسری
فصل کتاب القصاص کی میں گذر چکی اور نہ قتل کیا جاوے مومن الخ بیان اسکا بھی اسی حدیث کی فائدہ میں گذرا اور دیت کافر کی آدھی ہی دیت مسلمان کی تو اسی پر
امام مالک نے عمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور ایک روایت میں امام احمد سے دیت اوسکی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی
مانند دیت مسلمان کی ہی اور ہدایہ میں ایک حدیث نقل کی ہی کہ دیت ہر ذمی عہد کی بیچ عہد اوسکے کی ہزار دینار ہیں اور کہا کہ اسی طرح حکم کیا ابوبکر اور
عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے اور جب زمانہ معاویہ کا ہوا تو آدھی کر دی اور حضرت علی سے روایت کیا کہ کہا انہوں نے دیا انہوں نے جزیہ کو اسلیے کہ ہوویں خون انکے مانند خون
ہمارے کی اور اموال انکے مانند اموال ہمارے کی اور کہا جو کچھ کہ برخلاف اسکے صحابہ سے روایت کیا ہی معارض ان آثار مشہورہ کی نہیں ہو سکتا اور جلب میں یہی کچھ اسکا الخ
جلب سے یہ ہی کہ زکوۃ لینے والا کہ زکوۃ لینے کو جاوے مواشی والوں کے گھروں سے بہت دور اترے اور انکو اپنے پاس بلوا بھیجے اور صدقات لیوے اور جنب کہ دوسری
والے زکوۃ لینے والے سے دور جا رہیں اور طلب اور حاضر کرنا انکا زکوۃ لینے والے پر شاق ہووے پس ان دونوں باتوں سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات میں مشقت مواشی
والوں کو لاحق ہوتی ہی اور دوسری بات میں یعنی زکوۃ لینے والے کو اور بیان مفصل اسکا کتاب الزکوۃ میں بیچ گذرا ہی اور نہ لیجاوے زکوۃ الخ یہ تفسیر ہی اگلے ہی کلام کی
ہی ع ح وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ
مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ مِائَةً مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ اور روایت ہی خشف بن مالک
سے کہ نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت خطا کی بیس اونٹنیاں کہ دوسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹ کہ
دوسرے برس میں لگے ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ تیسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں نقل کیا یہ ترمذی اور ابو داود اور
نسائی نے اور صحیح یہ ہی کہ یہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی انکا قول ہی اور خشف مجہول ہی نہیں پہچانا جاتا مگر ساتھ اس حدیث کے اور روایت کیا بغوی
نے شرح سنہ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی اس شخص کی کہ مارا گیا تھا خیبر میں ساتھ سو اونٹوں کے اونٹوں زکوۃ کی میں سے حالانکہ نہ تھی درمیان عمر
زکوۃ کی اونٹ برس روز کا سوا اسکے نہیں کہ انمیں تھے دو برس کے اونٹ ف بیچ دیت خطا کے الخ اس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اخماس ہی یعنی پانچ طرح کے
اونٹ دیے آتے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا لیکن اختلاف انکی تقسیم میں ہے مذہب حنفی میں تو اسی طرح ہی جاتی ہیں کہ جو حدیث میں مذکور ہوا اور امام شافعی کے نزدیک بیس ابن مخاض کی جگہ بیس ابن لبون
مخاض کے ہیں اور یہ حدیث حجت ہے اوپر انکے اور اس حدیث میں جو کلام کیا گیا ہی اسکی خوب جواب دیے ہیں علماء نے جو چاہے انکی شرح میں دیکھ لے خلاصہ جواب کا یہ ہے حضرت نے جو دیت قتیل خیبر کی
دی تھی بطور حکم کے اور روایت کیا بغوی نے الخ اسمیں دیت سابق پر کہ اسمیں اثبات ابن مخاض کا ہی اور اسمیں اثبات ابن لبون کا اور اسی پر عمل کیا ہی شافعی نے اسکا جواب بھی
علماء نے خوب لکھا ہی ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ
عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ
وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسنے نقل کی اپنے دادا سے کہا تھی قیمت دیت کی یعنی قیمت اونٹوں دیت کی عہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی ان دنوں میں تھی آدھی دیت مسلمان کی کہا اوسنے دادا نے پس حکم ایسا ہی رہا یہانتک کہ خلیفہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پس کہڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو پس فرمایا کہ تحقیق اونٹ مہنگے ہو گئے کہا راوی نے پس مقرر کی دیت حضرت عمر نے سونے والوں پر ہزار دینار اور روپیہ والوں پر بارہ ہزار درہم اور گائیں والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور جوڑے والوں پر یعنی جو کپڑے کی جوڑوں کی سوداگری کرتے تھے دو سو جوڑے کہا راوی نے اور چھوڑ دی دیت ذمیوں کی یعنی اوسی حال پر کہ تھی حضرت کے زمانہ میں یعنی چار ہزار درہم نہیں زیادہ کیا اوسکو درمیان اسکے کہ زیادہ کی دیت کی روایت کی ابو داؤد نے **ف** آٹھ ہزار درہم کا لفظ سے کہ دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں اور بیان دیت مختلف ہوئے ہیں بسبب اختلاف قیمت کے جیسے کہ مذہب شافعی کا ہی قول جدید میں اور کہا امام مالک نے کہ جوڑے سے مراد تہمند اور چادر ہی جس طرح کہ کپڑے ہوا کرتے ہیں اور کیا امام نے کہا یعنی حکم ہوئی قیمت دیت مسلمان کی بارہ ہزار درہم تک اور نہیں دیت ذمی کی جیسی کہ تھی یعنی چار ہزار درہم ہو دیت ذمی کی بقدر تہائی دیت مسلمان کی مطلقا انتہی پس اسی دلیل پکڑی ہی امام شافعی اور بعض نے کہ قول انکا ہی کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی بقدر دیت مسلمان کے ہی اور کہا امام مالک نے کہ دیت سونے کی ہزار دینار ہی اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور ہمارے نزدیک سو اونٹ اور امام شافعی کے نزدیک چاندی کی بارہ ہزار درہم۔ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ**

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ حضرت نے ٹھہرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلَى أَهْلِ الْقُرٰى أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ**

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسنے اپنے دادا سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہراتے دیت خطا کی بستیوں والوں پر چار سو دینار یا برابر اوسکی یعنی قیمت اوسکی روپیوں میں یعنی چار ہزار درہم اور قیمت ٹھہراتے دیت خطا کی اوپر مول اونٹوں کے پس جس وقت مہنگے ہوتے اونٹ تو زیادہ کرتے بیچ قیمت دیت کی اور جس وقت ارزانی ہوتی اونٹوں کی قیمت میں کم کرتے قیمت دیت سے اور پہونچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیچ چار سو دینار کے آٹھ سو دینار تک اور برابر اسکے چاندی کی آٹھ ہزار درہم کہا راوی نے اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گائیں والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثوں قتل کیے گئے کی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت عورت کی بانٹی جاتی ہی درمیان عصبوں اوسکی کی اور نہیں وارث ہوتا قاتل میراث کا کسی چیز کا یعنی دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** آٹھ ہزار درہم کہا یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں پس اگر نہ ملیں واجب ہوتی ہی قیمت اونکی جس قدر کہ ہو جیسی کہا شافعی نے قول جدید میں اور دیت عورت کی اوسکے عصبوں کے یعنی اوسکے قرابتیوں کے ہی کہ جنایت کی اوسنے اور اسکو ادا کریں یہی اوسکے عصبا یعنی اوسکے مددگار اور اوسکی تھی جیسے کہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کو ماردے تو اوسکی قیمت اوسکے عصبوں پر ہی یعنی ذات اوسکی کے ساتھ عصبوں اوسکی کی **وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت شبہ

عمد کی سخت ہی مانند دیت عمد کے اور نہ مارا جاوے صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف قصاص الخ یعنی جسنے کہ قتل کیا بطریق شبہ عمد کے اوسکو قصاص میں قتل
نہ کیجیو یہ کلام فرمایا واسطے دفع توہم جائز ہونی قصاص کے شبہ عمد میں یعنی اگر کوئی یہ توہم کرے کہ جب مشابہ عمد کی ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا ہو تو
توہم کی دفع کی لیے اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہی ع ح وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے کہ کہا حکم
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایسی آنکھ کی کہ ٹھہری ہی اپنی جگہہ اور جاتی رہی ہو روشنی اوسکی ساتھ تہائی دیت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی
نے ف یعنی کسیکی آنکھ زخمی ہوئی کہ بینائی اوسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہہ سے نہ نکلی اور بیچ حال سابق کے اوسکی کچھ فرق نہ ہوا اور پہلی گذر چکا کہ دونوں آنکھ
تلف ہونی میں تمام دیت ہی کہ سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کی تلف ہونی میں پچاس اونٹ ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ بیچ تلف ہونے آنکھ کے
اسطرح تہائی دیت ہی اور بعضی علما کا مذہب یہی ہی اور اکثر علما نزدیک واجب کی ہی اس صورت میں حکومت عدل کی اسلیے کہ منفعت بالکل نہیں جاتی ہی پس حکم
حکم اوس دانت کے ہوئی کہ سیاہ ہو گیا مارنے سے اور معنی حکومت کی یہ ہیں کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کس قدر کم ہوتا بسبب زخم کے اوسکی قیمت میں پس اوسی قدر ہوگا
اوسکی دیت میں سے اسقدر اور اس حدیث کو بھی اوپر معنی حکومت کے حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ساتھ تہائی دیت کے حکم فرمایا بطریق حکومت کے
نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام تورپشتی کا دلالت کرتا ہی اوپر ضعف اس حدیث کی کلام ہی واللہ اعلم وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَ
خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرَا اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی محمد بن عمرو سے کہ نقل کی ابی سلمہ سے اونے
ابو ہریرہ سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے کے کہ پیٹ میں مر گیا ساتھ غرہ کے کہ غلام یا لونڈی یا گھوڑا
یا خچر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے اور نہیں ذکر کیا ہر ایکنے دونوں میں سے لفظ
او فرس او بغل یعنی یہ زیادتی نہیں ذکر کی پس ہوئی یہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف کہا طیبی نے کہ غرہ
غرہ کے کہتی ہیں بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہی اسجگہ انسان پر اسلیے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ہی انسان کو احسن تقویم میں اور کہا بعضوں نے کہ ذکر فرس
اور بغل کا وہم ہی راوی سے اسلیے کہ غرہ نہیں اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک صورت پر ع غ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو
بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تطبب کرے یعنی تکلف علاج کرے اور نہیں جانی گئی
اوس سے طب یعنی مشہور نہیں ہی ساتھ طب کے اور مہارت نہیں رکھتا اوسمیں پس مر گیا کوئی اوسکی علاج سے پس وہ ضامن ہی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی
نے ف یعنی جو شخص کہ علم طب کا نہ رکھتا ہو اور اوسکی قواعد سے واقف نہو پھر کسیکا علاج کرے اور علاج عام ہی کہ آپ اپنے ہاتھ سے کرے مانند کھولنے فصد وغیرہ کے یا
تجویز کرنے نسخہ کے کرے اور وہ مریض اسکے سبب تلف ہو جاوے تو وہ ضامن ہے یعنی اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علما کے نزدیک اور نہیں لازم آتا قصاص
اوسپر بسبب اذن دینے مریض کے ساتھ اوسکی ع غ ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ
فَاَتٰى اَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت
ہی عمران بن حصین سے یہ کہ ایک لڑکے فقیروں کی نے کان کاٹ ڈالا ایک لڑکے دولتمندوں کا پس آئے نبی دار اوس لڑکے کے کان کاٹنے والے کے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہم محتاج لوگ ہیں پس مقرر نہ کی حضرت نے اوسپر کوئی چیز نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسلیے کہ عاقلہ اوسکی تہی محتاج اور

اور جنایت لڑکی کی خاطر ہوئی ہی اسلیے کہ وہ جنایت خطا ہی کیونکہ نہیں صادر ہوئی اختیار صحیح سے چنانچہ اسلیے نہیں قصاص لیا جاتا لڑکی سے قتل میں اور ضرر پہنچانے
عضو میں دیت کے اور مثل اوسکے ہی کہ کاٹے الا کان کا تدارک اسلیے کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اوسکی ساتھ رقبہ یعنی ذات اوسکی کے اور رقبہ اوسکا بیچا
دفع کرنا ذکر کیا اوسکو ابن الملک عفی عنہ من علمائنا ع **الفصل الثالث** تیسری فصل **عن علی انہ قال دیۃ شبہ العمد اثلاثا**
ثلث وثلثون حقۃ وثلث وثلثون جذعۃ واربع وثلثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفات وفی روایۃ قال فی الخطاء ارباعا
خمس وعشرون حقۃ وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض رواہ ابوداود روایت
ہی علی سے یہہ کہ اونہوں نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی ہی تین طرح کی اونٹ دینے آتی ہیں تینتیس اونٹنیاں اسطرح کی جو تیسری برس میں لگی ہوں اور تینتیس اونٹنیاں
اسطرح کی کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چونتیس اونٹنیاں کہ چھٹی برس میں لگی ہوں آٹھہ برس تک کہ نویں برس میں لگی ہوں اور سب حاملہ اور ایک روایت میں
حضرت علی سے یون آیا ہی کہا ع قتل خطا کی چار قسم کی اونٹنیاں دی آتی ہیں پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی اور پچیس دو دو برس کی اور پچیس ایک ایک
برس کی نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن مجاہد قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلاثین حقۃ وثلثین جذعۃ واربعین خلفۃ ما بین ثنیۃ الی بازل عامہا**
رواہ ابوداود اور روایت ہی مجاہد سے کہا حکم فرمایا حضرت عمر نے بیچ قتل شبہ عمد کی تیس اونٹنیاں تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور چالیس
اونٹنیاں حاملہ بیچ پانچ برس پوری کی اور آٹھہ برس پوری کی نقل کی یہہ ابوداود نے ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی **وعن سعید بن المسیب ان**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ عبد او ولیدۃ فقال الذی قضی علیہ کیف اغرم من لا شرب
ولا اکل ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان رواہ مالک والنسائی
مرسلا ورواہ ابوداود عنہ عن ابی ہریرۃ متصلا اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکی کے کہ
مارا جاوے اپنی ماں کی پیٹ میں ساتھہ غرہ کے غلام ہو یا لونڈی پس کہا اوس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اوسپر کسطرح تاوان بہرون میں اوس شخص کا کہ نہ پی
اوسنے کوئی چیز اور نہ کہائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے
نہیں کہ یہہ کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہی نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے مرسل یعنی ساتھہ حذف صحابی کے اور نقل کی یہہ ابوداود نے سعید سے
اور اوسنے نقل کی ابی ہریرہ سے ساتھہ طریق اتصال کے ف کاہن اوسکو کہتے ہیں کہ خبر غیب کی بتاتا ہی اور حضرت نے اوسکو کاہن کا بھائی اسلیے فرمایا کہ
وہ بھی اپنی جھوٹی باتوں کو ساتھہ عبارت مسجع اور مقفی کے بیان کرتی ہیں لوگوں کے فریفتہ کرنے کے لیے اور مطلق عبارت مسجع و مقفی مذموم
نہیں ہی اسلیے کہ حضرت سے سجع اکثر بولی ہیں جیسے کہ اس دعا میں ہی اللہم انی اعوذبک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ بلکہ عبارت سجع وہ مذموم ہی کہ
جو بتکلف ہو اور غرض اوس سے رواج دینا باطل کا ہو جیسے کہ اس شخص نے کیا اور کہا شمنی نے ذکر جو کوئی مارے عورت کے پیٹ پر اور اوسکی پیٹ سے بچہ نکل
پڑے مردہ تو واجب ہوتا ہی غرہ یعنی پانسو درہم مارنے والے کے عاقلہ پر اور یہی تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیے کی کہ اکثر روایتوں میں آئی ہی اور جب
بچہ پیٹ میں سے نکلے اور پہر مر جاوے تو پوری دیت آتی ہی ع

باب ما لا یضمن من الجنایات

باب ہی بیچ بیان اون چیزون کے کہ نہیں تاوان لیا جاتا اونمین بسبب قصور کے **الفصل الاول** پہلی فصل **عن ابی ہریرۃ قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبئر جبار متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپائی کا زخم کر دینا اوسکا معاف ہی اور کان بہی معاف ہی اور کوئیں میں گر کر مرے معاف ہی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے ف چارپائی الخ یعنی جانور کے مونہہ سے آدمی یا اونکے سے کوئی شخص مر جاوے یا کوئی چیز ضائع ہو جاوے تو اوسکا بدلہ کچھہ نہیں بشرطیکہ اوسکی

ساتھ کوئی حیوان تلف ہو گا اوسکو تعدی کی وجہ سے سمجھے دیتا یا اوپر سوار تھا اور جو نقصان کہ ساتھ اوسکے ہو اوسکا تاوان آتا ہے نزدیک ہم حنفیوں کے اور امام شافعی کے نزدیک اگر دن مین کوئی چیز اوس سے ضائع ہو گئی تو اوسکو بھی تاوان دینا ہے اور اگر رات کو کوئی چیز ضائع ہو گئی تو تاوان آتا ہے اسواسطے کہ رات کو نگہبانی اونکی جانور والون پر ہے اور دن کو محافظت کرنی چیزون کی مالکون پر لازم ہے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ تاوان ہے اوسپر جو کہ تلف ہو جانور کے ہاتھ یا پاؤن سے اور کھینچنے والا تاوان دے اوسچیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ یا پاؤن کے اور سوار تاوان دے اوسچیز کا کہ تلف ہو ساتھ پاؤن کے اور اگر سوار اور ہانکنے والا یا سوار اور کھینچنے والا دونون ساتھ ہون تو تاوان دونون پر آتا ہے اور کان بھی ہدر ہے یعنی اگر کوئی کان میں گر پڑا اوسکی اوپر کھڑا ہوا اور کان گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گیا تو نہین آتا تاوان اوسپر کھودی گئی کان یا کسی کو کان کے کھودنے کے لیے مزدوری کو لگایا تھا اور کان اوسپر گر پڑا اور ہلاک ہو گیا نہین ہے تاوان صاحب کان پر اور یہہ وجہ مخصوص ساتھ کان ہی کے نہین اور اجارہ مین بھی جاری ہے اور وجہ اول موافق ہے ساتھ اوس چیز کے کہ جو معنی قول والبئر جبار کے کہا بعض نے کہ کنوا کھودا اپنی زمین میں یا زمین مباح مین پھر اوسمین کوئی گر کر مر گیا تو تاوان نہین ہے اوپر کھودنے والے کنوین کے ع **وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِي أَجِيْرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَالْفَحْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا جہاد کیا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر تنگی کے مین یعنی غزوہ تبوک مین اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے پس کاٹ کھایا ایک نے اون دونون مین سے ہاتھ دوسرے کا پس نکالا اوس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اپنا کاٹنے والے کے مونہہ سے پس گرا دیا دانت اوسکا پس جھڑ پڑا پس گیا وہ کہ جسکے دانت گرے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی تاوان اوسکی لینے اور حکم فرمادین اوسکے حق مین پس معاف کیا حضرت نے بدلا اوسکا اور فرمایا کیا چھوڑ دیتا ہاتھ اپنا تیرے مونہہ مین کہ چباتا تو اوسکو مانند چبانے اونٹ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ اشارہ ہے طرف مبالغہ کرنے بدلے کے کہ وہ معذور رہا ہے ہاتھ بچانیکے لیے مونہہ مین سے ہاتھ کھینچا اور شرح السنہ مین ہے کہ اسیطرح اگر ارادہ کرے کوئی مرد کسی عورت سے بدکاری کا پس دفع کرے وہ اوسکو اپنی نفس سے پس مار ڈالے تو نہین لازم آتا ہے عورت پر کچھ چنانچہ حضرت عمر کے پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑی کاٹ رہی تھی پس پیچھا کیا اوسکا ایک شخص نے اور ارادہ کیا بدکاری کا اوس سے پس اوس لڑکی نے ایک پتھر مارا اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہہ قتل کیا ہوا اللہ کا ہے قسم ہے اللہ کی کہ نہین دیت دلوائی جاویگی کبھی اور یہی قول شافعی کا ہے اور اسیطرح جو شخص کہ قصد کرے کسیکی مال لینیکا اور خونریزی اور اوسکی اہل کا پس اوسکو جائز ہے دفع کرنا قصد کرنیوالے کا اور قتل کرنیوالیکا اور لائق ہے یہہ کہ دفع کرے ساتھ آسانی کے پس اگر نہ باز رہے سوائے قتال کرنیکے اور قتل کرے اوسکو تو خون اوسکا ساقط ہے ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مال کی حفاظت کر رہا تھا اور کسی نے مار ڈالا اوسے ایسا ہی حال اہل کی محافظت مین مارے جانیکا ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَخْذَ مَالِي قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَأَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دیجے مجھکو اوسکی کہ اگر آوے ایک شخص اور ارادہ رکھتا ہو لینے مال میرے کا فرمایا پس نہ دے تو اوسکو مال اپنا کہا اوس نے خبر دیجے مجھکو اوسکی کہ اگر لڑے مجھ سے یعنی لیکر دو تو فرمایا لڑ تو اوس سے کہا اوس شخص

خبر دیجیے تجکو اسکی کہ اگر جھانکے تجکو فرد ایسے تو تشبیہ ہی کہا اوسنے خبر دیجیے تجکو اسکی اگر ہیں پڑا لوں اوسکو یعنی تو اوسکا کیا حال ہے فرمایا کہ وہ دفع
مین ہی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی نہیں کچھ تعبیر اور اس حدیث مین دلیل ہے اس پر کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اوسکا دفع مین مباح ہے ع وعنه
انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو اطلع في بيتك احد ولم تاذن له فخذفته بحصاة ففقات عينه ما كان عليك من
جناح متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر جھانکے تیری گھر مین کوئی یعنی دروازہ بند ہو اور
اوسکی تو اجازت نہ دے جہانکی اسحال میں کہ نہیں پروانگی دی ہے تو نے اوسکو یعنی گھر مین آنیکی پس ماری تو ساتھ کنکری کی پس پھوٹی تو آنکھ اوسکی نہیں تجپر گناہ
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہے شافعی نے کہ ساقط کیا اوس سے ضمان آنکھ کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسپر ضمان ہے اور
حدیث محمول ہے مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم ع ح وعن سهل بن سعد ان رجلا اطلع في جحر في باب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم مدرى يحك به راسه فقال لو اعلم انك تنظرني لطعنت به في عينك
انما جعل الاستئذان من اجل البصر متفق عليه اور روایت ہی سہل بن سعد سے یہ کہ ایک شخص نے جھانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ایک خار تھا کہ کھجلاتے تھے اوس سے سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا میں یعنی یقینا کہ تو
دیکھتا ہی مجکو یعنی قصد البتہ مارتا میں اسکو تیری آنکھ مین ہیں مقرر کی گئی ہی شرع مین پروانگی مانگنی یعنی وقت آنے بیچ گھر بیگانہ کے مگر واسطے بچنے
کے نظر کرنے سے طرف غیر محرم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس نظر کرنی بغیر اذن کی مانند داخل ہونے بغیر اذن کے ہی ع ح وعن
عبد الله بن مغفل انه راى رجلا يخذف فقال لا تخذف فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الخذف وقال انه لا يصاد
به صيد ولا ينكا به عدو ولكنها قد تكسر السن وتفقا العين متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے یہ کہ دیکھا اونہوں نے
ایک شخص کو کہ پھینکتا تھا کنکر ساتھ انگوٹھی اور انگلی شہادت کے پس کہا اونہوں نے کہ نہ پھینک تو کنکر اسلیے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا ہی اسطرح کے کنکر پھینکنے سے اور فرمایا کہ تحقیق نہیں شکار کیا جاتا ہی ساتھ اسکے شکار اور نہ زخمی کیا جاتا ہی ساتھ اسکے دشمن یعنی
دشمنان دین سے یعنی نہ اسمیں فائدہ دنیا کا ہی اور نہ دین کا محض لہو و لعب ہی اور باوجود اسکے لوگون کو ضرر بہی پہنچتا ہی جیسی کہ فرمایا
ولیکن یہہ پھینکنا توڑ ڈالتا ہی دانت کو اور پھوڑ دیتا ہی آنکھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ منع کیا حضرت نے
اس سے اسلیے کہ مصلحت نہیں ہی اسمیں اور خوف ہی فساد کا اور یہی حکم ہی ہر چیز کا کہ اوسمیں یہ بات پائی جاتی ہی ع وعن
ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مر احدكم في مسجدنا او في سوقنا ومعه نبل فليمسك على نصالها ان
يصيب احدا من المسلمين منها بشيء متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گذرے
ایک تمہارا بیچ مسجد ہماری کے یا بیچ بازار ہمارے کے اور ساتھ اوسکے ہوں تیر پس چاہیے کہ بند کرے یعنی ہاتھ سے اونکی پیکانوں پر اسلیے کہ نہ لگیگا
مسلمانون مین سے اونسے کچھہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ مسجد ہماری کے الخ یعنی مسلمانوں کی مسجدوں اور بازاروں مین اور جتنی
جگہیں مسلمانوں کے جمع ہونیکی ہیں اور نہیں کہ حکم میں ہیں اور مانند تیروں کے اور ہیں ہتیار وغیرہ بہی کہ اونکو بہی مجمع مین اسطرح استعمال کرے
کہ لوگوں کو ایذا ہو ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يشير احدكم على اخيه بالسلاح فانه لا يدري
لعل الشيطان ينزع في يده فيقع في حفرة من النار متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ اشارہ کرے ایک تمہارا اوپر بہائی اپنے کے ساتھ ہتیار کے اسلیے کہ تحقیق وہ نہیں جانتا شاید کہ شیطان کھینچ لے ہتیار کو اوسکے ہاتھ سے یعنی جا لگے

اوسکے بیچ جا پڑے یعنی گرو ہی آگ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی شیطان ہاتھ اوسکے سے ہتیار گرادے کسی بہائی مسلمان کو اور اوسکے سبب سے مستوجب دوزخ کا ہوئے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَضَعَهَا وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اشارہ کرے طرف بہائی اپنے کے ساتہہ لوہے کے پس تحقیق فرشتے لعنت کرتے ہیں اوسکو یہانتک کہ رکہدے اوسکو اگرچہ وہ اشارہ کرنیوالا بہائی اوسکا حقیقی ہو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی بہائی بہائی کو قتل کرنیکا قصد نہیں کرتا ہے اگر یہہ اشارہ کرنا ازراہ ہنسی کے ہوگا اور باوجود اسکے لعنت ہوتی ہے اوپر اس کے تو معلوم ہوا کہ یہہ منع ہے اور اوس سے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ اوٹھاوے ہمپر ہتیار یعنی ہم پر ازراہ ہنسی کے کہینچے ہتیار پس نہیں ہم میں سے یعنی نہیں ہمارے طریقہ پر نقل کی یہہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص کہ فریب دے ہمکو یعنی دغا کرے مسلمانوں سے پس نہیں ہم میں سے **وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہینچے ہمپر تلوار یعنی اگرچہ قصد نہ کرے کسیکے قتل کرنیکا پس نہیں ہے ہم میں سے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ** عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ ہشام بن حکیم گذرا شام میں اوپر کتنے آدمیوں کے قوم نبطیوں میں سے اور حال یہہ کہ تحقیق وہ کہڑے کیے گئے تہے دہوپ میں اور ڈالا گیا تہا اونکے سر پر تیل گرم پس کہا ہشام بن حکیم نے کیا ہی یہہ یعنی کیا سبب ہے اس کا کہا گیا کہ عذاب کیے جاتے ہیں بسبب خراج کے کہ ادا نہیں کیا ہے پس کہا ہشام نے گواہی دیتا ہوں میں کہ البتہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کریگا اون لوگوں کو کہ عذاب کرتے ہیں لوگوں کو دنیا میں نقل کی یہہ مسلم نے **ف** عذاب کرتے ہیں یعنی ناحق اور ساتہہ ظلم کے عذاب کریگا اللہ تعالی ساتہہ اوسکی عقوبت میں بغیر حق اور اللہ خیر خواہ کی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے اگر دراز ہو تیری مدت عمر یہہ کہ دیکہیگا تو ایک گروہ کو کہ اونکے ہاتہوں میں ہونگے مانند دمون گاے کے یعنی کوڑے صبح کرینگے بیچ غضب اللہ کی اور شام کرینگے بیچ نہایت ناخوشی اللہ کی یعنی ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ شام کرینگے بیچ لعنت اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ ظالموں کے دروازوں پر موجود رہتے ہیں اور اونکے ہاتہوں میں کوڑے ہیں مارتے ہیں اور روکتے ہیں لوگوں کو اور ہانکتے ہیں اور حکم کرتے ہیں ساتہہ اونکے ظالم ہیں **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں دوزخیوں سے نہیں دیکہا میں نے اونکو یعنی بلکہ دیکہونگا ایک اونمیں سے وہ ہیں کہ اونکے پاس کوڑے ہونگے مانند دموں گاؤں کے کہ ماریں گے ساتہہ اون کوڑوں کے لوگوں کو اور دوسری قسم عورتیں ہیں پہنے ہوئی کپڑے ظاہر میں ننگی ہیں حقیقت میں اور مائل کرنیوالیاں اور مائل ہونیوالیاں سر اونکے مانند کوہان اونٹوں بختی کی ہلتی ہوئی نہ داخل ہونگی بہشت میں اور نہ پاوینگی بو اوسکی حالانکہ بو جنت کے پائی جاتی ہے مسافت اتنی اور اتنی سے یعنی بہت دور سے مثلا سو برس کی راہ سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پہنے ہوئی کپڑے یعنی کپڑے پہنتی ہیں لیکن اونمیں بدن معلوم ہوتے ہیں پس اگرچہ ظاہر میں پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں

ہوتی ہیں اور کہا گیا ہے کہ مائل کرتی ہیں جیسی کہ دوپٹہ سر پر سے ڈال دیتی ہیں اور بعضا نے کہا ہے کہ ڈوپٹہ ہوتی ہیں برہنہ رکھتی ہیں یعنی بہت باریک لباس پہنتی ہیں [illegible]
تعدی ہے کہ آخرت میں سبب تعصی کی لباس شرعی کے پہنیں گی اور رسوا ہونگی اور ایسی ہی صحیح ہے شانی ہے کہ لوگوں کی طرف مائل کرتی ہیں اپنے سر کو اپنا
آپ بھی ملاحت کرتی ہیں مردوں کی طرف تمیلات کی یہ معنی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے اوتاری اپنی ہیں دکھلانے کو مردوں کے اور مائلات یعنی تکبر سے چلتی ہیں اور لوگوں کو
یہی کی معنی ہیں اپنی شرح میں اور مراد اوسکے اونٹ معنی جو موٹے ہوتے ہیں یعنی جوڑا ہوتا ہے اوسکے سر پر سر اوسکی مانند کوہان اونٹوں بختی کے ہیں کہ اون میں تہ بتہ
ہوتا ہے کہتے ہیں بعضی کہ سموں عورتوں مصر کا ہی اور یہ قسم مردوں کی اس طرح کی جو رقیص ہیں زمان طہارت نشان حضرت کی اس واسطے تعیین سے جو اسکی ہی قسم عورات
ہی اور نہیں داخل ہوں گی آخر یہ صفت عورتوں کی ہی اور نہ ذکر کی صفت مردوں کی مانند اسکی واسطے اختصار کی اور کہا قاضی عیاض نے کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں داخل
ہونگی جنت میں اور نہ پاوینگی بو جنت کی جس وقت کہ داخل ہوگی اوسمیں اور پاویگی بو اوسکی عورتیں پارسا اور پرہیزگار ہے کہ کبھی نہیں داخل ہونگی یہ محمول ہے
زجر و تغلیظ پر ہی ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ**
عَلٰى صُوْرَتِهٖ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مارے ایک تمہارا یعنی کسی کو پس چاہیے کہ بچاوے مونہہ کو اسکی کہ تحقیق اللہ تعالے نے
پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اوپر صورت اپنی کے یعنی صفات اپنی کی اور دیا اوسکو مظہر صفات جلالیہ اور جمالیہ اپنی کا پیدا کیا آدم کو اور جو صورت
کہ اختراع کیا اوسکو اور پیدا کیا اور اضافت واسطے تشریف و تکریم کی ہی جیسے کہ نفخت فیہ من روحی میں اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر عائد طرف آدم کی ہی یعنی پیدا کیا اسکو
اوپر کہ مخصوص ساتھ آدم کی ہی ممتاز تمام مخلوقات سے مشتمل اوپر خصائص و کرامات کے پس حاصل معنی کا یہ ہوگا کہ حق تعالے نے آدم کو اشرف سب مخلوقات میں کیا اور
سب سے اوپر اوسکا اور جمع ظہور صورت و کمال اوسکا ہے پس بہتر کرنا چاہیے اوسکی مونہہ پر مارنے سے اور کہا ہی علما نے کہ یہ امر استحباب کے لیے ہے ع **الفصل**
الثانی دوسری **عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِی الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰی عَوْرَةَ اَهْلِهٖ**
فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ وَلَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَهٗ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرِ مُغْلَقٍ
فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل کرے اپنی نگاہ گھر میں پہلے اس سے کہ اذن ملجاوے اوسکو یعنی پردہ کھولے گا اور جو ستر دیکھیگا پس اوسکو پس تحقیق آیا
ہی ایک چیز کو کہ واجب کرے حد کو یعنی تعزیر کو نہیں درست اوسکو کرنا اوسکا یعنی بلا اذن اور دیکھنا پردہ کھول کر اور اگر تحقیق داخل کی وقتیکہ اپنی نگاہ
سامنے آگیا اوسکے کوئی شخص گھر والوں میں سے پس پھوڑ ڈالی آنکھ اوسکی نہیں سرزنش کرونگا میں اوسپر اور نہیں لازم کرونگا اوسپر کچھ اور اگر گذرے مرد دروازے پر کہ نہیں پردہ
ساتھ اوسکے بند نہیں کیا گیا ہی پس جا پڑی نظر اوسکی گھر والوں پر پس نہیں گناہ اوسپر سوا اوسکے نہیں کہ گناہ گھر کے لوگوں پر ہی کہ کیوں دروازہ نہ بند کیا اور پردہ
نہ ڈالا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف نہیں درست اوسکو الخ یہ استیناف ہے متضمن واسطے علت کے یعنی یہ خبر جملہ ہی اوسمیں معنی علت کی ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی
یہ کہ واجب ہے بند رکھنا دروازے کا یا ڈالے رکھنا پردہ دروازہ پر ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ**
وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ لی جاوے تلوار ننگی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف ننگی تلوار کی پکڑنے سے منع فرمایا واسطے
اسکے کہ اگر چوک جاوے ہاتھ سے خطا کر کی ع **وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ** اور
روایت ہے حسن سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دو انگلیوں کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف سبب منع فرمانے کا
یہ ہی کہ زخمی ہو جاوینگی انگلیاں اور ان دونوں حدیثوں میں نہی تنزیہی ہے اور شفقت کی ہے ع **وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ

والترمذی ۱۰ اور روایت ہے سعید بن زید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت دین اپنے کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ
واسطے محافظت جان اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت
اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف واسطے محافظت دین اپنی کے یعنی کوئی کافر یا مبتدع اوسکے دین کی غارت کرتا ہے
اور اسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علماء اسپر ہیں کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کسیکے قتل یعنی کا یا مال کا یا اوسکی عورت کا تعرض کرے اور اوسکی جان یا مال تو چاہیے کہ اوسکو دفع کرے
اوسکے قصد کرنیوالے کو ساتھ طریقہ سہل اور آسان کے پھر اگر وہ باز نہ آوے بغیر قتل و قتال کے اور پھر مار ڈالے اوسکو تو ضمان لازم نہ آویگا اسپر کچھ اور اگر یہ مارا جاوے گا تو شہید ہے
ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ ان میں واسطے اوس شخص کے ہے کہ کھینچے تلوار
اوپر امت میری کے یا فرمایا اوپر امت محمد کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الرَّجُلُ جُبَارٌ ذُكِرَ فِي بَابِ الْغَصْبِ اور حدیث
ابی ہریرہ کی کہ مراد اوسکا یہ ہے الرجل جبار ذکر کی گئی باب الغصب میں **بَابُ الْقَسَامَةِ** یہ باب ہے بیچ بیان قسامۃ کے ف قسامہ ساتھ زبر قاف کے معنی قسم کے ہیں اور سوگند
شرع میں قسامت اسکو کہتے ہیں کہ محلہ میں ایک شخص قتل کیا گیا پایا اور اوسکا قاتل کسیکو معلوم نہیں محلہ کے لوگوں میں سے پچاس آدمی قسم کھاویں کہ نہیں مارا ہے
ہم نے اوسکو اور نہ جانتے ہیں یہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے بسبب حدیث مشہور کے البینة علی المدعی والیمین علی من انکر جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ تیسری فصل
میں صحیح ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کے اور مقتول کی عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت اور ظن غالب ہو اسکا کہ انہوں نے مارا ہے پس پایا گیا اوسکو مارا
سوگند دیجاوے اولیاء مقتول کو کہ وہ قسم کھاویں کہ قسم ہی نے مارا ہے اور اگر وہ انکار کریں سوگند دیجاوے اونکو کہ اتمام کی گئی ہیں قسم کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے
اول رافع بن خدیج اور حسب نہیں ہوتا قسامہ میں قصاص اگرچہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب ہوتی ہے دیت خواہ قتل عمد کا دعوی کریں یا خطا کا اور امام مالک کہتے ہیں
دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتھ قصاص کے کیا جاوے اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہے اور تمام مسائل قسامت کے اور دلائل اوسکی مذکور ہیں کتب فقہ میں اور قسامت احکام جاہلیت
تہی اور حضرت نے بھی اوسکو مسلم رکھا اور حکم کیا ساتھ اوسکے درمیان حارث کے انصار کے کہ دعوی قتل کا کیا اوپر یہود خیبر کے ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** عَنْ رَافِعِ بْنِ
خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ
وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحِقُّوا قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ
مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
مِنْ قِبَلِهِ وَفِي رِوَايَةٍ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے کہ دونوں نے حدیث کی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود آئے دونوں خیبر میں پس جدے ہو گئے کھجور کے درختوں میں یعنی ایک کسی طرف
اور ایک کسی طرف گیا پس مارے گئے عبداللہ بن سہل پس آئے عبدالرحمن بن سہل یعنی بھائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ بیٹے مسعود کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کلام کیا دونوں نے
بابت کہ قتل کیا گیا تھا پس شروع کیا یعنی کلام کرنا عبدالرحمن نے کہ بھائی تھا مقتول کا اور تھا چھوٹا انہوں سے پس کہا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی کر بڑے کی یعنی چھوڑ بڑے کو
اوسکو کلام کرنے دے کہا یحیی بن سعید نے کہ راوی اس حدیث کے ہیں مراد رکھتے تھے حضرت اس سے کہ متعلق ہو کلام کرنا ساتھ بڑے کے پس کلام کیا اون لوگوں نے یعنی ذکر کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مستحق ہو واسطے قصاص قتیل اپنے کے یا فرمایا یعنی ساتھی اپنے کے ساتھ قسموں پچاس مردوں کے تم میں سے عرض کیا اونہوں نے یا رسول اللہ یہ ایک چیز ہے کہ نہیں دیکھا ہم نے اوسکو یعنی
کہ کسنے کیا اوسکو فرمایا حضرت نے پس پاک کریں گے تمکو یعنی بری ہو جاویں گے یہود [illegible] قسم کھا جاویں گے [illegible]

رسول اللہ وہ قوم کافر یعنی ان کی قسم کا کیا اعتبار ہے پس نہ دیا یعنی دیت ان کی اور نہ قتل کرایا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے یعنی بیت المال سے سو اونٹ
میں ہی کہا ہم مجالس قسمیں اور مستحق ہو دیت قاتل اپنے کی یا فرمایا تھا یہ کہ پس دیت دی اوس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹ نقل کی بخاری نے اور مسلم نے
ف منقولی ہوا آخر اسمیں دلیل ہی اسپر کہ لائق تر ہی ساتھ اکرام کی اور اتبہ اکبر کو کلام کی اور جائز ہی کتابت حدود میں اور جائز ہی کتاب حاضر کی اسلیے کو نبی نے کہ عبدالرحمن کو
تھی کہ بھائی ہی مقتول کے اور حویصہ اور محیصہ اوسکے چچا کی بیٹے ہیں اور اس سے بھی معلوم ہوا کہ قسامہ میں یہ قسم نہیں ہی بری ہی بلکہ ابتدا ایسے قسم مدعی سے ہی نزدیک ہمارے
کہ ع **وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ** اور یہ باب خالی ہی فصل دوسرے سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ** قَالَ اَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ
الْاَنْصَارِ مَقْتُوْلًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ اَوْلِيَاؤُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ
ثَمَّ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا هُمْ يَهُوْدُ وَقَدْ يَجْتَرِئُوْنَ عَلٰى اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ فَاَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
عِنْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا ہو گیا ایک شخص انصار میں سے یعنی عبداللہ بن سہل مقتول بیچ خیبر کے پس گئے وارث اوسکے یعنی بھائی اوسکا اور دونوں چچا
اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں کہ گواہی دیں اوپر قتل کرنیوالے یار تمہارے کے کہا اونھوں نے یا رسول اللہ نہ تھا وہاں
کوئی مسلمانوں میں سے اور نہیں ہیں وہ مگر یہود یعنی مشہور ہیں ساتھ ظلم اور فساد اور قتل اور حیلہ گری اور تحقیق دلیری کرتے ہیں وہ اس سے بہت بڑے کام پر یعنی قتل کرنے انبیاء پر اور تحریف کلام اللہ اور
احکام خلق فرمایا حضرت نے پس اختیار کرو تم اونمیں سے پچاس شخصوں کو پس قسمیں لو ان سے پس انکار کیا وارثوں مقتول کے لینے قسم سے یہود کی سو دیت دی مقتول کی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے پاس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا ملا علی رحمہ اللہ نے کہ ظاہر اس حدیث کا صریح ہی بیچ دلیل ہونے مذہب ہمارے کے اور بعد اس کے اختلاف اصحاب مذہب اپنے اپنے مذہب کی خوب بیان کی
بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ باب بیچ بیان قتل کرنے مرتدوں کے اور اون لوگوں کے کہ سعی کرتے ہیں بیچ فساد کرنے کے **ف** مرتد اوسکو کہتے ہیں کہ جو اسلام پھر جاوے اور
مسلمان اسلام سے پھر جاوے عیاذًا باللہ منہ عرض کیا جاوے اوپر اسلام اور اگر اوسکو شبہہ ہو تو دور کیا جاوے شبہہ اوس کا اور عرض اسلام اور دور کرنا شبہہ کا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اسلیے کہ دعوت اسلام
اوسکو پہنچ چکی ہی اسکو احتیاج دعوۃ جدید کی نہیں اور مستحب ہے کہ حبس کریں اوسکو تین روز اگر مسلمان ہو فبہا ورنہ قتل کریں اور بعضوں نے کہا کہ اگر وہ مہلت طلب کرے مہلت دیں ورنہ واجب نہیں
اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اوسکو امام تین روز اور ظاہر ہے قول اللہ تعالیٰ کا فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ اور حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ معلوم ہوتا ہے
کہ مہلت دینی واجب نہیں اور سعی کرتے ہیں فساد کرنے میں مراد اوس سے بیان قطاع الطریق ہیں یعنی قزاق جیسے کہ فرمایا اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُقَتَّلُوْا
الآیۃ **ف** فتاوی عالمگیری میں مسائل مرتد کے ایک باب میں خوب تفصیل سے لکھی ہیں ترجمہ اوسکا سوا چند مسائل نادر الوجود کے لکھا جاتا ہے تاکہ اہل اسلام کے کام آوے کہا فتاوی اہل کا بیت
یہ باب بیچ بیان احکام مرتدوں کے مرتد عرف میں کہتے ہیں پھر جانیوالے کو دین اسلام سے اور رکن مرتد ہونیکا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہی زبان پر بعد وجود ایمان کے اور شرط صحت اوسکی کی عقل ہی
پس نہیں صحیح ہی مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکے بے عقل کا اور جو شخص کہ جنون اوسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہو وہ حالت جنون میں نہیں صحیح اور اگر مرتد ہو حالت افاقت میں صحیح ہے
اور اسیطرح نہیں صحیح مرتد ہونا ایسے نشہ والے کا کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی اور بالغ ہونا اسمیں شرط نہیں واسطے صحت اوسکی کے اور اسیطرح مرد ہونا نہیں شرط ہی واسطے صحت کے اور اور شرط
صحت اوسکی کی رغبت ہی پس نہیں صحیح ہی مرتد ہونا اوسکا کہ زبردستی کیا جاوے مرتد ہونے پر اور لڑکا عقل والا وہ ہی کہ پہچانے اوسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہی اور تمیز کرے اچھے بُرے
میں اور میٹھی کڑوی میں اور بعضوں نے اندازہ کیا ہی اسکا یہ کہ ہو نیچے سات برس کی عمر کو اور جسکو ہو بیماری برسام کی یا کھلایا جاوے کچھ پس جاتی رہی عقل اوسکی اور ہذیان بکنے لگے پھر مرتد ہو جاوے
تو نہیں ثابت ہوتا ہی یہ مرتد ہونا اور اسیطرح اگر ہو مجنون یا وسواسی یا مغلوب العقل کسی جنس کا پس نہیں ہی وہ ہی مرتد اور مرتد پر عرض اسلام اور دفع شبہہ کیا جاوے چنانچہ بیان اوسکا
اوپر گذر چکا اور مسلمان ہونا اوسکا یہ ہی کہ پڑھے کلمہ شہادت کا اور بیزار ہو سب دینوں سے سوا دین اسلام کے اور اگر بیزار ہووے اوس دین سے کہ انتقال کیا ہی طرف اوسکی کافی ہی اگر
توبہ کی مرتد نے اور رجوع کی طرف اسلام کی پھر رجوع کی طرف کفر کی یہانتک کہ کیا یہ تین بار اور ہر بار مہلت طلب کی امام سے تاخیر پس امام تاخیر دے اوسکو تین دن پھر اگر عود کرے طرف کفر کی چوتھی بار
پھر مہلت طلب کرے نہ تاخیر نہ تاخیر دے اوسکو امام پس اگر اسلام لاوے فبہا والا قتل کرے اور جبکہ مرتد ہو لڑکا عقل والا پس مرتد ہونا اوسکا معتبر ہی نزدیک امام ابی حنیفہ اور محمد رحمہ کے جبر کیا جاوے

اسلام لاوے پہر قتل کیا جاوے اور اسیطرح حکم مرتد ہو لڑکا کہ قریب بالغ ہونیکی ہی اور نہ قتل کیجاوے عورت مرتدہ بلکہ قید کیجاوے یہانتک کہ مسلمان ہو اور مارا جاوے اوسکو
ہر تین دن میں واسطے مبالغہ کے بیچ لانے اسلام کی اور اگر مار ڈالے اوسکو کوئی تو نہیں واجب ہوگا اوسپر کچہہ واسطے شبہ کے اور لونڈی مرتدہ جبر کرے مالک اوسکا اوسکے
گہر میں قید کرے اوسکو اور سونپ دیوے ساتھہ حرمت اوسکی جو واسطے اپنی خدمت اپنی کے اور صحبت کرے اوس سے مالک اوسکا اور لڑکی مانند بالغ کے ہی
عورت کی ہی امر زبردستی کیجاوے اوپر مرتدہ جبتک کہ دارالاسلام میں ہی پس اگر لاحق ہو دارالحرب میں لونڈی کیجاوے جب پکڑی جاوے اور امام ابو حنیفہ رح سے روایت ہی
کہ بندی کیجاوے دارالاسلام میں بہی بعضے مشائخ نے فتوی دیا ساتھہ اس روایت کے تو نہیں مضائقہ ہی بیچ اوس عورت کے کہ خاوند والی ہو
لونڈی کر سکی کرے خاوند امام پاس کرے اوسکو امام خاوند کی تعین جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک ہو جاویگا اور اوسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرے اور اوسکا اسلام
جسوقت کہ انکار کرے مرتد ہوگا اور اقرار کرے توحید کا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا پس اوسکی طرف سے توبہ ہی اور زائل ہو جاتی
ملک مرتد کی مال اوسکی سے بسبب مرتد ہو جانے اوسکے زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لاوے عود کر آتی ہی ملک اوسکی اور اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے حالت ارتداد
اسلام اوسکی کی وارث مسلمان بعد ادا کرنے دین اسلام اوسکی کی اور کسب اوسکی کا فی ہوگا بعد ادا کرنے دین کے اوسکی کی اور یہہ نزدیک ابی حنیفہ کی ہی
پس ملک مرتد کی بیچ مختلف ہوئی بیچ ابی حنیفہ سے اوسکی حق میں کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نے امام ابو حنیفہ سے کہ معتبر ہی وارث اوسکا
نزدیک موت مرتد کی یا قتل ہونے اوسکی کی یا حکم ہونیکی ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی دارالحرب میں اور یہہ صحیح ہی وارث ہوتی ہی اوسکی مسلمانی بیوی جبکہ مرے یا قتل کیا جاوے
یا حکم ہو ساتھہ لاحق ہونے کی اسحال میں کہ وہ عدت میں ہی اسلئے کہ مرتد ہوا ہا گئی دارالحرب مرتدہ کے اسلیئے کہ ردہ بمنزلہ مرض کی ہی اور مرتدہ کا نہیں وارث ہوتا
خاوند اوسکا مگر یہہ کہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اوسکا خاوند اوسکا اور وارث ہونگے اوسکے اقربا ساری مال اوسکی کی یہانتک کہ جو مال کمایا بحالت ردہ اوسکی میں اگر
لاحق ہوا کوئی دارالحرب میں مرتد ہوکر یا حکم کیا حاکم نے ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کے آزاد ہو جاویگا غلام مدبر اوسکا اور امہات ولد اوسکی اور قرض اوسکی دین اوسکی دیون مؤجلہ
اوسکا اور نقل ہوگا وہ مال اوسکا کہ کمایا ہی حالت اسلام میں طرف مسلمان وارثوں اوسکی کی باتفاق تینوں علماء ہمارے کی اور جو کچہہ وصیت کی ہی حالت اسلام میں
مذکور ہی ظاہر روایت یعنی مبسوط وغیرہ میں کہ وہ باطل ہی مطلقا بغیر فرق کرنے کی درمیان اوسکی کہ وہ قربت یا غیر قربت ہو بغیر ذکر کرنے خلاف کے مرتد جبتک کہ جاتا رہا مرد دارالاسلام
میں پس قاضی نے حکم کیا کہ یہہ ان احکام میں سے ہی تصرف مرتد کا اوسکی وقت میں چار طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ نافذ ہوتا ہی سب کی نزدیک اسہ قبول کرنے ہبہ کی اور ام ولد کرنا اور مدبر بنانی
لونڈی اوسکی کا اور وہ دعوی کرے نسب کا تو ثابت ہوگا نسب لڑکے کا اور اوسسے وارث ہوگا وہ لڑکا ساتھہ وارثوں اوسکی کے اور ہو جاویگی لونڈی ام ولد اوسکی اور ماذون ہوگی
اور سے تسلیم شفعہ کی اور حجر اوپر غلام ماذون اپنی کے اور دوسرا تصرف وہ ہی کہ باطل ہی بالاتفاق ما نجع کہ نہیں جائز اوسکو یہہ کہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے یا ذمیہ
سی اور نہ ذمیہ سے حرہ ہی اور نہ مملوکہ سے اور حرام ہی ذبح کیا ہوا اوسکا اور شکار اوسکا ساتھہ کتے کے اور باز کی اور تیر اوسکا اور تیسرا تصرف وہ ہی کہ موقوف ہی باتفاق نزدیک سب کے
وہ شرکت مفاوضہ ہی جب شرکت مفاوضہ کرے مرتد کسی مسلمان سے تو وہ موقوف رہتی ہی اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ اور اگر مر جاوے وہ یا قتل کیا جاوے ردہ پر یا لاحق
ہو دارالحرب میں اور حکم کر دیوے قاضی ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی تو باطل ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ اور ہو جاتی ہی شرکت عنان مفاوضہ سے نزدیک صاحبین کے اور
نزدیک ابی حنیفہ کی نہیں باطل ہوتی اصلا چوتہا تصرف وہ ہی کہ اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ موقوف ہونے اوسکی کے وہ بیع اور شرا اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابت اور وصیت اور
قبض دیون نزدیک ابی حنیفہ کے یہہ تصرفات موقوف ہوتی ہیں اگر اسلام لاوے نافذ ہو جاتے ہیں اور اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے یا حکم کرے قاضی ساتھہ لاحق ہونے اوسکے کے دارالحرب میں باطل ہو جاتے
ہیں اور تصرف مکاتب کا بیچ ردت اوسکی کے نافذ ہی سب کی نزدیک اور اگر بیچ دی مرتد نے غلام مدبر کو یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جاری ہی اور جب پہرا وہ مرتد طرف دارالاسلام کے
اگر لوٹ پہر آیا وہ مرتد پہلے حکم کرنے قاضی کے ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی باطل ہو جاتا ہی حکم مرتد ہونیکا بیچ مال اوسکی کے پس ہو جاتا ہی گویا کہ وہ ہمیشہ مسلمان رہتا اور نہیں آزاد ہوتا
کوئی امہات اولاد اور مدبر اوسکی سے اور اگر پہر آیا بعد حکم کرنے قاضی کی تو جو چیز پاوے بیچ ہاتہہ وارثوں اپنی کی لیوے اوسکو اور جو چیز کہ نکال ڈالی وارث نے اپنی ملک سے ساتھہ سبب کی

دیکھی گئی تو اوسپر وضو بھی ... مین پوچھا اوسکو اور نہ بدلہ لیا آتا ہی حارث سے شخص کو کہ تا اسلام پر ہوگا کیونکہ تہا بتبعیت ماں باپ کے سبب جب بالغ ہوا تو مرتد ہوگیا پس قیاس یہ ہے کہ
قتل کیا جاوے لیکن بنا بر استحسان کے وہ قتل نہ کیا جاوے ایسا ہی حال اوسکا ہی کہ مسلمان ہوا جبکہ وہ صغیر ہو پھر بالغ ہوا مرتد ہوکر ... اگر مرتد ہو جاوے تو قتل کیا جاوے
اور ایسا ہی حکم اوسکا کہ ... میں ... کیا جاوے ساتھ اسلام کے ... اسلام میں ... ساتھ اسلام کے
اور اگر بالغ ہو تو ... کفر میں ... اسلام پر لیکن قتل نہ کیا جاوے موجبات کفر میں سے بعض ... جاتا ہی ... قسم ... جو ... متعلق ہیں ساتھ ایمان و اسلام کے
... کہا ... عظیم ہی گرچہ ... تو ... اپنے ایمان میں ... کہا کہ میں ...
کافر ہے ... کہ نہیں جانتا ہوں کہ مخلوق ... کافر ہوگا جس نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے یا کہا کہ ایمان مخلوق ہی وہ کافر ہی اور جس نے
اعتقاد کیا کہ ایمان و کفر ایک ہی ہے پس وہ کافر ہے اور جو کہ راضی ہوا ساتھ ایمان کے پس وہ کافر ہی جو کوئی راضی ہوا ساتھ کفر بعض اپنے کے پس کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہوا
ساتھ کفر غیر اپنے کے تو اوسمیں اختلاف کیا ہی مشائخ رحمہم اللہ نے ... اگر راضی ہوا ساتھ کفر غیر اپنے کے تاکہ عذاب میں رہے ہمیشہ کو تو نہیں کافر ہوا اور اگر راضی ہوا
ساتھ کفر اوسکے تاکہ کہے اللہ تعالی کے حق میں وہ چیز کہ نہیں لائق ہی ساتھ صفات اوسکی کے تو کافر ہوتا ہی جس نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں صفت اسلام کی پس وہ کافر ہی اور ذکر کیا شمس الائمہ
حلوانی نے اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہی اسمیں پس کہا کہ یہ شخص ایسا ہی کہ نہ اوسکے لیے دین ہی اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ طاعت اور نہ نکاح اور اولاد اوسکی اولاد زنا کی ہی ایک
مسلمان نے نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے اور اوسکے ماں باپ نصرانی ہیں اور بڑی ہوئی وہ اسحال میں کہ نہیں جانتی کسی دین کو ادیان میں سے نہیں سمجھتی ہی
دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہی اوسکو زبان سے اور وہ دیوانی بھی نہیں ہی تو وہ جدا ہو جاوے گی اپنے خاوند سے اور اسیطرح صغیرہ مسلمہ جب بالغ ہو حالت عقل میں اور وہ نہ جانتی
ہو اسلام کو دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہو اور وہ دیوانی نہیں تو جدا ہو جاتی ہی اپنے خاوند سے پوچھا گیا ایک عورت سے کہ توحید جانتی ہی اوسنے کہا کہ نہیں پس اگر مراد اوس
کی یہ ہو کہ میں یاد نہیں کرتی وہ توحید کہ کہتے ہیں لڑکے مکتب میں تو نہیں ضرر کرتا اوسکو اور اگر ارادہ کیا اوسنے یہ کہ میں نہیں سمجھتی وحدانیت اللہ تعالی کی تو نہیں ہی
وہ مومنہ اور نہیں صحیح ہی نکاح اوسکا ہر کوئی ایک اسحالت میں کہ نہیں سمجھتا تہا کہ میرا کوئی خالق ہی اور نزدیک اللہ عز و جل کے کوئی اور بھی گہر ہی سوا اس گہر کے
اور ظلم حرام ہی تو وہ نہیں ہی مومن ایک شخص گناہ کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ظاہر کرنا چاہیے کافر ہوا ہی ایک شخص نے کہا کسی سے کہ میں مسلمان ... اوسنے کہا کہ
تجھپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوتا ہی ایک نصرانی اسلام لایا پھر مرگیا باپ اوسکا پس کہا اوسنے کاشکی میں نہ مسلمان ہوتا اسوقت تک کہ لیتا میں مال باپ کا تو کافر
ہی ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کے پاس اور کہا کہ عرض کر مجھپر اسلام تاکہ مسلمان ہوں تو اوسنے کہا کہ جا تو طرف فلانے عالم کے یہانتک کہ عرض کرے تجھپر اسلام
پس مسلمان ہو تو نزدیک اوسکے اس کہنے میں اختلاف کیا ہی علماء نے کہا ابو جعفر نے کہ کافر نہیں ہوتا ایک کافر مسلمان ہوا پس کہا اوسکو ایک شخص نے کہ تجھکو کیا برا معلوم ہوتا
اپنے دین سے کافر ہوتا ہی کہنے والا اور بعضی موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ ذات اللہ تعالی کی اور صفات اوسکی کے وغیرہ ذالک کافر ہوتا ہی آدمی جبکہ وصف کرے
اللہ تعالی کا ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں لائق ساتھ اوسکے یا ٹھٹھا کرے ساتھ کسی نام کے ناموں اوسکی سے یا ساتھ امر کے اوامر اوسکے سے یا انکار کرے وعدہ
اور وعید اوسکی کا یا ٹھہرا دے اوسکا کسیکو شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کرے اوسکو طرف جہل کے یا عجز کے یا نقصان کے اور کافر ہوتا ہی کہنے سے کہ جائز ہی کہ
کرے اللہ تعالی ایک فعل کہ نہ حکمت ہو اوسمیں اور کافر ہوتا ہی اگر اعتقاد کرے یہ کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی ساتھ کفر کے اگر کہے کہ اگر حکم کرے مجکو اللہ تعالی اس بات کا تو نکروں
میں کافر ہوتا ہی جو کچھ کہ قرآن میں آیا ہی ید اور وجہ وغیرہ ... اللہ تعالی کے اور نہیں وہ جارحہ آیا جائز ہی اطلاق ان اشیا کا ساتھ فارسی کے کہا بعض مشائخ رحمہم اللہ نے
کہ جائز ہی جبکہ نہ اعتقاد کرے ... اور کہا اکثر علماء نے کہ نہیں صحیح ... اگر کہا کہ فلانا میری آنکھ میں مانند یہودی ... اللہ تعالی کے کافر ہوتا ہی اور جمہور مشائخ
اسی پر ہیں ... کہا بعضوں نے کہ اگر مراد رکھی ساتھ اوسکے برائی فعل اوسکی کی نہیں کافر ہوتا اگر مرا ایک انسان پس کہا دوسرے نے کہ وہ خدا کو چاہیے تھا کافر ہوتا ہی کہا اوسکے دشمن سے
... ساتھ تیری بحکم خدا کے کرتا ہوں پس کہا دشمن اوسکے نے کہ میں حکم خدا کا نہیں جانتا ہوں یا کہا کہ اسجگہ حکم نہیں چلتا یا کہا اسجگہ حکم نہیں یا کہا خدا کا ... لائق ...

اگر کہے یوں حکم کریگا پس سب کے سب کافر ہو گئے پوچھی گئی حاکم عبدالرحمن سے حال اس شخص کا کہ کہا اوسنے ساتھ اس رسم کے کار کرتا ہوں ساتھ حکم کے نہیں آیا یہ کفر ہی کیا اگر کہا رسم اور نیا
فساد حق کا اور ترک شرع کا اور اتباع رسم کی نہ رد کرنا حکم کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا واسطے ایک شخص کے کہ نہیں رہتا ہے یہ شخص ہی بھولا ہوا اللہ تعالی کا یا کہا کہ یاد نہیں کرتا
کر بھول گیا اوسکو اللہ تعالی پس یہ کفر ہے اگر کہا کہ خدا تیرا زبان سے بس نہیں آتا میں کیونکر بس آؤنگا کافر ہوتا ہے اگر کہا اپنی بیوی سے کہ تو زیادہ پیاری ہے طرف میرے اللہ تعالی سے کافر ہوتا
اگر کہا واسطے فلان کے تقاضا بوجھ ہی پس خطا عظیم ہے کافر ہوتا ساتھ ثابت کرنے مکان کے واسطے اللہ تعالی کی پس اگر کہا کہ خدا سے کوئی مکان خالی نہیں کافر ہوتا اگر کہا اللہ تعالی آسمان میں ہے پس
اگر قصد کیا ساتھ اوسکی حکایت اس چیز کی کہ آئی بیچ ظاہر اخبار میں کافر نہوتا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکے مکان کا کافر ہوتا ہے اور اگر نہو واسطے اوسکے کچھ نیت کافر ہوتا نزدیک اکثر کے اور یہی ہے
وسیلہ الفتوی کا فر ہوتا ہے اگر کہے کہ اللہ تعالی بیچ انصاف کے ہے یا کہا ہو انصاف کی بیچ بسبب صفت کرنے اوسکے اللہ تعالی کو ساتھ فوق و تحت کے اگر کہا اوپر کے آسمان کے ہے اور
زمین میں فلانا کافر ہوتا ہے جسوقت کہا خدا نیچے دیکھتا ہے آسمان سے یا کہا دیکھتا ہے کہا عرش سے پس یہ کفر ہے نزدیک اکثر علما کے کہ یہ کہے کہ بیچ میں تعطیل اور اگر کہا کہ خدا اوپر عرش کے
جانتا ہے پس نہیں کفر اور اگر کہا اوپر عرش سے جانتا ہے پس کفر ہے یعنی نسبت کیا اللہ تعالی کو طرف ظلم کی پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا یارب ظلم مت پسند کر کہا بعضے علما نے
کہ وہ کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ اگر انصاف کریگا اللہ عز و جل دن قیامت کے تو انصاف پاؤنگا تجھسے کافر ہوتا ہے اگر کہے لفظ جسوقت کی جگہ اگر کی نہیں کافر ہوتا اگر کہے کہ اگر حکم کریگا اللہ تعالی میرے
ساتھ حق اور عدل کی تو لونگا میں تجھسے حق اپنا پس یہ کفر ہے کہا جسنے کہ ظلم کرتا ہے ایک ظالم ہی اوس سے یہ ظلم مت قبول کر اگر تو قبول کریگا میں قبول نہ کرونگا پس کفر ہی کیا کہا اوسنے
کہا اگر راضی ہوا تو پس میں نہیں راضی ہونگا ایک شخص نے کہا یا خداوند میرے محبوس نہ کر یا سوا اگر تو مجبور جانے کہ مجبور ظلم مت کر کہا ابونصر دبوسی نے کہ کافر ہوتا ہے ساتھ اللہ کے ایک شخص نے
کہا کسیکو کہ جھوٹ مت کہہ پس کہا اوسنے کہ جھوٹ کسی بھی کہنی ہی کہے لیے تو بھی کافر ہوا ایک شخص کو کہا گیا اگر طلب رضا اللہ تعالی کی پس کہا اوسنے کہ مجکو نہیں چاہیے یا کہا اگر خدا مجکو
بہشت میں داخل کرے تجارت کروں یا کہا گیا کہ ننانوے کی اللہ کی کے واسطے اللہ تعالی داخل کریگا تجکو آگ میں پس کہا کہ میں دوزخ سی نہیں اندیشہ کرتا یا کہا گیا کہ مت کر کہ بہشت تیرے لیے
نہیں دوست کہے گا تجکو پس کہا کہ میں کہتا ہوں چاہیے دوست کہے چاہیے دشمن کافر ہوتا ہے اسلیے نہیں اسکی اور اسیطرح اگر کہا گیا اوسکو کہ بہت ہنس بہت سو پس کہا اتنا کھاؤنگا اور اتنا
سوؤنگا اور اتنا ہنسونگا کہ آپ چاہوں کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا کسیکو گناہ مت کر اسلیے کہ عذاب آخرت کا بہت ہے پس کہا اوسنے کہ میں عذاب ایک تھا کی اوٹھاؤنگا کافر ہوتا ہے اگر
کہا گیا کسیکو کہ ماں باپ کو مت ستا پس کہا کہ نہیں لگا مجھے حق نہیں کافر ہوتا لیکن گنہگار ہوتا ہے ایک شخص نے کہا ابلیس کو اگر کہا میرا ابا جو کچھ فرمائے تو کر میں یا دو رباب کے ساتھ میں ایک ہی
فرمائے تو نہ کر میں کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ اگر خدا دونوں جہان بنا تو حق اپنا تجسے لینا میں کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہی ایک بات جھوٹی پس سنی ایک شخص نے اور کہا کہ خدا میرا اس جھوٹ سے بہتر
سچ کرے یا کہا خدا ساتھ اس جھوٹ تیری کے برکت کرے کہا بعضے علما نے کہ یہ قریب کفر کے ہی ایک شخص جھوٹ بولا پس کہا کسی نے برکت ڈالے اللہ تیرے جھوٹ میں کافر ہوتا ہے ایک شخص نے
کہا کسیکو کہ فلانا ساتھ تیرے سید یا نہیں چلتا ہے پس کہا اوسنے کہ خدا تعالی بھی ساتھ اوسکے سید یا نہیں کافر ہوتا ہے کہا ایک نے کہ خدا زرگو دوست رکھتا ہے مجکو نہیں چاہیے اگر قصد کیا ساتھ
اس کلام کے نسبت کرنا بخل کا طرف اللہ تعالی کی تو کافر ہوتا ہے اور تیرا اس کہنے میں کہ دوست رکھتا ہے یعنی کو نہیں کافر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالی یہ کام کرونگا پس کہا کہ میں بغیر انشاء اللہ
کے یہ کام کرونگا کافر ہوتا ہے کہا مستقلوم نے کہ یہ ساتھ تقدیر اللہ تعالی کی پس کہا ظالم نے کہ کرتا ہوں بغیر تقدیر اللہ سبحانہ کے کافر ہوا اگر کہا ایک خدا رحمت اپنی مجسے دریغ نہ رکھیں الفاظ
کفر ہی جبکہ دراز ہوا قصہ درمیان خاوند بیوی کی پس کہا خاوند نے اپنی بیوی کو کہ ڈر تو اللہ تعالی سے اور تقوی کر اوس سے پس کہا عورت نے اوسکی جواب میں کہ نہیں ڈرتی اور اس سے
پس اگر خاوند نے عتاب کیا تھا اوسکو معصیت ظاہر پر اور ڈراتا تھا اوسکو اللہ تعالی کی طرف جواب کو اوسنے دیا اس ڈرانے پر تو ہوئی عورت اوسکی مرتدہ اور جدا ہو جاتی ہے خاوند سے
اور اگر تھی وہ چیز کہ عتاب کیا اوسکو اوسمیں ایک امر کہ نہیں خوف کیا جاتا اللہ تعالی سے نہیں کافر ہوتی مگر یہ کہ ارادہ کرے ساتھ اوسکے استخفاف تو جدی ہو جاتی ہے خاوند سے ایک شخص نے
ارادہ کیا یہ کہ مارے کسیکو پس کہا اوسکو اوسنے کہ کیا نہیں ڈرتا تو اللہ تعالی سے پس کہا اوسنے کہ نہیں پس اس بکتے پر نہیں ہوتا اسلیے کہ پہنچتا ہے اوسکو کہ تقوی اوس چیز میں کہ کرتا ہوں
اور اگر دیکھا کسیکو گناہ میں اور کہا اوسکو کسی نے کیا نہیں ڈرتا تو اللہ سے پس کہا اوسنے نہیں ڈرتا ہوں کافر ہوا اسلیے کہ نہیں ممکن ہی میں یا اور اسیطرح کہا گیا ایک شخص کو کیا نہیں ڈرتا تو
اللہ سے پس کہا اوسنے حالت غضب میں نہیں ڈرتا ہوں کافر اگر حکم خدا کا یا شریعت پیغمبر کو نہ پسند کرے جیسے کوئی کہے اوسکو کہ خدائی چاہیے یا حلال کی میں کہے

میں اس حکم کو نہیں پسند کرتا ہوں یہ کفر ہے کوئی کہے خدای عزوجل ہے اور کوئی چیز نہو یہیں کافر ہوتا ہے اگر کہے کہ خدا میری حق میں بے انصاف ہے یا جیسی تجھے
کیا گیا ایک شخص کو کہ بار بار ساتھ بیوی کے پس آیا تو پس کہا کہ جا ساتھ عورتوں کے پس نہیں آتا ہوں کہ پس آ نکا کافر ہوتا ہے اگر کہے خدا ہی جانتا ہوں یا نور
یا جیسی کہتا ہوں تجھ سے یہ صحیح ہے اور اگر کہا کہ خدا دیکھتا ہوں اور تجھ کو جانتا ہوں پس اچھا اطلاق کی کسی شخص نے قسم پر کہا تم نے قسم کہ تو نے
کی پس کہا قسم طلاق کی بیلا کہ نہیں جانتا ہوں قسم اللہ کی کہ جانتا ہوں قسم ساتھ طلاق کے یا عتاق کے نکاح روا ہے علما کے نزدیک اور اکثر کے نزدیک نہیں صحیح اگر کہا کسی کو
جانتا ہے کہ میت تجھ کو ساتھ عافیت کے یا کہتا ہوں ایسا کیا مشائخ نے اوسکو کفر میں اگر کہا کہ میں جانتا ہوں یہ طریق سے کہ یعنی خود آپ ہم پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی کو کہ تجھکو جو مسئلہ کہ
جانتی ہے ایسی کہا کہ نہیں پس کہا جاوے تجھکو حق خدا کا نہیں جانتی ہے اوسی کہا کہ نہیں پھر کہا جاو مذکر تجھکو حق خدا کا نہیں جانتی ہے اوسنی کہا کہ نہیں پس کافر ہوئی وہ عورت
ایک شخص نے کہا ہے بار بیماری سے تنگ ہوں پس اب مارے جاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھکو کیوں پیدا کیا ہے جسکو دنیا سے کچھ نہیں ہے پس کہا بعضوں نے کہ نہیں کافر ہوتا ہے لیکن گنہگار
خطا عظیم ہے ایک شخص نے کہا کہ اللہ عدالت میں تجھ کو ساتھ ایمان تیری کے یہاں اوسی کہ خدا کو اٹھاتا ہے تو کیا خدا دیکھ کر تو کہیں کافر ہوتا ہے ایک نے کہا کہ خدا کیا کر سکتا ہے
دوزخ میں کو کسکا سوای دوزخ کے پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکھا ایک میوہ نفیس کو پس کہا کہ خدا کوئی اس کا پیدا کرنیوالا نہیں ہے کہ ایسا پیدا کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نے
کہا شدت فقر میں کہ خدا ہے اور میں بھی بندہ ہوں ساتھ اوسی کے ہوں اور میں بھی بندہ ہوں رنجوں میں بار بار بہت کا فرمودا ایک شخص نے کہا کسیکو کہ خدا سے ڈر پس کہا کہ خدا کہاں ہے کافر
ہوا اور اسیطرح اگر کہا کہ خدا کو نہیں جانتا ہوں یا کہا کہ علم خدا کا قدیم نہیں ہے کہا کہ معدوم نہیں معلوم ہے خدا کو کافر ہوتا ہے مرکا فر ہوتا ہے ساتھ اطلاق کرنے کے کاف کے بیچ حرف لفظ اللہ
وقت بکارنے اوسکے کہ نام اوسکا عبداللہ ہے اگر ہے پکارتا یا عالم اِ کافر ہوتا ساتھ تصغیر خالق کی جملہ اگر ہے عالم اگر کہا کسیکو کہ حدیث سے تجھے اس کے دلبر نہیں اگر مراد اسکی اوسنے
استعاره رحمت کا فر ہوا اور اگر مراد اوس سے یہ کہ میرے دل میں ثابت ہے نہ اثبات اللہ تعالیٰ کی مضطرب ہیں کافر ہوا اگر کہا کہ قسم ہے خدا کی قسم ہے خاک پاؤں تیری کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم
خدا کی اور قسم جان سر تیری کی تو اوسمیں اختلاف ہے اور جسمیں ہو جاتا کفر کو وہ ہے کہ متعلق ہے ساتھ انبیا علیہم الصلاة والسلام کی جسنے اقرار کیا بعضی انبیا علیہم الصلاة والسلام کا یا راضی
ہوا ساتھ کسی سنت کے سنتوں مرسلین کے سے پس کافر ہو جیسی کہ اس متعلق حال اوس شخص کے سے کہ انکار کیا ۔ تو حضرت ذی الکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو کہ جمع ہوئی ہو
اوسکی نبوت پر نہیں صبر کرتا ہے اوسکی نبوت کا انکار کرتا اگر کہا کہ اگر ہوتا فلانا ہے تو ایمان لاتا اوس پر کافر ہو جعفر سے ہے کہ اگر کہا ایمان لایا میں سب انبیا
اوسکے برادر نہیں جانتا میں کہ آدم نبی ہے یا نہیں کافر ہوتا ہے پوچھی گئی جعفر حال اوس شخص کے سے کہ نسبت کرے طرف انبیا کی فواحش کو مانند عزم کرنے اونکی زنا پر اور مانند
اوسکے سے جیسیکہ کہتی ہیں حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کی حق میں کہا کافر ہوتا ہے اسلیے کہ یہ برا کہا ہے اونکو اور استخفاف ہے اونکا کہا ابو ذر نے جسنے کہا کہ کل معصیت
کفر ہے اور کہا باوجود اسکے کہ انبیا علیہم السلام کی نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے کہ اوسنے برا کہا اور اگر کہا کہ نہیں نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے کہ اوسنے برا کہا اور اگر کہا کہ نہیں نافرمانی
کی حالت نبوت میں اور نہ پہلی اوسکی کافر ہوا اسلیے کہ اوسنے رد کیا النصوص کو سنا میں نے بعضے علما سے کہ جب نہ جانے آدمی یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہیں وہ معنی
اسلام پس نہیں وہ مسلمان جسنے ارادہ کیا اپنی دل سے بعض نبی کا کافر ہوا اور اسیطرح جسنے کہا اگر ہوتا ہی اصحی ہوتا میں ساتھ اوسکی اور اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہوتا تو میں ساتھ اوسکی
نگرو یدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکی یہ کہ اگر فلانا رسول اللہ کا ہوتا تو ایمان لاتا میں اوس پر کافر ہوا جیسی کہ کافر ہوتا ہے پس کہے کہ اگر حکم کرتا اللہ مجھکو ساتھ ایک
امر کے کرتا میں اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچھ کہ کہا انبیا نے صدق و عدل نجات پاتی ہم کافر ہوا اگر کہا کہ میں رسول اللہ کا ہوں یا کہا فارسی میں کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھ
اوسکے کہ میں پہنچانیوالا ہوں کافر ہوتا ہے اوس وقت اوسنے یہ بات کہی اور کسینے اوس سے معجزہ طلب کیا کہا بعضوں نے کہ کافر ہوتا ہے اور متاخرین نے کہا کہ اگر
غرض عالم کی عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اوسکا ہے تو نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا آنحضرت کے بال کو چھوٹا سا بال تو کافر ہوتا ہے نزدیک بعض کی اور نزدیک اوروں کی نہیں ہوتا مگر
جبکہ کہی بطریق اہانت کے جسنے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہے حق انبیا اوس کے لوگ کا نہیں حق ہے کافر
اگر کہا کہ محمد درویشک بود یا کہا کہ کپڑا پیغمبر کا میلا ہو یا اور میلا کچیلا تھا یا کہا کہ حضرت کے ناخن بڑے رہتے تھے تو بعضوں نے کہا کہ کافر ہوتا ہے مطلقا اور بعضوں نے کہا

کہ جب بیٹھ کر ... [illegible] بات کی اگر کہا کہ ایک شخص ... یا محمد ہی یا کوئی ... [illegible]
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ ... [illegible] صغیرہ ... کبیرہ ... [illegible]
... کہ معاصی انبیا کے ... قصد ... [illegible] ... کہ معاصی انبیاء کے نہیں ... [illegible]
... شیخین کو ... بیعت ... حضرت علی ... ابوبکر ... تو اسکو ... [illegible]
... رافضی ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ... [illegible]
... بہتان ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ... اور مستحق لعنت کا ہوتا ہی اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہیں
تھے اصحاب ... مستحق لعنت کا ہوتا ہی جسنے انکار کیا امامت ابی بکر رضی کا پس وہ کافر ہی بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہی کافر
نہیں اور صحیح یہ ہی کہ وہ کافر ہی اسیطرح جسنے انکار کیا خلافت عمر رضی کا وہ بھی کافر ہی ... صحیح تر کے اور لازم ہی کافر کہنا انکا بسبب کافر کہنے عثمان
اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رضی کو اور واجب ہی کافر کہنا ... بسبب ... منتظر ہیں ... نبی عجم سے آویگا کہ نسخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سید
ہمارے کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں معاذ اللہ من ہذا القول ۔ واجب ہی کافر کہنا روافض کا بسبب کہنے کے کہ ... رجوع کرینگے اموات طرف دنیا کے
اور بسبب کہنے تناسخ ارواح اور انتقال روح کے طرف ... اور ... امام باطن ... جبرئیل علیہ السلام نے غلطی کی
... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علی بن ابی طالب کی اور یہ قوم خارج ہیں اسلام سے اور احکام انکا احکام مرتدین ہیں ... [illegible]
اسپر کہ ... محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... تین طرح ... [illegible]
... [illegible] ... اسپر ... [illegible]
... ایک شخص کا نام ... [illegible]
... ایک شخص ... نام اسکا محمد ... محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... کافر ہوتا ہی ... [illegible]
مجنون تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا اور جسنے کہا کہ بیہوش ہوگئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے کہ اگر ... آدم گیہوں نہ کھاتے تو ہم شقی ... کافر ہوا ... [illegible]
... کافر ہوا اور جسنے انکار کیا ... کافر ہو بعضوں کے نزدیک صحیح یہ ہی کہ ... اور جسنے انکار کیا خبر واحد کا نہیں کافر ہوتا ... [illegible]
اور اگر ایک شخص ... انبیا میں سے ... [illegible] ... نہیں کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا ... تحقیر ... تو ہوا کافر
اور اگر کہا ایک شخص نے کسی سے کہ تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے ... اسکو سنا کہا کہ حضرت کدو کو دوست رکھتے تھے ... میں نہیں دوست رکھتا
ہوں اسکو پس یہ کفر ہی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابو یوسف رح سے ... اور بعضے متاخرین نے کہا کہ اگر بطریق اہانت کے کہا تو کفر ہی اور نہیں تو کفر نہیں ایک شخص نے
کسی کہا کہ آدم علیہ السلام ... کپڑا ... ہم سب ... بچے ہیں ... کفر ہی ایک شخص نے کہا کسی کو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے تو چاٹتے ... [illegible]
تینوں انگلیاں پس کہا اور شخص نے یہ بے ادبی ہی ... کفر ہی جب ... کھانا کھاتے ... نہیں ... از راہ حقارت کے
کہا کافر ہوتا ہی اور اگر ... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم ... کافر ہوا ایک شخص نے
کچھ کلام ... [illegible] ... اور اسیطرح اگر کہا کہ کلام اسکا ... [illegible]
پیغمبری ... [illegible] ... ایک شخص نے ... [illegible] ... ایک شخص نے
... محمد مصطفے ... [illegible] ... ایک شخص نے ... [illegible]

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے پس کہا ایک شخص نے ہمہ روز نشستہا وانمود پس اگر نسبت کیا اسکو طرف قاری کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی تو کافر ہوا اگر تہی حدیث کہ تعلق رکہتی تہی ساتہہ دین کے اور احکام شرع کے کافر ہوتا ہی اور اگر حدیث ایسی تہی کہ تعلق ساتہہ دین کے نہیں رکہتی تہی نہیں کافر ہوتا
اور حمل کیا جاوے گا قول اسکا اوپر کہ مراد اوسکی یہ تہی کہ پڑہنا اسکی عبث کا اور ہی ایک شخص نے کہا بحرمت ہو ایک عربی کی مراد رکہتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا
ایک شخص نے کہا پیغمبر وقتی بود کہ پیغمبر بود و فتیکہ بود کہ نہ بود یا کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں مومن ہیں یا کافر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے
کہا اپنی بیوی سے کہ خلاف مت کر پس کہا عورت نے کہ پیغمبر نے بہی خلاف کیا ہی یہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کرے اور نکاح تازہ کرے جو کہ کہا کسی نے کہ دیکہتا ہوں تجکو مانند ملک الموت
کے ہی پس یہ خطا عظیم ہی اور آگے کہنے والے کے کفر میں اختلاف کیا مشائخ نے بعضوں نے کہا کافر ہوتا ہی اکثروں نے کہا نہیں کافر ہوتا ہی اور خانیہ میں ہی کہ بعضوں نے کہا اگر کہا
یہہ بسبب عداوت ملک الموت کی تو ہوتا ہی کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا کہ منہ فلانی کا دشمن رکہتا ہوں مانند منہ ملک الموت کے
اکثر مشائخ اسپر ہیں کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہے نہیں سنتا میں گواہی فلانی کی اگرچہ جبرئیل و میکائیل ہوں کافر ہوتا ہی ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتوں میں سے
کافر ہوا اگر کہی میں فرشتہ ہوں نہیں کافر ہوتا اور اگر کہی میں نبی ہوں کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اسحال میں کہ نہیں حاضر تہی گواہ کہا کہ خدا
اور رسول کو گواہ کیا میں نے یا کہا خدا کو اور فرشتوں کو گواہ کیا میں نے کافر ہوا اور اگر کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا میں نے نہیں کافر ہوتا اور بعضے جیسا کفر
کہ وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتہہ قرآن کے جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہی پس وہ کافر ہوا جسوقت انکار کیا ایک آیت قرآن کا یا ٹہٹہا کیا ساتہہ ایک آیت قرآن کی یا عیب کیا
ہوا جسوقت کہ پڑہی قرآن دف بجانے کے اور بانسری کے پس کافر ہوا ایک شخص پڑہتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہ کیا ایک طوفان ہی پس یہ کفر ہی اگر کہا کہ بڑہ
سنے قرآن حدیث پس عفو کیا گیا گناہ ہم سے کافر ہوتا ہی جیسی کہ کسی نے کہا قل ان اللہ دیت باکرد یا کہا الم نشرح اگر یبان گرفتہ یا کہا اوس شخص کو کہ پڑہتا
پس یہ کفر ہی کہ پس زبان مروسی یا کہا کسی نے بہائی کو نام تیرا انا اعطیناک یا کہا اوس شخص سے کہ پڑہتا ہی قرآن اور نہیں یاد آتا ایک کلمہ والتفت
الساق بالساق یا بہر آیا پیالا اور لایا اوسکو اور کہا کاسا دہاقا یا کہا فکانت سرابا بطریق مزاح کے یا کہا نہ یکنا ہی اور تو لنی غلبہ کی وادوا کالوہم او وزنوہم یخسرون
بطریق مزاح کے یا کہا کسی نے کہ دستار الم نشرح بستہ یعنی ظاہر کیا تونے علم یا جمع ہوئے ایک جگہہ کے رہنے والی اور کہا فجمعناہم جمعا یا کہا وحشرناہم فلم نغادر
منہم احدا یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑہتا ہی تو والنازعات نزعا ساتہہ زبر کی باتیں قرآن کے اور ارادہ کیا ساتہہ اوسکے طنز کا یا واسطے ایک شخص کہے کے
کہ رکہتا ہوں میں تجکو اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کلا بل ران یا ملایا گیا طرف نماز با جماعت کی پس کہا کہ میں نماز پڑہتا ہوں تنہا اللہ تعالی نے فرمایا ہی ان الصلوۃ
تنہا کافر ہوتا ہی ان سب صورتوں میں اور جسکہ کہا کسی نے گہر ایسا پاک کیا ہی تونے جیسے والسماء والطارق بعضوں نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابو بکر بن
اسحق مروزی اگر ہی کہنے والا جاہل تو نہیں کافر ہوتا اور اگر عالم تہی تو کافر ہوتا ہی اور جسوقت کہ کہا نامسیسنا کافر ہوگیا ہی پس یہ مخاطرہ عظیمہ ہی اور جسوقت
کہ وایک میں کچہہ ملایا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہ بہی مخاطرہ عظیمہ ہی اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہی کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن میں ایک کلمہ عجمی
ہی پس حکم اوسکے قائل پر ہی اگر کہا گیا کہ کیوں نہیں پڑہتا ہی تو قرآن پس کہا بیزار ہوا میں قرآن سے کافر ہوا اگر ایک شخص نے ایک سورۃ قرآن کی یاد رکہتا ہی اور اس کو
بہت مہتم تہا وہ اور کسی نے اوسکو کہا کہ اس عبارت کو زبان پر لاتا ہی تونے کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی میں قتل کیا جاوے اسلیے کہ زندیق ہی اور بعضی ایسی جیسا کفر کہ وہ ہیں کہ متعلق
ہیں ساتہہ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اگر کہا ایک تارک نماز کو کہ نماز پڑہ پس کہا واللہ نہیں پڑہونگا میں کبہی ورنہ نماز پڑہی یہانتک کہ مرگیا کافر ہوتا ہی اور کہنا آدمی کا کہ نہیں پڑہتا
[illegible] ہی ایک وجہ یہ کہ نہیں پڑہتا اسلیے کہ پڑہتی ہوں [illegible] کہ میں نماز پڑہتا ہوں [illegible] حکم کیا ہی ساتہہ نماز کے اوسکی [illegible]
[illegible] کافر نہیں ہوتا کہ نہیں پڑہتا ہوں اسلیے کہ میں [illegible] نہیں حکم کیا گیا میں ساتہہ اوسکے پس [illegible]
[illegible] اور اگر مطلق کہا کہ نہیں پڑہتا نہیں کافر ہوتا واسطے احتمال [illegible] کے کہا گیا اسکو کہ نماز پڑہ پس کہا اوس نے کہ [illegible] ہو کہ نماز پڑہے اور کار اپنے

پہ دراز کرے یا کہا دیر ہوئی کہ بیگار نہیں کی مینے یا کہا کون طاقت رکھے کہ یہہ کام بیگار بجا لاوے یا کہا فرشتہ ہوکر کاری ہی یا یہہ کہ بیگار پرستش نہ گزاری یا کہا کہ لوگ بیگار بری اسے کرتے
ہین یا کہا نماز پڑہتا ہون کچہہ پر نہین آتا یا کہا کہ تو نے نماز پڑہی کیا سر پر لایا تو یا کہا نماز کسواسطے کرون ماں باپ میرے مر گئے یا کہا نماز پڑہنی بڑی لمبی ایک سختی
یا کہا کہ اتنی نماز پڑہی مینے کہ میرا دل گہبرا گیا یا کہا کہ نماز چیز درست کہ اگر باندہ رکہی جائے پس یہہ کفت ہی اگر کسیکو کہین کہ آؤ نماز پڑہین ہم اوس نے جواب کہا کہ مین نے
کہ مینے بہت نماز پڑہی کوئی حاجت میری روا نہوئی اور یہہ بطریق استخفاف کے کہے تو کافر ہوتا ہی اگر کہی ایک فاسق نے دونکو کہا کہ آؤ مسلمانی کیطرف تو اوسنے اشارہ کیا اپنی طرف بلکہ
مسلمان کے کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہی خوش کام ہی بے نمازی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہ کہا کوئی کسیکو کہ نماز پڑہ تا کہ پاوے تو حلاوت طاعت کی یا کہا فارسی مین نماز پڑہو تا
تا حلاوۃ نماز پاوی پس کہا اوس شخص نے جواب مین کہ تو پڑہ کہ حلاوت بے نمازی کی پاوی تو کافر ہوتا ہی جسوقت کہا گیا غلام کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ نہین پڑہتا مین کیونکہ
ثواب مولی ہی کو پہونچیگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ اسدن نماز کی [illegible] پس یہہ ناقص کرتا ہوں اوسکی فرض مین پس یہہ کفر ہی ایک شخص
نماز پڑہتا ہی رمضان مین اور پہر نہین پڑہتا اور کہتا ہی کہ یہی خوب بسیار است یا کہتا ہی کہ زیادہ ہی آیا اسلئے کہ ہر نماز رمضان کی برابر ستر نماز کے ہی کافر ہوتا ہی
نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کی متعمداً پس موافق پڑہی اس قبلہ کی کہا ابو حنیفہ رح نے کہ وہ کافر ہی اور اسپر عمل کیا فقیہ ابو اللیث نے اور اسیطرح اگر نماز پڑہی بغیر طہارت
یا نماز پڑہی ساتہ کپڑے نجس کے اور اگر نماز پڑہی بغیر وضو کے قصداً کافر ہوتا ہی تحری کی اور واقع ہوئی تحری اسکی ایک جہت پر پہر چہوڑدی اوسنے وہ جہت اور
نماز پڑہی طرف اور جہت کے روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ رح سے کہ خوف کرتا ہوں مین اسپر کفر کا اسواسطے اعراض کیا قبلہ سے اور اختلاف کیا ہی مشائخ رح نے
اوسکی کفر مین کہا شمس الائمہ حلوانی نے کہ ظاہر یہہ ہی کہ اوسنے جب نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کے بطریق استہزا و استخفاف کے کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہوا انسان ساتہ بسبب
ضرورت کی اسطرح کہ نماز پڑہتا تہا ساتہ قوم کے پس حدث کیا اور حیا کی یہہ کہ ظاہر کرے اور چہپایا اوسکو اور نماز پڑہی اسیطرح یا نماز پڑہی پاس دشمن کے پس کہڑا ہوا اور نماز
پڑہی بغیر طہارت کہا بعض مشائخ رح نے کہ نہین ہوتا کافر اسلیے کہ استہزا کرنیوالا نہین ہی اور جو کوئی مبتلا ہو ساتہ اسکے بسبب ضرورت کے یا حیا کے لائق ہی کہ قصد
ساتہ قیام کے قیام نماز کا اور نہ پڑہی کچہہ اور جب جہکائی پیٹہ نہ قصد کرے رکوع کا اور نہ تسبیح پڑہی تا کہ نہ ہو کافر بالاجماع اور جب نماز پڑہی نجس کپڑی پر تو کہا فتوی
علمائے نہین ہوتا ہی کافر کہا نماز فرض ہی لیکن رکوع اور سجود اوسکا نہین فرض نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار کیا فرضیت رکوع و سجود کا مطلق کافر ہوتا ہے
یہانتک کہ اگر انکار کرے دوسرے سجدہ کی فرضیت کا تو بہی کافر ہوتا ہی بسبب رد کرنے اوسکی کے اجماع و تواتر کو اگر کہا کہ اگر کعبہ قبلہ نہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو مین نماز کعبہ
کی طرف پڑہتا اور بیت المقدس کی طرف نہ پڑہتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو مونہہ طرف اوسکی نکرونگا یا کہا اگر فلانی جانب کعبہ ہو مونہہ طرف اسکی نکرونگا یا کہا کہ تین [illegible]
یعنی کعبہ و بیت المقدس کفر کہا ابراہیم بن یوسف نے اگر نماز پڑہی ریا نہین ثواب اسکی لیے اور اوسپر گناہ ہی اور بعضوں نے کہا کافر ہوتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ نہ ثواب ہی
اوسکی لیے اور نہ گناہ اور وہ مانند اوسکی ہی نہین نماز پڑہی ایک شخص آیا مشرکین کے پاس اور ترک کی ایک نماز یا دو نمازین پس اگر یہہ فعل بتعظیم اونکی کافر ہوا اور نہین بقصد
قصد نماز کی اور اگر کیا یہہ فعل بسبب فتنہ کے نہ کافر ہوا اور قضا کرے نماز ترک کی ہوئی ایک شخص مسلمان ہوا دار الاسلام مین پہر بعد ایک مہینے کے پوچہا گیا پانچون نمازون سے
پس کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ فرض ہین مجہپر کافر ہوا اگر یہہ کہ رہتا ہو بیچ نو مسلمانون کے ایک شخص نے کہا موذن کو وقت اذان دینے کے کہ جہوٹ بولتا ہی تو کافر ہوا ایک موذن
نے اذان دی پس کہا ایک شخص نے یہہ بانگ غوغا ہی کافر ہوا اگر کہا یہہ بطریق انکار کے اگر سنی اذان پس کہا یہہ آواز گہنٹی کی ہی کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو
کہ ادا کر زکوۃ اوسنے کہا کہ نہین ادا کرتا مین کافر ہوتا ہی بعضوں نے کہا مطلق اور بعضوں نے کہا کہ اموال باطنہ مین نہین کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ مین کافر ہوتا
ہی اور لائق ہی یہہ کہ ہو مسئلہ زکوۃ کا برجیسا دن تولوں کے کہ گذرے نماز مین کذا فی الفصول العمادیہ اگر کہا کاش کہ رمضان نہوتا فرض اوسکی کفر مین اختلاف
کیا ہی مشائخ نے اور صواب یہہ ہی کہ یہہ اوسکی نیت پر موقوف ہی اگر اس نیت سے کہا کہ حقوق اوسکی محبت سے نہین ادا ہو سکتی کی نہ کافر ہوا اور اگر کہا وقت آنے مہینے
رمضان کی کہ آیا وہ مہینا بہاری یا کہا آیا مہمان بہاری کافر ہوا جسوقت کہا وقت داخل ہونی رجب کے کہ بعد اسکی خرابی مین پڑینگے اگر کہا یہہ بطریق [illegible]

مینون بزرگ کی کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکے بریخ نفس اپنی کا نہ کافر ہوا اور لائق ہی یہہ کہ ہو جواب پہلے مسئلہ کا بھی اسیطرح ایک شخص نے کہا نہ روزہ
رمضان جلدی جاوی پس بعضون نے کہا کہ وہ کافر ہوتا ہی اور کہا بعضون نے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا چند ازین روزہ کہ مراد ل گرفت پس بیچ کفر ہی اور اگر کہا کہ ان طاعات
کو اسد نے کیا ہی عذاب ہمارے لیے اگر تاویل کی اسکی نہیں کافر ہوتا اور اسیطرح اگر کہا کہ اگر نہ فرض کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیے نہیں کافر ہوتا اگر تاویل
کری اسکی اگر کہی کہ نماز بھی سزاوار نہیں یا حلال سزاوار نہیں یا نماز کسلیے پڑہون بیوی بچے تو رکہتا ہی نہیں یا کہی نماز کو طاق پر رکہا ہی کافر ہوتا ہی ان سب صورتون
اور بعضی واجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ علم اور علما کی جسنے بغض رکہا کسی عالم سے بغیر سبب ظاہر کے خوف ہی اوسپر کفر کا جو وقت کہ کہا واسطے مسخرہ کرنے
کے دیدار و دستار کے میری ایسا ہی کہ جیسے دیدار سور کا خوف ہی اوسپر کفر کا اور خوف ہی اوسپر کفر کا جبکہ بڑا کہی کسی عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کافر ہوتا ہی جو کہی عالم
کو کہ دکر احمد کا پیچ مقصد علم تیری کے مراد رکہتا ہو علم سے علم دین کا ایک جاہل نے کہا جو کہ علم سیکھتے ہین قصے سناتے ہین کہ سیکھتے ہین کہا یا ہی جو کچھ کہتے ہین یا کہا تزویر ہین فن
ہی یا کہا مین علم حیلہ کا منکر ہون یہہ سب کفر ہی ایک شخص بیٹھی ایک جگہہ اونچی پر اور پوچہین لوگ اوس سے مسائل بطریق استہزا کے پہر مارین اوسکو
ساتھ تکیون کے اور وہ ہنستی جاوین کافر ہوتی ہین سب اور اسیطرح اگر نہ بیٹھی جگہہ بلند پر ایک شخص پہر مجلس علم سے پس کہا اوسکو ایک اور شخص نے کہ کنشت سے
آیا تو کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام یا کہا کون شخص قادر ہی اوپر ادا اوسچیز کے کہ کہتی ہین عالم کافر ہوتا ہی اگر کہی علم کو بیچ کاسہ کے
نہیں کر سکتے یا کہی علم کو کیا کرون مین مجکو چاندی چاہیے جیب مین کافر ہوتا ہی اگر کہی کہ مجکو اتنی مشغولی ہی فرزند کی کہ مجلس علم مین نہین پہنچتا ہون پس اسیطرح
معاملہ عظیم ہی اگر ارادہ کری ساتھ اوسکی سہل جاننی علم کا جسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچھ علم سے یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پس کہا دوسرے نے یہہ کچھ نہین ہی
یا کہا یہہ کلام کس کام آوی درم چاہیے کہ آج حشمت درم کی ہی علم کس کام آتا ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہی دانشمندی کرنے سے پس یہہ کفر ہی ایک عورت نے لعنت
کی اوپر خاوند دانشمند کے کافر ہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمند نہ کافر و نکاح بی ہی اوس کا فر و نکاح ہی کافر ہوا کہا بعضون نے کہ یہہ جب ہی کہ ارادہ کیا جاوی ساتھ اوسکی تمام
افعال پس ہو گا نسبت درمیان حق و باطل کے ایک شخص جہگڑا ایک فقیہ سے کسی مرد میں بیان کی فقیہ نے اوسکی لیے ایک حجت شرعی پس کہا اوس جہگڑنیوالی نے یہہ دانشمندی مت کر تیرے
نہین چلنے کی خوف ہی اوسپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو کوئی دانشمند کیا کہا ہی جو کچھ نہین کافر ہوا اگر نہ ارادہ ہیچ اوسکی استخفاف دین کا مقبول ہی کہ ایک فقیہ نے رکھی کتاب اپنی ایک سیکھی دکان
پر اور چلا گیا پہر گذرا اوس دکان پر پس کہا دکان والی نے کہ بسولہ فراموش کیا تو نے پس کہا فقیہ نے کہ میری کتاب ہی تیری دکان پر بسولہ نہین پس کہا دکان والی نے کہا کہ بڑہی ساتھ بسولہ
لکڑی کاٹتا ہی اور تم ساتھ کتاب کے حلق لوگون کے پس شکوہ کیا فقیہ نے اوسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے پس حکم کیا انہون نے ساتھ قتل کرنی اوس شخص کے ایک شخص
کرتا ہی اپنی بیوی پر اور کہتا ہی اوسکو کہ طاعت اسکی کرا و منع کرتا ہی اوسکو گناہ سے پس کہا بیوی نے کہ مین خدا کو اور علم کو کیا جانون اپنی کو دوزخ مین کیا ہی منہ کافر ہوئی
ایک شخص سے کہا گیا کہ طالب علم چلتی ہین اوپر بازوون ملائکہ کے پس کہا اوسنی کہ یہہ جہوٹ ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہین کافر ہوا ایک شخص
نے کہا کاش الشر خیر من العلم کافر ہوا اور اگر کہا خیر من السدنہ کافر ہو ایک شخص نے کہا اپنی دشمن سے کہ چل میرے ساتھ طرف شرع کی اور کہا دشمن نے کہ پیادہ لاتا چلون جبر کے
نہین جاتا کافر ہوا اسلیے کہ مقابلہ کیا شرع کا اور اگر کہا میرے ساتھ قاضی کی پاس چل اور بابی مسلہ بہ تو نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ ساتھ میرے شریعت اور یہہ حیلی منفید نہین یا کہا پیش
نہ چلین گی یا کہا میرے لیے حلوا کچھ کام کا ہی شریعت کو کیا کرون پس یہ کفر ہی اور اگر کہا اوسوقت کہ جا مدعی الی مجلس الشریعت اور قاضی کہا تہا کافر ہوا اور علما متاخرین سے بعضون نے
کہا کہ اگر مراد رکہا ساتھ اوسکی قاضی شہر کا نہین کافر ہوتا اگر کہا کسی سے کہ حکم شرع کی ساتھ حالت مین ہی پس کہا اوسنی کہ مین رسم پر کام کرتا ہون شرع پر کافر ہوتا ہی دیکھ بعض مشائخ کے
ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ کیا کہتی ہی تو کیا ہی حکم شرع کا پس چلا کی اوسنی بلند آواز سے اور کہا اینک شرع ہی پس کافر ہوئی اور جدا ہو گئی اپنی خاوند سے ایک شخص نے پیش کیا اپنی
دشمن نے فتوی ائمہ کا پس منع کیا اوسنی اوسکو اور کہا چہ بارنامہ فتوی آوردہ کہا بعضون نے کہ کافر ہوتا ہی اسلیے کہ اوسنی رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر نہ کہا کچھ لیکن فتوی ڈال دیا زمین
پر اور کہا یہہ کیا شرع ہی کافر ہوا ایک شخص نے فتوی لیا جہاں ایک عالم سے اپنی بیوی کی طلاق کا پس فتوی دیا اوسنی کہ طلاق پڑ گئی پس کہا فتوی پوچھنے والے نے

کہ میں طلاق دوں کو کیا جاوے ان بچوں کی چاہیے کہ پیر زادگی میں ہو کافر ہوا جسوقت کہ آیا ایک دعویگر نے اوسکی طرف اوسکے فتوی اوسکا پس کہا اوسنے کہ میں نہیں
فتوی یا اونہوں نے کہا نہیں بکرتے ہم اوسکو اوپر تعزیر اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ حلال و حرام کی اور کلام فاسقون وغیرہ کے
وغیرہ کے جسنے اعتقاد کیا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کافر ہو لیکن اگر کہا حرام کو حلال اوسکی ترویج متاع کی یا باعتبار جہل کے نہیں کافر ہو بیچ جبکہ حرام بعینہ ہو
کرتا ہو اوسکو حلال جانتا کہ ہوگا کفر اور جبکہ ہو حرام لغیرہ پس نہیں کفر اور بیچ اوسچیز کے ہوتی ہے حرام بعینہ کافر جب ہوتا ہے کہ حرمت ثابت ساتھ دلیل قطعی کے اور جبکہ ہو حرمت ثابت
خبر آحاد کی نہیں کفر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال کسب تیری حرفت تیری یا روزہ حرام کہا جیسا دونوں حلال ہوتی خوف ہی اوپر کفر کا اور اسیطرح جب کہا حلال چاہیے خواہ حلال
خواہ حرام اور اگر کہا کہ جبتک حرام پاؤنگا گرد حلال کے پھرونگا نہیں کافر ہوا اگر صدقہ دیا فقیر کو کچھ مال حرام میں سے اور امید رکھی ثواب کی کافر ہوتا ہے اگر جانا فقیر اوسکو
پھر دعا کی اوسکو اوپر دینے والے پس کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے کہ کہا حلال سے پس کہا اوس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہے نزدیک میرے کافر ہوا اور اگر کہا اوسکے
جواب میں کہا ان میں ایک خلاف خوار لانا اوسکو سجدہ کرتے ہیں کافر ہوا کہا کسی نے کہ حلال کہا اوسنے کہ مجکو حرام چاہیے کافر ہوا ایک فاسق کی لڑکے نے شراب
پی پھر آئی اقارب اوسکی اور نثار کیں اوسپر درہمیں کافر ہوئے اور اگر نثار کیں لیکن کہا اونہوں نے مبارک ہو تو بھی کافر ہوئے اگر کہا حرمت شراب کی نہیں ثابت ہوئی قرآن سے
کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ ثابت ہوتی ہے حرمت اور باوجود اوسکے تو پیتا ہے شراب کیوں نہیں تعجب کرتا تو کہا کسی نے زشیرا شکیب نہیں کافر ہوا اسلیے کہ بیچ مقام بیان سببیت کے دعیا
شراب واردہ کی بحث میں اگر حلال جانی صحبت کرنی اپنی بیوی سے حالت حیض میں کافر ہوا اسیطرح اگر حلال جانا اغلام کرنا اپنی بیوی سے اور نوادر میں ہے امام محمد رحمۃ اللہ سے
کہ نہیں کافر ہوتا اور یہی صحیح ایک شخص نے پی شراب پھر کہا کہ شادی ہے اوسکو ہی ساتھ شادی کا ہے کہ شادی ہی اور کم وکاست اوسکو ہی کہ ساتھ شادی کرنی
شاد نہیں ہوتا ہے کافر جسوقت کہ شروع کیا انسانوں میں دو رکعات پانچ بار ہی یا مید نا کی خوشی ہم کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر مشغول ہوا ساتھ پینی شراب کے اور کہا مسلمانی
انکار کرتا ہوں میں یا کہا مسلمان نا نکار ہوئی کافر ہوتا ہے کہا ایک شخص نے فاسقون میں سے اگر اس شراب میں سے تھوڑی سی گرے جبرئیل علیہ السلام ساتھ پرانکی کے اوٹھالے
اسکو کافر ہوتا ہے کہا گیا ایک فاسق کو کہ تو صبح کرتا ہے جس حال میں کہ اندا دیتا ہے تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہوں میں کافر ہوا کہا واسطے گناہوں کے کہ یہ بھی ایک
مذہب ہی کافر ہوتا ہے کذا فی المحیط اور تجنیس الملتقط میں ہے کہ صحیح یہ ہے کہ نہیں کافر ہوتا ہے وہ ایک شخص مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اوسکو کہ توبہ کر اوسنے
کہا میں نے کیا کیا ہی تاکہ توبہ کرنی چاہیے کافر ہوا جسنے کہا طعام حرام اور کہا وقت کہانیکے بسم اللہ نقل کیا امام معروف ستملی نے کہ وہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا وقت فراغ کے الحمد
کہا بعض متاخرین نے کہ نہیں کافر ہوتا اور اتفاق ہے اسپر کہ اگر قدح لیوے اور بسم اللہ کہے اور پیوے کافر ہوگا اور ایسے ہی وقت مباشرت زنا کی یا وقت قمار کے کہنے سے اوپر
بسم اللہ کافر ہوا اگر وہ شخص جو گرے نہیں کہی ایک دو لونہیں کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس کہا لاحول لگا نہیں یا کہا لاحول کو کیا کروں میں یا کہا لاحول نہیں کفایت کرتا
ہے یا کہا لاحول را بجاے اندر خرید نتوان کرد یا کہا لاحول بجاے نان سود ندارد کافر ہوتا ہے ان سب صورتوں میں اسیطرح جسوقت کہ کہی وقت تسبیح و تہلیل کے اور اسیطرح جسوقت کہ
کہی سبحان اللہ پس کہی دوسرا سبحان اللہ کی تو وقت لگا یا کہا پوست باز کردی پس یہ کفر ہے جسوقت کہ کہا کسیکو کہ لا الہ الا اللہ پس کہ کہ نہیں کہتا میں پس کہا بعض مشائخ
ذکر یہ کفر ہی اور بعضوں نے کہا کہ اگر مراد کہی ساتھ اسکے یہ کہ میں نہیں کہتا تیرے حکم سے نہیں کافر ہوتا اور کہا بعضوں نے کہ کافر ہوتا ہے مطلقا اور اگر کہا کہ نگفتن این کلمہ
چہ بر سر آورد ہی تمہیں گا بیم کافر ہوتا ہے ایک بادشاہ چہینکا پس کہا واسطے اوسکے چہینکنے پر حکم اللہ پس کہا کسی اور شخص نے یرحمک اللہ کہنے والا سیکہ کہ نہ کہہ بادشاہ کے
لیے اسطرح کافر ہوتا ہے یہ کہنے والا اور بعضی موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ دن قیامت کے اور اوسچیز کے کہ اوسمیں ہے جسنے انکار کیا قیامت کا یا جنت کا
یا دوزخ کا یا میزان کا یا صراط کا یا نامہ اعمال کا کافر ہوتا ہے اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ایک شخص نے کہا کہ نہیں جانتا میں کہ یہود و نصاری جب اوٹھائے جاوینگے قبر سے
آیا عذاب کیے جاوینگے ساتھ آگ کی کافر ہوتا ہے انکار ہوتا ہے ساتھ انکار رویت اللہ تعالی کی بعد دخول جنت کی اور ساتھ انکار عذاب قبر کے اور ساتھ انکار حشر بنی آدم کے نہ جز اوس
اور نہ ساتھ کہنے اسکے کہ ثواب و عذاب بیجا دیگی روح فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کہ جہان دوسرا ہے پس کہا اوسنے کہ اوس جہان کسنے خبر دی کافر ہوا

ایک شخص کا قرض آتا ہی کسی پر پس کہا اگر نہ دیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت بڑے آبد اگر کہا ازراہ حقارت قیامت کے کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس
مظلوم نے کہا آخر قیامت ہے پس کہا ظالم نے فلان خر بقیامت اندر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی قرضدار سے کہ دی دراہم میرے دنیا مین ایسی کہ نہین درہم ہین قیامت
کو پس کہا دس اور مجکو دی اور اوس جہان مین لے لینا یا دیونگا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ مجکو ساتھہ محشر کے کیا کام یا کہا نہین ڈرتا مین قیامت سے کافر ہوتا ہی کہا اپنی دشمن سے
لونگا مین تجہسے حق اپنا محشر مین پس کہا دشمن اوسکے نے کہ تو اوس دن کہی بھی ہین مجکو کہان پاویگا پس اختلاف کیا ہی مشائخ نے اوسکے کفر مین اور مذکور ہی فتاوی ابو اللیث
مین کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیان اس جہان مین جو ہین اوس جہان مین جو کچہہ ہو سو ہو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص سے چھوڑ دنیا کو واسطے آخرۃ کے کہا
نہین چھوڑتا نقد کو بدلے نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اسجا مین سخرہ ہوا اوس جہان مین نہ کسبہ دریدہ کے ہوگا کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل رح نے کہ یہ بطنز ہی اور تمسخر ساتھہ
امر آخرۃ کے پس باعث ہوتا ہی کفر کہنے والے کا اگر کہا ساتھہ تیری دوزخ مین جاؤنگا لیکن اندر نہین آؤنگا کافر ہوا اگر کہا قیامت مین جبتک کہ کچہہ خوان نہ لیجاؤنگا در
بہشت کا نہین کہولیگا کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطے امر بالمعروف کرنیوالے کے کیا غوغا آیا اگر کہا بطریق رد و انکار کے خوف ہے اوسپر کفر کا ایک شخص نے کہا کسی
کہ فلانے کی گہر مین جا اور اوسکو امر معروف کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرا اوسنے کیا کیا ہی یا کہا کہ مجکو اوس سے کیا وجہ آزار کی ہی یا کہا مینے عاقبت اختیار کی ہی مجکو اس
فضولی سے کیا کام پس یہہ سب الفاظ کفر کی ہین اگر کہا واسطے صاحب تعزیت کی کہ ہر چہ از جان او بکاست بر جان تو زیادہ باد خوف ہی کہنے والے پر کفر کا یا کہا
کہا اوس مین خطا اور جہل ہی اور اسیطرح از جان فلان بکاست و بجان تو پیوست اور اگر کہا دی مرد و جان تو سیر کافر ہوتا ہی ایک شخص اچہا ہوا اپنی بیماری سے پس کہا
ایک اور شخص نے فلان خر باز فرستاد ہمیں یہ کفر ہی ایک شخص بیمار ہوا اور سخت ہوئی بیماری اوسکی اور طویل ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہی تو مار تو مجکو
مسلمان اور اگر چاہے تو مار تو مجکو کافر ہوتا ہی کفر کرنیوالا ساتھہ اللہ کی مرتد ہو اپنے دین سے اور اسیطرح جب ایک شخص مبتلا ہوا طرح طرح کی مصیبتون مین پس کہا لیا تو
مال میرا اور لیا تو نے فرزند میرا اور لیا تو نے ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہی تو اور کیا باقی رہا کہ ذکیا تو نے اور مانند ان الفاظ کی پس کافر ہوا اور بعضی موجبات کفر کے وہ چیز
کہ متعلق ہین ساتھہ تلقین کفر کی اور حکم کرنیکے ساتھہ مرتد ہونے کے اور سکہانے ارتداد کی اور مشابہت کرنیکے ساتھہ کفار کی اور اقرار کرنیکے اوپر صریح یا بوکنایہ
کہا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس ہوتا ہی وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کری ایک شخص کسی عورت کو یہہ کہ مرتد ہو جاوے اور جدی ہو اپنی خاوند
سے ہوتا ہی وہ کافر اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابی یوسف رح سے اور امام ابی حنیفہ رح سے منقول ہی جسنے حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہی حکم کرنیوالا کافر خواہ کافر ہوا
وہ یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نے جس وقت کہ سکہایا ایک شخص نے کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہی کافر جس وقت کہ سکہایا جسکو حکم کیا اوسکو اور حکم کیا اوسکو ساتھہ مرتد ہونیکے اور
اسیطرح جسنے سکہایا عورتکو کلمہ کفر کا ہوتا ہی وہ کافر جبکہ حکم کری عورتکو مرتد ہونیکا کہا امام محمد رح نے جس وقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی یہہ کہ بولے کلمہ کفر کا ساتھہ خوف تلف
کرنیکے یا مانند اوسکی کے پس بولا وہ کلمہ کفر کا پس یہہ کئی طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اوسکا مطمئن ہے ساتھہ ایمان کے اور نہ خطرہ آیا اوسکی دل مین کچہہ سوا
اوس چیز کے کہ جبر کیا گیا اوسپر بولنی کفر سے پس اس صورت مین حکم کیا جاوے ساتھہ کفر اوسکی کے نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہہ ہی کہ خطرہ آیا میرے دل مین
کہ خبر دون مین کفر سے بیچ ماضی کی جہوٹ پس ارادہ کیا مینے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام اونکے کے اور اسطرح مین حکم کیا جاویگا ساتھہ کفر اوسکی کی قضاءً یہانتک
کہ جدائی کریگا قاضی اوسمین اور اوسکی بیوی مین اور تیسری طرح یہہ ہی کہ کوئی خطرہ گذرا تہا میرے دل مین یہہ کہ خبر دون مین کفر سے ماضی مین جہوٹ مگر یہہ کہ مینے نہین ادا کیا اسکا
یعنی خبر دینے کا کفر سے ماضی مین جہوٹ بلکہ ارادہ کیا مینے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام اونکے کے اور اسطرح مین کافر ہوتا ہی قضا مین بہی اور عند اللہ بہی اور جس وقت کہ
جبر کیا گیا یہہ کہ نماز پڑہی طرف اس صلیب کے پہر نماز پڑہی پس یہ تین طرح پر ہی اگر کہا کہ نہین خطرہ گذرا تہا میرے دل مین کچہہ اور نماز پڑہی تہی مینے طرف صلیب کی ازراہ جبر کے پس
اس صورت مین نہین کافر ہوتا ہی نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میرے دل مین کہ نماز پڑہو مین واسطے اللہ کی نہ واسطے صلیب کے پس اس صورت مین بہی کافر
نہین ہوتا نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میرے دل مین کہ نماز پڑہون مین واسطے اللہ کے پہر ترک کیا مینے اوسکو اور نماز پڑہی مینے صلیب کے لیے پس اس صورت مین

جو ہوتا ہی تحتسار ہی اور عندالبعض یہی اگر کسی نے ایک مسلمان کو کہ سجدہ کرو بادشاہ کو تیس وہ مارڈالے گی ہم کو پس افضل یہی ہی کہ وہ سجدہ کرے جس وقت کہ بولا کلمہ کفر کا قصدا
لیکن وہ اعتقاد کفر کا نہیں رکھتا ہی تو کہا بعض علما ہمارے نے کہ نہیں کافر ہوتا اور صحیح یہہ ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہی جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا اس حال میں کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہہ کلمہ کفر کا
ہی مگر یہہ کہ بولا تھا وہ اپنی اختیار سے تو وہ ہو گیا نزدیک اکثر علما کی اور معذور نہیں ہوتا بسبب جہل کے اور وہ جو کہ وہ تھا کہ بولا اسکو بطور استخفاف کے اور ٹھٹھے اور
خوش طبعی کے ہوتا ہی کافر سب کے نزدیک اگرچہ اعتقاد ہو اوسکا خلاف اوسکے جاری ہوا ایک کی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر اس طرح کہ ارادہ کرتا تھا یہہ کہ بولے ایسا لفظ کہ نہیں کفر
بس جاری ہوا اوسکی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر نہیں ہوتا ہی یہہ کافر سب کے نزدیک کافر ہوتا ہی بسبب کہنے کے مجوسی کے اپنے پر بحسب روایت صحیح کے مگر بسبب وہ مذہبی کے کسی
رکھے تو نہیں کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہی بسبب باندہنی زنار کی مگر حیلہ کرے ازراہ حرب دینی کے لڑائی کفار کی میں واسطے خبر لینے کے واسطے مسلمانوں کے اور بسبب اس کہنے کے کہ مجوسی
بہتر ہیں اوس چیز سے کہ ہم اوس میں ہیں یعنی تعالی اوس کی بہتر ہیں ہمارے افعال سے اور بسبب اس کہنے کے کہ نصرانیہ بہتر ہی مجوسیہ سے نہ اس کہنے سے کہ مجوسیہ بری ہے نصرانیہ سے اور کافر
ہوتا ہی بسبب اس کہنے کے کہ نصرانیہ بہتر ہی یہودیہ سے اور بسبب اس کہنے کے کہ کرنیوالا کفر کا بہتر ہی اوس چیز سے کہ تو کرتا ہی بعضوں کے نزدیک مطلق اس کہنے سے کافر ہوتا ہی اور مفید
کیا ہی اسکو فقیہ ابواللیث نے ساتھ اسکے کہ قصد کرے اچھا جاننا کفر کا نہ برا جاننا معاملہ اسکیکا اور کافر ہوتا ہی بسبب نکلنے کی طرف نوروز مجوس کے واسطے موافقت کرنے
ساتھ انکی بیچ اوس چیز کے کہ کرتے ہیں وہ اوس دن میں اور بسبب خریدنے کے دن نوروز کے ایسی چیز کہ نہیں خریدتا تھا اوسکو پہلے اوس کے واسطے تعظیم نوروز کے نہ واسطے کھانے
اور پینے کے اور بسبب تحفہ بھیجنے کے اوس دن واسطے مشرکوں کے اگرچہ انڈا بھیجے واسطے تعظیم اوس دن کے نہ بسبب قبول کرنے دعوت مجوسی کے وقت مونڈنے سر فرزند اوسکے کے اور کافر
ہوتا ہی بسبب اچھا جاننے امر کفار کے اتفاقا یہاں تک کہ کہا ہی علما نے کہ اگر کوئی کہے کہ نہ بولنا وقت کھانا کھانے کے مجوس کے ہاں اچھا ہی یا نہ ساتھ سلانا بیوی کا حالت حیض میں
مجوس کے ہاں اچھا ہی پس وہ کافر ہی ایک شخص نے ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کے بیچ وقت خلعت کی یا لیے اخروٹ وغیرہ مانند اسکی کی یہہ کفر ہی اور جانور ذبح کیا ہوا
مردار ہی کہ نہ کھایا جاوے اور اگر ذبح کیجاوے گائیں یا اونٹ بیچ جگہ تقرب بغیر اللہ کے بسبب آنے حاجیوں کے یا غازیوں کے کہا ایک جماعت نے علما کے کہ یہہ کفر ہی اور جو جانور کہ
نامزد کیا گیا اور مشہور کیا گیا تقرب اور تعظیم کے لیے بنام غیر خدا تعالی کے وہ حرام ہی جیسے کہ عوام جاہلوں میں دستور ہی کہ یہہ بکرا شیخ سدو کا یا یہہ گائے سید احمد کبیر کی یا یہہ مرغا
توپ کا یا یہہ مرغا اور صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبروں بزرگوں کے پاس یا کنارہ دریا یا سبیل ہو کے ساتھ نام جنوں کے پس کرنیوالا اسکا مرتکب کافر ہی اور ذبیحہ مردار اور حرام
اگرچہ وقت ذبح کے نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بھی حرام ہی اس واسطے کہ پہلے سے یہہ جانور غیر خدا کے نام پر مشہور ہو چکا پھر وقت ذبح کرنے کے نام اللہ کا
کچھ فائدہ نہیں دیتا جیسے اشباہ ونظائر اور تنویر الابصار اور درالمختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری اور مطالب المومنین وغیرہ میں مذکور ہی بلکہ درمختار میں جامع الفتاوی
اور ذخیرہ سے نقل کیا ہی کہ کرنیوالا اس فعل کا جمہور علما کے نزدیک کافر ہی اور مطالب المومنین میں لکھا ہی کہ حفص کبیر اور ابو علی دقاق اور عبداللہ کاتب اور عبد الجبار
اور ابوالحسن نوری وغیرہ نے کہ علما نامدار اور مجتہد روزگار تھے فتوی اسپر دیا ہی کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہی اور ذبیحہ اوسکا حرام ہی اور تفسیر نیشاپوری میں ذکر کیا ہی کہ ساتھ
علما اتفاق کہتے ہیں اسپر کہ جو مسلمان نے ذبح کیا ذبیحہ اور قصد کیا تقرب اور تعظیم اوسمیں سوا خدا کے تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہی اور حدیث صحیح
میں وارد ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ جو ذبح کرے واسطے تقرب جانب غیر خدا کے جیسے کہ اسکو درمنثور وغیرہ میں مذکور ہی اور تفسیر عزیزی میں بیچ تفسیر وما اہل لغیر اللہ
کے مولانا شاہ عبدالعزیز محدث رحمۃ اللہ نے لکھا ہی کہ وہ جانور کہ جو مشہور کیا گیا سوای نام اللہ کے خوک سے بدتر اور مردار ہی پھر جو کوئی اس مسئلہ کو خوب تحقیق کیا چاہے تو تفسیر
عزیزی مولانا موصوف مرحوم کے بیچ دیکھے تسلی ہو جاویگی اس مقام میں مسلمان منصف کو اسقدر کافی ہی اور دل کا مالک اللہ اور وہی ہی ہادی ایک
کمر پر رسی اور کہا یہہ زنار ہی کافر ہی ایک شخص نے کہا کہ کافری کرنی بہتر ہی خیانت کرنے سے کہا اکثر علما نے اسپر کہ کافر ہوتا ہی اور اسپر فتوی دیا ہی ابوالقاسم
نے ایک شخص نے مارا عورت کو پس کہا عورت نے کہ نہیں ہی تو مسلمان پس کہا مرد نے ہاں میں نہیں مسلمان نہیں ہوتا ہی کافر اس سے اور بعضی علما ہمارے نے
ہی کہ ایک شخص کو کہا گیا کہ آیا نہیں ہی تو مسلمان اوسنے کہا کہ نہیں تو وہ یہہ کفر اگر عورت کہا اپنے خاوند سے کہ نہیں ہی تجھکو غیرت اور نہ دین اسلام کہ

آدمی ہوتا ہے تو ساتھ خلوت میری کے جیسیوں کے ساتھ پس کہا خاوند نے نہیں علم صحبت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا ارتداد کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے اے کافرہ
یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نے ایسی ہی ہوں میں یا کہا ایسی ہی ہوں میں طلاق دے مجھکو یا کہا اگر ایسی ہوتی تو تیرے ساتھ نہ رہتی یا کہا اگر ایسی نہ ہوتی تو تیرے ساتھ صحبت نہ کرتی
یا تو مجکو نہ رکہتا کافر ہوئی اور اگر کہا کہ اگر میں ایسی ہوں تو مجکو مت رکہہ نہیں کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نے اپنے خاوند سے اے کافر یا یہودی یا مجوسی پس کہا خاوند نے ایسا ہی
ہوں میں مجسے باہر آیا کہا اگر ایسا نہ ہوتا تو مجکو نہ رکہتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہوں میں میرے ساتھ نہ رہ صحیح یہہ ہے کہ نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا کہ اے اجنبیہ
یا میں مانند پس ظاہر یہہ ہے کہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اوسنے ایسا ہی ہوں میرے ساتھ صحبت نہ رکہہ یا کہا اگر ایسا
ہوتا تو تیرے ساتھ صحبت نہ رکہتا آخر اوس چیز تک کہ ذکر کیے ہمنے الفاظ پس اس کا حکم بھی مانند حکم خاوند بیوی کے ہے ایک شخص نے ارادہ کیا ایک کام کرنیکا پس کہا
اوسکو بیوی یا اوسکی نے اگر یہہ کام کرے تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نے اور نہ التفات کی طرف عورت کے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا عورت
نے میں نہیں بلکہ تو ہے یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نے بلکہ تو ہے نہیں واقع ہوتی درمیان اونکے فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر یا اجنبی عورت نے
کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب نے کچھ یا کہا اپنی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورت نے کچھ یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نے کچھ تھے فقیہ ابوبکر اعمش بلخی کہتے کہ
کافر ہوتا ہے اوسکا کہنے والا اور کہا سوا اونکے علماء بلخ نے کہ نہیں کافر ہوتا اور مختار واسطے فتوی کے بیچ جنس مسائل کے یہہ ہے کہ اسطرح کا کہنے والا اگر ارادہ کرتا ہے برا کہنا اور
نہیں اعتقاد رکہتا اوسکو کافر نہیں کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکہتا ہے اوسکو کافر پھر خطاب کرتا ہے اوسکو ساتھ اسکے بنا بر اعتقاد اپنے کے کہ یہہ کافر ہے کافر ہوتا ہے ایک عورت نے کہا اپنے بچہ کو اے
مغ بچہ یا اے کافر بچہ یا اے جہود بچہ کہا اکثر علماء نے کہ نہیں ہوتا یہہ کفر اور بعضوں نے کہا کہ کفر ہے اور اگر کہی مرد نے یہہ الفاظ اپنے بچہ کو اختلاف کیا ہے علماء نے اسمیں بعض نے
صحیح یہہ ہے کہ وہ نہیں کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کرے ساتھ اوسکے کفر نفس اپنے کا اور اگر کہا اپنے جانور کو اے کافر خداوند نہیں کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت کہے واسطے
غیر اپنے کے اے کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہے لبیک کافر ہوتا ہے اوسیطرح جسوقت کہے آرے ہمچنین ہے کافر ہوتا ہے اور اگر کہا تو ہی خود ہے اور نہ کہا کچھ اور سکوت کیا
نہیں کافر ہوتا کہا کسی نے ہم بود کہ کافر شدمی یا کہا ڈر اسمیں ہے کہ کافر ہو جاؤں نہیں کافر ہوتا اگر کہا کہ اتنا ستایا تو نے کہ کافر ہونا چاہا میں نے کافر ہوا ایک شخص نے کہا تہیہ کیا
مسلمانی اختیار کرونگا نہیں جانا کافری کا ہے کہا بعضوں نے کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نے کہ یہہ نہیں ہے جواب نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہہ میں تھے پس چاہا
ایک شخص نے مجوسی کو کہ یا مجوسی پس جواب دیا اوسکو مسلمان نے اگر تھے دونوں ایک کام میں اور سبکا نہ جانا اور گمان کیا مسلمان نے کہ وہ پکارتا ہے مجکو سبب اس کام
کے نہیں لازم آویگا اوسکو کفر اور اگر نہیں تھے دونوں ایک کام میں خوف ہے اوسپر کفر کا ایک مسلمان نے کہا انا محمد یعنی میں محمد ہوں کافر ہوا اور اگر کہا کہ نہیں جانتا تھا
میں کہ یہہ کفر ہے نہیں معذور رہیگا اس سبب سے ایک شخص بولا ایک کلمہ کہ گمان کیا قوم نے کہ وہ کفر ہے اور نہیں تھا وہ کفر حقیقت میں پس کہا گیا اوسکو کہ کافر ہوا تو اور طلاق
ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اوسنے کافر شدہ گیر و زن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہے اور جدی ہو جاتی ہے اوس سے بیوی اوسکی ایک شخص نے کہا کہ میں فرعون ہوں یا ابلیس ہوں
پس کافر ہو جاتا ہے ایک شخص نے نصیحت کی ایک فاسق کو اور بلایا اوسکو طرف توبہ کی پس کہا اوسنے اوسکو از پس اینہمہ کلاہ معان بر سر نہم کافر ہوتا ہے کہا ایک
عورت نے اپنے خاوند سے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ ہونے سے کافر ہوئی عورت ایک عورت نے کہا کافرم اگر چنین کار کنم کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل رح نے
کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدی ہوتی ہے اپنے خاوند سے فی الحال اور کہا قاضی امام علی السعدی نے کہ یہہ تعلیق ہے نہیں ہے کفر نہیں اگر کہا ایک عورت نے اپنے خاوند
کو اگر ظلم کریگا تو مجپر بعد اسکے یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میرے لیے ایسی چیز تو کافر ہو جاؤنگی میں کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تہا میں مجوسی مگر یہہ کہ مسلمان ہو گیا ہوں
بطریق تمثیل کے اور نہ اعتقاد کیا اوسکا حکم کیا جاوے ساتھ کفر اوسکے کے جسوقت کہ سجدہ کیا واسطے ایک آدمی کی سجدہ تحیہ کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا ایک مسلمان کو کہ خدای
عز و جل مسلمانی تجہسے لیوے اور کہا دوسرے نے آمین کافر ہوئے دونوں ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اوسنے کہ میں مسلمان ہوں مجکو مت ستا پس کہا ایذا دینے والے نے کہ
جا اوسمسلمان ہو جاوے کافر ہوا اوسیطرح اگر کہا کافر باشی مرا چہ زیان لازم آتا ہے اوسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دیا اوسکو لوگوں نے چیزیں پس کہا ایک مسلمان

سے کافر ہونے کا شک ہے وہ شخص کافر ہوتا نا مسلمان ہوتا اور لوگ اوسکو کچھہ دیتے آرزو کی اسکی دل میں پس کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ شراب
ہوتا اور اگر آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق پس کافر ہوا اسلیے کہ یہہ چیزیں کسی وقت میں نہیں حلال نہیں پس اسی صورت میں گویا
اوسچیز کے کہ نہیں محال ہے اور دوسری صورت میں آرزو کی اوسچیز کی کہ وہ محال ہے اور اسی سبب سے ہی یہہ کہ اگر آرزو کرے کہ نہ ہوتی مناکحت درمیان بھائی اور بہن کی حرام
کافر ہوتا ہے اسلیے کہ آرزو کی اوس چیز کی کہ نہیں محال اسلیے کہ وہ حلال تھا ابتدا میں پس حاصل یہہ کہ جو چیز کہ تھی حلال ایک زمانہ میں ہو گئی حرام اور آرزو کی کہ
نہوتی حرام نہیں کافر ہوتا ایک مسلمان نے دیکھا ایک نصرانیہ عورت کو پس آرزو کی یہہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تا کہ نکاح کرتا اوس سے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی
کو میری حق پر مدد کر پس کہا اوسنے کہ حق پر ہر کوئی مدد کرتا ہے میں تیری ناحق پر مدد کرونگا کافر ہوتا ہے کہا کہ یہہ اگلا بیان اوس رحمت کو پس کہی کہ کافر نہیں ہوتا
اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہے ساتھہ پیدا کرنیکے اس مقام میں عادۃً تو نا درحمت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کرے حقیقت پیدا کرنیکی کافر ہوتا ہے کہا جبتک کہ تقاضا ارادہ ہے کہ
جبتک کے میری یہہ بازی نرہیں ہر جامین مجکو روزی کم نہ آوی کہا بعضے مشایخ ہمارے نے کہ کافر ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ خوف ہے اوسپر کفر کا کہا اور اوسنے کچھ
ہے پس یہہ خطاء عظیم ہے بچا اوس گروہ سے کہا کہ مینہ برسیگا اسحال میں کہ دعوی کرتا ہے علم غیب کا اس کہنے سے کافر ہوتا ہے کہا نجومی نے کہ تیری بیوی حاملہ
اور اوسنے اعتقاد کیا اوسکی کہنی پر کافر ہوا اگر بیمار ہوا تو پس کہا مرجاوینگا یا کہا بار گران ہو ویگا یا کہا معنی اس میں آیا سفر سے خلاف کیا ہے مشایخ نے اوسکا
میں ایک شخص نے کہا قول منع پس کہا اوسکو ایک اور شخص نے کیا کرتا ہے تو لازم آیا تجہپر کفر کہا کیا کروں جس وقت کہ لازم آیا مجکو کفر کافر ہوتا ہے یہہ نہ تھا
ایک شخص نے ہی مقام فساد کی اور صحاب الجنۃ کی جگہہ اصحاب النار کی نہیں جائز امامت اوسکی اگر قصدا پڑہا کافر ہوتا ہے خوف ہی کفر کا اوسپر کہا بیچ
زندگانی میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اوسکی کہ جسکو رزق اللہ کی طرف سے ہی لیکن بندہ سے جنبش چاہتا ہے پس کہا بعضوں نے کہ یہہ شرک ہے ایک شخص
کہا کہ میں بری ہوں ثواب مذہب پس تحقیق کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ جو کچھہ خدا کہیگا کرونگا میں اگرچہ سب کفر کہے کافر ہوا ایک شخص سے کہا کہ میں مسلمان
سے بیزار ہوں پس کہا گیا کہ تحقیق کافر ہوتا ہے منقول ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کے پوچھا گیا ایک فقیہ حال اوس شخص کا کہ قتل کیا ایک جلاہہ کو کہ پیدا
ہے اوسپر پس کہا تعزیر واجب ہی پس حکم کیا مامون نے ساتھہ مارنے فقیہ کے یہانتک کہ مرگیا اور کہا کہ یہہ استہزا ہے ساتھہ شرع کے اور استہزا ساتھہ
احکام شرع کی کفر ہی اگر کہے ایک فقیر کو اسحال میں کہ وسیاہ کملی والا ہے پس یہہ کفر ہی جسنے کہا سلطان زمانہ ہمارے کو عادل کافر ہوا کہا استاد کے کہ
الامام علم الہدی ابو منصور الماتریدی رح اور بعضوں نے کہا کہ نہیں کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو ای خدای کافر ہوتا ہے اور کہا ای بار خدای اکثر مشایخ اوپر ہیں کہ
نہیں کافر ہوتا وہو المختار پوچہی گئی استفسار حال ان خطیبوں کے سے کہ خطبہ پڑہتے ہیں منبروں پر دن جمعہ کے اور کہتے ہیں القاب سلاطین العادل الاعظم شہنشاہ
الاعظم مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہے علی الاطلاق والتحقیق یا نہیں کہا نہیں اسلیے کہ بعض الفاظ اسکے کفر ہیں اور
بعضی معصیت اور کذب لفظ شہنشاہ خصائص اسماء اللہ سے ہی جیسے وصف اعظم کے اور نہیں جائز وصف کرنا بندونکو ساتھہ اسکے اور مالک رقاب الامم پس یہہ کذب محض ہے
اور سلطان ارض اللہ اور مانند اسکی پس یہہ کذب محض ہی کہا امام ابو منصور نے کہ اگر کوئی زمین بوس کرے کسیکے آگے یا جھکے واسطے اوسکی یا جھکاوے سر اپنا نہیں کافر ہوتا
اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہے تعظیم اوسکی کا نہ عبادت اوسکی کا اور کہا سوا اسکے اور مشایخ ہمارے نے کہ اگر سجدہ کرے کوئی آگے بادشاہ کے پس وہ کبیرہ ہی کبائر سے یا کافر ہوتا
ہی یا نہیں کہا بعضے عالموں نے کہ کافر ہوتا ہے مطلقا اور کہا اکثر لوگوں نے کہ یہہ کئی وجہوں پر ہی اگر ارادہ کیا ساتھہ اوسکے عبادت کا کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کیا ساتھہ اوسکے
تحیہ کا نہ کافر ہوا اور حرام ہی یا صغیرہ اور اگر نہ ہوا اوسکے لیے کچھہ ارادہ کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور جو ہمارے زمانہ میں کہ تقریب سجدہ کے ہیں کہ وہ خفیف تر ہے کہ نہیں جہکاتا ہے
پیشانی کی سنہ زمین پر کافر ہوتا ہی ساتھہ اعتقاد کرنے اسکی کہ خراج ملک سلطان ہی اور اگر کوئی کسیسے بدی کرے اور وہ کہے کہ میں یہہ بدی تیری طرف سے جانتا ہوں نہ حکم خدا سے
کافر ہوتا ہی اگر کوئی بوقت پہننے خلعت بادشاہ کی اور بوقت سوار کیا ہی کو واسطے پہننے خلعت کے اور شادی کے قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہہ قربانی مردار ہوگی اور

اور کہنا اونکا روا ہوگا یہہ جو ہمارے زمانہ میں شائع ہوا ہی اور اکثر عورتیں مسلمان اسمین مبتلا ہیں کہ وقت نکلنے چیچک کے اوسکو نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اوسکو پوجتی ہیں
اور شفا لڑکوں کی اوسی جانتی ہیں اور اعتقاد کرتے ہیں کہ یہہ اوس لڑکے کو شفا دیتا ہی بعضی عورتیں ساتھہ اس فعل و اعتقاد کے کافر ہوتی ہیں اور بعضی نذر اوسکے نام کی
دل میں سمجھتی ہیں بعضی مرتی ہیں اور دوسری قسم سے یہہ ہی کہ پانی کی کہ وہ پرستا ہی اور پانی کو پوجتی ہیں اور ساتھہ نیت اپنی کہ رکھتی ہیں بکری کتا پانی پر ذبح
کرتے ہیں اسمین پوجنے والے پانی کے اور ذبح کرنیوالے بکری کے کافر ہوتے ہیں اور بکری مردار ہوتی ہی کہانا اوسکا حرام اسمین ایسا ہی جیسے جو ٹہر رضی اللہ عنہ تین تاریخ میں سیکر
معمول چیچک کو دفع کرنے کا ہی اور اوسکو پوجتی ہیں اور وقت پوجنے کے ساتھہ شگوفہ کے نقش کرتے ہیں اور تیل ڈالتی ہیں اور اوسکو نام ایک بت کی کہ اوسکو بھوانی کہتے
ہیں پوجتی ہیں اور مانند اسکے سے جو کچھہ کہ کرتے ہیں سبب اسکے کافر ہوتی ہیں اور اپنی عادت سے جدا ہوتی ہیں اگر کوئی کہے کہ اس زمانہ میں جنابت نہ کرنا ہوش
نہ ہونا میں گذرتا اور یا کہے کہ جبتک خرید و فروخت میں جھوٹ نہ بولیگا تو روٹی کہانیکو نہ ملیگی اور یا کہے کہ بن خیانت کرتا ہی تو اور یا کہے جھوٹ بولتا
تو اور وہ کہے کہ اسی چارہ نہیں ان الفاظ سے کافر ہوتا ہی اگر کسیکو کوئی کہے کہ جھوٹ دل ہی وہ کہے کہ یہہ سخن است تری کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کافر ہوتا ہے
اگر کوئی غصہ ہو اور دوسرا کہے کافری بہتر ہی اسلام سی کافر ہوا اگر کوئی ایک بات ممنوع کہے اور دوسرا کہے کیا ہوتا ہی تو تجپر کفر لازم آتا ہی کہے کیا کریگا تو اگر مجہپر کفر لازم
آویگا کافر ہوگا جسکے دل میں خطرہ گذرا او سمجہیر کا کہ باعث کفر ہی اگر بولا اسکو محال ہی کہ مرجاتا ہی اوسکو پس محض ایمان ہی اور جس وقت کہ قصد کیا کفر کا
اگرچہ بعد سو برس کے ہو کافر ہوجاتا ہی فی الحال ایک شخص کفر بولا اپنی زبان سے بحسب تقیہ اور دل اوسکا ثابت ہی ایمان پر ہوگا کافر نہیں ہوگا اوسی عنداللہ جو کہ اللہ
کہ اوسکی کفر ہونی میں اختلاف ہو تو کہنی والا اوسکا حکم کیا جاوی ساتھہ تجدید نکاح کی اور توبہ کے اور رجوع کرنیکے اوس سے بطریق احتیاط کی اور جو الفاظ کہ چوکہ کر ہونا اون
باعث ہوں کفر کے پس بولنی والا اونکا مومن ہی حال اونکا حکم کیا جاوے ساتھہ تجدید نکاح کی اور رجوع کی اس سی جسوقت کہ ہوں مسئلہ میں کئی وجہیں باعث کفر کی اور
ایک وجہ منع کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہی کہ میل کرے طرف منع کی مگر جسوقت کہ تصریح کرے ساتھہ ارادہ کی کہ ثابت کرے کفر کو تو اسمین نفع دیگی اوسکو تاویل اوسوقت
کذا فی البحر الرائق پھر اگر ہو نیت کہنی والیکی وہ وجہ کہ منع کرے کافر ہونیکو پس وہ مسلمان ہی اور اگر ہو نیت اوسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہیں نفع دیگا اوسکو فتوی
مفتی کا اور حکم کیا جاوی ساتھہ توبہ اور رجوع کی اس سی اور ساتھہ تجدید نکاح کی اپنی بیوی سی کذا فی المحیط لائق ہی مسلمانکو پڑہا کرے اس دعا کو صبح و شام کیسلئے کہ یہہ سبب ہے

بچنی کی اس مسئلہ کی بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دعا یہہ ہی اللھم انی اعوذبک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصہ انتہی
تمام ہوئی موجبات کفر کی فتاوی عالمگیری سی **الفصل الاول** عن عکرمۃ قال اتی علی بزنادقۃ فاحرقہم فبلغ ذلک ابن عباس
فقال لو کنت انا لم احرقہم لنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتہم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری روایت ہی عکرمہ سی کہ لائی گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پاس زندیق پس جلادیا انکو پس پہونچی یہہ خبر ابن عباس
کو پس کہا اگر ہوتا میں نہ جلاتا میں انکو واسطے منع فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھہ عذاب خدا کی کہ جلانا ہی اور البتہ قتل کرتا میں انکو بموجب فرمانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص بدل ڈالی دین اپنا پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف زندیق اصل میں کہتی ہیں ایک قوم مجوس کو کہ تابع ہیں کتاب زند
کی کہ زردشت مجوس نے بنائی ہی اور اب زندیق کہتی ہیں ہر ملحد فی الدین کو اور یہاں مراد زندیقوں سے مرتد ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہہ قوم تھی عبداللہ ابن سبا کی
یاروں میں سی کہ ظاہر کیا تہا اونہوں نی اسلام کو واسطے طلب کرنی فتنہ کی اور گمراہ کرنی امت کے اور دعوی خدائی کا کیا تہا حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پس حکم کیا حضرت علی نی
انکو اور طلب توبہ کی کی پس توبہ نہ کی انہوں نے تب دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی او کی لیئے گڑہا اور جلوائی اوسمین آگ اور حکم کیا انکو ڈال دیئے کہ اوسمین اور آیا ہی کہ جب قول ابن عباس کا
حضرت علی کو پہونچا تو کہا اونہوں نے کہ سچ کہا ابن عباس نے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ امر حضرت علی نے ساتھہ اجتہاد کے کیا تہا بسبب مصلحت کے کہ یہہ لوگ مفسد تھے اور قتل بازی
انکی کثیر تہی **وعن عبداللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بہا الا اللہ رواہ البخاری**

اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آگ سے عذاب کرنا ساتھہ اوسکے کہ اللہ تعالی بھی عذاب کرتا ہی ساتھہ آگ کے پس ہو
اللہ تعالی کو نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ**
الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ
فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
قریب ہی کہ نکلیگی ایک قوم آخر زمانہ میں نوجوان ہلکی عقلوں کے کہینگے بہترین قول خلق کے سے نہ تجاوز کریگا ایمان اونکا یعنی نماز اونکی حنجر گردن اونکی سے نیچے
قبول نہیں ہوگی نکل جاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے جیسا نکلجاتا ہی تیر شکار سے پس جہان ملو تم اونسے پس قتل کرو اونکو پس تحقیق
اونکی قتل میں ثواب ہی دن قیامت کے واسطے اوس شخص کے کہ قتل کرے اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بہترین قول خلق کے سے یعنی نقل کرینگے
بہترین قول کو کلام کرتے ہی ساتھہ اوسکے خلائق مراد اوس سے قرآن عظیم ہی اور جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کے نسخوں میں ترمن خیر قول البریۃ ہی ساتھہ تقدیم لفظ خیر کے لفظ
القول پر اور معنی اسکی ذکر کیے گئے اور مصابیح میں من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگے قول بہترین خلق کا کہ مراد اوس سے حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور اول
مناسب تہی اسکے کہ واقع ہوا ہی احادیث میں بیچ شان خوارج کے کہ قرآن پڑہینگے اور تمسک کرینگے ساتھہ اوسکے اور دلیلیں باطل کرینگے اور جیسا نکلتا
الخ یعنی جیسے کہ تیر شکار میں سے نکل جاتا ہی اور آلودہ نہیں ہوتا خون میں بسبب جلدی چہیدنے کے نکلجاتی ہیں اسیطرح وے اطاعت امام سے نکل جاوینگے اور طیبی نے کہا کہ مراد یہہ ہی
کہ داخل ہونا اونکا دین میں اور نکل جانا اونکا اوس سے اور نہ ٹہہرنا دین کی کسی بات پر مانند اوس تیر کی ہی کہ داخل ہو شکار میں پہر نکل گیا اوس سے اور نہ لگا
اوسکو شکار میں سے کچہہ اور یہہ بیان ہی اون خوارج کا کہ نہیں اطاعت کرتے امام کی اور لڑتے ہیں ساتھہ لوگون کے تلوار سے اور اونکا ظہور اونکا حضرت علی کے عہد
میں ہوا یہانتک کہ قتل کیا اونہوں نے بہتوں کو اور میں سے کہا خطابی نے کہ اجماع ہی علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کے مسلمانوں کے فرقوں میں سے ہیں جائز
ہی نکاح کرنا اونسے اور کہانا جانور ذبح کیے ہوئے اونکے کا اور قبول کرنا گواہی اونکی کا اور حضرت علی سے لوگوں نے پوچھا کہ آیا وے کافر ہیں اونہوں نے فرمایا کہ کفر سے بہاگے
وے یعنی نہیں کافر کیونکر کہیں ہم اونکو پہر کہا گیا کہ آیا وے منافق ہیں اونہوں نے فرمایا کہ منافق نہیں یاد کرتے ہیں اللہ کو مگر تہوڑا سا اور خوارج یاد کرتے ہیں اللہ کو صبح و شام کہا گیا
کون ہیں وے فرمایا کہ ایک قوم ہی کہ پہنچا اونکو فتنہ پس اندہے اور بہرے ہو گئی تہی اور مذہب خوارج کا یہہ ہی کہ بندہ سبب گناہ کبیرہ کے بلکہ صغیرہ کے بہی کافر ہو جاتا ہی ۱۲
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ
بِالْحَقِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی امت میری دو فرقے پس نکلیگی درمیان انکے سے ایک جماعت
نکلنے والی ہوگا اونکے مار ڈالنے کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتھہ حق کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد دو فرقوں سے ایک فرقہ حضرت علی کا اور ایک فرقہ معاویہ کا
اور ایک فرقہ نکلا اون دونوں کے درمیان سے اونکو خارجی کہتے تہے لوگ مارنے اور دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوئے حضرت علی کہ بہت نزدیک تہے ساتھہ حق کے
مولانا من الشرح **وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ**
بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں نہ پہر جاؤ پیچہے میری کافر ہو کر کہ مارے بعض تمہارا گردن بعضی کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مارے بعض تمہارا الخ یہہ استیناف ہی یعنی نیا جملہ ہی کہ وارد ہوا ہی بیان نہی کے لیے گویا پوچہنے والے نے پوچہا کہ کیونکر پہر جاوینگے کافر ہو کر
پس کہا گیا کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی مراد یہہ ہی کہ یہہ فعل کافروں کا سا ہی یا یہہ قریب پہنچاتا ہی اور پہنچا دیتا ہی طرف کفر کے ۱۲ **وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا فِي جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ إِذَا الْتَقَى
الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ ملیں دو مسلمان ساتھ تلواروں اپنی کے یعنی ایک اونمیں کا اپنے بھائی پر ہتھیار اوٹھاوے دونوں بیچ کنارے دوزخ کے ہیں پس جس وقت کہ قتل کرے ایک دونوں میں سے دوسرے کو داخل ہونگے دونوں دوزخ میں اور ایک روایت میں ابی بکرہ سے یون ہے کہ فرمایا حضرت نے جس وقت کہ ملیں دو مسلمان ساتھ تلواروں اپنی کے پس قاتل و مقتول دونوں آگ میں ہیں کہا میں نے یہ حکم ہے حال قاتل کے ظاہر ہے یعنی اسلیے کہ وہ ظالم ہے پس کیا حال ہے مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہے کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ میں فرمایا وہ تھا حریص اوپر قتل کرنے والا اوپر قتل کرنے صاحب اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** داخل ہونگے دوزخ میں اگر شمشیر کھینچی تھا اسکے یہ معنے ہیں کہ ایک ہی اون دونوں میں سے حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو داخل آگ میں وہی ہوگا کہ باطل پر ہے یہہ بھی اس صورت میں ہے کہ صادر ہو قتل اشتباہ اور التباس اور تاویل سے اور حرص کہی والا ان کہ اس طرف گئے کہ اس میں دلیل ہے اسپر کہ جو حرص کرے کسی فعل حرام پر مواخذہ ہوگا اور قصد دونوں کا تھا کہ قتل کریں اگر قصد واقع کرے نفس اپنی سے ہوتا تو مواخذہ نہوتا اسلیے کہ وہ شرع ہی ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَمَّرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے ایک شخص قبیلہ عکل سے اور مسلمان ہوئے پس ناموافق آیا انکو ہوا مدینہ کی یعنی وہان کی ہوا موافق نہ آئی انکو اور بیمار ہو گئے اور پھول گئے پیٹ اون کے اور زرد ہوگئے رنگ پس حکم فرمایا حضرت نے انکو کہ جاوین طرف اونٹوں زکوۃ کے کہ باہر رہتے تھے شہر سے اور پیوین پیشاب انکا اور دودھ انکا پس کیا انہوں نے جو کچھ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوئے پھر مرتد ہوگئے اور قتل کیا انہوں نے اونٹوں کے چرانیوالوں کو اور ہانک لے گئے اونٹ پس بھیجے حضرت نے انکے پیچھے یعنی کتنے ایک سوار پس لائے گئے وہ پس کاٹے ہاتھ اونکے اور پاؤن اونکے یعنے حکم فرمایا انکے کاٹنے کا اور سلائی پھیری آنکھوں میں انکی پھر نہ داغے ہاتھ پاؤن یعنی پیچھے کاٹنے اعضا کے تیل میں خون بند کرنے کے لیے یہانتک کہ مر گئے وہ اور ایک روایت میں یون ہی کہ سیخیں گرم کر کر انکی آنکھوں میں دین اور ایک روایت میں ہے کہ حکم فرمایا حضرت نے ساتھ گرم کرنے میخوں کے پس گرم کی گئیں پھر سلائیں پھیریں انکی آنکھوں میں اور ڈالدیا انکو سنگستان میں یعنی پانی مانگتے تھے پس پانی نہیں دیا جاتا تھا یہانتک کہ مر گئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پیوین پیشاب انکا اس حدیث پر امام محمد نے کہ پیشاب اون جانوروں کا کہ کھائے جاتے ہیں پاک ہی اور یہی ہی قول مالکیہ کا اور احمد کا اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نجس ہی اور تاویل اس حدیث کی انکے نزدیک یہہ ہی کہ آنحضرت نے معلوم کی شفا انکی اوس کے ساتھ وحی کی پھر امام ابو حنیفہ حلال نہیں رکھتے پینا اسکا کسی کو واسطے دوا کے اور سوا اسکے اسلیے کہ متیقن نہیں ہی شفا اسمیں اور نزدیک ابی یوسف کے حلال ہی دوا کیلیے اور کہا ابن ملک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود منع کرنی مثلہ سے ایسا عذاب نہ دیا تو بطریق قصاص کے کیا کہ انہوں نے بھی چرواہوں سے ایسا ہی معاملہ کیا تھا اسلیے کیا کہ جرم ان مفسدوں کا بڑا تھا اسلیے کہ مرتد ہوئے اور خون کیے اور قزاقی کی اور مال لیگئے اور امام کو پہنچتا ہے کہ کسی طرح عذاب کرے مثل ایسے معاملہ میں بقصد زجر و سیاست کے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علمائے اسکے معنوں میں بعضوں نے کہا کہ تھا یہہ پہلے نازل ہونی آیت حدود کے اور آیت محاربہ کی ساتھ قزاقوں کے اور نہی مثلہ کرنے کی پس یہہ منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا یہہ منسوخ نہیں ہی اور اسمیں آیت محاربہ کی اور کیا یہہ حضرت نے ازراہ قصاص کے اور پانی جو نہ دیا انکو بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اسکا نہ کیا تھا اگرچہ کہا ہو کیا اور اجماع ہی اسپر کہ جسپر قتل واجب ہو اگر وہ پانی مانگے تو منع نہ کرنا چاہیے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے ہمکو صدقہ دینے پر اور منع کرتے ہمکو مثلہ سے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے انس سے

ف حسن کیونکہ وہ انسان کا گیا کان یا ستر یا دوسرا عضا کاٹا اور ستی شد سے بعضوں نے کہا کہ تحریم کے لیے ہی اور بعضوں نے کہا تنزیہ کے لیے اور قول اول صحیح ہی حضرت شیخ نے اسی قوم کو زمانہ

قصاص کے تئیں **وعن عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان**

فأخذنا فرخيها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها اليها ورأى قرية نمل قد

حرقناها فقال من حرق هذه قلنا نحن قال انه لا ينبغي ان يعذب بالنار الا رب النار رواه ابو داود روایت ہی عبد الرحمن بیٹے عبد اللہ کے سے نقل کی ہے

سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں پس چلے آنحضرت قضائے حاجت کے لیے پس دیکھی ہم نے حمرہ کہ اوسکے ساتھ دو بچے تھے پس پکڑ لیے ہم نے دونوں بچے اوسکے پس آئی حمرہ

پھیلانے لگی پر اپنے اور لگی گرنے زمین سے پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نے غمگین کیا ہے اسکو سبب بچوں کے اسکے پھیر دو تم بچے اسکے طرف اسکی بعد دیکھا حضرت نے

گھر چیونٹیوں کا کہ تحقیق جلایا تھا ہم نے چیونٹیوں کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہے اسے پس کہا ہم نے کہ ہم نے جلایا ہے پس فرمایا تحقیق نہیں لائق ہے کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے

مگر پروردگار آگ کا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** حمرہ ساتھ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ اور کبھی ساتھ تخفیف میم کے بھی آیا ہی نام ہی ایک جانور پرندہ کا کہ مرغ سا چھوٹا

ہوتا ہی مانند چڑیا کے اور نہیں لائق ہے الخ یعنی جلانا کام خدا تعالی کا ہی اور کوئی جانے اسکا گناہ شدید ہی اور اگر ایذا کریں چیونٹی ساتھ ایذا دینے اور کاٹنے کے

تو مار ڈالنے والا اسکا مارا اور جلانے بچا دیں گھر چیونٹیوں کے اور مکروہ ہی مارنا چیونٹیوں کا پانی میں اور اگر ایک چیونٹی کاٹے تو اوسکو مارے اور نہ کل اوسکے ساتھ

مارے **وعن ابي سعيد الخدري وانس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون في امتي اختلاف وفرقة قوم**

يحسنون القيل ويسيئون الفعل يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية لا يرجعون حتى يرتد

على فوقه هم شر الخلق والخليقة طوبى لمن قتلهم وقتلوه يدعون الى كتاب الله وليسوا منه في شيء من قاتلهم كان اولى بالله

منهم قالوا يا رسول الله ما سيماهم قال التحليق رواه ابو داود روایت ہی ابی سعید خدری اور انس بیٹے مالک سے کہ نقل کی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قریب ہی کہ ہوگا میری امت میں اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچھا کہینگے اور برا کرینگے پڑھینگے قرآن نہیں گذریگا حنجرہ سے

اونکے یعنی قبول نہیں ہونیکا نکل جاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے مانند نکل جانے تیر کے شکار سے نہ پھرینگے طرف دین کے یہانتک کہ پھرے تیر اوپر

سوفار اپنے کے وہ بدترین آدمیوں اور جانوروں کی ہیں خوشحالی ہی واسطے اوس شخص کے کہ قتل کرے اونکو اور قتل کریں وے اوسکو یعنی اسیکو پہلی صورت میں ثواب ہی

ہیں اور دوسری صورت میں شہید ہوگا بلاوینگے لوگوں کو طرف کتاب اللہ کی یعنی ظاہر کتاب اللہ کی اور چھوڑ دینگے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حالانکہ اونکی راہ

کچھ واسطے کتاب اللہ کی اور نہیں وے ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے بیچ کسی چیز کے جو شخص کہ قتل کرے اونکو ہوگا وہ بہت نزدیک ساتھ اللہ کے اونمیں سے

عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہی علامت اونکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** ہوگا میری امت میں اختلاف الخ یعنی اہل اختلاف وفرقت ہونگے

اور قول قوم یحسنون الخ بدل ہی اوس سے اور واضح کرنیوالا ہی اوسکو یعنی اہل اختلاف اسطرح ہونگے کہ باتیں اچھی کہینگے اور افعال برے کرینگے اور قول یقرؤن

القرآن استیناف یعنی جملہ مستقلہ بیان یا بدل ہی موجب شاطبی کی یا مراد ساتھ اوسکی نفس اختلاف ہی یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا اونمیں اختلاف اور تفرق پس متفرق

ہونگے دو فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے کہ موید ہی اسکا دلیل کہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ فصل میں تمرق مارقۃ فرقتین فیخرج من بینہما

یلی قتلہم اولاہم بالحق پس لفظ قوم ہی موصوف ساتھ ما بعد کے اور خبر اوسکی قول یقرؤن القرآن ہی اور وہ بیان ہی واسطے ایک فرقہ کے دو فرقوں میں سے

اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظہور کے انتہی اور نہیں پڑھیگا الخ یعنی نہیں تجاوز کریگا اثر قرات اونکی کا مخارج حروف سے اور آواز سے اور نہیں پہنچیگا طرف

دلوں کی اور اعضا کی پس نہیں اعتقاد کرینگے اوس چیز کا کہ قرآن میں لازم ہی اعتقاد کرنا اوسکا اور نہ عمل کرینگے اون چیزوں پر کہ قرآن میں ہیں کہ شک نہیں ہی یعنی

ہین کہ اونکی قرات کو نہیں بلند کریگا اللہ تعالی اور نہیں قبول کریگا اوسکو پس گویا کہ قرات اونکی نہیں تجاوز کرتی اونکے حلقوں سے پھر پھری تیر اوپر سوفار اپنے کے

یعنی اور جگہ سوا اسکے تحقیق اور یہ تعیین محال ہی کہ جیسے بہر ناپر کا پر نا اسکا مثل اسکا بیٹا اور توجہ طرف دین کے محال ہے نسبت قول سبحانہ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور بیان کیدہ مبالغہ ہی ہیچ نہ ممکن ہونے رجوع کی طرف دین کے سبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنے کے کہ ہم حق اور ہدایت پر ہیں اور سر منڈا ماشاید یہ ایسی فرمایا کہ سر منڈانا اون مانہ میں مخصوص شعار تھا کہ اکثر عرب بال کبھی نہیں کٹاتے تھے نہ یہ کہ سبب برائی سر منڈانے کے اسطرح فرمایا اسلیے کہ سر منڈانا شعار حضرات انبیا کا اور خصلت بندگان صالح اوسکی ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد تحلیق سے بیٹھنا قوم کا حلقہ حلقہ ہی بطریق تکلف کے ہوگا واللہ

ع م وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال خون شخص مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اوسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اسکے ہیں مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتوں میں سے ایک زنا کرنا بعد محصن ہونے کے پس تحقیق وہ سنگسار کیا جاوے اور دوسرا نکلا اوس شخص کا کہ لڑے یعنی مسلمانوں اصحاب کے ہو لڑنے والا ساتھ اللہ کی اور رسول اوسکے کے یعنی قزاقی کرنے والا یا باغی پس تحقیق وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے اور تیسرے قتل نفس ہی کہ قتل کرے کسی کو پس قتل کیا جاوے بدلے اوسکے نقل کی یہ ابو داود نے ف بعد محصن ہونے کے عادت ہی یعنی آزاد ہو مسلم مکلف کہ صحبت کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور تحقیق وہ قتل کیا جاوے یعنی اگر مارا بغیر لینے مال کے یا سولی دیا جاوے یعنی اگر قتل بھی کیا ہو اور مال بھی لیا ہو یہ امام مالک کے نزدیک زندہ کو سولی دی جاوے اور امام شافعی کے نزدیک قتل کر کے لٹکا دیا جاوے عبرت کے لیے اور نفی من الارض کے معنی امام شافعی کے نزدیک یہ ہیں کہ نکالا جاوے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کی اور کسی جگہ مجبور ہو کر قرار نہ پاوے اور آرام نہ پاوے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک معنی اسکے یہ ہیں قید کیا جاوے اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ ڈرایا ہو اوسکی راہ گیر کو اور مارا ہو اور مال نہ لیا ہو اور یہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ اور ظاہر یہ ہے کہ لیکن کہا جاوے یا تقطع ید و رجل من خلاف پس اس قول کے او ینفی من الارض تک ہو جاتی ہے حدیث مطابق آیت کے اور شاید کہ حذف کر دیا اوسکو راوی نے از راہ نسیان کے یا اختصار کے واللہ اعلم اور لفظ او آیہ اور حدیث میں تفصیل کے لیے ہی جسپر کہ لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی اور بعضو کا یہ قول ہے کہ تخییر کے لیے ہی کہ امام کو اختیار ہی لڑنے والوں میں سے جو مناسب جانے قزاق کو دی بغیر تفصیل مذکور کے

ع م وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَعَهٗ فَاَخَذَهٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن ابی لیلی سے کہا حدیث کی ہمکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ تھے کہ جاتے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سویا ایک شخص اونمیں سے پس چلے بعضے اونمیں سے طرف رسی کہ پاس سونیوالے کے تھی پس پکڑی بعض نے اور رسی پس ڈر گیا وہ سونیوالا یعنی اور حضرت نے دیکھا اوسکو پاس اس کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو یہ کہ ڈراوے مسلمان کو نقل کی یہ ابو داود نے

و وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهٗ وَمَنْ نَّزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِّنْ عُنُقِهٖ فَجَعَلَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لیوے زمین ساتھ جزیہ اوسکے کے پس تحقیق کہ توڑی ہجرت اپنی اور جو کوئی نکالے ذلت کافر کی اوسکی گردن سے اور ڈالے اوسکو اپنی گردن میں پس تحقیق ڈالا اوسنے اسلام کو پیچھے پیٹھ اپنے کے نقل کی یہ ابو داود نے ف جو شخص کہ لیوے زمین کو یعنی جس شخص سے کہ زمین خراجی لازم ہوتا ہی اوسکو خراج کہ وہ جزیہ تھا ذمی پر اوسکی زمین میں پس گویا کہ ہجرت سے کہ تھی طرف اسلام کی اور کافر کی ذلت اپنی گردن میں ڈالی تو نکالی یہ بیان ہی کلام سابق کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنے ذمہ لیوے گویا کہ ملا لیا اوسنے اسلام کو ساتھ کفر کے اسلیے کہ اوسنے ملا لیا ساتھ ذلت کفر کے اور کہا خطابی نے کہ معنی جزیہ کے یہاں خراج ہیں یعنی مسلمان جب خریدے ارض خراج کا [illegible]

[illegible] وعن [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] رواه ابوداؤد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وعن [illegible]

صلى الله عليه وسلم [illegible] رواه ابوداؤد [illegible]

منع کیا [illegible] ابوداؤد ف یعنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وعن جرير عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] رواه ابوداؤد [illegible]

[illegible] ف [illegible]

[illegible] وعن علي [illegible]

[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] رواه ابوداؤد [illegible]

[illegible]

[illegible] ف [illegible]

[illegible] وعن [illegible]

[illegible]

ف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو وہ ذمی ہی نہ ہوسکیں اونکو نا کر تفریق الی بیان ... یہ ذبح وہ حرام ہی اور اگر ... کہ نسبت ... ہی ہیں تو جائز ہی ... اصل ... اور اختلاف ہے
ہی علیہ ... اسکے ... بعض ... کہنا ... کہ قبول ... ساتھ ... ہی ... تحریر ... کیسے
اور کہا ابو امامہ اور تجوم ... اور ... حرام ہی **الفصل الثالث** عن اسامة بن شريك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل خرج يفرق بين امتي فاضربوا عنقه رواه النسائي روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کرے امام پر اسحال میں کہ تفرقہ ڈالے درمیان امت میری کے پس مارو گردن اوسکی نقل کی یہہ نسائی نے جو امام پر خروج کرے اور اوسکو منع کرنا جائے
اور اگر سبب کہنا ہو وہ کرے اور پھر اگر یہہ کام کرے تو مار ڈالے یعنی کہ حضرت علی نے ساتھ خوارج کے کیا **وعن شريك بن شهاب قال كنت اتمنى**
ان القى رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اسأله عن الخوارج فلقيت ابا برزة في يوم عيد في نفر من اصحابه فقلت له هل
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الخوارج قال نعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم باذني ورأيته بعيني اتي رسول
الله صلى الله عليه وسلم بمال فقسمه فاعطى من عن يمينه ومن عن شماله ولم يعط من وراءه شيئا فقام رجل من وراءه فقال
يا محمد ما عدلت في القسمة رجل اسود مطموم الشعر عليه ثوبان ابيضان فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم غضبا شديدا
وقال والله لا تجدون بعدي رجلا هو اعدل مني ثم قال يخرج في آخر الزمان قوم كان هذا منهم يقرؤن القران لا يجاوز تراقيهم
يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية سيماهم التحليق لا يزالون يخرجون حتى يخرج آخرهم مع المسيح الدجال فاذا لقيتموهم
هم شر الخلق والخليقة رواه النسائي اور روایت ہے شریک بن شہاب سے کہا تہا میں آرزو رکھتا یہہ کہ ملاقات کروں میں کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابیوں میں سے کہ پوچھوں اوس سے حال خارجیوں کا یعنی اس جماعت کا جو پیدا ہوئی ہیں آیا خبر دی تہی حضرت نے اونکے احوال کی پس ملا میں ابو برزہ سے
بیچ دن عید کے بیچ جماعت یاروں اونکے کے پس کہا میں نے اوس کو کہ سنا ہے تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے خارجیوں کا کہا کہ ہاں سنا میں نے پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے اور دیکہا میں نے حضرت کو ساتھ آنکہوں اپنی کے کہ لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اوسکو اور دیا اون شخصوں کو کہ تھے دائیں طرف
حضرت کے اور جو بائیں طرف اور نہ دیا اونکو کہ جو پیچھے تہے حضرت کے پس کھڑا ہوا ایک شخص پیچھے حضرت کے سے اور کہا ای محمد نہ انصاف کیا تو نے بانٹنے میں وہ شخص تہا
کالا اسکے موی بالوں کا اور پہر تہے دو کپڑے سپید پس غضب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غضب سخت اور فرمایا قسم ہے اللہ کی نہ پاؤگے بعد میرے کسی شخص کو کہ
بہت انصاف کرنیوالا ہو مجہسے پہر فرمایا نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم گویا کہ یہہ شخص انہیں میں سے ہے یعنی اونکی جماعت سے اور اونکے طریقہ پر پڑہینگے قران نہیں
تجاوز کریگا حلقوں اونکے سے نکل جاوینگے اسلام سے یعنی کامل اسلام سے نکل جاوینگے اطاعت امام سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے علامت اونکی سر منڈا ہوگا ہمیشہ
رہینگے خروج کرتے یہانتک کہ نکلیگا آخر اونکا مسیح دجال کے ساتھ پس جس وقت کہ ملو تم اونسے قتل کرو اونکو وہ بدترین ہیں آدمیوں اور جانوروں کے نقل کی یہہ نسائی
نے **وعن ابي غالب** رأى ابو امامة رؤسا منصوبة على درج دمشق فقال ابو امامة كلاب النار شر قتلى تحت اديم السماء
خير قتلى من قتلوه ثم قرأ يوم تبيض وجوه وتسود وجوه الآية قيل لابي امامة انت سمعته من رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال لو لم اسمعه الا مرة او مرتين او ثلاثا حتى عد سبعا ما حدثتكموه رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي
هذا حديث حسن اور روایت ہے ابی غالب سے کہ دیکہی ابو امامہ نے سر یعنی خارجیوں کے نصب کیے گئے یعنی کھڑے ہوئے یا سولی دیے گئے
اوپر راہ دمشق کے پس کہا ابو امامہ نے یہہ کتے ہیں دوزخ کے بدتر مقتولوں کے نیچے آسمان کے بہترین مقتولوں کا وہ ہے کہ جسکو انہوں نے قتل کیا پہر پڑہی یہ آیت
اوس دن کہ سفید ہوں گے کتنے مونہہ اور سیاہ ہوں گے کتنے مونہہ آخر آیت تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تم نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی

زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے بیچ حق اوس شخص کے کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن سو کوڑے مارنے کا اور برس دن کے نکالنے کا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** محصن وہ ہی کہ ہو عاقل و بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور دوری سر اور منہہ اور ستر سے ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى آيَةُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْاعْتِرَافُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور نازل کی اونپر کتاب پس تھی اوس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے آیت رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہمنے بعد حضرت کے اور رجم بیچ کتاب اللہ کے ثابت ہی اوس شخص پر کہ زنا کرے جسوقت کہ ہو محصن مردوں سے یا عورتوں سے جسوقت کہ ثابت ہو شاہدوں سے یا ہووے حمل یا ہو اقرار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رجم کے معنی ہین سنگسار کرنا اور آیہ رجم کی اول قرآن مین تھی بعد اوسکے تلاوۃ اوسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ آیہ یہہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور معنی محصن کے اوپر کی حدیث کے فائدہ مین معلوم ہو چکے اور یا ہو حمل یعنی بغیر خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہ ہو نکا حکم ثابت ہی اور حکم حمل کا منسوخ ہی ع ح **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھسے لو مجھسے یعنی یہہ حکم بیچ مقدمہ زنا کے کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطے عورتوں کے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتھ عورت غیر محصنہ کے سو دُرّے مارنے چاہیئن اور نکالدینا وطن سے برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے چاہیئن اور سنگسار کرنا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مقرر کی اللہ نے راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے اور یہہ بیان ہی اوس آیۃ کا کہ ہی واللاتی یاتین الفاحشۃ او یجعل اللہ لہن سبیلا تک ۔ کہا نووی نے کہ یہہ جو فرمایا حضرت نے اسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کے لیے اور راہ سے مراد یہاں حد ہی اسلیے کہ حد اوسوقت نہین تھی مشروع اور تھا حکم اونمین جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ مین واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا حاصل یہہ کہ اللہ جل شانہ نے اس آیہ مین فرمایا تھا کہ زنا والی عورتوں کو بعد گذرنے گواہوں کے گھروں مین قید رکھو یہانتک کہ مرین یا اللہ اونکے لیے کچھہ راہ یعنی حد مقرر فرماوی پس حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نے یہہ راہ یعنی حد اونکے لیے مقرر فرمائی ہی جو کہ بیان کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محصن کو سو دُرّے بھی مارے اور سنگسار بھی کرے اسپر عمل کیا ہی علماء ظواہر نے اور بعضے صحابہ اور تابعین نے اور جمہور کہتے ہین کہ دُرّے مارنے منسوخ ہین اوس سے کہ اوپر سنگساری ہی اسلیے کہ حضرت نے ماعز کو سنگسار کیا اور دُرّے مارنیکا حکم نکیا اور حدیث عورۃ غامدیہ کی آگے آوے گی اور بیچ حدیث انیس کی کہ گذری ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ قَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے یہہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت اونمین سی آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا اونہون نے روبرو حضرت کے

ہیں ایک مرد اونمین سے اور ایک عورت زنا کیا تھی اور تہے وہ دونون محصن پس منع ہا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتی ہو تم تورات میں
مقدمہ رجم کی کہا یہود نے ہم فضیحت کرتے ہیں اونکو اور درے مارے جاتے ہیں وہ کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق تورات میں ہی حکم رجم
لاؤ تورات پس کہولا اوسکو اور رکہدیا ایک نے اونمین سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر یعنی چھپا لیا ہاتھ کے نیچے اوسکو پہر پڑہا اوسکے پہلی اور اوسکی پیچہے سے پس کہا عبد اللہ بن
سلام نے اوٹھا ہاتھ اپنا پس اوٹھایا ہاتھ پس ناگہان نمودار ہوئی آیت رجم کی پس کہا سچ کہا اے محمد اوسمین ہی آیت رجم کی پس حکم فرمایا ہوں دونوں کو
سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کیے گئے دونوں اور ایک روایت میں ہے کہا عبد اللہ نے اوٹھا ہاتھ اپنا پس اوٹھایا ہاتھ اپنا پس ناگاہ تھی آیت رجم کی
نمایاں پس کہا اوس شخص نے سچ کہا اے محمد تحقیق تورات میں ہی آیت رجم کی لیکن ہم چھپاتے ہیں اوسکو آپس میں پس حکم فرمایا حضرت نے اون دونوں کے سنگسار کرنیکا
پس سنگسار کیے گئے دونوں روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** فضیحت کرتے ہیں ہم یعنی سیاہ منہ کرتے ہیں تورات میں حکم رجم کا تجربہ پاتے ہیں ہم یہ فضیحت کرتے ہیں اونکو یعنی تشہیر
اونکو اور درے مارتے ہیں اور عبد اللہ بن سلام عالم یہود سے تہے مسلمان ہو گئے تہے اور ایک روایت میں ہی کہ ہاتھ رکہنے والا آیت رجم پر عبد اللہ بن صوریا
یہودی تھا اور اگر کوئی کہے رجم میں محصن ہونا شرط ہی اور محصن ہونے میں اسلام شرط ہے پس آنحضرت نے یہود کو کہ مسلمان نہ تھے کیوں حکم رجم کا کیا
جواب اسکا یہ ہی کہ یہ رجم یہود کا ساتھ حکم تورات کے تہا اور محصن ہونا اونکے دین میں شرط نہ تھا اور آنحضرت عمل کرتے تہے تورات پر پہلی اوترنے حکم قرآن کے اور جبکہ
ہوا حکم قرآن کا منسوخ ہوا حکم تورات کا اور امام شافعی اور ایک روایت میں ابو یوسف سے بھی یہی مذہب ہے کہ نہیں شرط ہوا اسلام احصان میں اور کہا جاتا ہے کہ
حضرت نے اونکو سنگسار کیا اونکو اپنی یہود کے سبب اسلیے کہ نہیں اعتبار ہے اونکی گواہی کا کہتے ہیں ہم کہ ظاہر یہ ہی کہ اون دونوں نے اقرار کیا ہوگا زنا کا یا گواہی ہوگی
اوسکی چار مسلمانوں نے **وعن أبي هريرة قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل وهو في المسجد فناداه يا رسول الله إني زنيت فأعرض عنه النبي صلى الله عليه وسلم فتنحى لشق وجهه الذي أعرض قبله فقال إني زنيت فأعرض عنه فلما شهد أربع شهادات دعاه النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبك جنون قال لا فقال أحصنت قال نعم يا رسول الله قال اذهبوا به فارجموه قال ابن شهاب فأخبرني من سمع جابر بن عبد الله يقول فرجمناه بالمدينة فلما أذلقته الحجارة هرب حتى أدركناه بالحرة فرجمناه حتى مات متفق عليه وفي رواية للبخاري عن جابر بعد قوله قال نعم فأمر به فرجم بالمصلى فلما أذلقته الحجارة فر فأدرك فرجم حتى مات فقال له النبي صلى الله عليه وسلم خيرا وصلى عليه** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
شخص اس حال میں کہ وہ تہے مسجد میں پس پکارا حضرت کو یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس منہ پہیر لیا اوس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پہر آیا
طرف اوس جانب منہ آنحضرت کی کہ منہ پہیرا اوس جانب یعنی جدہر حضرت نے منہ پہیرا تہا اودہر جا کہڑا رہا سامنے چہرے مبارک حضرت کے اور
کہا کہ تحقیق میں نے زنا کیا پہر منہ پہیر لیا حضرت نے اوس سے پس جب اقرار کیا اوسنے چار بار بلایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کیا
تجکو سودا ہے کہا کہ نہیں پس فرمایا کہ کیا محصن ہی تو کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اوسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو اوس
شخص نے کہ سنا تھا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تہے پس سنگسار کیا ہمنے اوسکو مدینہ میں پس جب پہونچی اوسکو تپہر بہاگا یہانتک کہ پایا ہمنے اوسکو سنگستان میں پس مارا ہمنے
اوسکو یہانتک کہ مر گیا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے جابر سے بعد قول اوس شخص کے کہا کہ ہاں یوں آیا ہی پس حکم کیا حضرت نے اوسکے سنگسار
کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ میں پس جب پہونچی اوسکو تپہر بہاگا پہر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مر گیا پس فرمائی واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہلائی یعنی
ثنا کی اوسپر جو مرنے اوسکے اور نماز پڑہی اوسپر یا دعا کی اوسکے لیے **ف** اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسوں میں بشرط غائب ہونے اوسکے کی ہر بار میں اور دلیل پکڑی
ہی ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ساتھ اسکے اوسکے کہ چارون طرف سے اوسپر کہ شرط ہی یہہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسوں میں اور کہا مجکو سودا ہے کہ افشا گناہ کرتا ہی اور اپنے قتل

اتنا تو ہے کرنی چاہیے اور کہا نووی نے کہ یہ حضرت نے فرمایا واسطے تحقیق کرنے حال اوسکی کے اسلیے کہ غالب یہی ہے کہ انسان نہیں اصرار کرتا اوپر اقرار اوس چیز کے
جو باعث ہلاکت کی ہو اور اوسکی یہ راہ بھی ہے طرف ساقط کرنے گناہ کی ساتھ توبہ کے اور یہ مبالغہ ہے بیچ تحقیق حال مسلمان کے اور بچانے جان اوسکی کے اور اسمین اشارہ ہے
کہ اقرار مجنون کا باطل ہے اور حدود نہیں جاری ہوتیں اوسپر اور کہا حضرت نے تو محصن ہے کہا نووی نے کہ اسمین اشارہ ہے اسپر کہ امام پر یہ ہے کہ پوچھے سبب حد کا اور رجم کرے محصن ہو
جو زنا اسکا ثابت ہو ساتھ اقرار کے یا گواہوں کے اور اسمین کہا یہ ہی ساتھ چھوڑ دینے کی حد زنا کے جبکہ رجوع کرے اقرار سے اور بھاگا کہا ابن ہمام نے کہ مارا جاوے مرد کو تمام
حدود میں اور تعزیر میں کھڑا کر کے اور مارا جاوے عورت کو بٹھا کر اور اگر عورت کی لیے گڑھا کھودا جاوے سنگسار کرنے میں تو جائز ہے کہ ستر اسمین زیادہ ہے اوسکی لیے جیسے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی غامدیہ کی لیے گڑھا کھدوا دیا تھا اور مارا نہیں اوسکو سنگسار میں سخت تر جبکہ بھاگے کوئی سنگسار کرتے میں پس اگر ہوا اقرار ساتھ زنا کا تو نہ پیچھا کیا جاوے
بلکہ چھوڑ دیا جاوے اور اگر گواہی دی گئی تھی اوسپر زنا کی تو پیچھا کیا جاوے اور سنگسار کیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے اسلیے کہ بھاگنا اوسکا ظاہر رجوع ہے اور رجوع کرنا اوسکا
نہیں ہے اوسکی اقرار میں بیچ رجوع گواہوں کی اور کہا نووی نے کہ لکھا ہے علما نے کہ مراد ساتھ مصلے کی جگہ نماز جنازوں کی ہے اور مؤید ہے اسکی ایک روایت جو
کہا بخاری نے اور جو کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جگہ نماز جنازوں اور عیدوں کی جسے مقرر کیا ہے مسجد ومین ثابت ہوتا اوسکے لیے حکم مسجد کا اسلیے کہ اگر اوسکو حکم
مسجد کا دیا جاتا تو سنگسار نہ کیا جاتا اوسمین واسطے آلودہ ہونے اوسکے خون سے اور کہا ابن ہمام نے کہ قائم کیجاوے حد اور تعزیر مسجد میں اسپر حجت ہے تھا کا سبب حدیث کے علیہ
السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم ورفع اصواتکم وشرارکم وبیعکم واقامة حدودکم وجمروہا فی جمعکم وضعوا علی ابوابہا المطاہر ح ع وعن ابن
عباس قال لما اتی ماعز بن مالك النبی صلی اللہ علیه وسلم قال له لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا یا رسول اللہ قال انکتها
لا یکنی قال نعم فعند ذلك امر برجمه رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی مسجد
میں اور کہا کہ زنا کیا ہے میں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اوسکے شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو یعنی مقدمات زنا میں سے کچھ کیا ہو اور اوسکو زنا
سمجھا کہا کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نے اوس سے کنایہ نہیں کی یعنی صریح لفظ کہا کہ صریح پوچھا حضرت نے کہ جماع کیا تو نے کنایہ نہیں کیا کہا ماعز نے کہ ہاں جماع
کیا پس اوس وقت حضرت نے حکم فرمایا اوسکی سنگسار کرنیکا نقل کی یہ بخاری نے وعن بریدة قال جاء ماعز بن مالك الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال
یا رسول اللہ طهرنی فقال ویحك ارجع فاستغفر اللہ وتب الیه قال فرجع غیر بعید ثم جاء فقال یا رسول اللہ طهرنی فقال النبی صلی اللہ علیه
وسلم مثل ذلك حتی اذا کانت الرابعة قال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیم اطهرك قال من الزنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
أبه جنون فأخبر انه لیس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام رجل فاستنکهه فلم یجد منه ریح خمر فقال ازنیت فقال نعم
فأمر به فرجم فلبثوا یومین او ثلثة ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال استغفروا لماعز بن مالك لقد تاب توبة لو
قسمت بین امة لوسعتهم ثم جاءته امرأة من غامد من الازد فقالت یا رسول اللہ طهرنی فقال ویحك ارجعی فاستغفری اللہ وتوبی
الیه فقالت ترید ان تردنی کما رددت ماعز بن مالك انها حبلی من الزنی فقال انت قالت نعم قال لها حتی تضعی ما فی بطنك قال فکفلها
رجل من الانصار حتی وضعت فاتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال قد وضعت الغامدیة فقال اذا لا نرجمها وندع ولدها صغیرا لیس
له من یرضعه فقام رجل من الانصار فقال الی رضاعه یا نبی اللہ قال فرجمها وفی روایة انه قال لها اذهبی حتی تلدی فلما
ولدت قال اذهبی فارضعیه حتی تفطمیه فلما فطمته اتته بالصبی فی یده کسرة خبز فقالت هذا یا نبی اللہ قد
فطمته وقد اکل الطعام فدفع الصبی الی رجل من المسلمین ثم امر بها فحفر لها الی صدرها وامر الناس فرجموها
فاقبل خالد بن الولید بحجر فرمی راسها فتنضح الدم علی وجه خالد فسبها فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم مهلا یا خالد

فوالذي نفسي بيده لقد تابت توبة لو تابها صاحب مكس لغفر له ثم أمر بها فصلي عليها ودفنت رواه مسلم

[illegible]

پہلی دو جگہ کہ مالک نے سنگسار کرنے میں تاخیر کی جب تک کہ بچہ دودہ چہوڑے اور اوسکا کوئی پرورش کرنیوالا ملے اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ کا
اور انکا یہ قول ہے کہ روایت دوسری مخالف ہی پہلی روایت کی اسلئے کہ دوسری سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سنگسار کرنا اوسکا بعد بچہ کے دودہ چہڑانیکے ہوا اور کہانا کہنے لگنے کے
بعد پہلی روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ سنگسار کرنا اوسکا بعد جننے کے تہا پس واجب ہوئی تاویل پہلی روایت کے واسطے صراحۃ دوسری روایت کی تاکہ دونوں متفق
ہوجاوین اسلئے کہ دونوں میں ایک ہی قضیہ ہی اور دونوں روایتین صحیح ہیں تاویل یہ ہی کہ پہلی روایت میں جو ہی کہ کہڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا کہ
مجہ پر ہی دودہ پلانا اوسکا یہ بعد دودہ چہوڑنے کے اور دو کیا وہ ایک سی تکفل ہونا اور پرورش کرنا بچہ کا اور دودہ پلانا کہا اسکو مجاز اور محصول اسکا
اتنی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو حکم ہی یہ محصول تہی میں یہ برگناہ ہی سوال النبی لوگوں کی از راہ صلح کے اور بعض صحیفے نزدیک تمام رویوں میں مسلم کے ساتھ رے صاد اور کے
ساتھ صیغہ معروف کی اور یہ روایت دلالت کرتی ہی کہ آنحضرت نے آپ نماز پڑہی اوسکی اور نزدیک طبری کی اور بیچ روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داود کی ساتہ
تشدید صاد اور ضم لام کے ہی یعنی ساتھ صیغہ مجہول کے یعنی نماز پڑہی اوپر لوگوں نے اور حضرت نے نہیں پڑہی اور بیچ ایک روایت کی ابی داود کی صریح آیا ہی کہ
نہ پڑہی یعنی نماز نہیں پڑہی حضرت نے بلکہ حکم کیا لوگوں کو نماز پڑہنے کا اور اسی سبب سے اختلاف کیا ہی ائمہ نے بیچ نماز پڑہنے کے اوپر سنگسار کئے گئے پس مکروہ جانا ہی
اوسکو مالک نے اور کہا امام احمد نے کہ نہ پڑہیں امام اور اہل فضل اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہ کہتے ہیں کہ نماز پڑہی جاوے اوپر اور اوپر کہا اہل لا الہ الا اللہ
کے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسیطرح آیا ہی اور کہا قاضی عیاض نے کہ لفظ صلی ساتھ زبر صاد اور لام کے نزدیک تمام راویوں صحیح
کی اور نزدیک طبری کی ساتھ پیش صاد کی اور اسیطرح ابن ابی شیبہ اور ابی داود نے روایت کیا ہی اور اسیطرح نقل کیا ہی طبری نے پس لائق ہی یہ کہ ٹہرایا جاوے لفظ
ساتھ صیغہ معروف کے اصل اور مراد ساتھ قول اوسکی کہ تمام امر بیاہ یہ کہ حکم کیا ساتھ پتہر اوسکی کے یعنی ہلاکی اور حاضر کرنے اوسکے کے اور یہ ہی اسکی عبارت
کہ مسلم کی بہی روایت میں امر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیہا فقال لہ عمر تصلی علیہا یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت صریح ہی اسمیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی اوسپر اور ابو داود کی روایت میں ہی ثم امرہم ان یصلوا علیہا اور یہ روایت نہیں منافی ہی پہلی روایت کی پس حمل کیجاوے اور جمع درمیان دونوں کے
کہا قاضی عیاض نے کہ نہ ذکر کیا مسلم نے نماز پڑہنا آنحضرت کا اوپر اور بخاری نے ذکر کیا ہی اوسکو انتہی اور نہیں شک کہ اثبات مقدم ہی نفی پر اور ہو صاحب
مشکوٰۃ کی جب دیکہا کہ روایات مختلف ہیں اسمیں کہ حضرت نے نماز پڑہی اوس عورت پر یا نہیں پڑہی احتیار کیا ضبط کرنا لفظ صلی کا ساتھ صیغہ مجہول کے تاکہ شامل ہو
دونوں احتمالوں کو لیکن جو معنی و دوہم ہی پس اولی ہی متابعت جمہور کی اور موافقت نقل مشہور کی اور اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ حد دور کرتی ہی اوس گناہ کو کہ جسکے لیے
حد لگتی ہی ع **وعن ابی ہریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناہا فلیجلدہا الحد ولا یثرب
علیہا ثم ان زنت فلیجلدہا الحد ولا یثرب ثم ان زنت الثالثۃ فتبین زناہا فلیبعہا ولو بحبل من شعر متفق علیہ** اور روایت ہی ابو ہریرہ
سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے کہ جب زنا کرے لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوے اوسپر
پہر اگر زنا کرے پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوے پہر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اوسکو اگرچہ بدلے بالوں کے رسے کی یعنی بدلے حقیر چیز کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مارے اوسکو حد یعنی پچاس درے کہ لونڈی غلام کی حد آدہی ہی بہ نسبت آزاد کی اور لونڈی غلام پر سنگساری نہیں ہی اور دلیل
پکڑی ہی امام شافعی نے ساتھ اس حدیث کے اوپر کہ مالک کو پہونچتا ہی کہ حد قائم کرے اپنے غلام اور لونڈی پر اور ہمارے نزدیک یہ جائز نہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ سبب
اسکے یہ ہی کہ واسطہ ہوا اوسکی حد کا کہ حاکم کے پاس لیجاوے تا وہ حد مارے اور نہ عار دلاوے یعنی حد مارنے کے بعد عار نہ دلاوے اوسکو اسلیے کہ حد کفارہ اوسکی گناہ کی ہو چکی ہی
ملامت اور یہ حکم خاص لونڈی ہی کے لیے نہیں آزاد کو بہی یہی حکم ہی لیکن چونکہ لونڈی تو بیچ و سرزنش کی ہیں خاص اوسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالے
یعنی بعد قائم کرنے حد کی بیچے اوسکو اور یہ ظاہر ہی کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ترک کرنی چاہیے صحبت فساق کی اور اہل معاصی کی

... وعن علي قال يا أيها الناس أقيموا على أرقائكم الحد من أحصن منهم ومن لم يحصن

فإن أمة لرسول الله صلى الله عليه وسلم زنت فأمرني أن أجلدها فإذا هي حديث عهد بنفاس فخشيت

إن أنا جلدتها أن أقتلها فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال أحسنت رواه مسلم وفي رواية أبي داود قال

دعها حتى ينقطع دمها ثم أقم عليها الحد وأقيموا الحدود على ما ملكت أيمانكم روایت ہے علی سے کہا اے

لوگو قائم کرو اوپر لونڈی غلاموں اپنے کے حد [illegible] جو محصن ہو اون میں سے اور جو نہ ہو محصن پس

تحقیق ایک لونڈی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زنا کیا پس حکم کیا مجھکو کہ مارون اوسکو کوڑے پس ناگاہ وہ قریب جنی ہوئی تھی بچہ پس ڈرا

میں اگر ماروں اوسکو کوڑے تو مر جاوے وہ پس ذکر کیا میں نے یہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا اچھا کیا تو نے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں

ابی داود کی ہے کہ فرمایا حضرت نے چھوڑ دے اوسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اوسکا پھر قائم کر اوپر اوسکے حد اور قائم کرو حدیں اوپر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سو شفا [illegible] ایک بار [illegible] کہ کہا گیا ہی کہ [illegible]

اور روایت [illegible] زمانہ [illegible]

الفصل الثاني

عن أبي هريرة قال جاء ماعز الأسلمي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنه قد زنى فأعرض عنه ثم جاء من شقه الآخر فقال

إنه قد زنى فأعرض عنه ثم جاء من شقه الآخر فقال يا رسول الله إنه قد زنى فأمر به في الرابعة فأخرج إلى الحرة فرجم بالحجارة فلما

وجد مس الحجارة فر يشتد حتى مر برجل معه لحي جمل فضربه به وضربه الناس حتى مات فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله

عليه وسلم أنه فر حين وجد مس الحجارة ومس الموت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا تركتموه رواه الترمذي

وابن ماجه وفي رواية هلا تركتموه لعله أن يتوب فيتوب الله عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق اوسنے یعنی میں نے زنا کیا پس مونہہ پھیر لیا حضرت نے اوس سے پھر آیا

دوسری جانب سے یعنی بعد [illegible] مجلس سے اور کہا کہ تحقیق اس شخص نے زنا کیا پس مونہہ پھیر لیا حضرت نے اوس سے پھر آیا اور حضرت سے کہا یا رسول اللہ تحقیق

اس شخص نے زنا کیا پس حکم کیا حضرت نے اوسکے سنگسار کرنیکا چوتھی بار میں پس نکالا گیا طرف سنگستان مدینہ کی پس مارا گیا ساتھ پتھروں کے پس جب پائی اوسنے ایذا

پتھروں کی بھاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تھا پاس اوسکے کلا اونٹ کا پس مارا اوسکو ساتھ اوسکے اور مارا اوسکو لوگوں نے بھی اور پتھروں سے

یہانتک کہ مرگیا پس ذکر کیا صحابہ نے یہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق وہ بھاگا جس وقت کہ پائی دکھ پتھروں کی اور ایذا موت کی پس

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت میں ہی کہ کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اوسکو شاید

وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی [illegible]

[illegible]

[illegible] وعن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لماعز بن مالك أحق ما بلغني

عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کیا سچ ہے وہ خبر کہ پہنچی ہے مجھکو تیری طرف سے کہا ماعز نے کیا خبر پہنچی ہے آپکو میری طرف سے فرمایا یہ پہونچی ہے کہ تونے زنا کیا ہے فلانی کی لونڈی سے کہا کہ ہاں پس اقرار کیا اوسنے چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس حکم کیا اوسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس نقل میں اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو پہلے فصل میں لانا چاہیے تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا حال زنا ماعز کا پہلے اقرار کر دیا اوسی سے اور دو حدیثیں دلالت کرتی ہیں اوسکی خلاف پر جواب یہ کہ اس حدیث میں اختصار کیا اور اصل مجمل روایت کی تعبیر کر کے ذکر کی حصہ کی اور شاید کہ آنحضرت نے اقرار کروایا ماعز سے بعد خبر زنا اوسکی کی بعد ازان اعراض کیا اور دفعہ بدفعہ جیسی کہ احادیث میں تفصیل سے مذکور ہے پس نہیں منافات ہے

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے یزید بن نعیم سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یہ کہ ماعز آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کی چار بار یعنی زنا کا چار مجلسوں میں پس حکم فرمایا حضرت نے ساتھ سنگسار کرنی اوسکے یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نے ہزال کو کہ اگر ڈھانکتا تو ماعز کو ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی ظاہر نکرتا قصہ زنا اوسکی کا تو ہوتا بہتر تیرے لیے کہا ابن منکدر نے کہ تابعی ہیں اور راوی اس حدیث کا یہ کہ تحقیق ہزال نے کہا تھا ماعز سے یہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر کر اونکو حقیقت حال کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** ہزال کی ایک لونڈی تھی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تھا اوسکو پس صحبت کی ماعز نے اوس سے پس مطلع ہوا اوس پر ہزال اور اشارہ کیا ماعز کو ساتھ جانیکی حضرت کی پاس اور اقرار کرنیکے ساتھ زنا کی پس حضرت نے ہزال کو فرمایا کہ اگر ڈھانکتا تو اچھا تھا

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونہوں نے دادا اپنے یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف اور عفو کرو تم یعنی معاف کریں بعض تمہارا بعض سے حدون کو درمیان اپنی یعنی پہلے اوسکی کہ مجھ تک پہونچے پس جو خبر کہ پہونچی مجھکو حد کی اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب ہوا یعنی فرض ہوا قائم کرنا اوسکا نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** عفو کرو الخ یہ خطاب ہے غیر ائمہ کو یعنی چاہیے کہ حدود یعنی موجبات حدود کو عفو کرو اور حاکم کی پاس نہ لیجاؤ قضیہ اوسکا اور جب حاکم کی پاس پہنچی تو اوسکو عفو کرنا جائز نہیں جیسے کہ فرمایا کہ جو خبر پہونچی مجھکو الخ اور یہی دلیل ہے اوپر کہ امام کو نہیں جائز عفو کرنا اللہ کی حدونکا جبکہ پہونچی امر طرف حاکم کی اور معلوم ہونا اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اوپر کہ نہیں چاہیے مالک کو یہ کہ جاری کرے حد اپنی مملوک پر بلکہ لیجاوے امر اوسکا طرف حاکم کی بلکہ معاف کرے اوس لیے کہ یہ امر اہل امر کی تحت میں اور یہ استحباب کے لیے ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو خطائیں عزت والوں کی اونکی مگر حدین نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی جو کہ کبھی کبھی گناہ میں گرفتار ہو جاویں معاف کرو اونکو اور ظاہر میں رسوا نکرو وغیرہ خواہ حقوق اللہ کی ہوں خواہ بندوں کی لیکن حدود شرع یعنی جو چیزیں کہ باعث حدود ہوں خواہ حقوق اللہ کی ہوں خواہ حقوق بندوں کی اوس سے درگذر نکرنا چاہیے اور یہ خطاب حاکموں کو ہے اور بعضوں نے کہا کہ سب اوروں کو بھی اور یہ استحباب کے لیے ہے

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفع کرو حدونکو مسلمانوں سے جہانتک کہ ہو سکے واسطے مسلمان کی جگہ خلاصی کی پس چھوڑ دو راہ اوسکی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا معاف کرنی میں بہتر ہے خطا کرنی اوسکی سے سزا دینی میں نقل کی

تنادی میں لکھا کہ تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث موقوف کہ یہ قول وحی ہی ادر ایسے ہی نقل کی گئی ہے آنحضرت تک اور یہی صحیح تر ہے **ف** یعنی یہ حدیث موقوف عائشہ اور سند موقوف کی صحیح تر ہے سند مرفوع کی سے اور یہ خطاب حاکموں کو ہے جب تک ہو سکے حدوں کو دفع کریں مسلمانوں سے اور سزا دی کر دیا جائے ہوگیا تو شاید سبب توبہ کے بخشا گیا یا اور اگلا سبب جیسے کہ اقرار ہوا حضرت سے واسطے ماعز وغیرہ کی تلقین کی حدود کا جو سیا اقرار کیا سے قول نبی کے پس تحقیق مشغول ہو ساکا **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اُسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِي اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہا اوس نے کہ زبردستی کی گئی ایک عورت سے یعنی زنا ساتھ اوسکے کیا گیا زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس دفع کی حد اوس سے اور قائم کی اوس مرد پر جسنے زنا کیا اور نہ ذکر کیا راوی نے یہ کہ مقرر کیا واسطے اوس عورت کے مہر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ذکر نہیں کیا کہ مہر لازم آیا واجب ہوا اس لیے کہ ثابت ہوا واجب ہونا اوسکا اور علماء کا مذہب ہے جو عقر کہتے ہیں کہ جو صحبت حرام ہو صحبت شبہ کی ہو اوسکے اگر اجرت یعنی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو مقدار واجب ہوتا اور فتاوی عالمگیری میں عقر کی یہ تعریف لکھی ہے کہ عقر کہتے ہیں مہرمثل کو **وَعَنْهُ** اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے وائل سے کہ تحقیق ایک عورت نکلی زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں ارادہ نماز کے پس ملا اوسکو ایک شخص اور ڈھانکا اوسکو یعنی اوپر چڑھ گیا اوسکے پس پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اوس سے پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذرا ایک جماعت مہاجرین کی پس کہا عورت نے کہ تحقیق اوس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا یعنی زنا کیا اور صحبت کی پس پکڑا لوگوں نے اوس شخص کو اور لائے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا اوس عورت کو جا پس تحقیق بخش دیا اللہ نے تجھکو یعنی بسبب کراہت اور رضا نہ ہونے تیری کی اور فرمایا واسطے اوس شخص کے جسنے فعل کیا تھا اوس سے سنگسار کرو اوسکو یعنی بعد اقرار کیا اور حکم کیا اوسکو سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگوں نے اوسکو سبب محصن ہونے اوسکے کی اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی ہے یعنی سبب اسکے ایسی توبہ کہ اگر کرتی اوسکو یعنی مثل توبہ اوسکی اہل مدینہ البتہ قبول کیجاتی ان سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر تقسیم کیجاتی وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اونسے اور کفایت کرتا اونکو یعنی اور چھپائی گئی اوسکا کہ گناہ کیا وجود اسکی پاک ہوا اور بخشا گیا **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِامْرَاَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهٗ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہ ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس حکم فرمایا اوسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دُرّے مارنیکا پس ماری گئی اوسکو حد پھر خبر دی گئی حضرت کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اوسکو سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** شیخ نے کہا اول دُرّے مارنیکا حکم کیا تو احتمال ہے کہ حضرت جانتے ہوں گے کہ وہ غیر محصن ہے اور احتمال ہے کہ یہ حکم بسبب جلدی کی ہو دیا گیا یا شاید کہ یہ ہوا ابتدا امر میں اور یہ دلیل ہے اس پر کہ امام ہو تو حکم کرے ساتھ ایک چیز کے پھر معلوم ہو کہ واجب غیر اوسکا ہے تو لازم ہے امام پر کہ رجوع کرے طرف واجب کی **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ بِهٖ ضَرْبَةً رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اور روایت ہے سعید بن سعد بن عبادہ سے کہ سعد بن عبادہ لائے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کو کہ تھا قوم میں ناقص الخلقت بیمار یعنی ایسا بیمار کہ امید نہ تھی اوسکی اچھا ہونیکی پس پایا گیا وہ ایک لونڈی پر ان کی لونڈیوں سے کہ زنا کرتا تھا ساتھ اوسکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لو واسطے اوسکے ایک خوشہ کہ اوس میں سو شاخیں ہوں پس مارو اوسکو ساتھ اوسکے ایک بار **ف** یعنی ایک شاخ کہ اوس میں سو شاخیں ہوں ... اور اوسکے معنی ... معلوم ہوا کہ ... کی جانے اوسکی ... تو یہ حد ... اوسکے ...

اور جسکی اچھی ہونے کی توقع ہو تو اسطرح ماری کہ جسطرح حدیث میں مذکور ہوا چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے وعن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس نے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا یعنی اغلام پس مار ڈالو فاعل و مفعول کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** شرح السنہ میں ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ حد اغلامی کی پس ظاہر تر دو قولوں شافعی کا اور قول صاحبین کا یہ ہے کہ حد فاعل کی حد زانی کی ہے اگر ہو محصن سنگسار کیا جاوے اور اگر غیر محصن ہو تو سو دُرے مارے جاویں اور سال بھر تک نکال دیا جاوے مرد ہو یا عورت اور گئی ہے ایک قوم طرف اسکے کہ اغلامی سنگسار کیا جاوے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک و احمد نے اور دوسرا قول شافعی کا یہ ہے کہ قتل کیے جاویں فاعل و مفعول جیسے کہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے بیچ کیفیت قتل کے فرمایا دیوار اون کی کہ گرا دیا جاوے مکان اون دونوں پر اور بعضوں نے کہا کہ پھینکے اونکو پہاڑ پر سے جیسے کیا گیا ساتھ قوم لوط کے اور نزدیک ابی حنیفہ کے حد نہیں ہے لواطت میں بلکہ تعزیر ہے جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکھے تو ہوجاوے اور نقل کیا ہے کمال پاشا نے شرح صغیر میں کہ امر سپرد ہے طرف امام کے اگر چاہے تو قتل کرے اوسکو اگر عادت پکڑی ہو فاعل نے اوسکی اور اگر چاہے مارے اوسکو اور چاہے قید کرے اوسکو

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى بهيمة فاقتلوه واقتلوها معه قيل لابن عباس ما شان البهيمة قال ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيئا ولكن اراه كره ان يوكل لحمها او ينتفع بها وقد فعل بها ذلك رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی فعل بد کرے جانور سے پس قتل کرو اوس شخص کو اور اوس جانور کو ساتھ اوسکے کہا گیا واسطے ابن عباس کے کیا حال ہے اوس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکھتا ہے اور نہ اوس پر تکلیف ہے پس کیوں قتل کیا جاوے کہا ابن عباس نے کہ نہیں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں کچھ یعنی علت و حکمت ولیکن گمان کرتا ہوں حضرت کو کہ مکروہ جانا انہی یہ کہ کھایا جاوے گوشت اوسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اوسکے یعنی ساتھ دودھ اور پشم اور جننے اوسکی کی وجہ ذلک حال کے کیا گیا ہے ساتھ اوس جانور کے یہ فعل یعنی اوس جانور کے ساتھ یہ فعل کیا گیا نفع لیا جاوے بسبب اسکا کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** قتل کر اوس شخص کو یعنی مارو اوسکو مار نا سخت اور اوس جانور کو ساتھ اوسکے کہا بعضوں نے کہ حکمت اوس جانور کی مار ڈالنے میں یہ ہے کہ تا نہ پیدا ہو اوس سے حیوان بصورت انسان کی یا نہ لاحق ہو اوسکی صاحب کو رسوائی دنیا میں بسبب باقی رکھنے اوسکے کے اور شرح مظہر میں ہے کہ چاروں امام متفق ہیں اسپر کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے مارا جاوے اور قتل نہ کیا جاوے اور حدیث محمول ہے زجر و تشدید پر یا جانور بعضوں نے تو کہا اگر وہ کھایا جاتا ہے تو قتل کیا جاوے اور اگر کھایا نہیں جاتا ہے تو نہ قتل بسبب ظاہر حدیث کے اور عدم قتل واسطے نہی کی ہے کہ ذبح کرنے حیوان کی سے مگر واسطے کھانے اوسکے کے

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت خوف کی اوس چیز کا کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ڈرتا ہوں میں کہ بے صبری نہ کریں اور اس میں پڑیں یا یہ کہ یہ فعل نہایت سخت اوسکی ڈرتا ہوں میں کہ اوس میں پڑیں اور عذاب اوسکا سخت ہے

وعن ابن عباس ان رجلا من بني بكر بن ليث اتى النبي صلى الله عليه وسلم فاقر انه زنى بامراة اربع مرات فجلده مائة وكان بكرا ثم ساله البينة على المراة فقالت كذب والله يا رسول الله فجلده حد الفرية رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہ بنی بکر بن لیث میں سے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اقرار کیا کہ اوسنے یعنی زنا کیا ہے ساتھ ایک عورت کے چار بار یعنی چار مرتبہ پس مارے اوسکو دُرے اور تھا وہ شخص غیر محصن یعنی کوارا پھر طلب کیے حضرت نے اوس سے گواہ اوپر زنا کرنے عورت کے پس کہا عورت نے کہ جھوٹ بولتا ہے یہ قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ پس مارے حضرت نے حد تہمت کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** طلب کیے گواہ یعنی بعد اسکے اقرار کر چکا اور حد اوسپر قائم ہو چکی اور طلب کیا اوس عورت کو اوس سے گواہ عورت پر کہ اوسنے زنا کیا ہے جب گواہ کہ نہ لا سکا تو اوس عورت نے کہا کہ یہ جھوٹا ہے کہ مجھکو نسبت زنا کی کرتا ہے میں پاک ہوں اور اوس نے قسم خدا کی پس اوسکو حد ماری کہ وہ اسی اسی ہیں

وعن عائشة قالت لما نزل عذري قام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك فلما نزل من المنبر امر بالرجلين والمرأة فضربوا حدهم رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا جبکہ اترا عذر میرا یعنی آیتیں میری برأت کی پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس ذکر کیا اوسکا پس جب اترے منبر سے تو حکم کیا دو مردوں اور ایک عورت کو پس مارے گئے اوس کو حد نقل کی ابو داؤد نے ف حضرت عائشہ پر جنہوں نے تہمت لگائی تھی بہتان کا کہا تھا یا ... تہمت کی بات سے ... آیتیں انکی پاکی اور عصمت میں نازل ہوئیں چنانچہ وہ سورہ نور میں ہیں تب حضرت نبی منبر پر کھڑے ہو کر ... اور ذکر حد قذف کی ... حکم کیا ... مسطح اور حسان بن ثابت تھی اور ایک عورت کہ نام اوسکا حمنہ بنت جحش تھا ...

الفصل الثالث

عن نافع ان صفية بنت ابي عبيد اخبرته ان عبدا من رقيق الامارة وقع على وليدة من الخمس فاستكرهها حتى افتضها فجلده عمر ولم يجلدها من اجل انه استكرهها رواه البخاري روایت ہے نافع سے یہ کہ صفیہ بیٹی ابی عبید کی خبر دی انکو کہ ایک غلام غلاموں امیر المؤمنین کے سے جماع کیا ایک لونڈی سے کہ خمس غنیمت کے سے تھی ... جبر کیا اوس سے یہاں تک کہ ازالہ بکارت کا کیا پس ماری اوس غلام کو یعنی کوڑے حضرت عمر نے اور نہ مارا لونڈی کو اوس سبب سے کہ زبردستی صحبت کی تھی اوس غلام نے اوس لونڈی سے نقل کی یہ بخاری نے

وعن يزيد بن نعيم بن هزال عن ابيه قال كان ماعز بن مالك يتيما في حجر ابي فاصاب جارية من الحي فقال له ابي ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما صنعت لعله يستغفر لك وانما يريد بذلك رجاء ان يكون له مخرجا فاتاه فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله فاعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله حتى قالها اربع مرات قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك قد قلتها اربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم قال هل باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فامر به ان يرجم فاخرج به الى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة فجزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله بن انيس وقد عجز اصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال هلا تركتموه لعله ان يتوب فيتوب الله عليه رواه ابو داود

اور روایت ہے یزید بیٹے نعیم بن ہزال کے سے نقل کی اوسنے باپ سے یعنی نعیم سے کہا تھا ماعز بن مالک یتیم بیچ پرورش باپ میرے کے یعنی ہزال کے پس جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی سے قبیلہ کی ... باپ میرے نے کہ جا تو پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس خبر دے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہے تونے شاید کہ حضرت استغفار کریں تیرے لیے اور نہیں ارادہ کرتا تھا باپ میرا ساتھ اس کہنے کے مگر امید اسکے کہ ہو استغفار اسکے لیے ... یعنی غرض اسکی یہ تھی کہ وہ حضرت کے پاس جاوے اور حضرت حکم اوسکے سنگسار کرنیکا کریں جیسے کہ توہم کیا بعضوں نے پس آیا ماعز پاس اونکے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا ہے پس جاری کر مجھ پر حکم اللہ کا پس منہ پھیر لیا حضرت نے اوس سے پس پھر آیا وہ یعنی بعد غائب ہونے کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا ہے پس جاری کر مجھ پر حکم کہا اس بات کو چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہی تونے یہ بات چار بار یعنی چار بار تیرے اقرار کرنے سے زنا ثابت ہوا بتلا کس سے زنا کیا کہا فلانی سے فرمایا کیا تو نے اوسکے ساتھ سویا کہا ہاں فرمایا کیا اوسکے بدن سے بدن لگایا تونے کہا ہاں فرمایا کیا جماع کیا تونے اوس سے کہا ہاں پس حکم کیا کہ سنگسار کیا جاوے پس نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی پس جبکہ سنگسار کیا گیا پس پائی اوسنے ماریں پتھروں کی لگنی کی پس گھبرایا یعنی صبر نہ کیا پس نکلا دوڑتا ہوا یعنی اوس جگہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تھا پس ملا اوس سے عبد اللہ بن انیس اور حال یہ کہ عاجز آگئے تھے یاران اوسکے یعنی ساتھی اوسکے ... پس کھینچا واسطے اوسکے پائیہ اونٹ کا پس مارا اوسکو ساتھ اوسکے پس قتل کیا اوسکو پھر آیا عبد اللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا اوسکو ... پس فرمایا حضرت نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اوسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا یعنی اقرار سے پس قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی ... نقل کی ابو داؤد نے ف ... کہا ابن ہمام نے کہ حدیث صحیح میں ہے کہ سنگسار کیا ہم نے اوسکو یعنی ماعز کو ... لی گئی ہم اوسکو طرف بقیع غرقد کی ... تحقیق ہوئیں دونوں صحیحین میں اور یہ کہ ترمذی میں جو آیا ہے حکم کیا گیا اوسکو ... پس لایا گیا طرف سنگستان کے اور سنگسار کیا گیا ساتھ پتھروں کے ... جس وقت کہ بھاگا یہاں تک کہ پہنچا گیا طرف ... سنگسار کرنیکے یا توبہ ... سنگستان کی ... پس کسی اور نے ذکر کیا ...

سطے نیغرہ کا لہی آپس تطبیق دونوں حدیثوں کی ہو گئی م ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّبَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا اونمین زنا مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ قحط کے اور نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا اونمین رشوت مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتھ ہیبت کی نقل کی یہ احمد نے ف رشوت اوس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاوے بشرط اسکے کہ مدد کرے اوسکی حکم مین اور بعضون نے یہ قید لگائی ہے کہ اوس حکم مین ایسی مشقت ہو کہ اسقدر مال عرف مین اجرت دیتے ہون اوس پر جیسے کہ ایک بات بادشاہ کی آگے کہہ دینی اور سعی اور معین کرنی اور بغیر شرط کے ہو تو بھی رشوت نہین اور رشوت سے خوف اسلیے ہوتا ہے کہ حاکم جاری کرتا ہے حکم اپنا ادنی اور اعلی پر جبکہ پاک ہوتا ہے رشوت سے اور جبکہ آلودہ ہوتا رشوت میں تو خوفناک رہتا ہے م ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَهُمَا وَاَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا اور روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص کہ کرے کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہ رزین نے اور ایک روایت رزین کی مین ابن عباس سے ہے یہ کہ حضرت علی نے جلا دیا فاعل و مفعول کو یعنی حکم کیا انکی جلا دینے کا اور حضرت ابو بکر نے گرا دی اوپر دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرا دینے کا اوپر ف اور جامع صغیر مین ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ برا کہے اپنے باپ کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ برا کہے ماں کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ ذبح کرے جانور کو واسطے غیر اللہ کے اور ملعون ہے وہ شخص کہ تغیر کرے سرحد زمین کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ بدفعلی کرے جانور سے اور ملعون ہے وہ شخص کہ کرے عمل قوم لوط کا نقل کی یہ احمد نے ساتھ سند حسن کے ابن عباس سے م ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت نہین کرتا اللہ عز وجل طرف اوس شخص کے کہ بدفعلی کرے کسی مرد یا عورت سے اوسکے مقعد مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اونہوں نے کہا جو شخص کہ بدفعلی کرے چارپائے سے پس نہین حد اوسپر یعنی و لیکن تعزیر ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے سفیان ثوری سے بتحقیق اونہوں نے کہا اور حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے یعنی جو کہ ابن عباس کی حدیث پہلی فصل مین گذری اور وہ پہلی حدیث یہ ہے کہ جو شخص بدفعلی کرے چارپائے سے پس مار ڈالو اوسکو اور عمل اوسپر ہے نزدیک اہل علم کے یعنی اوسپر حد نہین ف اونہوں نے کہا یعنی بطریق مرفوع کے [illegible] م ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا کرو حدین اللہ کی نزدیک اور دور پر اور نہ پکڑے اور نہ مانع ہو تمکو بیچ جاری کرنے حکم اللہ کے ملامت ملامت کرنے والے کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف نزدیک اور دور سے یعنی نزدیک کی ناتے والے اور دور کی ناتے والے پر یا نزدیک سے مراد ہے ضعیف کہ نزدیک ہے ہونچنا اوس تک اور آسان ہے حکم کرنا اوسپر اور دور سے مراد قوی کہ دشوار ہے پہونچنا اوس تک اور دشوار ہے قائم کرنا حد کا اوسپر اور دوسرے معنی انسب ہین اسلیے کہ مراد یہ ہے کہ قائم کرو حد اللہ کی ہر ایک پر ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدون اللہ کے سے بہتر ہے برسنے مینہ چالیس رات سے تمام شہرون خدا کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے ابی ہریرہ سے ف اسلیے کہ جاری کرنا حد کا منع کرتا ہے خلق کو معاصی سے اور

نصیب ہے واسطے کسیکے۔ روانی آسمان کی بھی سبب ہے نزول برکات کا اور بیچ حقوق کے حدود اور سستی کرنا اونمین گناہ ہے
یہ سبب اوس کے گناہ ... کا ... اور بسبب گناہ کے ...
برسانا سبب ہے ... اوسکے ... اپنا ... **باب قطع السرقہ**
باب ہے بیچ بیان ہاتھ کاٹنے چور کے **ف** کہا طیبی نے قطع السرقہ مین اضافت اوس مفعول کی ... قطع اہل السرقہ اور سرقہ ساتھ فتح سین کے
اور کسر رے کی اور شرع مین اوسکو کہتے ہین کہ لیوے مکلف خفیہ مال غیر کا ... اوسکی ... اور اوس جگہ ...
... خواہ ... حفاظت مین ہو خواہ اوسکے پاس کوئی نگہبان ہو ... چاندی سونا ہو ... ذی رحم محرم کا ...
چوری نہیں کہنے کی اور اوسمین ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اور نصاب سرقہ کی ہمارے نزدیک دس درہم ہین ... نہیں آتا اور نزدیک شافعی کے چوتھا
دینار ہے اور تین درہم چاندی کے یا قیمت تین درہم کی ... اور دلیل انکی وہ حدیثین ہین کہ واقع ہوا ہے اونمین ہاتھ کاٹنا ... متعلق دینار کے چوتھائی
مین اور چوتھائی دینار او وقت مین تین درہم کا تھا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ دلیل ہماری یہ ہے کہ ... اکثر ... باب
سے بسبب جلد کرنے کے حدود مین ... کہ اول ہے شبہ عدم جنایت کا ہے اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لا قطع الا فی دینار او عشرۃ دراہم
اس باب مین یہ کہ کاٹنا ہاتھ کا بیچ زمانہ آنحضرت کی سپر کی قیمت مین تھا پس شافعیہ تو کہتے ہین کہ قیمت سپر کی تین درہم تھی اور شمنی نے کہا قیمت سپر کی اوس زمانہ مین
دس درہم تھی روایت کی ہے ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اور کافی مین نقل ہے کہ قیمت سپر کی کہ ہاتھ کاٹا گیا اوسکی چوری پر حضرت کی زمانہ مین دس
درہم کے تھی واللہ اعلم **الفصل الاول** عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقطع ید السارق الا بربع
دینار فصاعدا متفق علیہ روایت ہے عائشہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا مگر بیچ چوتھائی دینار کی یا زیادہ کی
کہ یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث پر عمل کیا ہے امام شافعی نے کہ چوتھائی دینار سے کم مین ہاتھ نہ کاٹا جاوے اور ملا علی قاری نے یہان خوب تفصیل سے لکھی ہین ...
دلیلین مذہب کی **وعن** ابن عمر قال قطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ید سارق فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراہم متفق علیہ روایت
ہے ابن عمر سے کہ کہا کاٹا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ چور کا یعنی دایان ہاتھ پہونچے سے بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اوسکی تین درہم تھی نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** کہا شمنی نے کہ یہ معارض ہے اوس روایت کی کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا تھی قیمت سپر کے دس درہم
اور اسی طرح ابن عباس اور عمرو بن شعیب سے بھی منقول ہے اور شیخ ابن الہمام نے بھی ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ڈھال کی دس درہم تھی اور
اسی طرح سے عینی شرح حاشیہ ہدایہ کے لکھا ہے اسی سبب حنفیہ نے دس درہم پر ہاتھ کا کاٹنا لکھا ہے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ ابن عمر کی
اجتہاد ہے کہا یہ خلاصہ ہے کلام حضرت شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری کا اور جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکھنی منظور ہو اونکی شرحین دیکھے **وعن**
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ ویسرق الحبل فتقطع یدہ متفق
علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا لعنت کرے اللہ چور کو کہ چراتا ہے بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اوسکا اور چراتا
ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لعنت کرنی گنہگارونکو ...
ایسا ہی کلام اللہ سے معلوم ہوتا ہے الا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور شخص معین کو لعنت کرنے مین جائز نہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کاٹنے ہاتھ کے بیچ تھوڑی چیز
کے ... اور یہ مشکل ہے ... جواب دیتے ہین ... کہتے ہین کہ ...
کی ہے کہ قیمت ... ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ ... اور رسی کشتی کی ... ہاتھ کو کاٹنا ابتدائے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا کہ ...

ہارت ہوسکو اسطرح ہوجاتی ہے کہ ہمیشہ چیز چرانے کی بُری چیز چرائی لگتا ہے اور سے ہاتھ کٹتا ہے یہ بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اشارہ کیا طرف ماوادر اور سلاطین کے کہ وہ سطرح کیا کرتے ہیں
بطریق سیاست کے نہ بطریق حد شرعی کی واللہ اعلم ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ
فِیْ ثَمَرٍ وَلَا کَثَرٍ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے میوہ کی کہ درخت پر لگا ہو اور نہ بیچ چرانے گابہہ سفید کھجور کے نقل کیا یہ مالک اور ترمذی
اور ابوداود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف** امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے کسی میوہ
تر و تازہ کی برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ خرمن میں کاٹ کر جمع کیا ہو اور اسپر قیاس کیا ہے گوشت
اور دودھ اور ایسی چیزوں کو کہ جلدی خراب و متغیر ہوجاویں اور اوروں نے واجب کیا ہے ہاتھ کاٹنے کو ان سب چیزوں میں اگر ہوں محرز اور یہی قول
ہے مالک اور شافعی کا اور جو چیزیں حقیر مباح ہیں دارالاسلام میں مانند لکڑی گھاس نرسل مچھلی پرندہ شکار ہرتال چونا وغیرہ کی نزدیک امام اعظم کی سبب بری
شئی کے ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ع ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْہُ شَیْئًا بَعْدَ اَنْ یُّؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اونہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہہ کہ حضرت پوچھے گئے میوہ لٹکے ہوئے درخت سے سے فرمایا جو شخص کہ چراوے اوس میں سے کچھ پیچھے اسکے کہ جگہ دیوے اوسکو خرمن پس پہونچے ڈھال کے مول کو پس اوسکے پر
ہے ہاتھ کاٹنا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** مقصود یہہ ہے کہ ہاتھ کاٹنا نہیں آتا بیچ میوے کی کہ لٹکتا ہو درخت پر اسلیئے کہ محرز نہیں ہی اور جب کاٹا گیا
درخت سے اور خرمن میں ڈالا گیا خشک ہونے کے لیئے تو اوس میں ہاتھ کاٹا جاوے بسبب محرز ہونے کے یہ حدیث دلیل ہے جمہور کی سوا حنفیہ کی کیونکہ جب تک خشک نہیں
ہوا میوہ اور اوس کو چرایا تو ہاتھ کاٹنا نہیں آتا نزدیک امام اعظم کے اور تقیید بعد ان یؤویہ الجرین کی خشک ہونے کی صورت میں ہے موافق عادۃ عرب کے جیسے کہ ثمر میں
قطع نہیں ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث کی فائدہ میں ہوچکا پس حنفیہ اسکا یہہ جواب دیتے ہیں کہ یہہ حدیث معارضہ کی گئی ہے ساتھ اس حدیث مطلق کی لا قطع
فی ثمر ولا کثر اور یہہ بھی فرمایا لا قطع فی الطعام یعنی نہیں ہاتھ کاٹنا آتا طعام میں کہ مہیا ہو کھانے کے لیئے مگر گیہوں میں اور شکر میں ہاتھ کاٹنا آتا ہے بالاتفاق اور اور بحث بھی
ہے ملا علی قاری نے لکھی ہے مرقات میں جو چاہے وہاں سے دیکھ لے ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ الْمَکِّیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِیْ حَرِیْسَۃِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاہُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِیْنُ فَالْقَطْعُ فِیْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ رَوَاہُ
مَالِکٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین مکی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کاٹنا آتا ہاتھ کا بیچ میوے لگے ہوئے درخت کی اور نہ بیچ جانور
چرنے والے پہاڑ کے پس جسوقت کہ ٹھکانا دیوے جانور کو ہی کو جگہہ بندھنی جانوروں کے اور جگہہ سوکھنے میوے کو خرمن پس ہاتھ کاٹنا ہے اوس مقدار میں کہ پہونچی قیمت ڈھال کو نقل کی
یہ مالک نے **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ حریسہ بمعنی مفعول کی ہے یعنی محروسہ جبل اور محروسہ جبل اوس جانور کو کہتے ہیں کہ چرتا ہو پہاڑ میں اور اوسکے کوئی حفاظت کرتا ہو
اور سکے چرانے میں ہاتھ کاٹنا اسلیئے نہیں آتا کہ محرز نہیں ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُنْتَہِبِ
قَطْعٌ وَمَنِ انْتَہَبَ نُہْبَۃً مَشْہُوْرَۃً فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے لوٹنے والے پر کاٹنا
ہاتھ اور جو شخص لوٹے لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکھتے ہوں پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقہ پر نقل کی یہ ابوداود نے **ف** لوٹنے والا اوسے کہتے ہیں کہ لیوے مال
کو بزور ... ہو اگرچہ بدتر ہے پوشیدہ لینے سے لیکن اوسکا ہاتھ نہیں کاٹنا آتا بسبب اطلاق ہونے کے اوپر چور کا اسلیئے کہ چور وہ ہے کہ خفیہ لے
وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلٰی خَائِنٍ وَلَا مُنْتَہِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى فِي شَرحِ السُّنَّةِ اَنَّ صَفوَانَ بنَ اُمَيَّةَ قَدِمَ المَدِينَةَ فَنَامَ فِي المَسجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ فَاَخَذَهُ صَفوَانُ فَجَاءَ بِهِ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَن تُقطَعَ يَدُهُ فَقَالَ صَفوَانُ اِنِّي لَم اُرِد هٰذَا هُوَ عَلَيهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبلَ اَن تَاْتِيَنِي بِهِ وَرَوَى نَحوَهُ ابنُ مَاجَةَ عَن عَبدِ اللهِ بنِ صَفوَانَ عَن اَبِيهِ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں اوپر خائن کے اور لوٹنے والے کے اور نہ اوچکے کے ہاتھ کاٹنا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں یہ کہ صفوان بن امیہ آئے مدینہ میں پس سو گئے مسجد میں اور سر کے نیچے رکھی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اونکی چادر پس پکڑا اوسکو صفوان نے اور لے آیا اوسکو پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس حکم فرمایا حضرت نے ہاتھ کاٹنے اوسکے کا بعد اقرار کرنے اوسکے کے یا ثابت ہونے اوسکے ساتھ گواہوں کے پس کہا صفوان نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا تھا اوسکا یعنی اوسکے لانے سے مجکو یہہ نہیں منظور تھا کہ آپ ہاتھ کاٹنے کا حکم کیجیے وہ چادر اسپر صدقہ ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون نہ تصدق کیا تو نے اور نہ بخشا تو نے پہلے اسکے کہ لاوے تو اوسکو میرے پاس اور روایت کی مانند اسکے ابن ماجہ نے عبداللہ بن صفوان سے نقل کی اونھون نے باپ اپنے سے اور دارمی نے ابن عباسؓ سے **ف** خائن اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کی اوسکو دیجاوے اور وہ لیلیوے ہو سہی اور دعوی کرے اوسکے ضائع ہونیکا یا منکر ہوجاوے کہ مجکو دی نہیں پس خائن کا ہاتھ کاٹنا اسلیے نہیں آیا کہ قصور ہے حرز میں یعنے حفاظت کامل نہیں چنانچہ ہدایہ میں بیان اسکا مفصل مذکور ہے اور لوٹنے والے اور اوچکے کا اسلیے نہیں ہاتھ کاٹنا آیا کہ خفیہ نہیں لیتے مال غیر کا چنانچہ اوپر بیان اوسکا مفصلا ہو چکا ہے کہا ابن ہمام نے کہ یہی مذہب ہے چارون اماموں کا اور سر کے نیچے رکھے چادر ہدایہ میں لکھا ہے کہ صحیح یہہ ہے کہ رکھنا ایک چیز کا نیچے سر کے حرز ہے اور کیون نہ تصدق کیا تو نے الخ یعنی پہلے تو نے کیون نہ معاف کیا اپنا حق اپنا نہ چھوڑ دیا اور اب میرے پاس قضیہ اسکا لایا اور میں نے حکم ہاتھ کا کاٹنے کا پس ہاتھ کاٹنا اوسکا واجب ہوا پس نہیں حق ہے واسطے تیرے اوسمین بلکہ یہہ حق اللہ کا ہے تیرے معاف کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ عفو جائز ہے پہلے اسکے کہ پہونچایا جاوے قضیہ اوسکا طرف حاکم کے کہا اوسکو طیبی وابن الملک نے اور کہا ابن ہمام نے کہ جب حکم کیا جاوے کسی شخص پر ہاتھ کاٹنے کا بسبب چوری کے پھر ہبہ کرے وہ چیز چور کو مالک اور سونپ دے اوسکو وہ چیز طرف اوسکے یا بیچ ڈالے اوسکو اوسکے ہاتھ تو نہ ہاتھ کاٹا جاوے اور کہا زفر اور شافعی اور احمد نے کہ کاٹا جاوے اور یہی ایک روایت ہے ابی یوسف سے اور مؤید ہے اوسکے حدیث صفوان کی اور جواب اسکا یہہ کہ یہہ حدیث ایک ہے تو اسی طرح سے کہ جیسے ذکر کی گئی اور حاکم وغیرہ کی روایت میں کچھ زیادہ آئی ہے پس ہوا اس زیادتی میں اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہے ۱۲ ع

وَعَن بُسرِ بنِ اَرطَاةَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقطَعُ الاَيدِي فِي الغَزوِ رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فِي السَّفَرِ بَدَلَ الغَزوِ اور روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ نہ کاٹے جاوین ہاتھ غزوہ میں نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابو داود اور نسائی نے مگر ابو داود اور نسائی نے کہا سفر میں بجائے غزوہ کے **ف** غزوہ میں کہا ابن ہمام نے کہ معنے نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا میدان میں جنگ کے دار الحرب میں اور شاید امام موجود نہین اوسکا ہے ولایت ہو اوسکا امیر لشکر کا اوس طرح اور حد بھی نہ قائم کیجاوین اوسپر گمان کیا ہے بعضے فقہا نے بسبب احتمال اسکے کہ غصہ میں پڑکے وہ ساتھ لاحق ہونے طرف دار الحرب کے اور بسبب خوف واقع ہونے تفرقہ اور سستی کی مجاہدین اور طیبی نے کہا کہ یہہ مذہب ابی حنیفہ کا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد ہاتھ نہ کاٹنے سے غزوہ میں یہہ ہے کہ اگر چرایا کچھ غنیمت کے مال میں سے پہلے تقسیم ہونے کے تو ہاتھ نہ کاٹے اسلیے کہ اوسکا اوسمین حق ہے اور کہا طیبی نے کہ حکم جو ذکر کیا گیا ہے دوسری روایت میں مطلق محمول کیا جاوے مقید پر سفر جہاد پر ہے ۱۲

وَعَن اَبِي سَلَمَةَ عَن اَبِي هُرَيرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّارِقِ اِن سَرَقَ فَاقطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ اِن سَرَقَ فَاقطَعُوا رِجلَهُ ثُمَّ اِن سَرَقَ فَاقطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ اِن سَرَقَ فَاقطَعُوا رِجلَهُ رَوَاهُ فِي شَرحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سلمہ سے کہ نقل کی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کے حق میں اگر چوری کرے کاٹو ہاتھ اوسکا یعنے داہنا پھر اگر چوری

کاٹو پھر کاٹا گیا بایاں پیر اگر چرائے پس کاٹو ہاتھ اوسکا یعنی بایاں پیر اگر چرائے پس کاٹو پاؤں اوسکا یعنی بایاں نقل کی یہ صاحب شرح السنہ نے **ف** بیان ہے
ہاتھ کا پھر بایاں پاؤں پھر توبہ کرے تو بہتر ہے ورنہ یہ حکم ہے اور بائیں پاؤں کٹنے میں تیسرے اور چوتھے بار اختلاف کیا ہے علماء نے امام شافعی کہتے ہیں کہ کاٹا جاوے
اس حدیث کے اور ہمارے نزدیک اگر چوری کرے تیسری بار تو نہ کاٹا جاوے بلکہ قید کیا جاوے قید خانہ میں یہاں تک کہ مر جاوے یا توبہ کرے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ اجماع ہوا صحابہ کا
اور یہ حدیث تو محمول ہے سیاست پر اور طحاوی نے اس حدیث پر طعن کیا ہے اس حدیث پر کہ نہیں ثابت ہوا قضایا صحابہ کو تلاش کیا مگر کچھ اس میں نہ پایا
اور یہ بہت ہی مخالف حدیث ہی طلاسہ و سب احادیث سے انکار کرتے ہیں جیسے کہ عینی اور عنایہ ہدایہ میں مذکور ہے اور کہا ہم نے ذکر پاؤں کٹنے سے کہ نا جاوے تردد کیا کرے
علم ہے **وعن** جابر قال جيء بسارق إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال اقطعوه فقطع ثم جيء به الثانية فقال اقطعوه فقطع ثم جيء
به الثالثة فقال اقطعوه فقطع ثم جيء به الرابعة فقال اقطعوه فقطع فأتي به الخامسة فقال اقتلوه فانطلقنا به فقتلناه ثم
اجتررناه فألقيناه في بئر ورمينا عليه الحجارة رواه أبو داود والنسائي وروي في شرح السنة في قطع السارق عن النبي صلى الله عليه وسلم اقطعوه
ثم احسموه روایت ہے جابر سے کہ لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا کاٹو ہاتھ اوسکا یعنی داہنا پس کاٹا گیا پھر لایا گیا دوسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایاں
اوسکا پیر کاٹا گیا پھر لایا گیا تیسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایاں ہاتھ اوسکا پس کاٹا گیا پھر لایا گیا چوتھی بار پس فرمایا کاٹو یعنی داہنا پاؤں اوسکا پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا پانچویں بار پس فرمایا مار ڈالو
اوسکو پس لے گئے ہم اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پھر کھینچا ہم نے اوسکو اور ڈالا کنوئیں میں اور پھینکے ہم نے پتھر اوپر اوسکے نقل کیا ابوداود اور نسائی نے اور نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں کہ ہاتھ چور کے کاٹنے میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کاٹو اوسکا ہاتھ پھر داغ دو اوسکو **ف** یعنی تاکہ خون بند ہو جاوے اور کہا بعضوں نے کہ نہیں جانا ہمیں کسی فقیہ کو کہ مباح رکھا ہو مار ڈالنا چور کا اگرچہ مکرر چوری کرے اور کہا بعضوں نے کہ یہ حدیث
منسوخ ہے ساتھ حدیث لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلث کی اور بعضوں نے کہا کہ قتل اوس چور کا بطریق سیاست کے تھا امام کو پہنچتا ہے کہ اجتہاد کرے بیچ تعزیر مفسدوں کے اور جس طرح چاہے سزا دے اور
بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مرتد ہونا اوسکا اور اوسکا خون مباح کیا خلاف اوسکا اور حکم کیا ساتھ قتل اوسکے اور بعضوں نے کہا اور یہ ہے کہ عمل کیا جاوے اسپر کہ وہ حلال جانتا
تھا چوری کا اور مصر ہونا ہے اس پر اور بعد اسکے اوس نے اسلام سے منہ موڑا اگر مسلمان ہوتا تو کیسے کرڈالا اوسکا کوئیں میں مباح ہوتا واللہ اعلم **وعن** فضالة بن عبيد قال أتي رسول الله
صلى الله عليه وسلم بسارق فقطعت يده ثم أمر بها فعلقت في عنقه رواه الترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجة اور
روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک چور پس کاٹا گیا ہاتھ اوسکا یعنی حضرت کے حکم سے پھر حکم فرمایا واسطے ہاتھ اوسکے کے کہ لٹکایا جاوے
اوسکی گردن میں پس لٹکایا گیا اوسکی گردن میں یعنی تا عبرت ہووے اور لوگوں کو نقل کیا ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہے امام شافعی
اور احمد سے کہ سنت ہے ہاتھ لٹکانا چور کا چور کے گلے میں اور ہمارے نزدیک یہ موقوف ہے امام پر اگر مناسب جانے تو لٹکاوے اور سنت نہیں اسلیے کہ نہیں ثابت ہوا ہے حضرت
کو ہر کا ہاتھ کاٹا ہوا اوسکے گلے میں لٹکایا ہو تمام **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سرق المملوك فبعه
ولو بنش رواه أبو داود والنسائي وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ چرا دے غلام پس بیچ ڈال اوسکو اگرچہ بیس درم کو
نقل کیا ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** نش ساتھ نون اور شین معجمہ کے نصف اوقیہ یعنی بیس درم کو کہتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ بیچ ڈال اوسکو اگرچہ تھوڑے
مول کو بکے اسلیے کہ وہ عیب ہے اور مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر غلام چوری کرے تو ہاتھ اوسکا کاٹا جاوے بھگوڑا ہو یا غیر بھگوڑا اور حنفیہ کے نزدیک
اگر چرا دے ایک خاوند بیوی میں سے مال دوسرے کا یا غلام مال لڑکا ہی کے میں سے یا بیوی مالک اوسکی کی یا خاوند مالک اوسکے کا تو ہاتھ کاٹا جاوے گا نہ ہاتھ اوسکا واسطے لوگوں کے
داخل ہونے میں عادتہ بیس خلل پڑا امر میں تمام **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشة قالت أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بسارق
فقطعه فقالوا ما كنا نراك تبلغ به هذا قال لو كانت فاطمة لقطعتها رواه النسائي روایت ہے عائشہ سے کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتھ کاٹنے کا لوگوں نے عرض کیا صحابہ نے کہ نہ تھے ہم گمان کرتے آپ کو حکم فرماوینگے اس چور کے لیے ہاتھ کاٹنے کا یعنی بلکہ گمان کرتے تھے

ہر گز رحم کرو گے تم اوپر جسکا دور ہو مصر ثقت تماشل قراتی ہو اور ایسا کہ اسکے حضرت نے فرمایا اگر ہے فاطمہ البتہ کاٹتا میں ہاتھ اوسکا نقل کیا یہ نسائی نے ف
مسل حضرت کے مراد کیا یہ ہے کہ یہ حق اللہ تعالیٰ کا ہے واجب ہے مجھ پر بھی نہیں کہ میں چشم پوشی نہیں کرسکتا اگر بالفرض یہ فعل میرے جگر پارہ سے صادر ہوتا تو
اوسکا بھی ہاتھ کاٹتا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر کے غلام اپنا اور کہا
کہ کاٹو تم ہاتھ اسکا اسلیے کہ اسنے چرایا ہے آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر نے نہیں ہاتھ کاٹنا اسپر ہے خدمت گار تمہارا لی چیز تمہارے نقل کی یہ
مالک نے ف اگرچہ حضرت عمر نے اشارہ کیا ساتھ اسکے علت نہ کاٹنے کے اور وہ وجود اذن کا ہے ساتھ آنے کے تمہارے پاس بے احراز نہ رہا اور یہی وجہ ہے
ہمارے امام اعظم کا بخلاف اور اہل علم کے ح وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا
رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور
روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابوذر کہا مینے حاضر ہوں یا رسول اللہ اور فرمان بردار ہوں فرمائیے کیا فرماتے
ہیں آپ فرمایا کیا کریگا تو جسوقت کہ پہنچیگی لوگوں کو موت یعنی وبا یعنی بھاگے گا تو موت سے یا صبر کریگا ہوگا گھر یعنی قبر اوسوقت میں بدلی خادم کی یعنی
اتنی کثرت سے موت ہوگی اوسوقت کہ جگہہ قبر کی خریدی جاویگی ساتھ قیمت غلام کی کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتے ہیں معنی میں نہیں جانتا کہ حال میرا
کیا ہوگا اوسوقت میں صبر کرونگا یا بھاگ جاونگا فرمایا لازم ہے تجپر صبر کہا حماد بن ابی سلیمان نے کہ کاٹا جاوے ہاتھ کفن چور کا اسواسطے کہ داخل ہوا
میت پر اوسکے گھر میں نقل کیا یہ ابوداود نے ف یعنی آنحضرت نے قبر کو بیت کہا پس قبر حرز ہوئی جیسے کہ گھر ہوتا ہے اگر کچھ گھر سے چراوے تو ہاتھ کاٹا جاتا ہے
پس اسی طرح چاہیے کہ کفن چور کے بھی ہاتھ کاٹا جاوے لیکن یہ دلیل پکڑی حماد نے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ضرور نہیں کہ جس جگہہ پر اطلاق بیت کا ہو وہ حرز بھی ہو
کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ اگر کوئی چراوے کچھ ایسی بیت سے کہ نہ ہو اوسکے لیے دروازہ اور نہ نگہبان تو نہیں کاٹا جاتا ہاتھ بالاتفاق کہا ابن ہمام نے کہ نہیں
ہاتھ کاٹا جاتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی اور کہا ابو یوسف اور تینوں اماموں نے کہ اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور باقی تحقیق اس مقام کی مرقاۃ
میں دیکھنی چاہیے ح ح

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

باب بیچ بیان سفارش کرنے کے بیچ مقدمہ حدود
ف یعنی یہ باب ہے درخواست کرنے کے گزشتہ قائم کرنے حد کے سے ح

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا
أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ
إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ
مِنْ حُدُودِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا
سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ
فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ روایت ہے عائشہ سے
یہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو کہ قریش سے تھے فکر میں ڈالا حال عورت مخزومیہ کے نے کہ چوری کی تھی یعنی اور وہ اسباب عاریۃ لیکر منکر بھی ہو جاتی
اور حضرت نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تھا پس کہا آپس میں کہ کون کلام یعنی سفارش کرے اوسکے مقدمے میں بیچ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

اس کرنا لگے کی سفارش کرے گا سوا ہے اسامہ بن زید کے پیارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی پس کلام کیا اونہوں نے اسامہ سے پہر کلام کیا اسامہ نے حضرت سے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتا ہے تو بیچ حد کی اللہ کی حدوں سے پہر کھڑے ہوئے حضرت اور خطبہ فرمایا پہر فرمایا یعنی اثنائی خطبہ میں
بعد حمد و ثنا کے کہ نہیں ہلاک کیا اون لوگوں کو کہ تہے پہلے تمسے مگر اسنے کہ وہ تہے جسوقت چراتا درمیان اونکی کوئی شریف یعنی قوی چہوڑ دیتے اوسکو یعنی نہیں
قائم کرتے حد کے اوپر اور جسوقت چراتا اونمیں کوئی غریب جاری کرتے اوسپر حد اور قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چراوے تو البتہ کاٹوں میں ہاتھ اوسکا نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ تہی ایک عورت مخزومیہ لیتی عاریۃً یعنی اسباب لوگوں سے اور منکر ہو جاتی
تہی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کاٹنے ہاتھ اوسکے کے پس آئی لوگ اوس عورت کی اسامہ کے پاس اور کلام کیا اسامہ سے پہر کلام کیا اسامہ نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ اوس عورت کے پہر ذکر کی مسلم نے یا روایت کرنیوالے نے عائشہ سے حدیث مانند اوس چیز کے کہ گذرے **ف** مخزومیہ منسوب ہے طرف
مخزوم کی کہ قبیلہ ہے قریش میں سے اور منکر ہونا اگر کہا جاوے کہ بسبب انکار کے ہاتھ کاٹنا نہیں آیا ہے جواب یہ ہے کہ یہ ذکر انکار کا واسطے معلوم کرنے حال اوس عورت
کی ہے کہ یہ حال کرتی تہی اور کاٹنا ہاتھ کا بسبب چوری اوسکی کے تہا جیسے کہ حدیث متفق علیہ میں اوپر گذرا اس تقدیر پر ہے فرقت کہا جو عورت کہ نہیں دیا
کام اپنا اوسکا کہ مکر جاوے عاریۃ کی چیز لیکر اور کہا احمد اور اسحق نے کہ واجب ہے ہاتھ کاٹنا اوسمیں بہی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش
کرنی حدمیں بعد پہنچنے قضیہ اوسکے کے پاس امام کی بسبب اس حدیث کی اور اجماع ہے اسپر کہ حرام ہے سفارش کروانی اوسمیں اور پہلے پہنچنے قضیہ کے پاس
امام کی اجازت دی ہے سفارش کی اکثر علما نے جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوے اوسکے صاحب شر اور ایذا دینے والا لوگوں کو اور وہ گناہ کہ واجب ہے اوسمیں
تعزیر جائز ہے سفارش کرنی اور سفارش کروانی اوسمیں برابر ہے کہ پہنچا قضیہ امام پاس یا نہ پہنچا اسلیے کہ یہ سفارش آسان ہے بلکہ مستحب ہے اگر نہو وہ جسکی سفارش

کیجاوے ایذا دینے والا

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ فَقَدْ ضَادَّ اللهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللهِ حَتَّى يَنْزِعَ وَمَنْ
قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مَنْ أَعَانَ عَلَى
خُصُومَةٍ لَا يَدْرِي أَحَقٌّ أَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِي سَخَطِ اللهِ حَتَّى يَنْزِعَ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے جو شخص
کہ مائل ہو سفارش اوسکی نزدیک حد کے حدوں اللہ کی سے یعنی منع کرے بسبب سفارش اپنی کے حد کو پس تحقیق ضد کی اوسنے اللہ سے یعنی مخالفت کی اراوہ کی اسلیے کہ
اوسکا قائم کرنا ہے حد کو اور جو شخص کہ جہگڑا کرے بیچ باطل کے یعنی ناحق حال آنکہ جانتا ہے اوسکو کہ باطل ہے ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب اللہ کے یہانتک کہ باز آوے اوس اور جس شخص نے
کہا بیچ حق مومن کے وہ کہ نہیں اوسمیں یعنی عیب نقصان رکہے گا اوسکو اللہ تعالی بیچ کیچڑ پیپ لہو دوزخیوں کے یہانتک کہ نکلے اوس چیز سے کہ کہا ہے یعنی اوس گناہ سے
ساتھ توبہ کے یا پاک ہووے اوس سے ساتھ بہوگ لینے عذاب کی کہ مستحق اوسکا ہوا ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے اور بیچ روایت بیہقی کے شعب الایمان میں ہے
جو کوئی مدد کرے ایک جہگڑے میں کہ نہیں جانتا کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب الہی کے ہے یہانتک کہ باز آوے وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى فَأَعَادَ عَلَيْهِ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَعْتَرِفُ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ هَكَذَا وَجَدْتُ فِي الْأُصُولِ الْأَرْبَعَةِ وَجَامِعِ
الْأُصُولِ وَشُعَبِ الْإِيمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ وَفِي نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ
روایت ہے ابی امیہ مخزومی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی اوسکے ساتھ کوئی چیز یعنی

[illegible] کہا حضرت نے [illegible]

[illegible] حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible]

[illegible] مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ف [illegible] اگرچہ ابو مرثد بھی صحابی ہے لیکن [illegible]

حضرت [illegible] سعود حضرت کا [illegible]

شافعی [illegible] استغفار کا حکم کیا [illegible]

پاک کرنیوالی [illegible] **باب حد الخمر** یہ باب ہے بیان حد [illegible] **ف** [illegible]

کتاب سنت کے اور اجماع کے [illegible] **ف** [illegible]

[illegible] اگرچہ [illegible] دو گواہ [illegible]

[illegible] ابی یوسف [illegible] چالیس غلام [illegible]

[illegible] اقرار کیا [illegible] گواہی دی دو شخصوں نے [illegible]

[illegible]

الفصل الاول عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ اَرْبَعِيْنَ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنے کا [illegible]

[illegible] ابو بکر نے چالیس کوڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں انس سے یوں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] چالیس **ف** پہلی روایت میں [illegible]

[illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] **وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ يُؤْتٰى بِالشَّارِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ اِلَيْهِ بِاَيْدِيْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِيَتِنَا حَتّٰى كَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰى اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِيْنَ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا لایا جاتا تھا شرابی [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

خلافت ابی بکر [illegible] خلافت حضرت عمر [illegible]

[illegible] حضرت عمر [illegible] نقل کی یہ بخاری نے **ف** [illegible]

[illegible] چالیس [illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible] **الفصل الثاني** عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ وَفِي أُخْرَى لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيدُ إِلَى قَوْلِهِ فَاقْتُلُوهُ ۔ روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب مارو اسکو پھر
پس اگر عود کرے اور پیوے چوتھی بار پس قتل کرو اسکو کہا جابر نے پھر لایا گیا پاس حضرت کے بعد اس حدیث کے ایک شخص کہ تحقیق پی تھی شراب بیچ چوتھی بار کے پس
مارا اسکو اور نہ قتل کیا اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابوداود نے قبیصہ بن ذویب سے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابوداود کی اور بیچ اور روایت
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی ایک جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انمیں سے ابن عمر اور معاویہ اور ابوہریرہ اور شرید ہیں قول انکے فاقتلوہ
تک ہے یعنی انکی روایت میں تمام انکا نہیں ہے **ف** پس قتل کرو مراد یہ ہے کہ بہت مارو بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کے تھا اور بعضوں نے
کہا یہ حکم ابتدائی اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور پس نہ قتل کیا اسکو اس سے معلوم ہوا حکم قتل کرنیکا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تھا یا منسوخ
ہوا ساتھ اس حدیث کی اور نقل کیا نووی نے ترمذی سے کہ کہا نہیں ہے میری کتاب میں کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہو امت نے اوپر ترک کرنے
عمل کی اوسپر مگر حدیث جمع صلوتین کی بغیر خوف اور مینہ کی اور حدیث قتل کرنے شراب پینے والے کی چوتھی بار میں ۱۲ ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ الْأَزْهَرِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ فَمِنْهُمْ
مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ازہر سے کہ کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسوقت کہ لایا گیا ایک شخص روبرو حضرت کے کہ پی تھی شراب پس فرمایا آدمیوں کو کہ مارو اسکو انمیں سے بعضوں نے
مارا اسکو ساتھ جوتیوں کے اور بعضوں نے مارا لکڑی سے اور بعضوں نے مارا ساتھ سنٹیوں کھجور کے کہا ابن وہب نے کہ راوی حدیث کا ہے
مراد رکھتی تھی عبدالرحمن ساتھ میتخہ کے سنٹی ہری کھجور کے پھر لی حضرت نے مٹی زمین میں سے پس پھینکا اوسکو اوسکے منہ پر نقل کی ابوداود نے
ف مٹی پھینکی اوسکی حقارت کے لیے کہ مرتکب ایسی فعل شنیع کا ہوا ۱۲ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ
يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا
لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَلٰكِنْ قُولُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا حضرت نے کہ مارو اسکو پس بعضی ہم میں سے مارنے والے تھے اوسکو اپنے ہاتھ سے اور بعضے ساتھ کپڑے اپنے
کے یعنی لپیٹ کر اور بعضے ساتھ پاپوش اپنی کے پھر فرمایا تنبیہ کرو اور مارو اسکو زبان سے پس متوجہ ہوئے لوگ اوسپر کہنے لگے نہ پرہیز کیا تو نے
اللہ کی مخالفت سے اور نہ ڈرا تو خدا کی عذاب سے نہ حیا کی تو نے رسول اللہ سے یعنی ترک متابعت انکی سے یا سامنے آنے انکے سے پھر کہا بعضے لوگوں نے
رسوا کرے تجکو اللہ یعنی آخرت میں یا دنیا اور آخرت میں فرمایا نہ کہو تم اسطرح سے نہ مدد دو اوسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الٰہی بخش تو اسکو یعنی گناہ سے
اوسکے اور رحم کر اوسپر یعنی ساتھ توفیق طاعت کی یا بخش اسکو دنیا میں اور رحم کر اوسپر عقبیٰ میں نقل کی یہ ابوداود نے **ف** زبان سے جو تنبیہ
کرنیکو حضرت نے فرمایا تو ظاہر امر استحباب کے لیے ہے بخلاف اول کے وہ ایجاب کے لیے ہے اور نہ مدد دو اوسپر یعنی اسطرح کی دعا
نہ کرو اسلیے کہ جب رسوا کریگا اسکو رحمٰن تو غالب آویگا اوسپر شیطان یا اسلیے کہ جب سنیگا وہ یہ تو نا امید ہوگا اللہ کی رحمت سے اور منہمک ہوگا
... باعث ہوگا اسکو غضب لجز اس میں ہوگی دعا سبب مدد اوسکی کا نہیں ولیکن کہو یعنے اول یا اب بتقاضا ہر ہے اسلیے کہ مطلوب اول میں عار

والسے بہت اور وہ غیر مناسب ہے ساتھ قول انکی کے اللہم اغفر لہ ۔ ع ۔ وعن ابن عباس قال شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق
بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی دار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک
وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشیء رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا پی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پس ملاقات کیا گیا اس حال مین
کہ جھومتا چلتا تھا راہ میں یعنی جیسے کہ عادت شراب خوارون کی ہوتی ہے پس پکڑ لائی اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب برابر ہوا عباسؓ
کے گھر کی چھوٹ گیا اور گیا حضرت عباسؓ کے پاس اور چمٹ گیا اونسے یعنے واسطے سفارش اور پناہ چاہنے کی پس ذکر کی گئی یہ بات روبرو حضرتؐ کے
پس ہنسی اور فرمایا آیا کیا اوس شخص نے یہ اور نہ حکم فرمایا حضرتؐ نے اوسکے حق مین کچھہ نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا
اور نہ تعزیر دینے کا اسلیے کہ پینا شراب کا اوسکی اقرار سے اور گواہی عادلون کی سے ثابت نہوا اور راہ مین جھومتے چلنے سے ثابت ہونا سکر کا کہ باعث
حد ہو لازم نہیں آتا ۔ ح ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عمیر بن سعید النخعی قال سمعت علی بن ابی طالب یقول ما کنت
لاقیم علی احد حدا فیموت فاجد فی نفسی منہ شیئا الا صاحب الخمر فانہ لو مات ودیتہ وذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لم یسنہ متفق علیہ روایت ہے عمیر بن سعید نخعی سے کہ کہا سنا مینے علی بن ابی طالبؓ سے کہتے تھے کہ نہیں مین کہ جاری کرون کسی پر حد پھر مر جاوے وہ
یعنی بسبب حد مارنے کے پس پاؤن مین اپنے دل مین اوسکے مرنے سے کچھہ یعنی غم اسلیے کہ بحکم شرع ہے اور وہ جگہہ رحم وشفقت کی بھی نہین مگر پینے والا
شراب کا پس تحقیق وہ اگر مر جاوے یعنی بسبب مارنے کوڑون کی زیادہ چالیس سے تو دیت اوسکی بھر دونگا مین اور یہ اس سبب سے ہے کہ پیغمبر خدا نے نہین مقرر کی
ہے حد اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی معین نہین کر دی ہے حد شراب کی کہ اتنی ہی کوڑی مارنے چاہییں اگرچہ بعضے حد تو نہین چالیس یا
مانند چالیس کے واقع ہوئی ہین پس چونکہ مین اسی مارون اور وہ مر جاوے تو ڈرتا ہون کہ شاید زیادتی بہ نسبت میرے ثابت ہو پس اس جہت سے دیت دونگا
اور اجماع ہے علما کا اوپر اسکے کہ جسپر حد واجب ہو اور حد لگی اور وہ مر جاوے تو دیت اوسکی دینی نہین آتی اور حضرت علیؓ سے یہ بات بنا بر احتیاط کی تھی
اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کے حضرت عمرؓ سے کہ اسی درّے مجھہ کو بہتر ہین نزدیک میرے ۔ ح ۔ وعن ثور بن زید الدیلی قال ان عمر استشار
فی حد الخمر فقال لہ علی اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر واذا سکر ہذی واذا ہذی افتری فجلد عمر فی حد الخمر
ثمانین رواہ مالک اور روایت ہے ثور بن زید دیلی سے کہ کہا تحقیق حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا یعنی صحابہ سے بیچ تعیین حد شراب کے پس کہا واسطے اونکے
حضرت علیؓ نے کہ رائے میری یہ ہے کہ مارو اوسکو اسی درّے اسلیے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہے شراب مست ہو جاتا ہے اور جسوقت مست ہوتا ہے ہذیان بکتا ہے
اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہے بہتان لیتا ہے پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے بیچ مارنے حد شراب کے اسی درّے کا نقل کی یہ مالک نے ف بہتان لیتا ہے یعنے افترا کرتا ہے محصنات پر سا
راکے پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہے اور حد قذف کی اسی درے ہین اور حکم اعتبار اغلب کے ہے پس حضرت عمرؓ نے اسی درے مارے حد شراب مین
حضرت علیؓ کے کہنے سے اور اجماع کیا صحابہ نے اسپر ۔ ح ۔

باب ما لا یدعی علی المحدود

باب ہے اوس چیز کا کہ دعا بد نہ کی جاوے
اوسپر کہ حد مارا جاوے ف جیسے کہ ایک شخص نے حضرتؐ کے سامنے شراب پینے والے کو کہا اخزاک اللہ اور حضرتؐ نے منع فرمایا کہ یون نہ کہو اور مغفرت
اور رحمت چاہو ۔ ح ۔ **الفصل الاول** فصل پہلی عن عمر بن الخطاب ان رجلا اسمہ عبد اللہ یلقب حمارا کان یضحک النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جلدہ فی الشراب فاتی بہ یوما فامر بہ فجلد فقال رجل من القوم اللہم
العنہ ما اکثر ما یؤتی بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوہ فواللہ ما علمت انہ یحب اللہ ورسولہ رواہ البخاری
روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ ایک شخص نام اوسکا تھا عبد اللہ لقب کیا جاتا تھا حمار یعنی گدہا بسبب بیوقوفی کے ہنساتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تحقیق حضرتؐ

کہ مدارے تھے اسکو یعنی ایکبار بسبب پینے شراب کے پس لایا گیا وہ ایک دن پس حکم کیا واسطے اسکے نوبت مارنیکا پس درّے مارا گیا پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے یا الٰہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہے اسکو یعنی بسبب پینے شراب کے پس فرمایا حضرتؐ نے نہ لعنت کرو اسکو قسم ہے خدا کی وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یہ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول اوسکے کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے کہ کسی گنہگار کو بالخصوص لعنت کرے یہ بھی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب قرب الٰہی کے ہے پس نہیں جائز ہے لعنت کرنی محب خدا اور رسول کو اسلیے کہ لعنت کی معنی ہیں دور کرنا رحمت الٰہی سے ہے ع ✤ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْهِ الشَّیْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا لایا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کہ پی تھی شراب اوس نے فرمایا مارو اسکو پس بعضے ہم میں سے مارنے والے تھے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بعضے ہم میں سے مارنیوالے تھے ساتھ پاپوشوں اپنی کے اور بعضے مارنے والے تھے ساتھ کپڑے اپنے کے پس جب پھرا وہ شخص کہا بعضوں نے کہ رسوا کرے تجھکو اللہ فرمایا نہ کہو اسطرح نہ مدد دلاؤ اوس پر شیطان کی نقل کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِیُّ اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِی الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰی غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِیْ ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِی الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِیْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰی مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ يَاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور گواہی دی یعنی اقرار کیا نفس اپنی پر یہ کہ جماع کیا ایک عورت سے بطریق زنا کے چار بار یعنی اقرار کیا اسکا چار بار یعنی چار مجلسوں میں ہر بار منہ پھیرتے تھے حضرت اوس سے یعنے واسطے ساقط ہونے حد کے پس متوجہ ہوئے پانچویں بار میں فرمایا کیا صحبت کی تو نے اوس سے کہا کہ ہاں فرمایا صحبت کی تو نے یہانتک کہ غائب ہوا وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اوسکے یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کہا اوس نے کہ ہاں فرمایا جیسے غائب ہو جاتی ہے سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کنوین میں کہا کہ ہاں فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے زنا کہا کہ ہاں کیا میں نے اوس عورت سے بر وجہ حرام وہ کہ کرتا ہے مرد اپنی بیوی سے حلال فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہے ساتھ اس کہنے کے کہا کہ ارادہ رکھتا ہوں میں یہ کہ پاک کرو تم مجھکو گناہ مذکور سے بسبب قائم کرنے حد کی پس حکم فرمایا حضرتؐ نے پس سنگسار کیا گیا پھر سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو اپنی یاروں میں سے کہ کہتا ہے ایک انمیں سے واسطے یار اپنے کی کہ دیکھ طرف اس شخص کی کہ پردہ پوشی کی تھی اللہ نے اسپر نہ چھوڑا اوسکو نفس اوسکے نے یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنے کتے کے پس چپ رہے حضرتؐ دونوں کی طرف سے اور کچھ نہ فرمایا پھر چلے ایک ساعت یہانتک کہ گذرے ایک مری ہوئی گدھی پر کہ لوٹ رہے تھے پانوں اپنا یعنی بسبب بہت پھول جانے کی پس فرمایا حضرتؐ نے کہاں ہے فلانا اور فلانا یعنی پوچھا اون شخصوں کو جنھوں نے غیبت ماعز کی کی تھی بسبب سنگسار ہونے کے پس کہا دو شخصوں نے کہ ہم ہیں وہ دونوں یا رسول اللہ پس فرمایا اترو اور کھاؤ گوشت اس مردار سے پس عرض کیا اون دونوں نے اے پیغمبر خدا کون کھاتا ہے اس سے یعنی یہ لائق کھانیکے نہیں ہمکو کیوں فرماتے ہیں آپ اسکے کھانیکو فرمایا

جو کوئی آبرو ریزی کی نسبت بھائی اپنے کی البتہ سخت تر ہے کھانے اس کے سے کیسی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق وہ اب
البتہ بیچ نہروں بہشت کے ہے غوطے مارتا اور نقل کی یہ ابوداود نے ۔ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کرے کوئی
گناہ کہ موجب حد کا ہو اور قائم کی جاوے اوپر اوس کے حد اوس گناہ کی یعنی مثلاً زنا کیا اور درّے مارے گئے یا چوری کی اور ہاتھ کٹا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی اوس گناہ کی ہے نقل کی یہ شرح سنۃ میں وَعَنْ
عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ
فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو شخص
کہ پہنچے حد کو یعنی گناہ کو کہ اوپر حد معین ہے پس جلدی دی گئی سزا اوسکی دنیا میں یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اوسپر پس سزا نہیں دیا جاویگا آخرت میں پس بیشک
اللہ تعالیٰ عادل تر ہے اس سے کہ دوبارہ دے سزا اپنے بندے کو آخرت میں اور جو شخص کہ پہنچا حد کو اور ڈھانکا اوسکو اللہ نے اوسپر اور معاف کیا
اوس سے پس اللہ تعالیٰ کریم تر ہے اس سے کہ دوبارہ کرے مواخذہ بیچ ایک چیز کی کہ معاف کیا ہو اوس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ف ڈھانکا اسکو اللہ نے اوسپر اسطرح کہ توبہ کی اوسنے گناہ سے اور جمہور اسپر ہیں کہ پردہ پوشی کرنی تب ہی اپنی نفس پر اور توبہ کرنا اوسکی
اسی سبب سے بہتر ہے ظاہر کرنے اسکے سے ۔ ع ۔

بَابُ التَّعْزِيْرِ

باب ہے بیچ بیان تعزیر کے ف تعزیر کہتے ہیں ادب دینے کو کم حد سے اور اصل
اسکی عزر ہے بمعنی منع اور رد کی چونکہ تعزیر باز رکھتی ہے اس فعل کی پھر کرنے سے کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیے یہ نام اسکا رکھا گیا ۔ ع ۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ مارے جاویں کوڑے زیادہ دس کوڑے سے مگر بیچ کسی حد کے حدوں خدا کے سے نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیر میں زیادہ دس کوڑوں سے نہ مارے اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے جانا چاہیے کہ علماء
نے اسبات میں اختلاف کیا ہے امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اکثر تعزیر انتالیس درّے ہیں اور نزدیک ابو یوسف کے پچہتر درّے اور اقل اوسکی تین ہیں
اور اتفاق ہے اسپر کہ تعزیر عدد حد کو نہ پہنچے ولیکن سخت تر حد سے ہو ۔ ح ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ مارے کوئی
تمہارا پس چاہیے کہ بچاوے منہ کو نقل کی یہ ابوداود نے ف خواہ حد مارے یا تعزیر یا تادیب کے لیے مارے منہ پر نہ مارے ۔ ح ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ
عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا جس وقت کہے ایک شخص دوسرے شخص کو یعنے مسلمان کو ای یہودی پس مارو اوسکو بیس کوڑے اور جس وقت کہے اے مخنث پس مارو اوسکو بیس کوڑے
اور جو شخص زنا کرے محرم سے پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف مخنث اوسکو کہتے ہیں کہ جسکے کلام و اعضا میں
نرمی ہو اور مشابہ عورتوں کے حرکات و سکنات میں ہو جسکو زنخا اور زنانا کہتے ہیں اور تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ بہتان زنا کا کرے کسی کو یا کوئی
بہتان کرے مسلمان کو سواے زنا کے یا ان الفاظ ای فاسق ای فاجر ای کافر ای خبیث ای لعین ای منافق ای لوطی ای یہودی ای وہ شخص کہ کھیلتا ہے
لڑکوں کے ای سود خور ای شرابی ای مخنث ای خائن ای قحبہ بچہ ای بیٹے عورت بدکار کے ای زندیق ای قرطبان ای ماوی الزوانی او اللصوص ای حرام
[illegible]

اور نہ تعزیر دیا جاوے ساتھ ان الفاظ کے ای گدہے اے کتے ای بندر ای بوک ای سور ای بیل ای سانپ ای بہنیرے ای حجام ای بیٹے حجام کی اور باپ اوسکا حجام اور ای ولد الحرام ای عیار ای ناکس ای منکوس اے مسخرہ لمبے مٹہی بابا آدم الزای ای رسواسی اور ایسی جانی ہے علمانے تعزیر اسکی جبکہ ہو مخاطب شرافت اور یہہ بہی جاننا ہے خاوندکو یہ کہ تعزیر دیوے اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنے زینت کے اور بسبب نکہانے کے جبکہ بلاوے وہ اوسکو طرف بچہونے اپنے کے یعنے صحبت کے لیے اور بسبب ترک کرنے نماز کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور بسبب نکل جانے کے اوسکے گہر سے اور جو شخص نکاح کرے محرم سے اپنی عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے امام احمد نے اور جمہور کے نزدیک یہ زجر و تشدید کے لیے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ محمول ہے اوپر حلال اور سبک جاننے کے والا حکم اوسکا اور زنا ونکا سا ہی کہ سنگسار ہے اگر محصن ہو اور درے ہیں اگر غیر محصن ہو ح + وقتی ح وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَہٗ وَاضْرِبُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حضرت عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اوسنے بیچ راہ خدا کے یعنی غنیمت کی مال میں سے پہلے تقسیم ہونیکے چرا لیا پس جلا دو اسباب اوسکا اور مارو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** جلادو اسباب علما نے اختلاف کیا ہے اسمین بعضوں نے منع کیا ہے جلانے اسباب کے اور کہتے ہیں کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تہا پھر منسوخ ہوا یا محمول ہے تغلیظ و تشدید پر اور حمل کیا ہے امام احمد نے اسکی ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوے اسباب سوائے مصحف مجید اور ہتہیار اور حیوان کی اور مارو بطریق تعزیر کے اور پہلے معلوم ہے ہو چکا ہے کہ اسصورت میں ہاتہہ کاٹنا نہیں آتا ہے ح

بَابُ بَیَانِ الْخَمْرِ وَوَعِیْدِ شَارِبِھَا

باب ہے بیچ بیان خمر کی اور وعید پینے والے اوسکے کے **ف** یعنی اس باب میں بیان ہے حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہے اور بیان ہے اسمین وعید یعنی ڈرکی پینے والے اسکے کا قاموس میں لکہا ہے کہ خمر اوس چیز کو کہتے ہیں کہ مستی لاوے اور ہووے شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کے ہو یا سوائے اسکے کے اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اسلیے کہ خمر مدینہ میں حرام ہوئی اور مدینہ میں خمر انگور کی تہی نہیں بلکہ کہجوروں کی تہی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہ ہے کہ خمر لغت میں معنی ڈہانکنے اور خلط کے ہے اور خمر ڈہانپ لیتی ہے عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہے اسکو یہ مضمون قاموس کا ہے اور جاننا چاہیے کہ چیزیں نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہیں ایک قسم شراب کی یہ کہ شیرہ انگور کا ہے جس وقت جوش لایا اور گاڑہا ہوا اور کف لانا شرط نہیں مذہب صاحبین کے اسکو خمر ہی کہتے ہیں عربی میں دوسری قسم کہ شیرہ انگور کا تہوڑا سا پکایا جاوے نام اوسکا باذق ہے اور فارسی میں اسکو بادہ کہتے ہیں اور جو قدر کہ تہائی سے کم پکایا گیا ہو اوسکو طلا کہتے ہیں تیسری قسم نقیع التمر اسکو سکر بہی کہتے ہیں یعنی شربت خرما تر کا جب گاڑہا ہو جاوے اور کف لاوے چوتہی قسم شراب کی نقیع الزبیب یعنی شربت منقی یا کشمش وغیرہ کا جس وقت جوش مارے اور جہاگ لاوے پس یہ تینوں قسمیں اخیر شراب کے جبکہ جوش دیجاویں اور گاڑہی ہوں تو حرام ہیں بالاتفاق کیونکہ اس حالت میں ان چیزوں میں نشہ ہوتا ہے اور جو یہ صفت مذکورہ نہ پائی جاوے تو حرام نہیں جیسے شربت خرما وغیرہ جب پہر یا آٹہہ پہر کا ہو اور متغیر نہو تو پینا درست ہے اور چار چیزیں پینے کی اور ہیں کہ حلال ہے پینا ونکا اسصورت میں کہ تہوڑے پکائی جاویں اور نشہ نلاویں اور جہاگ نلاویں تو یہہ بہی قسمیں حرام ہیں اور مدیں پکانی کی دیر تک رہی اور کف لاوے تو بہی پینا اوسکا حرام ہے ایک انمیں سے نبیذ تمر یعنی شربت خرما کا کہ تہوڑے پکایا جاوے اگرچہ کچہہ گاڑہا ہو گئے تو اوسکا پینا جائز ہے دوسری قسم خلیط یعنی خرما اور منقی کو کہ تہوڑے جوش دیکر شربت نکالیں تیسری قسم نبیذ شہد اور گیہوں اور جو جوار باجرہ وغیرہ کہ پکا دیں چوتہی قسم مثلث یعنی پانی انگور کا پکایا جاوے یہانتک کہ دو حصہ خشک ہو جاوے اور ایک حصہ باقی رہ جاوے تو انمیں آخر کی بنابر تقویت پانی کی عبادت پر نہ واسطے لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظم کے حلال ہیں اور نزدیک امام محمد کے حرام واسطے تقویت عبادت کی بہی پینا انکا حرام ہے اور از راہ شہوت کے بالاتفاق حرام ہے مگر فتویٰ اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمد کے ہے جیسے کہ ترجمہ عبارت

یعنی منع کرنے کو شامل حدیث شریف کو نقل کیا جاتا ہے کہا امام محمد اور امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ جو چیز بہت نشہ لاتی ہے سو تھوڑی بھی اس کی حرام ہے کسی طرح کا نشہ ہو موافق حدیث شریف کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو چیز نشہ کرے شراب ہے اور ہر ایک چیز نشہ کی حرام ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فتوی امام محمد کے قول پر ہے یعنی جو چیز نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام خواہ انگور سے ہو یا کھجور یا شہد یا گیہوں جو یا جوار یا عرق درخت کا جیسا کہ تاڑی وغیرہ یا کوئی قسم گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑی ہو یا بہت حرام ہے اور حالت نشہ میں جو طلاق کہی بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے برابر کہ شراب ہو یا نبیذ ہو وغیرہ اور یہ مذہب حنفی کا ہے اور مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور محدثین کا یہ ہے کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت اور امام اعظم کے نزدیک بعض حرام وہ شراب ہے کہ جو ہو انگور کا ہی ہو کر جوش مارے اور جھاگ لاوے باقی اور چیزیں سوائے اسکے بدون نشہ لانے کی حرام نہیں لیکن احتیاط والی محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہے جیسے کہ نہایہ عینی اور زیلعی اور در مختار اور اشباہ و نظائر اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی حمادیہ اور شرح مواہب الرحمن میں مذکور ہے اور شرح وہبانیہ وغیرہ میں امام اعظم سے بھی موافق قول امام محمد کے روایت نقل کی ہے پس اس حالت میں سب مجتہدوں کا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی کی حرمت پر جواب استفتا میں اس مطلب کو خوب صاف بیان کیا ہے اور تیس چالیس علما حنفی اور شافعی نے اوس پر مہریں کی ہیں جو چاہے اوس میں دیکھ لے اور بھنگ اس کہ نشہ لاوے اور کھانا افیون کا حرام ہے اسواسطے کہ عقل کو تباہ کرتی ہیں اور باز رکھتی ہیں ذکر اللہ اور نماز سے اور کہا جاوے کہ جو کوئی بھنگ کو حلال جانے زندیق بدعتی ہے اور فقیہ نجم الدین زاہدی نے اوسکو کافر کہا اور قتل کرنا اوسکا مباح جانا ہے اور اسیطرح استعمال تنباکو حرام ہے جیسا کہ میں لکھا ہے اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نے حقہ کو کروہ تحریمی اور پر قول صحیح کی کہا جو چاہے اونکے رسالہ میں دیکھے اور ظاہر بھی ہے کیونکہ حقہ کے منہ سے بو بدبو مانند بو لہسن اور پیاز کے آتی ہے اور واسطے مشابہت اوس خیونکے کہ دھواں اونکے منہ سے نکلیگا اور طبیعت سلیم اوسکو مکروہ جانتی ہے اور کہ اسکے پینے سے بدن میں کمال سستی آتی ہے اور بعضوں کو بیہوشی آتی ہے یہ مفتر میں داخل ہے اور جو مفتر یعنی سستی لانیوالے ہی وہ حرام ہیں جیسے امام ابو داؤد نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور صاحب صراح و صحاح نے معنی مفتر کے سستی لانیوالا لکھا ہے اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نے بیچ کتاب مفردات الفاظ قرآن کی بیچ معنے فتر اور فتور کے یوں لکھا ہے کہ سکون بعد حدت کے اور نرمی بعد شدت کے اور ضعف بعد قوت کے پس یہ معنی حقہ پینے والے میں صاحب تجربہ اہل انصاف اسکو خوب جانتے ہیں اور جنہے کہا کہ معنی مفتر میں بدن کا گرم ہو جانا بھی شرط ہے پس یہ معنی شاذ ہیں خلاف اکثر اہل لغت کے اور اس سے اندر کی گرمی مراد ہے بہر حال مرضی حق سے دور ہے اسواسطے کہ حقہ منافع سنت مسواک ہے کیونکہ مسواک منہ کو بو بد سے پاک کرتی ہے اور حقہ خلاف اسکے اور حدیث مسواک کی صحاح وغیرہ میں مذکور ہے السواک مطہرۃ للفم ومرضاۃ للرب مصنف کو اسقدر کافی ہے اور اسی مضمون میں ابو اسحق گجراتی نے دو رسالے صغیر اور کبیر لکھے ہیں

الفصل الاول نقل ہے **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ رواہ مسلم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شراب بنتی ہے ان دو درختوں کھجور اور انگور سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اکثر شراب ان درختوں سے ہوتی ہے نہ یہ کہ حصر ہے کہ انہیں دو سے ہو غیر ان کے نہو بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل مسکر خمر اور یہ مام ہے **وعن** ابن عمر قال خطب عمر علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد نزل تحریم الخمر وھی من خمسۃ اشیاء العنب والتمر والحنطۃ والشعیر والعسل والخمر ما خامر العقل رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا خطبہ فرمایا حضرت عمر نے اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر کی اور خمر ہے پانچ چیزوں سے انگور کھجور گیہوں جو شہد سے اور شراب وہ ہے کہ ڈھانک لی عقل کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا علما نے کہ یہ اشارہ ہے ساتھ اسکے

شراب بنتی ان پانچ چیزوں میں سے ہے اور غیر ان کے سے بھی ہوتی ہے اگر نشہ لانے والی ہو عقل کی م ح + وعن انس قال لقد حرمت الخمر حین حرمت
وما نجد خمر الاعناب الا قلیلا و عامة خمرنا البسر والتمر رواه البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق حرام کی گئی شراب جس وقت
کہ حرام کی گئی اور نہیں پاتے تھے ہم شراب انگوروں کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کھجور کچی اور کھجور خشک کی تھی نقل کی یہ بخاری نے ف اول درخت خرما میں ظاہر
ہوتا ہے طلع کہلاتا ہے بعد ازاں خلال بعد ازاں بلح ساتھ زبر باء و لام کی بعد ازاں بسر بعد ازاں رطب بعد ازاں تمر + ح + وعن عائشة قالت
سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع وهو نبيذ العسل فقال كل شراب اسكر فهو حرام متفق عليه اور روایت ہے
عائشہ سے کہ کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبع سے اور وہ ہے نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینے کی نشہ کرے پس وہ حرام ہے نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تبع ساتھ زیر باء کی اور جزم تاء کے اور ساتھ زبر تاء کی بھی آیا ہے اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک برتن میں ڈال رکھیں تا
تیزی پیدا کرے مانند نبیذ کھجور کے اور حاصل حضرت کی کلام یہ ہے کہ اگر نبیذ شہد بھی نشہ کرے حرام ہے اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہے اور کہتے ہیں کہ خمر اہل یمن کی
تبع ہے ح + وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا
فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها في الآخرة رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نشہ کرے
شراب ہے اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہے حرام ہے یعنی تھوڑی یا بہت اور جو پیویگا شراب دنیا میں پھر مریگا اس حال میں کہ ہمیشہ پیتا تھا اور توبہ نکی اوس سے نہ پیویگا
شراب آخرت میں نقل کی یہ مسلم نے ف نہ پیویگا آخ یعنی اگر حلال جانتا تھا اسکو یا اوسا تھا اسکے زجر و منع شدید ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں پیویگا اوسکو ابتدا میں ساتھ اونکی
کہ نجات پائی اور پہلے داخل ہوئی جنت میں واللہ اعلم ع + وعن جابر ان رجلا قدم من اليمن فسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن شراب
يشربونه بأرضهم من الذرة يقال له المزر فقال النبي صلى الله عليه وسلم أو مسكر هو قال نعم قال كل مسكر حرام ان على
الله عهدا لمن يشرب المسكر ان يسقيه من طينة الخبال قالوا يا رسول الله وما طينة الخبال قال عرق اهل النار او
عصارة اهل النار رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے یہ کہ ایک شخص آیا یمن سے اور پوچھا حضرت سے احوال شراب کا کہ پیتی
یمن کی ملک میں چینی کی کھاجاتا تھا اوسکو مزر پس فرمایا آنحضرت نے کیا نشہ لاتی ہے وہ کہا اوسنے ہاں فرمایا حضرت نے ہر چیز نشہ لانیوالی حرام
ہے تحقیق اللہ پر عہد ہے واسطے اوس شخص کے کہ پیوے نشہ کی چیز یہ کہ پلاویگا اوسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے طینۃ الخبال فرمایا پسینہ
دوزخیوں کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہے دوزخیوں کی زخموں سے نقل کی یہ مسلم نے ف خبال کی معنی ذکر کیے گئی اور طینہ کی معنی میں تلچھٹ
کذا فہم من ترجمۃ الشیخ و مولانا و وعن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن خليط التمر والبسر وعن خليط الزبيب والتمر
وعن خليط الزهو والرطب وقال انتبذوا كل واحد على حدة رواه مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
ملانے خشک کھجور اور کچی کھجور کیسی یعنی خشک اور کچی کھجور کو ملا کر نبیذ کرنے سے اور منع فرمایا ملانے انگور خشک اور کھجور خشک کیسی اور ملانی کچی کھجور اور زرد کھجور
کیسی اور فرمایا نبیذ کرو ہر ایک کو جدا جدا نقل کی یہ مسلم نے ف ان دونوں کو ملا کر بھگونے سے جو منع فرمایا اور جدا جدا کی بھگونیکو جائز کہا حکمت اوس میں یہ ہے
کہ اکثر شتابی کرتی ہے تغیر ڈالنے میں ایک جنس کے دو جنسوں میں سے اور فاسد کر دیتی ہے وہ دوسرے کو اور ظاہر اور تمیز نہیں ہوتی پس پینا پڑیگا حرام کو اور نزدیک
امام مالک و امام احمد کی پینا نبیذ کا کہ اوس میں دو چیزیں ہوں حرام ہے اگرچہ نشہ کرنیوالی نہو عمل کیا ہے انہوں نے ظاہر اس حدیث پر اور نزدیک جمہور کی جب حرام ہے کہ نشہ کرنے
والی ہو ح + وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا رواه مسلم اور روایت ہے انس سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنالی جاوے سرکہ یعنی ساتھ ڈالنی نمک یا پیاز وغیرہ کی کہ آیا وہ سرکہ حلال ہے یا نہیں پس فرمایا نہیں حلال

نقل کی یہ مسلم نے **ف** ہمارے نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جاوے تو حلال ہے خواہ بسبب ڈالنے کسی چیز کے اوسمین ہو یا بغیر ڈالنے کے بسبب بہت دن گذر جانے کے یا رکھنے کے آفتاب مین مثلاً اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اوسمین سرکہ بنائی جاوے تو نہین پاک ہوتی ہے کبھی اور اگر آفتاب مین رکھنے سے مثلاً سرکہ ہو جاوے تو دو قول ہین صحیح تر ان دونون مین یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہے اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرت کا ہے نعم الادام الخل اور بسبب جاتے رہنے وصف مفسد کے اور ثابت ہونے صفت صلاح کی مباح ہوا اور یہ نہی حضرت نے اسلیے کی تھی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکھتے تھے شراب کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہے اوسکی طرف میلان طبع ہوتی ہے پس خوف کیا حضرت نے مداخلت شیطان کی سی کہ مبادا اوسکو وسیلہ کرین شراب پینے کا اور بعد گذرنے زمانہ دراز کے خوف اسکا نرہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خیر خلکم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نے کتاب معرفہ مین جابر سے مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہے ح ح **وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے وائل حضرمی سے کہ طارق بن سوید نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پینے شراب کو سے پس منع فرمایا حضرت نے اوسکو پس کہا طارق نے کہ سوا اسکے نہین کہ استعمال کرتے ہم شراب کو دوا کے لیے پس فرمایا حضرت نے نہین ہے دوا ولیکن وہ ہے بیماری نقل کی یہ مسلم نے **ف** اکثر علما نے منع کیا ہے دوا کرنے کو ساتھ شراب کے اور بعضون نے کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکے بحکم طبیبوں حاذق کے تو مباح ہے اور اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاک کا پانی اور مانند اسکے کراسکا لقمہ حق ہے اور تر کرنے پاوے نہین تو مباح ہے پی لینا اوسکا بقدر اوتر نے لقمہ کے بالاتفاق اور بعضے علما نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے ومنافع للناس لکھا ہے کہ نہین ہے مراد ساتھ نفع کے شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہی اور بدن کو ضرر ہے انجام مین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہین رکھی ہے شفا حرام مین ح ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب یعنے اور توبہ نہین کرتا نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ اوسکی نماز چالیس دن پس اگر توبہ خالص کی قبول کرتا ہے اللہ توبہ اوسکی پس اگر اوسنے پھر پی شراب پس نہین قبول کرتا اللہ اوسکی نماز چالیس روز پھر اگر توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی پس اگر پھر پی اوسنے شراب نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز اوسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی پس اگر پھر پیتا ہے شراب چوتھی بار نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ نماز اوسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ توبہ اوسکی اور پلاویگا اوسکو نہر پیپ لہو دوزخیون کی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبداللہ بن عمرو سے **ف** نہین قبول کرتا اللہ یعنے ثواب نہین ملتا اوس نماز کا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہے مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اسلیے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونے افضل عبادات کے قبول نہوئی تو اور عبادتین بطریق اولی مقبول نہونگی اور قید چالیس دن کی شاید کہ اسلیے لگائی کہ باقی رہتا ہے اثر شراب کا اوسکے باطن مین مقدار اس مدت کی اور جاننا چاہیے کہ حکم ساتھ نہ قبول ہونے توبہ کے چوتھی بار یعنے بسبب جبر و تشدید کی ہے واسطے اوس کے کہ نہ اصرار کیا اوسنے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یا مراد یہ ہے کہ بسبب شومی ارتکاب اس ام الخبائث کے توفیق توبہ حقیقی کے نہین پاتا ہے اور اصرار کرنے والا اوپر مرتا ہے

ع ح، وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ نشہ لاوے بہت اوسکا تھوڑا اوسکا بھی حرام ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے
ف اسلیے کہ عادت اور طبیعت بشری اسپر واقع ہوئی ہے کہ تھوڑا اوسکا پہونچاتا ہے بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اوسکا بھی ع ح وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرَقُ فَمِلْاءُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عائشہ
سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوے بقدر فرق کے یعنی آٹھ سیر کے پس بھرا ہوا چلو اوسمین سے حرام ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابوداود نے ف یعنے جسکا بہت حرام ہے اوسکا تھوڑا بھی حرام ہے جیسے کہ اوپر کی حدیث مین گذرا ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَۃِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ
خَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گیہون سے بھی شراب ہوتی ہے اور جو سے بھی شراب ہوتی ہے اور کھجور سے بھی شراب ہوتی ہے اور انگور سے بھی شراب
ہوتی ہے اور شہد سے بھی شراب ہوتی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے حدیث غریب ہی ف لکہا ہے علماء نے کہ مقصود
حصر نہین ہی کہ انھین چیزون سے شراب بنتی ہے بلکہ حاصل ان چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزون کی بنتی ہے اور یہ دلیل ہے اوپر نہ خاص ہونے خمر کے
ساتھ پانی انگور کے اور ابن ملک نے کہا کہ انکو خمر کہنا مجازا ہی بسبب زائل کرنے انکے عقل کو ح ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ
عِنْدَنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَۃُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ وَقُلْتُ اِنَّہٗ لِیَتِیْمٍ فَقَالَ اَھْرِیْقُوْہُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھی ہمارے پاس شراب ایک یتیم کی یعنی ایک یتیم ہمارے گہر مین رہتا تھا کہ ہم پرورش
کرتے تھے اوسکو اور وہ اموال رکہتا تھا از انجملہ شراب بھی تھی اور اوس زمانے مین شراب مباح تھی پس جب اوتری سورہ مائدہ یعنی آیۃ تحریم خمر کی کہ
اوسمین ہے یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان آخر آیۃ تک پوچھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال شراب یتیم کا
اور کہا مینے کہ وہ یتیم کی ہے یعنی اور مال یتیم کا ضائع کرنا نہین چاہیے پس کیا حکم ہے فرمایا پھینکدو اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی یہ مال غیر متقوم ہے حلال نہین
نفع لینا اوس سے اور حکم ہے ہمکو اوسکی اہانت کا ح وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ خَمْرًا لِاَیْتَامٍ فِیْ
حِجْرِیْ قَالَ اَھْرِقِ الْخَمْرَ وَاکْسِرِ الدِّنَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنْ اَیْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا قَالَ اَھْرِقْھَا قَالَ اَفَلَا اَجْعَلُھَا خَلًّا قَالَ لَا اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی ابوطلحہ سے کہ کہا اے نبی اللہ کے تحقیق مینے خریدی
ہے شراب واسطے یتیمون کے کہ بیچ پرورش میری کے ہین فرمایا پھینکدی شراب اور توڑ ڈال باسن شراب کی نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اس حدیث کو اور
بیچ روایت ابوداود کے یہ ہے کہ ابوطلحہ نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال یتیمونکا کہ وارث ہوئی تھی شراب کی فرمایا پہینکدے اوسکو کہا
کیا نہ بناؤن مین اوسکو سرکہ فرمایا نہین ف یہ خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اسکی کے ہوا اور پوچھنا اسکی حکم کا بعد حرام ہونے کے تہا اور یہ جو حکم دیا پھینکنے
اور شراب کی باسن توڑنے کا اسلیے حکم فرمایا کہ نجاست اوسمین سرایت کر گئی تھی اور پاک کرنا اوسکا ممکن نہ تھا یا واسطے مبالغہ منع کرنے کے اس سے فرمایا اور سرکہ
بنانے کو بھی منع فرمایا از راہ زجر و تنبیہ کی یا نہی تنزیہی ہی ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَمُفَتِّرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ
کرنیوالی چیز سے اور مفتر سے نقل کی یہ ابوداود نے ف نہایہ مین لکہا ہے کہ مفتر اوس چیز کو کہتے ہین کہ جب پیوے اوسکو تو گرم ہو جاوے بدن بھی گرمی

تعصب وہ دماغ میں سرایت کر جاوے اور رگیں اوسمین فتور یعنی ضعف اور انکسار الفتر الرجل کہا جاتا ہے اوسوقت کہ ضعیف ہو جاوین ہلکین اوسکی اور سست ہو جاوین گوشہ چشم اوسکی کے اور دلیل پکڑی گئی ہے ساتھ اسکے اوپر حرمت بنگ اور اور مغیرات و مسکرات کے + ح **وَعَنْ دَيْلَمِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ وَنُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهِ عَلٰى أَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ إِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَاقْتُلُوهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے دیلم حمیری سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ ہم بیچ زمین سرد کے ہین اور ساتھ اوسکے کرتے ہین ہم اوسمین کام سخت کہ بغیر قوت بدن کے اوسکو نہین کر سکتے اور ہم بناتے ہین شراب اس گیہون سے قوت حاصل کرتے ہین ہم ساتھ اوسکے اوپر کامون اپنی کے اور قوت پاتے ہین اوپر غالب آنے سردی کے شہرون اپنی کے فرمایا کیا نشہ لاتی ہے وہ شراب کہا مینے کہ ہان فرمایا پس بچو اوس سے کہا مینے کہ تحقیق لوگ نہین چھوڑنے والے اوسکو فرمایا اگر نہ چھوڑین اوسکو یعنی اور حلال جانین اوسکی پینے کو تو لڑو اونسے نقل کیے یہ ابو داود نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پینے شراب کے سے اور کھیلنے جوے کے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور فرمایا جو چیز کہ نشہ کی ہو حرام ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** قاموس مین لکھا ہے کہ کوبہ کہتی ہین نرد اور شطرنج اور چھوٹی طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہ سب ممنوع ہین جو چیز ان مین سے یہان مراد لیجئے صحیح ہے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہے کہ چینے سے بنتی ہے حبشی بنایا کرتے ہین + ح **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا وَلَدُ زِنْيَةٍ بَدَلَ قَمَّارٍ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھ نجات پانے والون کی پہلے ہونگے نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان رکھنے والا اوپر فقرا کے صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینے والا شراب کا نقل کی یہ دارمی نے اور ایک روایت دارمی کی مین یون آیا ہے کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا بجاے جواری کے **ف** جواری عرف مین کہتے ہین ہمارے کے وہ کھیل ہے کہ شرط کیجاوے اوسمین غالبا یہ کہ لیوے جیتنے والا ہارنے والے سے کچھ مانند نرد اور شطرنج اور مانند اوسکی اور کہا طیبی نے کہ مناع دہر کے ہو مگر کہ احسان کرے اوسپر اور احتمال یہ بھی ہے کہ منان من سے ہے بمعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتی کا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا حدیث لا یدخل الجنۃ نہ صحیح ہے اور نہ موضوع بلکہ ضعیف ہے اور احتمال صحت حدیث کی تاویل کی گئی ہے اس طرح کہ اکثر اولاد زنا یعنی بدتربیتی کی اونکی ماں کی خراب ہوتی ہے اور تربیت ظاہر و باطن کی پاتی نہین پس بسبب اعمال بد اپنی کے گرفتار عذاب مین ہوتی ہے اور بسبب واقع ہونے نطفہ کی محل حرام مین ساتھ وجہ حرام کی البتہ خبث مولود مین داخل ہوتا ہے جیسے کہ مال قمار اور ربوا مین لاحق ہوتا ہے یا مراد تشدید و تعریض ہے زانی پر کہ پیدائش اوسکی کا باعث ہے بعضون نے تاویل کی ہے کہ مراد ولد الزنا سے وہ شخص ہے کہ ہمیشہ زنا کرتا ہے جیسے کہ شجاعون کو بنو الحرب کہتے ہین اور اولاد مسلمانون کو بنو الاسلام و الا ولد الزنا کو کوئی گناہ نہین رکھتا کہ عذاب دیا جاوے اوسپر + س + ح مولانا رفیع الدین رح **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ وَالْأَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِي جَرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا مجھکو سبب رحمت واسطے تمام عالم کی اور...

عالم کے اور حکم کیا مجکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ مٹانے باجوں اور مزامیر کے اور بتوں اور سولیوں کے اور تمام
... ت جاہلیت کے یعنی حالت کفر کے اور قسم کھائی میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہ پیویگا کوئی بندہ
... میں سے ایک گھونٹ شراب کا مگر کہ پلاونگا میں اوسکو پیپ دوزخیوں کے سے مقدار اوسکی اور نہ چھوڑیگا اوسکو سبب میری
ڈر کے مگر کہ پلاونگا میں اوسکو یعنی شراب طہور حوضوں پاک سے یعنی بہشت کے حوضوں سے نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھ مٹانے باجون کے یعنی
ڈھول اور ڈھولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبورا اور سارنگی اور ستار اور مانند انکی کے اور مزامیر کے یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند
انکی اور حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے باجون کے اور مزامیر کے اسلیے کہ یہ چیزیں قدیم سے رسوم و عادات اہل فسق و بطالت کیسی ہیں اور قسم کھانے
اللہ نے کہ راگ ساتھ باجوں اور مزامیر کے حرام ہے اور ساتھ نغمہ آواز کے مکروہ ہے اور اجنبی عورتوں سے سننا سخت حرام ہے اور سولیوں کو شکل صلیبی ہے
یعنی کہ ایک خط خط دوسرے کو قطع کرے اس طریق + اور یہ شکل اوسکی ہے کہ سولی پر کھینچا تھا اوسکو نصاری کے اور نصاری اس شکل کو کہ صورت سولی ہے
کھینچنے عیسی علیہ السلام کے ہے بگمان انکی سب چیزوں میں رکھتے ہیں واسطے یادداشت غم اور حسرت کے اور قصہ حضرت عیسی کی پس اسکی بھی نابود کرنیکا حکم کیا
اور تمام رسوم جاہلیت کے مانند نوحہ کرنیکی اور فخر کرنے کی ساتھ حسب کے اور طعن کرنیکی نسب میں وغیر ذلک + ح ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ حرام کی اللہ نے اوپر بہشت یعنی بچا
پائی ہو اونکی ساتھ داخل ہونا بہشت میں اوپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینے والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ
تجویز کرے اپنی اہل عیال میں ناپاکی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** اہل و عیال میں یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق میں تجویز
کرے ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے اور انہیں کے حکم میں ہیں تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے
غسل جنابت کے اور مانند انکی کے یعنی اگر مثلا بیوی کو شراب پیتے دیکھے یا دیکھے ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نہ کرے تو وہ بھی دیوث کہلاتی ہے
کہ دیوث وہ ہی کہ دیکھے اپنے اہل میں چیز بری اور نہ غیرت کرے اوپر اور نہ منع کرے اونکو اوس سے ح ع **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص نہیں داخل ہوں گے بہشت میں ہمیشہ شراب پینے والا اور توڑنیوالا ناتے کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی یہ احمد نے
ف یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو موثر بالذات جانے اسکا یہ حال ہے والا یقین کرنا سحر کا بمعنی ثبوت تاثیر اوسکی کی اور واقع ہونے انکی کے ساتھ
پیدایش و حکم خدا تعالی کی صحیح ہے کہ وارد ہوا ہے السحر حق + ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پینے والا شراب کا اگر مر جاوے ملاقات کریگا اللہ سے مانند پوجنے والے بت کی نقل کی یہ احمد نے اور نقل
کی ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے اور بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے محمد بن عبید اللہ سے اوسنے اپنے باپ سے اور کہا بیہقی نے کہ ذکر کی بخاری نے یعنی
یہ حدیث اپنی تاریخ میں محمد بن عبد اللہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے + **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ
هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ وہ تھے کہتے کہ نہیں پروا کرتا میں کہ پیوں میں شراب

یا جو شخص اس سنتوں کو سوائے اللہ کے نقل کی یہ نسائی نے ف ان سنتوں کا اجر یعنی بہتر کر کہ بہتر کرنے میں یا مقصود یہ ہے کہ پیشاب سے تراب
کا اور لوچایت کا میرے نزدیک ایک حکم رکھتا ہے ۔ ح

كتاب الامارة والقضاء

کتاب ہے بیچ بیان سرداری اور قضا کے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فرمان برداری کرے میری پس تحقیق فرمان برداری کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوا اسکے نہیں کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اوسکا بمنزلہ سپر کے ہے قتال کیا جاتا ہے پیچھے اسکے سے اور بچاؤ کیا جاتا ہے بسبب اوسکی آفات و بلیات سے پس اگر حکم کرے ساتھ تقوی اللہ کے اور انصاف کرے پس تحقیق واسطے اوس امیر کے بسبب اوسکے ہے ثواب بڑا اور اگر حکم کرے ساتھ غیر اسکی پس اوپر ہے بسبب اس کام کی گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر امیر کیا جاوے اوپر تمہارے غلام نکٹا کنکٹا حکم کرے تمکو موافق حکم اللہ کے پس سنو حکم اوسکا اور فرمان برداری کرو اوسکی نقل کی یہ مسلم نے ف ذکر غلام کا مبالغہ کے لیے ہے مانند قول آنحضرت کے کہ جو کوئی بناوے مسجد اگرچہ مانند گھونسلے چڑیا کی ہو مسجد ہرگز مانند گھونسلے چڑیا کے نہیں ہوتی ہے ولیکن مقصود مبالغہ ہے یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبر ہے والا غلام امیر و امام نہیں ہوتا اور آگے احادیث میں اور نکٹا اور کنکٹا بھی تاکید کے لیے کہا یعنی غلام حقیر و خوار ہے ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر و نہی اوسکی کے جبتک کہ نہ مخالفت ہو امر اللہ کی اور رسول اوسکے کی اگرچہ عامل کیا جاوے اوپر تمہارے غلام حبشی گویا کہ سر اوسکا انگور ہے یعنی مانند انگور کے ہے چھوٹا پن اور سیاہی پن میں نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور فرمان برداری کرنی واجب ہے اوپر مرد مسلمان کے بیچ اوس چیز کے کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جبتک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کی پس جس وقت کہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کی تو نہیں ہے سننا اور نہ فرمان داری کرنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمان برداری کرنی اوسکے واجب ہے ہر مسلمان پر برابر ہے کہ حکم کرے ساتھ اوس چیز کی کہ ہووے موافق نفس کے ہو یا نہ موافق ہو بشرطیکہ نہ حکم کرے اوسکو ساتھ گناہ کے پس اگر حکم کرے ساتھ گناہ کے تو نہیں جائز ہے فرمانبرداری اوسکی ولیکن نہیں جائز ہے اسکو لڑنا امام سے ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے فرمان برداری کرنی یعنی کسی کی شرع امام کی اور نہ سواے غیر اسکے گناہ میں سوا اسکے نہیں کہ فرمان برداری کرنی بیچ امر نیک کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ

اَيْنَمَا كُنَّا وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا بیعت کی ہمنے یعنے عہد کیا ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمان برداری کرنیکے بیچ تنگی اور آسانی کی اور وقت خوشی اور ناخوشی کی اور اسپر کہ ترجیح دیوین ہمپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم امر کو اہل اوسکی سے اور اسپر کہ کہین ہم حق جہان ہوں ہم نہ ڈرین ہم بیچ مقدمہ اللہ کے یعنی امر دین مین اور کام حق مین ملامت ملامت کرنیوالی کی اور ایک روایت مین یون ہے کہ عہد کیا ہمنے اسپر کہ نہ نکالدالین ہم امر کو اہل اوسکی سے یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ نہ نکالدالو امر کو اہل اوسکی سے مگر یہ کہ دیکھو تم کفر صریح کہ نزدیک تمہاری اللہ کیطرف سے اوس امر مین دلیل ہو یعنی آیۃ قرآن اور سنت رسول سے کہ احتمال تاویل کی نرکھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ترجیح دیوین ہمپر یعنی عہد کیا ہمنے کہ صبر کرینگے ہم اوپر کہ ترجیح دیجاویگی ہمپر یعنی جماعت انصار پر جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار سے فرمایا تہا کہ بعد میرے اثرۃ ہوگا پس صبر کرنا تم اوسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دی جاوینگی تمپر بعضے بخشش و انعام اور حکومت مین چنانچہ یہہ حال واقع ہوا بیچ عہد امرا کے بعد از خلفائے راشدین پس صبر کیا انصار نے اوسپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم الخ یعنی نہ طلب کرین ہم امارۃ اور نہ معزول کرین ہم امیر کو اپنی رای اور نزاع سے ہم اوس سے اور آخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سے تو جائز ہے معزول کردینا اوسکا بلکہ واجب ہے نہ فرمان برداری کرنے اوسکی اور امام معزول نہین ہوجاتا فسق و فجور سے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک معزول ہوجاتا ہے اور اسی طرح ہر قاضی اور امیر اور اصل مسئلہ یہہ ہے کہ فاسق نہین ہے اہل ولایۃ سے نزدیک شافعی کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک فاسق اہل ولایۃ سے ہے یہان تک کہ صحیح ہے واسطے باپ فاسق کے نکاح کردینا اپنی چہوٹی بیٹی کا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے ہم جسوقت بیعت کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنیکی فرماتے واسطے ہمارے بیچ اوس چیز کے کہ طاقت رکہو تم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو یہہ رخصت ہے حضرت کی طرف سے یعنی جسقدر فرمانبرداری ہوسکی اوسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہے یعنی جتنی فرمانبرداری کرسکو قصور نکرو **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے اپنے سردار سے کوئی چیز کہ ناخوش رکہے اوسکو یعنی شرعا یا طبعا پس چاہیے کہ صبر کرے یعنی اور خروج نکرے اوسپر پس تحقیق نہین کوئی کہ جدا ہو جماعت سے ایک بالشت پس مرے یعنی اسی حال پر بغیر توبہ کی مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتے مین اوپر اہل جاہلیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام سے اور جدا ہوا جماعت مسلمین سے اور مخالفت کی جماع کی اور مرا اسحال پر پس تو مرا اس ہیئت پر کہ مرتے ہین اوپر اہل جاہلیت کہ دین سے خبر نہین رکہتے تہے اسلیے کہ وہ اطاعت امیر کی نہین کرتے تہے اور نہ پیروی کرتے تہے ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتے تہے اوس سے اور نہین اجماع کرتے تہے کسی چیز پر اور نہین اتفاق کرتے تہے ایک رای پر **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَدْعُوْ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِسَيْفِهٖ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ نکلا امام کے اطاعت سے اور جدا ہوا جماعت اسلام سے پہر مرگیا اوسپر تو اسنے مرنا جاہلیت کا اور جو

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ اَلَا مَنْ وُلِّیَ عَلَیْہِ وَالٍ فَرَاٰہُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِّنْ مَّعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَلْیَکْرَہْ مَا یَاْتِیْ مِنْ مَّعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِّنْ طَاعَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن اشجعی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین حاکموں تمہارے کے وہ ہیں کہ دوست رکھو تم ان کو اور دوست رکھیں وہ تم کو ... تمہارے حاکموں کے وہ ہیں کہ بغض رکھو تم ان سے ... کہا عوف نے کہا ہم نے اے رسول خدا کے کیا نہ پھینک دیں ہم عہد ان کا ... فرمایا نہیں جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز نہیں جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز ...

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْکِرُوْنَ فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَّنْ رَّضِیَ وَتَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُھُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَا مَا صَلَّوْا اَیْ مَنْ کَرِہَ بِقَلْبِہٖ وَاَنْکَرَ بِقَلْبِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تم پر امیر کرینگے بعضے اعمال ... کہا صحابہ نے کیا نہ لڑیں ہم ان سے فرمایا نہیں جب تک کہ نماز پڑھیں نہیں جب تک کہ نماز پڑھیں ...

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً وَّاُمُوْرًا تُنْکِرُوْنَھَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَدُّوْا اِلَیْھِمْ حَقَّھُمْ وَسَلُوا اللّٰہَ حَقَّکُمْ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے ...

پاؤ گی تم عرض کیا صحابہ نے کیا حکم فرماتے ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اوس وقت [illegible] فرمایا [illegible]
پہنچایا کی اوسلم نے **ف** یعنی تم اپنی طرف سے حق حاکمون کے ادا کرو یعنی اطاعت [illegible]
اور جناب حق مین التجا کرو کہ جزا تمکو دی ۱ح **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ
مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل بن حجر سے کہ پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
ای نبی اللہ کے خبر دیجیے مجکو کہ کیا فرماتے ہین آپ ہمکو اگر مسلط ہون ہم پر ایسے امیر کہ مانگین ہم سے حق اپنا [illegible]
کرین اور نہ غنیمت دین فرمایا سنو یعنی کلام اونکا ظاہر مین اور فرمانبرداری کرو یعنی [illegible] سوائے اسکے نہین [illegible]
اونپر ہے وہ چیز کہ اوٹھائی گئی یعنی تکلیف دی گئی قبیل عدل اور [illegible] اور صبر کرنا [illegible]
مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ واجب ہے ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا [illegible] ۱ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ
بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص کہ
نکالے ہاتھ امام کی تابعداری سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کی اوس حالت مین کہ نہین ہوگی دلیل واسطے اوسکے یعنی دلیل بہانہ کی اور جو کوئی
مرے اوس حال مین کہ نہو اوسکی گردن مین بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کی دین مین مریگا مرنا جاہلیت کا ساتھ کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ
عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہ تھے بنی اسرائیل کہ ادب سکھلاتے تھے
اونکو انبیا جبکہ مرتے ایک نبی جانشین ہوتی اوسکی اور نبی اور تحقیق حال یہ ہے کہ نہین آئیگا کوئی نبی پیچھے میرے اور ہونگے بعد میرے امیر اور بہت ہونگے
عرض کیا صحابہ نے پس کیا حکم فرماتے ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت ہونگے امیر بعد آپکے اور واقع ہوگا اونمین تنازع آپس مین پس کیا فرماتے ہو ہمکو کرنیکو اوس وقت فرمایا
پوری کرو بیعت پہلی کی پھر پہلی کی یعنی اتباع پہلی خلیفہ کا کیجیے اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجیے اور دو اونکو حق اونکا پس تحقیق اللہ تعالی پوچھیگا اونسے اور
سے کہ طلب چرانی کی ہے اونسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پوری کرو یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی پھر بیعت اوس خلیفہ کی بعد اوسکی ہو اول
نسبت اوسکی ہے کہ بعد اوسکے ہے یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کے ہونگے تم ہی بیعت ہر ایک کی اسی ترتیب سے کرنا اور وفا کرنا مقصود یہ کہ بیعت اول کی [illegible]
حدیث آیندہ مین آتا ہے اور قول اعطوہم حقہم مانند بدل کی ہے جملہ فوا ببیعۃ الاول سے اور قول فان اللہ سائلہم تعلیل ہے واسطے امر کے ساتھ دینے حق انکے اور
اسمین اختصار ہے یعنی پس دو اونکو حق اونکا اگرچہ نہ دیوین وہ تمکو حق تمہارا اور اوس چیز سے کہ یعنی پوچھیگا حق رعایا پس حق تمہارا بھی اونسے لیگا ۱ح
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بیعت کیجاوے واسطے دو خلیفون کے پس قتل کرو اوسکو کہ اخیر ہے
نقل کیا مسلم نے **ف** یعنی لڑو ساتھ اوسکے تا پھیر لاوے طرف امر خدا کے یا مارا جاوے اسلیے کہ وہ باغی ہے اور بعضون نے کہا مراد قتل سے باطل کرنا بیعت
اوسکی کا ہے اور پست کرنا اوسکا ۱ح **وَعَنْ** عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ

هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عرفجہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قریب ہے کہ ہونگی شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کرے جدائی ڈالنے کا
امر امت مین اور حال مین کہ امت جمع ہو اکٹھی پس مارو اوسکو ساتھ تلوار کے کسی طرح کا ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی انواع انواع کی فتنہ و فساد
ہونگے واسطے طلب امارت کی ہر جہت سے اور امام وہی ہوگا کہ جسکے لیے اول منعقد ہوئی ہوگی بیعت اور کسی شخص یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور زیادہ
تر مانو اوسکو ساتھ امامت کے لیکن چونکہ باعث شر اور فساد اور تفریق امت کا ہے لائق قتل کی ہے بشرطیکہ اول لائق امامت کے ہو ع ح **وعنه**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ
يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عرفجہ سے کہ کہا سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص آوے تمہارے
پاس یعنی ساتھ دعوی خروج کی خلیفہ وقت پر اس حال مین کہ امر تمہارا اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر درحالیکہ ارادہ کرے یہ کہ چیرے لاٹھی تمہاری
کو یا جدائی ڈالے جماعت تمہاری مین پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** چیری لاٹھی تمہاری کو یہ کنایہ ہے جدائی ڈالنے سے لوگون مین گویا لوگون کی
جمع ہونیکو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کی رکھا اور جدائی ڈالنے کو مانند پھاڑنے اوسکی کے اور یا جدائی ڈالے الخ ظاہر یہ شک راوی ہی اور احتمال ہے کہ اول کو
حمل کرین اوپر جدائی ڈالنے کی امر دنیا مین اور دوسرے کو احکام دین مین ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا
عُنُقَ الْآخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بیعت کی امام سے پس دیا اوسکو
صفقہ ہاتھ اپنی کا اور عقیدہ دل اپنی کا یعنی ظاہر مین اور خلوص دل سی اتباع اوسکا قبول کیا پس چاہیے کہ اطاعت اوسکی کرے اگر کر سکے یعنی جسقدر کر سکے پس اگر
آوے دوسرا کہ دعوی امامت کا کرے اور خروج کرے امام اول پر پس مارو گردن اوس دوسرے کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ
غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ
سرداری کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنے کے تو سونپا جاوے گا تو طرف اوسکی اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاویگا
تو اللہ کیطرف سے اوس سرداری پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سونپا جاویگا طرف اوسکے تا سرانجام کرے امارت کا اور امارت امر دشوار ہے کہ سرانجام نہین کر سکتا
اوسکو کوئی بغیر مدد الہی کے اور اگر بغیر مانگے ملے گی تو اللہ تعالی مددگار تیرا رہیگا اور توفیق بخشیگا عدالت و اہتمام اوسکی پر ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق تم حرص کروگے اوپر سرداری کی اور ہوگی وہ سرداری پیچھے
کے موجب پشیمانی کی دن قیامت کی پس اچھی ہے دودھ پلانیوالی سرداری اور بری ہے دودھ چھڑانے والی سرداری نقل کی یہ بخاری نے **ف** مشابہت
دی ابتدائی سرداری کو ساتھ دودھ پلانیوالی عورت کی اور انقطاع سرداری کو ساتھ دودھ چھڑانیوالی کے یعنی سرداری جسوقت آتی ہی بہت اچھی لگتی ہی مانند دودھ
پلانیوالی کے اور جسوقت جاتی ہے یعنی بسبب مرنے اوس شخص کی یا تغیر ہونے اوس شخص کے بری لگتی ہے مانند دودھ چھڑانیوالی پس نہین لائق ہے واسطے عاقل
کے یہ کہ پیچھے ہو لذتون کی کہ پیچھے آوین اونکی حسرتین ع **وعن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ
بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا

بحقها وادّی الذی علیه فیها وفی روایة قال له یا ابا ذر انی اراك ضعیفا وانی احب لك ما احب لنفسی لا تأمرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم رواه مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا عرض کیا مینے یا رسول اللہ کیا نہیں عامل کرتے مجکو کہا ابو ذر نے پس مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر یعنی از راہ لطف و شفقت کے پھر فرمایا ای ابو ذر تو ضعیف ہے اور یہ سرداری امانت ہے یعنی خدا کیطرف سے کہ حق بندونکا ساتھ اوسکے متعلق ہے پس خیانت نہ کرنی چاہیے اسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کی سبب رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نے لیا اوسکو ساتھ حق اوسکے کے اور ادا کیا اوس حق کو کہ اوپر اوسکے ہے اوس سرداری مین یعنی جسنے عدل و احسان کیا اوسکی سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی اوسپر اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے ابوذر کو ای ابوذر تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجھ اوسکا نہین اوٹھا سکیگا تو اور تحقیق دوست رکھتا ہون مین واسطے تیری اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہون مین واسطے نفس اپنی کے نہ امیر ہو تو دو شخصون پر بھی اور نہ سرانجام کار ہو مال یتیم کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دوست رکھتا ہون مین الخ یعنی اگر ہوتا مین ضعیف مانند تیری نہ اوٹھاتا مین اس بوجھ جالکی کو ولیکن اللہ تعالی نے قوت دی مجکو پس تحمل دیا مجکو اور اگر نہ تحمل دیتا وہ مجکو نہ اوٹھاتا مین اس بوجھ کو اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اصل عظیم ہے بیچ پرہیز کرنیکے سرداری سے خصوصا جو کہ ضعیف ہو ادا حقوق اسکی سے ع **وعن** ابی موسی قال دخلت علی النبی صلی الله علیه وسلم انا ورجلان من بنی عمی فقال احدهما یا رسول الله امرنا علی بعض ما ولاك الله وقال الآخر مثل ذلك فقال انا والله لا نولی علی هذا العمل احدا سأله ولا احدا حرص علیه وفی روایة قال لا نستعمل علی عملنا من اراده متفق علیه اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا داخل ہوا مین حضرت کے پاس اور دو شخص بیٹے چچا میری کی پس کہا ایک نے اونمین سے یا رسول اللہ امیر کر مجکو اوپر بعضے کامون اور جگہونکے کہ والی کیا ہے تمکو اللہ نے اور کہا دوسرے نے بھی مانند اسی کی پس فرمایا حضرت نے تحقیق ہم قسم ہے خدا کی نہین والی کرتے اوپر اس کام کے یعنی کار دین اور شریعت کی اوس کسیکو کہ مانگی ہمسے لایت کو اور نہ اوس کسیکو کہ حرص کری اوسپر اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین عامل کرتے ہم اوپر کام اپنی کے اوسکو کہ ارادہ رکھی اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عادت شریف حضرت کی تھی کہ جو کوئی کوئی عہدہ طلب کرتا اور درخواست رکھتا اوسکی اوسکو وہ کام دیتے اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے محبت طلب پر کہ باعث خرابی اوسکی کے ہے آخر میں ع ح **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تجدون من خیر الناس اشدهم کراهیة لهذا الامر حتی یقع فیه متفق علیه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤگے بہترین آدمیون مین سخت اونکا از روی کراہت کی واسطے اس امر کے یہان تک کہ پڑی اوسمین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھتا امانت کو اوسکو بہترین لوگونکا جانو یہانتک کہ پڑی اوسمین یعنی پس ہوگی بعد اوسکے ندامت جیسیکہ اوپر گذرا روایت مین اور طیبی نے کہا کہ پاؤگی ایسی شخص کو بہترین لوگونکا یہان تک کہ پڑی اوسمین پس اوسوقت نہین ہوگا بہترین لوگونکا بلکہ بدترین اونکا ع ح **وعن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته فالامام الذی علی الناس راع وهو مسئول عن رعیته والرجل راع علی اهل بیته وهو مسئول عن رعیته والمرأة راعیة علی بیت زوجها وولده وهی مسئولة عنهم وعبد الرجل راع علی مال سیده وهو مسئول عنه الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته متفق علیه اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو سب تمھارے نگہبان رعیت کی ہین اور تم سب سوال کیے جاؤگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہے اور وہ پوچھا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اوپر گھر والون اپنی کے اور عورت نگہبان ہے اوپر گھر خاوند اپنی اور فرزندون اوسکی کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سے اور غلام مرد کا

ہے اور ہر مالک اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب سوال کیے جاؤگے رعیت اپنی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نوَوی
کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضاء و حواس اپنی کے بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکی سے کہ کہاں استعمال کیا تم نے اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور شیخ نے کہ
نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہے ۔ ع وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي
رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہ کہا
سنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہیں کوئی سرداری لینے والا کہ سرداری کری رعیت پر پھر مری اس حال مین کہ خائن ہو یا ظالم ہو اونپر مگر کہ
اللہ اوسپر بہشت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتھہ نجات پانیوالون کی یہ محمول ہے مستحل پر یعنی جو حلال جانے
ظلم کو اور اوسکا یہ حال ہے یا ازراہ زجر کے فرمایا ۔ ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً
فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے نہیں کوئی بندہ کہ نگہبانی کروائی اللہ اوس سے رعیت کی یعنی امام و نگہبان کری اوسکو پس نہ نگہبانی کی اوسنے رعیت کی ساتھہ خیرخواہی کی
مگر کہ نہ پاویگا بو بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہیں پاویگا ساتھہ پانیوالون کے قیامت مین حالانکہ بو اوسکی پائی جاوے
مسافت پانسو برس کی راہ سے یا نہیں پاویگا ساتھہ نجات پانیوالونکی یا نہیں پاویگا بو مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہوگا ظلم کو ۔ ع وَعَنْ عَائِذِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائذ بن عمرو سے کہا سنا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بدترین سرداروں کا ظالم ہے نقل کی یہ مسلم نے ۔ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاالٰہی جو شخص کہ والی اور متصرف کیا گیا کام امت میری کسی چیز کا پھر مشقت کی اونپر پس مشقت ڈال اوپر
شخص کہ والی کیا گیا کام امت میری سے کسی چیز کا پھر نرمی کی ساتھہ اونکے پس نرمی کر تو ساتھہ اوسکی نقل کی یہ مسلم نے ۔ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا
يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امرا عادل نزدیک خدا کے نور کے منبروں پر ہونگے طرف داہنے ہاتھہ رحمن کے اور دونوں ہاتھہ
اوسکے داہنے ہین وہ لوگ کہ انصاف کرتے ہین بیچ احکام اپنی کے اور اہل اپنی کے اور اوس چیز کے کہ والی ہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** طرف داہنے ہاتھہ کے
ہے بڑی قدر و مرتبہ ہونی اونکے سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہے اوسی طرف کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے اور دونوں ہاتھہ اوسکی داہنے
یہ دفع توہم کے لیے فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ داہنا مقابل بائین کا ہے اسلیے کہ بائین ہاتھہ مین ضعف و نقصان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اوس سے اور اطلاق
ہاتھہ کا اللہ تعالیٰ پر متشابہات سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ مراد اوس سے کیا ہے اور مراد قوت و غلبہ ہے اور بیچ حکم اپنی کی یعنی جو کہ متعلق ہو ساتھ لوگون
کے اور اہل اپنی کے یعنی انصاف کرتے ہین اپنی اہل کی حقوق مین کہ واجب ہے اونپر اور اوس چیز کی کہ والی ہین یعنی انصاف کرتی ہین اوس چیز مین کہ اونکو والی کیا
اونپر جیسے پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیر ذالک اور کہا اہل حق رہنے کہ آدمی کو چاہیے کہ عدل کرے اپنی نفس پر بھی کہ نہ ضائع کرے وقت کو
بیچ ایسی چیز کی کہ نہ حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھہ اوسکے بلکہ فرمانبرداری کرے اوامر الٰہی کے اور باز رہے نواہی اوسکی سے علی الدوام جیسا کہ طریقہ ہو اولیا
نامبرین کا یا نہ لیا جاوے کہ عادت ہے مومنین صالحین کے ۔ ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مالا من

مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہیں خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتی ہیں اوسکے لیے دو رفیق چھپے ہوئے ایک رفیق چھپا ہوا تو حکم کرتا ہے اوسکو ساتھ
نیکی کے اور رغبت دلاتا ہے اوسکو اوسپر اور ایک رفیق چھپا ہوا حکم کرتا ہے اوسکو ساتھ برائی کی اور رغبت دلاتا ہے اوسکو ساتھ برائی کے اور بچایا گیا
گناہ سے وہ ہے کہ بچایا اوسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مراد دوست چھپے ہوئے سے فرشتہ اور شیطان ہے کہ دونوں آدمی کے باطن میں ہوتے ہیں
اول حکم ساتھ خیر کی کرتا ہے اور دوسرا ساتھ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سے اسمیں یہ اشارہ ہے ساتھ حال انبیاء کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور بعضے خلفا
کی بھی کہ محفوظ رکھتا ہے اونکو اللہ تعالیٰ شر شیطان سے یا مراد دوست سے وزیر و مشیر ہیں مشابہ بطانہ یعنی استر کی کہ نہیں جدا ہوتے صحبت اوسکی سے اور
نہیں خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب نیک و بد سے مخصوص مختلف سے یا دو جماعتوں سے کہ آپسمیں مخالف ہوتی ہیں ایسا ہی جیسا کہ دیکھا جاتا ہے بیچ مجلسیوں
بادشاہوں اور امرا کی اور اللہ جسکو چاہتا ہے انہیں سے بچاتا ہے کہ کلام بد کا نہیں قبول کرتا ✦ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے قیس بن سعد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے بمنزلہ کوتوال کی نسبت امیر کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی حضرت کے سامنے حاضر رہتے تھے واسطے جاری کرنے احکام کے جیسے کوتوال امیر کی
ان اسرار پر مقرر ہیں ✦ **وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ** قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ
بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا جب پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ خبر کہ فارسیوں نے بادشاہ کیا اپنے اوپر کسریٰ کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاویگی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنے کام کا یعنی اپنی ملک کی کام کا عورت
کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سرداری کی نہیں ✦

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنِ الْحَارِثِ**
الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا
بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
روایت ہے حارث اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتا ہوں میں تمکو ساتھ پانچ چیزوں کی ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کے
یعنی قول اور عمل میں اور اعتقاد میں اور دوسری سنی اور حکم بجا لانے امرا اور علما کی یعنی جو حکم کہ موافق شرع کی ہو اور تیسرے ساتھ ہجرت کرنیکے اور چوتھے جہاد
کرنیکی اللہ کی راہ میں اور تحقیق جو شخص نکلا مسلمانوں کی راہ سے برابر ایک بالشت کی تحقیق نکالی اوسنے رسی اسلام کی گردن اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جس شخص نے
کہ پکارا پکارنا جاہلیت کا سا یعنی شخص جماعت سے نکلے ہوئی ہی اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** ہجرت کرنیکی اور
ہجرت ہے جانا دار الکفر سے طرف دار الاسلام کی اور دار البدعۃ سے طرف دار السنۃ کی اور معصیت سے طرف توبہ کے بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی المہاجر
من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور جہاد الخ یعنی لڑنا کافروں سے واسطے ترقی اسلام کی اور مارنا نفس کو ساتھ باز رکھنے اوسکی خواہشوں اور لذتوں سے کہ دشمنی نفس کے ساتھ آدمی کے
قوی تر ہے اور بہت ضرر کرنیوالی ہے دشمنی کافروں کی سے ساتھ اسکے اور جو شخص کہ نکلا الخ یعنی جو شخص جدا ہوا جمہور سے کہ وہ جماعت ہے ساتھ ترک کرنے سنت کے اور اتباع
بدعت کی اور نہ کرنی اطاعت امام کے اگرچہ تھوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی رسی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اوسکا مگر یہ کہ رجوع کرے اس فعل سے
اور جس شخص نے کہ پکارا الخ یعنی جسنے بلایا اور باعث ہوا لوگوں کو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کی اور بعضوں نے کہا کہ مراد پکارنا ہے کہ رسم تھی ایام جاہلیت میں

کہ جب مین کسی شخص پر غالب آتی تو یاد کرتا ساتھ اوسکے باپ دادا کے یا آل فلان یا آل فلان مین سے ہی لوگ اسکی مدد کے لیے حاضر ہوتے اور ہاں معلوم ہے
زِیَادِ بْنِ کُسَیْبٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرَۃَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ یَخْطُبُ وَعَلَیْهِ ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا
اِلٰی اَمِیْرِنَا یَلْبَسُ ثِیَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرَۃَ اُسْکُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ
اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے
کہ کہا تھا مین ساتھ ابی بکرہ کے نیچے منبر ابن عامر کے اس حال مین کہ وہ خطبہ کہتے تھے اور تھے اوپر اوسکے کپڑے باریک پس کہا ابو بلال نے کہ دیکھو
تم طرف امیر ہمارے کے پہنتا ہے کپڑے فاسقون کے کہا ابو بکرہ نے چپ رہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ جو شخص ذلت کرے بادشاہ
کی کہ اللہ کیطرف سے ہو زمین مین خوار کریگا اوسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پہننا ایسے کپڑے کا احتمال ہے کہ
حرام ہونگے قسم حریر سے اور ابی بکرہ نے ابن زیاد کو طعن کرنے سے اسلیے منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فضیحت و فتنہ کے تھی اور احتمال یہ بھی ہے کہ ریشمی نہ ہون بلکہ نہایت
باریک کپڑے ہون کہ لباس اہل زہد کا نہیں اور ابو بلال نے انکی طرف نسبت کیا اوسکو طرف فسق کے چنانچہ کہا ہے بعضون نے من رق ثوبہ رق دینہ ع وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ
سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے نواس بن
سمعان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یعنی اگر مخلوق حکم کرے
گناہ کی اگرچہ امیر ہو اطاعت اوسکی نکرنی چاہیے اور اگر اکراہ بھی جبر کرے تو اسصورت مین گناہ نہین ت وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَمِیْرِ عَشَرَۃٍ اِلَّا یُؤْتٰی بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰی یَفُکَّ عَنْهُ الْعَدْلُ اَوْ یُوْبِقَهُ الْجَوْرُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی امیر دس شخصونکا بھی مگر لایا جاویگا دن قیامت کی طوق
ہوا یہان تک کہ چھڑاویگا اور جدا کریگا اوس سے طوق کو عدل کا اوسنے کیا ہے یا یہ کہ ہلاک کرے اوسکو ظلم نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی
کو کیا بندہ کرونگا رب العزت مین لاوینگے خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کے اگر عادل ہوگا نجات پاویگا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا
ح - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْاُمَرَاءِ وَیْلٌ لِّلْعُرَفَاءِ وَیْلٌ لِّلْاُمَنَاءِ لَیَتَمَنَّیَنَّ اَقْوَامٌ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنَّ نَوَاصِیَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَیَّا یَتَجَلْجَلُوْنَ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهُمْ لَمْ یَلُوْا عَمَلًا رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ
وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ کَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَیَّا یَتَذَبْذَبُوْنَ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَکُوْنُوْا عَمِلُوْا
عَلٰی شَیْءٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے یعنی مصیبت ہے واسطے سردارون کی اور مصیبت ہے
چودھریوں کے اور مصیبت ہے واسطے امینون کے اور البتہ آرزو کرینگی قومین دن قیامت کے بال اونکے
پیشانیونکے لٹکائی جاتی یعنی دنیا مین بیچ ثریا کے اس حال مین کہ ہلین درمیان آسمان و زمین کے اور آرزو کرینگے کہ نہ والی ہوتے کسی کام
کی نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی یہ احمد نے اور اونکی روایت مین یہ ہے کہ آرزو کرینگی کہ کاشکے چوٹیان اونکی لٹکائی گئی ہوتین ثریا سے
درمیان آسمان و زمین کے اور نہ کیے گئے ہوتے عامل کسی چیز پر ف لفظ ویل کی معنی ہین غم اور ہلاک اور مشقت بسبب عذاب کے اور بعضون نے
کہا ویل ایک نام ہے دوزخ مین وارد ہوا ہے کہ ویل نام ہے ایک وادی کا دوزخ مین کہ گر پڑیگا اوسمین کافر چالیس برس اور اوسکی تہ تک نہین پہونچیگا اور امینونکا یعنی جنکو
کیا ہے حکم اون نے سپرد یا اور خراج لینے پر اور تسلیم اموال مسلمین پر سواے حاکم کے کسی خزانے مال کا امانت دار کیا ہے اور ثریا کہتے ہین کہ جنکے ستارے مل کر روشنی ہو
ہووے لٹکانا پیشانی کی بالونکا مثل ہے واسطے ذلت اور خواری کے اور معنی اسکی یہ ہین کہ جب دیکھینگے خواری اور ذلت عذاب دن قیامت کی بدلے عزت دنیا کے

دنیا کی کہ لوگوں میں پہنچتے تھے دنیا میں تو آرزو کرینگے کہ کاش کہ نہ حاصل ہوتا اونکو یہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگوں پر ملکہ ہوتی ذلیل اور ساتھ اونکے لٹکائی جاتی اور کچھ حکومت اور ریاست نہ ملتی تاکہ سبب اوسکے عام لوگ مشاہدہ کرتے اونکی ذلت اور خواری جیسے اوس ریاست کی عزت اور زینت
دیکھتے کہ جب کچھ حکومت و ریاست ہو تو عدل کرے اور انصاف کرنا حاکم عادل کے واسطے بہت ثواب آیا ہے اور ظلم اور حق تلفی نہ کرے کہ ظالموں کو خوف
بڑا ہوگا یہ حال ہوگا جو حدیث میں مذکور ہوا اور یہ افسوس کی امیروں وغیرہ پر ہے کہ یہ اعمال مثل عرش کے سیل کرینگی طرف بطلان کی میل کرنا اور صداقت
استقامت نہیں مشکل و مشتبہ ہے مگر جسکے کہ حفظ الٰہی اور توفیق اوسکی مددگار ہو ع ح وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے غالب قطان سے کہ نقل کی اونے ایک شخص سے اونے نقل کی اپنی باپ سے اونے نقل کی اپنے دادا سے کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق چودہراہٹ حق ہے اور ضرور ہے واسطے آدمیوں کے چودہری لیکن چودہری بیچ دوزخ کے نقل کیا یہ ابوداؤد نے
حق ہے یعنی ایک امر ہے لائق ہے یہ کہ ہو ثابت بسبب حاجت کی طرف اوسکی لیکن چودہری یعنی اکثر چودہری دوزخ میں ہونگے بسبب حمایت کرنی عدالت کی
ور صدق و انصاف کی چودہراہٹ میں اور بیچ خطرہ اور ورطہ ہلاک و عذاب کی ہے بسبب اوسکے ہے شر اوسکا اور اوسکی کے بس لائق ہے عاقل کو کہ ہوشیار رہے اور
پرہیز کرے اوس سے تاکہ نہ پڑے فتنہ میں کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَأُولٰئِكَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ وَأُولٰئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کعب بن عجرہ
سے کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ میں دیتا ہوں تجھکو اللہ کے سرداری احمقوں کی سے یعنی عمل اونکی کرنا اور پاس اونکے جانا
نے کہا کیا ہے یہ یا رسول اللہ یعنی یہ سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہیں وہ فرمایا امرا ہونگے پیچھے میرے یعنے امیر احمق اور جھوٹے اور
ظالم پیچھے میرے جو شخص کہ جاوے اونپر اور سچا کرے اونکے جھوٹ کو اور مدد کرے اونکی یعنی ساتھ قول اور فعل کی اونکی ظلم پر پس نہیں وہ مجھسے اور نہیں میں
اونسے یعنی نہیں دوست رکھتا میں بلکہ بیزار ہوں اور نہ آوینگے میرے پاس حوض پر اور جو شخص کہ نہ گیا اونکی پاس اور نہ سچا کیا اونکو ساتھ جھوٹ اونکی اور نہ
مدد کی اونکے ظلم پر پس وہ لوگ مجھسے ہیں اور میں اونسے ہوں اور وہ لوگ آویں گے میرے حوض پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف نہ آوینگی میری پاس حوض پر
یعنے حوض کوثر پر یا جنت میں اور اس میں وعید سخت ہے ساتھ نفی ایمان کے ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِيْ
دَاوُدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا اور روایت ہے ابن عباس
سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ رہتا ہے جنگل میں جاہل ہوتا ہے اور جو شخص پیچھے پڑا رہتا ہے شکار کے غافل ہو جاتا
ہے اور جو آتا ہے بادشاہ پاس فتنے میں ڈالا جاتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ جو شخص ملازم
رہا بادشاہ کو یعنی ہمیشہ اوسکی خدمت میں رہتا ہے فتنہ میں پڑتا ہے اور نہیں زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالی
سے دوری ف اکثر جنگل میں رہنے سے سخت دل اور جاہل ہوتا ہے بسبب نہ پہنچنے صحبت علما اور صلحا کی اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہے
تو شغل کے غافل ہوتا ہے طاعت اور عبادت سے اور لزوم جماعت اور جمعہ سے اور بعید ہوتا نرمی و شفقت سے یہ تنبیہ ہے اوسکو عادت کی پیروی کی

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] امارت [illegible]

[illegible] نصیحت [illegible] امر بالمعروف [illegible]

[illegible]

وعن المقدام بن معديكرب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرب على منكبه ثم قال أفلحت يا قديم إن مت ولم تكن أميرا ولا كاتبا ولا عريفا رواه أبو داود اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] پھر فرمایا نجات پائی تو نے اے قدیم اگر مرے تو اور نہ ہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ [illegible] نقل کی یہ ابوداود نے ف [illegible]

وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة صاحب مكس يعني الذي يعشر الناس رواه أحمد وأبو داود والدارمي اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں صاحب مکس کا مراد [illegible] حضرت صاحب مکس سے وہ شخص کہ [illegible] محصول [illegible] نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور دارمی نے

وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أحب الناس إلى الله يوم القيمة وأقربهم منه مجلسا إمام عادل وإن أبغض الناس إلى الله يوم القيمة وأشدهم عذابا وفي رواية وأبعدهم منه مجلسا إمام جائر رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوب ترین لوگوں کا طرف اللہ کی دن قیامت کے اور بہت قریب اونکا اوس سے ازروی مجلس کے یعنی مرتبہ کی امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگوں میں طرف اللہ کے دن قیامت کے اور سخت ترین اونکا ازروی عذاب کی اور ایک روایت میں بعیدترین اونکا اوسسے امام ظالم ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل الجهاد من قال كلمة حق عند سلطان جائر رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة ورواه أحمد والنسائي عن طارق بن شهاب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین جہاد اوسکا ہے کہ کہی بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور نسائی نے طارق بن شہاب سے ف یہ بہترین جہاد اسلیے ہے کہ جو جہاد کرتا ہے دشمن سے ہوتا ہے وہ متردد درمیان خوف اور رجا کے نہیں جانتا کہ [illegible] ہوگا یا [illegible] اور یہ شخص اختیار میں ہے بادشاہ کے پس جب یہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اوسکو پس قریب ہوگا تلف کا پس ہوگا یہ افضل بسبب غلبہ خوف کے یا اسلیے افضل ہے کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہے تمام اون لوگوں میں کہ تحت سیاست اوسکی کے ہیں اور وہ جم غفیر ہیں پس جب منع کریگا اوسکو ظلم سے پہونچیگا نفع طرف خلق کثیر کی بخلاف قتل کافر کے [illegible] کہا شیخ ابو حامد نے احیا میں کہ امر بالمعروف سلطان کا [illegible] دو گروہ [illegible] اوسکو [illegible] کرو اور منع کرنا [illegible] اسلیے کہ یہ باعث شر و فتنہ کا ہوگا [illegible] کلام سخت [illegible] تو نہیں جائز [illegible] جائز ہے بلکہ مستحب [illegible] شہادت کا ہے وعن عائشة

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ واذا اراد بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے حضرت عایشہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ امیر کی بھلائی کا یعنی یہہ کہ ہو داد دنیا اور عقبے مین گردانتا ہے واسطے اوسکے وزیر سچا اگر بہول جاتا ہے امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلا دیتا ہے وزیر اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہے مدد کرتا ہے اوسکی اور اگر ارادہ کرتا ہے امیر کے بغیر بھلائی کا یعنی برائیکا گردانتا ہے واسطے اوسکے وزیر برا اگر بہول جاتا ہے امیر خدا کو نہین یاد دلاتا اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہے تو نہین مدد کرتا اوسکی نقل کیا اسکو ابوداود اور نسائی نے وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدہم رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سردار جسوقت ڈہونڈتا ہے شک کی بات آدمیون مین خراب کرتا ہے اونکو نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی اگر ساتھہ شک شبہ کی تہمت کرے اور بدگمانی لیجاوے اور اونکو اوسپر مواخذہ کرے تو موجب خرابی احوال اونکیکا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہے مقصود منع کرنا طلب کرنی عیوب اور تجسس احوال لوگون کا ہے اور امر ہے ساتھہ ڈہانکنے عیوب اور عفو گناہون اونکے کی وعن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک اذا اتبعت عورات الناس افسدتہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق تو جسوقت پیچہا کریگا لوگون کی عیب کا یعنی چہپی ہوئی عیبونکا خراب کریگا تو اونکو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم وائمۃ من بعدی یستاثرون بہذا الفیء قلت اما والذی بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب بہ حتی القاک قال اولا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسطرح کروگے تم ساتھہ سردارون کے پیچہے میرے یعنی آیا صبر کروگے یا قتال کروگے اوس حالت مین کہ اختیار کرینگے وہ اس فئی کو کہا مینے خبردار ہو قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہے تمکو ساتھہ حق کے رکہونگا مین تلوار اوپر کندہے اپنے کے پہر مارونگا مین ساتھہ اوسکے یہانتک کہ ملاقات کرون مین تمسے یعنی مر نہین یا پہونچون مین پاس آپکے سبب شہادت کے فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو بہتر اوس سے یعنی تلوار لینے سے صبر کر تو یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجہسے یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہہ بہتر ہے شمشیر مارنے سے اور مناسب تیرے ہے ساتھہ حال ترک و تجرید کے نقل کی یہ ابوداود نے ف اختیار کرینگے الخ یعنی اپنی تصرف مین لاوینگے اور اوسکے مستحقون کو نہین دینگے اور فئے اوس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے کفار سے بغیر قتال کی مانند خراج اور جزیہ کے اور جو مال لیا جاتا ہے کفار سے ساتھہ قتال کی اوسکو غنیمت کہتے ہین اور حکم فئے کا یہہ ہے کہ سب مسلمان اوسمین شریک ہوتے ہین اور خمس نہین لیتے اور غنیمت مین سے خمس لیتے ہین اور لکہا ہے علمانے کہ مراد اس حدیث سے شامل دونونکو ہے اور مقصود اظہار ظلم کا ہے بیت المال میں اور دنیا حقوق مسلمانونکو

ع الفصل الثالث فصل تیسری عن عائشۃؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون من السابقون الی ظل اللہ عزوجل یوم القیامۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوہ واذا سئلوہ بذلوہ وحکموا للناس کحکمہم لانفسہم روایت ہے حضرت عایشہؓ سے کہ کہا جانتے ہو کہ کون سبقت کرنیوالی ہین طرف سایہ اللہ عزوجل کے دن قیامت کے یعنی طرف سایہ عرش اوسکی یا سایہ عنایت و کرم اوسکی کہا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا سبقت کرنیوالے وہ لوگ ہین کہ جب دیے جاتے ہین حق قبول کرتے ہین یعنی جیسا کہ عالم عادل کہ جب نصیحت کرتا ہے اونکو کوئی ساتھہ کلمہ حق کی بیچ عدل کرنے کے درمیان رعیت کے قبول کرتے ہین اوسکو اور جب سوال کیے جاتے ہین اوسی حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہے اونسے حق خرچ کرتے ہین اوسکو اور دریغ نہین کرتے ہین اور حکم کرتے ہین واسطے لوگون کے مانند حکم کرنی اونکی کے

واسطے قوم [illegible] جب آپ سے تعالیٰ [illegible] لوگون پر رحمت [illegible] وعن
[illegible] قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تخت مما اخاف على امتى ثلاثا [illegible]
حيف السلطان وتكذيب بالقدر اور روایت ہی [illegible] کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے [illegible]
میری امت پر [illegible] ساتھ [illegible] ظلم کرنا بادشاہ کا اور [illegible] تقدیر [illegible] ف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مشرک کی [illegible] تقدیر الٰہی کا [illegible]
[illegible] وعن ابى ذر قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة ايام اعقل يا ابا
ما يقال لك بعده فلما كان اليوم السابع قال اوصيك بتقوى الله فى سر امرك وعلانيته واذا اسأت فاحسن ولا تسئلن
احدا شيئا وان سقط سوطك ولا تقبض امانة ولا تقض بين اثنين اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا کہ واسطے میرے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن [illegible] سمجھ تو اے ابو ذر اس چیز کو کہ کہی جاوے واسطے تیرے [illegible] ساتوان دن [illegible]
اوسکو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا [illegible] وصیت کرتا ہون تجھکو ساتھ پرہیزگاری اللہ کے بیچ باطن اور ظاہر کے [illegible]
[illegible] نیکی [illegible] برائی کو یا جب برائی کرے تو کسی سے نیکی کر ساتھ اوسکے اور نہ مانگ کسی سے یعنی مخلوق مین سے [illegible]
[illegible] امانت [illegible] درمیان دو شخصون کے ف [illegible] امانت [illegible] واسطے خوف خیانت کے [illegible]
[illegible] وعن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال ما من رجل يلى امر عشرة فما فوق ذلك الا
اتاه الله عز وجل مغلولا يوم القيامة يده الى عنقه فكه بره او اوبقه اثمه اولها ملامة واوسطها ندامة وآخرها
خزى يوم القيامة اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصون کا [illegible]
اللہ عز وجل [illegible] دن قیامت کو [illegible] ہاتھ [illegible] طرف گردن [illegible] اوسکی نیکی [illegible] احسان [illegible] گناہ [illegible]
[illegible] کی ملامت ہے [illegible] پشیمانی ہے اور آخر [illegible] رسوائی ہے دن قیامت کی ف [illegible]
[illegible] کیا اور [illegible] پشیمانی ہے کہ کہتا ہے کیون [illegible] اور محنت مین پڑا [illegible]
[illegible] ساتھ گرفتاری عذاب کی اور [illegible] قیامت [illegible] وعن معوية قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معاوية ان وليت امرا فاتق الله واعدل قال فما زلت اظن انى مبتلى بعمل
لقول النبى صلى الله عليه وسلم حتى ابتليت اور روایت ہی معویہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے معاویہ اگر [illegible]
[illegible] کسی کام کا پس ڈر اللہ سے اور انصاف کر [illegible] گمان کرتا مین [illegible] ساتھ [illegible]
[illegible] گرفتار کیا گیا مین [illegible] امت مین [illegible] وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تعوذوا بالله من راس السبعين وامارة الصبيان روى الاحاديث الستة احمد وروى البيهقى حديث معوية
فى دلائل النبوة اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے [illegible]

تہذیب میں کسی نقل کرنا نہیں ہوں محدثین احمد نے اور روایت کی بیہقی نے حدیث معاویہ کی دلائل النبوۃ میں ف ظاہر یہ ہے کہ مراد ستر برس اول سال
ہجرت سے ہے تا شامل ہو امارت یزید بن معاویہ کو کہ سترویں سال کی ہو یعنی بعد وفات حضرت کے اور مراد لڑکوں سے اولاد مروان کی ہے ح وعن
یحیی بن ہاشم عن یونس بن ابی اسحق عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما تکونون کذلک یؤمر علیکم
اور روایت ہے یحیی بن ہاشم سے کہ نقل کیا یونس بن اسحق سے کہ نقل کی اونے اپنے باپ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ ہوگی
تم ویسے ہی سردار کیے جاوینگے تم پر ف یعنی جیسے تمہارے عمل ہونگے ویسے ہی تم پر عامل ہوں گے اگر عمل اچھے کروگے اچھے عامل ہونگے اور برے عمل
کروگے برے عامل ہوں گے ہق ع وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان السلطان ظل اللہ فی الارض یاوی الیہ کل مظلوم
من عبادہ فاذا عدل کان لہ الاجر وعلی الرعیۃ الشکر واذا جار کان علیہ الاصر وعلی الرعیۃ الصبر اور روایت ہے ابن عمر
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہے زمین میں ٹھکانا پکڑتا ہے طرف اوسکے ہر مظلوم بندوں اوسکے سے پس جسوقت کہ عدل
کرتا ہے ہوتا ہے واسطے اوسکے ثواب اور واجب ہوتا ہے رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہے ہوتا ہے اوسپر گناہ اور لازم ہے رعیت پر صبر کرنا ف سایہ اللہ کا
الخ یعنی کہ دفع کرتا ہے وہ ایذا کو لوگوں سے جیسا کہ دفع کرتا ہے سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا ہے سایہ سے ساتھ معنی قوت و حمایت کے کذا
فی النہایۃ اور کہا طیبی نے کہ ظل اللہ تشبیہ ہے اور جملہ یاوی الیہ الخ بیان اوسکا ہے یعنی جیسے کہ لوگ آرام پاتے ہیں بیچ ٹھنڈک سایہ کی گرمی آفتاب کی سے اسیطرح
آرام پاتے ہیں ٹھنڈک عدل اوسکی میں گرمی ظلم سے اور اضافت ظل کی طرف اللہ کے بزرگی کے لیے ہے مانند بیت اللہ کے اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ سایہ مانند اور
سایوں کے نہیں ہے بلکہ وہ ذیشان اور خصوصیت رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اسلیے کہ گردانا گیا ہے وہ خلیفہ اللہ کا زمین میں کہ پھیلاتا ہے اوسکے عدل جہان کو اور
نعمتیں وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افضل عباد اللہ عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ
امام عادل رفیق وان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ امام جائر خرق اور روایت ہی حضرت عمر بن خطاب سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین بندگان خدا کے نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے امام عادل نرمی کرنے والا ہے اور
تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کی امام ظالم سختی کرنیوالا ہے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من نظر الی اخیہ نظرۃ یخیفہ اخافہ اللہ یوم القیمۃ روی الاحادیث الاربعۃ البیہقی فی شعب الایمان
وقال فی حدیث یحیی ہذا منقطع وروایتہ ضعیف اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنی کے دیکھنا کہ ڈراوے اوسکو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی روایت کیں چار حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان
میں اور کہا بیچ حدیث یحیی کی یعنی اوسکی حق میں کہ یہہ منقطع ہے اور روایت یحیی کی ضعیف ہے ف لانا اس حدیث کا اس باب میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ ڈرانی
ڈرانی سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے دن قیامت کی جیسا کہ ظلم کرنا ع وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تعالی یقول انا اللہ لا الہ الا انا مالک الملوک وملک الملوک قلوب الملوک فی یدی وان العباد اذا اطاعونی
حولت قلوب ملوکہم علیہم بالرحمۃ والرأفۃ وان العباد اذا عصونی حولت قلوبہم بالسخطۃ والنقمۃ فساموہم
سوء العذاب فلا تشغلوا انفسکم بالدعاء علی الملوک ولکن اشغلوا انفسکم بالذکر والتضرع کی اکفیکم ملوککم رواہ
ابو نعیم فی الحلیۃ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے یعنی حدیث قدسی ہے کہ میں اللہ
ہوں نہیں کوئی معبود مگر میں مالک ہوں بادشاہوں کا اور بادشاہ ہوں بادشاہوں کا دل بادشاہوں کے میرے ہاتھ میں ہیں اور تحقیق بندے میرے اگر بندے جسوقت کہ

فرمایا بندہ کا کرینہ میری چہیر دو بین طرف بادشاہوں ولیکن یعنی ظالموں کو اونپر ساتھ رحمت و شفقت کی اور تحقیق بندے جس وقت کرتا نافرمانی کرین میری
مین بادشاہ ہونگے ولوانکو یعنی عادل بادشاہ بنتے ہیں گے اونکو ساتھ خشکی اور عذاب کے پس پہونچاوینگی یعنی بادشاہ اونکی بری عذاب مین مشغول کرو تم اپنی نفسونکو
کرینگے بادشاہ جو تپر لیکن مشغول کرو اپنی نفسونکو ساتھ ذکر کے یعنی ذکر میری کی اور زاری اور خواری کی درگاہ میری مین تاکہ کفایت کرو مین شر بادشاہونکا تم سے یاد رکھو
یاد رکہوں اوسکو تسے نقل کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ

یہ باب ہی بیچ بیان اوس چیز کے کہ حاکمون پر ہے آسانی کرنے سے **ف** اوپر کے باب مین ذکر تہا اسکا کہ رعیت کو فرمان برداری کرنا چاہیے حاکمونکی اور اس باب مین بیان ہی اسکا کہ حاکمونکو بھی مہربانی کرنی چاہیے رعیت پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِہٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ابی موسیٰ سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ارادہ کرتے بہیجنے کا کسیکو اپنے اصحاب مین سے بیچ بعضے کام اپنی کے یعنی حاکم کرکر کسی کام پر فرماتے بشارت دو یعنی لوگونکو ساتھ امید ثواب کی طاعات پر اور کرتے میلان ہون کے پر اور نہ ڈراؤ یعنی لوگونکو بہت نہ ڈراؤ عذاب خدا سے یہانتک کر دو انکو نا امید اور بیگانہ ہون ملکی کی اور آسانی کرو یعنی لوگون سے زکوۃ وغیرہ پر نرمی لو اور دشوار یمت ڈالو یعنی لوگونکو بسبب لینے زکوۃ وغیرہ کی زیادہ قدر واجب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آسانی کرو اور مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتھ بشارت دینے کے اور نہ نفرت دلاؤ یعنی ساتھ بہت ڈرانے کے یا ساتھ تکلیف دینے کے امور دشوار کہ موجب ہون انکار کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَدَّہٗ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی بردہ سے کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا اوسکے کو کہ ابو موسیٰ اشعری ہے اور معاذ کو طرف یمن کے اور فرمایا آسانی کرو اور مت مشکل کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاؤ اور آپسمین باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صواب یہ ہے کہ مولف کہتا عن ابن ابی بردۃ ساتھ زیادتی لفظ ابن کے اسلیے کہ ابو بردہ بیٹا ابو موسیٰ اشعری کا ہے نہ پوتا اور روایت کرتے ہین اوس سے بیٹے اوسکے عبد اللہ اور یوسف اور سعید اور بلال یہ حدیث سعید بن ابی بردہ سے ہی جیسیکہ صحیح بخاری مین ہے کہ کہا سعید بن ابی بردہ نے کہ سنا مین نے اپنے باپ کو یعنی ابو بردہ کو کہ کہا بہیجا آنحضرت نے باپ میرے کو یعنی ابو موسیٰ اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کی الخ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ یُنْصَبُ لَہٗ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ ہٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق عہد توڑنے والا کھڑا کیا جاویگا واسطے اوسکے یعنی واسطے فضیحت کرنے اوسکی کے نشان دن قیامت کی اور کہا جاویگا کہ یہ نشان علامت عہد شکنی فلانی بیٹے فلانیکی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والیکے نشان ہوگا دن قیامت کی کہ پہچانا جاویگا سبب اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لَہٗ بِقَدْرِ غَدْرِہٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِیْرِ عَامَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا نزدیک مقعد اوسکی کے دن قیامت کے یعنی اوسکے فضیحت اور تشہیر کے لیے اور بیچ ایک روایت کی یون ہے کہ واسطے ہر عہد توڑنے والیکے نشان ہوگا دن قیامت کی بلند کیا جاویگا واسطے اوسکے بقدر عہد شکنی کے

یعنی جسقدر بہت سکی اسکی زیادہ ہوگی عظمت بیزاوسکی کے بہی بلند تر و مشہور تر ہوگی جبر مرینیں کرنی عہد توڑنیوالا بہت بڑا ہوگا تو بڑے عیب میں سزا کا حاکم نکلی ہے سلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمرو بن مرۃ انہ قال لمعاویۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولاہ اللہ شیئا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتھم وخلتھم وفقرھم احتجب اللہ دون حاجتہ وخلتہ وفقرہ فجعل معاویۃ رجلا علی حوائج الناس رواہ ابو داود والترمذی وفی روایۃ لہ ولاحمد اغلق اللہ ابواب السماء دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا اوسنے واسطے معاویہ کی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ سردار کیا اوسکو اللہ نے کسی چیز کا کام مسلمانوں کی سے پس پردہ میں رہا نزدیک حاجت اور مطلب اونکی کے محتاجی سے بلا یا حاجت اونکی پردہ میں رکھیگا اللہ نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی کے یعنی دور رکھیگا اوسکو مطلب اوسکی سے نہ قبول کریگا دعا اوسکی پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو اوپر دروازہ کی حاجت لوگوں کے نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور احمد کی بند کریگا اللہ دروازے آسمان کے نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی کے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی الشماخ الازدی عن ابن عم لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی معاویۃ فدخل علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولی من امر الناس شیئا ثم اغلق بابہ دون المسلمین او المظلوم او ذی الحاجۃ اغلق اللہ دونہ ابواب رحمتہ عند حاجتہ وفقرہ افقر ما یکون الیہ روایت ہے ابی شماخ ازدی سے کہ روایت کی اپنے چچا کے بیٹے سے کہ تھا صحابی حضرت کا یہ کہ وہ آیا معاویہ کے پاس پس داخل ہوا اوپر اوسکے کہا سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگوں کی سے کسی چیز پر پھر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانوں کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کی یعنی اپنے پاس آنے دیا اوسکو وقت احتیاج کے یا حاجت روائی نکی اوسکی بند کریگا اللہ اوپر اوسکے دروازے رحمت اپنے کی نزدیک حاجت اور محتاجگی اوسکی یعنی طرف اللہ کے امر دنیا میں یا حقیقی میں یا طرف مخلوق کے دنیا میں بیچ اوس وقت کی کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکے **وعن** عمر بن الخطاب انہ کان اذا بعث عمالہ شرط علیھم ان لا ترکبوا برذونا ولا تاکلوا نقیا ولا تلبسوا رقیقا ولا تغلقوا ابوابکم دون حوائج الناس فان فعلتم شیئا من ذلک فقد حلت بکم العقوبۃ ثم یشیعھم رواھما البیھقی فی شعب الایمان روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق وہ تھے جسوقت کہ بھیجتے اپنے عاملوں کو شرط کرتے اوپر انکے نہ سوار ہونا ترکی گھوڑے پر اور نہ کھانا میدہ اور نہ پہننا کپڑا باریک اور نہ بند کر رکھیو اپنے دروازے لوگوں کے حاجتوں کے وقت پس اگر کروگے تم کچھ اس میں سے پس تحقیق اوترآویگی تم پر سزا یعنی دنیا اور عقبیٰ میں پھر پہونچانے جاتے حضرت عمر اونکو نقل کی یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** جو علت نہی کی سوار ہونے گھوڑے ترکی کی وہ تکبر اور اترانا ہے تو نہی سوار ہونے گھوڑے کی ایسی بطریق اولی ہوگی کہا طیبی نے کہ نہی سوار ہونے گھوڑے ترکی سے منع تکبر سے ہے اور نہی کھانے میدہ سے اور پہننے باریک کپڑے کیسے تنعم اور اسراف سے ہے اور منع کرنا بند کرنے دروازے کیسے منع کرنا حاجت روائی نہ کرنے مسلمانوں کیسے ہے **باب العمل فی القضاء والخوف منہ** باب ہے عمل کرنیکا قضا میں کہ کیونکر کرنا چاہیے یعنی موافق کتاب و سنت اور اجتہاد کی عمل کرو اور بیچ بیان ڈرنے کے قضا سے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی بکرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقضین حکم بین اثنین وھو غضبان متفق علیہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ حکم کرے کوئی حکم کرنیوالا درمیان دو شخص کے اور وہ بیچ غصہ میں ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے اسلیے کہ غصہ مانع ہوگا اجتہاد و فکر سے اسی طرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بھوک اور پیاس وغیرہ میں نہ حکم کرے پس اگر حکم کریگا اس حال میں تو جاری ہوگا حکم اوسکا ساتھ کراہت کی **وعن** عبد اللہ بن عمرو وابی ھریرۃ

قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتہد فاخطأ فلہ اجر واحد متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اور ابو ہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کرے یعنی واقع ہو حکم اوسکا موافق حکم خدا کے پس واسطے اوسکے ہے دوہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنے کا حق پر اور جب حکم کیا اور اجتہاد کیا پھر خطا کی پس واسطے اوسکے ہے ایک ثواب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب پر پہونچتا ہے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہے اور جس مسئلہ کہ نہ پایا جاوے بیان اوسکا نصوص میں یعنی کتاب و سنت اور اجماع میں ممکن ہو اوسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کے نزدیک اشتباہ قبلہ کے پس نہ سبب ہوگا اگرچہ خطا کرے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی** **ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین رواہ احمد والترمذی** **وابو داؤد وابن ماجۃ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کے پس تحقیق کیا گیا بغیر چھری کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مراد ذبح سے غیر متعارف ہے کہ مراد ہے ہلاک دین سے نہ ہلاک بدن یعنی مبتلا ہوا ساتھ رنج دائم اور درد بے دوا اور بیماری محنت کی اور ذبح ہونا چھری سے رنج ایک ساعت کا ہے اور یہ رنج عمر کا ہے بلکہ حسرت اوسکی قیامت تک باقی رہیگی **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتغی القضاء وسأل وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل** **اللہ علیہ ملکا یسددہ رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے یعنی اپنے دل میں منصب قضا کا اور سوال کرے یعنی بادشاہ سے کہ قاضی کرے اوسکو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اوسکی کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اوسکے ساتھ نہیں ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا لینے پر اوتارتا ہے اللہ اوسپر فرشتہ کہ راست و درست رکھتا ہے گفتار و کردار اوسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القضاۃ ثلثۃ** **واحد فی الجنۃ واثنان فی النار فاما الذی فی الجنۃ فرجل عرف الحق فقضی بہ ورجل عرف الحق فجار فی الحکم** **فھو فی النار ورجل قضی للناس علی جہل فھو فی النار رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ** اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک بہشت میں اور دو دوزخ میں پس وہ کہ بہشت میں ہے پس وہ شخص ہے کہ پہچانا اوسنے حق کو یعنی جانا کہ حق اس جانب میں ہے پس حکم کیا ساتھ حق کے اور جس شخص نے کہ پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم میں یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پامال کیا پس وہ دوزخ میں ہے اور جس شخص نے کہ حکم کیا لوگوں میں بنا بر جہل اور نہ پہچانے حق کے پس وہ بھی دوزخ میں ہے یعنی بسبب تقصیر کے بیچ دریافت کرنے حق کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب قضاء المسلمین** **حتی ینالہ ثم غلب عدلہ جورہ فلہ الجنۃ ومن غلب جورہ عدلہ فلہ النار رواہ ابو داؤد** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے طلب کی قضا مسلمانوں کی یہانتک کہ پہونچا اوسکو پھر غالب آیا عدل اوسکا ظلم پر پس واسطے اوسکے بہشت ہے اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اوسکا عدل پر پس واسطے اوسکے دوزخ ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہی ہے کہ مراد غلبہ عدل اور ظلم کیسے یہ ہے کہ زیادہ ہو ایک دوسرے پر اور رہے دوسرا بھی وجود رکھتا ہوا واسطے کہ حکم غالب کے لیے ہے ولیکن کہا ہے علماء نے کہ مراد دونوں جگہ یہ ہے کہ ایک ایسا ہو کہ مانع ہو دوسرے کو یعنی عدل قوت پکڑے اس طرح کہ ظلم وجود میں نہ آوے اور ظلم قوی ہو اس طرح کہ عدل ظہور نہ کرے کذا قال التوربشتی رح **وعن معاذ** **ابن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی**

بِكِتَابِ اللهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي وَلَا آلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدْرِهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُوْلُ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی امتحان کے لیے کس طرح حکم کریگا تو جب پیش آویگا واسطے تیرے کوئی مقدمہ کہا حکم کرونگا میں بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوے تو یعنی صراحۃً کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا پس اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا ساتھ اپنی عقل کے نہ قصور کرونگا میں یعنی اجتہاد میں اور طلب صواب میں کہا معاذ نے پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینے معاذ کے یعنی ثابت رہنے کے لیے اور واسطے حاصل ہونے زیادتی علم کے اور فرمایا تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ توفیق دی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس چیز کی کہ راضی اور خوش ہے ساتھ اوسکے رسول اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے **ف** اجتہاد کرونگا میں فقط یعنی طلب کرونگا حکم امور اوپر کے ساتھ قیاس کرنیکے اون مسائل پر کہ آئی ہے اوسمیں نص اور حکم کرونگا اوسمیں مانند اوس مسئلہ کے آئی ہے اوسمیں نص سبب مشابہت دونوں کی کہ ظاہر ہے اگرچہ نا ہو نگاہ میں تشابہت درمیان اوس مسئلہ کے پیش آویگا اور درمیان اوس مسئلہ کے آئی ہے اوسمیں نص کتاب سے یا سنت سے حکم کرونگا میں اوسمیں موجب حکم اوسکے جیسے آئی ہے نص حرام ہونے ربوا کی گیہوں میں اور نہیں آئی ہے نص تربوز میں قیاس کیا شافعی نے تربوز کو گیہوں پر اسلیے کہ پائی درمیان دونوں کے علت مطعومیت کی اور قیاس کیا امام ابو حنیفہ نے چونے کو گیہوں پر اسلیے کہ پائی دونوں میں علت کیلی ہونیکی اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر مشروع ہونے قیاس یا اجتہاد کی برخلاف اصحاب ظواہر کے کہ منکر قیاس کے ہیں ؏ ؏ **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ کہا بھیجا مجکو یعنی ارادہ بھیجنے کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے قاضی کر کر کہا میں نے بھیجتے ہو تم مجکو اور میں نوجوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہے اور نہیں علم مجکو یعنی کامل ساتھ کیفیت قضا کے پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیرے کو یعنی ساتھ سمجھنے کے اور ثابت کریگا زبان تیری کو یعنی ساتھ حکم حق کرنیکی پہر تعلیم کی آنحضرت نے کیفیت قضا کی جب وقت لاویں تیرے پاس قضیہ دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلے کی کہ وہ مدعی ہے یہاں تک کہ سنے تو کلام دوسرے کا پس تحقیق یہ لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ ظاہر ہوگا واسطے تیرے حکم کہا حضرت علی نے پس شک کیا میں نے بیچ کسی حکم کرنیکی بعد اسکے یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرت کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ؏ **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِي بَابِ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ام سلمہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہے انما اقضی بینکم برائی بیچ باب اقضیہ اور شہادات کے اگر چاہے گا اللہ تعالی

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہے درمیان لوگوں کے مگر کہ آویگا دن قیامت کے یعنی درگاہ عزت میں اس حال میں کہ فرشتہ پکڑے ہوگا گدی اوسکی پہر اوٹھاویگا فرشتہ سر اپنا طرف آسمان کے پس اگر کہیگا خدا تعالی ڈال دے اوسکو بیچ دوزخ کے ڈال دیگا اوسکو بیچ گڑھے چالیس برس کی نقل کی احمد

روایت ہو یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... حدیث یاد
کے ... [illegible] وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَاعَةٌ يَتَمَنّٰى
أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ آویگا اوپر قاضی
عادل کے دن قیامت کی ایک گھڑی ... آرزو کریگا کہ نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصوں کے بیچ ایک کھجور کے ہرگز کبھی نقل کیا اسکو احمد نے
... [illegible] وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ مَعَ الْقَاضِي
مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا جَارَ وَكَلَهُ إِلٰى نَفْسِهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ قاضی کے ہے یعنی توفیق اور تائید اوسکی
ساتھ قاضی کے ہوتی ہے جبتک کہ نہیں ظلم کرتا پس جب وقت کہ ظلم کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے اوس سے اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اوسکے شیطان
نقل کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ کی یوں ہے کہ پس جب ظلم کرتا ہے قاضی سونپتا ہے اوسکو طرف نفس اوسکی کے وَعَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُودِيًّا اخْتَصَمَا إِلٰى عُمَرَ فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ فَقَضٰى لَهُ عُمَرُ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ وَاللهِ
لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَاللهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ
يَقْضِي بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَإِذَا
تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی جھگڑتے آئے طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
حق واسطے یہودی کے پس حکم کیا واسطے اوسکے حضرت عمر نے ساتھ اس حق کے پس کہا واسطے عمر کے یہودی نے قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا تو نے ساتھ حق کے
یا ساتھ تائید و توفیق خدا کے پس مارا اوسکو حضرت عمر نے ایک درہ اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجکو کہ حکم ساتھ حق کے کیا کہا یہودی نے قسم ہے
خدا کی تحقیق ہم پاتے ہیں توریت میں یہ کہ نہیں کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کے مگر ہوتا ہے داہنی اوسکے فرشتہ اور بائیں اوسکے فرشتہ کہ مضبوط کرتے ہیں دونوں
فرشتے اوسکو اور توفیق دیتے ہیں اوسکو واسطے حق کے جبتک کہ ہوتا ہے قاضی حق پر پس جسوقت ہوتا ہے قاضی حق کو چڑھ جاتے ہیں وہ اور چھوڑ دیتے ہیں
نقل کیا اسکو مالک نے ف اگر کوئی کہے کہ کیوں مارا حضرت عمر نے اوسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہیں تھا اسلیے کہ تصدیق کی تھی اوس نے اوسکے اور کیونکر مطابق ہوا قول
اللہ تعالیٰ ساتھ قول حضرت عمر کے جواب یہ کہ مارنا حضرت عمر کا بطریق نرمی اور خوش طبعی کی تھا نہ بطریق قہر و غضب کے اور تحقیق جواب یہ کہ
عمر اگرچہ سیل کرتے تھے حق سے حکم کرنا واسطے مسلمان کے ... پر نہ آئی بات وقت حق پر پس جبکہ حکم کیا واسطے اوسکے ... معلوم ہوا ... [illegible]
سیل کرنا اونکا حق سے وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوَتُعَافِيْنِي
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي قَالَ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا أَقْضِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِي فَقَالَ
إِنَّ أَبِي لَوْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشْكَلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَأَلَ

نبیا علیہ السلام دانی لا احد من اسالہ وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من عاذ باللہ فقد عاذ بمعاذ وسمعت یقول من عاذ باللہ فاعیذوہ وانی اعوذ باللہ ان تجعلنی قاضیا فاعفاہ وقال عثمان لا تخبر احدا رواہ رزین اور مروی ہے کہ عثمان بن عفان رض نے کہا واسطے ابن عمر کے کہ قاضی ہو درمیان لوگون کے کہا ابن عمر نے معاف کرو مجکو اے امیر المومنین اس کام سے کہا حضرت عثمان نے کیون مکروہ رکھتے ہو اسکو اور تحقیق تھے باپ تمہارے حکم کرتے یعنی غیر زمانہ خلافت مین بہی کہا ابن عمر نے تحقیق مین نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتھ انصاف کے پس لائق ہے یہہ کہ پہرے اور نکلے اوس سے برابر کہ نہ فائدہ دے اور نہ نقصان دے یعنی نہ ثواب اور نہ عذاب پس نہ کنگناؤ کی حضرت عثمان نے اور نسیہ ہے اکی نقل کی بیچ ترمذی نے اور بیچ روایت رزین کے نافع سے ہے کہ ابن عمر نے کہا واسطے عثمان کے اے امیر المومنین نہین حکم کرونگا مین درمیان دو شخصون کے لیکن جو جاہے زیادہ مین کہا حضرت عثمان نے تحقیق باپ تمہارے تھے حکم کرتے کہا ابن عمر نے کہ تحقیق باپ میرے اگر مشکل ہوتی اونپر کوئی چیز پوچہ لیتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچہتے جبرئیل ع سے اور تحقیق مین نہین پاتا اوس شخص کو کہ پوچہون اوس سے اور سنا ہے مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس تحقیق پناہ مانگی ساتھ بڑی ذات کے اور سنا مینے حضرت سے فرماتے جو شخص کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اوسکو اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے اس سے کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان نے ابن عمر کو اور کہا کہ نہ خبر دینا کسیکو یعنی قضا کی نہ قبول کرینگے تا اور بہی قبول نکرین اور یہہ کارخانہ معطل رہے **بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ** باب بیچ بیان رزق والیون کے اور ہدیون اونکی کے ف یعنی اسمین بیان ہے اسکا کہ حاکمون کے لیے کیا مقرر کیا جاوے بیت المال مین سے اور بیان اسکا ہے کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کے حاکم کے لیے کچہ لاوے تو کیا حکم ہے اوسکا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیتا مین تمکو اور نہین منع کرتا تمسے مین ہون بانٹنے والا رکہتا ہون جس جگہہ حکم کیا گیا ہون مین نقل کی یہہ بخاری نے ف جبکہ تقسیم کیا حضرت نے مال تو کلام مذکور فرمایا تاکہ نہ واقع ہو صحابہ کے دلون مین کچہ سبب کمی زیادتی کے تقسیم مین پہر ما اعطیکم الخ کا حاصل یہہ ہے کہ نہین دیتا مین کسیکو تم مین سے کچہ بسبب خواہش نفس اپنی کے طرف اوسکے اور نہین منع کرتا مین اوسکو بسبب متوجہ ہونے دل اپنی کے اوسپر بلکہ یہہ سب بسبب امر اللہ تعالی کے ہے اور یہی معنی اس قول کے ہین انا قاسم الخ یعنی مین بانٹنے والا رکہتا ہون ہر چیز کو یعنی نہین دیتا اور دیتا ہون اوس جگہہ کہ حکم کیا گیا ہون ع وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے خولہ انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے آدمی کہ تصرف کرتے ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتے ہین بیت المال مین اور زکوۃ اور غنیمت مین بغیر اذن امام کے اور لیتے ہین زیادہ اجرت اور حق اپنے سے پس واسطے اونکے آگ ہے دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ اَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ جب خلیفہ کیے گئے ابو بکر صدیق تو کہا تحقیق جانتی ہے میری قوم یعنی مسلمان کہ کسب میرا نہین قصور کرتا خرچ اہل میری سے یعنی مین ایسا کسب کرتا تہا کہ کفایت کرتا تہا قوت عیال میری کو اور مین مشغول کیا گیا ساتہہ کام مسلمانون کے پس کہاوینگے اہل و عیال ابو بکر کی اس مال مین سے یعنی بیت المال مین سے اور کام و پیشہ کریگا ابو بکر واسطے مسلمانون کی اس مال مین یعنی ساتھہ عمل کرنے اوسکی کے اور تجارت

اوس میں عزت نصیب کرے اللہ تعالیٰ بیت المال میں سے ادا کرو گا حضرت عمر کے زمانہ میں حضرت عثمان کے کرنے کو سمجھنا چاہیئے
جاتا ہے عطا یعنی کرتے تھے اور کہا ہے کہ بہتر ہے انواع تجارت کی تجارت ہے کہ مال مسلمانوں کا بڑھے اور نفع پہونچے اگر تجارت کرنا مشتمل ہو تو تجارت کرے
تجارت کرنا اوسکا تو نہیں مکروہ ہے بلکہ امام پر یہی ہے اور جائز ہے **الفصل الثانی** عن بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من استعملناہ علی عمل
فرزقناہ رزقا فما اخذ بعد ذلک فهو غلول رواہ ابو داود روایت ہے بریدہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہے ہمنے
اوپر کسی عمل کے اور مقرر کی ہے اوسکو روزی یعنی اجرت اور عمل کی کہ مقرر کی ہے پس جو کچھ لیگا بعد اوسکے یعنی زیادہ اپنے اجرت سے پس وہ خیانت ہے نقل کی ہے ابو داود نے **وعن**
عمر قال عملت علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی رواہ ابو داود اور روایت ہے حضرت عمر سے کہ کہا عامل کیا گیا میں زمانہ میں پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مجھکو عطا دیا مزدوری کہ نقل کی ہے ابو داود نے **وعن** معاذ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فلما
سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری لم بعثت الیک لا تصیبن شیئا بغیر اذنی فانه غلول ومن یغلل یات بما غل یوم
القیمة لهذا دعوتک فامض لعملک رواہ الترمذی اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا بھیجا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کی پس جب میں چلا تو
بھیجا میرے پیچھے کسیکو پس پھیرا گیا میں پس فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کس لیے بھیجا تھا میں نے طرف تیری پس نہیں بھیجا تھا اسلیے کہ نہ لینا تو کچھ بغیر
میرے حکم کے پس وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کی اسی کے لیے بلایا تھا میں نے تجھکو پس جا کام پر نقل کیا ہے ترمذی نے
وعن المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجة فان لم
یکن له خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن له مسکن فلیکتسب مسکنا وفی روایة من اتخذ غیر ذلک فهو غال
رواہ ابو داود اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو ہمارا عامل پس چاہیئے کہ حاصل کرے ایک جورو
یعنی نکاح کرے یعنی اگر بیوی نہو پس اگر نہو اوسکے لیے کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیئے کہ خرید لے خادم پس اگر نہو اوسکے لیے گھر پس چاہیئے کہ حاصل
کرے ایک مکان اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ لیوے سوا اسکے پس وہ خیانت کرنیوالا ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی حلال ہے عامل کو کہ لیوے
بیت المال میں سے کہ اوسکے تصرف میں ہے بقدر مہر بیوی کی اور نفقہ اور لباس اوسکی کے بقدر حاجت بغیر اسراف کے اور بقدر قیمت خادم اور مکان کے بقدر ضرورت
کے پس اگر لیوے زیادہ بقدر حاجت ضروری سے تو وہ حرام ہے اسلیے ظاہر یہی ہے کہ یہ حکم اوس صورت میں ہے کہ معین نہیں کی گئی ہے اوسکے لیے اجرت اور حاکم
رکھنا اوسکے بیت المال سے واللہ اعلم **وعن** عدی بن عمیرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایها الناس من
عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منه مخیطا فما فوقه فهو غال یاتی به یوم القیمة فقام رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ
اقبل عنی عملک قال وما ذاک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من استعملناہ علی عمل فلیات
بقلیله وکثیرہ فما اوتی منه اخذہ وما نهی عنه انتهی رواہ مسلم وابو داود واللفظ له اور روایت ہے عدی بن عمیرہ
سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم میں سے واسطے ہمارے اوپر کسی عمل کی پھر چھپاوے ہم سے
حاصل اوس عمل سے ایک سوئی یا زیادہ اوس سے یعنی قلت میں یا کثرت میں یا چھوٹائی میں یا بڑائی میں پس وہ خیانت کرنیوالا ہے لاویگا اوسکو
یعنی خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کے پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا یا رسول اللہ لیجیے مجھ سے عمل اپنا کہا کیا ہے یعنی کیوں کہتا ہے تو

یہہ کہا سنا ہے ہمکو کہ فرماتے ہو ایسا اور ایسا یعنی بیچ وعید کی عمل پر اور وہ خالی نہیں ہے لغزش سے فرمایا مین کہتا ہون یہہ یعنی بیچ ہون اصلاح پر
بہرنا نہیں اتنی جو کوئی کرسکے عمل قبول کرے اور جو کوئی نہ کرسکے نہ قبول کرے جیسا کہ عامل کیا جسنے کسی کام پر پس چاہیے کہ لاوے تہوڑا عمل و سکا اور بہت عمل
اوسکا پس جو کچہ کہ دیا جاوے اوسمین سے کہ اجرت اوسکی ہی لی اوسکو اور جو کچہ کہ باز رکہا جاوے اوس سے باز رہے نقل کی یہ مسلم اور ابو داود نے اور لفظ ابو داود
کا ہین ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ
يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والیکو اور رشوت لینے والیکو نقل
کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے اور ابی ہریرہ سے اور نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین ثوبان سے
اور زیادہ کیا ثوبان نے یہ کہ لعنت کی آنحضرت نے رائش کو یعنے جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینے والی اور رشوت دینے والیکی ف رشوت ساتہ زیر
اور پیش رے کی اوس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنی باطل کے اگر واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کی نفس کے
سے دیوے تو کچہ مضائقہ نہین ہی سکا + ع ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اجْمَعْ
عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ قَالَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ لِاَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ
يُسَلِّمُكَ اللهُ وَيُغْنِمُكَ وَاَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ
قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهُ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ
لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا بہیجا کسیکو طرف میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہوی مجکو یہہ کہ جمع کر تو اپنی اوپر
ہتہیار اپنے اور کپڑے اپنے یعنی تیاری سفر کی کر پہر آ تو میری پاس کہا عمرو نے پس آیا مین آنحضرت کی پاس یعنی تیار ہو کر اس حالت مین کہ حضرت وضو
کرتے تہے فرمایا اے عمرو تحقیق بہیجا مینے طرف تیرے اور بلایا تجکو تاکہ بہیجون مین تجکو ایک طرف مین کہ سلامت رکہی تجکو اللہ اور غنیمت دلوے تجکو اور دوست رکہون مین تجکو
کہ تا مال ہے یعنی کچہ مال پس کہا مینے یا رسول اللہ نہ تہے ہجرت میری یعنی ایمان اور چہوڑنا وطن کا واسطے مال کے نہ تہے ہجرت میری مگر واسطے اللہ کی
اور رسول اوسکی کے فرمایا اچہی چیز ہے مال اچہا واسطے مرد نیک بخت کی روایت کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی احمد نے مانند اسکی اور بیچ روایت
احمد کی یون ہے کہ فرمایا اچہا ہے مال نیک واسطے مرد نیک کے ف نہ تہی ہجرت میری الخ یعنی ایمان لایا مین خالص اللہ تہا اور ہجرت عمرو بن العاص
کے حبشہ سے تہے مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کے پانچوین سال ہجری مین اور مال اچہا وہ ہے کہ وجہ حلال سے کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوے اچہی جگہون
مین اور مرد نیک وہ ہے کہ رعایت کرے حقوق خدا تعالی کی اور حقوق بندونکے ع ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدَى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ
اَبْوَابِ الرِّبَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے ابی امامہ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سفارش کرے کسیکی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا حاکم
وغیرہ سے پہر بہیجے واسطے اوسکے لیے تحفہ عوض اس سفارش کی پس قبول کرے وہ اوس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازے بڑے مین دروازون سود کے سے نقل کی یہ
ابو داود نے ف یہ رشوت ہے اسکو سود فرمایا اسبب ہونے اسکی خالی عوض سے ع ع بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ باب ہے
بیچ بیان قضیونکے اور گواہیونکے ف قضیہ اس واردات کو کہتے ہین کہ لیجائی جاوے پاس حاکم کے تا حکم کرے اوسمین اور گواہی خبر دینی حق غیر کے
سے دوسرے پر ع ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ

بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ شَرْحِهٖ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَاءَ فِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰكِنِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دیے جاویں آدمی یعنی مدعا دیا جاوے انکا مال ونقول سے بسبب دعوی کرنے ہی کے بغیر گواہ مدعی کی یا تصدیق مدعا علیہ کی البتہ دعوی کریں لوگ خونوں آدمیوں کا اور مالوں کا لیکن قسم ہے اوپر مدعا علیہ کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ شرح مسلم نووی کے ہے کہ کہا اور آئی ہے بیچ روایت بیہقی کی ساتھ اسناد حسن کے یا صحیح کی زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباس سے بطریق مرفوع کی ہے کہ لیکن شاہد اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اوس شخص کے کہ انکار کرے **ف** اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہووے اگر طلب کرے مدعی قسم دینا اوسکی اور اس حدیث میں طلب کرنا بینہ کا مدعی سے مذکور نہیں گویا وہ امر ثابت و مقرر ہے شرع میں اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہے اور اگر بینہ نہ ہو تو قسم ہے مدعا علیہ پر جیسے کہ دوسری روایت میں کہ ابن عباس سے ہے آیا ہے ع ح **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر بند ہو کر یعنی مجلس حاکم کی میں محبوس ہو کر اور وہ بیچ قسم کھانے میں جھوٹا کہ لیوے بسبب قسم کے مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کے اور وہ اوسپر ہوگا غصے میں نازل کی اللہ تعالی نے واسطے سچ کرنے اس حکم کے یہ آیت تحقیق لوگ کہ خریدتے ہیں ساتھ عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یمین صبر کے معنے ہیں حبس اور لزوم اور مراد یہاں صبر سے یہ ہے کہ حبس کرے سلطان ایک شخص کو یہاں تک کہ قسم کھاوے ساتھ اوسکے اور وہ لازم ہے واسطے حساب اپنی کی جہت حکم حاکم کی اور معنی کی ہے اور یہ مراد محلوف علیہ ہے یا اس لیے یمین صبر کہا کہ حکم موقوف و محبوس ہے اوپر اور بعضوں نے کہا معنے یمین صبر یہ ہے کہ قسم کھانے اللہ کی جھوٹی اور اوسکا قصد و ارادہ رکھتا ہے اور قصد تلف کرنے مال مسلمان کا کرتا ہے اسی جہت سے فرمایا وہو فیہا فاجر ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ شَيْئًا يَّسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیوے حق شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنی کی تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اوسکے آگ اور حرام کی اوسپر جنت پس کہا واسطے اوسکے ایک شخص نے اور اگر ہو وے چیز تھوڑی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ایک ٹکڑا درخت پیلو کی یعنی مسواک نقل کی یہ مسلم نے **ف** واجب کی اللہ نے آگ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہے ایک تو یہ کہ محمول ہے اوس شخص کے حلال جاننے والے پر جبکہ مرجاوے اوسی پر اور دوسرے یہ کہ وہ مستحق آگ کا ہے اور جائز ہے عفو کرنا اوس سے اور حرام ہے اوسپر داخل ہونا جنت کا اول مرتبہ میں ساتھ نجات پانے والوں کی اور فرمانا بھی مسلمان کی حکم میں داخل ہے ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے خوب تقریر کرنیوالا ساتھ دلیل اپنی کی بعض سے پس حکم کرتا ہوں میں واسطے اوسکے اوپر مانند اوس چیز کی کہ سنتا ہوں میں اوس سے پس جو شخص کہ حکم کروں میں واسطے اوسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اوسکے سے پس نہ لیوے اوسکو پس سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اوسکی ایک ٹکڑا آگ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** میں آدمی ہوں اشارہ ہے کہ سہو اور نسیان بعید نہیں ہے

اور وضع شرعی مقتضی ہی آگئی کہ اوا کرتے امور کو سوائے ظاہر اوسکے یعنی میں آدمی ہوں عادت میں سہو ہوتے ہیں جبر احکام موروثہ بشری امور باقی
رہتے گئے ہیں معدن احکام جبلت کی ہے اس حیثیت کہ تائید کیا جاتا ہوں ساتھ وحی کے اور تعلیم کیا جاتا ہوں جانب حق سمجھنے کو حاصل دیکھ یہ کہ ظاہر کیا حکم
کرتا ہوں بموجب تقریر مدعی کے پس اگر اوسکا حق نہ تھا اور اوسکو جبر اپنی سے میں یہ مال کا حق اوسیکا ہے اور اوسکو دلوا دیا تو وہ اوسکو اپنی حق میں حلال نجانی بلکہ
کھڑا کاٹا ہے ملا سے پرہیز کرے اوس سے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ
اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مبغوض تر مردوں کا طرف اللہ تعالی کے بہت جھگڑنے والا
ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ قسم کے اور ایک شاہد کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر مدعی کے پاس ایک شاہد ہو تو مدعی سے
بدلے ایک شاہد کی قسم لی جیسے اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتھ شاہد اور قسم کی بلکہ ضرور ہے ہونا دو گواہوں کا
جیسے کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے اور جائز نہیں نسخ کتاب کا ساتھ خبر واحد کے کہ احتمال ہے کہ مراد ساتھ خبر کے یہ ہو کہ آنحضرت نے حکم کیا ساتھ قسم کھانے مدعا علیہ کے بعد قائم
کرنے مدعی کی ایک شاہد کو اور حاضر ہونے اوسکی تمام ہے یعنی اعتبار کیا وجود ایک شاہد کا اور طیبی نے کہا کہ یہ خلاف اموال میں ہے اور اگر دعوی غیر اموال میں ہو تو
قبول نہ کیا جاوے شاہد اور قسم بالاتفاق ہے وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ
يَدِيْ لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهِ لِيَاْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرموت سے کہ ایک شہر ہے یمن سے اور ایک شخص کندہ سے کہ قبیلہ ہے یمن
طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جھگڑتے ہوئے اور کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق اسنے غلبہ کیا مجھپر اوپر زمین میری کے یعنی غصب کر لیا ہے اوسکو
مجھسے پس کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور بیچ ہاتھ یعنی قبضہ میری کے ہے نہیں واسطے اوسکے زمین میں حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
حضرمی کے کیا تیرے پاس ہیں شاہد کہا کہ نہیں فرمایا پس واسطے تیرے ہے قسم اوسکی یعنی مدعی علیہ کے کہا حضرمی نے یا رسول اللہ یہ شخص فاجر ہے نہیں پروا
کرتا اوپر اوس چیز کے کہ قسم کھاتا ہے اوسپر اور نہیں پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہیں واسطے تیرے اوس سے مگر یہی یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تاکہ قسم کھاوے
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیٹھ پھیری اوسنے اگر قسم کھاویگا اوپر مال اوسکی کے تاکہ کھاوے مال اوسکا ازراہ ظلم کے البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سے حالانکہ
کہ وہ اوس سے پھرا ہوگا نقل کی یہ مسلم نے ف پس معلوم ہوا کہ یہ جاننا بھی اور سکے تھا کہ جیسے شافعیہ کی ہاں ضرور ہے قسم کھانا زوال اور وقت خاص میں قسم کھانا
جیسے بعد عصر روز جمعہ کی کذا قال الطیبی اور کہا لوگوں نے کہ آئے ہیں کئی مسئلے ہیں ایک تو یہ کہ قبضہ والا اولی ہے اس اجنبی سے کہ دعوی کرے دوسرے یہ
مدعی علیہ پر قسم لازم ہے جبکہ نہ اقرار کرے وہ اور تیسرا یہ کہ قسم مدعی علیہ فاجر کی قبول کی جاوے مانند قسم عادل کے اور ساقط ہو جاتا ہے اوس سے مطالبہ ساتھ
ع وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ
مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ اونہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ دعوی کرے اوس چیز کا کہ نہیں اوسکے واسطے
تو نہیں ہے ہم میں سے یعنی جنتیوں میں سے اور چاہیے کہ طلب کرے ٹھکانا اپنا آگ میں نقل کی یہ مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ یہ امر بمعنی خبر کی ہے ع وَعَنْ

زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیر الشہداء الذی یاتی بشہادتہ قبل ان یسألہا رواہ
مسلم اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین گواہوں کے بہترین گواہوں میں وہ ہے
کہ دیوے گواہی اپنی پہلے سوال کیے جانے کی گواہی سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی گواہی دی اور ظاہر حق کرے پہلے اسکے کہ اوس سے پوچھیں کہ تو گواہ ہے اور ایک
اور حدیث آوے گی اوس میں مذمت اوس قوم کے کہ گواہی دیں بغیر طلب کے اسلیے ہمارے نزدیک یہ ہی ہے کہ گواہی نہ دیوے مگر بعد از طلب کے گواہی کی اوس سے اور طلب
کرنے گواہی کے دینا گواہی کا واجب ہے اور چھپانا گواہی کا مدد و دین افضل ہے اور ذکر کی ہیں اس حدیث خیر الشہداء کی دو تاویلیں ایک تو یہ کہ یہ محمول ہے اوپر اسکے کہ
یہ گواہ ہو کسی کے حق کا اور صاحب حق نہیں جانتا کہ یہ گواہ ہے پس خبر کردی اوسکو کہ میں گواہ ہوں تیرا اس قضیہ میں اور دوسری تاویل یہ ہے کہ یہ بیچ حقوق خدا تعالی کے
ہے مانند زکوۃ اور کفاروں اور دیکھنے چاند کے اور وقف اور وصیتوں کے اور مانند انکی پس واجب ہے آگاہ کردینا حاکم کو ساتھ ان چیزوں کے اور کبھی یہ تاویل کرتے ہیں کہ محمول
ہے اوپر مبالغہ اور جلدی کرنیکے ادا شہادات میں بعد از طلب کے اور مذمت گواہی دینے کے پہلے طلب کرنے گواہی کے محمول ہے غیر اسکے پر ح ح وعن
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجیء قوم تسبق شہادۃ احدہم
یمینہ ویمینہ شہادتہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین لوگوں کی قرن میری
ہے یعنی صحابہ پھر وہ لوگ کہ متصل ہیں اونکے یعنی تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل اونکے ہیں یعنی تبع تابعین پھر آویگی ایک قوم کہ سبقت کرے گی گواہی ایک انکی
قسم اوسکی سے اور قسم اوسکی گواہی اوسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ کنایہ ہے حرص کرنے سے اوپر گواہی اور قسم کے پس کبھی مقدم کرتا ہے اسکو اور
اور کبھی اوسکو اوپر یا تمثیل ہے واسطے سرعت شہادت اور قسم کی تا بحدیکہ نہیں جانتا ہے کہ ساتھ کسکے اون دونوں میں سے ابتدا کرے بسبب بیپروائی اوسکی ساتھ دین کے
اور نہ احتیاط کرنیکے آمین اور بعضوں نے کہا یہ عبارت ہی کثرت شہادت جھوٹی اور قسم فاجرہ سے یا معنی یہ ہیں کہ کبھی ترویج دیتا ہے اپنی گواہی کو ساتھ قسم کی کہ
کہتا ہے واللہ میں گواہ سچا ہوں اور کبھی قسم کو رواج دیتا ہے ساتھ گواہی کی کہ کہتا ہے لوگ گواہ ہیں اوپر راستی قسم میرے کی ح ح وعن ابی ہریرۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی قوم الیمین فاسرعوا فامر ان یسہم بینہم فی الیمین ایہم یحلف رواہ البخاری
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کھاؤ کہ یہ دعوی حق نہیں پس جلدی کی اوس قوم نے بیچ قسم کھانے
میں پس حکم فرمایا یہ کہ قرعہ ڈالا جاوے درمیان اونکے بیچ کھانے قسم کے کہ کونسا انمیں سے قسم کھاوے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر عبارت
سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک شخص نے دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئے وہ جماعت پس حضرت نے اس جماعت کو حکم قسم کھانیکا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت
نے قسم کھانے میں پس قسم دی حضرت نے جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالیں اور قسم کھاوے وہ کہ جسکے نام پر قرعہ نکلے ولیکن شارحین نے اس مسئلہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ
دو آدمیوں نے دعوی کیا ایک چیز کا کہ تیسرے شخص کے پاس ہے اور نہیں ہیں اون دونوں شخصوں پاس گواہ یا دونوں گواہ رکھتے ہیں اور وہ تیسرا شخص کہتا ہے کہ میں
نہیں جانتا کہ کسکی ہے یہ چیز پس اس صورت میں حکم اون دونوں مدعیوں کا یہ ہے کہ قرعہ ڈالا جاوے انمیں پس جسکے نام پر قرعہ نکلے اون دونوں میں سے وہ قسم کھاوے
اور حکم کیا جاوے واسطے اوسکے ساتھ اوس چیز کے اور یہ قسم دینے شاید کہ اس جہت سے ہے کہ ہر ایک انمیں سے منکر ہے حق دوسرے کا اور حضرت علی کی نزدیک یہی حکم
ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ چھوڑی جاوے وہ چیز اوسی تیسرے شخص پاس اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تقسیم کیجاوے اون دونوں مدعیوں میں اور بعضوں نے
کہا کہ کہا احمد نے اور شافعی نے بیچ ایک قول کے دو قولوں میں سے مانند قول حضرت علی کے اور دوسرا قول انکا مانند قول ابو حنیفہ کی ہے اور حدیث ام سلمہ کی کہ آتی ہے
وہ موید ہے مذہب ابو حنیفہ اور تابعین اونکے کے واللہ اعلم ح ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونے نقل کی اپنی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاہد مدعی پر ہے
اور طلب کی ہی یعنی قسم دینے نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِيْ مَوَارِيْثَ
لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ اِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَأْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہے ام سلمہ سے کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ دو شخصوں کی کہ جھگڑتے آئی پاس حضرت کی بیچ مقدمہ میراث کے یعنی ہر ایک نے
ایک چیز کا کہا کہ یہہ میری ہی کہ ارث مین پہونچی ہے مجکو اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ایسی تھے وہ دونوں کہ نہ تھی اونکی لیے گواہ مگر دعویٰ یعنی تھا
نرا دعویٰ ہی تھا بغیر گواہونکی پس فرمایا جس شخص کے واسطے حکم کرون مین ساتھ کسی چیز کی حق بھائی اوسکی سے یعنی حق اوسکا نہو اور گواہ جھوٹے کہ دلائی یا قسم جھوٹی
مین حکم ساتھ اوسکے کرون پس سوائے اسکے نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطے اوسکے ایک ٹکڑا آگ سے پس کہا دونوں شخصوں نے ہر ایک نے اونمین سے یا رسول اللہ
واسطے یار میرے کے ہی یعنی چھوڑا اپنی دعویٰ کرنا اوسکا فرمایا کہ نہین یعنی نہین متصور ہے اسلیے کہ نہین ممکن ہے یہ کہ ہو ایک چیز دو شخصونکی بالاستقلال ولیکن جاؤ
تم بانٹ لو یعنی آدہون آدہ اور طلب کرو حق کو یعنی حلال کرو بانٹنی میں اور کرو متنازع فیہ کو آدہون آدہ پہر قرعہ ڈالو یعنی واسطے تعین دونوں حصونکی اگر واقع ہو تنازع
تم دونوں مین تاکہ ظاہر ہو کہ کونسا دونوں حصونکا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کی تم دونوں مین سے اور لیوی ہر ایک تم مین سے اوس چیز کو کہ معین کر دی قرعہ اوسکو پس چاہیے کہ
حلال کری ہر ایک تم مین سے یار اپنی کو یعنی بخش کر حلال کر دی حق اپنی کو کہ دوسری کی طرف گیا ہے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے حکم نہین کرتا
ہون مین درمیان تم دونوں کی مگر ساتھ عقل و اجتہاد اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ نہین نازل کی گئی ہے وحی مجپر اوسمین نقل کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا دَابَّتُهٗ نَتَجَهَا فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ دو شخصون نے دعویٰ کیا ایک جانور کا پس
قائم کیے ہر ایک نے اونمین سے شاہد اوسپر کہ یہہ جانور جانور اوسکا یعنی میرا ہی کہ جنایا ہے اوسکو یعنی چھوڑا ہے اوسپر نر اور جنایا ہے اوسکو اور تدبیر جننی اوسکی کی ہی
پس حکم فرمایا ساتھ جانور کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اوس شخص کو کہ بیچ ہاتھ اوسکی تھا نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف کہا بعضونے کہ دلالت کرتی ہی
یہہ حدیث اوپر کہ گواہ قبضہ والی کی مقدم ہین اوپر گواہون غیر اوسکی کی مطلقاً اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ بیچ صورت جننی کی ہی شرح السنہ مین لکھا ہے کہ کہا علما نے جب
دعویٰ کیا دو شخصون نے ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضہ ایک کی ہے اون دونوں مین سے پس واسطے قابض کی ہے اور قسم دیا جاوے وہ اوپر اگر نہ قائم کری
دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوے واسطے اوسکے ساتھ اوس چیز کی پس قائم کیے ہر ایک نے اون دونوں مین سے گواہ ترجیح دیے جاوینگے گواہ قابض کے اور گئی ہین حنفیہ طرف اسکی
گواہ قابض کے تب دیے جاوین اور وہ چیز واسطے خارج یعنی غیر قابض کی ہے مگر بیچ دعویٰ جننی کی جبکہ دعویٰ کرے ہر ایک کہ یہ جانور ملک اوسکی ہی جنایا ہی اوسکو اور قائم کری گواہ
اوپر شوکی اپنی کی تو حکم کیا جاوے ساتھ اوسکے واسطے قابض کی اور اگر ہو چیز دونونکی قبضہ میں اور دعویٰ کرین دونوں تو قسم دیے جاوین دونوں اور بانٹی جاوے وہ چیز درمیان
دونوں کی بحکم قبضہ کی اور اسیطرح اگر قائم کری ہر ایک گواہ ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ دو شخصون نے دعویٰ کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر قائم کیے ہر ایک

شخص اون دونوں میں سے دو دو گواہ یعنی ہر ایک مدعی اپنی گواہی لایا پس بانٹ دیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونوں کے آدھوں آدھ نقل کی یہ ابوداؤد نے
اور ایک روایت ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی یہ ہے کہ دو شخص نے دعوی کیا اونٹ کو کہ تھی اون میں سے کسی کے پاس شاہد پس کر دیا اسکو بھی درمیان
نے درمیان اون دونوں کے **ف** آدھوں آدھ کہا خطابی نے کہ شاید اونٹ دونوں کے قبضے میں ہوگا کہتا ہوں میں یعنی داخل کئے ہیں کہ تیسرے کی قبضے میں ہو کہ
جھگڑتے ہوں اون دونوں سے اور تتبعہ کیے گئے باب البیع میں جائز ہے یہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جانب یہ کہ ہو متحد کہ یہ کہ دو گواہیاں جب متعارض ہوں میں ساقط ہو گئیں
دونوں اون کے پاس گواہ اور اگر پس معنی یہ ہیں کہ نہیں واسطے ایک کی اون دونوں میں سے گواہ کہ ترجیح یعنی غالب ہوں دوسرے پر اور درمیان اون دونوں کے
علماء نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر دعوی کریں دو شخص ایک چیز کا اور نہ گواہ ہوں اون میں سے کسی کے پاس یا واسطے ہر ایک کی اون میں سے گواہ ہوں اور موجود
ہو دونوں کی قبضہ میں یا نہ ہو قبضہ ایک کی اون دونوں میں سے آدھوں آدھ کیجاوے وہ چیز درمیان اون دونوں کے ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ رَجُلَيْنِ
اخْتَصَمَا فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ دو شخص جھگڑے بیچ ایک جانور کی اور نہ تھے اون دونوں پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اوپر قسم کھانے کی نقل کی یہ
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یہ مثل اسکی ہے کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ میں بیچ آخر فصل اول کی ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ احْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِي لِلْمُدَّعِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن
عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ قسم دی اوسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینے کا قسم کھا تو ساتھ نام اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ نہیں
واسطے اوسکے یعنی واسطے مدعی کے نزدیک تیری کچھ نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنِ الْأَشْعَثِ** بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ
فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے اشعث بن قیس سے کہ کہا تھی درمیان میری اور درمیان ایک شخص کے یہودیوں میں سے ایک زمین مشترک پس انکار کیا
اوس یہودی نے مجھ سے پس لے گیا میں اوسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا میں نے نہیں فرمایا واسطے یہودی کے قسم کھا تو کہا
یا رسول اللہ سو وقت قسم کھاویگا اور لیجاویگا مال میرا پس اوتارے اللہ تعالی نے یہ آیت یعنی بیچ مثل اس قصہ کی جیسے کہ گذری حدیث ابن مسعود کی بیچ تحقیق وہ لوگ کہ بیچتے
ہیں یعنی بدلے لیتے ہیں ساتھ عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** باقی آیت یوں ہے اولئک لا خلاق لہم
فی الآخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہ ہے کہ شریعت میں بیچ اس صورت کی قسم ہے ہی ولیکن جو کوئی
جھوٹی قسم کھاوے گا بال اسکا اوسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہیں ہوگا اوسکے لیے آخرت میں جیسے کہ منطوق کلام مجید کا ہے ع **وَعَنْهُ** أَنَّ رَجُلًا
مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هٰذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللّٰهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا
أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ
إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ أَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے اشعث سے یہ کہ ایک شخص
کندہ سے اور ایک شخص حضرموت سے جھگڑتے ہوئے آگے حضرت کی بیچ مقدمہ ایک زمین کے یمن سے پس کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق
میری چھین لی ہے مجھ سے اسکے باپ نے اور وہ زمین بیچ ہاتھ اسکے ہے یعنی فرمایا یعنی حضرت نے حضرمی کو کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا نہیں لیکن

کہلاؤنگا مین اسکو اسطرح قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا ہوں کہ یہ زمین میری ہے جسے چھین لیا ہے اسکو مجھسے باپ اسکے نے پس تیار ہوا کندی واسطے قسم کہانیکے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لیتا کوئی مال اپنی قسم کی مگر کہ ملاقات کریگا اللہ سے اسحالت مین کہ ہاتھ کٹا ہوا ہوگا یا بے برکت یا بے دلیل ہوگا پس کہا کندی نے کہ وہ زمین اسکی ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الشِّرْکَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ وَالْیَمِیْنَ الْغَمُوْسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ یَمِیْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِیْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُکْتَةٌ فِیْ قَلْبِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا گناہ بڑی گناہوں مین شرک کرنا ہے ساتھ خدا کی اور نافرمانی ماباپ کی اور قسم جہوٹی کہانی اور نہیں قسم کہائی کسی قسم کہانیوالے نے ساتھ اللہ کے قسم صبر یعنی داخل کیا اوس قسم مین مانند بازو مچھر کی یعنی تہوڑا سا جہوٹ اور خیانت مگر کہ کر دیا جاتا ہے ایک نکتہ بیچ دل اوسکی کے قیامت تک یعنی اور وبال اوسکا اوس عالم مین ظاہر ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** یمین غموس کہتے ہین دیدہ و دانستہ جہوٹی قسم کہانی کو ایک کام گذشتہ پر اور واسطے ہمارے مذہب مین کفارہ نہین ہے بجز توبہ و استغفار کے اور اوسمین وعید واقع ہوا ہے ساتھ آگ کی چنانچہ اسی سبب سے اسکو غموس کہتے ہین کہ غوطہ دیتی ہے قسم کہانیوالے کو آگ دوزخ مین غمس کہتے ہین غوطہ دینے کو اور قصہ یمین کی واقع ہوتی ہی اور ساتھ اوسکے مال لوگونکا لیتے ہین اسی قبیل سے ہی اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل مین گذر چکی اور جانا اوسکا ساتھ معنی غموس کے راجح ہوتا ہے اور قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا کہ تنبیہ یمین سے ہے باقی رہتا ہے قیامت تک پہر مرتب ہوگا اوس پر وبال اوسکا اور عذاب اوسپر پس کیا حال ہی جبکہ ہو جہوٹ محض اور ذکر کین حضرت نے تین چیزین اور خاص کیا آخر کو اونمین سے ساتھ وعید کے تاکہ جانا جاوے کہ یہ بہی اونہین مین ہی داخل ہے اکبر کبائر مین سیہ فرمایا بخوف اسکے کہ لوگ حقیر نجانین اوسکو گمان اسکے کہ یہ کبائر سے نہین ہے مانند اونکے اور مانند اسکے لاحق کرنا ہے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ حدیث خریم بن فاتک کی عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ٭ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِیْ هٰذَا عَلٰی یَمِیْنٍ اٰثِمَةٍ وَّلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قسم کہاتا کوئی نزدیک منبر میری کہ یہ ہے اوپر قسم جہوٹے کے اگرچہ قسم کہاوے اوپر مسواک سبز کے مگر کہ تیار کرتا ہی جگہ بیٹھنے اپنے کی آگ مین یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اوسکے لیے آگ نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** منبر کے پاس قسم کہانیکی قید لگائی اسلیے کہ وہ جگہہ بزرگ ہے وہان جہوٹی قسم کہانے بہت بڑا گناہ ہے والا مطلق جہوٹی قسم کہانے موجب غضب الٰہی کی ہے جہان کہاوے اور سبز مسواک اسلیے کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہے بعد خشک ہونیکی قدر و قیمت پیدا کرتی ہے ٭ع

وَعَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاکِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَیْمَنَ بْنِ خُرَیْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ یَذْکُرِ الْقِرَاءَةَ اور روایت ہے خریم بن فاتک سے کہ کہا نماز پڑہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئی کہڑی ہوئی کہڑا ہونا پہر تین بار فرمایا کہ برابر کی گئی جہوٹی گواہی ساتھ شرک کرنیکے ساتھ اللہ کے پہر پڑہی یہ آیۃ یعنی واسطے سند کے پس بچو پلیدی سے کہ پرستش بتون کی ہے اور بچو کلام جہوٹ سے کہ شامل ہے جہوٹی گواہی کو در حالیکہ رجوع کرنیوالے ہو باطل سے طرف حق کے نہ شریک کرنیوالے ساتھ خدا کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ایمن بن خریم سے مگر ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا پڑہنا آیۃ مذکورہ کا **ف** برابر کیے گئے مراد یعنی شرک کرنا اور جہوٹی گواہی دینی گناہ مین برابر ہین اسلیے کہ شرک جہوٹ بولنا اللہ پر ہے ساتھ اوس چیز کے کہ نہین جائز اور گواہی جہوٹی جہوٹ بولنا بندے پر ہے ساتھ اوس چیز کے نہین

جائز اور دونوں چیزیں نہیں پائی جاتیں حقیقت میں ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَہَادَۃُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْہِ وَلَا ظَنِیْنٍ فِیْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَھْلِ الْبَیْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَیَزِیْدُ بْنُ زِیَادٍ الدِّمَشْقِیُّ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالے کی اور عورت خیانت کرنیوالی کی اور نہ اوس شخص کے کہ حد مارے گئی ہو اوسکو تہمت کی اور نہ دشمن کے اوپر بھائی اوسکے کی یعنی مسلمان پر اور نہ اوس شخص کی کہ متہم ہو بیچ ولاء کی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو قرابت میں اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ایک گھر والوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا حدیث کا منکر الحدیث ہے **ف** مرد خیانت الخ مراد خیانت سے خیانت بیچ امانت لوگوں کے ہے یعنی جو کہ مشہور ہے ساتھ خیانت کی اور ظاہر ہوئی اوس سے خیانت مکرر والا خیانت امر مخفی ہی کہ مطلع نہیں ہوتا اوسپر کوئی سوای اللہ تعالیٰ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ساتھ خیانت کے یہاں فسق ہے مطلقاً کہ خیانت ہے احکام شرع میں کہ امانت ہے خدا اور رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکے حدیث آئندہ میں قبیل تخصیص بعد تعمیم سے ہے اور یہ توجیہ اولی ہے والا باقی رہتا ہے ذکر بہت فسقوں کا کہ مانع ہیں قبول شہادت سے تخصیص خیانت کی کیا ہے اور فسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہے اور حد ماری گئی ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگاوے کسیکو اور سبب اوسکے حد لگی اوسکو تو اوسکے گواہی کبھی نہیں لیجاوے گی اگرچہ وہ توبہ کرے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا اور اوروں کے نزدیک بعد توبہ کی جائز ہے اور نہ دشمن کے الخ یعنی نہ قبول کیجاوے گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہے کہ بھائی اوسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اوسکے کہ متہم ہو ولاء میں یعنی شخص آزاد کیا ہوا کسیکا ہے اور نسبت کرتا ہے اپنی کو طرف غیر آزاد کرنیوالے اپنی کی کہتا ہے کہ میں آزاد کیا ہوا فلانے کا ہوں حالانکہ وہ اوس کہنے میں جھوٹا ہے اور مشہور ہے ساتھ اوسکے کہ لوگ متہم رکھتے ہیں اس قول میں اوسکو ساتھ جھوٹ کے اور تکذیب کرتی ہیں اوسکو پس شہادت اسکی مقبول نہیں اسلیے کہ فاسق ہی اوس سبب سے کیونکہ جھوٹا ہونا ولاء میں بسبب تابع کرنے ولاء کی آزاد کرنیوالے سے اور دعویٰ کرنا اوسکا غیر آزاد کرنیوالی کیلیے کبیرہ ہے اور وعید اور تشدید اوسمیں وارد ہے ایسے ہی حکم قرابت میں ہے اسطرح کہ دعویٰ کرے ساتھ جھوٹ کے کہ میں بیٹا فلانے کا یا بھائی فلانیکا ہوں اور تکذیب کریں اوسکو لوگ اوس دعوی میں اور متہم اوسکو ساتھ اوسکے اسلیے کہ یہ بہت فسق ہے اور بیچ دعوی کرنے نسب کے ساتھ غیر باپ کی لعنت وارد ہوئی ہے اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ شامل ہے کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ادنی قوت کی اور مراد یہاں وہ شخص ہے کہ ہو کسیکی نفقہ میں مانند خادم اور تابع کی نہیں قبول کیجاوے گی گواہی اوسکی واسطے مخدوم اور متبوع کی اسلیے کہ وہ کھینچتا ہے نفع طرف نفس اپنی کی بسبب گواہی اپنی کی اوسکی لیے اسلیے کہ جو کچھ حاصل ہوگا مال مشہود لہ سے عود کریگا نفع اوسکا طرف شاہد کی اسلیے کہ وہ کھاتا ہے نفقہ اوسکے سے پس وہ بیچ حکم گواہی باپ اور بیٹے اور میاں اور بیوی کے ہے یعنی باپ بیٹے کے فائدہ کے لیے گواہی دے یا بیٹا باپ کے فائدہ کے لیے یا بیوی خاوند کے یا خاوند بیوی کی فائدہ کے لیے گواہی دے تو نہیں درست اسلیے کہ بسبب گواہی اپنی کے فائدہ اپنے نفس کی طرف کھینچتے ہیں اور گواہی بھائی کی بھائی کیلیے قبول کیجاوے گی اور منکر الحدیث ہے یعنی منکر ہے حدیث اوسکی شرح نخبہ میں لکھا ہے کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اوسکی یا ظاہر ہو فسق اوسکا پس حدیث اوسکی منکر ہے ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَہَادَۃُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِیَةٍ وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْہِ وَرَدَّ شَہَادَۃَ الْقَانِعِ لِاَھْلِ الْبَیْتِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے اور اوسکے باپ نے اپنے دادا سے اور اونہوں نے نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی خیانت کرنیوالی مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی اور نہیں جائز گواہی مرد زنا کار اور عورت زنا کار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نے گواہی خیانت کرنیوالوں کی ساتھ اہل گھر کے نقل کیا ابو داؤد نے **ف** شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ اوپر کے حدیث کی ذکر ہو چکا ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

علیہ وسلم قَالَ لَا تَجُوْزُ شَہَادَۃُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْیَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی
نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنے والے بستی کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف جنگلی کی گواہی اسلیئے نہیں جائز ہے کہ وہ نہیں
جانتا ہے احکام شریعت کو اور کیفیت ادای شہادت کی اور غالب ہوتا ہے نسیان اوسپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادای شہادت کی بغیر
زیادہ و نقصان کے اور ہو وہ عادل اہل شہادت سے تو جائز ہے شہادت اوسکی اور امام مالک نے عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے یعنی بموجب اسکی جائز نہیں رکھتے
ہیں گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر ائمہ کے نزدیک جائز ہے شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کی اور لا یجوز کو یعنی لا یحسن کے رکہتی ہیں اور نہ جائز ہو گی کو
مقید ساتھ بای جانی صفات مذکورہ کی رکہتی ہیں ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ
فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ
وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا درمیان دو شخصوں کے یعنی حکم کیا ایک کی لیے دوسرے پر پس کہا اوسنے جسپر حکم کیا تہا جبکہ پیٹھ پہیری یعنی مجلس شریف سے
چلا کفایت کرتا ہے مجکو اللہ اور اچھا ہے کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہے نادانی پر ولیکن لازم ہے تجہپر ہوشیاری
پس جس وقت کہ غلبہ کرے تجہپر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہے مجکو اللہ اور اچہا ہے کارساز نقل کی یہ ابوداود نے ف کفایت کرتا ہے مجکو الخ اشارہ کی اوسنے
ساتھ اسکے کہ مدعی نے ناحق مال لیا مجسے پس از راہ غم و حسرت کے یہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہے نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنی کاروبار میں اور لازم ہے
تجہپر الخ یعنی لازم ہے احتیاط و ہشیاری ساتھ اسباب میں حاصل یہ کہ اللہ تعالی نہیں راضی ہوتا ساتھ تقصیر کے ولیکن باعث ہی خبرداری و ہوشیاری کے
پس ہو تو عاجز اور کہتی والحسبی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار و ہوشیار اور شاید کہ جسپر حکم کیا حضرت نے تہا اوسپر دین یا بیع اقرار کر دیا اوسنے پس عذر کیا اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور تقصیر گواہ کرنے میں اور کہا طیبی نے کہ یعنی لائق تہا تجکو یہ کہ ہوشیاری کرتا اپنی معاملہ میں اور نہ قصور کرتا اوسمیں پس قائم کرتی گواہوں کے اور یاسند اسکی
بایں سبب جب حاضر ہوتا تو حکم کی لیے تیرے قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز ہو تو اوس وقت کہتا حسبی اللہ اور کہا جاتا ہی حسبی اللہ جبکہ میسر ہو ساتھ حصول امر کی اور مبالغہ کیا جاوے احتیاط میں اور جبکہ نہ میسر
ہو کر اسکے حصول امر کو تو کہی یہ حسبی اللہ ونعم الوکیل ع ح وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل
کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اوسکی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قید کیا ایک شخص کو تہمت میں نقل کی یہ ابوداود نے اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نے
پہر چہوڑ دیا حضرت نے اوسکو ف تہمت میں کہ دعوی کیا تہا کسی نے اوسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکہ معلوم
ہو صدق دعوی مدعی کا ساتہ گواہوں کے پہر جبکہ قائم نہوئی اوسپر گواہ چہوڑ دیا حضرت نے اوسکو اور یہ دلیل ہے اسپر کہ قید کرنا احکام شرع سے ہے ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ
بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدعی اور مدعی علیہ بیٹھیں روبرو حاکم کی
نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے ف کہا طیبی نے کہ نہیں ہے قاضی پر کوئی امر دشوار تر اور ترسناک زیادہ برابری کرنی سے درمیان مدعی اور مدعی علیہ کی ع

کتاب الجہاد

کتاب ہے بیچ بیان جہاد کی ف جہاد لغت میں کہتے ہیں مشقت کو اور شرع میں جہاد کہتے ہیں خرچ کرنی طاقت کو بیچ لڑائی کفار کی ساتھ
جان یا مال کے یا زبان کے یا عقل یا رائی یا بہیڑ کو یا سوای اسکی کی اور جہاد کرنا کافروں سے فرض کفایہ ہے اگر ہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کریں کفار ایک
شہر پر مسلمانوں کی شہروں میں سے تو ہوتا ہے جہاد کرنا فرض عین برابر ہے کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہے اوپر تمام اوس شہر والوں کی نفیر اور

ایسی ہی اور کہ جو قریب ہیں اوسکی اگر کفایت کرین ہی والی اوس شہر کی یا کسل کرین اور گنہگار ہوں اور اسیطرح واجب ہوتا ہی اوپر تمام اہل مشرق و مغرب تک تنہ تجہیز و تکفین میت کے اور نماز جنازہ کی کہ واجب اول میت کی اہل محلہ پر ہیں اگر عاجز ہوں وہ اوسکی کسل سی تو واجب ہوتا اوسکی شہر والون پر اور جہاد و ریا کا افضل ہی جہاد جنگ سے ❀ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یعنی اور ساتھ اوس چیز کی کہ آئی اللہ اور رسول کی پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزہ رکھی رمضان کے ہی لازم اللہ پر یعنی ازراہ فضل کے بسبب وعدے کے کہ داخل کری اوسی بہشت میں یعنی پہلی ہی ساتھ نجات پانے نیکی والا زائد ایمان کافی ہی مطلق دخول کی لیے جہاد کری بیچ راہ اللہ کی یا بیٹھا رہی بیچ وطن اپنی کی کہ پیدا کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کری اور نہ ہجرت کری کہا صحابہ نی کیا نہ خوشخبری دین ہم لوگونکو فرمایا تحقیق بہشت میں سو درجی ہیں تیار کیا اونکو اللہ نی جہاد کرنیوالون کے بیچ راہ اللہ کی درمیان دو درجونکے ایسا فرق ہی جیسا درمیان آسمان و زمین کے پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سی یعنی جہاد درجہ عالی پس مانگو اللہ سی فردوس پس تحقیق فردوس اوسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہی اور بلند تر بہشتونکی ہی اور اوپر اوسکی عرش رحمان ہی یعنی بیچ چھت بہشت کی ہی اور فردوس میں بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرونکی پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی ہین نقل کی یہ بخاری نی **ف** ذکر نماز و روزے کا کیا اور حج و زکوۃ کا نہ کیا اسمین یہ تنبیہ ہی اوپر عظمت شان اونکی کی اور بسبب واجب ہونے اونکی کی سب مسلمانونپر بخلاف حج و زکوۃ کی کہ سب پر واجب نہیں مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکھتا ہو اور بیٹھا رہنا الخ یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نی بعد فتح مکہ کی اسلیے کہ ہجرت پہلی اسکی فرض تھی ہر مومن کے لیے ❀ ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزہ دار قیام کرنیوالی کی یعنی ساتھ نماز و طاعت و عبادۃ کی پڑھنی والی کی خدا کی آیاتون کو نہیں تھکتا روزہ سی اور نہ نماز سی یعنی نہیں تھکتا عبادۃ سی یہانتک کہ پھر جہاد کرنیوالا بیچ راہ اللہ کی طرف گھر کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہی بعض اوقات میں بسبب سونے و کھانے اور مانند اونکی کی لیکن اوسکی حکم میں ہی کہ سستی نہیں کرتا عبادۃ سی اصلا اور لکھا جاتا ہی ثواب اوسکو ہمیشہ ہر حرکت و آرام پر ❀ ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌۢ بِيْ وَتَصْدِيْقٌۢ بِرُسُلِيْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ضامن ہوا اللہ واسطی اوس شخص کے کہ نکلا بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لیے نہیں نکالا اوسکو مگر ایمان لانی نی ساتھ میری اور تصدیق کرنی نی میری رسولونکو یعنی واسطی رضا اور طلب رضا اوسکی کی نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور نہ کہانی و رسانی کی یہ کہ پھیر دیگا اوسکو ساتھ اوس چیز کی کہ پایا ہی ثواب یا غنیمت سی یعنی بغیر غنیمت کی یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کریگا اوسکو بہشت میں یعنی ساتھ سابقون کے بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کریگا بعد موت کے پہلی روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا نبی ہیں شہید زندہ نقل کی یہ بخاری و مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ

المؤمنین لا تطیب انفسهم ان یتخلفوا عنی ولا اجد ما احملهم علیه ما تخلفت عن سریة تغزو فی سبیل اللہ والذی نفسی بیده لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتا ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنی ایک آدمی مسلمانوں سی خوش نہیں ہوتی ہیں نفس انکی کہ پیچھی رہیں اور جدا ہوں مجھسے اور میں نہیں پاتا ہوں سواری کہ سوار کروں میں انکو اوسپر پیچھی نہ رہتا میں کسی لشکر سی کہ جاتا بیچ راہ اللہ کی قسم ہی اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں یعنی دوست رکھتا ہوں کہ ہر بار زندہ کیا جاؤں اور مارا جاؤں تا ہر بار ثواب جدید پاؤں نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کی جنگ کا فرد نہیں میں جاتا سو سبب اسکا یہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کی جنگ کو جاتا تو لابد بعضی مسلمان پیچھی رہ جاتے اور جدا ہوتی مجھسے بسبب نہ ہونے سواری کی اسواسطی کی اور میں اسقدر سواریاں رکھتا نہیں کہ انکو اونپر سوار کرکر ہمراہ لیجاؤں اور مسلمان بسبب پیچھی رہنی کے اور جدا ہونی کے مجھسی خوش نہیں ہوتی ہیں اور حسرت کہاتی ہیں اور انکی شکستہ دل ہوتی ہیں ورنہ مجھکو محبت جہاد کی اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہوں میں کہ مکرر مارا جاؤں اور جیوں **ع** وعن سهل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیها متفق علیہ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی دنیا اور اوس چیز سی کہ دنیا پر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک نسخہ میں بدلی ما علیها کی ما فیها ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اور مال سی کہ خرچ کیا جاوے بیچ راہ اللہ کی یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہی **ع** وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغدوة فی سبیل اللہ او روحة خیر من الدنیا وما فیها متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کی یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اسکی فضیلت بہتر ہی تمام متاع دنیا کی سی یعنی متاع دنیا کی فانی ہی اور نعمتیں آخرة کی باقی **ع** وعن سلمان الفارسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم ولیلة فی سبیل اللہ خیر من صیام شهر وقیامه وان مات جری علیه عمله الذی کان یعمله واجری علیه رزقه وامن الفتان رواه مسلم اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی جہاد میں بہتر ہی روزی ایک مہینی کی سی اور شب بیداری اوسکی سی اور اگر مر جاوی وہ چوکیداری کرنی والا ہی جاری رہیگا ثواب عمل اوسکی کا کہ تھا عمل کرتا یعنی ہمیشہ ہوتا رہتا ہی ثواب اوسکی عمل کا کہ کرتا تھا زندگی میں اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت سی اور امن میں رہتا ہی فتنہ میں ڈالنی والی سی کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان نقل کی یہ مسلم نی **ع** وعن ابی عبس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اغبرت قدما عبد فی سبیل اللہ فتمسه النار رواه البخاری اور روایت ہی ابی عبس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں گرد آلودہ ہوتی دونوں قدم کسی بندی کی بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد میں پھر پہنچی اوسکو آگ نقل کی یہ بخاری نی **ف** یہ کنایہ ہی راہ جہاد میں اور اسمیں مبالغہ ہی کہ جب گرد آلودہ ہونا قدموں کا راہ جہاد میں دوزخ کی آگ سی بچانے والا ہو تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا **ع** وعن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجتمع کافر وقاتله فی النار ابدا رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں جمع ہوتا کافر اور مارنیوالا اوسکا آگ دوزخ میں کبھی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث میں بشارت خاص اوسکی لیے ہی کہ جہاد میں کسی کافر کو مارے ہی وہ ہرگز دوزخ میں جاوی گا اور حقیقت میں یہ بیان فضیلت جہاد کا ہی اسلیے کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہے کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی کہ

جہاد کرے اور اوسی میں گہری یا دشمن کی ہی اور اسکی جزا بہشت ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر معاش الناس لہم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ہیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی رأس شعفۃ من ہذہ الشعف او بطن واد من ہذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین زندگانی لوگوں کی واسطے اونکی زندگانی اوس شخص کی ہی کہ پکڑنے والا باگ گھوڑی اپنی کی بیچ راہ خدا کی اوڑتا چلا جاتا ہی اوپر پشت گھوڑی کی جبکہ سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریاد کی جاتا ہی دوڑتا ہی سوار ہوکر گھوڑی پر یعنی طرف اوس آواز و فریاد کی ڈھونڈتا پہرتا ہی قتل کو اور مرنا جگہ گمان موت کی یعنی ڈرتا نہیں مرنی سی اور بہاگتا نہیں اوس سے بلکہ ڈھونڈتا پہرتا ہی اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ تہوڑی بکریاں لیکر رہتا ہی بیچ چوٹی پہاڑ کی ان پہاڑوں میں سے یا رہتا ہی بیچ ایک نالی کی ان نالوں میں سے قائم رکہتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوۃ یعنی اگر وہ بکریاں حد نصاب کو پہنچیں اور بندگی کرتا ہی پروردگار اپنے کی یہانتک کہ آوی اوسکو موت نہیں ہی لوگوں سے مگر بیچ بہلائی کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مگر بیچ بہلائی کی یعنی کوئی اونکو نہیں پہنچتی مگر شرسی اونکی بچاتا ہی اپنی تئیں لوگوں سی اسواسطی کہ ان کی خیر میں یک پہنچ رہا ہی حاصل معنی اس حدیث کی رغبت دلاتا ہی اوپر جہاد کرنے دشمنان دین کے اور مجاہدہ نفس شیطان اور اعراض اوسکی استیفائی لذات و شہوات سے اور نصیحت ہی اوسکو جو کہ اگر مخالطت رکہی لوگوں سے بیچ تائید دین اور تقویت شریعت کی تو کبھی اولیٰ گوشہ گیری کری اور کہا نووی نے کہ اس میں دلیل ہی اونکی لیے کہ فضیلت رہتی ہیں گوشہ گیری کو مخالطت پر اور اوسمیں خلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتی ہیں کہ اختلاط افضل ہی بشرطیکہ امید سلامتی کی فتنوں سی اور مذہب ایک جماعت زہاد کا یہ ہی کہ گوشہ گیری افضل ہی اور دلیل پکڑی ہی اونہوں نی ساتہ اس حدیث کی اور جواب یا ہی جمہور نی کہ یہ محمول ہی اوپر زمانہ فتنوں کی یا اوس شخص کے حق میں ہی کہ نہ سلامت رہیں لوگ اوس سے اور نہ صبر کری وہ لوگوں کی ایذا پر اور تہی انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط کرنی والی اور حاصل کرنی تہی منافع اختلاط کی مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادۃ مریض اور مانند اونکی کے

وعن زید بن خالد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ فقد غزا متفق علیہ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنی کہ سامان درست کر دیا جہاد کرنیوالی کا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق جہاد کیا اوسنی یعنی حکم جہاد کرنیوالی کا رکہتا ہی اور شریک ہی بیچ ثواب جہاد کی اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اوسکی کی یعنی خدمت گذری ہی اونکی پس تحقیق جہاد کیا اوسنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ امہاتہم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم القیمۃ فیاخذ من عملہ ما شاء فما ظنکم رواہ مسلم اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حرمت عورتوں مجاہدین کی اوپر بیٹہنی والوں کے یعنی جو کہ گہر میں بیٹہی ہیں اور جہاد کو نہیں نکلی مانند حرمت ماؤں اونکی کی ہی یعنی چاہیی کہ اونکی عورتوں میں جانب ذکر اور نظر بد سی نہ دیکہیں اور ایسا حرام جانیں اونکو گویا مائیں اونکی ہیں نہیں کوئی شخص بیٹہنی والوں میں سی کہ نیابت کری ایک شخص کی مجاہدین میں سی بیچ اہل اوسکی کی یعنی اوسکی جورو یا لونڈی یا اور شیونکی پہر خیانت کری اوسکی اوسکی اہل میں مگر کہ کہڑا کیا جاویگا وہ شخص واسطی مجاہد کی دن قیامت کی پس لیویگا مجاہد عمل اوسکی سی جو چاہیگا پس کیا ہی گمان تمہارا نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی کیا گمان کرتی ہو بیچ رغبت کرنی مجاہد کی اوسکی نیکیوں کی یعنی نہیں چہوڑیگا مگر تہوڑی یعنی نہیں باقی رہیگی نیکیوں میں سے کچہ مگر تہوڑی ہوویگا اوسکو یا کیا گمان رکہتی ہو ساتہ خدا کی باوجود اس خیانت کی آیا شک رکہتی ہو اس مجازات میں یا کیا گمان رکہتی ہو ساتہ اوسکی کہ دیا اللہ نی یہ مرتبہ اور مخصوص کیا اوسکو ساتہ اس فضیلت کی یعنی ضرور ہی کہ اوسکو اور نہ گمان ہی اوس میں کچہ

اگلی ہے ۔ع وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لك بها یوم القیمة سبع مائة ناقة كلها مخطومة رواه مسلم اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا آیا ایک
اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ بیچ راہ خدا کی ہے یعنی نذر دی میں نے جہاد کی لیے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تیرے بدلے اس اونٹنی کی قیامت کے
سات سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئیں نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا الی
بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ بھیجنے کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کی کہ ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل سے پس فرمایا چاہیے کہ اوٹھے دو شخصوں میں سے ایک اونکا یعنی ہر
قبیلہ میں سے آدھے جاویں اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونونکے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کہ خبرگیران ہیں گے مجاہدوں کی گھر والوں کی انکو بھی
ثواب مجاہدوں کا سا ہوگا ۔ع وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یبرح هذا الدین قائما یقاتل
علیه عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیشہ رہیگا یہ دین قائم لڑتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانوں سے یعنی خالی نہیں رہیگی روی زمین جہاد سے کہیں نہ کہیں ہوتا رہیگا یہانتک
کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی قریب ہو قائم ہونیکی کہا طیبی نے کہ جملہ یقاتل کا مستانفہ ہے بیان ہے واسطے جملہ پہلی کے یعنی یہ دین
ہمیشہ قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اوس جماعت کے اور اغلب یہ ہے کہ اس زمانے میں یہ لوگ روم کے ہیں نصرہم اللہ وخذل اعدائہم ۔ع وعن ابی
هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یکلم احد فی سبیل الله والله اعلم بمن یکلم فی سبیله الا
جاء یوم القیمة وجرحه یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسك متفق علیه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ خدا کی اور اللہ خوب جانتا ہے اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے بیچ اوسکی راہ میں
مگر کہ آویگا وہ دن قیامت کی اس حال میں کہ اوسکی زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خونکا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من احد یدخل الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ما فی الارض من
شیء الا الشهید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة متفق علیه اور روایت ہے انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کی اور ہو واسطے اوسکے وہ چیز کہ زمین میں ہے
کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہے کہ پھر آوے بیچ دنیا میں اور مارا جاوے دس بار یعنی بہت بسبب اوس چیز کے کہ دیکھتا ہے بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے وعن مسروق قال سألنا عبد الله بن مسعود عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل
احیاء عند ربهم یرزقون الآیة قال انا قد سألنا عن ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ارواحهم فی اجواف طیر
خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شاءت ثم تأوی الی تلك القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة
فقال هل تشتهون شیئا قالوا ای شیء نشتهی ونحن نسرح من الجنة حیث شئنا ففعل ذلك بهم ثلث مرات فلما
رأوا انهم لن یترکوا من ان یسألوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلك مرة اخری فلما
رأی ان لیس لهم حاجة ترکوا رواه مسلم اور روایت ہے مسروق سے کہا پوچھا ہم نے عبداللہ بن مسعود سے معنی اس آیت کے نہ گمان کر تو ان لوگوں کو کہ مارے
گئے بیچ راہ اللہ کے مردہ بلکہ زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہیں آخر آیہ تک کہا تحقیق پوچھا ہم نے معنی اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا

ارواح اونکی بیچ شکم جانوروں پرندوں سبز رنگ کی ہیں واسطے اونکی قندیلیں ہیں لٹکائی گئی نیچے عرش کے پھرتے ہیں بہشت میں جہاں
چاہتی ہیں پہر پھرتے ہیں طرف ان قندیلوں کے پس جہانکا ہی طرف اونکی پروردگار اونکا جہانکنا فرماتا ہی کیا چاہتی ہو تم کسی چیز کو عرض کی ہے ہمنے
کسی چیز کو چاہیں ہم حالانکہ ہم میوے کھاتے ہیں بہشت میں سے جہاں سے چاہتی ہیں پس کیا ہی اللہ تعالی نے ساتھ اونکی یعنی پوچھا ہی تین بار پس جبکہ دیکھا ہم
نے کہ نہیں چھوڑی جاتی ہیں پوچھنے سے یعنی جب جانتی ہیں کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہی کہ کچھ چاہیں عرض کرتی ہیں اے پروردگار ہمارے چاہتی ہیں ہم یہ کہ
پہیر تو جانیں ہماری بیچ بدنوں ہمارے یعنی اور دنیا میں بھیجے تو تاکہ ماری جاویں ہم بیچ راہ تیری کی ایکبار اور پس جبکہ دیکھا ہی اللہ تعالی کہ نہیں ہی اونکو
کچھ حاجت یعنی حاجت جنیں اسلئے مانگیں اور جو نہوں نے وہ چیز کہ خلاف ارادہ اللہ کی ہی چھوڑی جاتی ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف نہیں اونکو کچھ حاجت
بسبب حاصل ثواب عظیم کی پہلی بار میں اور وہ بارہ ہوگا تو شش اوسکی ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہیں اسلئے کہ تو شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چھوڑی
جاتی ہیں یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہی اگر مارا جاوے اگر دوسری بار بھی مثل پہلی ہی تو ایک ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بیچ
تا ماری جاویں راہ خدا کی بیچ بارہ جواب اسکا ملا علی یہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سی قائم ہونا ہی ساتھ موجب شکر کی بیچ مقابلہ نعمت کی کہ انعام
کی ہی اللہ تعالی نے انکو حقیقت سوال اعادہ ارواح کی باشاید اونکی خیال میں آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر اطلیکی پہلی بار سی سبب ترقی
استعداد مناسبت کی لیکن حق تعالی نے جانا بیجا جانا اعادہ کی مثل اوسکی ہوگی پس جانا کہ حاجت نہیں ہے اسکی پس چھوڑ دیا پوچھنا اونسی تنبیہ کا ہی مجاز
کر رکھنا ارواح شہدا کا بیچ بدنوں جانوروں کے مانند رکھنی جواہر کی ہی صندوقوں میں بسبب تکریم و تشریف کی اور مقصد داخل کرنا اونکی کی بہشت میں ساتھ ان کے
نہ متعلق ساتھ ان بدنوں کے اور ساتھ رکھنی ارواح کی بیچ بدنوں جانوروں کی جگہ پکڑتی ہیں بہشت میں اور پاتی ہیں خوشبوئیاں اور ہوائیں اوسکی اور دیکھتی ہیں انوار
وہاں کے اور لذت پاتی ہیں اور خوشحال ہوتی ہیں ساتھ اوسکی اور ساتھ قرب حضرت رحمان کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیہ میں یرزقون
فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ اور اس سے اثبات تناسخ کا نہیں ہوتا اسلئے کہ جو تناسخ کے قائل ہیں اونکی نزدیک تناسخ اسکو کہتی ہیں کہ جمع کری ارواح بدنوں میں
بیچ اس عالم کے نہ بیچ آخرہ کی اسلئے کہ وہ منکر ہیں آخرہ کی اور جنت و نار کی اور اس حدیث سی یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی

ح ح **وعن** ابی قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فيهم فذكر لهم ان الجهاد في سبيل الله والايمان بالله افضل
الاعمال فقام رجل فقال يا رسول الله ارأيت ان قتلت في سبيل الله يكفر عني خطاياي فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم نعم ان قتلت في سبيل الله وانت صابر محتسب مقبل غير مدبر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كيف قلت فقال ارأيت ان قتلت في سبيل الله ايكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم و
انت صابر محتسب مقبل غير مدبر الا الدين فان جبرئيل قال لي ذلك رواه مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کے پس ذکر کیا واسطے اونکی یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتھ اللہ کی بہترین اعمال کی ہیں پس کھڑا ہوا ایک شخص
کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی جہاد سی جاوینگے مجھسے گناہ میرے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہاں اگر مارا جاوے تو بیچ راہ اللہ کی اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ دینے والا پہر فرمایا کسطرح کہا تو نے کہا اوسنے
کہ خبر دو تم مجھکو اگر مارا جاوں میں بیچ راہ اللہ کی کیا جاوینگی مجھسے گناہ میرے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں اگر مارا جاوے تو
اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ پھیرنے والا مگر دین یعنی وہ دین کہ نیت اوسکی ادا کرنیکی نہو وہ نہیں بخشا جاتا پس تحقیق جبرئیل نے
کہا واسطے میرے یہ یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہ مسلم نے ف بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہی اور جہاد افضل ہی بسبب اعلاء کلمة

اور سبب کُشتی اعدای دین کی اور دینی جان کی اور اوٹھانی مشقت کی اور نماز افضل ہی باعتبار مداومت کی اور مشتمل ہونی کی عبادات کثیرہ کو اور
مگر دین کہا انہون نی کہ مراد دین سی یہان حقوق مسلمانون کے ہین یعنی جاسکن یہ کہ جہاد سی سب گناہ جھڑتے ہین سوا حقوق آدمیون کی * ع وعن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیٔ الا الدین رواہ
مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کی جہاڑتا ہی ہر گناہ کو سوای دین کی
نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی سوای حقوق آدمیون کی اور سیوطی نی لکھا ہی کہ مگر شہید دریا کی کہ اوسکی دین بھی جہاڑی جاتی ہین ع وعن ابی
ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ تعالی الی رجلین یقتل احدھما الآخر یدخلان الجنۃ یقاتل
ھذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیستشھد متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا ہنستا ہی اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہی اور متوجہ ہوتا ساتھ رحمت کی طرف دو شخصون کے کہ قتل کرتا ہی ایک اوسکا دوسرے کو داخل ہوتے دونون
بہشت مین لڑتا ہی یہ ایک بیچ راہ خدا کی پس مارا جاتا ہی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین پھر توبہ کرتا ہی اللہ قاتل پر یعنی کفر سی توبہ کی اور ایمان لایا
پھر شہید کیا جاتا ہی یعنی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن سھل بن حنیف قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الشھادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشھداء وان مات علی فراشہ رواہ
مسلم اور روایت ہی سہل بن حنیف سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگتا ہی اللہ تعالی سی شہادت صدق دل سی
پہنچاتا ہی اللہ اوسکو ساتھ مرتبہ شہداء کی اگرچہ مرے اپنی بچھونی پر یعنی بسبب صدق نیت کی ثواب شہید کا سا پاتا ہی نقل کی یہ مسلم نے
وعن انس ان الربیع بنت البراء وھی ام حارثۃ بن سراقۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ الا
تحدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر اصابہ سھم غرب فان کان فی الجنۃ صبرت وان کان غیر ذلک اجتھدت
علیہ فی البکاء فقال یا ام حارثۃ انھا جنان فی الجنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہی ماں حارثہ بیٹی سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا ای نبی اللہ کی کیا نہین بات
فرماتی آپ احوال حارثہ کی سی اور تہا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کے لگا تہا اوسکو تیر غرب یعنی پھینکنے والا اوسکا معلوم نہوا اگر ہو بہشت مین صبر کرون مین
اور اگر ہوا اور جگہ کوشش کرون مین اوسپر رونے مین یعنی خوب روؤن جیسیکہ عادت عورتون کی ہی فرمایا ای ام حارثہ تحقیق قصہ یہ ہی کہ کتنی بہشتین ہین بیچ
یعنی درجے ہین بہشت مین اور تحقیق بیٹا تیرا اوسنے پایا فردوس اعلی ہین کہ اعلی درجہ ہی نقل کی یہ بخاری نی وعنہ قال انطلق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ حتی سبقوا المشرکین الی بدر وجاء المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا
الی جنۃ عرضھا السموات والارض قال عمیر بن الحمام بخ بخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحملک علی
قولک بخ بخ قال لا واللہ یا رسول اللہ الا رجاء ان اکون من اھلھا قال فانک من اھلھا قال فاخرج تمرات من قرنہ فجعل یاکل
منھن ثم قال لئن انا حییت حتی آکل تمراتی انھا لحیوۃ طویلۃ قال فرمی بما کان معہ من التمر ثم قاتلھم
حتی قتل رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا چلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ بدر کی لیے
یہانتک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کی یعنی پہونچے بدر مین پہلی کفار کی اور آئی مشرک یعنی بعد مسلمانون کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑے
رہو بہشت کی طرف کہ چوڑانا اوسکا مانند چوڑانا آسمانون زمین کے ہی کہا عمیر بن حمام انصاری نی خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کیا باعث ہوا تجکو اے عمیر تیری خوب خوب کہنے پر کہا عمیر نے قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ نہیں کہا میں نے یہ مگر اس امید پر کہ ہوؤں میں اہل بہشت سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق تو ہے اہل بہشت سے کہا راوی نے کہ نکالیں عمیر نے کئی ایک کھجوریں ترکش اپنے سے اور شروع کیا کھانا اونکو پھر کہا کہ زندہ رہا میں یہانتک کہ کھاؤں میں اپنی کھجوریں یہ سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہے پس پھینکیں کھجوریں جو تھیں ساتھ اوسکے پھر قتال کیا کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوئے نقل کی یہ مسلم نے ف کھڑی ہوؤ طرف بہشت کی یعنی طرف عمل کی کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے وہ جہاد ہے اور چوڑا اوسکا الخ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہے تشبیہ دے ایسی چیز کی ساتھ کہ بیچ فہم خلق کی کوئی چیز وسیع زیادہ اوس سے نہیں اور تخصیص چوڑائی کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑا ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت نے کہ یہ کلام صادر ہوا ہے عمیر سے بغیر نیت اور فکر و تامل کے مشابہ ساتھ قول و سنگی کے اور ہزل کے کی جلتا ہے یا بخوف قتل کے کہا لیس نفی کیا عمیر نے اوسکو اپنے سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی الخ اور زندگی دراز ہے یعنی اگر سب کھجوروں کی کھانیکا انتظار کروں اور جب تک جیتا رہوں تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہ کہ بسبب شوق حصول شہادت کی زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا *ح ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تعدون الشھید فیکم قالوا یا رسول اللہ من قتل فی سبیل اللہ فھو شھید قال ان شھداء امتی اذا لقلیل من قتل فی سبیل اللہ فھو شھید ومن مات فی سبیل اللہ فھو شھید ومن مات فی الطاعون فھو شھید ومن مات فی البطن فھو شھید رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسکو گنتے ہو تم شہید اپنے میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوے اللہ کی راہ میں پس وہ شہید ہے فرمایا تحقیق شہداء میری امت کی اسوقت البتہ کم ہونگے جو شخص مارا جاوے بیچ راہ اللہ کی پس وہ شہید ہے یعنی حقیقی اور جو شخص مرے راہ خدا میں یعنی بغیر لڑے حالانکہ اپنی موت سے مرے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے وبا میں پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے مرض پیٹ سے یعنی استسقا یا اسہال وغیرہ سے پس وہ بھی شہید ہے یعنی یہ بھی ثواب میں اور درجات میں شریک ہیں شہدائے حقیقی کے نہ جمیع احکام میں نقل کی یہ مسلم نے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورھم وما من غازیۃ او سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورھم رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کریں پس غنیمت لوٹ لاویں اور صحیح سالم آویں مگر تحقیق جلدی لی دو تہائی مزدوری اپنی کی اور نہیں کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت لاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب اونکا نقل کی یہ مسلم نے ف اونکی مزدوری اپنی کی کہ غنیمت اور سلامتی ہے اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہے اور وہ قیامت کے دن پاویگا اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت آیا اور غنیمت نہ لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملہ کے یہ معنی ہیں کہ جسنے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتھ نہ لگی تو ثواب اوسکا پورا باقی ہے آخرت میں پاویگا *ح ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا اور نہ گذرا بیچ دل اوسکے خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کی نفاق سے نقل کی یہ مسلم نے ف اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاش کہ ہوں میں جہاد کرنیوالا ایسا شخص مشابہ ہوا منافقین کے کہ جہاد سے رہ جاتے ہیں من تشبہ بقوم فھو منھم پس واجب ہے ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم میں کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے کسی ایک عبادت کی پھر مر جاوے پہلے کرنے اوسکے کے تو نہیں متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہے اوسپر کہ مر جاوے بغیر نیت کرنے اوسکی کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ اس شخص کے حق میں کہ قادر ہو نماز پر اول وقت میں پھر تاخیر کرے اوسکو نیت

پڑہنی یاد نہیں اور مرجاوی یا تاخیر کری حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نی گنہگار ہوتا ہی دونون صورتوں میں اور بعضون نی کہا کہ نہیں گنہگار ہوتا
دونون صورتون میں اور بعضون نی کہا کہ گنہگار ہوتا ہی حج میں نہ نماز میں لیکن اول قول موافق مذہب ہمارے کی ہی + ع وَعَنْ اَبِیْ مُوسیٰ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُهٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا آیا ایک شخص پاس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہی واسطے غنیمت کی اور ایک شخص لڑتا ہی واسطے ذکر کی یعنی آوازہ اور شہرہ کی یعنی جسکو
سمعہ کہتی ہیں اور ایک شخص لڑتا ہی تاکہ دیکھا جاوی مرتبہ اوسکا یعنی شجاعت دکھانی کی لیے لوگونکو کہ جسکو ریا کہتی ہیں پس کون شخص بیچ راہ خدا
یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہی فرمایا جو شخص کہ لڑی تاکہ ہو دین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا
وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ
حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہی انس سی کہ پہرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی پس نزدیک
ہوی مدینہ سی پس فرمایا تحقیق مدینہ میں کتنی ایک اشخاص ہیں کہ نہیں چلی تم کسی جگہ اور نہیں قطع کیا تمنی کوئی جنگل مگر کہ تھی وہ ساتھ تمہاری یعنی ساتھ دل
اور ہمت دعا کی اگرچہ بظاہر تمہاری ساتھ نہ تھی اور ایک روایت میں آیا ہی یعنی بجای اسکی مگر کہ تھی ساتھ تمہاری یہ کہ مگر شریک ہیں تمہاری ثواب میں
عرض کی اصحاب نی یا رسول اللہ اور وہ مدینہ میں ہیں یعنی باوجودیکہ مدینہ میں ہیں جہاد کی لیے نہیں نکلی پس کیونکر ہماری ساتھ ہیں اور ثواب میں شریک ہیں
فرمایا ہاں مدینہ میں ہیں یعنی باوجود اسکی شریک ہیں تو سبب عذر کی روکا اونکو عذر نی یعنی بسبب عذر کی تمہاری ساتھ جہاد میں نہیں آئی نقل کی یہ بخاری نی
اور نقل کی مسلم نی جابر سی ف مدینہ میں بیٹھی والی بسبب عذر کی شریک تھی جہاد کرنیوالونکی ثواب میں یہ کہ برابر تھی بلکہ جہاد کرنیوالی افضل ہیں بسبب قول اللہ تعالی
کی فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً + ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَهٗ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَارْجِعْ
اِلٰی وَالِدَیْکَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پروانگی مانگی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد کرنیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا زندہ ہیں ماں باپ تیری کہا کہ ہاں فرمایا پس بیچ اونہیں کی جہاد کر یعنی
اونہیں کی خدمت میں کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور روایت مسلم کی میں یون ہی کہ پس پھر جا طرف ماں باپ اپنی کی
اور اچھی کر صحبت اونکی یعنی خدمت گذاری اور ادای حقوق اونکی اچھی طرح کر ف شرح سنہ میں لکہا ہی کہ یہ جہاد نفل ہی کہ نکلی اوسکی لیے مگر
باذن والدین کی جبکہ ہون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہیں واجب اونکی اذن کا اور اگر منع کرین وہ اوسکو تو گنہگار ہونگی اور نکلی اور اگر
ماں باپ کافر ہون تو نکلی بغیر اونکی اذن کی خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلی کسی عبادت نفل کی لیے مانند حج اور عمرہ وغیرہ کی اور نہ نفل روزہ
رکہی جبکہ ناخوش ہو ماں باپ مسلمان کہ یا ایک مگر باذن انکی + ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ
لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دن فتح مکہ کی کہ نہیں ہجرت بعد فتح مکہ کی لیکن جہاد اور نیت ہی اور جسوقت کہ بلای جاو تم یعنی جہاد کی لیے تو نکلو یعنی
سب نکلو جب امر فرض ہوا کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نہیں ہجرت الخ یعنی پہلی فتح مکہ کی فرض عین تھی ہجرت کرنی مکہ سی طرف مدینہ کی

بلکہ ہر دار الکفر سے واسطے کہ مسلمانوں پر استیلا کی اہل دین سے مدینہ میں کم اور ضعیف تھی پس فرض کی گئی ہجرت تا استعانت کریں اور زائل ہو وہ جو ضرر کہ تھا اور
جب کہ مکہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی وہاں سے موقوف ہوئی لیکن باقی ہے استحباب ہجرت کا واسطے جہاد کی یا طلب علم کی یا بھاگنے کی
دار الکفر سے یا فتنہ سے یا البتہ بدعت سے کہ جیسے احادیث میں معروف اور مرقوم ہو چکی اور لیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل ہر کہ
ہجرت میں جیسے ترک وطن کا اور جانا مدینہ کو کہ لازم تھا ہر شخص پر منقطع ہوا اگر چھوڑے وطن کا سبب جہاد کی یا بسبب نیت صالح کی مانند بھاگنے کی دیار کفر سے
یا بدعت یا جہل سے یا فتنوں سے یا طلب علم کی لیے باقی ہے غیر منسوخ + ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناواهم حتى يقاتل
آخرهم المسيح الدجال رواه ابو داود روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک جماعت امت میری
سے لڑتی رہیگی اوپر حق کے غالب رہیگی اوس شخص پر کہ دشمنی کرے اونسے یہانتک کہ قتال کریگی آخر امت کی مسیح دجال سے نقل کی یہ ابو داود نے ف
ایک جماعت سے جیسے اہل علم یا مجاہدین مراد ہیں کہ ذکر ہی اللہ اونکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسے اور تابع اونکے دجال سے لڑینگی اور قتل
کرینگے اوسکو حضرت عیسی اور بعد قتل اوسکی کے جہاد نہیں ہوئیگا اسلیے کہ یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرة کی ہوئیگا اور نہیں ہوئیگا اور جب اللہ
اونکو ہلاک کریگا تو نہیں باقی رہیگا کوئی کافر زمین پر کوئی کہ جب تک کہ حضرت عیسے زندہ رہینگے زمین میں اور بعد وفات اونکی اور بعد کہ مرینگے
بعض اصحاب کے بعد حضرت عیسے کی مر جاوینگے سب مسلمان ساتھ ایک ہوا خوشبو کے اور باقی رہینگے کافر اسطرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ
کہنے والا روی زمین پر نہیں ہوئیگا پس جو بعض احادیث میں آیا ہے لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعة یہ محمول قرب ساعة پر ہے اسلیے کہ خروج
دجال کا علامات ساعة سے ہے + ح وعن ابی امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يغز ولم يجهز غازيا او يخلف
غازيا في اهله بخير اصابه الله بقارعة قبل يوم القيمة رواه ابو داود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا جس شخص نے کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی غازی کی بیچ پس ماندوں اوسکی کی ساتھ خیر کی تو پہنچاوے اللہ
اوسکو کوئی مصیبت سخت پہلے روز قیامت کی نقل کی یہ ابو داود نے وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جاهدوا المشركين
باموالكم وانفسكم والسنتكم رواه ابو داود والنسائي والدارمي اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سے ساتھ مالوں اپنے کی اور جانوں اپنے اور زبانوں اپنی کی نقل کیا ابو داود اور نسائی اور دارمی نے ف جہاد کرنا ساتھ مال اور جان کی یہ ہے
کہ خرچ کرے مال جہاد میں اور فدا کرے جان اپنی اوسمیں اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہ ہے کہ مذمت کرے اونکی بتوں کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے
اونپر کہ وہ ذلیل ہوں اور شکست پاویں اور ڈراوے اونکو ساتھ قتل و قید کرنیکے اور مانند اونکی کی اور دعا کرے مسلمانوں کی فتح کی اور غنیمت
پانیکی کی اور رغبت دلاوے لوگوں کو جہاد کی + ح وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افشوا السلام
واطعموا الطعام واضربوا الهام تورثوا الجنان رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کہلاؤ کہانا اور مارو کہوپریاں کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے
بہشتوں کے یعنی بہشتیں ملینگی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وعن فضالة بن عبيد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال كل ميت يختم على عمله الا الذي مات مرابطا في سبيل الله فانه ينمى له عمله الى يوم القيمة ويامن فتنة القبر رواه
الترمذي وابو داود ورواه الدارمي عن عقبة بن عامر اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر میت

جاتا ہی اور عمل نیک کی بعد موت کے اوس نیک کار کی تک ہی مسلمان کی عمل نہیں رہتا ہی اوسکی نیکی ثواب مدد جس کا ماجاتا مگر وہ شخص کہ مرا حالت
میں اوپر نگہبانی کی بیچ راہ اللہ کی یعنی تحقیق شان یہ ہی کہ بڑھایا جاتا ہی واسطے اوسکی عمل اوسکا قیامت تک اور امن میں رہتا ہی فتنہ قبر سی نقل کی یہ ترمذی اور
ابو داؤد نے اور دارمی نے ف بڑھایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی ثواب اوسکا ہمیشہ دیا جاتا ہی طرف اوسکی بسبب ثواب مدد یا لیکن اوسی مدد کی
لیکن اوس خبر کی عوض کرتا ہی نفع اوسکا طرف مسلمین کے کہ وہ احیا دین کا ہی ساتھ دفع کرنی دشمنوں کی کی کہ وہ کفار ہیں ﴿وعن
معاذ بن جبل انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل في سبيل الله فواق ناقة فقد وجبت له الجنة ومن
جرح جرحا في سبيل الله او نكب نكبة فانها تجيء يوم القيامة كاغزر ما كانت لونها الزعفران وريحها المسك
ومن خرج به خراج في سبيل الله فان عليه طابع الشهداء رواه الترمذي وابو داود والنسائي﴾ اور روایت ہی معاذ
بن جبل سے کہ اونہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کی بقدر دو دوہنے اونٹنی کے پس تحقیق ثابت ہوئی واسطے اوسکی بہشت
یعنی اللہ اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا یا ساتھ ہتیار کے بیچ راہ خدا کی یا مصیبت پہونچا یا گیا یعنی کسی سبب سی تو وہ زخم
آویگا دن قیامت کے مانند اکثر اوس چیز کی پایا جاتا تہا دنیا میں یعنی جیسا وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا میں رنگ اوسکا زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی
مشک کے اور جس شخص کو نکلا اوسکی پہوڑا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق اوس پہوڑے پر یا پہوڑی والی پر مہر ہوگی شہیدوں کی یعنی علامت شہیدوں کے ہوگی
جانا جاوی گا اسی سبب کا کہ تہی بیچ ترقی دین کے پس دیا جاویگا اجر مجاہدین کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف معنی فواق کی بیچ
اوس کے باں دوہنے میں اونٹنی کی فرق ہونا ہی بیچ یکبار دوہنے اونٹنی کا دودہ لیا بعد اوس کے تہوڑی دیر میں پہر دوہا اور یہ کام کرتے ہیں دو
دوہنے کی بیچ تاکہ زیادہ ہووے یہاں مراد زمان قلیل ہی ﴿وعن خريم بن فاتك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من انفق نفقة في سبيل الله كتبت له بسبع مائة ضعف رواه الترمذي والنسائي﴾ اور روایت ہی خریم بن فاتک سے
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خرچ کری کچھ خرچ بیچ راہ خدا کی یعنی جہاد میں لکھا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب سات سو حصہ نقل کی
یہ ترمذی اور نسائی نے ف یہ ادنی درجہ ہی اور اللہ جسکو چاہتا ہی زیادہ ہی اس سے ثواب دیتا ہی ﴿وعن ابي امامة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم افضل الصدقات ظل فسطاط في سبيل الله ومنحة خادم في سبيل الله او طروقة فحل في سبيل الله رواه الترمذي﴾
اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقوں کا سایہ خیمہ کا ہی کہ دیا جاوے بیچ راہ خدا کی یعنی مجاہدوں کو
ساتھ اوسکو یا مدد اونکی کو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کی یعنی مالک کر دینی کا یا عاریتہ دینی کا بیچ راہ اللہ کی یا اونٹنی کہ پہنچ سکتی ہی اوسپر جیسی
جفتی کرانے کی پہنچی ہو کہ بخشش کرنا سوار ہونی یعنی افضل ہی ایسی اونٹنی راہ خدا میں دینی سواری کی لیے نقل کی یہ ترمذی نے ﴿وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج النار من بكى من خشية الله حتى يعود اللبن في الضرع ولا يجتمع
على عبد غبار في سبيل الله ودخان جهنم رواه الترمذي وزاد النسائي في اخرى في منخري مسلم ابدا وفي اخرى
في جوف عبد ابدا ولا يجتمع الشح والايمان في قلب عبد ابدا﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف خدا سی یہاں تک کہ عود کری دودہ تہنوں میں اور نہیں جمع ہوگا اوپر بندی کی غبار بیچ راہ اللہ کی اور دہواں
دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ خدا میں دہواں دوزخ کا اوسکو نہیں پہونچیگا یعنی مجاہد دوزخ میں نہیں جاویگا نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا
نسائی نے اور روایت میں بیچ دونوں نتہنوں مسلمان کے کبہی بہی غبار اور دہواں دوزخ کا مسلمان کی ناک میں جمع ہوگا اور ایک اور

روایت کیا اسکو ترمذی نے ... اور روایت میں ہے کہ ... اور غریب ہے ... ان میں سے ایک ... کو آگ نہ لگے گی ...

ف یعنی کہ ... جنکو نصیحت ... کی ... دوزخ ... ہوتا ہے ... یہ آنکھ ... ایسی ہی ... ہو ... وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عينان لا تمسهما النار عين بكت

من خشية الله وعين باتت تحرس في سبيل الله رواه الترمذي ... روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

دو آنکھیں ہیں کہ نہ لگے گی انکو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات کاٹی اس نے نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کی یعنی

مجاہدوں کی نگہبانی کرتی ہوئی ... روایت کی یہ ترمذی نے وعن ابي هريرة قال مر رجل من اصحاب رسول الله صلى الله

عليه وسلم بشعب فيه عيينة من ماء عذبة فاعجبته فقال لو اعتزلت الناس فاقمت في هذا الشعب فذكر ذلك

لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدكم في سبيل الله افضل من صلاته في بيته سبعين عاما الا تحبون

ان يغفر الله لكم ويدخلكم الجنة اغزوا في سبيل الله من قاتل في سبيل الله فواق ناقة وجبت له الجنة رواه

الترمذي روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا گذرا ایک شخص صحابیوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے بیچ دری پہاڑ کی کہ بیچ اوسکے ایک چشمہ تھا پانی شیریں کا

تو خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاش کہ میں جدا ہوں لوگوں سے اور رہوں اس پہاڑ میں پھر ذکر کی یہ بات اوس نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی پس فرمایا کہ نہ کر ایسا پس تحقیق ٹھہرنا ایک تمہارے کا بیچ راہ اللہ کی بہتر ہے نماز اوسکی سے کہ بیچ گھر کے پڑھے ستر برس کیا نہیں دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ

تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو بہشت میں جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کی جو کوئی لڑے بیچ راہ اللہ کی بقدر دوہنے اونٹنی کے درمیان دو دفعہ

اونٹنی کے واجب ہوئی واسطے اوسکے بہشت نقل کی یہ ترمذی نے ف ستر برس واسطے کثرت کے ہے ... اور ایسی ہی ساعت کی روایت ہے

في مقام الرجل في الصف في سبيل الله افضل من عبادة الرجل ستين سنة اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب گوشہ گزینی کی لوگوں سے

سبب عبادت کی ... میں مغفرت حاصل نہیں ہوتی ... اور جواب اوسکا یہ ہے کہ ... جہاد ... حاصل ہے اور ترک کرنا اوسکا ...

گناہ ہے ... اور ... مغفرت کامل اور داخل ہونا بہشت کی ہمراہ اون لوگوں کے کہ پہلے داخل ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہے

اوپر فضیلت صحبت کی گوشہ گزینی پر خصوصاً بیچ زمانہ سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبھی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہے بسبب

فتنہ کی وقت خوف فتنہ کی ... وعن عثمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رباط يوم في سبيل الله

خير من الف يوم فيما سواه من المنازل رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہے حضرت عثمان سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہ فرمایا جو کہ بیچ سرحد کفر کی ایک دن کا بیچ راہ اللہ کی بہتر ہے عبادت ہزار روز کی غیر اس جگہ ... کی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے

ف مراد ... مجاہد ہے ... اور ... میں ... مشغول ہو ...

... وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عرض

علي اول ثلثة يدخلون الجنة شهيد وعفيف متعفف وعبد احسن عبادة الله ونصح لمواليه رواه الترمذي

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... پہلے تین شخص کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک شہید دوسرا ...

حرام سے ... تیسرا غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنے مالکوں کی نقل کی یہ ترمذی نے

ف ... بہشت میں ... افضل ہونگی ... لیکن انبیا اور ... سب پر مقدم ہونگے

وعن عبد الله ابن حبشي أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل أي الأعمال أفضل قال طول القيام قيل فأي الصدقة أفضل قال جهد المقل قيل فأي الهجرة أفضل قال من هجر ما حرم الله عليه قيل فأي الجهاد أفضل قال من جاهد المشركين بماله ونفسه قيل فأي القتل أشرف قال من أهريق دمه وعقر جواده رواه أبو داود وفي رواية النسائي أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل أي الأعمال أفضل قال إيمان لا شك فيه وجهاد لا غلول فيه وحجة مبرورة قيل فأي الصلاة أفضل قال طول القنوت ثم اتفقا في الباقي

اور روایت ہی عبد اللہ بن حبشی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کہ کونسا عمل عملوں میں سے یعنی نماز کی عملوں سے افضل ہی فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کی دیوی باوجود فقر و احتیاج کی کہا گیا کونسی ہجرۃ بہتر ہی فرمایا ہجرۃ اوس شخص کی کہ ہجرت کری یعنی چھوڑ دی اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ معنی نکلنے کی دار الکفر سے طرف دار الایمان کے ہی ولیکن چھوڑنا حرام چیزوں کا افضل ہی اوس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کری مشرکوں سے ساتھ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہا گیا پس کونسا مارا جانا یعنی جہاد میں بزرگتر ہی فرمایا مارا جانا اوس شخص کا کہ گرایا جاوی خون اوسکا اور کونچیں کاٹی جاویں گھوڑی اوسکی کی یعنی آپ بھی مارا جاوی اور گھوڑا بھی نقل کیا ابو داود نے اور نسائی کی روایت میں یہ ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کونسا عمل عملوں میں سے افضل ہی کہا وہ ایمان ہے کہ نہو شک بیچ اوس کے اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اوسمیں یعنی غنیمت میں کہ حاصل ہو اوسمیں اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز میں افضل ہی فرمایا درازی قیام کی پہر متفق ہوی نسائی اور ابو داود باقی حدیث میں **ف** ساتھ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہ مال اپنی اور جان اپنی کو ساتھ سامان جہاد میں صرف کری اور زخمی ہو اور مارا جاوی اور جاننا چاہیے کہ حدیثوں میں بیان امر تعیین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کی آیا ہی اور حاصل جمع کا درمیان حدیثوں کے ساتھ اسکی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام میں ساتھ اوس چیز کی مناسب حال سائل کی دیکھا جواب دیا پس جسمیں نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہی مانند افشای سلام اور نرم کلام کی اور اگر نشان بخل اور خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہی مانند کہانا کھلانی کی اور جس کو سست عبادت میں پایا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہی یا مراد افضل اعمال بیچ حق سائل کے ہی یا مقصود یہ ہی کہ جملہ افضل اعمال سے ہی اور مثل اس کلام کی اور جگہ بھی گذر چکا ہی ع

وعن المقدام بن معديكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للشهيد عند الله ست خصال يغفر له في أول دفعة ويرى مقعده من الجنة ويجار من عذاب القبر ويأمن من الفزع الأكبر ويوضع على رأسه تاج الوقار الياقوتة منها خير من الدنيا وما فيها ويزوج ثنتين وسبعين زوجة من الحور العين ويشفع في سبعين من أقاربه رواه الترمذي وابن ماجة

اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی شہید کی نزدیک خدا کی چھ خصلتیں ہیں بخشش کیجاتی ہی واسطی اوسکی بیچ اول دفع کی یعنی بیچ اول قطرہ خون کی کہ گرتا ہی اور دکھلایا جاتا ہی ٹھکانا اوسکا بہشت میں سے یعنی جان نکلنے کی وقت اور محفوظ رہتا ہی عذاب قبر سی اور امن میں ہوگا گھبراہٹ بڑی سی یعنی عذاب آگ کی سی اور رکھا جاویگا اوسکی سر پر تاج وقار کا یاقوت اوسمیں کا بہتر ہوگا دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہے اور نکاح میں دیجاوینگی بہتر یعنی بہتر بیبیاں حور عین سے اور شفاعت قبول کیجاویگی بیچ ستر آدمیوں کی قرابتیوں اوسکی سی نقل کی یہ ترمذی نے

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقي الله بغير أثر من جهاد لقي الله وفيه ثلمة رواه الترمذي وابن ماجة

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ملاقات کری اللہ تعالی سے بدون اثر کے جہاد سی ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اس حال میں کہ اوسکی دین میں نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

ف سے ایک کی مراد اوس سے علامت ہے یعنی جو کوئی مرگیا بغیر علامت کی علامات جہاد سے کہ زخم ہے یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار
کرنا اسباب جہاد ہو تو کا وہ مرگیا اس حال میں کہ اوسکی دین میں رخنہ ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر اوس شخص کے کہ فرض ہوا جہاد اوسپر اور نکیا
ارادہ تیاری اسباب اوسکی کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہے جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور موید ہے اسکی حدیث ابی امامہ کی ہے ع **وعنه**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید نہیں
پاتا دکھ قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمہارا دکھ کاٹنی چیونٹی کا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث حسن غریب ہے **ف**
کہا طیبی نے کہ یہ شہید کو لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کی راہ خدا میں اور خوش ہوتا ہے نفس وسکا ساتھ اوسکی انتہی اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو
بنسبت لذتوں کے کہ پاتا ہے بعد موت کی نہیں ہے مگر مانند رنج کاٹنی چیونٹی کی بس جاتا ہے ساتھ اوسکی اصلی خوش ہو کے ہے ع **وعن ابی امامة** عن النبی
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ يُهْرَاقُ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کی دو قطروں سے اور دو نشانوں سے ایک
قطرہ آنسوؤں کا سبب خوف خدا کی اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ میں اور لیکن دو نشان پس ایک نشان بیچ راہ اللہ کی اور دوسرا نشان بیچ فرضوں کے
فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** ایک نشان الخ مانند قدم رکھنے کی یا غبار یا زخم کی جہاد میں یا سیاہی دوات کی طلب علم میں
اور نشان بیچ فرض کے الخ مانند بہت جانے کی ہاتھ اور پاؤں کی سبب وضو کی جاڑے میں اور گرمی پیشانی کی سبب سجدوں نمازوں کی اور جلنی پیشانی گرمی میں اور
روزہ دار کی منہ کی بو کی اور غبار آلودہ ہونی قدموں کی حج میں ہے ع **وعن** عبد اللّٰه بن عمرو قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لا تركب
البحر الا حاجا او معتمرا او غازيا في سبيل اللّٰه فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سوار ہو تو دریا میں مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کی بیچ راہ خدا کی سو اسطے کہ بیچ دریا کی آگ ہے اور نیچے آگ کی دریا ہے
نقل کی یہ ابو داود نے **ف** نہ سوار ہو دریا میں الخ یعنی عاقل کو چاہیے کہ نہ ڈالے اپنے تئیں ہلاکت و خوف کی جگہوں میں مگر واسطے امر دینی کی کہ تقرب حاصل کرنا
ساتھ اوسکی جناب حق میں ہے اس حدیث میں رد ہے اوسکا کہ کہتا ہے دریا عذر ہے واسطے ترک حج کی اور صواب قول فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا ہے کہ جب غالب
سلامت ہو تو فرض ہوتا ہے حج دریا سے مع مخبری اور آیۃ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ محمول ہے اوپر کہ جب نہو اس جگہ غرض شرعی اور امر دینی اور اسلیے کہا
بیضاوی نے اسکی تفسیر میں یعنی ساتھ اسراف کی اور ضائع کرنے وجہ معاش کے یا ساتھ باز رہنے کی جہاد سے اور مال خرچ کرنے سے اسلیے کہ باز رہنا قوت دیتا ہے دشمن کو اور
مسلط کرتا ہے اونکو اوپر ہلاک کرنے اونکی کی اور نیچے دریا کی آگ ہے الخ مقصود مبالغہ ہے ڈرانا دریا سے اور بیان کرنا اسکا ہے کہ دریا کی سفر میں خطر عظیم ہے اسلیے کہ سوار ہونیوالا
دریا کا پڑتا ہے بہت سی آفات و ہلاک کی جگہوں میں کہ ایک پیچھے دوسرے کی پیدا ہوتی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ محمول ظاہر پر ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے ہر چیز پر ہے ع
وعن ام حرام عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال المائد في البحر الذي يصيبه القيء له اجر شهيد والغرق له
اجر شهيدين رواه ابو داود اور روایت ہے ام حرام سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سر پھرنے والا دریا میں کہ
پہنچے اوسکو قے واسطے اوسکے ثواب شہید کا ہے اور ڈوبنے والا دریا میں اوسکی لیے ثواب دو شہید کا ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اوسکی لیے
ثواب شہید کا اوس صورت میں ہے کہ کشتی میں بیٹھا ہو واسطے جہاد کی یا طلب علم یا حج یا مانند اونکی کی اور تجارت اگر واسطے حاصل کرنے قوت لشکر اسلام کے ہو

ہوا اوسنے بہشتی کشتی کی حاصل ہو یہی حکم رکہتی ہی + ع وعن ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل او وقصہ فرسہ او بعیرہ او لدغتہ ھامۃ او مات علی فراشہ بای حتف
شاء اللہ فانہ شہید وان لہ الجنۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص
کہ نکلا بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لیی اور راستہ او سکو پس مرگیا یعنی بسبب زخمی ہونی کی یا مارا گیا یا کچلا او سکو گہوڑی او سکی نی یا اونٹ او سکی نی یا کاٹا او سکو زہر
جانوری یعنی سانپ بچہو وغیرہ نی یا مرگیا اپنی بچہونی پر ساتہ کسی موت کی کہ چاہا اللہ نی پس تحقیق وہ شہید ہی یعنی حقیقی یا حکمی اور او سکی لیی بہشت ہی یعنی اول ہی داخل ہوگا
او مین ساتہ شہدا اور صالحین کی نقل کی یہ ابو داؤد نی وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلۃ
کغزوۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہرنا جہاد سے مانند جہاد کرنی کی ہی نقل کی یہ ابو داؤد نی
ف یعنی جہاد کرکے جب پہر آتا ہی اپنی گہر کو او سکو بہی ثواب ویسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ جہاد کرنیوالی کو + ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی واسطی جہاد کرنیوالی کی اجر او سکا ہی یعنی ثواب او سکا عمل کرنے کا کیا ہی ساتہ او سکی اور واسطی دینیوالی مال کی اجر او سکا ہی اور جہاد کرنیوالی کا
نقل کی یہ ابو داؤد نی ف یعنی جو کوئی مال دیتا ہی اور مدد کرتا ہی غازی کی تا وہ جہاد کری تو او سکو دوہرا ثواب ہوتا ہی ایک ثواب خرچ کرنی مال کا راہ خدا مین
اور دوسرا ثواب ہونی او سکی کا سبب جہاد او س غازی کا پس مراد ساتہ جعل کی اسباب تیار کر دینا غازی کا ہی اور جائز ہونا او سکا اور فضیلت او سکی
متفق علیہ علما کی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ مراد جاعل سی وہ شخص ہے کہ دیوی جعل یعنی اجرۃ کسیکو تا کہ جہاد کری وہ اور یہ ہماری نزدیک صحیح ہی اس ہوگا
ثواب غازی کو سعی کرنی او سکی کا اور جاعل کو یعنی اجرۃ دینی والی کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینی کا اور دوسرا ثواب ہونی او سکی کا سبب جہاد او س
غازی کا اور منع کیا ہی او سکو امام شافعی نی اور کہا کہ واجب ہی پہیر دینا او س اجرۃ کا اگر لی ہی + ح ع وعن ابی ایوب سمع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم الامصار وستکون جنود مجندۃ یقطع علیکم فیہا بعوث فیکرہ الرجل
البعث فیتخلص من قومہ ثم یتصفح القبائل یعرض نفسہ علیہم من اکفیہ بعث کذا الا وذلک الاجیر الی
آخر قطرۃ من دمہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ایوب سے کہ سنا او سنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی فتح کیی جاوینگے تمپر شہر یعنی
بڑی بڑی شہر اور ہونگی یعنی پای جاوینگے اور واقع ہونگی لشکر جمع کیی گئی معین کیے جاوینگے تمپر اون لشکرون مین فوجین پس ناخوش جانیگا ایک شخص بہیجے
جانی کو او سکی تئین یعنی ہمراہ فوج کی جہاد کی لیی بغیر اجرۃ کی پس نکلیگا اور بہاگیگا اپنی قوم مین سے یعنی تا بچی جہاد سی پہر تلاش کریگا قبیلیکو حالانکہ پیش کریگا اپنی تئین
اونپر کہتا ہو کون کہ کفایت کرون او سکو لشکر ایسی سے یعنی کون ہی کہ نوکر رکہی تا حصہ لشکر کی وسے اپنی مرلون مقصود یہ ہی کہ یہ شخص راضی نہین ہے کہ بغیر اجرۃ کی مدد جہاد کری پس حضرت
نبی او سکی بیان کی ہی خبردار ہو یہ شخص مزدور ہی آخر قطرہ خون تک یعنی یہ غازی نہین ہی بلکہ مزدور ہی یہانتک کہ قتل کیا جاوی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف
معین کیی جاوینگے الخ یعنی لازم کرینگے امام یہ کہ بہیجین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کی کہا مظہر نی یعنی جب پہنچیگا اسلام ہر جانب مین تو محتاج ہوگا امام
طرف او سکی کہ بہیجی ہر جانب فوج تا کہ لڑی اون کفار سی کہ قریب اس جانب کے ہین تا کہ نہ غالب ہوں کفار اون مسلمانونپر کہ او س جانب مین ہین ح وعن
یعلی بن امیۃ قال اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لی خادم فالتمست اجیرا یکفینی
وجدت رجلا سمیت لہ ثلثۃ دنانیر فلما حضرت غنیمۃ اردت ان اجری لہ سہمہ فجئت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فذکرت لہ فقال ما اجد لہ فی غزوتہ ہذہ فی الدنیا والآخرۃ الا دنانیرہ التی تسمی رواہ ابو داؤد اور روایت ہی یعلی

بن امیہ سے کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ نکلنے کے جہاد کے لیے اور میں بہت بوڑھا تھا واسطے میرے کوئی خادم بہت
کرتو میں نے تلاش کیا اپنے کوئی مزدور کہ کفایت کرے مجھکو پس پایا میں نے ایک شخص کو معین کیے میں نے واسطے اوسکے تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت ارادہ کیا
میں نے یہ کہ جاری کروں میں اوسکے لیے حصہ اوسکا یعنی غنیمت میں سے پس آیا میں حضرت کے پاس اور ذکر کیا میں نے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہ قصہ پس فرمایا
حضرت نے نہیں پاتا میں یعنی حکم شریعت میں واسطے اوسکے بیچ اس جہاد اوسکے کے دنیا اور آخرہ میں مگر دینار اوسکے وہ کہ معین کیے گئے نقل کی یہ ابوداود نے
ف مقصود منع کرنا غنیمت سے اور محروم ہونا ثواب سے ہے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ اوس اجیر کے حق میں ہے کہ خدمت کے لیے ہو اور جو اجیر جہاد کے لیے ہو اوسکے
حصہ معین ہے اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضے علما کے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانے بیچ اوس اجیر کے کہ کام کے لیے مقرر کیا ہو مانند نگہبانی
جانوروں کے لیے اور حاضر ہو وہ جنگ میں آیا اوسکے لیے حصہ ہے یا نہیں پس کہا بعضوں نے کہ نہیں حصہ اوسکے لیے قتال کرے یا نہ قتال کرے فقط اوسکی اجرت ملیگی
کہے اور یہ قول اوزاعی اور اسحق کا اور ایک قول شافعی کا ہے دونوں میں سے اور کہا مالک نے اور احمد نے اوسکے لیے حصہ دیا جاوے اگرچہ قتال نکرے جبکہ ہو ساتھ
لوگوں کے وقت قتال کی نیت اور سوجھا مجھکو ایک اور قول کہ جب وہ قتال کرے اور نہ شرط کیا جاوے بیچ اجارہ اوسکی کی قتال تو جمع کیا جاوے درمیان اجرہ اور
حصہ کے پس ظاہر مذہب مقدمین ہمارے یہ ہے کہ اجارہ اور اجرت دونوں جمع ہوتی ہیں ۱۲ ح ح وعن ابی هريرة ان رجلا قال يا رسول الله
رجل يريد الجهاد في سبيل الله وهو يبتغي عرضا من عرض الدنيا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا اجر له رواه
ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکھتا ہے جہاد کا حالانکہ چاہتا ہے مال و اسباب دنیا سے فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ثواب واسطے اوسکے نقل کی یہ ابوداود نے ف اسلیے کہ اوسنے جہاد اللہ کے لیے نکیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا کا تھا اور
اگر جہاد اللہ کے لیے کرے اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بھی ہو تو وہ ثواب پاتا ہے لیکن کم اوس سے کہ محض اللہ ہی کے لیے جہاد کرے اور مقصود اوسکو غنیمت نہو ۱۲ ع
وعن معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغزو غزوان فاما من ابتغى وجه الله واطاع الامام وانفق
الكريمة وياسر الشريك واجتنب الفساد فان نومه ونبهه اجر كله واما من غزا فخرا ورياء وسمعة وعصى
الامام وافسد في الارض فانه لم يرجع بالكفاف رواه مالك وابوداود والنسائي اور روایت ہے معاذ سے کہا فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو قسم کا ہے پس جسنے طلب کی رضا مولی کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اچھا اور معاملہ نیک کیا شریک سے اور بچا
فساد کرنے سے یعنی تجاوز کیا حد شرع سے بیچ مارنے اور لوٹنے اور ویران کرنے اور خیانت کرنے کے پس تحقیق سونا اوسکا اور جاگنا اوسکا موجب اجر ہونیگا
تمام اور جسنے جہاد کیا بطریق فخر اور دکھانے اور سنانے کے یعنی نام کے لیے و نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین میں پس تحقیق نہ پھرا ساتھ بدلی کے یعنی اوسکے گناہ
اسطرح کے جہاد سے نہیں بخشے جاوینگے اور نہ ثواب ملیگا نقل کی یہ مالک نے اور ابوداود اور نسائی نے وعن عبد الله بن عمرو انه قال يا رسول الله اخبرني
عن الجهاد فقال يا عبد الله بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثك الله صابرا محتسبا وان قاتلت مرائيا مكاثرا بعثك الله
مرائيا مكاثرا يا عبد الله بن عمرو على اي حال قاتلت او قتلت بعثك الله على تلك الحال رواه ابوداود اور روایت ہے عبداللہ
بن عمرو بن العاص سے یہ کہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو جہاد سے یعنی کسطرح کا جہاد موجب ثواب کا ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ بن عمرو
اگر لڑے تو درحالیکہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا ہو اوٹھا دیگا تجھکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا یعنی حشر ہوگا ساتھ ان صفتوں کے واسطے اوس چیز کے کہ
روایت کیا گیا ہے کہ ما تعیشون تموتون و کما تموتون تحشرون ویسا ہی ثواب دیگا اور اگر لڑیگا تو واسطے دکھلانے اور بہتاب کرنیکے یعنی فخر کرنیکے لوگوں میں کہ میں زیادہ
ہوں تمسے مال اور لشکر اور اسباب میں اوٹھا دیگا تجھکو اللہ دکھلانیوالا اور بہتاب کرنیوالا یعنی کہا جاویگا تیرے لیے دن قیامت کے کہ یہ لڑتا تھا واسطے دکھانے کے اور

ذکر کی اور حاصل کرنی مال و منال بہت کی ہی عبد اللہ بن عمرو اور جس حال کی کہ لڑیگا تو یا مارا جاویگا اور ہاویگا تجاو اللہ اور اوس حال کی نقل کی یہ ابو داود نی **وعن** عقبۃ بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعجزتم اذا بعثت رجلا فلم یمض لامری ان تجعلوا مکانہ من یمضی لامری رواہ ابو داود اور روایت ہی عقبہ بن مالک سی کہ نقل کی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کیا عاجز ہو تم جس وقت بھیجوں میں ایک شخص کو یعنی کروں میں اوسکو امیر پس بجا لایا حکم میرا یعنی مخالفت کی امر یا نہی میری کی یہ کہ مقرر کرو جگہ اوسکی اور شخص کو کہ کام میرا نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی جبکہ حاکم کرو میں کسیکو یہ کہ جاوے واسطی ایک کام کی پس نجاوی وہ طرف وسکی ... معزول کرو اوسکو اور مقرر کرو جگہ اوسکی اور ... امیر کی اور اسی قیاس ہی جبکہ ظلم کری رعیت پر اور نہ ادا کری حقوق اونکی جائز ہی انکو یہ کہ معزول کریں اوسکو اور قائم کریں غیر اوسکی کو جگہ اوسکی + ع

وذکر حدیث فضالۃ والمجاہد من جاہد نفسہ فی کتاب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ سر اوسکا یہ ہی والمجاہد من جاہد نفسہ بیچ کتاب الایمان کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی امامۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فمر رجل بغار فیہ شیء من ماء وبقل فحدث نفسہ بان یقیم فیہ ویتخلی من الدنیا فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم ابعث بالیہودیۃ ولا بالنصرانیۃ ولکنی بعثت بالحنیفیۃ السمحۃ والذی نفس محمد بیدہ لغدوۃ او روحۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیہا ولمقام احدکم فی الصف خیر من صلوتہ ستین سنۃ رواہ احمد روایت ہی ابی امامہ سی کہا نکلی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ ایک لشکر کی پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمیں تہا کچہ پانی اور ترکاری و سبزہ پس کہا دل میں کہ ٹہہری اوسمیں اور الگ ہو دنیا سی پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسمیں پس فرمایا تحقیق میں نہیں بہیجا گیا ساتھ دین یہودیت کی اور نہ ساتھ دین نصرانیہ کی کہ رہبانیت کریں اور ترک کریں اختلاط و لذات کو مطلقاً و لیکن بہیجا گیا ہوں میں ساتھ دین حنیفیہ کی کہ آسان ہی یعنی نہیں اوسمیں حرج اور مشقت زائد قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی وسکی ہاتھ میں ہی البتہ جانا اول روز میں یا آخر روز میں بیچ راہ خدا کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہی اور البتہ کہڑا ہونا ایک تمہارا بیچ صف کی یعنی صف قتال میں یا صف جماعت میں بہتر ہی ساٹھ برس کی نماز اوسکی سی یعنی تنہا نقل کی یہ احمد نی **وعن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزا فی سبیل اللہ لم ینو الا عقالا فلہ ما نوی رواہ النسائی اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ جہاد کیا بیچ راہ خدا کی اور نیت کی مگر ایک رسی کی پس واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہ نسائی نی **ف** یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا ہی مد نظر جہاد میں کہی تو منافی اخلاص کے ہی اور اسمیں مبالغہ ہی بیچ قطع کرنی نظر کی غنیمت سی اور رغبت دلانی ہی اخلاص نیت پر بغیر آمیزش غرض دنیوی کی حاصل کریہ مدعا کہ ہی فی الاحیاء گذرہی ہی جیسا کہ جائز ہی ساتھ قصد کرنی جہاد کی قصد کرنا حصول غنیمت کا + ح ع **وعن** ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا وجبت لہ الجنۃ فعجب لہا ابو سعید فقال اعدہا علی یا رسول اللہ فاعادہا علیہ ثم قال واخری یرفع اللہ بہا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص راضی ہو ساتھ اللہ کی از روی رب ہونی کی اور ساتھ اسلام از روی دین ہونی کی اور ساتھ محمد کی رسول ہونی پر واجب ہے واسطی اوسکی بہشت تعجب کیا سبب ان کلمات کے ابو سعید نے اور کہا کہ پہیر ان کلمات کو مجہ پر یا رسول اللہ پس کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

اس کلمات کو آو پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ سبب اوسکے بندے کی سو درجے بہشت کے
ہر دو درجوں کی ایسی مسافت ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کے کہا ابو سعید نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہے بیچ راہ خدا کی جہاد ہے بیچ
خدا کی جہاد ہے بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ
تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْھَیْئَۃِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھٰذَا
قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ ثُمَّ کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَاَلْقَاہُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِہٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ
بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلواروں کے
پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسیٰ تم نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے یہ یعنی سنا تم نے اس حدیث کو بطریق جزم و یقین کے
کہا کہ ہاں پس پھرا وہ شخص طرف یاروں اپنے کی اور کہا پڑھتا ہوں تم پر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان تلوار اپنی کا پس پھینک دیا اوسکو
بارادہ اسکے کہ اب پھر نہیں آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کی طرف دشمن کے پس مارا ساتھ اوسکے یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دروازے
بہشت کے الخ یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی میں اسطرح کہ اوپر اوسکے تلواریں کفار کی اٹھی ہوئی ہوں سبب داخل ہونے بہشت کا ہے یہانتک کہ گویا دروازے
بہشت کی موجود ہیں ساتھ اوسکی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ اِنَّہٗ لَمَّا اُصِیْبَ
اِخْوَانُکُمْ یَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْھَارَ الْجَنَّۃِ تَاْکُلُ مِنْ ثِمَارِھَا وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَھَبٍ مُعَلَّقَۃٍ
فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِیْبَ مَاْکَلِھِمْ وَمَشْرَبِھِمْ وَمَقِیْلِھِمْ قَالُوْا مَنْ یُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْیَاءٌ فِی الْجَنَّۃِ لِئَلَّا
یَزْھَدُوْا فِی الْجَنَّۃِ وَلَا یَنْکُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اُبَلِّغُھُمْ عَنْکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا واسطے یاروں اپنے کی جبکہ شہید کیے گئے بھائی تمہارے دن احد کے گردانیں اللہ نے روحیں اونکی بیچ پیٹوں جانوروں پرندوں سبز رنگ کے
آتی ہیں بہشت کی نہروں پر کہاتی ہیں میوے اوسکے میں سے اور ٹھکانا پکڑتی ہیں طرف قندیلوں سونے کی کہ لٹکی ہوئی ہیں بیچ سایہ عرش کے پس جب پائی
ان شہیدوں نے خوشی کہانے اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خوابگاہ اپنی کی کہا کون خبر پہنچاوے بھائیوں ہمارے کو ہماری طرف سے یہ کہ ہم زندہ ہیں بہشت
میں تاکہ نہ بے رغبتی کریں بیچ حاصل کرنے بہشت کی یعنی بلکہ رغبت کریں بیچ حاصل کرنے درجات اوسکی کی اور سستی نہ کریں وقت لڑائی کی فرمایا اللہ
تعالیٰ نے میں پہنچاؤنگا خبر اونکو تمہاری طرف سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور نہ گمان کر واون لوگوں کو کہ مارے گئے ہیں بیچ راہ اللہ کے
مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں آخر آیۃ تک **ف** آگی حیاکی باقی آیت یون ہے عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم
یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ
فِی الدُّنْیَا عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَجْزَاءٍ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْ
یَاْمَنُہُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَکَہٗ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابو سعید
خدری سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دنیا میں اوپر تین طرح کی ہیں ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کی اور رسول اوسکی کی پھر شک میں نہ پڑے
اور جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کی اور جانوں اپنی کی راہ خدا میں یعنی اس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے نفع پہنچایا خلق کو اور پاک کیا اونکو
یا اشرف اہل ہیں تیسرے مرتبہ سے دوسرا وہ شخص کہ امن میں رہیں اس سے لوگ اوپر مالوں اپنی کی اور نفسوں اپنی کی یعنی اگرچہ اوس نے نفع نہ پہنچایا لوگوں کو لیکن نہ

نہ دیکھایا اور برائی بھی نہ کی اور انصاف نہ کیا اور طمع میں پڑا پھر وہ شخص کہ اسوقت جب لکھتا ہے اور طمع کی کچھ چھوڑ دیتا ہے اسکو واسطے اللہ عزوجل کے
نقل کیا یہ احمد نے ف یعنی جب اسکو راہ میں آتا ہے کہ طمع کرے پھر چھوڑ دیتا ہے طمع کو واسطے خدا کی اور طلب رضا اوسکی کی اور اس جماعت کی بارہ میں خلاف
کیا ساتھ لوگوں کے اور نزدیک تھا کہ طمع کرے لیکن بچایا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اوس سے اور یہ قسم اولی ہے دو قسموں پہلی سے یا وجہ اسکی کہ اوس قسم میں کسیقدر
اعتبار ہے ساتھ اسکے بیچ ح وعن عبد الرحمن بن ابي عميرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من نفس مسلمة يقبضها
ربها تحب ان ترجع اليكم وان لها الدنيا وما فيها غير الشهيد قال ابن ابي عميرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لان اقتل في سبيل الله احب الي من ان يكون لي اهل الوبر والمدر رواه النسائي اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے
یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کرے اوسکی پروردگار اوسکا دوست رکھے یہ کہ پھر آوے طرف تمہاری اور
ہووے واسطے اوسکی دنیا اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے سوای شہید کے یعنی وہ دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا میں اور مارا جاوے راہ خدا میں بسبب دیکھنے اوسکی کے
درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مارا جانا میرا راہ خدا میں زیادہ دوست رکھا گیا ہے طرف
میری اس سے کہ ہوں ملوک و محکوم میرے خیمہ والے اور حویلیوں کے رہنے والے نقل کی یہ نسائی نے ف مراد خیمے والوں سے گنوار جنگلی ہیں کہ خیموں میں
رہتے ہیں اور مراد حویلیوں کے رہنے والوں سے ہے رہنے والے شہر اور گاؤں کے ہیں اور مراد تمام دنیا اور رہنے والے دنیا کی ہیں ح وعن حسناء بنت
معاوية قالت حدثتنا عمي قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم من في الجنة قال النبي في الجنة والشهيد في الجنة
والمولود في الجنة والوئيد في الجنة رواه ابو داود اور روایت ہے حسنا بیٹی معاویہ کی سے کہ کہا حدیث کی ہمکو چچا میرے نے کہا چچا نے
کہ کہا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہوگا بہشت میں فرمایا حضرت نے نبی ہونگے بہشت میں اور شہید ہونگے بہشت میں اور لڑکے ہونگے بہشت میں
اور جیتی گاڑی گئی بہشت میں ہوگی نقل کی یہ ابو داود نے ف مراد شہید سے مومن ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے والذين آمنوا بالله ورسله اولئك هم الصديقون
والشهداء عند ربهم حاصل یہ ہے کہ شہید عام ہے اس سے کہ ہو حقیقۃً یا حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت میں اور لڑکی میں داخل ہے کہ جیتا
ہو اور جیتی گاڑی گئی الخ جیسیکہ عادت کافروں کی تھی کہ جیتی لڑکیوں کو گاڑ دیتے تھے اور بعضے بیٹوں کو بھی گاڑ دیتے تھے وقت تکلیف و تنگی کے اور شاید کہ
تخصیص ذکر کی ساتھ ان چاروں کی باعتبار فضل و شرف کے ہے اوپر دو اول کی اور بسبب دخول جنت کی بغیر کسب و عمل کے بیچ دو اخیر کی ع ح وعن علي
وابي الدرداء وابي هريرة وابي امامة وعبد الله بن عمر وعبد الله بن عمرو وجابر بن عبد الله وعمران بن حصين رضي الله
عنهم اجمعين كلهم يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من ارسل نفقة في سبيل الله واقام
في بيته فله بكل درهم سبعمائة درهم ومن غزا بنفسه في سبيل الله وانفق في وجهه ذلك فله بكل درهم سبعمائة
الف درهم ثم تلا هذه الآية والله يضاعف لمن يشاء رواه ابن ماجة اور روایت ہے علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ
اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین سے راضی ہو اللہ ان سب سے سب وہ حدیث کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا جو شخص کہ بھیجے خرچ بیچ راہ اللہ کی اور آپ رہے اپنے گھر میں پس واسطے اوسکی بدلے ہر درہم کی سات سو درہم ہیں اور جسنے جہاد کیا بذات اپنے اللہ کی راہ میں اور خرچ
کیا بیچ جہاد کی پس واسطے اوسکی بدلے ہر درہم کی سات لاکھ درہم ہیں یعنی بسبب مشقت نفس و خرچ کرنے مال کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہے
ثواب کو جسکے واسطے چاہتا ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے + وعن فضالة بن عبيد قال سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول الشهداء اربعة رجل مومن جيد الايمان لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك

الذی یرفع الناس الیه اعینهم یوم القیامة هکذا ورفع رأسه حتی سقطت قلنسوته فما ادری قلنسوة عمر اراد ام قلنسوة النبی صلی الله علیه وسلم قال ورجل مؤمن جید الایمان لقی العدو کانما ضرب جلده بشوک طلح من الجبن اتاه سهم غرب فقتله فهو فی الدرجة الثانیة ورجل مؤمن خلط عملا صالحا واخر سیئا لقی العدو فصدق الله حتی قتل فذلک فی الدرجة الثالثة ورجل مؤمن اسرف علی نفسه لقی العدو فصدق الله حتی قتل فذلک فی الدرجة الرابعة رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی فضالہ ابن عبید سی کہا سنا مین نی عمر بن خطاب سی کہتی تہی سنا مین نی پیغمبرخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی شہید چار طرح کی ہوتی ہین ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس وہ شخص ہی کہ اوٹہاوینگی لوگ طرف اوسکی آنکہین اپنی دن قیامت کے اسطرح یعنی مانند اوٹہانی میری سر کی اسطرح اور اوٹہایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی اونکی کہا فضالہ کی نہین جانتا ہون کہ ٹوپی حضرت عمر کی ارادہ کی فضالہ نی یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی رتبہ ہونی اوسکی کی لوگ اسطرح دیکہینگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سی پس گویا کہ چبہوئی گئی ہین اوسکی جلدین کانٹی درخت خاردار کی بسبب نامردی کی یعنی یہ کنایہ ہی کہڑی ہو جانی بالون کی سی بسبب ڈر کی یعنی بدن کی ڈرسی کیا اوسکو تیر مار نیوالا اوسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اوسکو پس وہ شخص بیچ دوسرے درجی کی ہی یعنی بہ نسبت پہلی کی اور تیسرا شخص وہ مومن کہ ملایا عمل نیک اور عمل برا ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہایا اللہ تعالی کو یہانتک کہ مارا گیا پس بیچ درجی تیسری کی ہی اور چوتہا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس وہ شخص بیچ درجی چوتہی کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف سچا کر دکہایا اللہ کو لفظ صدق ساتہ تخفیف دال کی ہی یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کی اوس خبر کو کہ جو کہا ہی اللہ تعالی نی اور ایک نسخہ مین ساتہ تشدید صاد کی ہی یعنی راست گو کیا اللہ کو اوس شخص نی بسبب اوس شجاعت اپنی کی پس جہاد کیا اور صبر کیا اوسی کی واسطی کہ حق تعالی نی تعریف کی مجاہدون کی ساتہ صبر اور طلب ثواب کے جب یہ شخص لڑا اور صبر کیا طالب ثواب کی لیی پس گویا کہ تصدیق کی اوسکی ساتہ فعل کے اور حاصل اس تقسیم کا یہ ہی کہ شہید یا متقی شجاع ہی اور یہ قسم اول ہی یا متقی غیر شجاع ہی اور یہ قسم دوسری ہی یا شجاع غیر متقی ہی اور یہ دو قسم کی ہی ایک وہ کہ کردار اوسکی مخلوط ہین ساتہ نیک و بد کی اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہین اور یہ قسم تیسری ہی یا فاسق مسرف ہی پس اقسام مختلف ہوئی ہی تصدیق اللہ کی ہوا دوسری قسم کی اور اس سی بہی معلوم ہوا کہ مراد ساتہ تصدیق حق سبحانہ کی ثابت رہنا اور صبر اور طلب ثواب کی ہی کہ وصف کیا ہی اللہ تعالی نی مجاہدون کو ساتہ اوسکی اور خبر دی اوس سی تصدیق بیچ وعدہ اجر و ثواب کے کہ وہ قسم ثانی سی بہی حاصل ہی باوجود اوسکی کہ مین کی بہم پہنچی وعن عتبة بن عبد السلمی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم القتلی ثلاثة مؤمن جاهد بنفسه وماله فی سبیل الله فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی الله علیه وسلم فیه فذلک الشهید الممتحن فی خیمة الله تحت عرشه لا یفضله النبیون الا بدرجة النبوة ومؤمن خلط عملا صالحا واخر سیئا جاهد بنفسه وماله فی سبیل الله اذا لقی العدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی الله علیه وسلم فیه ممصمصة محت ذنوبه وخطایاه ان السیف محاء للخطایا وادخل من ای ابواب الجنة شاء ومنافق جاهد بنفسه وماله فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل فذلک فی النار ان السیف لا یمحو النفاق رواه الدارمی اور روایت ہی عتبہ بن عبد سلمی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگ کہ مارے گئی ہین جہاد مین تین طرح کی ہین ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی بیچ راہ اللہ کی پس جس وقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے بیچ حق اوس شخص کے کہ یہ شہید آزمایش کیا گیا یعنی ساتھ صبر کے جہاد کی مشقتوں میں بیچ خیمہ اللہ کے ہوگا نیچے عرش اوسکی کے یعنی بیچ حسن اور فضل
ذاتی اوسکی کے نہیں زیادہ ہونگے اوس سے نبی مگر ساتھ درجہ نبوت کے اور دوسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیے ملے جلے کہ اچھے کچھ برے جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور
مال اپنی کے بیچ راہ اللہ کی جس وقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق اس شخص کے کہ یہ شہادت یا خصلت پاک
کرنے والی ہے کہ مٹانے والی ہے گناہوں اور خطاؤں اوسکی کو تحقیق تلوار بہت مٹانے والی ہے خطاؤں کو اور داخل کیا جاویگا یہ شخص جس دروازے سے بہشت کے
سے چاہے اور تیسرا شخص منافق کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنی کے پس جس وقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ دوزخ کے ہے تحقیق تلوار
نہیں مٹاتی نفاق کو نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ
قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ
فَقَالَ هَلْ رَآهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثَى عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَصْحَابُكَ يَظُنُّونَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَقَالَ يَا عُمَرُ إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَلَكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے
ابن عائذ سے کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کے یعنی تاکہ نماز پڑھیں اوسکی پس جبکہ رکھا گیا جنازہ کہا عمر بن الخطاب نے
کہ نماز نہ پڑھو تم اوسپر یا رسول اللہ اسلیے کہ تحقیق یہ شخص تھا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں کی اور فرمایا کیا دیکھا تھا
اوسکو کسی نے تم میں سے اوپر کام اسلام کے یعنی اوپر ایک کام کے کہ دلالت کرے اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نے کہ ہاں یا رسول اللہ نگہبانی کی تھی
اوسنے ایک رات بیچ راہ خدا کے پس نماز پڑھی اوسپر حضرت نے اور ڈالی اوسپر مٹی یعنی وقت دفن کے اور فرمایا یار تیرے گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخیوں میں
سے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق تو بہشتیوں میں سے ہے اور فرمایا اے عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگوں کے عملوں سے ولیکن پوچھا جاویگا تو دین
اسلام سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف دین اسلام سے یعنی اوس چیز سے کہ دلالت کرے اسلام پر شعار دین سے اور علامات یقین سے مقصود منع کرنا
تھا حضرت عمر کو اوس چیز سے کہ جرأت کی اوسپر اسلیے کہ اعتبار ساتھ فطرت کے اور اعتماد اعتقاد پر ہے اور اللہ بہت رحم والا ہے انتہی اور حاصل طیبی کی تقریر کا
یہ ہے کہ چاہیے اے عمر کہ خبر نہ کرے تو ایسی جگہ برے اعمال موتی کی بلکہ چاہیے کہ خبر دیوے تو اعمال نیک سے جیسا کہ فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود منع
کرنا ہے حضرت عمر کو اوس چیز سے کہ جرأت کی اوسپر یعنی خبر دینے فسق کی اسلیے کہ اعتبار فطرت یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہے اور باوجود اسکے ایک عمل اعمال اسلام سے
بھی کیا کہ کفایت کرتا ہے اوسکو شرح

بَابُ اِعْدَادِ آلَةِ الْجِهَادِ

باب ہے بیچ تیاری اسباب جہاد کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ
مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے فرماتے تھے اور تیار کرو واسطے جنگ کافروں کے وہ چیز کہ کرسکو تم قوت سے خبردار ہو تحقیق قوت
تیر اندازی ہے خبردار ہو تحقیق قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو تحقیق قوت تیر اندازی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے واعدوا لہم
ما استطعتم من قوۃ مراد قوت سے تیر اندازی ہے اور بیضاوی وغیرہ نے کہا کہ قوت وہ چیز ہے کہ بسبب اوسکے قوت حاصل کرے آدمی لڑائی میں اور
تخصیص کی مراد قوت سے تیر اندازی شاید اسلیے کہ یہ اقوی اور سہل ہے بہ نسبت اور چیزوں کے شرح وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّومُ وَيَكْفِيكُمُ اللهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

عقبہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فتح کیا جاویگا تمپر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شر روم کا پس نہ عاجز
کرے ایک تمہارا کہ کھیلے ساتھ تیروں اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتھ تیر اندازی کے ہے پس چاہیے کہ عادت کرو تم ساتھ تیر اندازی
کی اور سیکھو اوسکو تا قادر ہو اوپر جنگ اونکی کی اور نگاہ رکھے تمکو خدای تعالی لڑائی اونکی سے یا مراد یہ ہے کہ ترک نہ کرو تیر اندازی کو ملاومت کرو
اوسپر بعد فتح کی بھی اور مغرور نہو ساتھ اوسکی کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نرہی اسلیے کہ احتیاج تیر اندازی کی ہمیشہ ہے اگرچہ قتال روم کی
حاجت اسکی نرہے بسبب حاصل ہونی فتح کی اور تیر اندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کی واسطے رغبت دلانے کی واسطے سیکھنے نفوس کی جبلت میں
میل کرنا لہو پر ہے ح وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا
او قد عصی رواہ مسلم اور روایت ہے عقبہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جسنے سیکھی تیر اندازی پھر چھوڑ دیا اوسکو پس
نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہماری طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اوسنے نقل کی یہ مسلم نے ف نہیں ہم میں سے یعنی نہیں قریب ہمسے اور شمار کیا گیا زمرہ ہمارے میں اور سیکھ
کر چھوڑ دینا اشد ہے بہ نسبت نسیکھنے کی اسلیے کہ وہ نہ داخل ہوا زمرہ اونکی میں اور یہ داخل ہوا پھر نکلا گویا اسنے نقصان دیکھا اسمیں اور استہزا کیا ساتھ اسکی اور یہ سبب نعمت
پر ہیگا کفران ہے ذکرہ الطیبی ع وعن سلمۃ بن الاکوع قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قوم من اسلم ینتضلون
بالسوق فقال ارموا بنی اسمعیل فان اباکم کان رامیا وانا مع بنی فلان لاحد الفریقین فامسکوا بایدیہم فقال
ما لکم قالوا وکیف نرمی وانت مع بنی فلان قال ارموا وانا معکم کلکم رواہ البخاری اور روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہ کہا
تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سے اسحال میں کہ تیر اندازی کرتے تھے وہ آپسمیں بیچ بازار کی پس فرمایا تیر اندازی کرو اے اولاد اسمعیل کی پس
تحقیق باپ تمہارا یعنی اسمعیل تھے تیر انداز اور میں ساتھ بنی فلانے کی ہوں یعنی واسطے ایک کی دو فرقوں میں سے یعنی دو فریق بنی اسلم کی آپسمیں تیر اندازی
کرتے تھے اونمیں سے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ میں انکی ساتھ ہوں پس بند کیے ہاتھ اپنے فریق ثانی نے یعنی جنکی ساتھ حضرت تھے اونکی مقابلہ میں جو تھے اونھوں نے
ہاتھ کھینچا تیر اندازی سے پس فرمایا حضرت نے کیا ہوا تمکو یعنی کیوں موقوف کی تیر اندازی عرض کیا اونھوں نے کسطرح سے تیر اندازی کریں ہم اسحال میں کہ
آپ ساتھ فلانی قوم کی ہیں فرمایا تیر اندازی کرو اور میں تم سبکی ساتھ ہوں نقل کی یہ بخاری نے ع وعن انس قال کان ابو طلحۃ یتترس مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بترس واحد وکان ابو طلحۃ حسن الرمی فکان اذا رمی تشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فینظر الی موضع نبلہ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بچاو کرتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ایک سپر کی اور
تھے ابو طلحہ خوب تیر انداز پس تھے ابو طلحہ جب تیر پھینکتے جھانکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھتے طرف جگہ پڑنے تیر اونکی کی کہ کسکو لگا نقل کی یہ بخاری نے
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی نواصی الخیل متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت بیچ پیشانیوں گھوڑوں کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد پیشانی سے ذات ہے یعنی گھوڑوں میں برکت ہے اسلیے کہ
حاصل ہوتا ہے جہاد کہ اوسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے ع وعن جریر بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوی
ناصیۃ فرس باصبعہ وہو یقول الخیل معقود بنواصیہا الخیر الی یوم القیمۃ الاجر والغنیمۃ رواہ مسلم اور
ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ دیتے بال پیشانی ایک گھوڑی کی کو ساتھ انگلی اپنی کی اسحال میں کہ فرماتے تھے
بندھی ہے بیچ پیشانیوں اونکی کی بھلائی روز قیامت تک یعنی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے بسبب اونکی جہاد کہ اوسمیں خیر دنیا اور آخرۃ کی ہے جیسا کہ
ثواب آخرۃ کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہ مسلم نے ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرسا

... سَبِيلِ اللّٰهِ اِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَاِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باندہی گہوڑا بیچ راہ خدا کی بسبب ایمان لانی کی ساتہ خدا کی اور واسطے تصدیق اور ساتہ
وعدہ اوسکی کا اور بسبب سچ جانتی وعدہ اوسکی کی یعنی ساتہ ثواب عظیم کی پس تحقیق سیری اور سیرابی اوسکی اور لید اوسکی اور پیشاب اوسکا تول میں اعمال اوسکی ہونگی
بیچ اعمال اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری نے ف مراد سیری اور سیرابی سی یہاں وہ چیزیں ہیں کہ جنسے جیتا رہتا ہی جانور کہا اور سیراب
ہوتی یعنی گہانس دانہ پانی وغیرہ پس چیزیں بہی داخل اوسکی اعمال میں ہونگی ثواب ملیگا اور ثواب انکا بہی اوسکی میزان اعمال میں تولا جاویگا وعن ابی ہریرة
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ
الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم مکروہ رکہتی شکال کو بیچ گہوڑی کی اور شکال یہ ہی کہ ہووی گہوڑا اسطرح کا کہ بیچ داہنی پانون اوسکی کی اور بیچ بائیں ہاتہ اوسکی کی سفیدی ہو
یا بیچ داہنی ہاتہ اور بائیں پانون اوسکی کی نقل کی یہ مسلم نے ف راوی نے تو تفسیر شکال کی اسطرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام
اہل لغت کی گہوڑی میں یہ ہی کہ تین پانون گہوڑی کی سفید ہوں اور ایک ہم رنگ تمام بدن کی یا بالعکس یعنی ایک پانون سفید ہو اور باقی ہم رنگ بدن کی
شکال اصل میں اوس رسی کو کہتی ہیں کہ جس سے پانون چارپائی کی باندہتی ہیں پس اسطرح کی گہوڑی کو تشبیہ دی ساتہ اسکی اور اسطرح کی گہوڑی کو مکروہ کہا از راہ
فال کی کہ وہ بصورت مشکول کی ہی اور ممکن ہی کہ تجربہ سی معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گہوڑا اصیل نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی پیشانی
پر ہو جاتی ہی کراہت وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي اُضْمِرَتْ
مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ
وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسابقت کی درمیان ان گہوڑوں کی کہ ضمار
کی گئی تہی حفیا سی اور انتہا اوس مسابقت کی ثنیة الوداع تہا اور درمیان حفیا اور ثنیة الوداع کی فاصلہ چہہ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اون گہوڑوں کی کہ نہیں
ضمار کی گئی تہی ثنیة الوداع سی مسجد بنی زریق تک اور درمیان ان دونوں کی فاصلہ ہی ایک کوس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسابقت کہتی
ہیں اسکو کہ دو شخص گہوڑی دوڑاتی ہیں کہ دیکہیں کون آگی نکل جاوی اور اضمار اسکو کہتی ہیں کہ گہوڑی کو خوب گہانس کہلاتی ہیں تا قوی و فربہ ہو بعد ازاں
کم کی جاتی ہی گہانس کہانا اوسکا اور اوسکو خوراک پر لا ٹہراتی ہیں اور ایک مکان میں بند کر کر جہول ڈالتی ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہی اور پسینہ آتا ہی اور جب وہ
پسینہ خشک ہوتا ہی تو سبک ہو جاتا ہی گوشت اوسکا اور قوی ہوتا ہی اور چلنی میں اور حفیا نام ایک موضع کا ہی چند کوس پر مدینی سی اور ثنیة الوداع
ایک پہاڑ کا ہی کہ اہل مدینہ مسافروں کو وہاں تک پہنچانی کو جاتی تہی وعن اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی اونٹنی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی نام رکہی جاتی تہی عضبا اور نہیں پیچہی چہوڑی جاتی تہی یعنی جس اونٹ سی مقابلہ کرتی دوڑنی میں اوس سے آگی بڑہ جاتی پس آیا ایک اعرابی اوپر
جوان اونٹ اپنی کی پس آگی بڑہ گیا اوسکا اونٹ اوس اونٹنی سی پس سخت ہوا اوسکا مسلمانوں پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق لازم ثابت ہی اللہ پر یہ کہ نہیں بلند
کرتا کوئی چیز دنیا سی مگر پست کر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو نقل کی یہ بخاری نے ف عضبا کہتی ہیں اوس اونٹنی کو کہ کان اوسکی کٹی یا چری ہوں اور یہ وصف
حضرت کی اونٹنی کا نہ تہا اور بعضی کہتی ہیں کہ نام ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ لقب ہی اونٹنی حضرت کی کہ کٹی یا کان چیری نہ تہی ولیکن خلقی ہی کان اوسکی چہوٹی تہی اور قعود اوس

اوسان کرتی ہیں لیکن سواری میں ٹھیک ہو اور اون سواری کی پرواہ اور اونکی دوڑ میں بہت بڑی تک جلد زانو اوسکو جل کی ہی ہیں ع

الفصل الثانی عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله تعالى يدخل بالسهم الواحد ثلثة نفر الجنة صانعه يحتسب في صنعته الخير والرامي به ومنبله فارموا واركبوا وان ترموا احب الي من ان تركبوا كل شيء يلهو به الرجل باطل الا رميه بقوسه وتاديبه فرسه وملاعبته امرأته فانهن من الحق رواه الترمذي وابن ماجة وزاد ابو داود والدارمي ومن ترك الرمي بعد ما علمه رغبة عنه فانه نعمة تركها او قال كفرها روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اللہ داخل کرتا ہی سبب ایک تیر کی تین شخصون کو بہشت مین ایک بنانی والی اوسکی کو کہ اسید رکھی بیچ بنانی اوسکی ثواب کی یعنی بنا دی بہ نیت اسکی کہ جہاد مین کام آوی اور دوسرے تیر پھینکنے والی کو یعنی جہاد مین تیسری دینی والی تیر کو یعنی بیچ ہاتہ تیرانداز کی خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ پہلی ہی یا نشانی پر کی اوٹھا کر پس تیراندازی کرو اور سواری کرو گہوڑونپر یعنی سیکھو سواری اور تیراندازی تمہاری بہت پیاری ہی طرف میری سوار ہونی سی ہر چیز کہ کھیلی ساتہ اوسکی آدمی باطل و ناروا ہی مگر تیراندازی کرنی کمان سی اور ادب سکھانا اپنی گہوڑی کو اور کہیلنا اپنی بیوی سی پس تحقیق یہ چیزین حق مین نقل کیا ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابوداود اور دارمی نی یہ کہ اور جو شخص چہوڑ دی تیراندازی بعد سیکھنی اوسکی کی سبب بیزار ہونی کی اوس سی پس تحقیق تیراندازی ایک نعمت ہی کہ چہوڑ دیا اوسکو فرمایا کہ کفران کیا اوس نعمت کا **ف** یہ چیزین حق مین اور انہین کی حکم مین ہی ہر چیز کہ مدد ہو حق پر خواہ تعلیم علم سی ہو خواہ عمل سی جبکہ ہو امور مباحہ سی مانند مسابقت کی پیادہ پا اور گہوڑی اور اونٹ پر وغیر ذلک م ع

وعن ابي نجيح السلمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بلغ بسهم في سبيل الله فهو له درجة في الجنة ومن رمى بسهم في سبيل الله فهو له عدل محرر ومن شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا يوم القيمة رواه البيهقي في شعب الايمان وروى ابو داود الفصل الاول والنسائي الاول والثاني والترمذي الثاني والثالث وفي روايتهما من شاب شيبة في سبيل الله بدل في الاسلام اور روایت ہی ابی نجیح سلمی سی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ پہنچا دے تیر بیچ راہ خدا کی یعنی کافر کو پس وہ واسطی اوسکی ایک درجہ ہی بہشت میں اور جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی لگی کافر کو یا نہ لگی پس وہ واسطی اوسکی برابر بردہ آزاد کرنی کی ہی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا اسلام میں ہوگا بڑہاپا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور روایت کیا ابوداود نی پہلہ جملہ یعنی من بلغ بسهم في سبيل الله اور نسائی نی جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونون بیچ بیان فضیلت تیر کی ہین اور ترمذی نی دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی ہی جو شخص کہ بوڑہا ہو بیچ راہ اللہ کی بدلی في الاسلام کی **ف** بوڑہا ہو الخ اس سی معلوم ہوا کہ منع ہی چننا سفید بالون کا دیکھا ابو زیبلی آئینہ مین منہ اپنا اور کہا ظہر الشیب لم نظہر العیب اور ہی ما فی العیب ضمیر فی روایتہما کی پہر نی طرف نسائی و ترمذی کے صحیح نہین باوجودیکہ دونون قریب بتکو ساکی کہ نسائی نی تیسرا جملہ نہین روایت کیا ہی پس معنی یہ ہین کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی لیکن اسمین ہی ایک اشکال لازم آتا ہی کہ روایت بیہقی کی ہین جیسیکہ اوپر مذکور ہوا الا في الاسلام ہی جواب اسکا یہ کہ معنی اسکی یہ ہین فی روایۃ البیہقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی میں ہی ع

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا سبق الا في نصل او خف او حافر رواه الترمذي وابو داود والنسائي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی لینا مال کا ساتہ مسابقت کی مگر بیچ تیر چلانی کی یا اونٹ دوڑانی میں یا گہوڑی دوڑانی میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** سبق وہ مال کو کہتی ہین کہ گہوڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاتا اور ظاہر حدیث

یہی معلوم ہوتا ہے کہ روا نہیں لینا مال کا ساتھ مسابقت کی مگر ان تین چیزوں میں اور بعضی فقہانے لاحق کیا ہے ساتھ اونکی اون چیزوں کو کہ اسباب جہاد سی ہیں جیسے گدھا اور خچر بیچ حکم گھوڑی کی ہیں اور فیل بیچ حکم اونٹ کی ہے اور جو چیز کہ اسباب جہاد سی ہی اوسکی مسابقت میں شرط کرنا مال کا وسطی رغبت دلانی کی ہی جہاد میں بخلاف اون چیزوں کے کہ اسباب جہاد سی نہیں مانند کبوتر بازی وغیرہ کی اور بیچ مسابقت اور لینا مال کا اوسپر جائز نہیں اور بعضون نے پیادہ پا کی مسابقت کو اور بعضون نے مسابقت کو ساتھ تیر پھینکنے کی بھی لاحق کیا ہے بسبب جمع ہونی ونکی کی بیچ معنی تیر کی اور جاننا چاہیے کہ بیچ شرط کرنی مال کے مسابقت میں معنی قمار کی ہیں اسلیے کہ اوسمیں خطرہ ہی بیچ ملک کی اور تردد ہی بیچ فائدہ اور نقصان کے اور یہی معنی ہیں قمار کی مگر جو مال شرط کیا جاوے امام کی طرف سے اور تیسرے شخص کے طرف سی کہ وہ کہے جو کوئی بڑہ جاوے مجہ اوسکی لیے اسقدر مال ہے یا مال ایک جانب سی ہو دونون میں سی جیسے کہے اگر بڑہ جاوے تو مجہ تیری لیے اسقدر ہے اور اگر بڑہ جاوے میں میری لیے کچہ نہیں ہے تجپر اور اگر دونون طرف سی ہو جیسے کہے اگر بڑہ جاوے تو میری لیے تجپر اسقدر ہے اور اگر تو بڑہ جاوے تو مجپر تیری لیے اسقدر ہے یہ جائز نہیں اسلیے کہ حقیقت قمار کی ہے مگر بسبب داخل ہونی محلل کی جیسے کہ حدیث آئندہ میں آتا ہے ۞ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ فَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِيْ وَهُوَ لَا يَاْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُّسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل کری ایک گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی پس اگر ہو تیسرا گہوڑا اسطرحکا کہ امن کیا جاتا ہی اس سے کہ سبقت کیا جاوے یعنی بلکہ معلوم ہی کہ آگی ہی بڑہ جاویگا بسبب ہونی اوسکی کی تیز رو پس نہیں بہلائی اوسمیں اور اگر نہ امن کیا جاوے اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہیں مضائقہ ساتھ اوسکی نقل کی یہ شرح السنہ میں اور بیچ روایت ابی داود کی ہی جو شخص کہ داخل کری گہوڑا درمیان دو گہوڑون کے یعنی ایسا گہوڑا ہو کہ نہ امن میں ہو اس سے کہ سبقت کیا جاوی پس نہیں ہی قمار اور جو شخص کہ داخل کری گہوڑی کو درمیان دو گہوڑون کی اور تحقیق امن میں ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی پس وہ قمار ہی **ف** جو شخص کہ داخل کری الخ یہ صورت تحلیل کی ہی اور محلل وہ ہے کہ لاوی گہوڑی کو درمیان اون دو گہوڑون کے کہ نکلے ہیں دوڑنی کی لیے اور شرط جانبین سے کی ہی اور عقد قمار ہوتی ہی پس در لاوی گہوڑا الشرط اسکی کہ اگر گہوڑا اوسکا بڑہ گیا لیویگا دونون سی اور اگر پیچہے رہ گیا نہیں دیگا اور یہ محلل سبب اسکی ہوا کہ سبب اوسکی عقد عقد قمار سی نکلتا ہی کہ پہلی شرط جانبین سی تہی اور اب ایک جانب سی ہی پس اگر محلل بڑہ جاوی اون دونون سے لیوی مال مشروط اونسی اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین اوس سے نہ دیوی اونکو اور دونون میں جو ایک دوسرے سے بڑہ جاویگا اوسکو لینا حلال ہوگا دوسرے سے اور کہا مظہر نی کہ محلل کو چاہیے کہ ایسی گہوڑی پر سوار ہو کہ مانند گہوڑی اون دونون کے ہو یعنی بار قریب اونسی دوڑنی میں پس اگر ہوگا گہوڑا محلل کا تیز رو اسطرحکا کہ وہ جانتا ہی کہ اون دونون کے گہوڑی میر گہوڑی سی نہیں بڑہ سکتی ہی نہیں جائز بلکہ ہونا نہ ہونا اوسکا برابر ہی اور اگر نہیں جانتا ہی یقینا کہ میرا گہوڑا بڑہ جاویگا اون دونون کی گہوڑون سے یا نہیں جانتا ہی کہ میرا گہوڑا پیچہے رہ جاویگا تو جائز ہی حاصل یہ کہ اگر محلل کا گہوڑا ایسا ہی کہ احتمال بڑہ جانی اور نہ بڑہ جانی کا رکہتا ہی تو جائز ہی ورنہ نہیں جائز ہی ۞ ح ✦ والله **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہی جلب اور نہ جنب زیادہ کیا یحیی نی بیچ حدیث اپنی کی لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لا جلب ولا جنب فی الرہان اور مراد رہان سے

سبق و مسابقت اور شرط کرنا بیچ گھڑ دوڑ میں نقل کیا ہے ابو داود اور نسائی نے اور نقل کی ہے ترمذی نے ساتھ زیادتی بعض الفاظ و معانی کی بیچ باب
غضب کے ف جلب کرنا میں یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا دور اوترے اور زکوۃ دینے والوں سے اور حکم کرے انکو مواشی یہاں تک میرے پاس لے آؤ اور جنب یہ کہ
مال والے اپنی موضع سے دور جا بیٹھیں اور زکوۃ لینے والے کو مشقت میں ڈالیں تا وہ زمین جاوے پس دونوں مکروہ و ممنوع ہیں اور جلب گھڑ دوڑ
میں یہ کہ ایک شخص کو پیچھے اپنی گھوڑی کی لگا لیوے کہ گھوڑے کو ڈانٹتا رہے تا وہ آگے بڑھ جاوے اور جنب یہ کہ ایک اور گھوڑا بیچ پہلو گھوڑے اپنی کے
رکھے اور جب پہلی سواری کا تھک جاوے تو اوس گھوڑی پر سوار ہووے یہ بھی منع ہے ع ح وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْھَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْیَمِیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اَدْھَمَ فَکُمَیْتٌ عَلٰی ھٰذِہِ الشِّیَةِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین گھوڑوں کا گھوڑا سیاہ ہے کہ بیچ پیشانی
اوسکی کے تھوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہے کہ جسکی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پانوں سفید ہوں
لیکن داہنا ہاتھ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت اوپر اسی علامت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف کمیت اوس گھوڑی کو کہتے ہیں کہ دم اور
عیال اوسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کے یعنی جو کہ سیاہ گھوڑی میں ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ح ع وَعَنْ اَبِیْ وَھْبٍ
الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِکُلِّ کُمَیْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْھَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تمکو گھوڑا کمیت سفید پیشانی
اور سفید ہاتھ پانوں کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں کا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں کا نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف
اشقر کہتے ہیں گھوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر میں یہ ہے کہ کمیت کی دم اور عیال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ ح ع ح
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُمْنُ الْخَیْلِ فِی الشُّقْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن
عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑوں کی بیچ گھوڑوں سرخ رنگ کے ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے وَعَنْ
عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِیَ الْخَیْلِ وَلَا مَعَارِفَھَا وَلَا اَذْنَابَھَا
فَاِنَّ اَذْنَابَھَا مَذَابُّھَا وَمَعَارِفَھَا دِفَاؤُھَا وَنَوَاصِیْھَا مَعْقُوْدٌ فِیْھَا الْخَیْرُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عتبہ بن عبد سلمی سے
یہ کہ اوسنے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ کترو بال گھوڑوں کی پیشانیوں کے اور نہ عیالیں انکی اور نہ دمیں انکی اسلیے کہ دمیں انکی
چوریاں انکی ہیں کہ اونسے مکھیاں اوڑاتی ہیں اور عیالیں انکی سبب گرم ہونے انکی کے ہیں اور انکی پیشانیوں کے بالوں میں خیر و برکت
بھلائی نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنْ اَبِیْ وَھْبٍ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَیْلَ وَامْسَحُوْا
بِنَوَاصِیْھَا وَاَعْجَازِھَا اَوْ قَالَ اَکْفَالِھَا وَقَلِّدُوْھَا وَلَا تُقَلِّدُوْھَا الْاَوْتَارَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھ رکھو گھوڑی اور ہاتھ پھیرا کرو انکی پیشانیوں پر اور انکی پیٹھوں پر یا فرمایا بجائے اعجاز کے اکفالہا
معنی ایک ہی ہیں اور گنڈے باندھو انکی گردنوں میں اور نہ باندھو انکی گردنوں میں چلے کمان کے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف باندھو
الخ یہ کنایہ ہے فربہ کرنا انکے سے جہاد کے لیے ورنہ ہاتھ پھیرنے سے مقصود صاف کرنا اونکا ہے گرد و غبار سے اور پہچاننا حال فربہی انکی کا ہے
اس انس و راحت سے حاصل ہوتی ہے انکو اور عادت جاہلیت کی تھی کہ چلے کمان کے گھوڑوں کی گردنوں میں باندھتے تھے بالنظر ... کے
منع فرمایا واسطے تنبیہ کرنے کی اس پر کہ یہ رد تقدیر نہیں کرتا اسلیے کہ گلا گھٹ جاتا اوسکا ہے ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَامُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بندی امر کیی گئی نہین خاص کیا ہمکو سوای لوگون کی ساتہ کسی چیز کی مگر ساتہ تین چیزون کے حکم کیا ہمکو یہ کہ پورا کرین ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کہاوین ہم صدقہ اور یہ کہ نہ جست کرواوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نی **ف** امر کیی گئی یعنی کرتی تہی جو کچہ حکم کہ جاتی تہے خدای تعالے کی طرف سی اور حکم نہین کرتی تہی ساتہ کسی چیز کی اپنی طرف سی اور اپنی خواہش نفس سی اور مخصوص نہین کرتی تہی کسیکو ساتہ کسی چیز کی احکام سی کہ چاہتی تہی مگر اہل بیت کو کہ اخص و اقرب تہی جیسیکہ کہا کہ نہین خاص کیا ہمکو الخ اور نہ جست کرواوین ہم الخ تا پیدا ہو اوس سی خچر اسی سے منع اسلیے کیا کہ لازم آتا ہی قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلے اچہی چیز کی اسلیے کہ خچر نہین کام آتا جہاد وغیرہ مین پس یہ مکروہ ہی اور اگر کہا جاوے کہ خاص کرنا بیچ نہی کی کہانی صدقہ تسی تو ظاہر ہی لیکن حکم کرنا ساتہ پورا کرنی وضو کی اور نہی جست کروانی گدہی کی گہوڑی پر یہ شامل ہی سب امت کو خاص بیچ نا ان کو کیا معنی جواب یہ کہ مراد لازم اور واجب کرنا ہی اوپر کہ اہل بیت ہیں یا تاکید اور مبالغہ منظور ہی انکی حق میں اور اس حدیث مین رد بلیغ ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین خاص کیا حضرت نی اپنی اہل بیت کو ساتہ علوم مخصوصہ کی ور مثل اسکی وہ حدیث ہی کہ اوپر گذری حضرت علی سی جبکہ پوچہی گئی ہل عندکم شیء لیس فی القرآن فقال والذی فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا الا ما فی القرآن الا فہما یعطی الرجل فی کتابہ وما فی الصحیفة الحدیث م ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت علی سی کہا ہدیہ بہیجا گیا واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خچر پس سوار ہوی اوسپر پس کہا حضرت علی نی اگر جست کرواوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر ہو واسطی ہمارے مانند ان خچرون کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتی ہین یہ وہ شخص کہ نہین جانتی ہین نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** نہین جانتی ہین کہ جہوڑنا گہوڑی کا گہوڑی پر بہتر ہی اسی واسطی دس چیز کی کہ ذکر کیی گئی منافع اوسکی یا نہین جانتی احکام شریعت کی اور نہین پاتا باقی طرفداری کی کہ وہ اولی ہی اونکی لیی اور اسمین ہین ہی جست کروانی گدہی کی گہوڑی پر اور یہ نہی کراہت کی لیی ہی ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا تہی ٹوپی قبضہ تلوار رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نی **ف** شرح السنة مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی کہ جائز ہی پورا کرنا تلوار کا ساتہ تہوڑی سی چاندی کے اور اسیطرح کمربند اور سونیکا نہین جائز کسی مین ہی وَعَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ہود بن عبداللہ بن سعد سے کہ نقل کی دادا اپنی سی کہ مزیدہ ہی کہا آئی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کی اسحال مین کہ اونکی تلوار پر تہا سونا اور چاندی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** یہ حدیث لائق دلیل کرنی کی نہین بیچ جائز ہونی استعمال سونی کی تلوار پر اسلیے کہ سند اسکی قوی نہین ہی ع وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سائب بن یزید سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تہیں دن احد کی دو زرہین کہ ایک کو دوسری پر پہن لیا تہا نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی مبالغہ کرنا اسباب جہاد مین اور یہ منافی توکل کی نہین ہی ع وَعَنْ

عباس قال كانت راية نبي الله صلى الله عليه وسلم سوداء ولواؤه أبيض رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی
ابن عباس سے کہ تھا جھنڈا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چھوٹا نشان اونکا سفید نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن موسى بن عبيدة
مولى محمد بن القاسم قال بعثني محمد بن القاسم إلى البراء بن عازب يسأله عن راية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
كانت سوداء مربعة من نمرة رواه أحمد والترمذي وأبو داود اور روایت ہی موسی بن عبیدہ مولی محمد بن قاسم کی سے
کہ کہا بھیجا مجکو محمد بن قاسم نے طرف براء بن عازب کے درحالیکہ پوچھتا تھا محمد براء سے نشان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا براء نے کہ تھا نشان
سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اوسکا چوکور تھا قسم نمرہ کی سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے ف مراد سیاہ رنگ سے یہ ہی کہ غالب رنگ اوسکا
سیاہ تھا کہ دور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا نہ سیاہ رنگ خالص اسلیئے کہ کہا نمرہ سے اور نمرہ اوس کملی کو کہتی ہیں کہ اومین خط سیاہ اور سفید ہوں یعنی مشابہت ہے
اوسکو ساتھ نمرہ یعنی چیتہ کی ۞ ع ح وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة ولواؤه أبيض رواه الترمذي
وأبو داود وابن ماجة اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں یعنی دن فتح مکہ کی اس حال میں کہ نشان آپکا
سفید تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن أنس قال لم يكن شيء
أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد النساء من الخيل رواه النسائي روایت ہی انس سے کہا نہیں کوئی چیز
محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد عورتوں کے گھوڑوں سے یعنی جہاد کیلیے نقل کی یہ نسائی نے وعن علي قال كانت
بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم قوس عربية فرأى رجلا بيده قوس فارسية قال ما هذه ألقها وعليكم بهذه
وأشباهها ورماح القنا فإنها يؤيد الله لكم بها في الدين ويمكن لكم في البلاد رواه ابن ماجة اور روایت ہی علی
سے کہا تھی بیچ ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان عربی پس دیکھا ایک شخص کو کہ اوسکی ہاتھ میں تھی کمان فارسی فرمایا کیا ہی یہ ڈالدی
اسکو اور لازم ہی تمکو اسطرح کی کمان کہ سی یعنی عربی اور مانند اسکی کی یعنی ہیئت میں اور لازم ہی تمکو نیزے کامل پس تحقیق قصہ یہ ہی کہ مدد کریگا
اللہ تمہاری بسبب انکے دین میں اور جما دیگا تمکو شہروں میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف گویا اون صحابی نے سمجھا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر
پس اختیار کیا اوسکو کمان عربی پر پھر گمان کیا کہ وہ بہت مددگار ہی لڑائی میں اور فتح ہونی شہروں کے میں پس ارشاد کیا حضرت نے اوسکو کہ یوں
نہیں ہے کہ جسطرح تو خیال کرتا ہی بلکہ نصرۃ دیتا ہی اللہ تعالی دین میں جسکو چاہتا ہی اور نصرۃ اوسکی طرف سے ہی اور ساتھ قوۃ وقدرت اوسکی کی
ہی نہ ساتھ قوۃ تمہاری کی اور قوت ساز وسامان تمہاری کی ع ح

باب آداب السفر

باب ہی بیچ بیان آداب سفر کی ف
خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوای انکی کا اور آداب سفر کے بہت ہیں بعضی اسطرح کی ہیں کہ رعایت اونکی پہلی سفر سے کرنی چاہیے اور بعضی درمیان سفر کے
اور بعضی بعد از رجوع کی چنانچہ کتاب احیاء العلوم میں خوب تفصیل سے بیان کیے ہیں ۞ ح

الفصل الأول

فصل پہلی عن
كعب بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الخميس في غزوة تبوك وكان يحب أن يخرج يوم الخميس رواه البخاري
روایت ہی کعب بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جمعرات کی دن بیچ غزوہ تبوک کی اور تھے حضرت دوست رکھتے یہ کہ نکلیں دن جمعرات کی
یعنی سفر جہاد کیلیے نقل کی یہ بخاری نے ف تبوک نام ایک موضع کا ہی شام میں ایک منزل کی راہ ہی مدینہ سے اور غزوہ تبوک سنہ ۹ ہجری میں ہوا اور تھا
آخری غزوہ حضرت کا ہی اور جامع الاصول میں حدیث ابو داود کی کعب بن مالک سے نقل کی ہی کہ کہا کم تھا کہ باہر نکلیں حضرت سفر کی لیے مگر
روز پنجشنبہ کی جسوقت کہ جہاد کیلیے جاتی اور پنجشنبہ کی نکلنے میں کئی احتمال ہیں ایک تو یہ کہ یہ دن مبارک ہی جیسا کہ آیا ہی اعمال اللہ کی طرف

اللہ تعالی کی یہ جانا حضرت نے کہ پایا جاوے آج عمل جہاد کہ افضل اعمال ہے اور دوسری یہ کہ خمیس مشتمل لشکر کی ہے اس میں تفاؤل ہے ساتھ اسکی کہ فتح پاوین لشکر یہ کہ اوسکی طرف جاتے ہیں واللہ اعلم جو کچھ کہ موافق سنت نبوی کی ہے یہی دستور اور یہ استخارہ اور تفویض و توکل کی ہے اور سلف سے اصلاً منقول نہیں کیجے اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعات بحکم نجوم کرتے ہوں امیر المومنین حضرت علی سے منقول ہے کسی نے اونکی پاس کسیکو کہا کہ فلانی روز جا اور فلانی روز مجا فرمایا اگر شمشیر میرے ہاتھ میں ہوتی تو مارتا میں گردن تیری ہم تھی ہم بیچ خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ سنا ہمنے دیکھا اونکی کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانی روز مسافرت کرنی چاہیے اور فلانی روز نہ کرنی چاہیے اور جو کچھ کہ قمر در عقرب او محاق حضرت علی سے روایت کرتے ہیں صحت کو نہیں پہنچا ۔ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانیں آدمی وہ چیز کہ تنہا سفر کرنے میں ہے اوس قدر کہ جانتا ہوں میں نہ چلے سوار رات کو تنہا نقل کی یہ بخاری نے ف اوس ضرر دینی اور دنیوی کو ضرر دینی یہ ہے کہ بسبب تنہائی کے جماعت نہیں میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہ ہے کہ کوئی غمخوار و مددگار نہیں ہوتا اور قید سوار کی اور رات کی اسلیے لگائی کہ سوار کو بہ نسبت پیادہ کے خطر زیادہ ہوتا ہے خصوصاً رات کو ۔ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ساتھ ہوتے فرشتے اوس قافلہ کے کہ اوسمیں کتا ہو یا گھنٹا نقل کی یہ مسلم نے ف مراد فرشتوں سے فرشتے رحمت کے ہیں نہ کتبہ اور حفظہ اور مراد کتے سے وہ کتا ہے کہ نگہبانی کے لیے نہو لیس کتا رکھنا پاسبانی کے لیے اور محافظت مواشی کے لیے مباح ہے اور جرس وہ گھنٹی ہے کہ جانور وغیرہ کے گلے میں باندھا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے یعنی گھنٹا اور گھنگرو اور سبب اسکی منع ہونے کا یہ ہے کہ مشابہ ساتھ ناقوس کے ہے یا اسلیے کہ اون لٹکانے کی چیز نہیں ہے کہ منع ہے لٹکانا اونکا بسبب کراہت آواز اونکی کے اور مؤید ہے اسکا قول حضرت کا کہ آگے آتا ہے مزامیر الشیطان مع شرح سنہ میں روایت کیا گیا ہے کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ پاس آئی اوس حال میں کہ اوسکی پاؤں میں گھنگرو یا جھانجن تھی کہا حضرت عائشہ نے کہ نکالو میرے پاس سے تعریق کرنے والی مالکہ کی کو اور فرمایا حضرت نے کہ ساتھ ہر جرس کے شیطان ہے ۔ ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھنٹا مزامیر الشیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف مزامیر جمع مزمار کی ہے مزمار کہتے ہیں نے کو کہ بجائی جاتی ہے اور زمر اور زمیر کہتے ہیں گانے کو ساتھ نے کی اور مزامیر بلفظ جمع اسلیے فرمایا کہ آواز اوسکی منقطع نہیں ہوتی گویا ہر جزو اوسکا مزمار ہے اور مزامیر شیطان اوسکو اسلیے فرمایا کہ وہ باز رکھتا ہے ذکر و فکر سے ۔ ع ح وَعَنْ اَبِيْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا تُبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بشیر انصاری سے یہ کہ وہ تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعضے سفروں اونکی کے پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو کہ ندا کرے اہل سفر میں اس حکم کو کہ نہ باقی چھوڑا جاوے بیچ گردن کسی اونٹ کی قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہے قلادہ مگر کاٹا جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شک راوی کا ہے کہ حضرت نے قلادہ میں تر فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور اونکی کاٹنے کو اسلیے فرمایا کہ اونمیں گھنٹا بھی باندھتے تھے اور وہ مزامیر شیطان ہیں جیسا کہ اوپر گذرا یا اسلیے فرمایا کہ اونمیں تانت وغیرہ ڈالکے جانوروں کی گلے میں باندھتے تھے بگمان اسکی کہ بسبب انکی محفوظ رہیں گے آفات سے اسلیے منع فرمایا حضرت نے اور سے کہ یہ اللہ کی تقدیر کو نہیں پھیرتا ۔ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ
فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سفر کرو تم ارزانی میں پس دو اونٹوں کو حق اونکا زمین سے یعنی گھاس سے چرنے دو یا گھڑی
ساعت ایسا مت تاچریں اور رستہ چلیں اور جب سفر کرو تم قحط سالی میں پس جلدی چلو اونپر یعنی تاخیر نکرو راہ میں تا پہنچا دیں تمکو منزل مقصود کو
پہلے اوسکی کہ ضعیف ہون اور جس وقت کہ اوترو تم رات کو پس بچو راہ سے یعنی بیچ رستے مت اوترو اوس واسطے کہ رستے راہیں ہیں چارپایوں کے اور ٹھکانے ہیں
موذی جانوروں کے یعنی سانپ بچھو وغیرہ کی اور ایک روایت میں یون ہے کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی میں پس شتابی کرو چلنے میں حالیکہ ہو
اونٹوں میں گودا اونکا یعنی قوت اونکی بدن کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ
مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اوسوقت کہ تھے ہم
ایک سفر میں ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں آیا حضرت کے پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پھیرتا تھا اونٹ کو داہنے
اور بائیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو ساتھ اوسکے زیادہ سواری پس چاہیے کہ دیوے وہ سواری اوس شخص کو کہ نہیں سواری
واسطے اوسکے اور جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زیادہ توشہ پس دے اوس شخص کو کہ نہیں توشہ واسطے اوسکے کہا راوی نے پس ذکر کیا حضرت نے اقسام
مال کا یعنی فرمایا کہ جسکے پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑے وغیرہ کی زیادہ حاجت سے پس خرچ کرے اوسپر کہ جسکے پاس نہو یہانتک جانا ہم نے یہ کہ
نہیں حق واسطے کسیکے ہم میں سے بیچ زیادتی مال کے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیرتا تھا اونٹ کو داہنے اور بائیں سبب تھکنے اپنے کے یا معنی یہ ہیں کہ
پھیرتا تھا آنکھیں اپنی اور دیکھتا تھا داہنے اور بائیں واسطے طلب اوس چیز کے کہ دور کرے حاجت اپنی ساتھ اوسکے حاصل یہ کہ وہ محتاج تھا اور اسلیے
حضرت نے رغبت دلائی لوگوں کو کہ درماندہ کی خبرگیری کریں وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرُ
قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلَى اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا باز رکھتا ہے ایک تمہارے کو نیند اوسکی سے اور کھانے
اوسکے سے اور پینے اوسکے سے پس جسوقت کہ پورا کرچکے ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنے سے پس چاہیے کہ جلدی کرے طرف اہل اپنے کی نقل کیا یہ بخاری
اور مسلم نے ف ایک ٹکڑا ہے یعنی سفر ایک قسم ہے انواع عذاب جہنم سے بموجب قول اللہ تعالیٰ کی سارہقہ صعودا اور سفر کہ مانع ہے چیزے
باز رکھتا ہے سبب عادت معین کی یہ چیزیں نہیں میسر ہوتیں اور تخصیص ان چیزوں کے بطور مثال کے فرمایا ورنہ سفر میں فوت ہوتی ہیں بہت امور
اور دینوی مانند جمعہ اور جماعت اور حقوق اہل وقرابتیوں کے اور مشقت گرمی اور سردی وغیرہ ذلک کے پیش آتی ہے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ
بِي اِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے سفر سے استقبال کیا جاتا ساتھ لڑکوں اہل بیت اپنے کے یعنی
اہل بیت کے لڑکوں کو حضرت پاس لیجاتے اور تحقیق حضرت آئے ایک سفر سے پس پیش کیا گیا میں طرف حضرت کی پس اوٹھایا اور سوار کیا مجھکو آگے

بٹھلالی تہی ایک دونون بیٹون فاطمہ کی سی یعنی حضرت امام حسن یا امام حسین کو اپنی پیچہ بٹھالیا اور انکو اپنی پیچہ داخل کی ہم مدینہ مین جانور پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق انس آئی وہ اور ابو طلحہ یعنی سفر سی مدینہ مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ ساتھ حضرت کی تہین صفیہ کہ پیچہ بٹھایا تہا اونکو اپنی سواری پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ قصہ خیبر کی پہر آنے کا ہی صفیہ مال غنیمت خیبر کی سی تہین کہ پہلی دحیہ کلبی کی ہاتہ لگی تہین اونسی حضرت نی لیا اور آزاد کر کر نکاح کیا اونسی اور اپنی ساتھ بٹھا کر اپنی پر لالی **وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی انس ہی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین آتی تہی اہل اپنی کی پاس رات کو یعنی سفر سی اور نہین داخل ہوتی تہی گہر مین مگر اول دن یا آخر روز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دراز ہو ایک تمہارا غایب ہونا یعنی سفر مین بہت دن لگین پس نہ آوی اپنی گہر مین رات کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** شرح السنہ مین روایت ہی کہ بعد منع کی کہ رات کو آنی گہر مین دو شخص نی منع کرنی حضرت کی پس پایا ہر ایک نی اپنی بیوی کی ساتھ مردون کو **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر مین پس نہ داخل ہو اپنی اہل کی پاس یہانتک کہ بال زیر ناف کے لیوی بیوی اور کنگہی کری وہ بیوی کہ پراگندہ ہون بال اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہ کہ صبر کری تا عورت اپنی کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کری اور کراہت ہونی سبب مکروہ ہی واسطی اوسکی کہ دور دراز ہو سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اوسکی آنی کی رات کو تو نہین مضائقہ ہی موجب قول حضرت کی اذا اطال الرجل الغیبۃ اور ایسی ہی جبکہ ہو بڑی لشکر مین اور مشہور ہو آنا لشکر کا اور جانی بیوی اور گہر والی اوسکی کہ وہ آتا ہی تو نہین مضائقہ ہی رات آنی کا اسلیے کہ مراد مستعد ہونا اوسکا ہی سو حاصل ہی کہتا ہون مین لیکن ضروری ہی کہٹ کہٹانا دروازی کا اور انتظار کرنا جواب کا **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی جابر سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائی مدینہ مین تو ذبح کیا اونٹ یا گائی **ف** دلالت کیا اس حدیث نی اسپر کہ ضیافت کرنی بعد آنی کی سفر سی سنت ہی **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتی سفر سی مگر دن کو وقت چاشت کی پس جسوقت کہ آتی پہلی جاتی مسجد میں اور پڑہتی اوسمین یعنی پہلی بیٹہنے سی دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا صلوۃ چاشت پہر بیٹہتے اوسمین واسطی ملاقات لوگون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** وقت چاشت کی یہ باعتبار اکثر کی ہی ولا پہلی گذر ہی چکا کہ نہین آتی تہی مگر اول روز مین یا آخر روز مین **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيَ ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا مین ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس جب آئی ہم مدینہ مین فرمایا مجکو جا مسجد مین اور پڑہ اوسمین دو رکعتین نقل کی یہ بخاری نی **ف** ثابت ہوا داخل ہونا مسجد مین مسافر کو ساتہ حدیث حضرت کی فعلًا اور قولًا اور اسمین رہی طرف تعظیم شعائر اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ مسجد بمنزلہ گہر کی ہی گہرون اللہ کی سی اور جانی والا اوسمین گویا ملاقات کرنی والا ہی

السفر بامس سے **الفصل الثانی** پہلی دوسری **عن صخر بن وداعة الغامدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورھا وکان اذا بعث سریة او جیشا بعثھم من اول النھار وکان صخر تاجرا فکان یبعث
تجارته اول النھار فاثری وکثر ماله رواہ الترمذی وابوداود والدارمی روایت ہی صخر بن وداعہ غامدی سی کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی برکت دی ورثی امت میری کا بیچ اول دن اونکی یعنی اول روز میں طلب علم کریں یا کسب یا سفر پس ہو
برکت حاصل ہو اوسمیں اور تہی حضرت جبوقت بہیجتے لشکر چہوٹا یا بڑا بہیجتے اوسکو اول روز اور تہا صخر سوداگر پس بہیجتا تہا مال تجارت اپنی کو اول
پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اوسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
علیکم بالدلجة فان الارض تطوی باللیل رواہ ابوداود اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو
اپنی اوپر رات کو چلنا اسلئے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہی رات کو نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی قناعت نکرو دن کے چلنے پر بلکہ کچہ رات کو بہی چلا کرو اسلئے
کہ آسان ہوتا ہی چلنا اور خیال کرتا ہی راہ چلنے والا کہ تہوڑا چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہی بہت اور یہ ہوتا ہی بسبب ہونی شغل کے چلنے سی اور نہ دیکھنی
و نشان کے یہ چیزیں بہاری کر دیتی ہیں چلنی کو بیچ نظر چلنی والی کی اور یہ مراد نہیں ہی کہ دن کو چلا ہی نہیں چنانچہ اور حدیثوں میں آیا ہی کہ چلا
اول روز اور آخر روز میں اور کچہ رات کو ح **وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
قال الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلاثة رکب رواہ مالک والترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی
عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہی اور دو سوار دو
شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی تین سوار مستحق اسکی ہیں کہ اونکو سوار کہیں
اور اونکی محفوظ شیطان سے اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنی سی اسلئے کہ ایک کے ہونی میں تو جماعت فوت ہوتی ہی اور تنہا
مددگار نہیں ہوتا اور ہر امر میں درماندہ ہوتا ہی اور اگر دو ہوں تو اونمیں سے ایک اگر بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہی دوسرا اور خوش ہوتا ہی
شیطان یا مراد یہ ہی کہ ساتہ اونکی شیطان ہی کہ حکم کرتا ہی ساتہ شرکے اور مبالغة آنکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر میں چاہیے
تین آدمی ہوں تا جماعت سی نماز پڑہیں اور اگر ایک کسی کام کو جاوی تو دو باقی رہیں اور آپس میں نگہبانی کریں اور اگر اوسکی آنی میں تاخیر ہو تو ایک
اونمیں دونوں میں کا اوسکی خبر لو تحقیق حال کی جاوی اور ایک اسباب کی پاس بیٹہا رہی ح **وعن ابی سعید الخدری ان رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلثة فی سفر فلیؤمروا احدھم رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ہو دیں تین شخص یعنی مثلا سفر میں پس چاہیے کہ امیر کریں ایک کو اونمیں سے یعنی سردار مقرر کریں
اونمیں سے نقل کی یہ ابوداود نی **ف** تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اوسکی تین ہیں اور ایسی ہی جبکہ دو ہوں اور اکتفا تین پر اسلئے کیا کہ پہلی
گذر چکا ہی کہ دو سوار شیطان ہوتی ہیں اور امیر کرنی کو حکم اسلئے کیا کہ اگر نزاع کسی امر میں واقع ہو تو اوسکی طرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہ
اور مہربان سب کا ہو اور بخدمت جیسکہ وارد ہوا ہی کہ سید القوم خادمہم ح **وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابة**
اربعة وخیر السرایا اربعمائة وخیر الجیوش اربعة آلاف ولن یغلب اثنا عشر الفا من قلة رواہ الترمذی وابوداود والدارمی
وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہتر ساتہیوں میں سے
چار ہیں اور بہتر چہوٹی لشکروں کی چار سو ہیں اور بہتر بڑی لشکروں کے چار ہزار ہیں اور ہرگز نہیں مغلوب ہونگی بارہ ہزار بسبب قلت

یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف چار ہمراہی بہتر ہیں کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہے کہ وصیت
کرے کسی پر تو دو گواہ ہو جاویں اور لکھا ہے علماء نے کہ پانچ بہتر چار سے ہیں اور جسقدر زیادہ ہونگے بہتر ہونگے اور حدیث میں اول مرتبہ کو بیان کیا ہے
اور ہرگز نہیں مغلوب ہوتے الخ یعنی بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہونگے تو سبب کمی کے نہونگے کہ یہ عدد کمی سے نکل گیا ہے
بلکہ سبب اور امر کے مغلوب ہونگے یعنی عجب اور غرور وغیرہ ذلک سے ٭ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پیچھے رہتے چلنے میں یعنی واسطے تواضع اور مدد کرنے کے پس ہانکتے ضعیف کو یعنی اوسکی سواری کو تاکہ مل جاوے ساتھ ہمراہیوں کے اور پیچھے سوار کر لیتے
یعنی اوس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا اور نیز دعا کرتے اونکے لیے نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا
نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ
وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ
عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا تھے لوگ یعنی صحابہ جب اوترتے منزل میں اوترتے متفرق ہو کر
بیچ دروں پہاڑوں کے اور نالوں کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ ان دروں کے اور نالوں کے نہیں ہے مگر شیطان
سے کہ تمکو ایک دوسرے سے جدا کرے پس دشمن قدرت پاویں اور آزار پہونچاویں تمکو پس اوترے لوگ بعد اس فرمانے کے کسی منزل میں مگر ملے ہوئے
بعض اونکے طرف بعض کی یہانتک کہ کہا جاتا تھا اگر پھیلایا جاوے اوپر ایک کپڑا البتہ ڈھانک لے سبکو نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ وَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوٰى مِنِّي
وَمَا أَنَا بِأَغْنٰى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم دن جنگ بدر کے ہر تین
آدمی ایک اونٹ پر یعنی تین تین آدمیوں میں ایک ایک اونٹ تھا کہ باری باری سے سوار ہوتے تھے اور تھے ابولبابہ اور حضرت علی ہم شامل
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبد اللہ نے پس تھا قصہ اسطرح سے جس وقت کہ آتی نوبت اوترنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ابولبابہ اور حضرت
علی ہم پیادہ پا چلینگے بدلے آپ کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم دونوں قوی تر مجھسے یعنی دنیا میں اور نہیں میں بے پروا زیادہ
تر ثواب عقبی میں نقل کی یہ شرح السنہ میں ف اس سے معلوم ہوتی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقوں پر اور احتیاج
طرف اللہ تعالی کی ٭ ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ
مَنَابِرَ فَإِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ
فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ پکڑو پشتوں جانوروں
اپنی کو منبر اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے سوا اسکے نہیں کہ مسخر کیا ہے جانوروں کو واسطے تمہارے تاکہ پہونچاویں تمکو طرف اوس شہر کی کہ نہ تھے تم
پہونچنے والے اوسکو مگر ساتھ مشقت جانوں اپنی کے یعنی مقصود اون سے سواری اور بآسانی پہونچنا ہے مقصد کو پس اونسے پہونچانا اونکو روا ہے اور
پیدا کیا واسطے تمہارے زمین کو پس اوسپر کرو اپنی کام اور حاجتیں نقل کی یہ ابوداود نے ف نہ پکڑو الخ یعنی جانوروں کی پشت پر سوار
ہوکے کھڑے رہو باتیں کرنے کے لیے بلکہ اوتر کر حاجت روائی اپنی کرو اور پھر سوار ہو اور یہ اوس صورت میں ہے کہ حاجت جانور کی اوتر

اونکی غرض صحیح ساتھ اونکی متعلق ہو پس اونکی ثابت ہوا کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے عرفہ میں اونٹنی پر اور سنت جانورونکی یعنی مقصود جانورونکی یہی کہ سوار ہو کر اوسپر ساتھ کسی کو بھی اور لاد دے اوسپر اسباب اور اوسکو نہ لوٹا دے اور حاجتین پوری کرے جیسے بیٹھنا اور کھڑا ہونا اور سوائی اونکی اوسکی منع ہے جانور پر بلا حاجت کے سوار ہو کر ٹھہرے رہنا پس اوسکی حاجت بجا لاوے۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سے کہا تھے ہم جس وقت کہ اوترتی منزل میں نہ پڑھتے تھے نماز نفل یہاں تک کہ کھولتے اسباب جانورونکے نقل کی یہ ابوداود نے ف سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہی اور بعضون نے کہا مراد نماز چاشت ہی اور ترمذی کی وقت اوسکی ہوتا ہی حاصل یہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تھا لیکن رعایت حال جانورون کی مقدم جانتے تھے۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی بریدہ سے کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ناگہان آیا اونکی پاس ایک مرد ساتھ اوسکی تھا گدھا یعنی سوار تھا وہ گدھے پر پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ سوار ہو اور پیچھے سرکا وہ شخص یعنی تا کہ حضرت آگے بیٹھیں پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سوار ہوتا میں آگے تو لائق تر ہی اپنے جانور کی اگلی جانب کا مگر یہ کہ کردانی تو اوسکو واسطے میرے یعنی صریح کہے تو والا پیچھے سرکنا اوسکا تو اسلیے تھا کہا اوسنے کہ کردانا میں نے اوسکو واسطے آپکے پس سوار ہوے حضرت یعنی آگے اوسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف اسمین نہایت انصاف اور تواضع ہی حضرت کی کہ راضی ہوے پیچھے بیٹھنے پر اوس شخص کے۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی سعید بن ابی ہند سے نقل کی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوتی ہیں اونٹ واسطے شیطانونکے اور ہوتی ہیں گھر شیطانونکے لیے پس اونٹ شیطانونکے پس تحقیق دیکھا میں نے اونکو نکلتا ایک تمہارا ساتھ اچھی اونٹنیون کی کہ تحقیق فربہ کیا ہی اونکو پس نہیں چڑھتا کسی اونٹ پر یعنی احتیاج نہیں رکھتا اوکی گذرتا ہی اپنے بھائی مسلمان کی اوپر کہ عاجز ہو گیا ہی وہ اپنی سواری کے سبب ضعف و عجز کی پس نہیں سوار کرتا اوسکو اور گھر شیطانونکے پس نہیں دیکھا میں نے اونکو تھی سعید کہ راوی حدیث کی ہیں کہتی نہیں گمان کرتا میں اونکو مگر یہ محجری کہ ڈانکتی ہیں لوگ ساتھ ریشم کے نقل کی یہ ابوداود نے ف ہوتی ہیں اونٹ واسطے شیطانونکے الخ حاصل یہ کہ اونٹ واسطے تفاخر اور نام آوری کی کوتل چلتے ہیں نہ واسطے رفع احتیاج اپنی کی اور مسلمانونکے پس چونکہ جانور پیدا کیے گئی ہیں واسطے نفع اور تہائی کی ساتھ سوار ہونے کی اور سوار کرانے کی اوسکے پس جبکہ نہ اپنی کام میں آیا اور نہ سوار کیا کسی تھکی ہوئی کو اوسپر پس اطاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا اوس سے پس گویا کہ وہ شیطانونکے لیے ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ کوتل گھوڑے کہ یہاں امرا آگے رکھتے ہیں منع ہی اور شیطانونکے لیے ہوتی ہیں اور بعضون نے کہا ہی کہ قول فاما ابل الشیطان الخ قول راوی حدیث کا ہی یعنی ابوہریرہ کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی جملہ سابق ہی یعنی یکون ابل الشیاطین وبیوت الشیاطین اور بعضون نے کہا حدیث تا قول قلم ارہا ہی اور مراد گھرون سے بانا بانا

اندیشہ دنیا میں گی اونکو یعنی بہ نسبت ان کے تکلف کرنا بہتی میں یا وہ گھر کہ جسکو دیوار کیڑا یعنی کپڑے کی بناکر لگاتی ہیں اور ظاہر یہ ہی کہ یہ تھا انسی نہی نہیں ہی بلکہ بسبب پوشش کی دیواروں کی ساتھ حریر کی اور ضائع کرنے مال کی اور تفاخر اور ریا اور اسراف کی ہی ع وَعَنْ سَہْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَیَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِیْقَ فَبَعَثَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا یُنَادِیْ فِی النَّاسِ اَنَّ مَنْ ضَیَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِیْقًا فَلَا جِہَادَ لَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تنگ کیا لوگون نی منزلون کو یعنی بعضون نی بلا حاجت یا زیادہ حاجت سی مکان روک لیے بسبب اسکی تنگی کی جگہ اور دیر او قطع کیا اونہون نی راہ کو یعنی بسبب تنگ کرنی اوسکی کی گذرنی والون پر بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارنی والی کو وہ آواز کرنا لوگون میں یہ کہ جو شخص کہ تنگ کری منزل کو یا قطع کری راہ کو پس نہیں ثواب جہاد اوسکی لیے بسبب ایذا پہنچانی کی لوگون کو نقل کی یہ ابوداود نی وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلُ اللَّیْلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین اوقات داخل ہونی مرد کی اپنی گھر والون پاس جبکہ آوی سفر سی اول شب ہی نقل کی یہ ابوداود نی ف یہ اس صورت میں ہی کہ سفر قریب ہو اور چلنا ہو گنجائش رات کو یا آدمی وہ سفر دور دراز میں ہی او نووی نی کہا اگر سفر دور کا بہی ہو اور خبر گہر میں آنی کی دن سی پہونچ جاوی مضائقہ نہیں رات کی آنی کا اور بعضون نی کہا مراد داخل ہونی سی گہر والون پاس جماع ہی اسلیے کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہی جب اول شب میں صحبت کریگا تو آرام سی ہوویگا اور حق ہویکا بھی جلدی ادا ہوگا ؎

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَیْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَہٗ وَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ہوتی سفر میں پس اوترتی آخر رات کو یعنی پہلی سحر کی لیٹتے اپنی کروٹ پر اور جس وقت کہ اوترتی کچہ پہلی صبح سی تو کہڑا کرتی ہاتہ اپنا یعنی دایان اور رکہتی سر اپنا اپنی ہتہیلی پر یعنی تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ رَوَاحَۃَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَوَافَقَ ذٰلِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَغَدَا اَصْحَابُہٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُہُمْ فَلَمَّا صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰہُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِکَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَکَ ثُمَّ اَلْحَقَہُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَا اَدْرَکْتَ فَضْلَ غَدْوَتِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبداللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چہوٹی لشکر کی پس ہوا وہ دن جمعہ کا یعنی اتفاقا روز جمعہ کی حکم کیا تہا جہاد کی جانی کا پس صبح کو گئی یار اوسکی یعنی لشکر کی لوگ کہ ہمراہ اونکی گئی تہی اور کہا عبداللہ نی یعنی اپنی دل میں یا کسی یار سی کہ پیچہی ہونگا میں اور نماز پڑہونگا جمعہ کی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جا ملونگا میں ساتہ اونکی پس جب نماز پڑہ چکی عبداللہ ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکہا حضرت نی اونکو پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو صبح کی جانی سی ساتہ یارون اپنی کی پس کہا ارادہ کیا تہا میں نی یہ کہ نماز پڑہون میں ساتہ تمہاری پہر جا ملون میں اونسی فرمایا اگر خرچ کری تو جو کچہ زمین میں ہی سب نہ پاویگا تو ثواب صبح کو جانی اونکی کا نقل کی یہ ترمذی نی ف اسمین نہایت تاکید اور مبالغہ ہی بیچ ثواب جہاد کی اور جمعہ پہلی آنی وقت سی فرض نہیں ہوتی ہی اور نکلنا روز جمعہ کی بعد داخل ہونی وقت کی حرام ہی اوسپر کہ جمعہ

اور سوار ہی نزدیک جمہور علماء کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی روا ہی بسبب ضرورت کی سفر ایسا ہیں جسا تہ فوت ہونی فرصت کی اور کثرت کی اور ضدا اونکی کی لیکن مکروہ ہی کہ باعث اعراض اور تغافل کا ہی طاعت سی اور نزدیک شافعی کی سفر روز جمعہ کی اگرچہ پہلی زوال کی اور وقت صبح کی ہو حرام ہی کذا فی سفر السعادۃ ✤ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا جِلْدُ نَمِرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ساتھ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین ہو چمڑا چیتی کا نقل کی یہ ابوداؤد نی ف یعنی چمڑی پر سوار ہونی اور اوسی استعمال میں لانی کی منع فرمایا ہی اسلیے کہ شان تکبر کی ہی اور لباس عجم کا ہی ✤ ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْقَوْمِ فِیْ السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ یَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سردار قوم کا سفر مین خادم اونکا ہی پس جو شخص پیش دستی لیگیا اونسی ساتھ خدمت کرنی کی نہین پیش دستی لیجاوینگے اوس سے ساتھ عمل کی مگر شہادۃ کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں ف یعنی سردار کو چاہی کہ خدمت کری قوم کی اور قائم ہو ساتھ مصالح اونکی کی اور رعایت احوال اونکی کی ظاہر و باطن میں اور بعضی نی کہا مراد یہ ہی کہ جو کوئی خدمت کری اگرچہ ظاہر مین ادنی اونکا ہو سید اونکا ہی حقیقت مین بسبب کثرت ثواب کی اور یہ معنی مناسب ہین ساتھ قول حضرت کی فمن سبقہم الخ یعنی کوئی عمل افضل خدمت سی نہین ہے کہ مردان خدمت بجا آرند ✤ مگر لڑنا اللہ کی راہ مین حتی کہ مارا جاوی اور فضیلت شہادۃ کی پاوی ✤ ح

بَابُ الْکِتَابِ اِلَی الْکُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَی الْاِسْلَامِ

باب ہی بیچ لکھنی نامہ کی طرف کفار کی اور بلانی اونکی کی طرف اسلام کی ف بلانا کفار کا طرف اسلام کی پہلی لڑائی کی واجب ہی اور لڑنا پہلی بلانی کی طرف اسلام کی حرام اگر نہ پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور مستحب ہی بلانا اگر پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور اکثر بلانا ساتھ لکھنی خط کی ہوتا ہی خصوصا بادشاہون اور امیرون کو چنانچہ حضرت نی نامی لکھی ہین کافر بادشاہون کو مانند قیصر اور نجاشی اور کسری کی اور حضرت جب پہری حدیبیہ سی تو ارادہ کیا یہ کہ لکھین نامہ طرف بادشاہون کی پس عرض کیا لوگون نی کہ وہ نہین پڑہتی ہین نامہ کو مگر یہ کہ ہو مہر کیا گیا پس بنوائی حضرت نی مہر چاندی کی اور کندہ کرائین اوسپر تین سطرین ایک سطر مین محمد اور دوسری مین رسول اور تیسری مین اللہ اور مہر نامہ پر اور وارد ہوا ہی کرامة الکتاب ختمه رواہ الطبرانی ✤ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی قَیْصَرَ یَدْعُوْهُ اِلَی الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِکِتَابِهٖ اِلَیْهِ دِحْیَةَ الْکَلْبِیَّ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّدْفَعَهٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی لِیَدْفَعَهٗ اِلٰی قَیْصَرَ فَاِذَا فِیْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدَاعِیَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰهُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اِثْمُ الْیَرِیْسِیِّیْنَ وَقَالَ بِدِعَایَةِ الْاِسْلَامِ روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا طرف قیصر کی بادشاہ روم کی درحالیکہ بلاتی تہی اوسکو طرف اسلام کی اور بہیجا نامہ اپنا طرف اوسکی ساتھ دحیہ کلبی صحابی کی اور حکم کیا اوسکو کہ دے اس نامہ کو طرف حاکم بصری کی تاکہ پہونچا دی حاکم بصرہ اوس نامہ کو طرف قیصر کی پس ناگہان اوس نامہ مین لکہا تہا شروع کرتا ہون

نام اللہ کی کہ بخشش والا مہربان ہی یہ نامہ صادر ہی طرف محمد کی سی کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اوسکا ہی طرف ہرقل کی کہ بڑا صاحب ہی روم کا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی یعنی ساتھ اسلام لانی کی اور امور خیر کرنی کی اما بعد پس تحقیق مین بلاتا ہون تجکو ساتھ بلانی اسلام کی اور وہ کلمہ شہادت کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرت کی سی اور مسلمان ہوگا تجکو اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنی ایک ثواب بسبب ایمان لانی کی نبی اپنی پرا اور ایک ثواب بسبب ایمان لانی کی محمد پر اور اگر منہ پھیرےگا تو یعنی قبول اسلام سی پس تجپر ہوگا گناہ تابعداروں اور رعیت تیری کا یعنی تجپر ساتھ گناہ تیری کی گناہ تابعداروں تیری کا بھی ہوگا بسبب اسکی کہ تابع ہوئگی وہ تیری استمرار کفر مین اور ای اہل کتاب آو طرف کلمہ اور دین کی کہ برابر اور مشترک ہی درمیان ہمارا اور درمیان تمہاری ایسی نہین مختلف اوسمین رسول اور کتابین وہ کلمہ یہ ہے کہ نہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ساتھ اوسکی کسی چیز کو اور نہ پکڑی بعض ہمارا بعض کو رب سوای اللہ کی یعنی جیسیکہ نصاری نے حضرت عیسی کو رب ٹھیرایا پس اگر منہ پھیرین یعنی اہل کتاب قبول اس بات سی پس کہو تم ای مومنو کہ گواہ رہو ای کافرو کہ ہم ہین مسلمان نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی کہ رسول ہی خدا کا اور کہا اثم الیریسین بدلے اریسین کے اور کہا بدعایۃ الاسلام بدلے بداعیۃ الاسلام کی **ف** قیصر بادشاہ روم کو کہتی ہین جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسرے اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتھ تشدید بای کے اور بادشاہ ہند کو رای کہتی ہین اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرت نی نامہ لکھا ہرقل تھا اور دحیہ ساتھ زیر دال کی صحابی تھے حضرت جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین اوترتی تھی حضرت نی جب انکو ہرقل کی پاس بھیجا تو وہ ایمان لایا اور بھیجا انکا شہ جیہ مین ہوا اور بصری نام ایک شہر کا ہی شام مین اور بسم اللہ الخ کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکھنی کی یہ ہی کہ اول بسم اللہ لکھی اور نام مکتوب عنہ کا بھی پہلی لکھی کہتا ہو مترجم کہ یہ بات کلام اللہ سی بھی سمجھی جاتی ہی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنابر اسکی کہ واو واسطے مطلق جمع کی ہی اور سلام ہی اوسپر الخ حضرت نی اوسکو خطاب کر کر سلام علیک کہا اسلیے کہ وہ کافر تہا بلکہ کہا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کی ہدایت کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی ابتدا کرنی ساتھ سلام کی واسطی غیر اہل اسلام کی کتابۃً **ع** وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِکِتَابِهٖ اِلٰی کِسْرٰی مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِیِّ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَهٗ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فَلَمَّا قَرَاَہٗ مَزَّقَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ فَدَعَا عَلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بھیجا نامہ اپنا طرف کسری کے ساتھ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کی پس حکم کیا اوسکو یہ کہ پونہچاوی نامہ طرف سردار بحرین کی کہ نام ایک جگہ کا ہی پس پونہچایا حذافہ نی نامہ سردار بحرین کو پس پونہچایا سردار بحرین نی نامہ کسری کو پس جب پڑہا کسری نی پہاڑ ڈالا اوسکو کہا ابن مسیب نی بد دعا کی اوپر یعنی کسری کی اور اوسکی تابعداروں کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ پارہ پارہ کیے جاوین وہ تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہ بخاری نی **ف** پارہ پارہ کرا اوسکی بیٹی نی کہ شیرویہ نام تہا اوسکا اور بعد چہ مہینے کی اوسکا بیٹا بھی مرگیا اور آئی اونکی پہ ان نحوست اور لعنت ابد الآباد **ع** وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی کِسْرٰی وَاِلٰی قَیْصَرَ وَاِلَی النَّجَاشِیِّ وَاِلٰی کُلِّ جَبَّارٍ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰہِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکھا نامہ طرف کسری کی اور طرف قیصر کی اور طرف نجاشی کی اور طرف ہر سرکش کے درحالیکہ بلاتی تھی اونکو

طرف اللہ کی اور یہیں تھا یہ نجاشی کہ جسکا حضرت نے نامہ لکھا وہ کہ نماز پڑھی اوسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے فا یعنی دوسرے
اوسکو کہا یہ وہ نجاشی ہی کہ جسپر حضرت نے نماز پڑھی مدینہ میں غائبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تھا حضرت کا اور اونکی اصحاب کا اور نام اوسکا
اصحمہ تھا جب اوسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نے فرمایا مرگیا مرد صالح بھائی ہمارا اصحمہ اوٹھو اور نماز پڑھو اوسپر اور تھی یہ دونوں مسلمان اور وہ
منقول ہو کہ سنہ ۶ میں لکھی حضرت نے نامی اطراف کی بادشاہوں کو اور بھیجا عمرو بن امیہ ضمری کو پاس نجاشی کی اور جب دیکھا نجاشی نے نامہ حضرت کا
تخت سی اترکر زمین پر بیٹھا اور چومان نامی کو اور دونوں آنکھوں پر رکھا اور حکم کیا ساتھ پڑھنی نامہ کی اور جب ختم ہوا اوسکی مضمون پر اسلام لایا
اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور کہا اگر میں جا سکتا حضرت پاس تو حاضر ہوتا حضرت کی خدمت اقدس میں اور بھیجا ہدیہ
تحفہ لیکر حضرت کی ... اور دوسرا نامہ لکھا اوسکو اور وہ دونوں نامی موجود ہیں اوسکی اولاد میں اب تک
تعظیم کرتی ہیں اوسکی اور برکت طلب کرتی ہیں ساتھ اوسکی متفق علیہ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا
بِاسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا فَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ
عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى
الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا
ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي
عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا
فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ
أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ
وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ
أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي
أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلیمان بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب سردار کرتی کسی امیر کو بڑی لشکر پر یا چھوٹی لشکر پر نصیحت کرتی اوسکو بیچ حق اوسکی ذات کی ساتھ تقوی اللہ کی اور نصیحت کرتی اوسکو
بیچ حق اون لوگوں کی کہ ساتھ اوسکی ہوتی مسلمانوں سی ساتھ نیکی کی یعنی سلوک کرنا اور احسان اور نرمی کرنا ساتھ اونکی پھر فرماتی حضرت جہاد کرو اور چلو جہاد
کی لیے ساتھ نام اللہ کی بیچ راہ خدا کی یعنی واسطی رضامندی اوسکی کی اور لڑائی کرتی رہو اوسکی کی لیے اوس شخص سی کہ کفر کیا اوسنی ساتھ
اللہ کی جہاد کرو اور نہ خیانت کرو غنیمت میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ کی نہ کاٹو اور نہ مارو
لڑکوں کو اور جسوقت کہ ملاقات کری تو اے امیر اپنی دشمنوں سی مشرکین میں سے پس بلا اونکو طرف تین چیزوں کی یا کہا طرف تین خلال کی پس
جو نسی ان تین چیزوں میں سی قبول کریں تجھسی اور اختیار کریں ... پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی یعنی اوس سی زیادہ تکلیف نہ دی
پھر بلا اونکو طرف اسلام کی پس اگر قبول کیا تجھسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پھر بلا اونکو طرف نقل مکانی کی یعنی چلی آنی کی اپنی ملک سی
یعنی دار الحرب سی طرف ملک مہاجرین کی یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اونکو یہ کہ اگر کرینگی وہ یعنی اپنی ملک سی چلی آویں دار الاسلام

اسواسطی اونکی ہی وہ چیز کہ واسطی مہاجرین کی ہی اور اونپر ہی وہ چیز کہ مہاجرین پر ہی پس اگر نہ قبول کرین ایک بات اونمین سی تو خبر دی اونکو
یہ کہ وہ ہونگی مانند گنوارون مسلمانون کی جاری کیا جاویگا اونپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی سب مسلمانون پر یعنی واجب ہونا نماز اور
زکوۃ وغیرہا کا اور قصاص اور دیت اور مانند انکی کا اور نہ ہوگا واسطی اونکی غنیمت اور فی مین کچہ حصہ مگر یہ کہ جہاد کرین ساتہ مسلمانو کے
یعنی اور مہاجرین کی لیے بغیر جہاد کی بہی حصہ مقرر تہا پس یہ مثل اونکی ہونگی پس اگر وہ قبول نکرین یہ پس سوال کر اونسی جزیہ کا پس اگر وہ مانین
تو پکڑ اونسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سی اور لڑ اونسی اور جس وقت گہیری تو ایک قلعہ والون کو
اور بستی والون کو یعنی کفار کو پس چاہین تجہسی یہ کہ دی تو واسطی اونکی ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکی کا پس ندی تو اونکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ
نبی اوسکی کا ولیکن دی تو اونکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارون کا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارون کا سہل تر ہی اس سے
کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اوسکی کا اور اگر گہیری تو ایک قلعہ والون کو اور چاہین وہ تجہسی یہ کہ نکالی تو اونکو اوپر حکم اللہ کی پس نکال اونکو
اوپر حکم اللہ کی ولیکن نکال تو اونکو اپنی حکم پر اسلیے کہ تحقیق تو نہین جانتا ہی کہ پہونچیگا تو حکم اللہ کو اونمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہی تو کہ وہ حکم
کہ اونکی نکالنی کا کیا ہی تو نی صواب ہی نزدیک خدا کی اور موافق حکم اوسکی کی ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسی کہ مجتہد کا ہی حکم یعنی مصیب
نقل کی یہ مسلم نی ف پہلی جو لفظ ثم ادعہم کا فرمایا بیان اوسکا یہ ہی کہ جب پہچانا تو نی چیزون مذکورہ کو بطریق اجمال کی پس جان حکم اونکا
بطریق تفصیل کے پس بلا اونکو پہلی طرف اسلام کی کہا نووی نی کہ سب صحیح مسلم کی نسخون مین ثم ادعہم ہی ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ صواب
روایت ادعہم کی ہی بدون لفظ ثم کی چنانچہ کتاب ابی عبید اور سنن ابی داود وغیرہما مین بہی بغیر لفظ ثم کی ہی اسلیے کہ یہ تفسیر تین خصال کی کر
دیگا اور کہا مازری نی کہ ثم یہان زائد ہی اور ہوا ہی واسطی افتتاح کلام کی اور یہ بیان پہلی چیز کا ہی تین چیزون مین سی اور لفظ
مع المسلمین تک اسی کا تتمہ ہی اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہی اور حضرت نی جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضون نی کہ ہجرت
ارکان اسلام سی تہی پہلی فتح مکہ کی اور وہ چیز کہ واسطی مہاجرون کی یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہ اتفاق تہا حضرت کی
زمانی مین اسلیے کہ مال فی خرچ کیا جاتا تہا مہاجرین پر وقت نکلنی سی طرف جہاد کی جس وقت کہ حکم کیا اونکو امام نی برابر ہی ہووی کافی وہ
لوگ کہ مقابل دشمن کے ہین یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کی کہ نہین تہا واجب اونپر نکلنا طرف جہاد کی اگر ہوون مقابل دشمن کی وہ لوگ کہ
کفایت کرین اور یہی معنی ہین اس قول حضرت کی وعلیہم ما علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانون کے کہ رہتی ہین جنگل مین
اور غنیمت اور فی کی ایک ہی معنی ہین یعنی اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہ لگی اور بعضون نی فرق کیا ہی کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ و مشقت
سی ہاتہ لگی اور فی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کی ہاتہ آوی اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ الخ معنی اسکی یہ ہین کہ اگر توڑا اونہون نی
عہد اللہ کا اور رسول اوسکی کا نہین جانی گا تو کہ کیا کری ساتہ اونکی یہانتک کہ اذن دیا جاوے تجہکو ساتہ وحی کی اور مانند اوسکی کی اور اونکی حق مین
اوپر متعذر ہی تجہ سبب دور ہونی تیری کی جگہ اوترنی وحی کی سی بخلاف اسکی کہ جب توڑین وے عہد تیرا تو تو جب اوتاریگا اونکو کریگا ساتہ
اونکی قتل کرنی اونکی سی یا مقرر کرنی جزیہ سی یا بندی کرنی اونکی سی وغیر ذلک بسبب مصلحت کے کہ دیکہ لیگا تو اونکی حق مین + ح ع

وعن عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت
[الشمس] ثم قام فی الناس فقال یا ایہا الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموہم فاصبروا واعلموا
ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا علیہم متفق علیہ

اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بعضی نوبتون اپنی کی وہ دنون کہ ملاقات کی دشمن کی
یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نظر رکہی اونسی یہانتک کہ ڈہلا آفتاب پہر کہڑی ہوئی لوگون مین یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا ای آدمیو تمنا
دشمنون کی ملنی کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سی قتال واقع ہو اسلئے کہ اوسمین طلب کرنا بلا کا ہی اور یہ منع ہی اور مانگو اللہ سی عافیت پس جب
ملو تم یعنی دشمنون سی پس صبر کرو اور جانو یہ کہ بہشت نیچی سایہ تلوارون کی ہی یعنی قریب ہی پہر فرمایا الٰہی اتارنی والی کتاب کی اور
چلانی والی ابر کی اور شکست دینی والی جماعت کافرون کی شکست دی اونکو اور مدد دی ہمکو کافرون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف ڈہلا آفتاب حکمت اوسوقت کی انتظار مین یہ تہی کہ وہ وقت چلنی ہوا اور نشاط نفسون کی ہی اور یہی وقت تمام ہونا وقتہ وجہہ
شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت مین کہولی جاتی ہین دروازی آسمان کی اور اعمال اوٹہائی جاتی ہین پس حاصل وقت مین پس امید ہوتی ہی اسمین
نزول انوار فتح و نصرت کی اسلئے کہ جہاد افضل اعمال ہی چاہئے کہ اوسوقت مین واقع ہو وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا غزا بنا قوما لم یکن یغزو بنا حتی یصبح وینظر الیہم فان سمع اذانا کف عنہم وان لم یسمع اذانا
اغار علیہم قال فخرجنا الی خیبر فانتہینا الیہم لیلا فلما اصبح ولم یسمع اذانا رکب ورکبت خلف ابی طلحۃ
وان قدمی لتمس قدم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخرجوا الینا بمکاتلہم ومساحیہم فلما راوا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قالوا محمد واللہ محمد والخمیس فلجاوا الی الحصن فلما راہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اللہ اکبر اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین متفق علیہ اور روایت ہی
انس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ جہاد کرتی ساتہ ہماری کسی قوم سی یعنی حضرت جہاد کرتی کسی قوم سی اور ہم حاضر ہوتی حضرت
کی خدمت مین نہ تہی کہ جہاد کرین ساتہ ہماری یہانتک کہ صبح کرتی اور دیکہتی طرف اونکی پس اگر سنتی اذان باز رہتی اونسی اور اگر نہ سنتی
اذان تو غارت کرتی اونکو کہا انس نی پس نکلی ہم طرف خیبر کی پس پہنچی ہم طرف اونکی رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوئی
اور سوار ہوا مین پیچہی ابو طلحہ کی اور تحقیق قدم میرا البتہ لگتی تہی قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی بسبب اسکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سواری پاس تہی ہماری سواری کی کہا انس نی پس نکلی خیبر والی طرف ہماری ساتہ تہیلون اور پہاوڑون اپنی کی یعنی ساتہ اسباب زراعت کی بسبب
بی خبر ہماری آنی سی پس جب دیکہا اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئی محمد قسم ہی اللہ کی آئی محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی طرف
قلعہ کی پس جب دیکہا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بہاگتی فرمایا یعنی از راہ تفاؤل کی ساتہ شکست پانی اونکی کی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت
بڑا ہی خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اوترتی ہین بیچ میدان ایک قوم کی پس بری ہی صبح ڈرائی ہوئی
قوم کی کہ ڈرائی گئی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اور دیکہتی طرف اونکی یعنی تامل کرتی اونکی حال مین اور استدلال کرتی اوپر
عقائد پر ساتہ افعال اونکی کی اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہ شہر کفار کا ہی لیکن پہر بہی تامل کرتی اسلئے احتمال اسکی کہ شاید مسلمان ہون وہ پس
اگر اذان سنتی تو نہ لوٹتی اور اگر نہ سنتی تو لوٹتی بسبب علامت کفر کی اسلئے کہ ترک کرنا اذان کا اوسوقت مین مسلمانون سی متصور نہ تہا
کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ اذان شعار اسلام سی ہی اور نہین جائز ترک کرنا اوسکا اگر ایک شہر کی لوگ متفق ہون ترک کرنی اذان پر تو
ہی امام پر قتال کرنا اونسی اسی طرح فقہای حنفیہ نی لکہا ہی اور تحقیق ہم الخ یہ جملہ مستانفہ ہی بیان ہی واسطی سبب خرابی خیبر کی اور ڈرائی
گئی ہین یعنی کفار یعنی بری ہی صبح اونکی بسبب نازل ہونی عذاب شدید کی ساتہ قتل کی اور غارت کرنی کی اور یہ تہا حضرت صلی اللہ

... تو مدت تک قتال کرتی اول دن انتظار کرتی یہانتک کہ چلتیں ہوا

آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس وقت نماز ظہر کی اور ...

اول روز میں قتال واقع ہوتا غالبا احوال مختلف تھا کبھی روز میں اور کبھی دوپہر ڈھلی

الفصل الثالث

فصل دوسری **عن** النعمان بن مقرن قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا لم يقاتل اول النهار انتظر حتى تزول الشمس وتهب الرياح وينزل النصر رواه ابو داؤد

روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہا حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نہ لڑتے اول روز میں انتظار کرتے یہانتک کہ ڈھلتا آفتاب اور چلتیں ہاویں اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہو فتح کا برکت دعای مسلمین کے بعد نماز کی مجاہدین کی لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** قتادة عن النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان اذا طلع الفجر امسك حتى تطلع الشمس فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النهار امسك حتى تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتى العصر ثم امسك حتى تصلي العصر ثم يقاتل قال قتادة كان يقال عند ذلك تهيج رياح النصر ويدعو المؤمنون لجيوشهم في صلاتهم رواه الترمذي اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی نعمان بن مقرن سے کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹھہرتے یعنی باز رہتے شروع کرنے جہاد کی سے یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جس وقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جس وقت دوپہر ہوتی یعنی دوپہر ٹھیک وقت چاشت ہی قریب دوپہر کی ٹھہرتے یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر یعنی دوپہر عربی پس جس وقت کہ ڈھلی دوپہر یعنی اور نماز پڑھ لیتے وقت عصر تک پھر ٹھہرتے یہانتک کہ نماز پڑھتے عصر کی پھر لڑتے کہا قتادہ نے تھا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتے تھے بیچ حکمت اس تاخیر کے اس وقت ہی تھا کہ یہ وقت اوقات کی چلتی ہیں ہاویں نصرت کی اور دعا کرتے ہیں مسلمان واسطے لشکروں اپنے کی بیچ نمازوں اپنی کے

یعنی جب ہم کسی جماعت کو بھیجتی تو فرماتی تھی اسکو بیچ تبت کی حدیثین آئی ہین نقل کی یہ ترمذی نی عَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ
قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ اِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا
فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عصام مزنی سی کہا بھیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بیچ ایک چھوٹی لشکر کی اور فرمایا جسوقت دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتی پس قتل نہ کرو کسیکو لشکر کی یہ حدیث ہی اور ابو داود
نی ف یعنی جبکہ پاوو تم کوئی علامت نشانی یا قول شعار اسلام سی پس قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سی + ع
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَاِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ
فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيَ
قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِيْ
شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابی وائل سی کہ کہا لکہا خالد بن ولید نی طرف اہل فارس کی یعنی سرداروں ملک کی بنام اللہ
الرحمن الرحیم یہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سی ہی طرف رستم اور مہران کی کہ داخل ہین بیچ جماعت فارس کی سلام اوسپر کہ پیروی کری
اوس ہدایت کی پیر بعد سلام کی جاننا تو تم کہ ہم بلاتی ہین تمکو طرف اسلام کی یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس دو تم
جزیہ اپنی ہاتہ سی ذلیل ہوکر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سی پس ہلاک و پشیمان ہوگی اسلیے کہ تحقیق ساتہ میری ایک قوم ہی کہ دوست رکہتی
ہین قتل کرنی کو بیچ راہ خدا کی جیسیکہ دوست رکہتی ہین اہل فارس شراب کو یعنی مست بیہوش ہوتی ہین قتال میں یا خوش
ہوتی ہین اور لذت پاتی ہین اور سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی نقل کی یہ شرح السنہ میں

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

باب ہی لڑائی کا جہاد میں ف یعنی اسمین وہ حدیثین ہین کہ رغبت دلاتی ہی حضرت نی اسمین جہاد کی اور
بیان کیا ہی ثواب جہاد کا + ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى
قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن جنگ احد کی خبر دو تم اگر میں
مارا جاوں یعنی شہید ہوں پس کہاں ہونگا میں یعنی بہشت میں یا دوزخ میں فرمایا بہشت میں پس پہینک دین اوسنی کہجورین کہ تہین
اوسکی ہاتہ میں یعنی واسطی جلدی حاصل ہونی شہادت کی اور داخل ہونی کی بہشت میں پہر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نی وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى
كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ
سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ
الَّذِيْ يُرِيْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا نہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتی کسی غزوی
یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتی ساتہ غیر اوسکی کی یہانتک کہ ہوا یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک کہ لڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ گرمی سخت
اور متوجہ ہوئی سفر دور دراز کو اور جنگلوں بے آب و گیاہ کو اور بہت سی دشمنوں کو پس کہول کر کہدیا حضرت نی مسلمانوں کو

جہاد کو تیاری کریں سامان جہاد ابھی کی پس خبر دی حضرت نے صحابہ کو ساتھ راہ دور اہی کی کا ارادہ کبھی تھی نقل کی یہ بخاری نے
توریہ کی معنی چھپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرت چاہتے کہ ایک جگہ جہاد کو جائیں تو لوگوں میں ایسا مشہور
کرتے کہ اور جگہ جاوینگے اور یہ اسلیے تھا کہ دشمن غافل رہیں یہ قسم خدعہ سے تھا جیسا کہ آیا ہے الحرب خدعة اور یہ توریہ بطریق تعریض و کنایہ
تھا نہ بقول صریح کے جیسیکہ ایک جگہ کی جہاد کا ارادہ کرتے تو احوال اور جگہ کا اور کیفیت اوسکی راہ کی پوچھتے اور شبہہ اوس طرف کا ڈالتے
کبھی نہ کہتے کہ میں فلانی جگہ جاتا ہوں تا جھوٹ نہ لازم آوے یہانتک کہ ہوا یہ جہاد کہ جہاد تبوک ہے اشارہ طرف اوس جہاد کی کیا کہ معلوم
ہو تھا بنسبت کعب بن مالک کی اور کعب وسبب حضرت کی ساتھ نہ گئے تھے مدینہ ہی میں رہ گئے تھے چنانچہ قصہ اوسکا مشہور اور مذکور ہے
قرآن مجید میں یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کی پڑا تھا اوسمیں ورود دور دراز اسلیے کہا کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کی ہے چودہ منزل مدینہ سے
آخر غزوہ حضرت کی غزوہ میں سے تھا کہ سنہ ۹ میں ہوا اور بڑی تکلیفیں صحابہ نے وہاں اوٹھائیں + ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لڑائی فریب ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی میں زیادہ مفید ہوتا ہے بہت لڑنے سے اور فریب اسطرح
ہے کہ میدان جنگ سے ہٹ جاوے تا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ سے پھر گیا پھر یکایک حملہ کرے پس اسطرح اور مانند اسکی کے
فریب کرے اور صریح جھوٹ نہ بولے اور لفظ خدعہ ساتھ زبر اور پیش ح اور جزم دال کے ہے اور زبر افصح ہے یعنی حرب تمام ہوتی ہے ساتھ
ایک فریب کے اور ساتھ زبر خ کے بھی آیا ہے یعنی نوعی از فریب اور ساتھ پیش ح اور زبر دال کے یعنی جنگ بہت فریب دینے والی ہے
یعنی آدمی کی خیال میں کچھ ڈالتی ہے پھر جب جنگ کرتا ہے تو امر خلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہے جیسیکہ ضحکہ اور لعبہ کہتے ہیں اوسکو کہ
بہت ہنستا ہے اور بہت کھیلتا ہے اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ جائز ہے فریب کرنا ساتھ کفار کی لڑائی میں مگر جس صورت میں کہ اوسمیں
نقض عہد و امان ہو تو نہ کرے + ح ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ
وَنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے
کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں لیجاتے ام سلیم کو اور کتنی عورتوں کو انصار میں سے ساتھ اپنے جسوقت کہ جہاد کرتے
یعنی مع صحابہ کے پانی پلاتیں یہ عورتیں یعنی غازیوں کو اور دوا کرتیں زخموں کی نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ عورتوں کا جہاد میں لیجانا واسطے مصلحت پانی پلانے کی اور دوا کرنے کی جائز ہے اور اگر واسطے مصلحت مباشرت و صحبت کی لیجاوے
تو بہتر ہیں آزاد + ح ح وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے ام عطیہ سے کہا جہاد کیے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے پیچھے رہتی تھی میں اونکے ڈیروں میں پس تیار کرتی تھی
واسطے اونکے کھانا اور دوا کرتی تھی میں زخمیوں کی اور خبرگیری کرتی تھی میں بیماروں کی نقل کی یہ مسلم نے + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے کہا منع فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کی سے اور لڑکوں کی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ہدایہ میں لکھا ہے کہ نہ قتل کیا جاوے عورت اور نہ لڑکا اور نہ دیوانہ اور نہ اندھا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کیے جاویں

حالت قتال اپنی مین اور عورت ملکہ قتل کیجاوی اگرچہ نہ قتال کری اور اسی طرح لڑکا بادشاہ اسلیے کہ بادشاہ کی قتل مین شوکت
ٹوٹتی ہی ۔ متفق علیہ ۔ ع ح وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الدِّيَارِ
يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور
روایت ہی صعب بن جثامہ سی کہ کہا پوچھی گئی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دارسی یعنی کافرون سی کہ رہتی ہین تہر و نمین شب خون کیجاوی
پس ماری جاوین عورتین اونکی اور اولاد اونکی فرمایا کہ وہ بہی دشمنین مین سی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ وہ تابع ہین اپنی باپون کی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی عورت کو اور لڑکون کو جہاد مین قصدا قتل نہ کیجی اگر شب خون کی حالت مین ماری جاوین تو
کچہ مضائقہ نہین کہ یہ بہی کافرین مانند بڑی مردون کی حکم قتل مین بسبب نا امتیاز ہونی اونکی کی بڑی مردون لڑنی والی سی ۔ ع
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰى
سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ ۔ وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً
عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا کاٹنی درخت کہجورون
بنی نضیر کی کا اور جلانی اونکی کہ حکم فرمایا اور اوسکی حق مین کہا ہی حسان نی شعر اور آسان ہوا اوپر سرداروں بنی لوی کی جلانا بویرہ
پہیلا ہوا اور اوسمین یہ آیۃ اوتری جو کچہ کہ کاٹتی درخت کہجور سی یا چہوڑتی اوسکو کہڑا ہوا اوسکی جڑون پر یعنی نہ کاٹا پس سا تہ حکم
اللہ کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہی قبائل یہود سی جب وہنون نی توڑا عہد اور قصد کیا
حضرت کی قتل کرنیکا تو نازل ہوئی وحی ساتہ اوس چیز کی کہ قصد کیا وہنون نی پس جلا وطن کیے گئی طرف خیبر کی اور جلائی گئیں کہجورین
اونکی اور خراب کیے گئی گہر اونکی اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرت کی اور لوی ساتہ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید ی
کی اولاد نضر بن کنانہ سی ہی کہ حضرت کی جد ادنی ہین اور مراد بنی لوی سی اشراف قریش ہین یعنی اصحاب حضرت کی اور بویرہ نام
ایک جگہ کا ہی کہ جہان کہجورین بنی نضیر کی تہین اور روایت کیا گیا ہی کہ جب حضرت نی حکم کیا بنی نضیر کی کہجورون کی کاٹنی کا تو
اونہون نی کہا یا محمد آپ منع فرماتی تہی فساد کرنی سی زمین مین پس یہ کہجورین کیون کاٹتی اور جلاتی ہین پس آیۃ مذکورہ اوتری
تو اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کاٹنا اور جلانا درختون کفار کا ۔ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ
يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ فِيْ نَعَمِهِمْ
بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عون سی یہ کہ نافع نی
لکہا طرف ابن عون کی درحالیکہ خبر دیتا تہا نافع اوسکو یہ کہ ابن عمر نی خبر دی اوسکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لوٹا بنی مصطلق کو
اسحال مین کہ غافل تہی وہ اپنی مواشی مین بیچ مکان مریسیع کی پس قتل کیا اونکی لڑنی والون کو اور بندی پکڑ لائی عورتون اور
لڑکون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بنی مصطلق بطن ہی خزاعہ مین سی اور مریسیع نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ
کی ہمان پانی تہا بنی مصطلق کا اور لڑنی والون سی مراد ہین وہ شخص کہ لیاقت رکہتی تہی لڑنی کی یعنی مرد عاقل بالغ اور ذریت
سی مراد ہی عورتین اور لڑکی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی قتل کرنا کفار کا اور لینا اونکی اموال کا حالت غفلت مین ۔ ع وَعَنْ
أَبِيْ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا

إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی اسید سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمکو دن جنگ بدر کی جس وقت کہ صف باندہی ہمنی واسطی لڑائی قریش کی اور
صف باندہی قریش نی واسطی لڑائی ہماری کی جس وقت کہ نزدیک ہونچیں وہ تمہاری یعنی ایسی کہ تیر پہونچ سکی اون تک پس مارو انکو
تیر اور یہ ایک روایت بخاری کی ہی جس وقت کہ نزدیک پہونچیں وہ تمہاری پس تیر مارو اونکو اور باقی رکہو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ
کر ڈالو کچہ باقی بہی رکہو تا وہ غالب ہوں تیر سبب نہیں ہونی تمہاری کی نقل کی یہ بخاری نی وَحَدِيثُ سَعْدٍ هَلْ تُنْصَرُونَ
سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور حدیث سعد کی کہ سرا اوسکا ہل تنصرون ہی ذکر کریں گی ہم بیچ باب فضل الفقراء کی اور حدیث براء کی سرا اوسکا ہی
بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی
کہ کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدر میں ایک رات نقل کی یہ ترمذی نی ف تعبیہ کیا یعنی مہیا کیا لڑائی کی لیی ساتہ ہتیار
ہتیاروں کی اور برابر کیں صفیں اور قائم کیا ہر ایک کو ہم میں سی اوس جگہ کہ مناسب تہی اوسکی لیی رات کو تا دن کو اسی طرح
کہڑی ہیں ۱۲ ع وَعَنِ الْمُهَلَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ
حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مہلب سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی غزوہ
خندق میں اگر شب خون کریں تمپر دشمن پس چاہیی کہ ہووی علامت تمہاری لفظ حم لا ینصرون نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف
علامت الخ تا پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور کافر کون اور یہ قرارداد سپاہیوں کا ہی کہ ایک بولی اپنی میں مقرر کر لیتی ہیں تا علامت ہو
اور اشتباہ ہو کسی جانب کا ہی خصوصا وقت شبخون کی کہ اشتباہ اوسمیں اکثر ہوتا ہی حاصل یہ کہ اپنی لوگوں کو کہدیتی ہیں کہ جب ہم
پوچہیں کون تو یہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو زبان انگریزی میں بلول کہتی ہیں اور معنی اسکی یہ ہیں الہی و تارنی والی حم کی مدد دیی
جاویں کافر ۱۲ ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدَ اللّٰهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی
عبد الرحمن یعنی کسی اور غزوہ میں نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہ ابو بکر صدیق رض کی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں پس شب خون کیا
ہمنی کفار پر درحالیکہ قتل کرتی تہی ہم اونکو اور تہی علامت ہماری اوس رات یعنی پہچان اپنی لوگوں کی کلمہ اَمِتْ اَمِتْ یعنی مار
ای مددگار تعالی دشمنوں کو نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی قیس بن عباد سی کہ کہا تہی صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکروہ رکہتی آواز کو وقت لڑائی کی یعنی سوای ذکر اللہ کی نقل کی یہ ابو داود نی ف عادۃ تہی لڑنی
والوں کی کہ وقت لڑائی کی آواز بلند کرتی ہیں یعنی شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتی ہیں تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی مکروہ

رَسُولُ اللّٰهِ

حقیقت دنیا ہی کی سلطنت کہ جس میں قرب الٰہی نہیں اسلئے کہ نتی تھی تو اوسکی اطاعت کرانا کہ جس میں مناسبت پیدا ہو دنیا کی ابتغ

وعن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اقتلوا شيوخ المشركين واستحيوا شرخهم اي صبيانهم رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا قتل کرو بڈھوں کو مشرکوں کے اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے یعنی لڑکوں کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف مراد بڈھوں سے عمر والے ہیں یا توانا بخلاف لڑکوں کے یا وہ بڈھے کہ قوی اور قادر ہوں لڑائی پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہیں مگر جبکہ صاحب رائے اور تدبیر ہو لڑائی میں ع وعن عروة قال حدثني اسامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عهد اليه قال اغر على ابنى صباحا وحرق رواه ابو داود اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہ نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی طرف اوسکی یعنی جبکہ امیر بنا کر بھیجا اوسکو فرمایا غارت کر ابنا پر وقت صبح کی اور جلا دے یعنی کھیتیاں اور درخت اور گھر اونکے نقل کی یہ ابوداود نے ف ابنا نام ایک جگہ کا ہے شام میں اس سے معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہروں کفار کا جائز ہے م ح وعن ابي اسيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر اذا اكثبوكم فارموهم ولا تسلوا السيوف حتى يغشوكم رواه ابو داود اور روایت ہے ابی اسید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے جس وقت کہ قریب آویں تمہارے کفار پس تیر مارو اونکو اور مت سونتو تلواریں یہانتک کہ قریب پہنچیں وہ تمہارے نقل کی یہ ابوداود نے وعن رباح بن الربيع قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة فرأى الناس مجتمعين على شيء فبعث رجلا فقال انظر على ما اجتمع هؤلاء فجاء فقال على امرأة قتيل فقال ما كانت هذه لتقاتل وعلى المقدمة خالد بن الوليد فبعث رجلا فقال قل لخالد لا تقتل امرأة ولا عسيفا رواه ابو داود اور روایت ہے رباح بن ربیع سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوہ میں پس دیکھا لوگوں کو کہ جمع ہو رہے ہیں ایک چیز پر پس بھیجا حضرت نے ایک شخص کو اور فرمایا دیکھ کس چیز پر جمع ہو رہے ہیں پس آیا وہ شخص اور کہا جمع ہو رہے ہیں ایک عورت پر کہ ماری گئی ہے پس فرمایا نہ تھی یہ لڑتی کیوں مارا اسکو اور تھے اگلی فوج پر خالد بن ولید پس بھیجا حضرت نے ایک شخص کو اور کہا کہدے واسطے خالد کے کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہ ابوداود نے ف مراد مزدور سے وہ مزدور ہے کہ نہ لڑتا ہو بلکہ خدمت کے لیے ہو ع ح وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انطلقوا باسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله لا تقتلوا شيخا فانيا ولا طفلا صغيرا ولا امرأة ولا تغلوا وضموا غنائمكم واصلحوا واحسنوا ان الله يحب المحسنين رواه ابو داود اور روایت ہے انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی مجاہدوں کو وقت بھیجنے کی جہاد کے لیے روانہ ہو ساتھ نام خدا کے اور ساتھ توفیق و تائید خدا کے اور اوپر دین رسول خدا کے مت مارو تم نہایت بوڑھے کو اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور خیانت نہ کرو تم غنیمت میں اور جمع کرو تم مال غنیمت کا اور صلح کرو تم آپس میں ساتھ ترک تنازع کی یا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا سنوارو امور اپنے اور نیکی کرو یعنی آپس میں اسلئے کہ خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو نقل کی یہ ابوداود نے ف نہایت بوڑھے کو یعنی مگر جبکہ ہو لڑنے والا یا صاحب رائے و تدبیر تو اس صورت میں اوسکو بھی مارو اور ظاہر یہ ہے کہ لفظ صغیر بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور استثنا کیا ہے اس سے وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنے والا اور عورت کو یعنی جبکہ نہ ہو وہ لڑنے والی اور نہ ملکہ اور نہ صاحب رائے

لڑائی میں ٭ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَاَخُوهُ فَنَادٰى
مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَاَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰى عُتْبَةَ
وَاَقْبَلْتُ اِلٰى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا
عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا جبکہ ہوا دن جنگ بدر کا
آگے بڑھا یعنی لڑائی کے لیے کفار میں سے عتبہ بن ربیعہ اور پیچھے آیا اوسکے بیٹا اوسکا یعنی ولید اور بھائی اوسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نے
کون ہے کہ نکلے میدان میں لڑائی کے لیے پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانوں نے انصار میں سے یعنی نکلے میدان میں صف میں سے
لڑائی کے لیے ساتھ عتبہ اور ہمراہیوں اوسکے کے پس کہا عتبہ نے کون ہو تم پس خبر دی اون جوانوں نے اوسکو کہ ہم انصار ہیں پس کہا عتبہ نے نہیں
حاجت ہمکو بیچ تمہارے یعنی تمسے لڑائی کا ارادہ نہیں کرتے ہیں سوای اسکے نہیں کہ ارادہ کرتے ہیں ہم اولاد چچا اپنے کا کہ قریش اور مہاجرین
ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہو تو اے حمزہ کھڑا ہو تو اے علی کھڑا ہو تو اے عبیدہ بیٹے حارث کے پس متوجہ ہوئے حمزہ
طرف عتبہ کی یعنی لڑائی کے لیے اور مارا اوسکو اور متوجہ ہوا میں یعنی حضرت علی طرف شیبہ کی یعنی اور قتل کیا میں نے اوسکو اور جاری ہوئیں بیچ
درمیان عبیدہ اور ولید کے دو ضربیں پس زخمی اور سست کیا ایک نے اون دونوں میں سے مقابلے والے اپنے کو پھر حملہ کیا ہمنے ولید پر پس قتل
کیا ہمنے اوسکو اور اوٹھا لائے ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ میں سے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَاَتَيْنَا الْمَدِينَةَ وَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ
وَقَالَ لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا بھیجا ہمکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک لشکر کے پس بھاگے لوگ بھاگنا پس آئے ہم مدینہ میں پس چھپ رہے اوسمیں یعنی بسبب حیا کے اور کہا
ہمنے یعنی اپنے دل میں یا آپسمیں ہلاک ہوئے ہم یعنی گنہگار ہوئے بسبب بھاگنے کے دشمنوں سے پھر آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم ہیں بھاگنے والے فرمایا حضرت نے یعنی واسطے دفع خجالت اونکی کے بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو اور میں جماعت تمہاری
ہوں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داود کی مانند اسکی ہے اور فرمایا نہیں بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو کہا ابن عمر نے پس نزدیک
ہوئے ہم اور بوسہ لیا ہمنے ہاتھ اونکے کا اور فرمایا حضرت نے میں جماعت مسلمانوں کی ہوں ف حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو یعنی کہ سے نکل کرنا اور پھر آنا
لڑائی میں یعنی اگر بھاگے لڑائی میں سے بہ نیت اسکی کہ مدد لیکر پھر لڑائی میں آویں تو کچھ گناہ نہیں اور جماعت مسلمانوں کی ہوں یعنی مددگار ہوں تمہارا
ہوں ذات شریف اپنے کو تنہا بمنزلہ جماعت کے کیا بسبب عظمت و برکت کی جیسے کہ قرآن مجید میں آیا ہے اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ اُمَّةً وَسَنَذْكُرُ
حَدِيثَ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِبْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اور ذکر کریں گے ہم حدیث امیہ بن عبد اللہ کی کہ سر اوسکا یہ ہے کان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی کہ سر اوسکا ابغونی فی ضعفائکم
بیچ باب فضل فقرا کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ثوبان بن یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا

گویا اور اہل طائف کی نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف تحقیق منجنیق ایک آلہ ہے کہ پھینکی جاتی ہین ساتھ اوسکی پتھر

باب حکم الاسراء

باب ہے بیچ بیان حکم قیدیون کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عجب اللہ من قوم یدخلون الجنۃ فی السلاسل وفی روایۃ یقادون الی الجنۃ بالسلاسل رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نے یعنی راضی ہوا اوس قوم سے کہ داخل ہوتے ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کھینچی جاتی ہین طرف جنت کی ساتھ زنجیرون کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی کفار بند دستی پکڑے جاتے ہین اور زنجیر و بیڑیون مین قید کر کر دار الاسلام مین داخل کیے جاتے ہین اللہ تعالی اونکو ایمان نصیب فرماتا ہے پس داخل ہون گے جنت مین یعنی ایمان اونکا سبب ہوا دخول جنت کا ع

وعن سلمۃ بن الاکوع قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین من المشرکین وھو فی سفر فجلس عند اصحابہ یتحدث ثم انفتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوہ واقتلوہ فقتلتہ فنفلنی سلبہ متفق علیہ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جاسوس مشرکین سے اور حال یہ کہ حضرت تھے بیچ سفر کے پس بیٹھا وہ حضرت کے یارون کے پاس باتین کرتا تھا پھر پھرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھونڈو اوسکو اور قتل کرو اوسکو پس قتل کیا مین نے اوسکو پس دیا حضرت نے مجھکو اسباب اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہ قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھوازن فبینا نحن نتضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل علی جمل احمر فاناخہ وجعل ینظر وفینا ضعفۃ ورقۃ من الظھر وبعضنا مشاۃ اذ خرج یشتد فاتی جملہ فاثارہ فاشتد بہ الجمل وخرجت اشتد حتی اخذت بخطام الجمل فانختہ ثم اخترطت سیفی فضربت راس الرجل ثم جئت بالجمل اقودہ علیہ رحلہ وسلاحہ فاستقبلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقال من قتل الرجل قالوا ابن الاکوع قال لہ سلبہ اجمع متفق علیہ اور روایت ہے سلمہ سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوازن پر کہ نام ایک قبیلہ کا ہے قیس سے پس اوس وقت مین کہ ہم طعام چاشت کا کہاتے تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کے پس بٹھایا اوسکو اور شروع کیا دیکھنا اور حال آنکہ ہم مین تھی سستی یعنی بسبب لاغری کے اور پیادہ پائی کے اور کمی سواری کی یعنی دیکھا کہ ہم مین سواریان کم ہین اور بعضے ہمارے پیادہ پا تھے ناگہان نکلا وہ یعنی ہمارے درمیان مین سے دوڑتا پس آیا اوپر اونٹ اپنے کے پس کھڑا کیا اوسکو یعنی بعد سوار ہونے کے سرپٹ دوڑایا اوسکو اونٹ نے اور نکلا مین دوڑتا ہوا یعنی پیچھے اوسکے یہانتک کہ پکڑی مین نے مہار اونٹ کی اور بٹھایا مین نے اوسکو پھر کھینچی تلوار اپنی اور ماری اوسکے سر پر پھر لایا مین اونٹ کو کھینچتا ہوا اس حال مین کہ اوپر تھا اسباب اوسکا اور ہتیار اوسکا پس پیش آئے مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس شخص نے قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نے کہ سلمہ بن اکوع نے پس فرمایا واسطے اوسکے ہے اسباب اوسکا تمام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بن معاذ بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی حمار فلما دنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم فجاء فجلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک قال فانی احکم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ قال لقد حکمت فیھم بحکم الملک وفی روایۃ بحکم اللہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جب اترے بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے [illegible]

کسی شخص کو واسطے بلانے سعد کے پس آئے سعد بن معاذ سوار ایک گدہے پر پس جب نزدیک پہنچے سعد فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو تم طرف
سردار اپنے کے پھر آئے سعد اور بیٹھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلے ہیں اوپر حکم تمہارے کے کہا سعد نے پس تحقیق
مین حکم کرتا ہون یہہ کہ ماری جاوین لڑنیوالے یعنی جو کہ قابل لڑنیکے ہین اور یہہ کہ بندی کیے جاوین لڑکے اور عورتین فرمایا تحقیق حکم کیا تو نے بیچ اونکے ساتھ
حکم بادشاہ کے یعنی ایسا حکم کیا تو نے کہ اللہ تعالی راضی ہوا سبب اوسکے اور ایک روایت مین ہی ساتھ حکم اللہ تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف سعد بن معاذ کبار صحابہ اور مشاہیر انصار سے ہیں اور سردار اوسکے اور بنی قریظہ ایک جماعت ہین یہود کی حلف اونکی اور عہد امان انکی تہی پس جب آنحضرت نے بنو قریظہ کو بعد غزوہ
احزاب کے سنہ پانچ مین پچیس دن تک محاصرہ کیا تو وہ ساتہہ عہد سعد بن معاذ کی اوترے یعنی کہا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہم اختیار کرینگے اونہون نے خیال کیا تہا کہ ہم اونکے عہد امان مین ہین عنایت
ہمارے حال کی کرینگے اور ہماری خلاصی مین کوشش کرینگے پس جب اوترے تو حضرت نے سعد کو بلوایا جیسا کہ مذکور ہوا اور کہڑے ہو تم الخ کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل
کی تعظیم و توقیر کرنے اور کہڑا ہونا وقت آنے اونکے اور جمہور کی ہی ساتہہ اسکے جمہور نے اور بعضون نے کہا کہ نہین ہیں یہہ امر کہڑے ہونیکا تعظیم
لیے بلکہ سبب کہ تہا کہ سعد بن معاذ بیمار تہے سبب کہ زخم تیر کا اونکی ران مین تہا کہ غزوہ خندق مین تیر لگا تہا اور طاقت اوترنے کی سواری پر سے
نرکہتے تہے پس فرمایا لوگون کو کہ جاؤ اور مدد اونکی کرو اوترنے مین ت ع ح **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا**
قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ
كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ
لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ
كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے
لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی کہا جاتا تہا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی شہر کا پس باندہ دیا اوسکو ایک
ستون سے ستونون مسجد نبوی کے سے پس نکلے طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تیرا خبر دے
یا کیا ہی گمان تیرا مجہپر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتہہ تیرے پس کہا نزدیک میرے ای محمد خیر و خوبی ہی یا نزدیک میرے بہت مال ہی اگر قتل کروگے تم
مجہکو قتل کروگے خون والے کو یعنی اوسکو کہ مستحق قتل ہی پس اسمین اقرار ہے اپنی تقصیر کا یا مراد یہہ ہی کہ اوسکو مار وگے کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ
قوم میری بدلہ لے گی پس اسمین دعوی ہی اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے انعام کروگے اوپر قدردان کے یعنی سلوک ورا اوسکا بدلہ
میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاوگے مال سے جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
یعنے اوسی حال میں یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے ہی چیز کہ کہی
میننے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگی قدردان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے
جاوگے مال جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو اسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ ہوا اگلی سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا
اوسکو کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے ہی چیز ہی کہ کہی میننے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان
پہ اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاوگے مال سے جسقدر چاہو **فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ**

صلی اللہ علیہ وسلم اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ یا محمد واللہ ما کان علی الارض وجہ ابغض الی من وجھک فقد اصبح وجھک احب الوجوہ کلھا الی واللہ ما کان من دین ابغض الی من دینک فاصبح دینک احب الدین کلہ الی واللہ ما کان من بلد ابغض الی من بلدک فاصبح بلدک احب البلاد کلھا الی وان خیلک اخذتنی وانا ارید العمرۃ فماذا تری فبشرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ ان یعتمر فلما قدم مکۃ قال لہ قائل اصبوت فقال لا ولکنی اسلمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا واللہ لا یاتیکم من الیمامۃ حبۃ حنطۃ حتی یاذن فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم واختصرہ البخاری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑدو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ طرف درختوں کھجور کے کہ نزدیک تھے مسجد کے پس نہایا پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے ای محمد قسم ہے خدا کی نہ تھا روی زمین پر کوئی منہ نہایت مبغوض تر طرف میری منہ آپکے سے پس تحقیق ہوگیا یعنی اب منہ تمہارا خوبتر سارے مونہوں سے طرف میری قسم ہے خدا کی نہ تھا کوئی دین مبغوض تر طرف میری دین آپکے سے پس ہوگیا دین آپکا محبوب تر طرف میری قسم ہے خدا کی نہ تھا کوئی شہر مبغوض تر میری طرف شہر آپکے سے پس ہوگیا شہر آپکا محبوب ترین سارے شہروں کا طرف میری اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑا مجھکو اس حال میں کہ میں ارادہ رکھتا تھا عمرہ کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اسکے کہ تجھکو بہ برکت سبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنیکو پس جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اوسکو کسی والے نے بیدین ہوگیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں ولیکن میں اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں نہیں قسم ہے خدا کی نہیں پہنچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا یہانتک کہ اذن دیں بیچ اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کیا اسکو بخاری نے ؀ وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اساری بدر لو کان المطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لترکتھم لہ رواہ البخاری روایت ہی جبیر بن مطعم سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیوں بدر کے کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجھسے بیچ حق ان قیدیوں ناپاک کی تو البتہ چھوڑ دیتا میں انکو واسطے اوسکے نقل کیا یہ بخاری نے

ف جبیر بیچ عہد جاہلیت کفر میں حضرت سی سنی اور بعد اسلام لانے کے بیان کی اور اوسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا جو بیچ حضرت کا قرابتی ہم جدی ہی اور اوسکا ایک احسان تھا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سی پھرے تو اوسنے دفع کیا شر کو انکو حضرت سی اور یہ حضرت سے کلام مذکور واسطے تالیف و ترغیب جبیر کے اسلام پر فرمایا ؀ وعن انس ان ثمانین رجلا من اھل مکۃ ھبطوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جبل التنعیم متسلحین یریدون غرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فاخذھم سلما فاستحیاھم وفی روایۃ فاعتقھم فانزل اللہ تعالی وھو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم عنھم ببطن مکۃ رواہ مسلم روایت ہی انس سے یہہ کہ اسی مرد مکہ والوں کے اوترے اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سال حدیبیہ میں جبل تنعیم سی ہتیار باندھے ہوئے ارادہ کرتے تھے دھوکہ غافل پانے اور ایذا پہنچانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا انکو حضرت نے مطیع و خوار پس زندہ چھوڑ دیا انکو اور ایک روایت میں ہی کہ آزاد کردیا انکو پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہی کہ بند رکھا ہاتھ انکا تمسے اور تمہارا ہاتھ انسے کہ میں نواح مکہ کے نقل کی یہ مسلم نے ؀ وعن قتادۃ قال ذکر لنا انس بن مالک عن ابی طلحۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر یوم بدر باربعۃ وعشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث وکان اذا ظھر

علی قوم اقام بالعرصۃ ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلتہ فشد علیہا رحلہا ثم مشی واتبعہ اصحابہ حتی قام علی شفۃ الرکی فجعل ینادیہم باسمائہم واسماء آبائہم یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم اللہ ورسولہ فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر یا رسول اللہ ما تکلم من اجساد لا ارواح لہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منہم وفی روایۃ ما انتم باسمع منہم ولکن لا یجیبون متفق علیہ وزاد البخاری قال قتادۃ احیاہم اللہ حتی اسمعہم قولہ توبیخا وتصغیرا ونقمۃ وحسرۃ وندما

اور روایت ہے قتادہ سے کہ ذکر کیا واسطے ہمارے انس بن مالک نے ابی طلحہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دن جنگ بدر کے ساتھ چوبیس شخصوں کے سرداروں کفار قریش سے پس ڈالی گئی وہ بیچ ایک کنوئیں کے کنوئیں بدر کے سے کہ ناپاک تھا اور ناپاک کرنے والا تھا اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ غالب آتے کسی قوم پر تو ٹھہرا کرتے اوس میدان یعنی میدان جنگ میں تین رات پس جبکہ ہوا بدر میں تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نے ساتھ باندھنے پالان کے اوپر اونٹ سواری اپنی کے پس باندھا گیا اوسپر کجاوہ اوسکا پھر چلے حضرت اور ساتھ اونکے اصحاب اونکے یہانتک کہ کھڑے ہوئے اوپر کنارے کنوئیں کے پھر شروع کیا پکارنا اونکا ساتھ ناموں اونکے اور ناموں باپوں اونکے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا خوش کرتا ہے تمکو یہ کہ اطاعت کرتے تم اللہ کی اور رسول اوسکے کی پس تحقیق ہمنے پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا ہمسے پروردگار ہمارے نے حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہے پھر پس آیا پائی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا رب تمہارے نے حق یعنی تمہارے عذاب کا اور یہ استفہام توبیخ ہے پس کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ کیا کلام کرتے ہو اون بدنوں سے کہ نہیں ارواح واسطے اونکے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں ہو تم زیادہ سننے والے واسطے اوس چیز کے کہ کہتا ہوں میں اونسے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ نہیں تم زیادہ سننے والے اونسے ولیکن وہ جواب نہیں دیتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہا قتادہ نے زندہ کیا اونکو اللہ تعالی نے یہانتک کہ سنایا اونکو قول حضرت کا واسطے سرزنش کے اور واسطے ذلت کے اور واسطے عذاب کے اور واسطے افسوس کے اور واسطے پشیمانی کے ف اس حدیث سے حضرت شیخ عبد الحق وغیرہ نے سماع اموات کے لیے ثابت کیا ہے اور اکثر علماء حنفیہ نے انکار اسکا کیا ہے اور جواب اسکی کئی طرح پر ہے اور جو چاہے فقہ کی کتابوں میں مثل فتح القدیر وغیرہ کے دیکھ لے ۱۲ مؤلف

وعن مروان والمسور بن مخرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام حین جاءہ وفد ہوازن مسلمین فسألوہ ان یرد الیہم اموالہم وسبیہم فقال فاختاروا احدی الطائفتین اما السبی واما المال قالوا فانا نختار سبینا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثنی علی اللہ بما ہو اہلہ ثم قال اما بعد فان اخوانکم قد جاؤا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیہم سبیہم فمن احب منکم ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفیء اللہ علینا فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا ندری من اذن منکم ممن لم یأذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمہم عرفاؤہم ثم رجعوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبروہ انہم قد طیبوا واذنوا رواہ البخاری

اور روایت ہے مروان اور مسور بن مخرمہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یعنی بیان فرمایا جس وقت کہ آئی حضرت کے پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہوکر پس سوال کیا اونہوں نے حضرت سے یہ کہ پھیر دیں طرف اونکی مال اونکے اور بندی اونکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرو ایک دو چیزوں میں سے یا بندی یا مال

کہ ہوا ان لوگون نے تحقیق بہت کرتی تہی بندی اپنی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اس کی بہت اور کہا
اوسکے نبی نے فرمایا یہ بہت سے نیک ہیں اور تحقیق بہائی تمہارے یعنی دینی بہائی تمہارے ہیں پس اگر چاہو تو اون کو چہوڑ دو بیچ شرک کے جب
اوسکے سامنے کہ ہیرو میں طرف اوسکی بندی اوسکی پس جو شخص چاہے تم میں سے یہ کہ خوش ہو ساتھ اوسکے پس چاہئے کہ کرے اور جو چاہے تم میں سے
یہ کہ رہے بیچ حصہ اپنے کے بیشک دین تم اوسکو عوض اوسکے اول سے جو غنیمت کا انعام کرے اللہ ہم پر پس کہا لوگون نے کہ ہم تحقیق خوش ہوے
ہیں جسکو کہ مظلوم ہو اپنی حصے کی بندی پر عوض کے بیان کرے پس کہا لوگون نے یعنی بعضون نے یا سبہون نے تحقیق ہم خوش ہوے
اوسکی بندی پہیر دینے پر پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم نہیں جانتے کہ کون خوش ہے تم میں سے اور کون نہیں پس
اوسکی کہ نہیں اجازت دی پس پہر جاؤ یہانتک کہ اوپر طرف ہمارے سردار تمہارے مرضی اپنی بتفصیل پس پہر گئے لوگ پس کلام کیا اونسے سرداروں نے
اونکے پہر پہر آئے لوگ حضرت کے پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوے اور اذن دیا یعنی پہیر دینے بندی کا نقل کی یہ بخاری نے ف
ہوازن نام ایک قبیلہ کا ہے آئی وہ حضرت کے پاس مسلمان ہو کر بعد اوسکے کہ لوٹ لیا مال اونکا اور بندی کی گئی اولاد اونکی اور تقسیم کی گئی سو یہ غزوہ
اوسکو غزوہ حنین کہتے ہیں واقع ہوا بعد فتح مکہ کے اور غنیمت میں ہاتہ لگی حضرت کے اور اصحاب کے بہت بندی پس کرامت کی اوسکی اور
بندی اونکی دیتی تہی کہ مجاہدین کی پس نہیں پہیرنا بہتر اونکی رضا کے بغیر اذن اونکے کے **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ**
ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفَ فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا تہی ثقیف ہمقسم بنی عقیل کے پس قید کیا ثقیف
نے دو شخص اصحاب حضرت کے سے اور قید کیا اصحاب حضرت نے ایک شخص کو بنی عقیل میں سے پس مضبوط باندہا صحابہ نے اوسکو اور ڈالا اوسکو سنگستان میں پس گذرے
اوپر اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نے ای محمد ای محمد کس سبب پکڑا گیا ہون فرمایا بسبب تقصیر ہمقسمون تیرے کے کہ ثقیف ہیں یعنی انہون
نے دو مسلمانون کو قید کیا تہا تجکو اونکے بدلے میں قید کیا پس چہوڑا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلے گئے اور تشریف لے گئے پہر پکارا اوسنے حضرت کو
ای محمد ای محمد پس رحم کیا اوپر حضرت نے اور پہر آئے پس فرمایا کیا حال ہے تیرا کہا اوسنے تحقیق میں مسلمان ہون پس فرمایا اگر کہتا تو اس کلمہ کو اوس وقت کہ تو مالک
ہوتا اپنی امر کا یعنی حالت اختیار میں بطریق رغبت کے پہلے قید ہونے کے کہتا تو چہٹکارا پاتا تو پورا چہٹکارا یعنی دنیا میں چہٹکارا پاتا قید سے اور عقبی میں
پاتا اور فدیہ میں دیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے اون دو شخصون کے کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثقیف نام قبیلہ کا
ہے اور بنی عقیل وہ حلیف یعنی ہمقسم تہے بنی عقیل کے اور یہ بہی ایک قبیلہ ہے اور عرب میں قبائل آپس میں قسم کہاتے تہے کہ نیک و بد میں ایک دوسرے
کے شریک ہونگے پہر جب اسلام کا آیا تو جو قسمیں جاہلیت کے موافق حق کے تہی ثابت رہیں اور جو خلاف حق تہی وہ توڑ دی گئیں اور حکم ہوا کہ حلف اسلام میں
کوئی نہیں اور قید کیا اوسکو یعنی بدلے میں ان دو صحابیون کے کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نے عادت یون تہی کہ حلیف کے جرم میں حلیف پکڑا جاتا
حضرت نے بہی موافق عادت اونکی کے یہ فعل کیا اور ظاہر سخت سیں تہا اور وہ ساتہ اوس کے کام ایک کی نے ہمر بہتر کہ اوس میں تہا
اور مسلمان

کر ساتھ گواہ کے اور احتمال کہتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ ہین اب مسلمان ہو گیا اور حضرت نے اسلیے اسلام اوسکا قبول کیا کہ جانا کہ یہہ از روی نفاق کے یا بطریق اضطرار کے کہتا ہی اسلیے حضرت نے اوسکو دار الحرب مین جانے دیا جانا کہ یہہ حکم ہی پس مخصائص حضرت کے سے ہی تم ہم ÷ ÷

الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشة قالت لما بعث اهل مكة في فداء اسرائهم بعثت زينب في فداء ابي العاص بمال وبعثت فيه بقلادة لها كانت عند خديجة ادخلتها بها على ابي العاص فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم رق لها رقة شديدة وقال ان رايتم ان تطلقوا لها اسيرها وتردوا عليها الذي لها فقالوا نعم وكان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ عليه ان يخلي سبيل زينب اليه وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن حارثة ورجلا من الانصار فقال كونا ببطن ياجج حتى تمر بكما زينب فتصحباها حتى تاتيا بها رواه احمد وابو داود.

روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا جب بہیجا اہل مکہ نے بیچ بدلے قیدیوں اپنی کے یعنی جبکہ غالب ہوی اونپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کے پس قتل کیا بعضوں کو اور قید کیا بعضوں کو اور طلب کیا اون سے بدلا تو اہل مکہ نے لوگونکو بہیجا مال لیکر واسطے چھڑانے قیدیوں اپنی کے پس اوسوقت بہیجا زینب نے بیچ بدلے ابی العاص کے کچھہ مال اور بہیجا اوس مال مین ایک ہار اپنا کہ تہا یعنے اوس نزدیک خدیجہ کی کہ داخل کیا تہا زینب کو ساتھہ اوس ہار کے ابی العاص پر یعنی اونکی جہیز مین دیا تہا پس جب دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہار کو رقت کے واسطے زینب کے رقت سخت یعنی دل بھر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب کے اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی اسلیے کہ وہ ہار اونکی گلی مین تہا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہہ کہ چھوڑ دو تم واسطے زینب کے قیدی اوسکا کہ ابو العاص ہی اور پہیر دو جب کہ وہ چیز کہ واسطے اوسکی ہی یعنی مال کہ بدلے مین ابو العاص کے بہیجا ہی تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یعنی مال پہیر دیتے ہین ہم اور ابو العاص کو چھوڑ دیتے ہین اور تہی حضرت نے عہد لیا ابو العاص سے یعنے وقت چھوڑنے اوسکے یہہ کہ چھوڑ دی راہ زینب کی طرف اپنی یعنی حضرت کے پاس مدینہ مین زینب کو آنے دے مانع نہو اور بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ایک اور شخص کو انصار مین سے اور فرمایا ٹھہرے رہنا تم بیچ بطن یاجج کے یہانتک کہ آوین تمہارے پاس زینب پس ساتھہ رہنا تم اونکے یہانتک کہ لاؤ اونکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** حضرت زینب بیٹی حضرت کی تہین سب سے بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بہانجے تہے حضرت خدیجہ کے اور خاوند حضرت زینب کے وہ بہی بدر مین قید ہوی تہے اور حضرت خدیجہ بیوی حضرت کی تہین سب اولاد حضرت کی اونہین سے ہوئی سوای حضرت ابراہیم کے کہ ماریہ سے تہے اور حضرت زینب کا ابو العاص کافر کے نکاح مین تہین تو سبب یہہ تہا کہ اوسوقت تک نکاح ہونا عورت مسلمان اور مرد کافر کا جائز تہا اور حضرت نے جو دو شخصوں کو بہیجا زینب کے لانے کے لیے باوجود یکہ محرم تہ تہے تو یہہ مخصوص اسی مقام مین تہا بسبب امن کے بلحاظ صاحبزادی ہونے حضرت کے اور عورت کو محرم کے ساتھہ سفر کرنا جائز نہین اور بطن یاجج نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کے آٹھہ کوس پر اور لفظ یاجج کو صاحب قاموس نے ساتھہ یای تحتانیہ اور زیر بیچ جیم کے لکھا ہی اور ساتھہ نون اور جیم اور حمزہ کے بہی علمائے ضبط کیا ہی چنانچہ بیچ اکثر نسخوں مشکوۃ اور مصابیح کی اسی طرح ہی اور حضرت زینب جب ہجرت کر کر مدینہ میں آگئین تو ابو العاص مکہ ہی مین رہے اپنے دین کفر پر اور بعد اوس اتفاق پڑا اونکو سفر شام کا تجارت کے لیے جب نزدیک مدینہ کے پہنچے تو مسلمانوں نے چاہا کہ اونسے مال چھین لین یہہ خبر حضرت زینب کو پہنچی وہ حضرت پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہی عہد و پیمان مسلمانوں کا ایک یعنی جب ایک مسلمان نے کافر کو امان دی تو سب کو چاہیے کہ امان دین فرمایا حضرت نے کہ ہان ایسا ہی کہا حضرت زینب نے کہ گواہ رہیو ای رسول خدا کہ مینے امان دی ابو العاص کو صحابہ نے جب یہہ حال دیکہا تو بغیر ہتیار کے ابو العاص کے پاس گئے اور کہا ای ابو العاص تو شرفای قریش سے ہی اور پیغمبر کے چچا کا بیٹا ہی مسلمان ہو جاتا یہہ سب مال تیرا ہی پاس ہی ابو العاص نے کہا یہہ جو تم کہتے ہو بری بات ہے حاشا مین اپنا اسلام کو ساتھہ

اس مال کے سبب کہ ان میں سے [illegible] اس مال کو دیکھ کر حضرت پر رقت ہوئی [illegible] اور وقت [illegible]

ہوئی [illegible] رسول [illegible] ہجرت کر کے مدینہ کو آئیں حضرت زینب [illegible] کیا ساتھ [illegible]

قدیم کے سبب [illegible] حضرت [illegible] رکھتی تھی اور [illegible] راضی تھی [illegible] حضرت ابو بکر کی

خدمت میں [illegible] وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ

وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انہیں سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قید کیا بدر کو قتل کیا عقبہ

بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور احسان کیا ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہ شرح سنہ میں ف امام کو اختیار ہے کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہ ہو تو

چاہے قتل کرے ان کو اور چاہے غلام کر رکھے [illegible] مسلمانوں کو [illegible] چھوڑ دینا بغیر عوض

یہ منسوخ ہے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ

لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا مارنے کا عقبہ بن ابی معیط کو

کہا کون ہے لڑکوں کو فرمایا آگ نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی [illegible] ضائع ہوں [illegible] صلاحیت [illegible]

وَعَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ

عَلٰى اَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے علی سے کہ رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جبرئیل اترے حضرت پر پس کہا ان کو اختیار دو یعنی اپنے یاروں کو بیچ قیدیوں غزوہ بدر کے قتل کرنے قیدیوں کو یا لینے

یعنی مال لے کر چھوڑ دینا ان کو اس شرط پر کہ ماری جاویں صحابہ میں سے سال آئندہ مانند ان کی یعنی گنتی میں کہ ستر تھے عرض کیا صحابہ نے اختیار کیا چھوڑ دینا بدلہ

لیکر اور یہ کہ مارے جاویں ہم میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف دن جنگ بدر کے ستر کافر قریش مارے گئے اور ستر

بندی کر لائے گئے حضرت نے مشورہ کیا ان کے مقدمہ میں ابو بکر سے کہ کیا چاہیے ان کو ماریں یا فدیہ لیکر چھوڑ دیں ابو بکر نے [illegible] چھوڑ دینا

کہ یہ لوگ اپنے ہیں شاید کہ خدا تعالیٰ ان کو نصیب کرے [illegible] اور توفیق اسلام کی دے اور لیجیے ان سے فدیہ تا قوت [illegible] اصحاب کو اور حضرت

عمر نے کہا گردن ماریے ان کی کہ یہ سب پیشوا کفر کے ہیں اور خدا تعالیٰ نے تم کو بے نیاز کیا ہے مال لینے سے پس مختار کیا حضرت نے صحابہ کو ایک

دو چیزوں میں سے ایک اختیار کرو قتل یا فدا لیکن فدا کی بابت شرط یہ کہ ماری جاویں ستر آدمی سال آئندہ تم میں سے [illegible] انہوں نے یہی اختیار کیا

پس ایسا ہی واقع ہوا کہ سال آئندہ غزوہ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے [illegible] حمزہ بن عبد المطلب اور مصعب بن عمیر بھی انہیں میں سے تھے پھر آ

ہوئے حضرت عمر حضرت کی [illegible] پس دیکھا کہ آنحضرت اور حضرت ابو بکر رو رہے ہیں کہا انہوں نے کیوں روتے ہیں آپ فرمایئے تا میں بھی روؤں

پس فرمایا حضرت نے کہ روتا ہوں تیرے یاروں پر کہ فدا اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجھ پر عذاب ان کا نزدیک اس درخت سے اشارہ کیا ایک درخت

کی طرف کہ نزدیک تھا اور روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا حضرت نے اگر بھیجا جاتا عذاب نجات نہ پاتا اس سے مگر عمر اور سعد بن معاذ کہ وہ بھی اس مشورہ

میں شریک حضرت کے تھے اور صحابہ نے یہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کے بیچ اسلام قیدیوں کے کہ شاید وہ مسلمان ہوں اور

رغبت شہادت اپنی کے سال آئندہ میں اور بسبب رحم کے اقربا پر اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب دو اختیار دی گئی اور اختیار کی ایک

پھر دو چیزوں میں سے تو عتاب [illegible] کیوں ہوا [illegible] جواب یہ ہے کہ یہ اختیار دینا بطریق امتحان کے تھا کہ دیکھیں پسند کرتے ہیں

اختیار کرتے [illegible] دل [illegible] پس جبکہ [illegible] عتاب کئے گئے اور [illegible]

بسبب ہونے اوسکے مخالف دیگر کے کہ ظاہر قرآن ہی اور ترمذی نے بہی اوپر حکم غرابت کا کیا ہی اور طیبی نے کہا کہ حکم کرنا ساتھ غرابت کے موجب طعن نہیں اسلیے کہ غریب کبہی صحیح بہی ہوتی ہی ٤ع ح وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِيْ فَوَجَدُوْهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُوْنِيْ فِي السَّبْيِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عطیہ قرظی سے کہا تہا مین بیچ بندی قریظہ کی روبرو لایا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہے دیکہتے صحابہ یعنی زیر ناف کہول کر لڑکوں کی بندی مین آئی تہی پس جسکے جمی ہوتے بال یعنی زیر ناف کے وہ شخص مارا جاتا اسلیے کہ علامت بلوغ کی ہی پس گنا جاتا قتال کرنیوالون سے اور جسکے نہ جمی ہوتے نہ مارا جاتا یعنی اسلیے کہ وہ ذریت سی ہی پس کہولی زیر ناف میرے پس پایا اوسکو کہ نہ جمی تہے بال پس ٹہہرایا مجکو بندی مین نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف کہا تورپشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالو کا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کے اسلیے کہ اگر پوچہی جاتے احتلام سے یا سن بلوغ سے تو سچ نہ کہتے بخوف ہلاک کے ٤ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ مَوَالِيْهِمْ قَالُوْا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوْا اِلَيْكَ رَغْبَةً فِيْ دِيْنِكَ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ اِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا اَرَاكُمْ تَنْتَهُوْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا وَاَبٰى اَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہا نکلے کتنے ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی دن حدیبیہ کے پہلے صلح سے پس لکہا طرف حضرت کی غلامون کے مالکون نے کہا ای محمد قسم اللہ کی نہین نکلے طرف تمہارے رغبت کرنے کو بیچ دین تمہارے کے اور سوای اسکی نہین کہ نکلے ہین بہاگ کر غلامی سی یعنی واسطے خلاص ہونیکی غلامی سے پس کہا لوگون نے یعنے صحابہ مین سی کہ سچ کہا انہون نے یا رسول اللہ پہیر دیجیے اونکو طرف اونکی پس غصہ ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہین دیکہتا مین تمکو کہ باز آو ای گروہ قریش یعنی نافرمانی اور حکم نفس سے یہانتک کہ بہیجیگا اللہ تمپر اوس شخص کو کہ مارے گردن تمہاری اس حکم پر یعنی پہیر دینے اون غلامون کے اور لاحق کرنے اونکو کے دار الحرب مین بعد لانے اسلام کے اور قبول نہ کیا پہیر دینا اونکا اور فرمایا یہہ ہین آزاد کیے ہوے اللہ تعالی کے نقل کی یہہ ابو داود نے ف حضرت غصہ اسلیے ہوے کہ اون لوگون نے معارضہ کیا حکم شرع کا اونکی حق مین ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی اونکے مالکون کو دعوی کی اور حکم شرع اونکی حق مین یہہ تہا کہ وہ ہوے تہے بسبب نکلنے کے دار الحرب سی معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کے نہین جائز تہا پہیرنا اونکا یعنی گویا کرنی اونکی مالکون کی زیادتی پر ٤ع ٭ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَاْنَا صَبَاْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَاْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ اَسِيْرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس بلایا خالد نے اونکو طرف اسلام کے پس اچہی طرح نکہہ سکے بسبب اضطراب کے کہ اسلام لائے ہم یعنی نکہہ سکے کلمہ اسلام پس شروع کیا کہ کہتے تہے صبانا صبانا یعنے نکلے دین اپنے سے طرف دین اسلام کے پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا بعضو

قیدی کو بعضی کو قید کیا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کے ہم میں سے قیدی اوسکا یعنی بانٹ دیا قیدی ہر ایک کو ہم میں سے و یہاں تک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالد نے کہ قتل کرے ہر شخص ہم میں سے قیدی اپنی کو پس کہا میں نے ابن عمر نے قسم ہے خدا کی نہیں قتل کرونگا میں قیدی اپنی کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میرے رفیقوں میں سے اپنے قیدی کو یہانتک کہ آئے ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا ہمنے یہ قصہ حضرت سے پس اوٹھائے حضرت نے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا الہی تحقیق میں خبر کرتا ہوں اور بیزار ہوں طرف تیری اوسچیز سے کہ کی خالد نے دوبار فرمایا حضرت نے یہ کلام نقل کیا اسے بخاری نے **ف** یہانتک کہ جب ہوا آخر بیان میں عبارت محذوف ہی کردی ہمکو قیدی ہمارے اور حکم کیا ہمکو ساتھ محافظت اونکی کے اوس دن تک کہ حکم کریں ہمکو ساتھ قتل کرنے اونکے پس جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتھ قتل کرنے اونکے اور یہانتک کہ آئے ہم الخ یہان بھی محذوف ہے کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنی کو بلکہ محفوظ رکھیگا اوسکو یہانتک کہ آوین ہم پاس حضرت کے پس مختیار رکھیں یہانتک کہ آئے ہم اور کہا خطابی نے کہ حضرت نے کلام مذکور سعد کے حق میں اسلیے فرمایا کہ خالد نے قتل میں احتیاط نکی اور ظاہر ہوئے مراد اونکی کہ صبانا سے کیا مراد رکھتے ہیں اسوجہ کہ احتمال اختیار کرنے دین اسلام کا بھی رکھتا ہی بنسبت اسکے کہ صریح اونکا موحد ہونے کی قبول نکیا خالد نے قول اونکا اور حمل کیا بد دینی پر

باب الامان

یہ باب ہی بیچ بیان من دینے کے

الفصل الاول عن ام ہانی بنت ابی طالب قالت ذہبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح فوجدتہ یغتسل وفاطمۃ ابنتہ تسترہ بثوب فسلمت فقال من ہذہ فقلت انا ام ہانی بنت ابی طالب فقال مرحبا بام ہانی فلما فرغ من غسلہ قام فصلی ثمانی رکعات ملتحفا فی ثوب ثم انصرف فقلت یا رسول اللہ زعم ابن امی علی انہ قاتل رجلا اجرتہ فلان بن ہبیرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجرنا من اجرت یا ام ہانی قالت ام ہانی وذلک ضحی متفق علیہ وفی روایۃ للترمذی قالت اجرت رجلین من احمائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امنا من امنت روایت ہی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی سے کہ کہا گئی میں طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سال فتح مکہ کے پس پایا میں نے اونکو نہاتے تہے اور حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیے ہوئی تہیں حضرت کا ساتھ کپڑے کے پس سلام کیا میں نے پس فرمایا کون ہی یہہ کہا میں نے ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوش وقتی ہی ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوئے اپنے غسل سے کہڑے ہوئے پس پڑہی آٹھ رکعت نماز چاشت کی لپیٹے ہوئے ایک کپڑے میں پہر فارغ ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پس کہا میں نے یا رسول اللہ کہا بیٹے ماں میری کے نے کہ علی ہیں یہہ کہ وہ قتل کرنیوالے ہیں اوس شخص کو کہ پناہ دی میں نے اوسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پناہ دی ہمنے اوسکو کہ پناہ دی تو نے اے ام ہانی کہا ام ہانی نے اور یہہ وقت تہا وقت چاشت کا نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ کہا ام ہانی نے پناہ دی میں نے دو شخصوں کو کہ ناتے دار تہے میرے خاوند کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہمنے اوسکو کہ امان دی تو نے **ف** ہبیرہ ام ہانی کے خاوند کا نام ہی کہ بعد از اسلام ام ہانی کے اوسسے تفریق واقع ہوئی اور یہہ شخص ہبیرہ کی اولاد میں سے تہا ام ہانی نے اوسکو امان دی اور حضرت علی اوسکی امان کو قبول نکرتے تہے اور چاہتے تہے کہ اوسکو مار ڈالیں پس ام ہانی نے حضرت کے پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی لیکن ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت ام ہانی کے گہر میں نہاتے تہے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اپنے مکان میں نہا رہے تہے یا حضرت فاطمہ کے گہر میں پس تطبیق انہیں یون ہم بجا لاوے کہ تقدیر یہہ ہی کہ پایا میں نے اونکو نہاتے اپنے گہر میں یا محل کی جاوین تعدد واقعہ پر واللہ اعلم

فصل الثانی دوسری فصل عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ لتاخذ
للقوم یعنی تجیر علی المسلمین رواہ الترمذی ح روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق عورت
البتہ لیتی ہی واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانوں پر نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی اگر مسلمان عورت امان دی ایک قوم کو فرض ہے
تو لازم ہی سب مسلمانوں کو کہ امان دین اوسکو اور توڑین نہین امن اوسکو ح وعن عمرو بن الحمق قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من امن رجلا علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیمۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عمرو بن
حمق سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو کوئی امن دے کسی شخص کو اوسکی جان پر پہر مار ڈالے اوسکو دیا جاویگا نشان جہنڈا
غدر کا قیامت کے نقل کی شرح سنہ مین ف یہہ کنایہ ہی فضیحت کرنے اوسکے سے روبرو خلائق کے اور حدیثون مین آیا ہی کہ روز قیامت کے
عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتھہ اوسکے ح وعن سلیم بن عامر قال کان بین معاویۃ وبین الروم عہد
وکان یسیر نحو بلادہم حتی اذا انقضی العہد اغار علیہم فجاء رجل علی فرس او برذون وہو یقول اللہ اکبر اللہ اکبر
وفاء لا غدر فنظروا فاذا ہو عمرو بن عبسۃ فسالہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من کان بینہ وبین قوم عہد فلا یحلن عہدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیہم علی سواء
قال فرجع معاویۃ بالناس رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی سلیم بن عامر سے کہ کہا تہا درمیان معاویہ کے اور
درمیان رومیون کے عہد صلح کا ایک وقت معلوم تک لڑین نہین اور تہے معاویہ سیر کرتے تہے طرف شہرون اونکے
تا کہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذر جاوے وقت کہ عہد اوس وقت تک کا کیا تہا غارت کرین اونپر یعنی یکایک اونپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنے
مکان مین بیٹھے رہتے اور اوسوقت جاتے تو وہ خبردار ہو جاتے پس آیا ایک شخص سوار گہوڑے عربی پر یا ترکی پر اس حال مین کہ کہتا تہا
اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ تم وفای عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پہرتے ہو ایام صلح مین دشمنون کے شہرون کی طرف
داخل غدر کے ہی نہ وفا پس دیکہا لوگون نے پس ناگہان وہ تہا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچہا اوس سے معاویہ نے اسبات کو یعنی
پہرنا ہمارا یہان کیون غدر ہی پس کہا عمرو نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ ہو درمیان اوسکے اور درمیان
کسی قوم کے عہد پس توڑے عہد کو اور نہ باندہے اوسکو یہانتک کہ گذری مدت عہد کی یا توڑے عہد طرف اونکے اوپر برابری کی یعنی آگاہ کر دیوے
اونکو اور کہدے کہ صلح کہ ہم مین اور تم مین تہی اب نہ رہی اب ہم اور تم برابر ہین کہا سلیم بن عامر راوی نے پس پہری معاویہ ساتھہ لوگون کے
نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف نہ باندہے عہد یعنی متغیر نکرے عہد کو کسیطرح تمام اس کلام سی مراد ہی تغیر کرنا عہد کا ولا یشدنہ عہد کہ یعنی
باندہے اور محکم کرے کے ہی محمود ہی ح وعن ابی رافع قال بعثنی قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول اللہ انی واللہ لا ارجع الیہم ابدا قال انی لا اخیس بالعہد
ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان فی نفسک الذی فی نفسک الآن فارجع قال فذہبت ثم اتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی رافع سے کہ کہا بہیجا مجہکو قریش نے طرف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی صلح حدیبیہ مین جسوقت دیکہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا بیچ دل مین اسلام پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین
قسم خدا کی نہین پہر کر جاؤنگا طرف اونکی کبہی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد اور نہین قید کرتا قاصدون کو ولیکن پہر جا تو پس اگر رہی تیرے دل مین وہ چیز کہ تیرے

دل مین ہی اب یس پہر گیا اور وہ نہ پس گیا مین پہر آیا مین حضرتؐ کے پاس او مسلمان ہوا یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہہ ابوداؤد نے
ف حضرتؐ نے اوسکو رد کیا اسلیے نہین کہ جواب موافق معاہدہ کے دے او دے اور پہر آنا یعنی طرف اپنی کے کی کہ جب ہی پہر اسلام اپنا یعنی اپنی یا
ہمکو کہ وہان جا پہر وہان سے آ کر اظہار اسلام کر ۱۲ ع وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ
مُسَيْلِمَةَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے نعیم بن مسعود سے یہہ کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کو کہ آئی تہی مسیلمہ کے پاس سے خبردار ہو قسم ہی خدا کی اگر نہوتی شریعت یہہ کہ ایلچی نہین مارے جاتے ہین البتہ مارتا مین گردن تمہاری نقل
کی یہہ احمد اور ابوداؤد نے ف مسیلمہ کذاب نے دعوی نبوت کا کیا تہا اور نام اون دونون شخصون آنیوالون کا عبداللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اور دونون
نے حضرتؐ کے سامنے آکر کہا اشہد ان مسیلمہ رسول اللہ اسلیے حضرتؐ نے خفا ہو کر کلام مذکور فرمایا ۱۲ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً
وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ اور روایت ہی عمرو
بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہون نے نقل کی اپنی دادا سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی خطبہ مین پورا کرو جاہلیت کی
قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اوسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اوس قسم مین مگر قوت کو یعنی اسلام مین وفای عہد و سوگند زیادہ تر ہی تاکید
ساتہ اسکی نہین کہتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کی نقل کی یہ ترمذی نے طریق حسین بن ذکوان کی سے عمرو سے اور کہا یہہ حسن ہی ف پورا کرو
جاہلیت کے قسم کو یعنی عہد و قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین او پر مدد کرنے آپسکی کہ ہون پورا کرو بموجب قول اللہ تعالی کی اوفوا بالعهود اور مراد وہ عہد و قسمین ہین
کہ زبان نیک مین ویہی ہین جیسکہ اللہ تعالی نے فرمایا وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان حاصل یہ ہے کہ جو قسمین اور عہد ایام جاہلیت مین
فتنون اور قتال مین واقع ہوئین منع کیا گیا ہی پورا کرنا اونکا اسلام مین بموجب قول آنحضرتؐ کے لا حلف فی الاسلام اور جو کہ ہوئین جاہلیت مین او پر نصرت مظلوم
اور صلہ ارحام کی اور مانند اونکی پس اسلام قوی اور موید اونکا ہی بموجب اسی حدیث کے ایما حلف کان فی الجاهلية لم يزده الاسلام الا شدة اور نہ پیدا کرو
الخ اسلیے کہ اسلام کافی ہی بیچ واجب ہونی مدد کرنے باہم کی اور کہا طیبی نے کہ تنکیر لفظ حلفا مین محتمل دو وجہ کو ہی ایک تو یہہ کہ جنس کے لیے ہو یعنی کوئی قسم پیدا
کرو اور دوسرے یہہ کہ نوع کے لیے ہو کہتا ہوں مین کہ ظاہر وجہ دوسری ہی ہی اور موید ہی اسکو قول مظہر کا یعنی اگر قسم کہائی ہو تمنے جاہلیت مین یہہ کہ مدد کرے بعض
تمہارا بعض کی پس جب مسلمان ہو تو پورا کرو بشرطیکہ مدد حق پر ہو ولیکن نہ پیدا کرو قسم اسلام مین یہہ کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا ۱۲ ع وَذُكِرَ
حَدِيْثُ عَلِيٍّ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی رض کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہی المسلمون تتكافأ دماؤهم
بیچ کتاب قصاص کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا
مُسَيْلِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ
اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تہی مسیلمہ کذاب کے
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا واسطے اون دونون کے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ تحقیق مین رسول خدا کا ہون کہا اون دونون نے
کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا مین ساتہ اللہ کے اور رسول
اوسکے کے اگر ہوتا مین قتل کرنیوالا ایلچیون کو البتہ قتل کرتا مین تم دونون کو کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ جاری ہوئی سنت یہہ کہ

الہی نمازا جادو ہیں اگرچہ امزاد وبخت کہو اور مستحق قتل ہو قتل کی یہہ احمد نے ف الجیبون نے جو جواب دیا تو گویا انکار کیا حضرت کی رسالت اور اقرار کیا مسیلمہ کے تابعدار ہونیکا اور یہہ حضرت نے جو فرمایا آمنت باللہ الخ تو اسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور حلم اور نہ جلدی کرنا ساتھہ عذاب اونکے ہی اور اسمین مزہی ساتھہ انکار نبوۃ اوس لعین کے اور تکذیب دعوی اوسکیکے ❊ع

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

باب ہی بیچ بیان تقسیم کرنے غنیموں کے اور خیانت کرنیکے مال غنیمت مین ف غنیمت وس مال کو کہتی ہین کہ کافرونسی حاصل ہو ساتھہ قتال کے اور بغیر قتال کے جو حاصل ہو اوسکو فئی کہتی ہین ❊ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس نہین حلال تہی غنیمت واسطے کسیکے پہلے ہمسے سبب اسکے کہ اللہ تعالی نے دیکہا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اوس غنیمت کو واسطی ہمارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ حرف ف کلمہ فلم تحل مین عاطفہ ہی کہ عطف کیا ہی اوسکلام پر کہ پہلے اس سے ہی پس یہہ تتمہ ہی کلام سابق کا جیسا کہ تیسری فصل مین ابی ہریرہ سی مذکور ہی اور اگلی امتونمین یہہ معمول تہا کہ جب جہاد کرتے توجمع کرتے غنیمت کو پس آگ اوترتی آسمان سے اور جلادیتی اوسکو تو جانتے کہ جہاد اونکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ❊ع

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِیْ فَاَرْضِهٖ مِنِّیْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا هَا اللّٰهِ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِی الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال غزوہ حنین کے بیچ کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا پس جبکہ ملے ہم یعنی جماعت مسلمانون کے ساتھہ کافرون کے لڑنیکے لیی ہوئی مسلمانونکو شکست کی پس دیکہا مینے ایک شخص کو مشرکین مین سے کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانونمین سے پس مارا مینے اوسکو پیچھے اوسکی سے اوپر رگ گردن اوسکیکے ساتھہ تلوار کے پس کاٹی مینے زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجہپر پس پونہچا مجکو بہنچنا کہ پائی مینے اوس سے بو موت کی یعنی قریب مرگ کے ہوا پہر پایا اوسکو موت نے پس چہوڑ دیا مجکو پہر ملا مین عمر بن خطاب سے پس کہا مینے کیا حال ہی لوگونکا کہ بہاگتی ہین پس کہا حکم ہی اللہ کا یعنی یہہ قضا وقدر الہی سے ہوا ہی پہر پہری مسلمان یعنی بعد شکست کے لڑنیکے لیی اور بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کرے کسیکو یعنی کافرون مین سی واسطے اوسکے ہو قتل کرنے پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطے اوسکی ہی اسباب اوسکا پس کہا مینے یعنی اپنے دلمین کون شخص گواہی دیگا واسطے میرے کہ مینے اوس مشرک کو مارا ہی پہر بیٹہا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس قول اول کے یعنی جو شخص قتل کرے الخ پس کہا مینے کون گواہی دیگا واسطے میرے پہر بیٹہہ گیا مین پہر فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مانند اوسکے پس کہڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے کیا ہی واسطے تیرے ای ابو قتادہ یعنی کھڑا ہو تو بھی اور جیسا ہی اوٹھا تو میں جب خبر کی طالب حاجت کی پس خبر دی میں نے حضرت
کو کہ میں نے فلانے مشرک کو مارا ہی پس کہا ایک شخص نے سچ کہتا ہی ابو قتادہ اور اسباب اوس مشرک کا میرے پاس ہے پس راضی کر دو اسکو مجھسے یعنی ابو قتادہ
اوسکو عوض اس اسباب کے تاکہ ہو یہہ میرے لیے پس راضی کرد یجیو اسکو ساتھہ مصالحت کے آپسمین پس کہا ابوبکر نے نہیں قسم ہی خدا کی اسوقت
نہ قصد کرینگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف شیر کی شیروں خدا کی سے کہ ابو قتادہ ہی لڑتا ہی اللہ اور رسول کی خوشی کیلیے پس دیوین تجھکو سبب
اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو کہ سچ کہا ابوبکر نے پس دی ابو قتادہ کو اسباب اوس مشرک کا پس دیدیا اوس شخص نے مجھکو سبب
اوسکا پس خریدا میں نے ساتھہ اوسکے ایک باغ کہ تھا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کے پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تہا کہ جمع کیا میں نے اوسکو اسلام میں نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** اس غزوہ میں مسلمانوں کو تھوڑی سی شکست ہوئی تھی اور حضرت بجاے خود قائم تھے خچر سفید پر سوار اور عباس بن عبد المطلب
اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑے ہوے روکتے تھے حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتے تھے دشمن کی طرف بڑھنے کا اور فرماتے تھے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اسهم للرجل ولفرسه ثلثة اسهم سهما له وسهمين لفرسه متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے دیے واسطے آدمی کے اور واسطے گھوڑے کے تین حصے ایک حصہ اوسکا اور دو حصے گھوڑے کے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہی اور بعضوں کے نزدیک سوار کے دو حصے ہیں اور مذہب امام اعظم کا بھی یہی ہی کیونکہ حضرت نے سوار کو دو
حصے دیے چنانچہ فصل دوسری میں وہ حدیث آویگی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابی موسی اشعری سے اور ہدایہ میں ابن عباس سے
ابن عمر سے بھی روایت کیا ہی اور کہا کہ جب روایت ابن عمر کی مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیروں کی کو

وعن یزید بن هرمز قال كتب نجدة الحروري الى ابن عباس يسأله عن العبد والمرأة يحضران المغنم هل يقسم لهما فقال ليزيد اكتب اليه انه ليس لهما سهم الا ان يحذيا وفي رواية كتب اليه ابن عباس انك كتبت تسألني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم فقد كان يغزو بهن يداوين المرضى ويحذين من الغنيمة واما السهم فلم يضرب لهن بسهم رواه مسلم اور روایت ہی یزید بن ہرمز سے کہ لکھا نجدہ حروری
نے طرف ابن عباس کے درحالیکہ پوچھتے تھے ابن عباس سے حال غلام اور عورت کا سے کہ حاضر ہوں غنیمت میں آیا تقسیم کیا جاوے واسطے
اون دونوں کے پس کہا ابن عباس نے یزید کو یہہ کہ لکھ تو طرف نجدہ کے یہہ کہ نہیں واسطے اون دونوں کے حصہ معین مگر یہہ کہ دیے
جاویں وہ کچھہ اور بیچ ایک روایت کے ہی کہ لکھا طرف نجدہ کے ابن عباس نے کہ تحقیق تو نے لکھا تھا درحالیکہ پوچھتا تھا مجھسے کیا تھے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھہ عورتوں کے اور کیا تھے مقرر کرتے واسطے اون کے حصہ پس تحقیق تھے حضرت جہاد
کرتے ساتھہ انکے کہ دوا کرتیں بیماروں کی اور دی جاتیں کچھہ غنیمت میں سے ولیکن حصہ نہیں مقرر کیا گیا واسطے اونکے نقل کی یہہ مسلم نے
ف نجدہ نام سردار خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہے ساتھہ حروراء بالمد کے اور قصر کے کہ نام ایک گانوں کا ہے نواح کوفہ کے اول
اجتماع خوارج کا وہین ہوا تھا اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتیں دی جاویں کچھہ غنیمت میں سے یعنی حصہ سے کم اور حصہ پورا
نہ مقرر کیا جاوے اونکے لیے اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ غلام کو دینا اوس صورت میں ہی کہ قتال کرے اور عورت کو اوس صورت میں
کہ دوا کرے بیماروں کی الخ

وعن سلمة بن الاكوع قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاري قد اغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم

فقمت على أكمة فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم بالنبل وأرتجز أقول أنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فما زلت أرميهم وأعقر بهم حتى ما خلق الله من بعير من ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا خلفته وراء ظهري ثم اتبعتهم أرميهم حتى ألقوا أكثر من ثلاثين بردة وثلاثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا إلا جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبد الرحمن فقتله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير فرساننا اليوم أبو قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم أعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما لي جميعا ثم أردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين إلى المدينة رواه مسلم

اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سے کہا بہیجے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سواری اپنی کی ساتھہ رباح کے کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور مین تہا ساتھہ رباح کے پس جبکہ صبح کی ہمنے ناگہان عبد الرحمن فزاری نے کہ کافر تہا لوٹا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹونکو پس کہڑا ہوا مین اوپر ایک ٹیلہ کے اور سامنے کیا مینے منہ طرف مدینہ کے اور پکارا مین تین بار یا صباحاہ یعنے خبردار رہو دشمن نزدیک ہی پہر نکلا مین پیچہے اوس قوم کے اور مارتا تہا اونکو ساتہہ تیر کے اور رجز پڑہتا تہا مین کہتا ہیں مین ہون بیٹا اکوع کا اور آجکا دن لئیمون کے ہلاک ہونیکا یعنی ہلاک ہونے تمہارے کا دن ہی اور ہمیشہ رہا مین پہینکتا تیر انکو اور کونچین کاٹتا تہا مین سواریون اونکی سے یہانتک کہ نہین پیدا کیا اللہ نے کوئی اونٹ اونٹون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے مگر کہ ڈالا مینے اوسکو پس پشت اپنے پہر پیچہے لگا مین اونکے درحالیکہ تیر مارتا تہا اونکو یہانتک کہ ڈالدین اونہون نے زیادہ تیس سے چادرین اور تیس نیزے ہلکے ہوتے تہے یعنی ہلکے ہوں اور جلد بہاگین اور نہین ڈالتے تہے وہ کسی چیز کو مگر کہ رکہتا تہا مین اوسپر نشانی پتہر کی تا کہ پہچان لین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکے یعنی اگر پیچہے سے آوین یہانتک کہ دیکہا مینے سوارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ملے ابو قتادہ کہ اونکو سوار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے تہے ساتہہ عبد الرحمن کے یعنے جسنے اونٹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تہے پس قتل کیا ابو قتادہ نے عبد الرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر سوارون ہمارے کا آجکے دن ابو قتادہ ہی اور بہتر پیادون ہمارے کا سلمہ بن اکوع ہی کہا سلمہ نے پہر دئے مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا پس جمع کیا دونون حصونکو واسطے میرے اکٹہا پہر بٹہالیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچہے اپنے اونٹنی پر کہ نام اوسکا عضبا تہا درحالیکہ پہر نے والی تہے طرف مدینہ کی نقل کی اسکو مسلم نے **ف** رضع جمع راضع کی ہی جیسے رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتے ہین اور آرام ساتہہ مد ہمزہ اول کے جمع ارم کی جیسے اعناب جمع عنب کی معنی علامت و نشانہ کہ جنگلو نمین واسطے راہ کی یا دفینہ کے قائم کرتے ہین یا عادت عرب کی تہی کہ راہ مین کوئی چیز پاتے اور اپنی ساتہہ نلیجا سکتے تو پتہر اوسپر رکہدیتے تا وقت پہر نیکے پہچان لین اور حصہ سوار کا کہ دو تین حصے مین یا دو حصے بحسب اختلاف کے اور حصہ پیادے کا یعنی دیا مجکو حصہ سوار کا ساتہہ حصے پیادے کی اس سبب سے کہ بڑی ہمت اس غزوہ کی سلمہ تہے اور امام کو روا ہی کہ دیوے زیادہ حصہ سے اوسکو کہ بڑی سعی اور تردد جہاد مین کی ہو تا کہ لوگونکو زیادہ رغبت ہووے بیچ سعی کرنیکے جہاد مین ۔ **وعن** ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفل بعض من يبعث من السرايا لأنفسهم خاصة سوى قسمة عامة الجيش متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہے حصہ زائد دیتے بعض اون شخصون کو کہ بہیجتے تہے لشکرون مین سے واسطے نفسون

اونکو خاص سوا اپنی تقسیم کرنے عام لشکر کے یعنی حضرت [illegible] ایسکو کچھ حصہ زائد دیتے تھے غنیمت میں سے [illegible] قتال میں قتل کا بہا اور مسلم نے **وعنہ** قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی نصیبنا من الخمس فاصابنی شارف والشارف المسن الکبیر متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ سوای حصہ ہمارے کے خمس میں سے پس پہنچی مجھکو ایک اونٹنی اور شارف کہتے ہیں اونٹنی بوڑہی بڑی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال ذھب فرس لہ فاخذھا العدو فظھر علیھم المسلمون فرد علیہ فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ ابق عبد لہ فلحق بالروم فظھر علیھم المسلمون فرد علیہ خالد بن الولید بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا بہاگ گیا گہوڑا اون کا پس پکڑا اوسکو دشمنوں نے یعنے کافروں نے پہر غالب ہوئے کافروں پر مسلمان پس پہیر دیا گیا وہ گہوڑا ابن عمر کو یعنے اور غنیمت میں داخل نہیں کیا گیا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت میں ہی کہ بہاگ گیا غلام عبد اللہ کا اور جا ملا روم میں پس غالب آئے اوپر ان کے مسلمان پس پہیر دیا عبد اللہ پر یعنی غلام کو خالد بن ولید نے بعد زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام رحمت ہو اللہ کی اوپر ان کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کہا ابن ملک نے اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کے مال کو اگر پکڑ لیں تو مالک نہیں ہوتے واجب ہے پہیر دینا اوسکا اوسکے مالک کو پہلے قسمت کے اور بعد اوسکے اور یہی قول شافعی کا ہے اور کہا ابن ہمام نے اگر بہاگ جاوے غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب میں اور کفار پکڑ لیں اوسکو تو نہیں مالک ہوتے اوسکے نزدیک ابو حنیفہ کے اور صاحبین نے کہا کہ مالک ہو جاتے ہیں اوسکے اور یہی کہا مالک اور احمد نے لیکن اگر مرتد ہو کر بہاگا اور اونہوں نے پکڑ لیا تو مالک ہو جاتے ہیں اوسکی اتفاقا اور اسیطرح اگر اونٹ بہاگ کر چلا گیا اور اونہوں نے پکڑ لیا تو مالک ہو جاتے ہیں اوسکے تم **وعن جبیر بن مطعم** قال مشیت انا وعثمان بن عفان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا اعطیت بنی المطلب من خمس خیبر وترکتنا ونحن بمنزلۃ واحدۃ منک فقال انما بنو ھاشم وبنو المطلب شیء واحد قال جبیر ولم یقسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی عبد شمس وبنی نوفل شیئا رواہ البخاری اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا چلا میں اور عثمان بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہم نے کہ دیا آپنے بنی مطلب کو خمس خیبر میں سے اور چہوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک مرتبہ میں ہیں بنسبت آپ کے پس فرمایا سوای اسکی نہیں کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں کہا جبیر نے اور نہیں تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنی عبد شمس کے کہ عثمان انہیں میں سے تہے اور واسطے بنی نوفل کے کہ جبیر انہیں میں سے تہے کچہہ نقل کی بخاری نے **ف** اور ہم یعنی میں اور عثمان اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کے ہیں نسبت آپ کے اسلیے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کے ہیں اور یہہ یوں ہے کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹے عبد مناف کے ہیں اور عبد مناف چوتہی جد ہمارے اور آپ کے ہیں اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تہے اور ایک ہیں یعنی مانند شی واحد کے ہیں اسبب کہ تہے وہ موافق اور مصاحب آپسمیں اور مددگار رہتے تہے درمیان انکی مخالفت جاہلیت اور اسلام میں تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نے بسبب مخالفت اور عداوت آپکے عہد باندہا تہا کہ ساتہہ بنی ہاشم کے مناکحت اور بیع شرا نکرینگے [illegible] لیکن بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتہہ متفق موافق تہے اور نہیں تقسیم کیا آنحضرت نے یعنی اسلیے درمیان انکے اور درمیان بنی ہاشم کے موافقت کو مخالفت ظاہر تہی پس اسلیے محروم کیا اونکو خمس سے اور دیا گروہ ذوی القربی کو **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما قریۃ اتیتموھا واقمتم فیھا فسھمکم فیھا وایما قریۃ

عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو بستی کہ جاؤ تم اوسمین اور ٹھہرو بیچ اوسکے پس حصہ تمہارا بیچ اوسکی ہے اور جس بستی نے کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکے کی
پس تحقیق پانچواں حصہ اوسکا واسطے اللہ اور رسول اوسکے کی ہے پھر وہ واسطے تمہارے نقل کی یہ مسلم نے ف مجمع بحار اوسکی معنی تقریر قال کے
کہ قتل کر دیا اوس بستی کو رہنے والوں اوسکے نے اور صلح کی ساتھ تمہارے کہ اوسکو فئی کہتے ہیں اور حصہ تمہارا الخ یعنی وہ خاص تمہارے ہی لیے نہیں ہے بلکہ شریک ہے
درمیان تمہارے اور درمیان اونکے کہ نہیں نکلے ہیں تم میں سے لشکر مسلمانوں کے اسلیے کہ مثل اس مال کے ہوا ہی فئی اور فئی نہیں خاص ہے واسطے نکلنے والوں کے
لڑائی کے بیچ اور جس بستی نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تم نے اوسکو ساتھ جنگ اور زور اور غلبہ کے اور پھر دیا یعنی بقیہ مال اوسکا واسطے تمہارے ہی کہا
ابن ملک نے یعنی یہہ مال ہوگا غنیمت لیا جاویگا اوس سے پانچواں حصہ واسطے اللہ اور رسول اوسکے اور تقسیم کیا جاویگا باقی اوس سے اور اسی سے معلوم ہوا کہ
فئی میں سے خمس نہ نکالا جاوے اور کہا شافعی نے کہ خمس نکالا جاوے اوس میں بھی مانند مال غنیمت کے پس یہہ حدیث حجت ہے اوپر اوسکے اور کہا بعضے علمار ہمارے نے
شارحین میں سے کہ مراد ساتھ قسم پہلی کی وہ ہے کہ فتح کیا اوسکو لشکر نے اس حال میں کہ آنحضرت اوس میں نہ تھے پس لشکر کو لیے تھی اور مراد دوسری قسم سے وہ ہے کہ
آنحضرت اوس میں تھے پس لیتے تھے خمس اور باقی اونکو دیتے تھے ع ح وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خولہ
انصاریہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ تحقیق بعضے اشخاص تصرف کرتے ہیں بیچ مال خدا کے یعنی غنیمت میں اور فئی میں
اور زکوٰۃ میں ناحق یعنی بغیر استحقاق کے پس واسطے اونکی آگ ہی دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری نے ف آگ ہی یعنی مستحق آگ کے ہیں اگر حلال جانیں اوسکو والا
جس مدت تک چاہیگا اللہ تعالیٰ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ اَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ
فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنیکا غنیمت میں پس بڑا گناہ بتلایا
اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پھر فرمایا کہ نہ پاؤں میں ایک تمہارے کو اس حال میں کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ ہو اوسکی گردن
پر اونٹ کہ واسطے اوسکے آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت میں سے اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اوسے آواز کرتا ہوا آویگا کہیگا وہ شخص اے
رسول خدا کی فریاد رسی کرو میری یعنی شفاعت کرو میری پس کہوں گا میں نہیں مالک ہوں میں واسطے تیرے کسی چیز کا یعنی نہیں نفع
پہنچا سکتا میں تجھسے عذاب اللہ کا تحقیق پہنچا دی میں نے تجھکو شریعت نہ پاؤں میں تم میں سے کسیکو کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ اوسکی گردن پر ہو گھوڑا
کہ واسطے اوسکے ہو آواز ہنہنانے کی پس کہیگا اے رسول خدا کی فریاد رسی کرو میری پس کہونگا میں نہیں مالک ہوں میں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی

تجکو شریعت نہ پاؤں میں کسیکو تم میں سے کہ آوے دن قیامت کے اوسکی گردن پر ہو بکری واسطے اوسکے ہو آواز کہے یا رسول اللہ فریاد کو پہونچیے پس کہونگا میں نہیں مالک ہوں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچادی میں نے تجکو شریعت نہ پاؤں میں ایک تمہارے کو کہ آوے دن قیامت کے اوسکی گردن پر ہو کوئی شخص چیختا ہوا یعنی بردہ کہ غنیمت کے بندیوں میں سے خیانت کیا ہو کہ واسطے اوسکے ہو آواز پس کہے یا رسول اللہ فریاد کو پہونچیے پس کہونگا میں نہیں مالک ہوں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچادی میں نے تجکو شریعت نہ پاؤں میں کسیکو تم میں سے کہ آوے دن قیامت کے اوسکی گردن پر کپڑے ہلتے ہوں یعنی کپڑے کہ غنیمت میں سے خیانت کر لیے ہوں یا کپڑے کہ لیے ہوں بغیر حق کے یا پہنے ہوں کپڑے بغیر استحقاق کے مانند کپڑے صوفیہ جہلا کے پس کہے یا رسول اللہ فریاد کو پہونچیے پس کہونگا میں نہیں مالک ہوں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچا چکا میں تجکو نہ پاؤں میں ایک تمہارے کو کہ آوے دن قیامت کے اوسکی گردن پر ہو سونا چاندی پس کہے یا رسول اللہ فریاد کو پہونچیے پس کہونگا میں نہیں مالک ہوں واسطے تیرے کچھ تحقیق پہونچا چکا میں تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی معنی اور یہہ لفظ مسلم کے ہیں اور یہہ لفظ پورے ہیں یعنی مسلم کے بنسبت الفاظ بخاری کے

وَعَنْهُ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحفہ بہیجا کسی شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کہ کہا جاتا تہا اوسکو مدعم پس اس اثنا میں کہ تہا اوتارتا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ناگہاں پہونچا اوسکو تیر کہ پہینکنے والا اوسکا معلوم تہا پس قتل کیا اوس تیر نے مدعم کو پس کہا لوگوں نے مبارک ہو واسطے مدعم کے بہشت یعنی اسلیے کہ شہید ہوا حضرت کی خدمت میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتہہ میں ہے تحقیق وہ چادر کہ لی تہی مدعم نے دن خیبر کے غنیمت میں سے کہ نہ پہونچی تہی اوس چادر کو تقسیم یعنی لے لیا تہا اوسکو قبل تقسیم کے البتہ شعلہ مارتی ہے وہ چادر مدعم پر آگ ہو کر پس جبکہ سنا یہہ یعنی وعید شدید لوگوں نے یعنی انہوں سے کہ سہل جانا تہا امر خیانت کو غنیمت میں اور گمان کیا تہا کہ حقیر چیزوں پر مواخذہ نہیں ہونیکا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا یہہ ایک تسمہ ہے آگ سے یا دو تسمے ہیں آگ سے یعنی خیانت کرنی انکی موجب عذاب آگ دوزخ کے ہے اگرچہ تہوڑی چیز ہو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس میں وعید شدید ہے حق اوس شخص کے کہ کہا ولی اوس مال میں سے کہ متعلق ہو ساتہہ اوسکے حقوق مسلمانوں کے مانند مال اوقاف کے اور بیت المال کے اسلیے کہ بہیرا حقوق ہونے کا مشکل ہے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا تہا داروغہ یعنی نگہبان غزوہ میں اوپر اسباب حضرت کے ایک شخص کہ کہا جاتا تہا اوسکو کرکرہ پس مر گیا وہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بیچ دوزخ کے ہے پس شروع کیا لوگوں نے دیکہنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا تہا اوسکو غنیمت میں سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ فذہبوا میں جو فا ہے کہ عطف ہے محذوف پر یعنی سنا لوگوں نے حضرت سے اور جانا کہ یہہ وعید سبب خیانت کے ہے کہ غنیمت میں کی ہے پس شروع کیا دیکہنا انتہی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے ہم پہونچتے بیچ غزوہ اپنی کے شہد اور انگور کو پس کہاتے ہم اوسکو

[illegible]

[illegible] وعن [illegible]

[illegible] وذکر [illegible]

[illegible] فصل [illegible] وعن [illegible]

[illegible] وعن [illegible]

[illegible] وعن [illegible]

[illegible] وعن [illegible]

[illegible] وعن [illegible]

[illegible]

آنحضرت نے میرے لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑی سی چیز کی غنیمت میں سے اور بیان کیا میں نے حضرت کے روبرو ایک منتر جسکو میں پڑہتا اوسکو دیوانون پر پس حکم کیا مجکو ساتھ موقوف کرنے بعضی منتر کے اور رہنے دینے بعضی منتر کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے مگر نسخہ ابوداود کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کے **ف** کلام کیا میری تقدیر میں یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا اوسکو جہاد کے لیے چلنے یا خدمت کی لیے اور ظاہر بعضی کلمات منتر کے اچھی ہونگے اور بعضی قبیح پس حکم کیا ساتھ ترک کرنے قبیح کے اور رہنے اچھے کا ت ح **وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَأَتَى الْوَهْمُ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ وَإِنَّمَا كَانُوا مِائَتَيْ فَارِسٍ** اور روایت ہی مجمع بن جاریہ سی کہ کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اوسکی اوپر اہل حدیبیہ کی پس تقسیم فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے اور تہا لشکر ایک ہزار اور پانسو آدمیون کا اونمین تین سو سوار تہے پس دیے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کی یہہ ابوداود نے اور کہا حدیث ابن عمر کی صحیح ہی اور عمل اکثر ائمہ کا اوسپر ہی اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کے کہ اونسنے کہا تین سو سوار اور تہی وہ مگر دو سو سوار **ف** ساتھہ اسحدیث مجمع کی دلیل پکڑتی ہی اونہون نے کہ سوار کو دو حصے دیتے ہین جیسے کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اسلیے کہ جب تین سو سوارون مین ہر سو کو دو دو حصے دیے تو چہہ حصے ہوگئے اور بارہ حصے باقی ہی پس ہر سو پیادون کو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتے ہین کہ سوارونکی لیے تین تین حصے ہین حساب درست نہین بیٹہتا اسلیے کہ حصے سوارونکی اس تقدیر پر نو ہوتی ہین اور حصے پیادون کی بارہ پس حصے اکیس ہوتی ہین اور ابن عباس اور ابن عمر سے بہی مثل حدیث مجمع کے روایت کی ہی لیکن وہ کہتی ہین کہ حدیث ابن عمر کی اوپر ہی ساتھہ اسکی کہ سوار کے تین حصے ہین قوی تر اور ثابت تر ہی واللہ اعلم اور حنفیہ جو اونکی حدیث پر عمل نہین کرتے ہین سو جواب اوسکی اوپر ذکر ہوچکی ہی اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کی روایات مختلف آئی ہین ایک روایت مین چودہ سو اور سوار دو سو ت ح **وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی حبیب بن مسلمہ فہری سی کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حصہ زیادہ دیا چوتہائی بیچ ابتدا جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پہرنے کے جہاد سی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی اگر اوٹہتی ایک جماعت لشکر مین سی بیچ ابتدا ہی غزوہ کی اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنونکی پہلی پہنچنی لشکر کی سے دیتے حضرت اونکو چوتہائی مال غنیمت مین سی اور شریک کرتے اونکو ساتھہ تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کی اور جب پہرتا لشکر جہاد سی اور ایک جماعت اونمین کے بیچ جنگ دشمنون کی مشغول ہوتی تو دیتے اونکو تہائی مال غنیمت مین سی اور باقی مین اونکو ساتھہ تمام لشکر کے شریک کرتے اسلیے کہ تردد اونکا جنگ مین اور مشقت اور خطر وقت پہرنے کے زیادہ ہی کیونکہ ابتدا مین لشکر تازہ ہی اور مدد گار ہی بخلاف پہرنے کے کہ سبب تہکنے اوسوقت جنگ کرنی مشکل و سخت تر ہی پس حصہ بہی زیادہ دیا سبب مشقت کے بیچ قتال مین ت ح **وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی حبیب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے حصہ زیادہ دیتے چوتہائی بیچہ خمس نکالنی کی یعنی ابتدا جہاد مین اور زیادہ دیتے تہائی بیچہ خمس نکالنی کی جسوقت کہ پہرتی جہاد سی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اگلی حدیث مین جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتہائی کا ابتدا جہاد مین اور تہائی کا وقت پہرنے کے تو یہہ بیان کیا کہ بعد خمس نکالنی کی دیتی تہے اور اوسکو اوسمین بیان کیا کہ اول خمس نکالتی اور بعد اوسکی چوتہائی یا تہائی دیتی پہر تقسیم کرتے ت ح **وَعَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا**

رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بني سليم يقال له معن بن يزيد فاتيته بها فقسمها بين المسلمين و
اعطاني منها مثل ما اعطى رجلا منهم ثم قال لولا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا نفل الا بعد
الخمس لاعطيتك رواه ابوداود اور روایت ہی ابی الجویریہ جرمی سی کہا پائی مینے زمین روم مین ایک مٹہلیا سرخ کہ اوسمین دینار
تہین بیچ زمانی خلافت معاویہ کے اور تہا ہمپر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے بنی سلیم سے کہا جاتا تہا اوسکو
معن بن یزید پس لایا مین اوسکی پاس مٹہلیا پس بانٹا اوسنی اون دینارونکو درمیان مسلمانون کے یعنی مجاہدون کے اور دیا مجکو اوسمین سے مانند اوس
کی کہ دیا ایک شخص کو اونمین سی یعنی برابر سبکے دیا کچہ زیادہ نہ دیا پہر کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی نہین حصہ زیادہ دینا
مگر بیچ خمس کے البتہ دیتا مین تجکو یعنی زیادہ اور روان ہے نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی حضرت نی فرمایا نفل یعنی زیادہ حصہ دینا بعد خمس کے ہوتا ہے
یعنی اوس مال مین ہو کہ اوس مال مین خمس ہی اور خمس اوس مال مین ہوتا ہی کہ بقہر و غلبہ کافرونسی لیں اوسکو غنیمت کہتی ہین اور یہان قتال ہوا ہو اور دینار فئی کی
اور اوسمین خمس نہین پس نفل بہی نہین ہوگا ع وعن ابي موسى الاشعري قال قدمنا فوافقنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين
افتتح خيبر فاسهم لنا او قال فاعطانا منها وما قسم لاحد غاب عن فتح خيبر منها شيئا الا لمن شهد معه الا اصحاب
سفينتنا جعفرا واصحابه اسهم لهم معهم رواه ابوداود اور روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ کہا آئے ہم یعنی حبشہ سی
پایا ہمنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطی ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سی اور نہین تقسیم کیا
واسطی کسیکے کہ غائب تہا فتح خیبر سے اوسمین سی کچہہ مگر واسطے اوس شخص کے کہ حاضر تہا ساتہہ اونکے مگر ہماری کشتی والونکو جعفر کو اور
یارون اونکے کو یعنی دیے کشتی والونکو ساتہہ اونکے کہ حاضر تہے نقل کی یہہ ابوداود نی ف ابوموسی رضی یمن سی مکہ مین تشریف لائی اور اسلام
لائے پہر ہجرت کر کر حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالب اور صحابہ بہی وہان ہجرت کر گئی تہی جب اونہونے خبر حضرت کی ہجرت کی سنی کشتی مین بیٹہہ کر سب
روانہ مدینہ کو ہوئی اور حضرت کی خدمت مین پہونچے جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضی کہتی ہین کہ حصہ دینا اونکو اس سبب سے تہا کہ آنا اونکا پہلی جمع کرنے غنیمت کی تہا
اگرچہ بعد از قتال کے تہا اور یہہ تاویل اونکی ہی کہ قائل ہین ساتہہ اوسکی کہ جو کوئی حاضر ہو اوس وقت مین شریک ہوتا ہی جیسیکہ ایک قول شافعی کا ہی اور جو قائل
نہین کہتی ہین کہ یہہ دینا ساتہہ رضا غازیون کے تہا اور یہہ قول ظاہر تر ہی ع وعن يزيد بن خالد ان رجلا من اصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم توفي يوم خيبر فذكروا لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلوا على صاحبكم فتغيرت وجوه الناس
لذلك فقال ان صاحبكم غل في سبيل الله ففتشنا متاعه فوجدنا خرزا من خرز يهود لا يساوي درهمين رواه مالك
وابوداود والنسائي اور روایت ہی یزید بن خالد سی یہہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے وفات کیا گیا دن خیبر
کے پس ذکر کی صحابہ نی واسطی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی خبر مرنی اوسکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو
یار پر اپنی یعنی مین نہین نماز پڑہونگا اوسکے جنازہ کی پس متغیر ہوئی چہری لوگون کے اس سبب کی یعنی سبب نماز نہ پڑہنی حضرت کی کہ کیا سبب ہے اسکا
پس فرمایا کہ تحقیق یار تمہارے نے خیانت کی بیچ راہ اللہ کے یعنی مال غنیمت مین سے پس تلاش کیا ہمنے اسباب اوسکا پس پایا ہمنے
پوتین یہودیون کی پوتون کے سے کہ نہ برابر تہین دو درہمون کے یعنی قیمت اونکی دو درہمون سے کم تہی نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نے
وعن عبد الله بن عمرو قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب غنيمة امر بلالا فنادى في الناس
فيجيئون بغنائمهم فيخمسه ويقسمه فجاء رجل يوما بعد ذلك بزمام من شعر فقال يا رسول الله هذا فيما

كُنَّا أَصَبْنَا مِنَ الْغَنِيمَةِ قَالَ سَمِعْتَ بِلَالًا نَادَى ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ فَاعْتَذَرَ قَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پہونچتی غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتے اوسکے جمع کرنے اور تقسیم کرنے کا حکم فرماتے بلال کو یعنی منادی کا پس منادی کرتے بلال لوگون میں لاؤ لوگ غنیمتیں اپنی یعنی جس کے پاس لوٹ کا مال ہو لاتا پس پانچواں حصہ اوس میں سے نکالتے اور تقسیم کرتے اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدون کے پس آیا ایک شخص ایکدن بعد اوسکے یعنی بعد نکالنے پانچوین حصے کے ایک مہار بالون کی پس کہا اوسنے یا رسول اللہ یہ چیز ہے جو پہونچی تھی ہمکو غنیمت مین سے فرمایا کیا سنا تھا تو نے بلال کو پکارتے ہوئے تین بار کہا کہ ہان یعنی سنا تھا فرمایا پس کس چیز نے منع کیا تجکو اس سے کہ لاتا تو اوسکو پس عذر کیا اوسنے یعنی کچھ بیہودہ عذر لانے کے فرمایا تو ہو یعنی اسیطرح لا ویگا تو اوسکو دن قیامت کے پس ہرگز نہ قبول کرونگا مین اوسکو تجھسے نقل کی یہ ابو داود نے

ف حضرت نے وہ مہار اوس سے اسلیے نہ قبول کی کہ اوسمیں سب مجاہدون کا حق تھا اور وہ متفرق ہوگئے تو مشکل تھا ہر ایک کا حصہ پہونچانا اوسمین سے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اور عمر رضی نے جلا دیا اسباب خیانت کرنیوالیکا غنیمت میں سے اور مارا اوسکو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** مارا اوسکو از راہ تعزیر کے اور بعضی اہل علم نے مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کے عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر کہ وہ کہتے ہین کہ اسباب اوسکا جلا دیجیے سوا حیوان اور مصحف مجید کے اور وہ جو چیز کہ خیانت کی ہی اسلیے کہ حق مجاہدون کا ہی اور جمہور امام کہتے ہین کہ اسباب نہ جلایئے لیکن تعزیر کیجائے اور حمل کیا ہی اس حدیث کو زجر و وعید پر

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص کہ چھپاوے خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت مین یعنی امیر تک نہ پہونچاوے اور مسکا جانے کہ اوسنے خیانت کی ہی پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکے ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہ ابو داود نے **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدنے غنیمتون کے پہلے اس سے کہ تقسیم کیجاوین یعنی بسبب عدم ملک کے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقْسَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا یہ کہ بیچے جاوین حصے یہانتک کہ تقسیم کیے جاوین نقل کی یہ دارمی نے **ف** یعنی اگر کوئی بیچے حصہ اپنا پہلے تقسیم کے تو جائز نہین بسبب عدم ملک کے نزدیک اونکے کہ موقوف رکھتے ہین ملک کو قسمت پر اور بسبب جہل بعض مبیع کے اور صفت اوسکی کے ایک سے پہلے تقسیم کے **وَعَنْ** خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خولہ بیٹی قیس کے سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق یہ مال سبز ہی شیرین ہی یعنی نظر مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور دل مین پیارا پس جو شخص لیوے اوسکو ساتھ حق اوسکے یعنی بوجہ حلال برکت دیجاتی ہی واسطے اوسکے بیچ اوسمین اور بہت سے تصرف کرنیوالے بیچ اوس چیز کے کہ چاہے دل اوسکا مال اللہ کے سے اور رسول اوسکے کے یعنی غنیمت اور مانند اوسکی کے بغیر حکم خدا اور رسول کے نہین واسطے اوسکے دن قیامت کی مگر آگ نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ سے زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اوسکا ذوالفقار تہا دن بدر کے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور زیادہ
کیا ترمذی نی اور یہہ تلوار وہ ہی کہ دیکہا تہا حضرت نے خواب مین بیچ اوسکی دن احد کے ف حصہ سی زیادہ لی یعنی پسند کر کر زیادہ حصہ سے کی غنیمت مین سے
اور یہہ بات اور کو سوائی حضرت کے جائز نتہی اور ذوالفقار ملک تہی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر مین پس زیادہ حصہ سے لیا حضرت نے اوسکو اور
کہتی ہین تلوار حضرت کی لڑائیون مین وہ پاس ہی حضرت کے اور تلوارین حضرت کی اور قاموس مین لکہا ہی کہ وہ ملک تہی عاص بن منبہ کی دن بدر کے وہ کافر مارا گیا
پہر حضرت نے بخشی وہ تلوار حضرت علی کو اور ذوالفقار اوسکو اسلیئے کہتی ہیں کہ فقار کہتی ہین استخوان پشت کو اور اوس تلوار کی پشت مین مہری تہی
اوسکی اور خواب یہہ تہا کہ آنحضرت نے ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان مین سے پہر ہلائی دوسری بار پس ہو گئی بہتر اوس سے کہ تہی پس تعبیر ہوئی
اوسکی یہہ شکست کی روز احد کی واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ف ح وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی رویفع بن ثابت سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ سوار ہو کسی جانور پر غنیمت مسلمین مین سے یعنی غنیمت
مشترکہ مین سی بغیر ضرورت کی یہانتک کہ جسوقت دبلا کر دی اوسکو پہیر دے اوسکو غنیمت مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہ اللہ کے اور دن
پچہلے کے پس نہ پہنے کپڑا غنیمت مسلمین مین سے یعنی بلاضرورت یہانتک کہ جسوقت پرانا کرے اوسکو پہیر دے اوسکو غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداود نے
ف اور اس سے یہہ سمجہا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا باعث دبلائی کا نہو تو نہیں مضائقہ سوار ہونے کا لیکن یہہ مراد نہیں بلکہ بطریق عادت کے فرمایا
کہ سوار ہونا باعث دبلاپن کا ہوتا ہی ف ح ع وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ
فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ
ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی محمد بن ابی المجالد سی کہ نقل کی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا کہا مینی کیا تہے تم پانچوان حصہ
نکالتی طعام کا بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پہونچی ہم طعام کو دن خیبر کے اور تہا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سے مقدار اوس
چیز کے کہ کفایت کرتا اوسکو پہر پہر جاتا نقل کی یہہ ابوداود نے ف پانچوان حصہ نکالتی تہے الخ یعنی نکالتی تہے خمس اوسمین سے یا جو چیز
کہ جنس طعام سی ہی خارج تہا تقسیم سے کہ جو کوئی چاہتا تہا اوسمین تصرف کرتا تہا اور جواب کا مطلب یہہ ہی کہ طعام سے خمس نہ لیا جاتا
ولیکن چاہیئی کہ زیادہ ہی قدر کفایت سے نہ لے ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اونسی پانچوان حصہ یعنی بیچ اوس چیز کے کہ کہایا اوس سے نقل کی یہہ ابوداود نے
وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي
الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلٰى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی
قاسم مولی عبد الرحمن کے سے کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ تہے ہم کہاتی اونٹ جہاد مین یعنی عند الاحتیاج ونٹ ذبح کر کے
پہر کہاتی اور نہ تقسیم کرتے ہم اوسکو یہانتک کہ جسوقت ہوتی ہم البتہ پہرنے والے طرف ڈیرون اپنے کے یعنی سفر مین اسحال مین کہ خورجیان ہماری گوشت
اونٹ کی سی بہری ہوئی ہوتین نقل کی یہہ ابوداود نے ف کہا ابن ہمام نی کہ جب مسلمان نکلین دار الحرب سی نہیں جائز یہہ کہ کہاس دانہ کہلاوین غنیمت

میں ہو اور نہ کہا دین واسطی اسلیے کہ ضرورۃ وقوع ہوئی اور اباحت کرتی دار الحرب میں باعتبار ضرورۃ کی نہی اور جسکے ساتھ زائد ہو طعام یا گھاس تو دے
پھیر دیوے اوسکو طرف غنیمت کے جبکہ تقسیم ہوئی ہو دار الحرب میں اگرچہ نفع اوٹھایا ہو ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهُ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ
النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے
ادا کرو تاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت میں سے اسقدر بھی نہ چھپا رکھو اور بچو تم خیانت کرنے سے یعنی غنیمت میں بالمطلق اسلیے کہ تحقیق خیانت کرنا
عار ہوگا خیانت کرنیوالوں پر دن قیامت کے نقل کی یہہ دارمی نے اور نقل کی نسائی نے عمرو بن شعیب سے اونسے اپنے باپ سے اونسے اپنے دادے سے
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ سَنَامِهٖ
ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا
الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا نزدیک ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ
کے پس لی پشم اوسکی اوسکو کوہان میں سے پھر فرمایا ای لوگو تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں واسطے میرے اس مال فئ میں سے کچھہ اور نہ یہہ یعنی پشم مذکور اور اوٹھائی
اونگلی اپنی یعنی جس اونگلی پر پشم لی تھی اوسکو اوٹھایا لوگوں کے دکھانیکو لیکن مگر خمس اور خمس بھی تمہیں پر خرچ کیجاتی ہی یعنی تمہاری مصالح میں مثل
ہتیار اور گھوڑی وغیرہ ذلک سے پس ادا کر دو تاگے اور سوئی کو پس کھڑا ہوا ایک شخص کہ اوسکی ہاتھ میں ایک ٹکڑا تھا بالوں کی رسی کا پس کہا کہ لیا تھا مینے اوسکو تاکہ درست کروں
میں ساتھ اوسکی پالان کی نیچے کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر جو چیز کہ ہو واسطے میرے اور واسطے اولاد عبد المطلب کے پس وہ واسطے تیرے ہی
یعنی جو چیز کہ میری اور اونکی حصہ کی ہی معاف کیا میں نے اوسکو تیری لیے اور جو کچھہ کہ اور مجاہدوں کی حصہ کا ہی وہ سکو بخشوانا اونسے چاہیے پس کہا اوس شخص نے
جسوقت کہ پہونچی یہہ رسی اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکھتا ہوں میں پس نہیں حاجت مجکو اوسمیں اور پھینک دیا اوس رسی کو نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ عَمْرِو
بْنِ عَبَسَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ
وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن
عبسہ سے کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک اونٹ کے کہ تہا غنیمت میں کا یعنی اوسکو سترہ کیا پس جبکہ
سلام پھیرا لی پشم اونٹ کی پہلو سے پھر فرمایا نہیں حلال ہی واسطے میرے تمہاری غنیمتوں میں سے مانند اسکی مگر پانچواں حصہ اور پانچواں حصہ بھی خرچ
کیا جاتا ہی بیچ حاجتوں تمہاری کی نقل کی یہہ ابو داود نے ف پہلو سے یعنی کوہان کی ایک جانب سے پس ہوگا قصہ متحد یا اوسکی پہلو سے پس ہوگا تعدد
ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ
اَتَيْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ
اللّٰهُ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ وَفِيْهِ اَنَا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ

ہما نحن وهم شيء واحد وشبك بين اصابعه۔ روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حصہ ذوی القربی کا کہ قرآن مجید مین حصہ اونکا خمس آیا ہی درمیان بنی ہاشم اور بنی مطلب کے دونون گیا مین حضرت کے پاس اور عثمان
بن عفان پس کہا ہمنے یا رسول اللہ یہہ بہائی ہمارے بنی ہاشم مین سے نہین انکار کرتے ہم بزرگی اونکی کا بسبب ہونے آپکے کہ پیدا
کیا آپکو اللہ تعالی نے بنی ہاشم مین یعنی پس وہ افضل ہین ہم سے بسبب ہونے اونکے قریب تر آپ سے یہہ نسبت ہے ہماری کہ جد آپکی و جد اونکی
ایک ہین کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد ہماری اور جد اونکی بھی ایک ہین یعنی عبد مناف خبر دیجیے ہمکو سبب کیسے کہ دیا بہائیون ہمارے بنی مطلب کو
اور چہوڑا آپنے ہمکو یعنی خمس مین جو ذوی القربی کا حصہ ہی اوسمین سے آپنے ہمکو نہ دیا اور ہو سکے نہین کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل
کی جیسی اونمین سے تہی اور بنی عبد شمس کے کہ عثمان اونمین سے تہے اور قرابت اونکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہی یعنی اسیکہ باپ اونکے
بہائی ہاشم کے ہین اور باپ ہمارے بہی اسیطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز
ہی اور داخل کین انگلیان ایک ہاتہہ کی دوسرے ہاتہہ کی انگلیون مین نقل کی یہہ شافعی نے اور بیچ روایت ابی داؤد اور نسائی کی مانند اسکی
ہی اور اوسمین یون ہی کہ مین اور بیٹے مطلب کے نہین جدا ہوتے جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوائے اسکے نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین
ایک ہاتہہ کی انگلیان دوسرے ہاتہہ کی انگلیون مین

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد الرحمن بن عوف قال انی لواقف فی الصف یوم بدر فنظرت عن یمینی وشمالی فاذا انا بغلامین من الانصار حدیثة اسنانهما تمنیت
ان اكون بين اضلع منهما فغمزني احدهما فقال اي عم هل تعرف ابا جهل قلت نعم فما حاجتك اليه يا ابن
اخي قال اخبرت انه يسب رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لئن رايته لا يفارق سوادي سواده
حتى يموت الاعجل منا قال فتعجبت لذلك قال وغمزني الآخر فقال لي مثلها فلم انشب ان نظرت الى ابي جهل يجول في
الناس فقلت الا تريان هذا صاحبكما الذي تسالاني عنه قال فابتدراه بسيفيهما فضرباه حتى قتلاه ثم
انصرفا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبراه فقال ايكما قتله فقال كل واحد منهما انا قتلته فقال هل
مسحتما سيفيكما فقالا لا فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى السيفين فقال كلاكما قتله وقضى رسول الله
صلى الله عليه وسلم بسلبه لمعاذ بن عمرو بن الجموح والرجلان معاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء
متفق عليه۔ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا صف جنگ مین دن جنگ بدر کے پس دیکہا مینے
دائین اپنے اور بائین اپنے پس ناگہان مین تہا درمیان دو لڑکون انصار کے کہ نو عمر تہے پس آرزو کی مینے یہہ کہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر
اور بہتر کے ان دونون جوانون سے یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت مین کہ یہہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہین مبادا بہاگ جاوین اور مجہکو
بہی معیوب کرین پس چہوکا مجہکو ایک نے اونمین سے اور کہا ای چچا میرے آیا پہچانتا ہی تو ابو جہل کو کہ کونسا ہی اور کہان ہی کہا مینے کہ ہان جانتا ہون
لیکن کیا غرض تجہکو طرف اوسکے ای بہتیجے میرے کہا خبر دیا گیا ہون مین کہ تحقیق وہ برا کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ
قدرت اوسکی ہی البتہ اگر دیکہون مین اوسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اوسکے سے یہانتک کہ مرے بہت جلد ہم مین سے یعنی جسکی موت پہلی آئی ہوگی وہ مر جاویگا
کہا عبد الرحمن نے تعجب کیا مینے سبب اس کہنے اوسکے کی کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتی ہی کہا عبد الرحمن نے
چہوکا مجہکو دوسرے نے اور کہا واسطے میرے مانند اوسکی یعنی مانند بات پہلی کی پس نہ درنگ کی مینے کہ دیکہا مینے طرف ابو جہل کے کہ پہرتا ہی لوگون مین یعنی کفار مین

سینہ اون دونون لڑکونکو کیا نہین دیکہتی تم اوس شخص کو کہ پہرتا ہی یہہ وہی یار تمہارا کہ پوچہتی تہی مجہسے حال اوسکا یعنے دیکہو ابو جہل یہی ہی کہا عبد الرحمٰن
نے پس جلدی کی دونون لڑکون نے ابو جہل کی طرف ساتہہ تلوارون اپنی کی پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پہر پہرے دونون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور خبر دی آپکو یعنی اس معاملہ سے پس فرمایا کون ہی نے تم دونون مین سے قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایک نے ان دونون مین سے کہ مینے قتل کیا اوسکو پس
فرمایا کیا پونچہ ڈالین ہین تم دونو نے اپنی تلوارین پس کہا کہ نہین پس دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف دونون تلوارون کی پس فرمایا تم دونون نے قتل کیا اوسکو
اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ اسباب ابو جہل کے واسطے معاذ بن عمرو بن جموح کے اور وہ دونون شخص قتل کرنیوالے ابو جہل کے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ
بن عفراء تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور صحیح بخاری مین کہا معوذ بن عفراء ساتہہ واو مکسورہ مشددہ کے اور حدیث آیندہ مین آویگا کہ مارا ابو جہل کو دو بیٹون
عفراء کے اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک تہا بیٹا عفراء کا توجیہ اوسکی یہہ ہی کہ دونون ایک ماں سے تہی کہ نام اوسکا عفراء تہا اور باپ دونون کے مختلف تہی
ایک یعنی عمرو کے باپ کا نام جموح ہی اور باپ دوسرے کا اور تہا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کی طرف اور دوسرا مانکی طرف اور قسطلانی نے لکہا ہی کہ معاذ
یعنی معاذ بیٹا حارث کا ہی اور اس مقام مین دو شبہہ وارد ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے مارا ہی پس کیا وجہ تخصیص ایک کی ساتہہ
دینے اسباب کی کیا ہی جواب یہہ کہ شاید دونون شریک ہون مارنے مین لیکن جسنے سست کیا اور چلنے پہرنے وغیرہ سے باز رکہا وہ ایک ہوا اور دوسرے نے بہی اگر
زخم پہونچایا ہو اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنے سست کیا اور چلنے پہرنے سے باز رکہا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونون نے قتل کیا ہی واسطے خوش کرنے دوسرے کے
تہا اور شبہہ دوسرا یہہ ہی کہ دوسری حدیث ابن مسعود کی مین گذرا کہ حضرت نے تنفیل کی مجہکو شمشیر ابو جہل کی اور یہہ بہی آیا ہی کہ ابن مسعود نے مارا ابو جہل
کو پس جواب اوسکا کیا ہی جواب یہہ کہ ابن مسعود نے پایا ابو جہل مین رمق پس کاٹا سر اوسکا پس دی حضرت نے ایک چیز اسباب مین سے کہ وہ شمشیر تہی
اور بعضی نے کہا ہی کہ مالک سے نقل کیا گیا ہی کہ امام مختار ہی اسباب مین جو چاہی سو کرے اور جسکو چاہی دیوے اور اس قول مین چہٹکارا ہی دونون اشکال سے ۔ ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے کون شخص ہی کہ دیکہی واسطے
ہمارے کہ کیا کیا ابو جہل نے یعنی کیا ہی حال اوسکا مارا گیا یا جیتا ہی پس گئے ابن مسعود پس پایا ابو جہل کو کہ مارا تہا اوسکو دو بیٹون عفراء کے نے
یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انس نے پس پکڑی ابن مسعود نے داڑہی ابو جہل کی اور کہا تو ابو جہل ہی پس کہا ابو جہل نے کیا
تو زیادہ ہی اوس شخص سے کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنی زیادہ اوس شخص سے کوئی نہین ہی کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنی مجہسے زیادہ قریش مین کوئی
بڑی درجہ کا نہین ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اگر غیر زمیندار مارتے مجہکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
حاصل یہہ ہی کہ نہین ہی مجہپر پیچ قتل کرنے تمہارے کے مجہکو سوای اسکے کہ مارنے والی میرے زراعت کرنیوالے ہین پس اگر غیر اونکے قتل کرتے مجہکو تو خوب تہا
میرے نزدیک اشارہ کیا ابو جہل نے ساتہہ اسکے طرف بیٹون عفراء کے کہ جنہون نے قتل کیا تہا اوسکو اور وہ دونون انصار مین سے تہی اور انصار
صاحب کہیتیون اور کہجورون کے تہی ۔ ع

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَاَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

بهما قال الزهري فنرى ان الاسلام الكلمة والايمان العمل الصالح اور روایت ہی ... سے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کچھہ مال ایک جماعت کو اسحال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا پس چھوڑا یعنی نہ دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ تھا
وہ زیادہ پسند تر طرف میری یعنی دوست تر میرا پس کھڑا ہوا میں اور کہا میں نے یعنی حضرت سے کیا ہی واسطے فلانی کی یعنی کیا سبب ہے کہ آپنے اوسکو کچھہ نہ دیا قسم ہی خدا کی تحقیق
میں گمان کرتا ہوں اوسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ کہہ جانتا ہوں میں اوسکو مسلمان کہا سعد نے اس کلام کو تین بار دو
جواب یا حضرت نے اوسکو ساتھہ مانند اوس کلام اول کے پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں دیتا ہوں ایک شخص کو اور حال آنکہ غیر اوسکا بہت پیارا ہوتا
ہی نزدیک میری اوس شخص سے بخوف اسکے کہ ڈالا جاوی وہ شخص دوزخ میں اپنے منہ کے بل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں
یون آیا ہی کہ کہا زہری نے پس جانتا ہون میں اور اعتقاد کرتا ہوں کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہی عمل قلبی کو کہ
وہ تصدیق ہی ف بلکہ کہہ جانتا ہوں میں اوسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور صدق باطن سے ہو مرتبا ہل ہی اور اطلاع اوپر حکم نہیں لیکن اسلام
کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہر سے متیقن ہی پس کہہ کہ میں جانتا ہوں اوسکو مسلمان مقصود آنحضرت کا مواخذہ اور اعتراض تہا سعد پر کہ سامنے حضرت
کے بحث لائی اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اوسکی محرومی کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اوس شخص کا اور بخوف اسکے الخ یعنی مال کی دینے سے
لازم نہیں آتی محبت و تفضیل اور لازم نہیں ہی کہ عطا بحسب فضائل دینیہ کی ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبھی بسبب ضعف ایمان اور تالیف قلب کے تا خفا
ہووے اور کفر میں گر پڑے پس مبالغہ کرنا بیچ سوال کرنے کے ساتہہ دینے اوسکے سند پکڑ کر ساتہہ ہونے اوسکے مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا
ساتہہ ہونے اوسکے ممکن نہیں اور اسلام کلمہ ہی الخ پوشیدہ نہیں کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتے اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہی لیکن
ہر چگاہ کہ تہا تلفظ ساتہہ کلمہ اسلام کے اور اقرار کافی بیچ حکم کرنے کے ساتہہ اسلام ظاہر کے اور اعمال صالح جزو بیچ ایمان پر اور صادر ہوتے ہیں سبب
تصدیق قلبی کی اور کمال ایمان کے اکتفا کیا بیچ معنی اسلام کی ساتہہ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتہہ عمل صالح کے: فافہم شرح وعن ابن
عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يعني يوم بدر فقال ان عثمان انطلق في حاجة الله وحاجة رسوله واني ابايع له
فضرب له رسول الله صلى الله عليه وسلم بسهم ولم يضرب لاحد غاب غيره رواه ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبے کے لیے یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہی بیچ کام اللہ کے اور کام رسول خدا کے اور تحقیق میں بیعت کرتا ہو
واسطے اوسکے پس معین کیا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ یعنی غنیمت میں سے اور نہیں معین کیا واسطے کسیکے کہ غائب تہا بدر سے سوائے
حضرت عثمان کے نقل کی یہہ ابوداود نے ف جب حضرت بدر میں پہنچے تو بیمار تہیں حضرت رقیہ بیٹی حضرت کی کہ بیوی تہیں حضرت عثمان کی پس حضرت
نے حضرت عثمان کو واسطے بیمارداری حضرت رقیہ کی مدینہ کو روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہی اور میں آپ اوسکی
طرف سے بیعت کرتا ہوں پس حضرت نے بائیاں ہاتھہ اپنا اوپر دائیں ہاتھہ اپنے کے مارا اور کہا یہہ ہاتھہ عثمان کا ہی اور حصہ اوسکے لیے نکالا غنیمت میں سے
وعن رافع بن خديج قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجعل في قسم المغانم عشرا من الشاء ببعير رواه النسائي اور روایت
ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہراتے بیچ تقسیم کرنے غنیمت کے دس بکریوں کو برابر ایک اونٹ کے نقل کی یہہ نسائی نے وعن ابی ہریرۃ
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم غزى نبي من الانبياء فقال لقومه لا يتبعني رجل ملك بضع امراة وهو يريد ان
يبني بها ولما يبن بها ولا احد بنى بيوتا ولم يرفع سقوفها ولا رجل اشترى غنما او خلفات وهو ينتظر ولادها فغزا فدنا
من القرية صلوة العصر او قريبا من ذلك فقال للشمس انك مامورة وانا مامور اللهم احبسها علينا

غنیمت حتى فتح الله عليه فجمع الغنائم فجاءت يعني النار لتأكلها فلم تطعمها فقال إن فيكم غلولا فليبايعني من كل قبيلة رجل فلزقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فجاءوا برأس مثل رأس بقرة من الذهب فوضعها فجاءت النار فأكلتها زاد في رواية فلم تحل الغنائم لأحد قبلنا ثم أحل الله لنا الغنائم رأى ضعفنا وعجزنا فأحلها لنا متفق عليه

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نے نبیوں میں سے یعنی یوشع بن نون نے پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ نکاح کیا ہے ایک عورت سے اور وہ چاہتا ہے کہ لاوے عورت کو اپنے گھر میں اور صحبت کرے اوس سے اور ابتک نہیں لایا اوسکو اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ بنایا ہے گھر اور نہیں اوٹھائی چھت اوسکی اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ خریدی ہین بکریان گابھن یا اونٹنیان حمل والیان اور وہ منتظر ہو جننے اونکے کا پھر نکلے وہ نبی جہاد کے لیے پس نزدیک ہوئے اوس بستی کے کہ ارادہ جہاد کا رکھتے تھے اوسمین وقت نماز عصر کے یعنی آخر وقت مین یا قریب نماز عصر کے یعنی قریب اخیر وقت عصر کے پس کہا نبی نے واسطے آفتاب کے تحقیق تو حکم کیا گیا ہے یعنی ساتھ چلنے کے اور مین بھی حکم کیا گیا ہون ساتھ فتح کرنے اس بستی کے اے اللہ ٹھہرا اوسکو ہمپر پس ٹھہرایا گیا آفتاب یہانتک کہ فتح دی اللہ نے اوس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کھاوے مال غنیمت کا پس نہ کھایا اوسکو پس فرمایا ہے کہ تحقیق تمہارے اندر واقع ہوئی ہے خیانت مال غنیمت میں پس چاہیے کہ بیعت کرے ہر قبیلہ مین سے ایک شخص پس چپک گیا ہاتھ ایک شخص کا ساتھ ہاتھ نبی کے پس کہا کہ درمیان تمہارے ہے خیانت پس لائے وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کے پس رکھدیا اوسکو پس آئی آگ اور کھالیا اوسکو اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت مین اس عبارت کو کہ پس نہ حلال تھی غنیمت واسطے کسیکے پہلے ہمسے پھر حلال کی اللہ نے واسطے ہمارے غنیمت دیکھا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطے ہمارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اون نبی علیہ السلام نے اون لوگونکو اپنے ساتھ چلنے جہاد کے لیے سے منع اسلیے کیا کہ دل کو جو تعلق کہین ہوتا ہے تو سست ہوتا ہے پس عزت ہوتی ہے مصلحت اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ امور مہمہ مین فارغ ہونا چاہیے تعلقات سے تا بخوبی سرانجام پاوے اور ٹھہرایا گیا آفتاب مواہب لدنیہ مین آیا ہے کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ نہیں ٹھہرایا گیا آفتاب کسیکے لیے سوا یوشع بن نون کے پس یہ دلالت کرتی ہے کہ یہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام سے ہے لیکن حال آنکہ ٹھہرایا گیا ہے حضرت کے لیے بھی پس ممکن ہے تطبیق انمین ساتھ اسکے کہ مراد حضرت کی یہ ہے کہ نہیں ٹھہرا آگے کسی پیغمبر کے لیے غیر میرے مگر یوشع بن نون کے لیے انتہی اور احتمال ہے کہ یہ قول پہلے ٹھہرنے آفتاب کے ہو حضرت کے اور حضرت کے لیے رد کیا گیا ہے آفتاب دوبار ایک تو دن خندق کے جبکہ مشغول کیا کفار نے نماز عصر سے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پس پھیرا اوسکو اللہ تعالی نے حضرت کے لیے یہانتک کہ نماز عصر پڑھی اور دوسری بار شب معراج کے دوسرے دن چنانچہ مواہب مین مفصل مذکور ہے اور ایک دفعہ بحکم حضرت کے حضرت علی کے لیے پھرا ہے کہ حضرت اونکے زانو پر لیٹے تھے پس اوس حال مین وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا تھامے رہے اونکے عصر کی نماز اونکی فوت ہوگئی پھر حضرت نے دعا کی اونکے لیے اور آفتاب پھر آیا یہ بھی مواہب مین مفصل مذکور ہے لیکن بعضے علما نے اسمین کلام بھی کیا ہے اور اگلی امتون مین حکم الہی یون تھا کہ غنیمت جنگل مین رکھدیتے تھے اور آگ آسمان سے آتی اور اوسکو جلادیتی اور یہ علامت قبولیت کی تھی

وعن ابن عباس قال حدثني عمر قال لما كان يوم خيبر أقبل نفر من صحابة النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا فلان شهيد وفلان شهيد حتى مروا على رجل فقالوا فلان شهيد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلا إني رأيته في النار في بردة غلها أو عباءة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن الخطاب اذهب فناد في الناس إنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون ثلاثا قال فخرجت فناديت ألا إنه لا يدخل

... روایت ہے ابن عباس سے کہا حدیث کہی مجھسے عمر نے کہ جب تھا دن خیبر کا آئی کئی شخص صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تھا یعنی بعضوں نے اونمیں سے کہ فلانا شہید ہی یعنی نام اون لوگوں کے لیتی تھی کہ شہید ہوئے تھے اوس دن یہانتک کہ گذری ایک شخص پر کہ مارا ہوا پڑا تھا پس کہا کہ
شہید ہی ایس پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یون نہیں یعنی شہید نکہو تحقیق مینے دیکہا ہی اوسکو دوزخ میں بسبب ایک چادر کے کہ چرائی تہی مال غنیمت میں سے
کہ خیانت کی تہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے خطاب کے جا اور پکار دے بیچ لوگوں میں کہ نہیں داخل ہونگے جنت میں یعنی ابتدا مگر مومن یعنی کامل
کہا حضرت عمرؓ نے پس نکلا مین اور پکارا مینے تین بار کہ خبردار ہو تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں داخل ہونگے بہشت میں مگر مسلمان نقل کی یہہ مسلم نے ف مومن کامل کہنے
سے یہ ہی کہ ایمان لانا حضرت پر اور اونکی شریعت پر اور جسنے خیانت کی پس گویا نہ اونسے تصدیق کی حضرت کی بسبب بری ہونے اوسکے اور موجب تصدیق اونکی
کا حضرت نے اوسکو مومنون میں سے ازراہ زجر و تشدید کے یا کہا جاوے کہ مراد مومن سے متقی ہی یعنی بچنے والا گناہون سے اور مراد دخول سے دخول بلا عذاب ہی جیسے فرمایا کہ
دوزخ میں دیکہا اور نصوص دلالت کرتے ہیں اسپر کہ دخول دوزخ میں حقیقۃ ہوگا بعد حشر کے پس یہ روایت محمول کیجاویگی اوپر وجہ تمثیل کے کرو اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ ہوگا
جیسا کہ نقل ہی حضرت نے داخل ہونا بلال کا جنت میں پہلے مرنے اونکے کے ہاں عذاب غرض ہی لیکن وہ اور طرح ہوتا ہی نہ اسطرح کہ شاہو مین احتمال ہی کہ وہ کلام
مجاز ہی جاتا ہو مومن وہ کو بیچ ایسی گناہ کی کہ واجب کرنیوالا ہی دوزخ کو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان الابرار لفی نعیم الآیۃ ع **باب الجزیۃ** یہ باب ہی بیچ بیان
جزیہ کے ف جزیہ اوس مال کو کہتی ہیں کہ لیا جاوے ذمی سے کہ مستحق ہی جزا ہی یعنی بدلے کے اسلیے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہی ترک اسلام کا اور باقی رہنیکا کفر پر اور تفصیل اسکی
مبسوط کتابوں میں ہی ع **الفصل الاول** ح فصل پہلی عن بجالۃ قال کنت کاتبا لجزء بن معاویۃ عم الاحنف فاتانا کتاب عمر بن
الخطاب قبل موتہ بسنۃ فرقوا بین کل ذی محرم من المجوس ولم یکن عمر اخذ الجزیۃ من المجوس حتی شہد عبد الرحمن بن عوف
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذہا من مجوس ہجر رواہ البخاری روایت ہی بجالہ تابعی سے کہ کہا تہا مین منشی جزء بن معاویہ
کا کہ چچا تہا احنف کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر بن الخطابؓ کا ایک برس پہلے وفات اونکی سے مضمون اوسکا یہہ تہا کہ جدا کردو ہر محرم کو جو
مجوس میں ہی اور نہیں لیتے تہے حضرت عمر جزیہ مجوس سے یہانتک کہ گواہی دی یعنی روایت کی عبد الرحمن بن عوف نے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر
سے نقل کی یہہ بخاری نے ف محرم اوسکو کہتی ہیں کہ نکاح کرنا اوس سے حرام ہو مانند ماں بیٹی وغیرہ کی آتش پرست اونسے نکاح کیا کرتے تہی پس حضرت
نے فرما بھیجا کہ اونمیں تفریق کردو یعنی نکاح توڑ دو اونکا اگرچہ اہل ذمہ کو اونکی دین پر چہوڑ رکہتے ہیں اور یہہ بات اونکی دین میں درست تہی لیکن چونکہ یہہ امر
مخالف شعار اسلام کی تہا اوسکی موقوف کرنیکا حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہی بحرین میں اور بعضوں نے کہا کہ نام ایک شہر کا ہی یمن میں قریب
بحرین کے اور اتفاق کہتی ہیں جمہور اوپر لینے جزیہ کے مجوس سے اور ہمارے نزدیک لیا جاتا ہی بت پرستون عجم کے سے بہی اور امام شافعی نے اختلاف
کیا ہی اسمیں ع وذکر حدیث بریدۃ اذا امر امیرا علی جیش فی باب الکتاب الی الکفار اور ذکر کی گئی حدیث بریدہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہے
جب کہ سردار کرتے کسیکو کسی لشکر پر بیچ باب الکتاب الی الکفار کے **الفصل الثانی** فصل دوسری عن معاذ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ الی الیمن امرہ ان یاخذ من کل حالم یعنی محتلم دینارا او عدلہ من المعافر
ثیاب تکون بالیمن رواہ ابو داود روایت ہی معاذ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ
متوجہ کیا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی و حاکم کر کر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر حالم سے یعنی بالغ سے ایک دینار یا برابر اوسکے معافری سے
اور قسم ہی ایک کپڑے کی کہ ہوتا ہی یمن میں نقل کی یہہ ابو داود نے ف بالغ سے کہا ابن ہمام نے نہیں ہی جزیہ عورت پر اور نہ لڑکے پر
اور نہ مجنون پر اور نہ اندہے پر اور نہ زمین پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اوس بڈہے پر کہ نہیں قادر ہی اور راہبوں پر اور نہ کسب پر
محتاج پر کہ قادر ہو کام کرنے پر اور یہہ حدیث ظاہر میں دلیل ہی امام شافعی کی کہ اونکے نزدیک غنی اور فقیر برابر ہیں

حدیث کی اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال میں اڑتالیس درہم ہیں کہ ہر مہینے میں چار درہم دے اور اوسط کے درجے والے پر چوبیس
درہم ہیں کہ ہر مہینے میں دو درہم دے اور اوس فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہیں کہ ہر مہینے میں ایک درہم دے اور ہدایہ میں لکھا
ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر اور عثمان اور علی رضہ سے اور انکار نہیں کیا اوسکا کسی نے مہاجرین و انصار میں سے اور اس حدیث
میں ایک ایک دینار جو لینی ہر ایک سے روایت کی گئی محمول ہی اوپر کہ یہہ بطریق صلح کے تہا اسلیے کہ یمن نہیں فتح کیا گیا تہا عنوۃ
یعنی زور کر بلکہ از راہ صلح کے پس واقع ہوئی صلح اوسپر یا یہہ کہ اہل یمن فقیر تہے پس مقرر کیا اونپر جو کچھ کہ مقرر تہا فقرا پر ۱۲ ع وعن ابن
عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصلح قبلتان في ارض واحدة وليس على المسلم جزية رواه احمد والترمذي وابو داود
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق دو قبلے ایک زمین میں اور نہیں مسلمان پر جزیہ نقل کی یہہ احمد
ترمذی اور ابو داود نے **ف** نہیں لائق الخ یعنی دو دین ایک زمین میں بطریق مساوات کی نہ چاہیں یعنی مسلمان کو نہ چاہیے کہ اختیار کرے رہنا دار الحرب
میں کہ درمیان کافروں کے اور ذلیل ہونا اونمیں اور کافروں کو دار الاسلام میں بغیر جزیہ کی نہ رہنے دی اور باوجود قبول جزیہ کی بہی انکو سر نہ اوٹہانے دی
کہ اظہار رسوم کفر کریں کہ ان دونوں صورتوں میں کفر اور دین اسلام مساوی ہوتی ہیں اور یہہ چاہیے نہیں بلکہ چاہیے کہ مسلمان قوت اور عزت سی
ہوں اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضوں نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہی طرف جلا وطن کرنے یہود و نصاری کے جزیرہ عرب سی تا اوسمیں دو قبلے
نہوں باشتباہ اسکی کہ اہل کتاب و اہل قبلہ ہیں اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کے اور نہیں مسلمان پر جزیہ مراد یہہ ہی کہ ایک ذمی جزیہ دیا
کرتا تہا اور اب مسلمان ہو گیا پہلے ادا جزیہ کے تو مطالبہ نہ کیا جاوی اوس سے اسلیے کہ وہ مسلمان ہی اور مسلمان پر جزیہ ہی نہیں ۱۲ ح وعن
انس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد الى اكيدر دومة فاخذوه فاتوا به فحقن له دمه وصالحه
على الجزية رواه ابو داود اور روایت ہی انس سی کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کے پس پکڑا اوس
خالد نے اور اوسکی ہمراہیوں نے اور لے آئے اوسکو حضرت کے پاس پس معاف کیا واسطے اوسکے خون اوسکا اور صلح کی اوس سے جزیہ پر نقل کی
ابو داود نے **ف** اکیدر ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ہی اور زیر دال کے بادشاہ تہا دومہ کا اور دومہ ساتہہ پیش اور زیر دال کے
جزم واو کے نام ہی ایک شہر کا شہروں شام کے سے نزدیک تبوک کے اور اکیدر نصرانی تہا اوسکے لیے حضرت نے حکم دیا تہا کہ اوسکو پکڑ کر
میرے پاس لے آؤ پس جب وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اوسپر بعد ازاں وہ مسلمان کامل ہوا ۱۲ ح وعن حرب بن عبيد الله عن جده ابي امه
عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما العشور على اليهود والنصارى وليس على المسلمين عشور
رواه احمد وابو داود اور روایت ہے حرب بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنے جد سے یعنے اپنے نانا سے اونہوں نے نقل کی
باپ اپنے سے یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوای اسکے نہیں کہ عشر یعنے دسواں حصہ اوپر یہود و نصاری کے
مسلمانوں پر دسواں حصہ یعنی بلکہ چالیسواں حصہ ہی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** مراد دسواں حصہ مال تجارت کا ہی نہ دسواں
صدقات کا اسلیے کہ مسلمانوں پر دسواں حصہ صدقات کا ہی پیچ حاصل زمین کی اور خطابی نے کہا کہ یہود و نصاری پر جو کچھ کہ لازم
عشر سے وہ ہی کہ صلح کی گئی ہی اونسے اوسوقت عقد ذمہ کی اور شرط کی گئی ہی اونپر اور اگر صلح نہیں کی گئی ہی کسی چیز پر لازم
مگر جزیہ اور یہہ قول شافعی کا ہی انتہی اور ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ اگر وہ لیتے ہوں ہم سے دسواں حصہ وقت داخل ہونے ہمارے
شہروں ... اوسوقت کہ آویں وہ شہروں ہمارے میں اور اگر وہ نہ لیتے ہوں گے

بیٹھ گئی اونٹنی کے لیے یہ کلمہ بولتے ہیں اڑ گئی قصواء اڑ گئی قصواء یعنی کہ تمام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں اڑی قصواء اور نہیں عادت اوسکو اڑنے کی ولیکن روکا اوسکو روکنے والے ہاتھی کے نے یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ ہاتھی ابرہہ کو کہ واسطے خرابی کعبہ معظمہ
لایا تھا روکا تھا اسیطرح قصواء کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور خونریزی حرم میں پیچ وقت اوسکے سے پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ
دست قدرت میں ہے نہ طلب کرینگے قریش مجھسے کوئی بات کہ اوسمیں ہو تعظیم اللہ تعالیٰ کی حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس صلح میں جو کچھ قریش
واسطے تعظیم کی بات طلب کرینگے قبول کرونگا پھر اوٹھایا اوٹنی کو پس اٹھی وہ پھر کیسو ہوئی اونسے یعنی اہل مکہ سے اور متوجہ ہوئی اور طرف بیابان کہ
اوتری بیچ نہایت جانب حدیبیہ کی ایک جگہ پر کہ تھوڑا سا تھا پانی اوسمیں یعنی ایک گڑھے میں تھوڑا سا پانی تھا اور پھر اوتری لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا
تھوڑا پس نہ ٹھہرنے دیا لوگوں نے یہانتک کہ کھینچ ڈالا اوس پانی کو یعنی تھوڑا پانی کو کہ دیر تک نہ رہا اور شکایت کی سب نے کہ پیاس کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو پیاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر اپنی ترکش میں سے پھر حکم فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھدیں تیر کو پانی میں پس قسم ہے خدا کی ہمیشہ
مارتا رہا پانی واسطے اونکی ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ پانی کے کہ سیراب کرے اونکو یہانتک کہ پھرے پانی سے یعنی پھری اور متوجہ پانی یانی تمام مدینہ کو
تکاہی قریب مکہ کے کہ اکثر اوسکا حرم میں ہے اور وہ نو کوس ہے مکہ سے اور بیچ اوس کنویں کے ستر کی تھی یعنی ایک مرتبہ میں سو لوگ کو اوسدن ہم آئے
تھیاسیلیے کہ روایتیں اونکی گنتی میں مختلف آئی ہیں بعضی روایتوں میں چودہ سو اور بعضی میں پندرہ سو اور بعضی میں ایک ہزار اور چار سو آیا
اور یہ عبارت غریب ہے اسلیے کہ ظاہر یہ تھا کہ کہتی ایکہزار چار سو یا ایک ہزار پانسو وغیر ذالک اور تطبیق اون روایات میں یوں ہے کہ پہلی ہے کہ
ساتھ چار سو صحابیوں کے نکلے بعد ازان نوبت بنوبت زائد ہوئی گئی پس جسنے کہ اول دیکھا ایک ہزار چار سو دیکھے بعد ازان اور فوج آئی اونکو دیکھا
دیکھا پندرہ سو روایت کیا اور جسنے تحقیق و تعین نکی کہا ہزار اور چار سو یا زیادہ طرح حسب گمان ثم کذلک اذ جاء بدیل بن ورقاء الخزاعی فی نفر من
خزاعة ثم اتاہ عروۃ بن مسعود وساق الحدیث الی ان قال اذ جاء سہیل بن عمرو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب ہذا ما قاضی
علیہ محمد رسول اللہ فقال سہیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صددناک عن البیت ولا قاتلناک ولکن اکتب محمد بن
عبد اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ فقال سہیل وعلی
ان لا یاتیک منا رجل وان کان علی دینک الا رددتہ علینا فلما فرغ من قضیۃ الکتاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لاصحابہ قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاء نسوۃ مؤمنات فانزل اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات
الایۃ فنہاہم اللہ تعالی ان یردوہن وامرہم ان یردوا الصداق پس اسوقت میں کہ صحابہ اسیطرح تھے ناگہان آئے
واسطے صلح کے بدیل بن ورقا خزاعی بیچ ایک جماعت کی خزاعہ سے پھر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود اور بیان کیا
نے حدیث یہانتک کہ کہا اوسوقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تھا مکیوں کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علی کو لکھ
وہ چیز ہے کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سہیل نے قسم ہے خدا کی اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے
ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی تحقیق میں البتہ رسول اللہ ہوں
اگر جھوٹا جانتے ہو تم مجھکو لکھ اے علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نے اور یہ کہ نہ آوے تمہارے پاس ہم میں سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمہارے دین پر مگر
پھیر دیجیو یعنی پس قبول کیا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہاں بھی حدیث میں اختصار ہوا ہے یا یہ اور روایت آئی ہے بخاری سے کہ اوسمیں یہ
پس جبکہ فارغ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے سے ...

ذبح کر دیتی جانور ہدی کی پھر شرط ... پس جب مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ایہ آیت نازل ہوئی کہ جو ایمان لاویں

تمہارے پاس عورتیں مسلمان ہجرت کر کر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانوں کو اللہ تعالی نے یہ کہ پہیر دیوین انکو بعد حکم کے اسے ... کہ یہ پہیرنا عورتوں کا

منسوخ ہو اور یہ حکم احصار کا ہی پس نزدیک شافعی کے ذبح کیجاوے ہدی اگرچہ حرم میں نہو اور حنفیہ کے نزدیک ... نزدیک حرم میں ذبح

ہی اور وہ لوگ یہ جواب دیتے ہیں کہ بعض حدیبیہ حرم میں ہی اور بعض حل میں اور مؤلف نے یہ ... سے پس یہ بات صحیح ہی ...

ہوئی ہی اور پہیر دینا مہر یعنی اگر خاوند کافر عورتوں مسلمان کی ... تو مہر انکا پہیر دیوے ... تفسیر میں لکھا ہی

سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم پہیر دینے مہر کا اور طلب کرنیکا اوس وقت میں ... پہیر دینے ... جب تک آمن ہوا

تعالی نے حکم بھیجا کہ صلح میں مردوں کا پہیرنا قرار پایا تہا نہ عورتوں کا پس ... پھر رجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ فجاءہ ابو

بصیر رجل من قریش وھو مسلم فارسلوا فی طلبہ رجلین فدفعہ الی الرجلین فخرجا بہ حتی اذا بلغوا ذا الحلیفۃ نزلوا یاکلون من

تمر لھم فقال ابو بصیر لاحد الرجلین واللہ انی لاری سیفک ھذا جیدا ... فامکنہ منہ فضربہ حتی برد

وفر الآخر حتی اتی المدینۃ فدخل المسجد یعدو فقال النبی ... لقد رای ھذا ذعرا قال قتل واللہ صاحبی وانی

لمقتول فجاء ابو بصیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد فلما سمع ذلک عرف انہ سیردہ

الیھم فخرج حتی اتی سیف البحر قال وینفلت ابو جندل بن سھیل فلحق بابی بصیر

فجعل لا یخرج من قریش رجل قد اسلم الا لحق بابی بصیر حتی اجتمعت منھم عصابۃ فواللہ

ما یسمعون بعیر خرجت لقریش الی الشام الا اعترضوا لھا فقتلوھم واخذوا اموالھم

فارسلت قریش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تناشدہ باللہ والرحم لما ارسل الیھم فمن اتاہ فھو آمن فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم

رواہ البخاری ۔ پہر پہرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کے پس آئے حضرت کے پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش میں سے تہے

اور وہ تہے مسلمان پس بہیجے کفار قریش نے اونکی تلاش میں دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابو بصیر کو ان دو شخصوں کے یعنی بموجب عہد کے

پس نکلے ... جب پہنچے وہ ذو الحلیفہ میں اوترے اسحال میں کہ کہاتے تہے کہجوریں اپنی پس کہا ابو بصیر نے واسطے ایک شخص کے

دونوں میں سے قسم خدا کی تحقیق میں گمان کرتا ہون یہ تلوار تیری ... اچہی ہی دکہلا مجہکو ... پس ... دی اوس شخص نے

ابو بصیر کو اور ... پس مارا ابو بصیر نے اوسکو یہانتک کہ ٹہنڈا ہو گیا یعنی مر گیا اور بہاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ میں اور

مسجد میں ... یعنی بخوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکہا اسنے خوف ... اور شخص نے کہا قسم خدا کی ... مارا گیا

اور ... یعنی میں ... قتل کیا جاؤنگا ... پس آیا ابو بصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اوسکی ماں ...

لڑائی کا ہی اگر ہوتا واسطے اسکے کوئی مددگار ... پس جب سنی ابو بصیر نے یہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پہیر دینگے ... ابو بصیر

یہانتک کہ آیا کنارے دریا کے ... اور بہاگ آیا ابو جندل بن سہیل ... پس ... ابو بصیر ... نہیں نکلتا تہا قریش سے کوئی شخص

کہ اسلام لایا ہو مگر کہ ملتا تہا ساتہ ابو بصیر کے یہانتک کہ جمع ہوئی ... ایک جماعت ... پس قسم ہی خدا کی ... قافلہ قریش کے کہ نکلا طرف شام کی

مگر ... اوسکا اور قتل کرتے اوسکو ... پس بہیجا قریش نے ... طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ... قسم دیتے حضرت کو

قرابت کی ... حضرت ... ابو بصیر کے ... آئے مدینہ میں ...

وعن عائشة قالت في بيعة النساء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمتحنهن بهذه الآية يا ايها النبي اذا جاءك المؤمنات يبايعنك فمن اقرت بهذا الشرط منهن قال لها قد بايعتك كلاما يكلمها به والله ما مست يده يد امراة قط في المبايعة متفق عليه اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے بیعت کرنے عورتوں کے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے امتحان کرتے عورتوں کا یعنی جو عورتیں مکہ سے آتیں اور اظہار ایمان کرتیں ساتھ اس آیت کے اے نبی جس وقت آویں تیرے پاس عورتیں ایمان لائیاں بیعت کریں تجھ سے پس جو اقرار کرتی ساتھ اس شرط کے ان میں سے فرماتے واسطے اوسکے تحقیق بیعت کی میں نے تجھ سے درانحالیکہ کلام کرنے والے تھے کلام کرتے عورت سے ساتھ اس کلام کے قسم ہے خدا کی نہیں ہاتھ لگا حضرت کا کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی بیچ بیعت کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتھ اس آیت کے مضمون اس آیت کا یہ ہے کہ بیعت کریں مومن عورتیں اس سب شرطوں پر کہ شریک نکریں ساتھ خدا کے کسی چیز کو اور چوری نکریں اور زنا نکریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں جیسی کہ عادت تھی جاہلیت میں مار ڈالتی تھیں اور بہتان نکریں اور عصیان نکریں اور یہ آیۃ تفسیر ہے اس آیۃ کی کہ اوپر گذری یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المومنات الی آخر جملہ کا حاصل یہ ہے کہ بیعت اگرچہ ہاتھ سے ہوتی ہے لیکن عورتوں سے زبانی ہی ہوتی تھی کہ بیعت قبول کی میں نے تیری اور بعضے مشائخ عورتوں کو اسطرح مرید کرتے ہیں کہ ہاتھ اپنا پانی میں ڈالتے ہیں اور عورت بھی ہاتھ پانی میں ڈالتی ہے اور بعضے ایک آنچل کپڑے کا پکڑتے ہیں اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہے حاجت اس تکلف کی نہیں اکتفا کرنا سنت پر افضل و احسن ہے اور یہ حدیث بیعت کرنے کی باب الصلح میں اسلئے لائی کہ بیچ صلح حدیبیہ میں بیعت بھی واقع ہوئی تھی کہ اوسکو بیعۃ الرضوان کہتے ہیں جیسی کہ آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین الخ میں ذکر اوسکا ہے اور ترتیب بیعت عورتوں کی اگرچہ حدیبیہ میں نتھی بیان کر دی مؤلف نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن المسور ومروان انهم اصطلحوا على وضع الحرب عشر سنين يامن فيهن الناس وعلى ان بيننا عيبة مكفوفة وانه لا اسلال ولا اغلال رواه ابو داؤد روایت ہے مسور اور مروان سے یہ کہ صلح کی قریش نے اوپر موقوف کرنے لڑائی کے دس برس تک امن میں رہیں ان میں لوگ اور یہ کہ درمیان ہمارے جامہ دانی بند ہو اور یہ کہ نہو چوری چھپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جامہ دانی بند ہو مراد یہ ہے کہ درمیان ہمارے اور تمہارے پاک ہو کینہ اور فساد اور فریب سے اور کہنے والے وفا اور صلح کے ہوں اور مراد اخیر جملہ سے یہ ہے کہ نہ لیوے بعضا ہمارا مال بعضی کا نہ پوشیدہ اور آشکارا وعن صفوان بن سليم عن عدة من ابناء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن آبائهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا من ظلم معاهدا او انتقصه او كلفه فوق طاقته او اخذ منه شيئا بغير طيب نفس فانا حجيجه يوم القيامة رواه ابوداؤد اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے کہ نقل کی کتنے ایک بیٹوں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے اونہوں نے نقل کی اپنے باپوں سے وہ نقل کرتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خبردار ہو جس شخص نے ظلم کیا عہد کرنے والے پر یعنی ذمی پر یا ستاوے یا ناقص کرے حق اوسکا یا تکلیف دے اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سے یعنی جزیہ لے زیادہ طاقت اوسکی سے اگر ذمی ہو اور زیادہ عشر مال تجارت سے اگر حربی مستامن ہو کہ واسطے تجارت کے آیا ہو یا لیوے اوس سے کچھ بغیر خوشی اوسکی کے پس میں جھگڑونگا اوس سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن اميمة بنت رقيقة قالت بايعت النبي صلى الله عليه وسلم في نسوة فقال لنا فيما استطعتن واطقتن قلت الله ورسوله ارحم بنا منا بانفسنا قلت يا رسول الله بايعنا تعني صافحنا قال انما قولي لمائة امراة كقولي لامراة واحدة رواه +++ اور روایت ہے امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے کہا بیعت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان

کتنی عورتوں نے کہا تو نسوان نے بھی بیعت کی پس فرمایا ہمکو واسطے ہماری کہ بیعت کریں تمکو اس عورتوں او ر چیز میں کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم
حضرت نے از راہ شفقت کے مقید کیا بیعت کو ساتھ استطاعت کے کہا میں نے اللہ اور رسول و سکا بہت رحم کرنیوالے ہیں بیچ حق ہمارے بھی پس کہا نسوان نے بیعت کیجئے یا رسول اللہ
بیعت کرو ہمسے یعنی کر لیتی تھیں بیعت سے یہ کہ مصافحہ کیجئے یعنی وقت بیعت کی ہاتھ ہمارا اپنے ہاتھ میں پکڑو فرمایا سوا اسکی نہیں کہ کہنا میرا واسطے سو عورتوں کی مانند کہنے
کی ہے واسطے ایک عورت کی یعنی فقط کہدینا بیعت میں کفایت کرتا ہے حاجت ہاتھ پکڑنے کی نہیں اور حاجت تخصیص ہر عورت کی بھی نہیں جدا جدا ایک ہی قول کافی ہے
نقل کی یہ **ف** اصل کتاب میں لفظ روا کی بعد سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لیکن حاشیہ میں بعض شارحوں نے لکھدیا ہے رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ ومالک فی الموطا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

رحمہ لا یعرف الا من حدیث ابن المنکدر وقال الترمذی حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن المنکدر انہ سمع من امیمۃ الحدیث کلھم من حدیث

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ يَعْنِيْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهُ وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهِ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا عمرہ کیا یعنی چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذیقعدہ کے یعنی سنہ چھ ہجری میں پس انکار کیا اہل مکہ نے یہ کہ چھوڑیں حضرت کو کہ داخل ہوں مکہ میں یعنی حضرت کو مکہ میں نہ آنے دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نے اہل مکہ سے اس پر کہ داخل ہوں یعنی سال آئندہ میں ٹھہریں اوسمیں تین دن پس جب لکھا صلح نامہ لکھا صحابہ نے نام شریف حضرت کا اسطرح یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اوپر اسکے محمد رسول اللہ نے کہا مشرکوں نے نہیں اقرار کرتے ہم ساتھ رسالت تمہاری کے پس اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم یعنی مکہ کی آنے سے ولیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسیطرح لکھو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ہوں رسول اللہ اور میں ہوں محمد بن عبد اللہ یعنی دونوں صفتیں لازم ہیں آپس میں نہیں جدا ہوتیں برابر ہے کہ دو ذکر کیجاویں یا ایک پھر فرمایا علی بن ابیطالب کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی نے قسم ہے اللہ کی نہیں مٹاؤنگا میں نام تمہارا کبھی پس لیا حضرت نے یعنی صلح نامہ یعنی حضرت علی کی ہاتھ سے حال آنکہ نہیں لکھ جانتے تھے پس لکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اوپر اسکے محمد بن عبد اللہ نے نہ داخل ہو مکہ میں ساتھ ہتیاروں کی مگر اسطرح سے کہ تلواریں ہوں غلافوں میں اور یہ کہ نہ نکلے مکہ کی لوگوں میں سے کوئی اگر ارادہ کرے کوئی حضرت کی ساتھ جانیکا یعنی بعد داخل ہونیکے جو مکہ سے نکلیں تو کسیکو وہیں سے لیکر نہ نکلیں اور یہ کہ نہ منع کریں اپنے یاروں میں سے کسیکو اگر ارادہ کرے ٹھہرنیکا مکہ میں پس جبکہ داخل ہوئے حضرت مکہ میں یعنی سال آئندہ اور گذر گئی مدت یعنی ٹھہرنیکی کہ تین دن قرار پائی تھی آئے کفار قریش علیؓ کے پاس اور کہا کہو واسطے صاحب اپنے کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلو ہماری شہر سے پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت علیؓ نے جو ہدیہ گویا وہ سمجھے کہ امر ایجاب کیلئے نہیں ہے الا مخالفت نکرتے و حقیقت میں مخالفت نہیں تھی بلکہ عین موافقت ہے کہ بسبب نہایت محبت کے کہا اور اختلاف ہے بیچ ہوا ہے علماء میں بیچ لکھنے آنحضرت کی کہ بعضے تو کہتے ہیں کہ ہرگز نہ لکھا اور نہ لکھ سکتے تھے بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نے اوکو امی فرمایا ہے اور امی وہ ہے جو نہ پڑھ سکے اور نہ لکھ سکے اور بعضوں نے کہا کہ لکھا حضرت نے بعد ازاں کہ ثابت ہوئی حجت نبوت پر اور منقطع ہوا شبہ اور ظاہر اس حدیث کا حجت ہے اوکی اور منکر اسکی تاویل کرتے ہیں کہ مراد کتابت سے امر ساتھ کتابت کے ہے۔ یہ مجاز مشہور ہے اہل زبان میں جیسے کہتے ہیں بنا کیا امیر نے شہر یعنی حکم کیا

ساتھ باڑ نکلی ہے کہ امیر اپنی ہاتھ سے بناکر تا ہی ہو

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب ہی بیچ بیان نکالدینی یہود کی جزیرہ عرب سے **ف** جزیرہ اوس زمین کو کہتی ہین کہ احاطہ کیا ہو اوسکو دریا نے اور جزیرہ عرب وہ ہی کہ احاطہ کیا ہی اسکو دریا ہند اور دریا شام اور دجلہ اور فرات نے یا عدن سی اطراف شام تک طول مین اور جدہ ریف عراق تک عرض مین کذا فی القاموس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اوس وقت کہ تھی ہم مسجد مین نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سی پس فرمایا چلو طرف یہود کے پس نکلی ہم ساتھ حضرت کے یہانتک کہ آئی ہم مدرسہ یہود کی مین پس کھڑی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ای گروہ یہود مسلمان ہو تا سلامت رہو یعنی آفات دنیا اور آخرت کیسی جانو کہ تحقیق زمین خدا کی لیی ہی یعنی وہ خالق اور مالک اوسکا ہی اور واسطی رسول اوسکی کی ہی یعنی بہ نیابت اور خلافت اور تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ جلا وطن کرون تمکو اس زمین سے یعنی جزیرہ عرب سے پس جو شخص کہ پاوی تم مین سے مال اپنی سی کوئی چیز یعنی مشکل ہوئی جانا اوسکا اندر زمین سفر کی پس چاہی کہ بیچ ڈالی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَی الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کھڑی ہوئے حضرت عمر خطبہ فرمانیکو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہ معاملہ کیا تھا یہود خیبر سے اوپر مالونکی اونکی یعنی اونکو خیبر مین منی دیا کھجورین اور زراعت وغیرہ اونکی ونہین کے طور پر کہ نصف ان کی حاصل مین سی دہون دہ ٹہیر لیا اور جزیہ مقرر کیا اونپر اور فرمایا تھا کہ ٹہیراوینگی ہم تمکو جب تک کہ ٹہیراوی تمکو اللہ یعنی نہ حکم کری ہمکو ساتھ نکالنی تمہارے کی اور تحقیق دیکھا ہے مناسب جلا وطن کرنا اونکا پس جب قصد کیا حضرت عمر نے اوسکا یعنی جلا وطن کرنیکا آیا اونکی پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق سے پس کہا ای امیر المومنین کیا نکالتی ہو تم ہمکو حالانکہ تحقیق ٹہرایا تھا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور معاملہ کیا تھا ہمسی مالونپر پس کہا حضرت عمر نی کیا گمان کرتا ہی تو کہ تحقیق بھول گیا فرمانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجہسی فرمایا تھا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جس وقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سی حال مین کہ دوڑیگی ساتھ تیری اونٹنی تیری تجکو لیکر یعنی ایک رات تجہپر آویگا کہ رات ہی رات یہاں سی نکل جاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نی کہ یہ کلمہ تھا از راہ ہنسی کے ابو القاسم سی کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پس فرمایا حضرت عمر نی کہ جھوٹا ہی تو ای دشمن خدا کی یہ حضرت نے ہنسی سی نہین فرمایا تھا بلکہ خبر غیب کی دی تھی از راہ معجزہ کی پھر جلا وطن کیا یہود کو حضرت عمر نی اور دی اونکو قیمت اوس چیز کی کہ تھی واسطی اونکی میوہ سے یعنی کھجورین وغیرہ قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیان اور غیر ذلک نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِثَلَاثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِيْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کے ساتھ تین چیزونکی فرمایا نکالدینا

ستر کو جزیرہ عرب سے یعنی مکہ مدینہ سے اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیوں سے مانند اوسکے کہ تہا میں سلوک کرتا اونسے یعنی جب تک وہ رہیں دینا انکو وہ چیز کہ تہی ہوئی
وہ دیکی کہا راوی نے اور سکوت کیا ابن عباسؓ تیسری چیز سے یا کہا ابن عباسؓ نے پس بہلایا گیا میں اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا قاضی عیاض نے
احتمال ہے کہ تیسری چیز یہ قول ہو حضرت کا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اسکو مالک نے موطا میں مع **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ**
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا
اِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے
کہا خبر دی مجھکو عمر بن الخطابؓ نے یہ کہ اونہوں نے سنا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے البتہ نکالونگا میں یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے یہانتک کہ نچھوڑونگا
مین مگر مسلمان کو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اگر جیتا رہا میں انشاء اللہ البتہ نکالونگا میں یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِىْ فصل دوسری **لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُوْنُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِىْ بَابِ الْجِزْيَةِ** نہیں فصل دوسری میں
کچھ مگر حدیث ابن عباسؓ کی کہ سر اوسکا یہ ہے لا یکون قبلتان اور تحقیق گذر چکی یہ حدیث باب الجزیہ میں بسبب تکرار کے نہیں ذکر کی یہاں یہ اعتراض
واعتذار ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ**
وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا
لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِىْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ عمر بن الخطابؓ نے جلا وطن کیا یہود و نصاری کو زمین حجاز یعنی جزیرہ عرب سے اور تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب غالب ہوئے اہل خیبر پر ارادہ کیا یہ کہ نکالیں یہود کو خیبر سے اور تہی زمین یعنی جو زمین ہو جب غلبہ کیا گیا اوسپر واسطے اللہ کی اور رسول اوسکے
واسطے مسلمانوں کی پس سوال کیا یہود نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ چھوڑ دیں انکو یعنی اونکی زمینوں میں اس شرط پر کہ کیا کریں کام یعنی درختوں کو
پانی دیا کریں اور واسطے اونکی ہو آدہوں آدہ میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹہیراوینگے ہم اسپر جب تک کہ چاہیں پس ٹہیرائے
یہانتک کہ جلا وطن کیا انکو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں طرف تیماء اور اریحا کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **بَابُ الْفَیْءِ** باب ہے
بیان فیٔ کی **ف** فیٔ اوس مال کو کہتے ہیں کہ کفار سے ہاتھ لگے بغیر لڑائی کی اور حکم اوسکا یہ ہے کہ وہ سب مسلمانوں کی لیے ہے اوسمیں خمس اور تقسیم
نہیں اور اختیار اوسکا حضرت کو تہا جسکو چاہیں دیں جسکو چاہیں نہ دیں کم اور جسکو چاہیں زیادہ اور جو مال غلبہ سے ہاتھ لگے اوسکو
کہتے ہیں اوسکا حکم یہ ہے کہ پانچواں حصہ نکالکر باقی مجاہدین میں تقسیم کر دیں پیادہ کو اکہرا اور سوار کو دوہرا اوج سوار **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِىْ هٰذَا الْفَیْءِ بِشَیْءٍ**
لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَاَ مَا اَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِىَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے
مالک بن اوس بن حدثان سے کہ کہا فرمایا حضرت عمرؓ نے یہ کہ اللہ تعالی نے خاص کیا اپنے رسول کو بیچ اس مال کی ساتھ ایک چیز کی کہ نہیں
دی وہ چیز کسیکو سوائے حضرت کی پھر پڑہی آیت جو چیز دی اللہ نے اپنے رسول کو اونمیں سے لفظ قدیر تک ہے پس تہا یہ مال خالص واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
خرچ کرتے تہے اپنے گہر کے لوگوں پر خرچ برس دن کا اوس مال میں سے پہر لیتے باقی کو پس کر دیتے اوسکو بیچ جگہہ کر دانتے مال اللہ کی یعنی صرف

مصالح مسلمين مين اور ديتي تهي جسكو چاهتي تهي محتاج و مساكين مين سے نقل كي يه بخاري اور مسلم ني ف آيه ما افاء الله سوره حشر مين هے ترجمه سارى آيه كا
يون هى كه جو كه الله تعالى ني اپني رسول كو ديا اور خاص اونكي ليي مقرر كيا نهين دوڑي تهي تم اوسپر گهوڑي اور اونٹ يعني مشقت نهين كهينچي تمني قتال
كي نهين اوسپر بلكه پياده پاگئي تم وليكن الله تعالى مسلط كرتا هى اپني رسولونكو جسپر كه چاهتا هى اور الله هر چيز پر قادر هى مراد يه هے كه الله تعالى ني جو آنحضرت كو
اموال بني نضير كا مالك كيا وه مال اس طرح كا هى كه حاصل نهين كيا هى تمني اوسكو بقتال و غلبه اسلحه كي كه گانون اونكي دو كوس تهے مدينه سي سب پياده پاگئي
سواى آنحضرت كے پهر مسلط كيا الله تعالى ني حضرت كو اوپر اور اونكي اموال پر جيسي كه عادت خدا تعالى كي هى كه مسلط فرماتا هى اپني رسولونكو اعدا دين پر
پس مراد اوسكا سپرد حضرت كي هى جسكو چاهين دين اور جهان چاهين خرچ كرين نازل هوئي يه آيه اوس وقت كه طلب كي صحابه نے قسمت كو كذا في التفاسير
پس اس طرح كا مال كفار كا كه اوسكو في كهتي هين تقسيم نهين كيا جاتا مانند تقسيم غنائم كي اور سپرد تها طرف رسول خدا صلى الله عليه وسلم كي آتا هى احاديث مين جو
كچهه آپ حضرت عمل فرماتي تهي اوسمين مذهب هما را تو اوسيمين هے اور نقل كيا اوسمين طيبي ني مذهب شافعي اس طرح سي كه حضرت كي ليي في مين چار خمس اور پانچوان
خمس كا تها پس تهي حضرت كي ليي اكيس حصے پچيس حصوں مين سے اور چار باقي ذوي القربى اور يتيمون اور مسكينون اور ابن سبيل كي ليي اور تفسير معالم مين لكها هى كه
اختلاف كيا هى اهل علم ني بيچ مصرف في كي بعد آنحضرت كي پس كها ايك قوم ني كه وه ائمه كي ليي هى بعد حضرت كي اور امام شافعي كي اسمين دو قول هين ايك تو يه كه وه
مقاتلين كي ليي هى اور دوسرا يه كه واسطي مصالح مسلمين كے هى اور خرچ برس روز كا اگر كها جاوي كه حديث مين آيا هى كه ذخيره نهين كرتي تهي آنحضرت
كوئي چيز كل كي ليي پس نفقه ايك سال كا كيونكر ركهتي تهي جواب يه كه نفي ذخيره كرنيكي اپني نفس كي ليي هى اور يه عيال كي ليي تها اور آنحضرت اپني
بيبيونكي ليي نفقه ايك سال كا ديتي تهي كبهي كبهي اور كها نووي ني كه اس سے معلوم هوا كه جائز هى ذخيره كرنا ايك برس كا اور يه منافي توكل كي نهين هے ع
وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهٖ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روايه هى مالك سے كه نقل كي حضرت عمر سي كه كها تها اموال بني نضير كا اوس قسم سي كه عطا فرمايا تها الله تعالى ني اپني
رسول پر كه نهين دوڑاي تهي مسلمانون ني اوسپر گهوڑي اور نه اونٹ پس هوا واسطي پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم كي وه مال خاص خرچ كرتي
تهي اپني اهل پر خرچ برس روز كا پهر خرچ كرتي مابقي كو بيچ هتيارونكي اور چارپايونكي بسبب سامان كرنيكي راه خدا مين يعني جهاد كي ليي نقل كي يه
بخاري اور مسلم ني **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** نسر حر عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيتُ فَاَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ
لِي اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ روايت عوف بن مالك سي يه كه پيغمبر خدا
صلى الله عليه وسلم تهي جس وقت كه آتا اونكي پاس مال في بانٹتي اوسكو اوسيدن پس ديتي بيوي والي كو دو حصے اور ديتي مجرد كو ايك حصه پس
بلايا گيا مين پس ديي مجكو دو حصے اور تهي ميري بيوي پهر بلايا گيا پيچهي ميري عمار بن ياسر كه بيوي نه ركهتا تها پس ديا گيا ايك حصه نقل كي يه
ابو داود ني **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِينَ رَوَاهُ
اَبُو دَاوُدَ اور روايت هے ابن عمر سي كه كها ديكها ميني پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم كو شروع كرتي بيچ اول وقت آني في كي ساتهه آزاد كيي گيونكي نقل كي يه ابو داود ني
ف يعني اول في مين سے آزاد كيي گيونكو ديتي تهي اسليي كه وه بي ٹهكاني اور بي سهارے هوتي هين اور بعضون ني كها كه مراد آزاد كيي گيونسي مكاتب
هين اور بعضون ني كها مراد منفردين لطاعة الله هين ع **وَعَنْ عَائِشَةَ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا

...ہی نعمت پر شکر ادا کرنا اور آخرت میں اسکا ثواب ہی اسی تقدیر پر آیت کا ترجمہ یہ ہوا کہ ہم نے نہیں دیا ہی تمکو
سوا اسکے نہیں کہ غنیمت کی شکر کے واسطے دیا ہی تاکہ تم حق تعالی کا شکر کرو اور غنیمت میں حضرت کے لیے ایک حصہ ہی اور باقی
ایک دوسرے کے موافق تقسیم ہوتا ہی **ف** یہ دو قول ہیں اہل سنت کے اور بعضوں کا یہ قول ہی کہ حضرت کا حصہ مسلمانوں کے مصالح میں صرف ہوتا ہی
**وعن مالک بن اوس بن الحدثان قال ذكر عمر بن الخطاب يوما الفيء فقال ما انا احق بهذا الفيء منكم وما احد منا باحق به
من احد الا انا على منازلنا من كتاب الله عز وجل وقسم رسوله صلى الله عليه وسلم فالرجل وقدمه والرجل وبلاؤه
والرجل وعياله والرجل وحاجته رواه ابو داود** اور روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان سے کہا ذکر کیا عمر بن خطاب نے
فی کا ایک دن پس کہا نہیں ہوں میں زیادہ حقدار اس فی کا تم سے اور نہیں کوئی ہم میں سے زیادہ حقدار اس فی کا کسی سے لیکن ہم اوپر مرتبوں اپنے کے ہیں
موافق کتاب اللہ کے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ایک شخص اور قدیم ہونا اسکا اور ایک شخص اور شجاعت و مشقت اسکی اور ایک شخص اور عیال اسکے اور ایک شخص اور
حاجت اسکی نقل کی ابو داود نے **ف** نہیں ہوں میں زیادہ حقدار یہ بات حضرت عمر نے دفع توہم کی لیے فرمائی کہ توہم ہوتا تھا کہ وہ خلیفہ ہیں انکو زیادہ حق ہوگا
ورنہ جیسا آنحضرت تھے ویسا نہیں کوئی حقدار نہیں ہوں بعد زمان نبی کی احتیاج کی معلوم کہ نہیں کوئی ہم میں سے زیادہ حقدار اسکا کسی سے
لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہیں کہ بیان کیا گیا ہی کتاب اللہ میں مانند قول اللہ تعالی کی للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا آخر آیتوں تک اور قول اللہ تعالی کی والسابقون الاولون
من المهاجرين والانصار آخر آیت تک غیرہا اور آیتیں کہ دلالت کرتی ہیں اوپر تفاوت مراتب کے اور تقسیم کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی یہ ملحق کیا گیا ہی کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب کے موافق تقسیم حضرت کی کہ رعایت کی آپ نے اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی
الخ بیان اسکی یہ ہی مانند اسکی جیسی تفصیل کیا اسکو ساتھ قول اپنی کی شخص اور تقدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنی فی کی لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا
اور مشقت کا اور اہل وعیال ہونیکا اور حاجت کا یا ہی یعنی احتیاج ہر شخص کا اوسکی موافق اسکو دیجیی **وعنه قال قرأ عمر
بن الخطاب انما الصدقات للفقراء والمساكين حتى بلغ عليم حكيم فقال هذه لهؤلاء ثم قرأ واعلموا انما غنمتم من
شيء فان لله خمسه وللرسول حتى بلغ وابن السبيل ثم قال هذه لهؤلاء ثم قرأ ما افاء الله على رسوله من اهل القرى
حتى بلغ للفقراء والذين جاؤا من بعدهم ثم قال هذه استوعبت المسلمين عامة فلئن عشت فليأتين الراعي وهو
بسرو حمير نصيبه منها لم يعرق فيها جبينه رواه في شرح السنة** اور روایت ہی مالک سے کہا پڑھی حضرت عمر بن خطاب نے
یہ آیت کہ بیچ بیان مصارف زکوۃ کی ہی سوا اسکے نہیں کہ صدقہ یعنی زکوۃ واسطے فقیروں اور مسکینوں کی ہی یہانتک پہونچی علیم حکیم تک اور کہا یہ
یعنی زکوۃ واسطے انکی ہی یعنی اون اشخاص کے کہ ذکر کیے گئے اس آیت میں پھر پڑھی یہ آیت کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کے ہی جانو کہ تحقیق جو چیز کہ غنیمت
لی ہی تمنے کہ پس تحقیق واسطے اللہ کی ہی پانچواں حصہ اسکا اور واسطے رسول کی یہانتک کہ پہونچی لفظ وابن السبیل تک پھر کہا کہ یعنی
واسطے ذوی القربی وغیرہ کی ہی پھر پڑھی یہ آیت کہ بیچ بیان حکم فی کی ہی جو چیز کہ دی اللہ نے اپنی رسول کو بستیوں سے یہانتک کہ پہونچی
اس آیت تک واسطے فقیروں کی اور اون لوگوں کی کہ آئے اونکے پیچھے پھر کہا کہ اس آیت نے پورا کیا مسلمانوں کو سبکو پس اگر زندہ رہا میں البتہ پہونچیگا
چرواہے کو اعمال یمن کا وہ ہوگا سرو حمیر میں کہ نام ہی ایک موضع کا حصہ اسکا اموال فی سے نہ پسینہ دیگی وجہ سے حاصل کرنے اسکے
پیشانی اسکی نقل کیا شرح السنہ میں **ف** ایک نسخہ میں یوں ہی ثم قرأ والذين جاؤا پس تقدیر یہ ہوگی یہانتک کہ پہونچی للفقراء دو آیتوں تک پھر پڑھی
آیۃ والذين جاؤا من بعدهم الخ یعنی اس آیت نے پورا کیا یعنی اس آیت میں سب مسلمانوں کو بیان مذکور ہی بخلاف پہلی دونوں آیتوں کی کہ

خاص ہی اہل زکوۃ کی لیے اور دوسرا اہل خمس کے لیے اور رای حضرت عمرؓ کی یہ تہی کہ فئ مین سی خمس نکالی جیسے غنیمت مین سے نکالتی ہین بلکہ تمام اسمصالح مسلمانونکی لیے ہی اور مقرر کیا گیا ہی اونکی لیے اوپر تفاوت درجات کے جیسے مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسیطرف گئے ہین سوا امام شافعی کے جیسے گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا بہی مذہب حضرت عمرؓ کا ہی اور حضرت ابوبکرؓ برابر ہی دیتی تہی رعایت نکرتی تہی سبقت وغیرہ کی اور فرماتی تہی کہ اونہونے عمل کیا ہی خدا کی لیے جزا اونکا اللہ پر ہی اور ساتھ تفصیل کی اموال مین دخل نہین اور حضرت عمرؓ زیادہ دیتی تہی حضرت عایشہؓ کو بہ نسبت حفصہؓ کے اور اسامہ بن زید کو بہ نسبت ابن عمرؓ کی اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سی اور حاصل جملہ کا یہ ہی کہ حضرت عمرؓ فرماتی ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سی فتح ہوئی اور مال فئ کی بہت ہاتہ لگی تو مسلمانونکو دوسمین پہونچیگا اگرچہ دور کی شہرون اور مواضع مین ہتی ہونگے اور محنت اور مشقت اوسکی حاصل کرنی مین کی ہو گی + ع ح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ اَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيْرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِيْرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهٖ وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ وَاَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْءَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِاَهْلِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهٖ جَعَلَهٗ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مالک سے کہ کہا تہا اوس چیز کی کہ حجت پکڑی تہی ساتہ اوسکی حضرت عمرؓ نی یہ کہ کہا حضرت عمرؓ نی تہی واسطی حضرت کے تین صفایا بنو النضیر اور خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال کہ حاصل ہوتا تہا اونکی زمین سے تہا محبوس یعنی مقرر واسطی حاجات حضرت کے یعنی واسطی ضیافت مہمانونکی اور ہتیار وسواری مجاہدونکے وغیر ذلک اور حاصل فدک تہا محبوس واسطی مسافرونکی کہ مال اپنی پاس رکہتی تہی اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تہا اوسکو حضرت نے تین حصی دو حصی درمیان مسلمانونکی اور ایک حصہ واسطی خرچ اہل وعیال اپنی کی پس جو کچہ بچتا خرچ اہل وعیال اونکی سی کردیتی اوسکو درمیان فقرای مہاجرین کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جہگڑتی ہوئی آئی حضرت عمرؓ کی پاس مقدمہ فدک کی تو حضرت عمرؓ نی دلیل پکڑی ساتہ اوسکی کہ کہا حضرت عمرؓ نی الخ اور تہا یہ روبرو صحابہ کے پس انکار کیا کسی نی اوسپر بعد ازان حضرت عمرؓ نی اون دو صحابیونکو یاد دلایا یعنی عام کیا کہ بطور حضرت کے صرف تی رہین کہ صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اوسکو کہتی ہین کہ چہانٹ لی امام اپنی لیے غنیمت مین سی کوئی چیز پہلی تقسیم ہونی غنیمت کے اور یہ بات خاص حضرت ہی کی لیے ہی کہ خمس کے ساتہہ اور بہی کچہ لی لین جو چاہین لونڈی یا غلام یا تروار یا گہوڑا وغیر ذلک اور یہ بعد حضرت کے اور کسی امام کی لیے درست نہین اور بنو نضیر یعنی زمین اونکی کہ بعد جلا وطن کرنی اونکی کی ہاتہہ لگی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریب خیبر اور تہی حضرت کے لیے آدہی زمین اوسکی کہ صلح کی اہل اوسکی نی آدہی زمین اوسکی پر پس وہ بہی خاص حضرت کے لیے تہا اور خیبر کو اوپر طرح مذکور کے اسلیے تقسیم کیا کہ خیبر کی گانون بہت تہے بعضی بقہر فتح کیے گئی تہی اونمین سے حضرت خمس لیتی تہی اور بعضی بصلح فتح کیے گئی تہی بغیر قتال کی وہ فئ تہی خاص حضرت کے لیے تقسیم کرتی تہی اوسکو جہان مناسب جانتی تہی اپنی حوائج مین اور اپنی اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس مقتضی ہوئی قسمت برابری اوسکو کہ ہو تمام اوسکا درمیان حضرت کے اور لشکر مسلمین کے تین حصی + ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوْدُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُّلِّيَ اَبُوْبَكْرٍ عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَيٰوتِهٖ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُّلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا

حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ ثُمَّ اَقْطَعَھَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَرَاَیْتُ اَمْرًا مَنَعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ
لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ وَاِنِّیْ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ رَدَدْتُھَا عَلٰی مَا کَانَتْ یَعْنِیْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہے مغیرہ سے کہ کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نے جمع کیا مروان کے بیٹوں کو اوس وقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تھا واسطے ان کے فدک پس تھے خرچ کرتے اموال اوسکی سے یعنی اہل وعیال اور فقرا و مساکین پر احسان کرتے تھے اوسمیں اور چھوٹے لڑکوں
بنی ہاشم کی اوپر نکاح کرتے تھے اوسمیں عورتوں بے شوہر کا اور مرد بے زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہ نے سوال کیا تھا حضرت سے یہ کہ دیوین فدک کو واسطے اوس کے
پس منع کیا پس تھا اسیطرح سے بیچ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت کی پس جبکہ خلیفہ کیے گئے ابوبکر صدیق کیا بیچ اوسکے
موافق اوس چیز کے کہ کیا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زندگی میں یعنی خرچ کرتے تھے حضرت کے اہل وعیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور میں
جیسے حضرت کرتے تھے پس جبکہ خلیفہ کیے گئے حضرت عمر بن الخطاب کیا موافق اوس چیز کے کہ کیا تھا دونوں صاحبوں نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
ابوبکر نے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی پھر جاگیر کیا اوسکو مروان نے یعنی لے لیا واسطے اپنے توابع کے لیے بیچ خلافت حضرت عثمان کی یا اپنے
اوقات میں پھر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کے لیے یعنی ملی مجھے ایک چیز کہ نہیں دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو نہیں واسطے
میرے سزاوار تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تمکو اوپر کہ تحقیق میں نے پھیر دیا اوسکو اوسطرح پر کہ تھا یعنی آنحضرت کے زمانے میں اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق
کے زمانے میں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جاننا چاہیے کہ بیچ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر کے کہ املاک خالصہ آنحضرت کی سے تھی اور تھی
رہی بعد حضرت کے اور واقع ہوا جو کچھ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا غریب ہے مناسب ہے کہ کچھ اوس سے نقل کرین ہم کتب صحاح سے بسبب شہرت اس کلام کے
اور جاری ہونے اوسکے زبان خاص وعام پر اور واقع ہونے کجی کی بیچ افہام کے پھر دور کرین صحیح بخاری میں منقول ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہ کہا
حضرت عمر بن خطاب نے مجکو اپنے پاس بلایا میں بیٹھا تھا اونکے پاس کہ اونکا خادم یرفا نام آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف
اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص دروازے پر بیٹھے ہوئے اذن چاہتے ہیں آپکے لیے کہا آنے دے پس وہ آئے پھر تھوڑی دیر کے بعد یرفا آیا
اور کہا کہ عباس اور علی اذن چاہتے ہیں حکم ہو تو آنے دوں کہا آنے دے جب آئے تو عباس نے کہا یا امیر المؤمنین حکم کر درمیان ہمارے اور انکے اور یہ جھگڑتے
ہیں بیچ اوس اموال کے کہ فئی کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول پر اموال بنی نضیر سے پس جھگڑا کیا آپس میں علی اور عباس نے پس کہا اون لوگوں نے کہ
یا امیر المؤمنین حکم کرو درمیان ان دونوں کے اور خلاصی دو ایک کو دوسرے سے پس کہا حضرت عمر نے صبر اور مہلت کرو قسم دیتا ہوں میں تمکو اوس خدا کی کہ اوسکے
حکم سے قائم ہیں آسمان و زمین آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں چھوڑتے ہیں ہم یعنی گروہ انبیا میراث جو کچھ کہ ہم چھوڑ گئے ہیں
صدقہ ہے کہا اون صحابہ نے کہ بیشک تھی ہاں فرمایا ہے بلاشبہ پھر متوجہ ہوئے حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس پر اور کہا کہ قسم دیتا ہوں میں تمکو
خدا کی آیا نہیں جانتے ہو تم کہ آنحضرت نے یہ فرمایا تھا کہا علی اور عباس نے ہاں فرمایا کہا عمر نے پس خبر دیتا ہوں میں تمکو اس امر سے کہ پروردگار تعالی نے مخصوص کیا
اپنے رسول کو اس فئی میں ساتھ اوس چیز کے کہ نہ دی کسیکو سوا اونکے پھر پڑھی یہ آیت ما افاء اللہ علی رسولہ ساری کی یہ پس تھا یہ اموال خاص آنحضرت کے لیے
پھر قسم خدا کی جمع نکیا اس اموال کو تمہارے پاس اور اختیار نکیا ساتھ اوسکے تمپر اور تحقیق دیا تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمہارے یہانتک کہ باقی رہا
اوس اموال سے پس تھے آنحضرت کہ خرچ کرتے اوپر اہل وعیال اپنے کے اوس مال سے پھر لیتے اور صرف کرتے اوسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین میں
پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات تک پھر بعد حضرت کی وفات کے ابوبکر نے کہا کہ میں خلیفہ رسول خدا کا ہوں پس لیا اوسکو ابوبکر نے اور
عمل کیا اوسطرح کہ عمل کرتے تھے آنحضرت پھر متوجہ ہوئے حضرت عمر علی اور عباس پر اور کہا کہ اوس وقت میں تم لوگ یاد کرتے تھے تم ابوبکر کو اور کہتے

تھی کہ ابو بکر اس عمل میں خطا پر ہی اور ایسا نہ تھا کہ جو تم کہتی تھی اور خدا جانتا ہی کہ ابو بکرؓ اس کام میں صادق تھی اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کے
تھی پھر وفات دی اونکو خدا نی پس کہا میں نی کہ میں خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابو بکرؓ کا ہوں پس لیا میں نی وہ مال کو دو سال اپنی امارت میں اور عمل کیا میں نی اون میں
اسطرح کہ عمل کیا تھا آنحضرتؐ نے اور ابو بکرؓ نی اور خدا جانتا ہی کہ میں اس عمل میں صادق ہوں اور اس امر میں نیکوکار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہوں پھر بعد
دو سال کی آئی تم دونوں میری پاس اور سخن تم دونوں کا ایک ہی تھا پس کہا میں نی تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی ہم وارث نہیں چھوڑتی ہیں کہ جو کچھ
چھوڑتے ہیں صدقہ ہی پس جب میری عقل میں آیا کہ سپرد کر دیں وہ مال کو تمہاری تئین پس کہا میں نی اگر چاہتی ہو تم سپرد کر دیں تمکو باین شرط کہ لازم کرو
اپنی پر یہ کہ عمل کرو اوس میں اسطرح کہ عمل کیا اوس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور ابو بکرؓ نی اور میں نی جب سے کہ خلیفہ ہوا ہوں وگرنہ کلام نکرو مجھ سی اس
میں پس کہا تم نی کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر پس سپرد کیا میں نی تمکو آیا التماس کرتی ہو تم اور چاہتی ہو مجھ سی کہ حکم کروں برخلاف اسکی پس قسم اوس خدا کی کہ اوسکی اذن
سی برپا ہی آسمان و زمین حکم نہیں کرونگا میں غیر اوسکی جب تک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اوس کار سی اور تمسی نہیں ہو سکتا پس سپرد کرو مجھکو کفایت کروں میں
اوسی اور مشقت کھینچوں کہا زہری نی کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی میں نی اس حدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا سچ کہا مالک بن اوس نی میں نی سنا ہی
حضرت عائشہ سی کہتی تھیں بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے عثمان کو ابو بکرؓ کی پاس واسطی طلب کرنی میراث کے اوس چیز سی کہ فی کیا تھا اللہ
تعالی نی اپنی رسول پر صلی اللہ علیہ وسلم پس رد کیا میں نی اون بیبیوں پر اور کہا میں نی کہ نہیں ڈرتی ہو تم خدا سے کیا نہیں جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہے میراث نہیں چھوڑتے ہیں ہم جو کچھ کہ چھوڑتے ہیں صدقہ ہی نہیں کہاتی آل محمد مگر اس مال سی پس باز آئیں حرم آنحضرت کی طلب کرنی میراث سی اور رجوع کی
ساتھ اوس چیز کی کہ خبر دی میں نی اونکو کہا عروہ نی تھا یہ صدقہ حضرت علی کی ہاتھ میں منع کیا حضرت علی نی عباس کو اوس سے اور غلبہ کیا اوس پر بعد ازاں حضرت
حسن بن علی کی ہاتھ میں تھا بعد ازاں حضرت حسین کے پاس بعد ازاں علی بن حسین اور حسن بن حسن کے پاس کہ یہ دونوں نوبت کرتی تھی اوسکو بعد ازاں زید بن حسن
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے پاس تھا اور یہ صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ساتھ راستی کی یہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہ حدیث کتاب المغازی
میں بیچ قصہ بنی نضیر کی ہی اور کتاب الخمس میں بھی مانند اسکی آیا ہی ساتھ تفاوت بعضی الفاظ کی اور یہ بھی بخاری میں ہے حضرت عائشہ سی کہ فاطمہ اور
عباس آئی حضرت ابو بکرؓ کی پاس اس حال میں کہ طلب کرتی تھی میراث زمین فدک سی اور حصہ خیبر سی پس کہا ابو بکرؓ نی کہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی میراث نہیں چھوڑتی ہیں ہم جو کچھ چھوڑینگی ہم صدقہ ہی کہاتی ہی آل محمد اس مال میں سے قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہی نزدیک میرے
کہ درمیان ملاؤں میں ساتھ اوسکی اور نگاہ رکھوں میں حق اوسکا اس سے کہ ملا کر دوں میں قرابت اپنی کو اور جامع الاصول میں حدیث مذکور کو روایت بخاری و مسلم اور
ابو داؤد اور نسائی سی لایا ہی اور کہا کہ کہا ابو داؤد نی کہ طلب و سوال عباس و علی کی حضرت عمرؓ سی یہ تھی کہ اس مال کو درمیان اونکی آدھوں آدھ
کر دیں اور سوا اس کے یہ کہ نہ جانتی تھی قول آنحضرت کا کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے ہیں وہ نہ طلب کرتی تھی مگر جواب کو پس حضرت عمرؓ نی کہا کہ میں نام تقسیم کا اوپر
ڈالتا ہوں چھوڑتا ہوں اوسکو بحال خود جیسے کہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس میں عروہ بن زبیر سی کہ عائشہؓ نی خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کیا ابو بکر صدیق سی بعد وفات آنحضرت کے کہ دیویں اونکو میراث اونکی اوس چیز سی کہ چھوڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی
اللہ اوس چیز سی کہ فی کیا خدا تعالی نی اوس پر پس کہا ابو بکرؓ نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لا نورث ما ترکناہ صدقۃ پس خفا ہوئیں فاطمہؓ
... ابو بکر سی پس ہمیشہ تھیں ہجران کرنیوالیں اونسی یہاں تک کہ وفات پائی اور زندگی حضرت فاطمہؓ کی بعد حضرت کی چھ مہینی تھی اور
تھیں فاطمہ کہ سوال کرتی تھیں ابو بکر سی حصہ اپنا اوس چیز سی کہ چھوڑا آنحضرت نے خیبر اور فدک سی اور صدقہ اونکا کہ مدینہ میں تھا پس انکار
کیا اور کہا کہ نہیں ہیں میں چھوڑنیوالا کسی چیز کو اوس چیز سی کہ عمل کرتی تھی ساتھ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر کرتا ہوں میں جو کچھ کہ عمل کرتے

حق تھی حضرت فاطمہ کا طلب کرنا درست ہے کیونکہ آنحضرت نے ... شمار کیا ہے ... حضرت ... شمار ... [illegible]
اور پھر ... حضرت ... نے ... صدقہ ... خدا کی تھی ... آنحضرت کی ... تھی اور پھر ... [illegible]
... حضرت ... کی ... ہے کہ ... حدیث نور ... صدقہ کی ... [illegible]
... مرتبہ ... روایتیں ... صحیح ... فرق صدقہ ... [illegible]
... صدقہ ... مشترک درمیان ... اور ... ساتھ ... [illegible]
... حضرت ... تین ... صحیح ... اشکال یہاں یہ وارد ہوتا ہے کہ اگر دینا اس مال کا
... حضرت عمر ... صواب تھا تو کیوں ... جواب یہ کہ ... [illegible]
... دیا اور دیا آخر کو ... تصرف ... آنحضرت ... کرتی تھی ... یہ قضیہ مشکل ہی ... علی ... عباس سے
... حضرت عمر ... اعتراض ... آنحضرت کی ... بزرگوں مہاجرین کی ... [illegible]
... حضرت ... شرکت ... قسمت ... حصہ ... مستقل ... تدبیر ... آنحضرت ... [illegible]
کی حضرت ... حاری ... نام ... اصلی ... قسمت ... ملک ... ہوتی ہے اور ساتھ ... زمانہ ... [illegible]
... حضرت ... سنت کی ... اور ... کہ شاید اتفاق ... [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... اشکال ... ہے کہ ... صدیق ... ابوبکر ... اور گواہی دی صحابہ نے ساتھ اوسکی ... قبول کی اور غضب ... [illegible]
... حدیث ... غضب ... طول ... زندگی ... ابوبکر ... جواب ... شرح ... [illegible]
... غضب فاطمہ ... حاصل ہوا ... بشریت ... انقباض ... [illegible]
محروم ... ترک سلام ... بعض روایات میں آیا ہے کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکر اور فاطمہ کی ... تو گئے ابوبکر فاطمہ
کے پاس ... گرمی آفتاب میں اور عذر خواہی کی ... اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبوب تر ہے نزدیک میرے قرابت اپنی سے ... ولیکن ... سنا ہے میں نے اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ... [illegible]
... فاطمہ ... نقل ... تفسیر ... حقیقۃ الحال ... یہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ ... [illegible]
... بطور اختصار ... جگہ ... مذکور ... واللہ الہادی والموفق۔ **کتاب الصید**

والذبائح باب ہے بیچ بیان شکار اور جانوروں ذبح کئے گئے کی **ف** شکار کرنا حلال ہے غیر حرم میں واسطے غیر محرم کے ... [illegible]
مباح ہونے پر وارد ہوئی ہے کتاب و سنت ... [illegible] ... امام مالک کی ... [illegible]
... قصد ... مباح ہے ... بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی ... [illegible]

الفصل الاول ... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ
كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ
وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ
... أَيُّهُمَا قَتَلَ وَإِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ

وَاِنْ وَجَدْتَہٗ غَرِیْقًا فِی الْمَاءِ فَلَا تَاْکُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا کہا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جسوقت کہ چھوڑے تو اپنی کتی کو یعنی ارادہ کری تو چھوڑنے کتی معلم کا شکار کی لیے پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکہا کتی نی شکار کو واسطی تیری اور پایا
تو نی اوسکو زندہ پس ذبح کر لی اوسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اوسکو قصدًا حرام ہوگا اسلیے کہ وہ مردار ہے اور اگر پایا تو نی شکار کو کہ مار ڈالا اوسکو کتی نی
اور نہ کہایا اوسمین سے پس کہا اوسکو اور اگر کہایا پس کہا پس سوا اسکی نہین کہ بند رکہا کتی نی اس شکار کو اپنی لیے اور اگر پاوی تو ساتھہ کتی اپنی کی کتا غیر کا
اور حال آنکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نی اونمین سی پس کہا اسلیے کہ تحقیق تو نہین جانتا کہ کسنے اون دونون مین سے مارا اوسکو یعنی اگر دوسرے کتی نی مارا ہو
شاید کہ وہ معلم نہو یا اوسکی چھوڑنے مین بسم اللہ نکہی ہو اور جسوقت پہینکے تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب ہا شکار تجہی ایکدن پس پایا تو نی وہ نہین
کچہہ نشان سوائے نشان تیر اپنی کی پس کہا تو اگر چاہے اور اگر پاوے تو اوسکو غرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکہتا ہو پس نہ کہا یعنی بسبب احتمال اسکی کہ پانی
مرا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ذکر کر نام خدا کا جیسیکہ وقت ذبح کی ذکر کرتی ہین اسلیے کہ چھوڑنا کتی کا بمنزلہ چلانا چھری کی ہی پس ضروری کہنا
بسم اللہ کا اوسوقت اور اگر ترک کری بسم اللہ بہول کر حلال ہی اور اگر ترک کیا اوسکو قصدًا وقت چھوڑنے کتی کی پہر ڈانٹا کتی کو اور وہ ٹہہر رہا اور
بسم اللہ کہی بعد ٹہہرنی کی اور پکڑا اوسنی شکار کو اور مار ڈالا نہین حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنا کتی کا طرف شکار کی مسلمان یا کتابی
سی شرط ہی اور اگر کتا بطور خود جاوے اور زخمی کری تو حلال نہین اور اسیطرح اگر وقت چھوڑنی کی بسم اللہ نکہی مگر یہ کہ زندہ پاوے اور ذبح کری تو
وہ داخل شکار کی نہین اور نہ بند رکہا الخ اسلیے کہ یہ علامت عدم تعلیم کی ہی اور شکار کہ حلال ہی معلم کتی کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب
کتی وغیرہ مین یہ ہے کہ تین بار شکار کو پکڑ کر چھوڑ دے کہا وے نہین اور ذی مخلب یعنی پنجہ گیر مین یہ ہے کہ پہر آوے جبکہ بلایا جاوے بعد چھوڑنیکی پس اگر باز
وغیرہ شکار مین سے کہا لیوے تو اوس شکار کا کہانا درست ہے اور اگر کتا وغیرہ کہا لیوے تو نکہایا جاوے اور اگر بعد تین بار چھوڑ دینی کی ایکبار بہی کہا وے تو
وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا اور اگر کتا غیر کا یعنی کتا کہ چھوڑا ہوا اوسکو کسی نی یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کہی قصدًا یا
چھوڑا ہوا اوسکو اوسنی کہ نہین حلال ذبح کیا ہوا اوسکا مانند مجوسی کے اور اگر غائب رہا الخ کہا علماء ہمارے نی کہ شرط ہی حلال ہونیکی ساتھہ پہینکنے
تیر کی کہنا بسم اللہ کا اور پہونچنا زخم کا اور یہ کہ نہ بیٹھہ رہی شکار کی ڈہونڈہنی سی اگر غائب ہو شکار اسحال مین کہ تیر اوسکی لگا ہوا ہو اسلیے کی روایت
کیا ہی ابن ابی شیبہ نی اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نی اپنی معجم مین ابی رزین سے اونہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا بیچ مقدمہ شکار کے
جب گیا شکار سے فرمایا لعل ہوام الارض قتلتہ اور روایت کی عبد الرزاق نی مانند اسکی عائشہ سی بطریق مرفوع کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی
چھوڑی کتا شکار پر پہر مار ڈالی وہ اوسکو تو وہ حلال ہی اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند اونکی اور شرط یہ ہی کہ ہو جارحہ
معلم اور نہین حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا **ع** وَعَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نُرْسِلُ الْکِلَابَ الْمُعَلَّمَۃَ قَالَ کُلْ
مَا اَمْسَکْنَ عَلَیْکَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ کُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِہٖ
فَقَتَلَ فَاِنَّہٗ وَقِیْذٌ فَلَا تَاْکُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑتے ہین کتی سدہے ہوے فرمایا کہا
جو چیز کہ پکڑ رکہین کتی تیری لیے کہا مینی اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا مینی تحقیق ہم پہینکتے ہین تیر بن پر و نکا فرمایا کہا اوس
کو کہ زخمی کر دے یعنی جس شکار مین وہ تیر بن پر جا لگی بہال کیطرح سے اور مار ڈالی اوسکو کہا لی اور جو چیز کہ پہونچی ساتھہ چوڑان اپنی کی یعنی لگی اسطرح
تا مری شکار کو پس قتل کری اوسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی پس مت کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** معراض کہتی ہین اوس تیر کو کہ تیر نہین
اوسمین اور پر جوڑا جاتا ہی اور لگتا ہی چوڑا اور وقیذ اور موقوذ وہ جانور ہی کہ مارا جاوے ساتھہ غیر تیز چیز کی لکڑی ہو یا پتہر یا اور کچہہ اور اتفاق کیا ہی

علما نے کہا ہے کہ جب شکار کرے ساتھ معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیزی اپنی کے تو حلال ہے اور اگر قتل کرے اوسکو ساتھ چوڑائی اپنی کے تو نہیں حلال اور کہا علمانے کہ نہیں حلال ہے وہ شکار کہ مارے اوسکو ساتھ بندقہ کے یعنی گولی اور غلہ کے بسبب حدیث معراض کے اور معراض کی چوڑائی لگنے سے نہیں حلال ہوتا کہ ضرور ہے اوسمین زخمی کرنا تاکہ متحقق ہوں معنی ذبح کے اور چوڑائی معراض کا نہیں زخمی کرتا اور اسیلیے اگر قتل کرے اوسکو بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہے شکار اسیلیے کہ بندقہ توڑتا ہے ہڈی کو اور زخمی نہیں کرتا پس ہوتا ہے مانند معراض کے لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہیں حرام کرتا بسبب تحقق موت کے ساتھ زخم کے اور اگر پھینکے شکار پر چھری یا تلوار اگر لگی اوسکی تیزی کی رخ سے کھایا جاوے ورنہ نہیں اور اگر مارے شکار کو پتھر تو اگر ہو پتھر بھاری نہ کھایا جاوے اگرچہ زخمی کرے بسبب احتمال اسکے کہ اوسنے قتل کیا ہو ساتھ ثقل اپنے کے اور اگر پتھر ہلکا ہو اور ہو اوسمین تیزی اور زخمی کر دے وہ تو کھایا جاوے بسبب تیقن موت کے ساتھ زخم کے اور اصل اسمین یہ ہے کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کے ساتھ یقین کے تو کھایا جاوے اور اگر حاصل ہو ساتھ ثقل کے یا شک ہو اوسمین تو نہ کھایا جاوے وجوبًا یا احتیاطًا ۔ع وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِكَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اٰنِیَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِیْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِیْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكٰوتَهٗ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا مینے یا نبی اللہ تحقیق ہم ہیں بیچ زمین قوم اہل کتاب کی آیا پس کھاویں ہم بیچ باسنوں انکی اور ہم بیچ زمین شکار کی ہیں یعنی وہاں شکار بہت ہے شکار کرتا ہوں میں ساتھ کمان اپنی کی یعنی تیر سے اور ساتھ کتی اپنی کی کہ نہیں ہے سدہا ہوا اور ساتھ کتی اپنی کی کہ سدہا ہوا ہے پس کیا درست ہے واسطے میرے فرمایا ایپر وہ چیز کہ ذکر کیا تونے باسنوں اہل کتاب کیسے پس اگر پاؤ تم سوا ان باسنوں کی پس نہ کھاؤ اونکی باسنوں میں اور اگر نہ پاؤ سوا اونکی باسنوں کی پس دہوؤ انکو اور کہاؤ اونمیں اور وہ چیز کہ شکار کی تونے ساتھ کمان اپنی کی پس ذکر کیا تونے نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنے میں پس کہا اور وہ جانور کہ شکار کیا تونے ساتھ کتی سدہی ہوئی اپنی کی پس ذکر کیا تونے نام اللہ کا یعنی وقت چھوڑنے اوسکے پس کہا اور جو شکار کیا تونے ساتھ کتی غیر سدہی اپنی کی پس پایا تونے ذبح کرنا اوسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ کھاؤ اونکی باسنوں میں یعنی واسطے احتیاط کی بموجب قول آنحضرت کے دع ما یریبك الی ما لا یریبك اور احتراز فرمایا استعمال ظروف اونکی سے کہ مستعمل ہیں اونکی ہاتھوں میں اگرچہ بعد دہونے کے ہو اور نفرت کرنی کہ مخالطت اونکی سے بطریق مبالغہ کی اور یہ تقوی ہے اور ما بعد اسکی حکم فتوی کا ہے اور دہوؤ انکو یہ امر وجوب کے لیے ہے جبکہ ہو ظن غالب اونکی نجاست پر اور امر استحباب کے لیے ہے جبکہ ہو خلاف اوسکے اور کہا ابن مالک نے کہ حکم کیا آنحضرت نے ساتھ دہونے ظروف کفار کی بیچ اون باسنوں کی کہ یقین ہو اونکی نجاست کا اور متیقن نہو تو کراہت سے ہے اور نقل کیا بر ماوی نے کہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اور ظروف سوا اونکی ظروف کے پائی جاویں تو اونکی ظروف میں نہ کہا وے ولیکن فقہانے لکھا ہے کہ جائز ہے استعمال اونکی ظروف کا بعد دہونیکی بلا کراہت خواہ پائی جاویں اور ظروف یا نہ پائی جاویں پس حمل کی جاوے کراہت حدیث میں اسپر کہ مراد وہ ظروف ہیں کہ پکاتی ہیں اون میں گوشت سور کا اور پیتی ہیں اونمیں شراب اور مقرر ہے نجاست کی لیے پس یہ مکروہ ہیں واسطے گھنا ونی ہونی اونکی سے ہر چند کہ دہوئے جاویں اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہیں کہ مستعمل نہیں ہیں غالبًا نجاسات میں ذکر کیا ہے اسکو ابو داؤد نے اپنی سنن میں ۔ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور

اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ پھینکے تو تیر اپنا پس غائب ہو تجھ سی یعنی شکار پھر بعد تین دن کے
اور پاوے تو اوسمین مگر اثر تیر اپنی کا پس کہا جب کہ تغیر ہو نقل کی یہ مسلم نی **ف** لکھا ہی علما ہمارے نی کہ یہ بطریق استحباب کے ہی و الا بو کہ گوشت کی
موجب حرمت او سکی کا نہیں ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نے گوشت بو کیا ہوا کہا یا ہی اور کہا نو وی نے کہ نہی کہانی گوشت بد بودار
محمول ہی اوپر تنزیہ کے نہ تحریم پر اور اسیطرح اور کہانی بد بو دار مگر یہ کہ خوف ہو اوسمین ضرر کا ہو ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا بیچ حق اوس شخص کے کہ پاوے شکار اپنی کو بعد تین دن کی پس کہا اوسکو جب تک کہ نہ بو کری نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ أَيَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوْا أَنْتُمْ
اسْمَ اللهِ وَكُلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہان کتنی قوم ہین کہ قریب ہے زمانہ
اونکا ساتھ شرک کی یعنی نو مسلم ہین اور ہنوز احکام اسلام کی تمام و کمال نہین سیکھی ہین لاتی ہین ہمارے پاس گوشت نہین جانتی ہین ہم آیا
ذکر کرتی ہین وی نام خدا کا یا نہین فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کہاو نقل کی یہ بخاری نی **ف** معنی حدیث کے یہ نہین ہین کہ بسم اللہ کہنا
تمہارا اب قائم مقام ہوتا ہی بسم اللہ کہنی ذبح کرنیوالی کی بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہے وقت کہانی کی اور تم جو نہین جانتی ہو ذکر کرنا
بسم اللہ کا وقت ذبح کی صحیح ہی کہانا اوسکا جبکہ ہو ذبح کرنیوالا اون لوگونمین سی کہ صحیح ہی کہانا ذبح کیے ہوئی اونکا بسبب حمل کرنی حال مسلمان کے
صلاح پر اور گمان نیک کرنیکی و سیرت ع **وَعَنْ** أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا فَأَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَ
لَعَنَ اللهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوٰى
مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا پوچھی گئی حضرت علی کہ آیا مخصوص و ممتاز کیا ہی تمکو یعنی اہل بیت کو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ کسی چیز کی یعنی احکام کی کہ اور ونکو وہ نفرمائی ہون پس فرمایا حضرت علیؓ نی کہ نہین خاص کیا ہمکو ساتھ
ظاہر کی ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتھ اوسکی لوگونکو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تروار میری کی ہی یعنی نہین جانتا ہون کہ آیا وہ خاص ہی ساتھ ہما
رے لیکی ہی پس نکالا حضرت علی نی ایک کاغذ کہ اوسمین تہی یہ احکام کہ لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کری جانور سوا نام اللہ کی اور
لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ چراوی نشان زمین کا اور ایک روایت مین ہے جو شخص کہ تغیر تبدیل کری علامات زمین کے اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ لعنت
کری اپنی باپ کو اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ٹھکانا دی بدعتی کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** نشان زمین کا یعنی پتہر وغیرہ حد کا کہ جدا ہو
اوس سی حدود یعنی تغلب سے زمین ہمسایہ کی دبا لینا چاہتا ہی اور لعنت کری اپنی باپ کو مراد یہ کہ کسی کی باپ کو لعنت کری وہ اسکے باپ کو
لعنت کری چونکہ یہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسی نی لعنت کی اور ٹھکانا دی بدعتی کو اور حمایت کری بدعتی کی کہ دین مین کہ بات نکالی کہ اصل مین
نہی اور خلاف سنت اور تغیر کرنیوالی سنت کی ہی ع **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ
غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ
أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهِ هٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق ہم ملنے والا ہوں دشمنون سے یعنی کفار سے کل کو اور نہیں ساتھ ہمارے چھریان تو شاید کہ چھریان ساتھ نہون کیا پس ذبح کرون ساتھ کہپانچ کی فرمایا جو چیز کہ بہادے خونکو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اوسپر کہا یعنی جانور کو کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہاوے خونکو خواہ لوہا ہو یا اور کچھ اور سپر اتفاق ہے علمار کا سوا دانت اور ناخن اور بیان کرو نگا میں حال ہر ایک کا پیر دانت پس ہڈی ہے اور لیکن ناخن پس چھریان ہین حبشیونکی اور پہنچی ہم لوٹ اونٹون اور بکریونکی کو پس بہاگا اونمین سے ایک اونٹ پس مارا اوسکو ایک شخص نے تیر پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ان اونٹونکی بیچ درمیان انکی بہاگنی والی اور نفرت کرنیوالی ہین لوگون سے مانند بہاگنی والی اور نفرت رکہنی والونکی جنگلی جانورونمین سے پس جسوقت کہ غالب ہو تم پر کوئی اونٹ پس کرو ساتھ اوسکی اسیطرح نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس ہڈی ہے اور نہیں ذبح روا ہے اور شیخ ابن صلاح نے کہا کہ نہیں جانا میں بعد ڈہونڈ ہنے اور تفتیش کی واسطے منع ہونی ذبح کی ساتھ ہڈی کی معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبد السلام اور محدثین نے لیکن فرمایا ہے کہ دانت سے جائز نہیں اسلیے کہ ہڈی ہے اور نووی نے کہا کہ علت اوسکی یہ ہے کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہے خون سے جسوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھ اوسکی جانور اور ہڈیکی نجس کرنی سے نہی واقع ہوئی ہے اسلیے کہ خوراک جنات کی ہے اور لیکن ناخن الخ یعنی ناخن سے ذبح کرنے میں تشبیہ ہے ساتھ حبشیونکی اس فعل شنیع میں کہ ممنوع ہے ساتھ اونکی اور حبشی کافر ہین نصاری اور تمکو حکم ہے ساتھ مخالفت کرنی انکی کی اور جاننا چاہیے کہ منع کرنا ذبح کرنیکے ساتھ دانت اور ناخن کی مطلق ہے تینون اماموںکی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز نہیں ان دانتوں اور ناخنونسے کہ بجائے خود جمی ہوں منہ اور ہاتہ مین اور جائز ہے ان دانتوں اور ناخنونسے کہ اوکہڑی ہوں اور مضائقہ نہیں ہے اوس ذبح کی کہانیکا ولیکن یہ ذبح مکروہ ہے اور شافعی بہی یہی حکم رکہتا ہے دلیل اور اماموںکی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہے اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہے کہ فرمایا کہ انہر الدم بما شئت وافراہ دار اور یہ حدیث رافع کی محمول ہے بغیر اوکہاڑی پر اسلیے کہ حبشی اسیطرح کرتی تہی اور کرو ساتھ اوسکی اسیطرح معنی یہ ہین کہ اگر بہاگی جانور گہر کا پلا ہوا قسم اونٹ اور گائین اور بکری وغیرہ سے تو وہ مانند شکار وحشی کی ہے بیچ حکم ذبح کی پس تمام اجزا اوسکی جای ذبح کی ہین اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اسلیے ہے کہ توحش اسمین بہت ہوتا ہے اور ایسا ہی حکم اونسصورت میں ہے کہ اونٹ وغیرہ کنوی اور مانند اوسکی مین گر پڑے پس ذبح دو قسم پر ہے اختیاری اور اضطراری اختیاری ساتھ جراحت کی ہے درمیان لبہ اور لحییں کی اور کاٹنی رگونکی یا ساتھ نحر کی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی کی سینہ میں اور اضطراری ساتھ زخمی کرنیکی ہے جس جگہ ہو **ع**

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَّنَا بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ تہا واسطے اونکی ریوڑ چرتا تہا سلع پر کہ نام ہے پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکہی ایک لونڈی ہماری نے بکری ریوڑ میں سے ہمارے کہ قریب مرنے کے ہے پس توڑا ایک ٹکڑا پتہر کا پس ذبح کی بکری ساتھ ٹکڑے پتہر کی پہر پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کعب نے یہ کہ حلال ہے کہانا اوسکا یا نہیں پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب کو ساتھ کہانی اوسکی کے نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یعنی قتل کرنی میں اور ذبح کرنی میں پس جب کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص میں پس اچہی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنی میں تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت ذبح کرو کسی جانور کو پس اچہی طرح ذبح کرو اور چاہیے

تیز کرے ایک تمہارا چھری اپنی کو اور آرام دے جانور مذبوح کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** آرام دے اوسکو یعنی چھوڑ دے اوسکو یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے
اور کہا جلد اور بیان ہے احسان کرنے کا ذبح میں کہ تیز چھری سے جلدی ذبح کرے اور بعد ذبح کے ٹھنڈا ہو جانے دے اسلئے کہ حالت ہمارے نزدیک مکروہ ہے
پوست کھینچنا جانور کا پہلے ٹھنڈے ہونے کے اور مستحب ہے یہ کہ نہ تیز کرے چھری سامنے ذبیحہ کے اور نہ ذبح کرے ایک کو سامنے دوسرے کے اور نہ
کھینچ کر لیجاوے ذبح کی جگہ اوسکو اور ادا کرے اوسکی ذبح کا رکتا ہے ع **وعن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم**
ينهى ان تصبر بهيمة او غيرها للقتل متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
منع فرماتے تھے اس سے کہ نشانہ ٹھہرایا جاوے چارپایہ یا غیر اوسکا واسطے قتل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جیسے کہ یہاں جو [illegible]
بکری وغیرہ کی یا کسی جانور جیتے پر تیر وغیرہ سے نشانہ لگاتے ہیں اس سے منع فرمایا یا یہ معنی ہیں کہ منع فرمایا اس سے کہ بند کیا جاوے جانور بغیر دانہ پانی
یہاں تک کہ مر جاوے ع **وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم لعن من اتخذ شيئا فيه الروح غرضا متفق عليه**
اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹھہراوے نشانہ ایسی چیز کو کہ اوسمیں روح ہو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا رواه مسلم** اور روایت
ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکڑو نشانہ ایسی چیز کو کہ اوسمیں روح ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہی تحریم کیلئے ہے
بموجب قول حضرت کے لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمیں عذاب دینا حیوان کا اور ضائع کرنا مال کا ہے ع **وعن جابر قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن الضرب في الوجه وعن الوسم في الوجه رواه مسلم** اور روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے سے منہ پر یعنی آدمی کے یا جانور کے منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ مارنے اور منع فرمایا داغ دینے سے منہ پر نقل کی یہ مسلم نے
وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم مر عليه حمار وقد وسم في وجهه قال لعن الله الذي وسمه رواه مسلم اور روایت
ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گذرا ایک گدھا اس حال میں کہ تحقیق داغ دیا گیا تھا اوسکے منہ پر فرمایا لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ داغا
ہے اوسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اگر کہا جاوے کہ لعنت کی حضرت نے داغنے والے کو حالانکہ منع کیا گیا ہے لعنت کرنی مسلمان کو تو جواب یہ کہ احتمال ہے
داغنے والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سے اور احتمال ہے یہ کہ بد دعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہو اور جاننا چاہیے کہ داغنا منہ پر منع ہے
خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوۃ و جزیہ کو داغنا سوا منہ کے بعضوں نے مستحب کہا ہے اور جائز ہے غیر اونکی کے لیے واسطے مقصود
تعین ہے اور آدمی کے داغنے میں اخبار و آثار قولاً اور فعلاً مختلف آئے ہیں بعضے اقوال دلالت کرتے ہیں اسپر کہ اچھا نہیں اور بعضے اوپر منع کے
بعضے اوپر نہی کی اور بعض فعل دلالت کرتا ہے جواز پر آیا ہے کہ آنحضرت نے بھیجا ایک طبیب کو ابی بن کعب پاس پس فصد کی رگ اور داغا
اوسپر اور سعد بن معاذ کو اذن دیا آنحضرت نے اونکو داغ دینے کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابر کو اور سعد بن ابی زرارہ کو
کہا کہ نہی محمول ہے اسپر کہ باختیار ہو بے ضرورت اور احتیاج کے ساتھ اوسکے اور اگر ضرورت ہو جائز ہے کذا ذکر فی سفر السعادۃ اور لکھا ہے علماء نے
داغنا اسباب میں سے ہے کہ کرنا اوسکا قادح ہے توکل میں بخلاف اور علاجوں کے کہ اسباب ظنیہ سے ہیں اور اگر ظن غالب یہاں بھی حاصل ہو جائز ہو
ہے مکروہ تحریمی ہے مگر وقت حصول ظن غالب کے ساتھ قول طبیب حاذق کے کہ کوئی منحصر ہے علاج داغنے میں اور بعضوں نے کہا کہ نہی اس
عرب اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ مانع ہے قطعاً پس نہی کی تا بچے ورطہ شرک خفی کی نیت میں اور باقی کلام شرح سفر السعادۃ میں ہے ع **وعن
انس قال غدوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبد الله ابن ابي طلحة ليحنكه فوافيته**

فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا لیگیا میں صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ
بن ابی طلحہ کو تاکہ چبا کر کھجور اوسکی تالو کو لگاوین پس پایا مینے حضرت کو اسحالت مین کہ اونکے ہاتھ مین تھا آلہ داغ دینے کا داغ دیتے تھے زکوۃ کی
اونٹونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عبد اللہ بن ابی طلحہ بہائی تھی انس کے ماکی طرف سے اور ابو طلحہ خاوند تھے اونکی ماکی اور کھجور چبا کی بچہ کی تالو کو
لگانی سنت ہے اور یہ داغنا سوا منہ کی تھا اور تھی خاص یہ داغنی سے ہی بایا ضرورۃ ۱۲ع **وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ**
دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاءً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ہشام بن زید سے کہ نقل کی انس سے کہا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ وہ تھے بیچ جگہہ بندہنی جانورونکی پس
دیکھا مینے حضرت کو کہ داغتے ہین کسی عضو بکریون وغیرہ کو کہا ہشام نے کہ گمان کرتا ہون مین انس کو کہ کہا بیچ کانون انکی یعنی بکریون وغیرہ کی کان
داغتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کان داخل منہ کی نہیں اسلیے کہ منہ پر داغنی سے تو منع ہی فرمایا ہے پہر کان کا بیکو
داغتے اگر داخل ہوتے منہ کی ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ**
أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ
اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر ایک ہمارا پہونچا شکار کو اسحال مین کہ
نہیں ساتھ اوسکی چہری کیا ذبح کرے ساتھ کنکر پتہر کی یا لکڑی لکڑی کے پس فرمایا بہا تو خون کو ساتھ جس چیز کی کہ چاہے تو اور یاد کر تو نام اللہ کا
نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ**
فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ
هٰذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ اور روایت ہے ابی العشراء سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ
کیا نہیں ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سر سینہ کے پس فرمایا اگر زخم لگاوے تو شکار کی ران مین البتہ کفایت کریگا تجہے نقل کی یہ ترمذی
اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داود نے کہ یہ ذبح کرنا اوس جانور کا ہے کہ گرا ہو کوئی مین یعنی یہ حکم بیچ ذبح اضطراری
کی ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حالت ضرورۃ میں ہے **ف** یہ تفسیر اعم ہے تفسیر ابو داود کی سے واسطی شامل ہونی اوسکے اونٹ بہاگی ہوئی کو ۱۲ع
وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ
اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو سکہلایا تو نے کتا ہو یا باز پہر چہوڑا تو نے اوسکو بیچ ایک
ان دونو میں سے شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کہا اوس جانور کو کہ پکڑ رکہا تجپر کہا مینے اگرچہ مار ڈالا اوسنے فرمایا جسوقت کہ مار ڈالا اوس نے
شکار کو اور نہ کہایا اوس میں سے کچھ پس سوا اسکی نہیں کہ پکڑ رکہا ہے اوسکو تجپر نقل کی یہ ابو داود نے **وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْمِي**
الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت
ہے اسی سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ پہینکتا ہون مین تیر شکار پر پہر پاتا ہون مین اوسمین اگلی دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانے تو یہ کہ تیرے تیر نے قتل کیا
اوسکو اور نہ دیکہی اوسمین نشان کسی درندیکا پس کہا یعنی اگر نشان درندیکا پاوے تو مت کہا اور اسیطرح اگر اثر کسی اور کی تیر کا پاوے تو بہی مت کہا نقل کی
یہ ابو داود نے **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیے گئے ہم

کہانی شکار کتی مجوسی کی سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی جو شکار کری مجوسی اپنی کتی سی یا سدہائی کتی سی حلال نہین لیکن اوسکا گر زندہ پاوی اور ذبح کرلی اوسکو اور اگر مسلمان مجوسی کی کتی سی شکار کری تو حلال ہی اور اگر مسلمان و مجوسی دونون کتی کی چہوڑتی ہین یا تیر کی لگائی ہین یک ہوئی اور مارین شکار کو تو حلال نہین اور یہی دلیل ہی اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہین حلال وہ اگر کتی وغیرہ سی شکار کری تو وہ بہی نہین درست اوخ **وَعَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَھْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَھُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَیْرَ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَھَا فَاغْسِلُوْھَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْھَا وَاشْرَبُوْا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم ہین اہل سفر گذرتی ہین یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہین پاتی ہم سوای باسن اونکی کی فرمایا پس اگر نپاؤ تم سوا باسن اونکی کی پس دہو ڈالو اونکی باسنونکو ساتہ پانی کی پہر کہاؤ اونمین اور پیو نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** قَبِیْصَةَ بْنِ ھُلْبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصٰرٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْہُ فَقَالَ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِکَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْہِ النَّصْرَانِیَّةَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی طعام نصاری کیسی کہ کہائین یا نہین اور ایک روایت مین یون ہی کہ پوچہا حضرت سی ایک شخص نی پس کہا اوس شخص نی کہ تحقیق کہانونمین سی ایک کہانا ہی یعنی کہانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہون مین اوس سی پس فرمایا حضرت نی کہ نہ اوی بیچ سینہ تیری کچہ یعنی شک و شبہہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکی نصرانیہ کی یعنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی مشابہ ہوا تو سبب اسکی اہل ملہ نصرانیہ کی یعنی کہ وہ پرہیز کرتی ہین جبکہ واقع ہوتا ہی اونکی دلمین کہ یہ حرام ہی یا مکروہ اور یہ بیچ معنی تعلیل کی ہی اور معنی یہ ہین کہ نہ پرہیز کر اور نہ ڈال شک و شبہہ مین مت پڑ او پر ملت حنفیہ سہل کی عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیہ کی اسلیے کہ یہ داب نصاری کیسی ہی اور تخصیص نصرانیہ کی اس سبب سی کی کہ سائل عدی بن حاتم تہی اور وہ نصرانی تہی پہلی اسلام کی اوخ **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَھِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی مجثمہ کیسی اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ کہڑا کیا جاوی اور مانند نشانہ کی ٹہرا کر تیری مارین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یہ تفسیر مجثمہ کی راوی کی ہی اور نہی اس سی اسلیے کی کہ یہ قتل ذبح نہین ہی پس نہی منع ہی اور اس جانور کا کہانا حرام ہی +ع مولانا **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِیْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِھِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ یُّنْصَبَ الطَّیْرُ اَوِ الشَّیْءُ فَیُرْمٰی وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِیْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ یُدْرِکُہُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُ مِنْہُ فَتَمُوْتُ فِیْ یَدِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّذَکِّیَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن خیبر کی کہانی ہر کچلی والی کیسی درندونمین سی یعنی جو حیوان کہ پہاڑتا ہو کچلی سی مانند شیر اور بہیڑیے اور ریچہ اور تیندوا اور سور اور مانند اونکی کی اور منع فرمایا کہانی ہر پنجہ والی کیسی پرندونمین سی یعنی جو کہ شکار کرتا ہی پنجہ سی مانند باز اور شکرے اور چیل کی اور منع فرمایا کہانی گوشت گدہون گہر کی پلی ہوون کیسی یعنی بعد اوسکی کہ حلال تہا کہانا اوسکا اور منع فرمایا مجثمہ سی اور خلیسہ سی یعنی اوس جانور کیسی کہ چہین لیا جاوی درندی سی اور مر جاوی پہلی ذبح کرنی کی اور منع فرمایا صحبت کرنی لونڈیون پکڑی ہوئی جہاد کی حالت مین کہ ہوون حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کہ بیچ پیٹ اونکی ہی کہا محمد بن یحیی نی کہ پوچہی گئی ابو عاصم یعنی شیخ اوسکی شیخ اوسکی

مجثمہ کی سی پس کہا یہ کہ ٹھہرایا جاوے پرندہ یا اور یعنی چرندہ پھر تیر سی مارا جاوے اور پوچھی گئی ابو عاصم سی معنوں اوسکی پس کہا میری باپ نی
در بندی یہ کہ پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور پھاڑا اوسکو کوئی درندہ پہلی پیوی اوس سے اوس جانور کو پھر مرجاوے اوسکی ہاتھ میں پہلی ذبح کرنی اوسکی سی نقل کی
یہ ترمذی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيْسٰى
هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ
سی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شریطہ شیطان سے زیادہ کیا ابن عیسی نی بیان اوسکا کہ وہ یہ کہ جانور ذبح کیا جاوے اور اوس سے چمڑا
اور نہ کاٹی جاویں رگیں گردنکی پھر چھوڑ دیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** اہل جاہلیت کاٹتی تھی تھوڑا سا پوست
جانور کی حلق کا اور چھوڑ دیتی تھی اوسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تھا اور اوسکو شریطہ اس سبب سے کہا کہ شرط یعنی نشتر مارنی کی ہی ماخوذ ہی
شرط حجام سی یا شرط بمعنی علامت کی ہی اور اسکو اضافت طرف شیطان کی اسلیے کی کہ وہ باعث اس عمل پر اور راضی ساتھ اوسکی ہی ع
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ ماکی پیٹ میں ہے
ذبح کرنا ماں اوسکا ہی نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نی اور نقل کی ترمذی نی ابی سعید سے **ف** یعنی ذبح ہونا ماںکا کافی ہی واسطی حلال
ہونی پیٹ کی بچہ کی پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اوسکی پیٹ میں بچہ مرگیا حلال ہی کھانا اوسکا تینوں اماموں کا یہی مذہب ہے لیکن امام شافعی
کی نزدیک حلال ہی خواہ بال نکلی ہوں یا نہیں اور امام مالک کے نزدیک اگر تمام ہو خلقت اوسکی اور نکلی ہوں بال اوسکی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
حلال نہیں ہے کھانا اوسکا مگر یہ کہ نکلے زندہ اور ذبح کیا جاوے اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بھی یہی ہے اور دلیل اونکی یہ ہی کہ آنحضرت نے فرمایا جب
گر پڑی شکار پانی میں کھانا چاہیے اوسکو باحتمال اسکی کہ شاید پانی سی مرا ہو پس حرام کیا کھانا اوسکو وقت وقوع شک کی بسبب نکلنے جان کی اور یہ موجود ہی
بچہ میں معلوم نہیں کہ وہ بسبب ذبح کرنی ماکی مرا ہی یا دم گھٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلی واجب ہے ذبح کرنا اوسکا بالاتفاق اور بیچ صحت اس حدیث کی
کلام ہی نزدیک امام صاحب کے واللہ اعلم ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ
الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَاْكُلُهٗ قَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ
مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہا ہمنے یا رسول اللہ نحر کرتے ہیں ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتے ہیں ہم گائیں اور بکری کو پس پاتے ہیں ہم
اوسکی پیٹ میں بچہ یعنی مردہ کیا پھینک دیں اوسکو یا کھا دیں اوسکو فرمایا کھاؤ اوسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اوسکا ذبح کرنا ماں اوسکی ہی نقل
کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کے سینہ میں اور یہ سنت ہے اونٹ میں اگرچہ ذبح بھی جائز ہی اور ذبح کاٹنا حلق کی رگوں کا
یہ بکری وغیرہ میں سنت ہے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ
عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ اَنْ يَّذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ
رَاْسَهَا فَيَرْمِيْ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کری چڑیا کو پس اس چیز کو کہ زیادہ ہو اوس سے بڑی ہوتی ہیں یا چھوٹی ہوتی ہیں بغیر حق اوسکی کے کہ وہ منتفع ہونا ہے
ساتھ کھانی اوسکی سوال کریگا اوس سے اللہ قتل کرنی اوسکی سی یعنی عتاب اور عذاب کریگا اوسپر دن قیامت کے کہا گیا یا رسول اللہ اور کیا
ہی حق اوسکا فرمایا یہ کہ ذبح کری اوسکو یعنی نہ مارے اوسکو اور طرح اور کھا دے اوسکو اور نہ کاٹی سر اوسکا اور پھینک دے اوسکو نقل کی

بیہقی اور نسائی اور دارمی نے **ف** کسی وہی وسکو یعنی منتفع ہو ساتھ اوسکی اور نہ پھینک دے اوسکو پس ضائع کرے اوسکو کہا ابن ملک نے اس سے معلوم
ہوا کہ مکروہ ہے ذبح کرنا حیوان کا واسطے غیر کھانے کی انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے واسطے نہی منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنا ان حیوانات کا جیسے کہ
کھائی جاتی ہیں جیسے کہ آگے آتا ہے کہا طیبی نے کہ حق اوسکا عبارت ہے منتفع ہونے سے ساتھ اوسکے جیسے کہ کھانا اوسکا اور نہ پھینکدینا اوسکا عبارت ہے
ضائع کرنے سے اوسکے پس ہو گا قول حضرت کا ولا یقطع راسہا فیرمی بہا مانند تاکید کی واسطے سابق کی +ع **وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ قَالَ**
قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَھِیْمَۃِ
وَھِیَ حَیَّۃٌ فَھِیَ مَیْتَۃٌ وَلَا تُؤْکَلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ کہا آئے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مدینہ میں اس حال میں کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹوں کی اور کاٹ لیتے تھے چکتیاں دنبوں کی یعنی کھانے کی لیے پس فرمایا حضرت نے کہ جو
چیز کاٹی جاوے جانور سے اس حال میں کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہے اور نہ کھائی جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنی جو عضو کہ
زندہ سے کاٹ لیا ہو پس وہ مردار ہے اوسکا کھانا درست نہیں +ع +مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ**
عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَارِثَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْعٰی لِقْحَۃً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰی بِھَا الْمَوْتَ فَلَمْ یَجِدْ مَا یَنْحَرُھَا
بِہٖ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاَ بِہٖ فِیْ لَبَّتِھَا حَتّٰی اَھْرَاقَ دَمَھَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا رَوَاہُ
اَبُوْ دَاؤُدَ وَمَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فَذَکَّاھَا بِشِظَاظٍ روایت ہے عطا ابن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا قبیلہ بنی حارثہ سے یہ کہ
وہ چراتا تھا اونٹنی کو کہ قریب تھی بیانی کی بیچ دریکے درون پہاڑ احد کے پس دیکھا اوسمین اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنے لگی پس نہ پائی اوسنے کوئی چیز
کہ ذبح کرے اوسکو ساتھ اوسکے پس لی ایک میخ اور چبھو دی میخ یعنی تیز طرف سے اوسکی سینہ کی اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پھر خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو پس امر کی پس حکم کیا اوسکو ساتھ کھانے اوسکی کی نقل کی یہ ابو داود اور مالک نے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا پس ذبح کیا
اوسکو ساتھ لکڑی تیز کی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَکَّاھَا اللّٰہُ**
لِبَنِیْ اٰدَمَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی جانور دریا میں مگر کہ ذبح کیا ہے اوسکو
اللہ نے واسطے بنی آدم کی نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** یعنی حلال ہے بغیر ذبح کی اور شکار کرنا اور نکالنا اوسکا دریا سے حکم ذبح کا رکھتا ہے ظاہر
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب جانور دریا کے حلال ہیں خواہ آپ سے مر جاویں خواہ شکار کرے اور اور زمین سے اوپر حلال ہونے مچھلی کی اتفاق ہے سب علماء کا اور اور
جانوروں میں اختلاف ہے کہا امام ابو حنیفہ نے کہ نہیں حلال سوائے مچھلی کی اور جو مچھلی پانی میں بغیر آفت سردی گرمی کی مر کر پانی کی اوپر آجاوے وہ حرام ہے
اور جو مرے گرمی سے یا سردی سے تو حلال ہے +ع **بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ** باب ہے بیچ بیان کتے کی **ف** یعنی اس باب میں حکم کتوں کا مذکور ہے
کہ کونسا پالنا جائز ہے اور کونسا نہیں جائز اور کسکا مارنا جائز ہے اور کسکا نہیں جائز +ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کتا سوائے کتے مواشی کی یا شکاری کی کم کیا جاتا ہے ثواب
عمل اوسکی سے ہر روز دو قیراط نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قیراط آدھے دانگ کو کہتے ہیں اور مراد یہاں مقدار معلوم ہے نزدیک اللہ تعالیٰ
کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ سبب نقصان ثواب عمل کی بسبب پالنے کتے کی بعضوں نے تو کہا ہے کہ بسبب داخل ہونے ملائکہ رحمت کے گھر میں اور بعضوں نے
کہا ہے سبب تکلیف دینے کی لوگوں کو اور بعضوں نے کہا بسبب اسکے کہ باسنوں میں منہ ڈالتے ہیں مت غفلت کے اور نہیں ہوتی انکو لوگ +ع **وَعَنْ**

أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتخذ كلبا إلا كلب ماشية أو صيد أو زرع انتقص
من أجره كل يوم قيراط متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کتا سوا کتے
مواشی کے یا شکار کے یا کھیتی کے کم ہوتا ہے ثواب اوسکی سے ہر روز موافق قیراط کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ بھی مثل حدیث پہلی
کی ہے لیکن یہاں کتا کھیتی کا زیادہ کیا یعنی ہر روز اوسکے عمل سے ٹوٹتا ہے اور نقصان ثواب مقدار قیراط کے کہا اور وہاں مقدار دو قیراط کے
یا تو بسبب اختلاف انواع کتوں کی ہے کہ بعضے اونمیں بہت ایذا پہنچانے والے ہیں اونسے نقصان بقدر دو قیراط کے ہوتا ہے اور بعضے کم ہیں برابر ہوتا ہے بعضی
ایک قیراط کے ہوتا ہے اور یا باعتبار مکانوں کے کہ بعضی مکانوں میں کتے کی پالنے سے نقصان بقدر دو قیراط کے عمل سے ہوتا ہے یا سد مکہ مدینہ کی بسبب شرافت اونکی
اور غیر اونکی میں بقدر ایک قیراط کے یا دو قیراط شہروں میں اور قریوں میں اور ایک قیراط جنگلوں میں یا بسبب اختلاف زمانوں کے پہلی ساتھ نقصان ایک قیراط کے
حکم کیا اور بعد اوسکے ساتھ کتوں کی اور الفت ساتھ اونکی زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتھ نقصان دو قیراط کے کیا ہم **وعن** جابر قال أمرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الكلاب حتى أن المرأة تقدم من البادية بكلبها فنقتله ثم نهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن قتلها وقال عليكم بالأسود البهيم ذي النقطتين فإنه شيطان رواه مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ
کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے کتوں کے یعنی کتے مدینے کے یہاں تک کہ عورت آتی تھی جنگل سے ساتھ کتے اپنے کے اوسکی کتے کو بھی
قتل کرتے تھے ہم پھر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے اونکے سے اور فرمایا لازم ہے تمپر قتل کرنا کتے سیاہ خالص دو نقطوں والے کا کہ وہ شیطان
ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ حکم کرنا ساتھ قتل کرنے کتوں کے مخصوص تھا ساتھ مدینہ معمورہ کے کہ جگہ اوترنے وحی اور ملائکہ کی تھی پس چاہا
ہے پاک کرنا اوسکا کتوں سے کہ مانع ہیں دخول ملائکہ سے اور تخصیص عورتوں کی بسبب اسکی ہے کہ جو عورتیں جنگل میں رہتی تھیں اونکو احتیاج کتوں کی بہت ہوتی تھی
یا قید عورتوں کی اتفاقی ہے واللہ اعلم اور دو نقطوں والے کا یعنی جسکی آنکھوں پر دو نقطے سفید ہوتے ہیں اور شیطان اوسکو کہا بسبب خباثت اوسکے اور بہت
ایذا پہنچانے کی بسبب اسکی کہ بدتر ہوتا ہے نگہبانی کرتے نہیں اور دور تر ہوتا ہے شکار کرنے سے حتی کہ امام احمد اور اسحق نے کہا کہ نہیں حلال ہے شکار کتے سیاہ کا اسلیے
کہ وہ شیطان ہے اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہیں علماء اوپر قتل کرنے کتے کاٹنے والے یعنی کٹ کھنے کے اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف کرتے ہیں اوس کتے میں کہ
نہیں ضرر اسمیں کہا امام حرمین نے کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے سب کتوں کے پھر منسوخ کیا گیا یہ سوائے کتے سیاہ ایک رنگ کے پھر ٹھہر گیا شرع
اوپر منع کی قتل کرنے تمام اون کتوں کے کہ نہیں ضرر اونمیں یہاں تک کہ کتا سیاہ یکرنگ بھی اسمیں ہے ۱۲ ح ع **وعن** ابن عمر أن النبي صلى
الله عليه وسلم أمر بقتل الكلاب إلا كلب صيد أو كلب غنم أو ماشية متفق عليه اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یعنی تمام کتوں کے یا کتوں مدینہ کے اور یہ ظاہر تر ہے سوا کتے شکاری کے یا کتے بکریوں کے یا مواشی کے نقل کی یہ بخاری
مسلم نے **ف** یا کتے مواشی کی یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہے اس صورت میں اور تنویع کے لیے ہوگا جیسی کہ اوسکی پہلی ہے یا اسطے شک راوی کے لیے ہی کہ لفظ
غنم کہا یا ماشیہ واللہ اعلم ۱۲ ع **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** عبد الله بن مغفل عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال لولا أن الكلاب أمة من الأمم لأمرت بقتلها كلها فاقتلوا منها كل أسود بهيم
رواه أبو داود والدارمي وزاد الترمذي والنسائي وما من أهل بيت يرتبطون كلبا إلا نقص من عملهم
كل يوم قيراط إلا كلب صيد أو كلب حرث أو كلب غنم روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا اگر نہ تھی یہ بات کہ کتے ایک جماعت ہیں جماعتوں میں سے واللہ حکم کرتا میں ساتھ قتل کرنے اون سب کے پس قتل کرو اون میں سے

سیاہ فالص سے تین نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نے یہ عبارت اور نہیں کوئی گھر والے کہ پالیں کتی کو مگر کم کیا جاتا ہے ثواب عمل انکی سے ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کھیتی کا یا گلہ ریوڑ کا **ف** ایک جماعت ہے اسکے موجب قول اللہ تعالیٰ کی ومامن دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم اور فاقتلوہ جواب ہے شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہ ہوئی راہ طرف قتل سب کی بسبب کہ اسکے تو بس قتل کرو الخ حاصل یہ کہ حضرت نے مکروہ کہا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتوں مخلوق خدا تعالیٰ کی سے اسلیے کہ نہیں کوئی خلق خدا کی مگر کہ اوسمیں ایک طرح کی حکمت ہے اور مصلحت پس جب نہیں ہے اوسکی بالکل کی طرف راہ تو پس قتل کرو بدوں کو انمیں سے کہ وہ سیاہ یکرنگ ہیں اور باقی رکھو ماسوائے انکے کو تاکہ منتفع ہو تم بسبب انکے نگہبانی میں ☆ ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے درمیان چارپایوں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی بھڑانے سے مثلاً ہاتھیوں سے بیلوں اور مینڈھوں سے اور سوا انکی اور چارپایوں کو لڑانا نہیں اور جانور پرندوں کا بھی یہی حکم ہے یعنی مرغ اور لعل اور بٹیر وغیر ذالک بھی لڑانی منع ہیں اور جب جانوروں کا لڑانا منع ہے تو آدمیوں کا لڑانا بطریق اولیٰ منع ہوگا اور یہ بہت ہے بعض بلاد میں ☆ ع

باب ما يحل اكله وما يحرم

باب ہے بیچ بیان ان چیزوں کی کہ حلال ہے کھانا اوسکا اور باب ان چیزوں کا کہ حرام ہے کھانا اوسکا **ف** جاننا چاہیے وہ چیز کہ ثابت ہوئی حرمت اوسکی کتاب اللہ سے وہ مردار ہے اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بغیر نام خدا تعالیٰ کی چنانچہ آیہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما اثبات اسکا کرتی ہے بعد ازاں زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چیزوں کو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدہوں گھر کی پلی ہوئی کے اور سوا انکی اور بعضی تو متفق علیہ ہیں بسبب صحت احادیث کی اور بعضی مختلف فیہ ہیں درمیان ائمہ کی بسبب اختلاف احادیث کی اور پیدا ہوا ہے اختلاف اس آیہ سے یحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث اور ساتھ اسکی دلیل پکڑی ہے ہماری علماء نے اوپر حرام ہونے جانوروں پانی کی سوائے مچھلی کی اور ہدایہ میں ہے کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم کی اس میں طرف مطلق حلال ہونے تمام جانوروں دریائی کی اور استثنا کیا ہے بعضوں نے سور اور کتے اور انسان پانی کی اور امام شافعی کی نزدیک مطلق دریائی جانور حلال ہیں بدلیل قول اللہ تعالیٰ کی احل لکم صید البحر اور قول حضرت کے بیچ شان پانی کی ہو الطہور ماؤہ والحل میتتہ اور ہمارے لیے دلیل ہے قول اللہ تعالیٰ کا ویحرم علیہم الخبائث اسلیے کہ سوائے مچھلی کی جو جانور ہے دریا کا خبیث ہے اور مراد خبیث سے وہ چیز ہے کہ پلید جانے اوسکو طبیعت سلیم ضد طیب کے اور اچھلی کی جو چیز کہ ہے طبیعت سلیم اوسکو خبیث جانتی ہے ☆ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جانور صاحب کچلی کا ہے درندوں سے یعنی جو دانت سے شکار کرے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے پس کھانا اوسکا حرام ہے نقل کی یہ مسلم نے ☆

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر کچلی والے کیسے درندوں سے اور کھانے ہر چنگل گیر کیسے پرندوں سے یعنی جو کہ پنجوں سے شکار کرے مانند باز وغیرہ کی نقل کی یہ مسلم نے ☆

وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گدہے گھر کی پلی ہوئی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گدہے وحشی کہ انکو گورخر کہتے ہیں حلال ہیں بالاتفاق ☆ ح

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے گوشت گدہوں

گھر کی پلی ہوئی ہیں اور اذن فرمایا ہے کھانے گوشت گھوڑوں کی نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** ائمہ اتفاق کرتے ہیں اوپر اباحت گوشت گھوڑے کے سوائے امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے کہ وہ قائل ہیں کراہت تحریمی یا تنزیہی کے حضرت شیخ نے لکھا ہے اور عبدالحق نے بہت سی روایتیں کراہت کی صاحب نے نقل کی ہیں لیکن کفایت المنتہی سے نقل کیا ہے کہ بعضوں نے کہا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے رجوع کی ہے قول حرمت گوشت گھوڑے سے تین دن پہلے وفات اپنی کے اور اسی پر فتوی ہے اور در مختار میں لکھا ہے کہ گوشت گھوڑے کا حلال نہیں ہے امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین و شافعی کے نزدیک حلال ہے اور کہا بعضوں نے کہ امام ابو حنیفہ نے رجوع کی ہے حرمت سے تین دن پہلے مرنے کے اور اسی پر ہے فتوی عمادیہ انتہی اور میرے استاد بزرگوار مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا بھی اسی روایت پر فتوی دیتے ہیں **وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ** اَنَّهُ رَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے اونہوں نے دیکھا گورخر پس قتل کیا اوسکو یعنی اور پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جواز کھانے اوسکے سے پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تمہارے گوشت اوسکے سے کچھ کہا ابو قتادہ نے کہ ساتھ ہمارے ہے پانو اوسکا پس لیا حضرت نے اوسکو اور کھایا اوسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا بھگایا ہم نے یعنی شکار کرنے کے لئے خرگوش کو مر الظہران میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان حرمین کے قریب مکے کے پس پکڑ لیا اوسکو یعنی پھر لایا میں اوسکو ابو طلحہ کے پاس پھر ذبح کیا اوسکو اور بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کولا اوسکا دونوں رانیں اوسکی پس قبول کیا حضرت نے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر کھانا اوسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتے اوسکو منع فرماتے اور اسکے قبول کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اور بیچ کتاب رحمۃ فی اختلاف الائمہ کے لکھا ہے کہ خرگوش حلال ہے بالاتفاق **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سوسمار گوہ نہ کھاتا ہوں میں اوسکو اور نہ حرام کرتا ہوں میں اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوسمار گوہ کی ذات سے ہوتی ہے اور پانی نہیں پیتی بلکہ کفایت کرتی ہے ساتھ ہوا کے اور چالیس روز میں ایک قطرہ پیشاب کرتی ہے اور دانت نہیں گرتے اوسکے اور کہا ہے بعضوں نے کہ نہ کھانا اوسکا بسبب کراہت طبعی کے تھا اور نہ حرام کرنا اسلیے تھا کہ وحی کی گئی تھی حضرت کو اوسکے حق میں کہ اگلے وقتوں ہے یہ حدیث کہ دلالت کرتی ہے اوپر حلت کے پر بموجب اوس حدیث کے امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرام ہے کھانا اوسکا اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک منع نہیں اوسکی کھانیکا بموجب حدیث کے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ خالد بن ولید نے خبر دی انکو یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ پر اور میمونہ خالہ تھیں خالد کی اور خالہ تھیں ابن عباس کی پس پایا خالد نے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک میمونہ کے بھنی ہوئی گوہ پس آگے کیا میمونہ نے گوہ کو واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھینچا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا گوہ سے پس کہا خالد نے کیا حرام ہے گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہیں ولیکن نہیں ہوتی بیچ زمین قوم میری کے پس پاتا ہوں میں اپنے تئیں کہ کراہت کرتا ہوں میں اوس سے یعنی طبعی کراہت ہے کہا خالد نے پس کھینچ لیا میں نے اوسکو اور کھایا اوسکو [illegible]

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی حرمت سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** منع گوہ کی کھانے سے جو آئی ہے یہ فعل ہے اونکی بھی کا ہے یہ
حدیث منسوخ ہوگئی ہو گی واللہ اعلم ع **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی موسی سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے گوشت مرغ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ
غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہا جہاد
کیے ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سات جہاد تھے ہم کھاتے ساتھ حضرت کے ٹڈی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اظہر یہ ہے کہ
مسلم میں اور ترمذی میں اور نسائی میں لفظ معہ نہیں ہے یا تو کسی نے زیادہ کیا ہے یا یہ معنی مراد رکھے ہیں کہ ہم کھاتے تھے اور ہمراہ حضرت کے تھے اور
آنحضرت انکار نہیں کرتے تھے ہمپر نہ یہ کہ آنحضرت اور وہ ساتھ کھاتے تھے اور یہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر کی ہے ولیکن ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے
نہیں کھائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ
فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا
مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ وَأَطْعِمُونَا
إِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا
جہاد کیا میں نے ساتھ لشکر خبط کے اور امیر کیے گئے تھے ابو عبیدہ پس بھوکے ہوئے ہم سخت بھوکے ہونا پس پھینکی دریا نے ایک مچھلی مری ہوئی یعنی کنارے پر ڈالی کہ
نہیں دیکھی ہمنے مانند اوسکی بڑائی میں کہا جاتا تھا اوس قسم کی مچھلی کو عنبر پس کھایا ہمنے اوسمیں سے آدھے مہینے تک پھر لی ابو عبیدہ نے ایک ہڈی اوسکی
ہڈیوں میں سے یعنی پہلو کی ہڈی کھڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اوسکے نیچے سے پس جب آئے ہم اوس جہاد سے یعنی مدینہ میں ذکر کیا ہمنے واسطے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا کھاؤ رزق کو کہ نکالا اوسکو اللہ نے طرف تمہارے یعنی جو بھیجا تمہی کو کہا اگر باقی رہا ہو تمہارے پاس
کچھ کہا یا اگر اس حصہ سے اور رزق پاؤ کھاؤ تم اور کھلاؤ ہمکو اگر ہو ساتھ تمہارے یعنی اگر کچھ باقی رہا ہو اوسمیں سے تمہارے پاس تو ہمکو بھی کھلاؤ یہ اونکی دل خوشی کے
لیے اور تاکید حلال ہونے اوسکے کے لیے فرمایا کہ یہ نجانیں کہ بسبب اضطرار کے حلال تھی کہا جابر نے پس بھیجا ہمنے طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس میں سے
پس کھایا حضرت نے اوسمیں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** خبط ساتھ زبر خ و ب کے اور ساتھ جزم ط کے بھی آیا ہے یعنی پتے درختوں کے جھاڑے
جاتے ہیں لاٹھی سے اور نام اس غزوہ کا ایسا کہا گیا کہ بسبب اضطرار کے پتے درختوں کے کھاتے تھے یہاں تک کہ زخمی ہوگئی تھی منہ اور ہونٹ مانند
اونٹوں کی ہوگئی تھی اور یہ جہاد سنہ آٹھ میں پہلے صلح حدیبیہ سے ہوا تھا اور قاموس میں لکھا ہے کہ عنبر جو خوشبو ہے گوبر ہے ایک جانور دریائی کا یا
چشمہ سے نکلتا ہے کہ وہ دریا میں ہے اور عنبر نام مچھلی دریائی کا بھی ہے کہ اوسکی پوست کی سپر بنتی ہے اور آدھے مہینے اور بعضی روایت میں ایک مہینا آیا ہے
اور بعضی میں آیا ہے کہ کھایا اوس سے لشکر نے اٹھارہ دن تطبیق ان روایات میں یوں دیجاوے کہ آدھے مہینے تک تو سارا لشکر کھاتا تھا اور بعد ان
اٹھارہ دن تک بعضے آدمی لشکر میں سے اور بعضے سارے مہینے تک کھاتے رہے واللہ اعلم بالصواب ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً
وَفِي الْآخَرِ دَاءً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ گر پڑے مکھی بیچ باسن ایک
تمہارے کے یعنی باسن پانی کا ہو یا کھانے کا پس چاہیے غوطہ دیوے اوسکو ساری کو پھر نکال ڈالے اوسکو اسواسطے کہ بیچ ایک پر اوسکے کے دوا ہے یعنی شفا ہے اور دوسرے
میں بیماری نقل کی یہ بخاری نے **ف** دوسری فصل میں یہ بھی زیادہ آیا ہے کہ مکھی بیماری کے پر کو پہلے ڈالتی ہے پس غوطہ دے تا اثر دوا کا

ہین یعنی دفن کیا جاوے بیماری کی ضرر سے بچنے کو ع وَعَنْ مَيْمُونَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے میمونہ سے یہ کہ ایک چوہا گر پڑا گھی مین اور مر گیا پس پوچھے
گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے حال سے پس فرمایا پھینکدو اوس چوہے کو اور جو گرد پیش اوسکے ہو اور کھاؤ اوس گھی کو نقل کی یہ بخاری نے
یعنی باقی گھی کو کھاؤ یہ جب ہو کہ گھی منجمد ہو اور پتلا گھی سارا نجس ہو جاتا ہی اور نہین جائز کھانا اوسکا اتفاقا اور بیچنا اوسکا اور اونہین کامون مین لانا اکثر امامون کے نزدیک
جائز رکھا ہی اسکو امام ابو حنیفہ نے اور اختلاف کیا ہی بیچ نفع اوٹھانیکی اوس سے بعضون نے کہا جائز نہین نفع اوٹھانا اوس سے اور بعضون نے کہا جائز ہی جیسے جلانا اوسکا
چراغ مین اور ملنا کشتیون کا اور مانند اسکے مراد اور یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہی اور اظہر قول شافعی کا دو قولون مین سے ولیکن مکروہ ہی اور امام مالک اور امام
احمد سے دو روایتین ہین اور ایک روایت امام مالک سے یہ ہی کہ جائز نہین جلانا اوسکا چراغ مسجد مین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللهِ
فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِي اَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ
اِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ انھون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے قتل کرو سانپونکو اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہون سیاہ اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ دم اوسکا
پس تحقیق یہ دونون قسم کی سانپ اندھا کر دیتی ہین بینائی کو یعنی بمجرد دیکھنی انکے آدمی اندھا ہو جاتا ہی بسبب خاصیت زہر کی کہ اونہین کی ہی اور گرادیتی
ہین حمل یعنی عورت حاملہ جو اوسکو دیکھی تو حمل اوسکا گر پڑی بسبب خوف کے یا بسبب خاصیت زہر کی کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ اوس وقت کہ مین حملہ
کرتا تھا ایک سانپ پر کہ مار ڈالون اوسکو پکارا مجھکو ابو لبابہ انصاری صحابی نے کہ مت مار اسکو پس کہا مین نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
ہی ساتھ قتل کرنی تمام سانپونکی پس کہا ابو لبابہ نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی بعد حکم کرنیکی مارنی گھر کی رہنی والی سانپون سے
اور وہی ہین آباد کرنیوالی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آباد کرنیوالی گھرونکو کہ ہمیشہ گھر مین رہتی ہین یہ نام اونکا رکھا گیا بسبب درازی عمر ہونی
اونکی جنکو یہ بھومیا کہتی ہین کذا فی النہایہ اور تورپشتی نے کہا کہ آباد کرنیوالی گھر کی جن ہین گھر مین رہنی والی اور روایت کیا طبرانی نے ابن عباس سے
مرفوعا اقتلوا الحیۃ والعقرب وان کنتم فی الصلوۃ اور روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نے ابن مسعود سے اور طبرانی نے جریر سے اور عثمان بن ابی العاص
سے مرفوعا اقتلوا الحیات کلھن فمن خاف ثارھن فلیس منی اور ظاہر ہے کہ یہ احادیث مطلقہ محمول ہین سوا گھر کی رہنی والی سانپون پر بیچ
گذشتہ اور آیندہ کی ع وَعَنْ اَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ
سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِيهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ
اَشَارَ اِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَسْتَاْذِنُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلَى اَهْلِهِ فَاسْتَاْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ
فَاِنِّي اَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً
فَاَهْوَى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ
الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي اَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوَى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ

طعنها به ثم خرج فركزه في الدار فاضطربت عليه فما يدرى ايهما كان اسرع موتا الحية ام الفتى قال فجئنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرنا ذلك له وقلنا ادع الله يحييه لنا فقال استغفروا لصاحبكم ثم قال ان لهذه البيوت عوامر فاذا رأيتم منها شيئا فحرجوا عليها ثلاثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر وقال لهم اذهبوا فادفنوا صاحبكم وفي رواية قال ان بالمدينة جنا قد اسلموا فاذا رأيتم منهم شيئا فآذنوه ثلاثة ايام فان بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شيطان رواه مسلم

اور روایت ہے ابی سائب سے کہا وہ ... ابو سعید خدری کے پاس ... پایا انکو نماز پڑھتے ہوئے ... بیٹھ انتظار کرتا تھا ... سنی میں نے ایک حرکت بیچ لکڑیوں کے جو ایک طرف گھر کے تھیں ... پس دیکھا تو ایک سانپ ... کود پڑا ... بیٹھ جا پس بیٹھ گیا میں جب فارغ ہوئے ابو سعید ... ایک گھر کی طرف ... تو کہا ... کیا اس حجرہ میں ایک نوجوان ... تھا ہم میں سے اور ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غزوۂ خندق کی اور تھا وہ نوجوان ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ... سبب محبت ... پھر آتا تھا طرف اپنی بیوی ... رات کو گھر ... شریک ہوتا ... حضرت سے ... ایک دن پس فرمایا اسکو حضرت نے ... ہتھیار ... ڈرتا ہوں میں ... قریظہ ... پاس غزوہ ... قریش کی ساتھ ... ناگاہ ... بیوی ... درمیان دونوں دروازوں کی کھڑی تھی ... جوان ... تاکہ مارے اسکو ساتھ اس نیزہ کے اور ... غیرت ... کہا ... اپنے نیزہ کو اور داخل ہو گھر میں ... دیکھ تو کس چیز نے نکالا ہے مجھ کو ... سانپ ... بیچ ... جوان نے طرف ... ساتھ نیزہ کے ... اسکو ساتھ نیزہ کے ... پھر نکلا ... گھر ... سانپ ... کہ جلد کیا ... جوان ... سانپ ... دونوں ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... اور ... حضرت ... کی ... اسکو زندہ کرے ... فرمایا حضرت نے ... بیچ ... گھروں ... پس جب دیکھو تم ... صورت سانپ کی ... پس ... قتل کرو اسکو ... جنات ... اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... دفن کرو ... اپنے ... اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ... بیچ مدینہ کے جن ... مسلمان ہوئے ... پس جب دیکھو تم ... تین دن ... پھر اگر ... اسکو بعد اسکے ... قتل کرو اسکو ... شیطان ہے ... روایت کیا اسکو مسلم نے ... فائدہ ...

...

...

ساتھ اوسکے ذکر کیا اور جو سرکش جن اور انس اور جانوروں میں ہوتا ہے شیطان کہلاتا ہی ۔ ع وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام شریک سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور فرمایا کہ تھا وہ پھونکتا آگ حضرت ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بیان اوسکی خباثت کا کیا اور یہ زہریلا موذی ہی اور لوگونکی کھانی پینی میں ضرر اوسکا عظیم ہی تجربہ سی یہ بات معلوم ہوئی ہی ۔ ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور نام رکھا اوسکا فویسق نقل کی یہ مسلم نے ف فویسق تصغیر فاسق کی ہے یعنی چھوٹا فاسق یعنی وہ نظیر فواسق خمسہ کا ہی کہ جو مارے جاتے ہیں حل و حرم میں اور فسق لغت میں بمعنی خروج کی ہی اور مراد شرع میں خروج طاعت اور طریق حق سے ہی ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ میں لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے سو نیکیاں الخ اور جو کوئی مارے دوسری چوٹ میں لکھی جاتی ہیں نیکیاں کم اوس سے اور تیسری چوٹ میں مارنے سے کم اوس سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں رغبت دلائی ہی اور جلدی کرنیکی اوسکی مارنے میں ۔ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کاٹا ایک چیونٹی نے ایک نبی کو انبیا میں سے پس حکم کیا ساتھ بل چیونٹیونکی کہ جلایا جاوے پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نے اوس نبی کو یہ کہ کاٹا تھا تجکو ایک چیونٹی نے جلا دیا تو نے ایک جماعت کو جماعتوں میں سے کہ تسبیح کرتی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ معنی یہ ہیں کہ حکم کیا ساتھ جلانے درخت کے کہ اوسمیں چیونٹیاں تھیں اور سبب اوسکا یہ ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ اون نبی علیہ السلام نے کہا تھا اے رب عذاب کرتا ہی تو اہل قریہ کو بسبب ہونے گناہ حال آنکہ اونمیں مطیع بھی ہوتے ہیں پس ارادہ کیا اللہ تعالی نے کہ دکھاوے اونکو عبرۃ اوسمیں پس مسلط کی اوپر گرمی یہاں تک کہ جگہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت کی پھر غالب ہوئی اوپر نیند پس جبکہ وہ سوئے تو کاٹا اونکو ایک چیونٹی نے پس حکم کیا ساتھ جلا دینی سب چیونٹیوںکی یا تو بسبب نہ جاننے کی اوس چیونٹی کی جس نے کاٹا یا واسطے ہونے اونکے موذی اور جائز ہی قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباس سے منقول ہی کہ منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے ہر جانور کے سے مگر ایذا دے کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ مراد قریہ نمل سے بل چیونٹیونکا ہی اور وحی کی الخ یہ عتاب ہے اللہ تعالی کی طرف سے اون پیغمبر جلیل پر لکھا ہی علما نے کہ قتل ہی پس کہ جائز تھا بیچ شرع اون پیغمبر کے قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اوسکا اور عتاب اس سبب سے ہوا کہ ایک چیونٹی سے زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت میں جائز نہیں جلانا جانوروں کا اگرچہ جوں اور کھٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المومنین میں محمد بن مسلمہ سے بیچ قتل کرنے چیونٹی کے لایا ہے کہ کہا اگر ایذا دے تجکو اور اگر ایذا نہ دے مت مار اور کہا فقیہ نے کہ اسپر فتوی دیتے ہیں ہم اور مکروہ ہی ڈالنا چیونٹی کا پانی میں اور جلانی نجاست میں گھر چیونٹیونکی بسبب چیونٹی کے کذا فی جامع الفقہ انتہی ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گر پڑے چوہا گھی میں یعنی اور مر جاوے اوسمیں پس اگر ہو گھی جما ہوا پس پھینک دو چوہے کو اور اوس گھی کو کہ گرد اوسکے ہی یعنی اور کھاؤ باقی گھی کو اور اگر ہو پتلا پس نزدیک مت جاؤ اوسکے یعنی نہ کھاؤ اوسکو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور نقل کی یہ دارمی نے

ابن ماجہ وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
سفینہ سے کہا کھایا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گوشت حباری کا نقل کی یہ ابو داود نے ف حباری یعنی تغدری وہ جانور ہے کہ مشہور
ہے اسکی حلت میں منع ہے مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے جلالہ کے
سے اور دودھ اسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابو داود کے یون ہے کہ کہا ابن عمر نے کہ منع فرمایا حضرت نے سواری کرنے جلالہ کی سے ف
جلالہ وہ جانور ہے کہ حلال ہو کھانا اسکا اور عادت پڑی ہو اسکو نجاست کھانیکی تفصیل اسکی یہ ہے کہ اگر کھاتا ہو نجاست کبھی کبھی تو نہیں جلالہ اور
نہیں حرام کھانا اسکا مانند مرغی کی اور اگر ہو اکثر خوراک اسکی نجاست یہانتک بد بو آنے لگی اسکی گوشت اور دودھ مین تو حلال نہیں کھانا اسکا
مگر یہ کہ بند کیا جاوے اور کھلایا جاوے غیر نجاست یہانتک کہ اچھا ہو جاوے گوشت اور دودھ اسکا تو درست ہوگا دودھ پینا اور گوشت کھانا اسکا اور یہ قول
امام ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا ہے اور امام مالک کے نزدیک بعد ازان ہو یا جاوے گوشت اسکا مباح اور فتاوی کبری مین لکھا ہے جب تک کہ بند
کیا جاوے مرغ مخلاۃ تین روز اور جلالہ دس روز تو نہیں حلال کھانا انکا اور سوار ہونے سے منع فرمایا بسبب گندہ ہونے عرق اوسکی کہ پیدا ہوتا ہے گو
کھانے سے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور
روایت ہے عبد الرحمن بن شبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گوہ کی سے نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ حدیث دلالت
کرتی ہے اوپر حرام ہونے گوہ کی جیسے مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہو وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا کھانے بلی کے سے اور کھانے مول اسکی سے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے ف کھانا گوشت بلی کا حرام ہے باتفاق اور بیچنا اسکا
اور کھانا اسکی مول کا حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ
الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے جابر سے کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی دن خیبر کی گوشت گدہون اہلی کا اور گوشت
خچرونکا اور ہر کچلی والے کو درندونمیں سے اور ہر پنجہ کش کو پرندونمیں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے خالد بن ولید سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گھوڑونکے سے اور خچرونکی سے اور گدہون کے سے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف کھانا گوشت
گھوڑونکا ہے یہ حدیث ضعیف ہے معارض حدیث جابر کی کہ بیچ مباح ہونے گوشت گھوڑے کی پہلی گذری نہیں ہو سکتی + ح + حکم منع ہونے
گوشت گھوڑونکا اکثر کے نزدیک منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے کہ پہلی گذری + مولانا وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا
لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهَدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے خالد سے کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن خیبر کی پس
آئی یہود اور شکایت کی یہ کہ تحقیق لوگون نے جلدی کی طرف کھجورون انکی کے یعنی ہمارے کھجور کے درختون سے میوہ توڑ لیتے ہیں اور ہم عہد مین اہل
[illegible] مگر ساتھ حق اموال کی نقل کی یہ ابو داود نے ف معاہد

یعنی جب سے عہد ہی یا گروہ ذمی سے تو حق مال کا اوسپر جزیہ ہی ور اگر وہ مستامن ہی اور مال تجارۃ کا ہی تو اوسپر عشر ہی ہم وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ وَدَمَانِ اَلْمَیْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْکَبِدُ وَالطِّحَالُ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کیے گئے واسطے ہمارے دو مردے
ہیں یعنی اور دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی ہی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہیں نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاہُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْہُ الْمَاءُ فَکُلُوْہُ وَمَا مَاتَ فِیْہِ وَطَفَا
فَلَا تَاْکُلُوْہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ الْاَکْثَرُوْنَ عَلٰی اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰی جَابِرٍ اور روایت ہے ابی زبیر سے
کہ نقل کی جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینکدیا دریا نے کنارے پر یا کھل گیا اوس سے پانی یعنی خشک
ہوگیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اوسکو اور جو مچھلی کہ مرجاوے دریا میں اور پانی پر اوتھہ آوے پس مت کھاؤ اوسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
اور کہا محی السنہ نے اکثر اسپر ہیں کہ یہ حدیث موقوف ہے جابر پر یعنی یہ انکا قول ہے نہ حدیث حضرت کی **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام ابوحنیفہ
کی پیچ حرام ہونے مچھلی طافی کے اور اسیطرح منقول ہے ایک جماعت صحابہ سے اور مالک اور شافعی کے نزدیک مضائقہ نہیں اوسکے کھانیکا بسبب
مطلق فرمانے حضرت کے احل لکم المیتتان پس میتہ بحر موصوف ہے ساتھ حلال ہونیکے اور ہم کہتے ہیں کہ میتہ بحر وہ ہے کہ ڈالدے اوسکو بحر یا موت
عنان ہو طرف اوسکے نہ وہ کہ خود مرے ہو اوسمیں بغیر آفت کے ہم وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْجَرَادِ فَقَالَ اَکْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰہِ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ ضَعِیْفٌ اور روایت ہے سلمان سے کہا
پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال اور حکم ٹڈی کے پس فرمایا حضرت نے ٹڈیاں اکثر لشکر اللہ کے ہیں نہ کھاتا ہوں میں انکو یعنی لسبب کراہت
رکھتا ہوں طبعا اور نہ حرام کرتا ہوں انکو یعنی اور حلال ہے شرعا بموجب حدیث گذشتہ کے احلت لنا میتتان الخ نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا محی السنہ نے ضعیف
ہے **ف** یعنی اکثر لشکر میں پرندوں سے جب غضب ہوتا ہے کسی قوم پر تو بھیجتا ہے ٹڈیاں تاکہ کھاجاویں کھیتی اور درختوں کو اور ٹڈی زمین کا کھاس
کر کھاتا ہے بعض اونکا بعض کو پس سب ہلاک ہوجاتی ہیں اور ٹڈی کھانی حلال ہے بموجب احادیث کثیرہ کے اور کھا چاروں اماموں نے کہ حلال ہے کھانا اوسکا
برابر ہے کہ مرجاوے اپنی موت سے یا ساتھ ذبح کرنیکے یا ساتھ شکار کرنیکے مجوسی شکار کرے یا مسلمان کاٹا جاوے اوس سے کچھ یا نہیں ہم وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ
قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّیْکِ وَقَالَ اِنَّہٗ یُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے
زید بن خالد سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنے مرغ کے اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہے نماز کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ میں
ف مراد نماز تہجد ہے حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت اوٹھتے تھے نماز تہجد کے لیے جس وقت کہ آواز کرتا تھا مرغ اور احتمال ہے کہ مراد نماز صبح ہو یعنی آواز
سے آگاہ کرتا ہے کہ وقت نماز صبح کا قریب آپہونچا اور مکرر آواز کرتا ہے تاکید تنبیہ کے لیے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعضی اچھی خصلت حیوان میں بھی نافع ہوتی ہے
اوسکی برائی سے پس جس کے برا کہنے کا کیا حال ہوگا ہم وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ
فَاِنَّہٗ یُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے زید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مرغ کو اسلیے کہ تحقیق وہ جگاتا ہے نماز کے لیے
نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ اَبُوْ لَیْلٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَھَرَتِ
الْحَیَّۃُ فِی الْمَسْکَنِ فَقُوْلُوْا لَھَا اِنَّا نَسْاَلُکِ بِعَھْدِ نُوْحٍ وَبِعَھْدِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَا تُؤْذِیْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْھَا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا کہا ابولیلی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

وسلم نے جس وقت کہ ظاہر ہو سانپ گھروں میں پس کہو واسطے اسکے کہ تحقیق ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے بسبب عہد نوح کے اور ساتھ عہد سلیمان بن داود کے یہ کہ نہ ایذا دے ہم کو پس اگر پھر نکلے پس مار ڈالو اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** عہد لیا تھا حضرت نوح نے جبکہ داخل کیے تھے حیوانات کشتی میں ع **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہا عکرمہ نے نہیں جانتا میں ابن عباس کو مگر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچائی انہوں نے حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ قتل کرنے سانپوں کے اور فرماتے کہ جو شخص چھوڑ دے قتل کرنا انکا واسطے خوف بدلا لینے کے پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہماری طریقہ پر نہیں ہے بسبب مارنے موذی کے اور نہ توکل کرنے کے قضا و قدر الہی پر نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** واسطے خوف بدلا لینے کے یعنی نہ مارے بخوف اسکے کہ مبادا اسکا جوڑا بدلا لیوے مجھ سے اور یہ کبھی واقع ہوتا ہے کہ ایک نے سانپ مارا اسکی جوڑی نے آکر کاٹا اور بدلا لیا اگر نر ہے مادہ اسکی آتی ہے اور اگر مادہ ہے نر آتا ہے اور عادت تھی جاہلیت میں کہ کہا جاتا تھا مت مارو سانپ کو اگر مارو گے تو جوڑا اسکا آکر بدلا لیگا پس منع فرمایا حضرت نے اس قول و اعتقاد سے ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صلح کی ہمنے سانپوں سے جبسے کہ لڑائی کی ہمنے اونسے اور جو شخص کہ چھوڑ دے کسی سانپ کو ان سانپوں میں سے بسبب خوف کے یعنی بخوف ضرر کے تاہم مارا اسکو پس نہیں ہم میں سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اور ایک روایت میں بدلے منذ حاربنا کے منذ عادیناہم آیا ہے یعنی نہیں صلح کی ہمنے جبسے کہ واقع ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان انکے لڑائی اور دشمنی مراد یہ ہے کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کے جبلی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو مارتا ہے اور کہا بعضوں نے کہ مراد وہ عداوت ہے کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ہوئی جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس نے قصد کیا داخل ہونیکا جنت میں پس منع کیا اسکو داروغہ نے پس داخل کیا اسکو سانپ نے منہ میں لیکر اور وسوسہ ڈالا اوسنے واسطے آدم و حوا کے یہانتک کہ کھایا ان دونوں نے درخت منع کیے گئے سے پس نکالے گئے وہ اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے اهبطوا بعضکم لبعض عدو خطاب حضرت آدم و حوا اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تھا سانپ خدمت بصورت میں ع ابا کیا پس لائق ہے کہ ہمیشہ رہے یہ عداوت اور لانے ضمیر عقلا کی واسطے سانپوں کے واسطے اضافت صلح کی طرف انکی کے وہ افعال عقلا سے ہے جیسے کہ اس آیت میں والشمس والقمر رایتهم لی ساجدین لائے ہیں کہنا چاہیے تھا ما سالمناهن منذ حاربناهن ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سب سانپوں کو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلہ لینے کا اونسے پس نہیں وہ مجھ سے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ سب طرح کے سانپ مارنے چاہییں مگر استثنا کیے جاویں اس عموم سے عوامر یعنی گھر کی رہنے والی یا مراد قتل ہے بعد اعلام کے جیسے کہ پہلے حدیث ابی سائب کی گذرا ع **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عباس سے کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ رکھتے ہیں یہ کہ صاف کریں چاہ زمزم کو پس تحقیق اوس میں ہیں جان یعنی سانپ چھوٹے پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے انکے نقل کی ابوداود نے **ف** یہاں سب چھوٹے سانپوں کے قتل کرنیکا حکم دیا اور پہلے اور بعد کی حدیث میں ذکر ہے ایک قسم کی مارنیکو منع فرمایا سبب یہ ہے کہ چاہ زمزم کا بغیر انکے نکالنے ممکن نہ تھا صاف کرنا ممکن ہے کہ مستثنیٰ بعض کا ہو یہ ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب قسم کے

ساتھ اونکو مگر جانب شکم سفید کہ گویا وہ میری ہی ہے روایت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اوسکی مارنے سے اسلیے منع فرمایا کہ وہ مشہور ہے کہ جنوں میں سے ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهٗ یَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِیْهِ الدَّاءُ فَلْیَغْمِسْهُ کُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گر پڑے مکھی بیچ برتن ایک تمہارے کی پس غوطہ دو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کے بیماری ہے اور دوسرے

میں شفا ہے بتحقیق مکھی بچاتی اپنی اوس بازو کو کہ جس میں بیماری ہے یعنی پہلے وہی ڈالتی ہے پس چاہیے کہ غوطہ دے تمام کو یعنی تاکہ دوا کی تاثیر سے نفع ہو جاوے اوسکی بیماری کا نقل

کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ سَمًّا وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهٗ یُقَدِّمُ السَّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے

ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ گرے مکھی طعام میں پس غوطہ دو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کے زہر ہے اور بیچ

دوسرے کے شفا ہے اور تحقیق وہ پہلے ڈالتی ہے زہر کی بازو کو اور پیچھے ڈالتی ہے شفا کی بازو کو نقل کی یہ شرح السنہ میں **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے چار جانوروں کے سے چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور لٹورا کے نقل کی

یہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** چیونٹی کی مارنے سے جو منع فرمایا مراد یہ ہے کہ پہلے کاٹنے کی نہ مارے ہے بعد کاٹنے کی مارنا اوسکا جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ

مراد اس چیونٹی سے بڑی چیونٹی ہے کہ جسکے پاؤں دراز ہوتے ہیں اسلیے کہ ضرر اوسکی کاٹنے کا کم ہوتا ہے اور شہد کی مکھی سے اسلیے منع فرمایا کہ اوس سے نکلتا ہے

کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہے اور ہدہد کہتے ہیں کٹ بڑھئی کو اور صرد ایک جانور ہوتا ہے بڑے سر اور بڑی چونچ کا اور اوسکے پر بڑے ہوتے ہیں آدھا زرد

ہوتا ہے اور آدھا سفید کذا فی النہایہ اور بعضوں نے کہا کہ شکار کرتا ہے چڑیوں کو اور ان دونوں جانوروں کی مارنے سے منع فرمایا بسبب حرام ہونے گوشت کے

اسلیے کہ نہی کی گئی مارنے اوس جانور کی کہ کھایا نہ جاتا ہو اور بعضوں نے کہا کہ ہدہد میں بدبو ہوتی ہے پس ہوا یہ حکم مثال کی اور صرد سے اہل عرب

نحوست اور فال بد لیتے ہیں عرب پس منع فرمایا اوسکی قتل کرنے سے تاکہ نکل جاوے اونکی دلوں سے اعتقاد نحوست اوسکا **الفصل الثالث** فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَاْکُلُوْنَ اَشْیَاءَ وَیَتْرُکُوْنَ اَشْیَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ وَاَنْزَلَ کِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً الْاٰیَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے اہل

جاہلیت کہ کھاتے کتنی چیزیں یعنی بمقتضای خواہش اپنی کے اور چھوڑتے یعنی نہ کھاتے کتنی چیزوں کو واسطے نفرت کے پس بھیجا اللہ نے اپنے نبی کو اور نازل کی

اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اوسکی امت پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کر دیا کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ حرام ہے پس جو چیز حلال

کی اللہ نے پس وہ حلال ہے یعنی نہ غیر اوسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہے اور جس سے سکوت کیا یعنی بیان نہ کیا کہ حرام ہے یا حلال پس وہ معاف ہے کہ

مواخذہ نہیں اوسپر اور پڑھا ابن عباس نے یہ آیت کہ اے محمد نہیں پاتا میں بیچ اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے حرام اوپر کھانیوالے کی کہ کھاوے اوسکو

مگر یہ کہ ہو طعام مردار یا خون آخر آیت تک نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ حلالہ مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کیا اللہ نے ساتھ بھیجنے نبی کے اور

اور نازل کرنے کتاب کے وہ چیز کہ حلال کیا اوسکو اور پڑھی الخ یعنی واسطے رد کرنے فعل اونکی کی کہ کھاتے تھے جو چاہتے اور ترک کرتے وہ چیز کہ مکروہ

رکھتے گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیزیں ہیں کہ حلال کیا اونکو اللہ نے اور رسول اوسکے نے اور حرام وہ چیزیں ہیں کہ حرام کی اللہ نے اور رسول اوسکے نے کہ

حلت وحرمت موافق خواہش نفس کے ہی وحی کی گئی یعنی قرآن مین یا او سچیز مین کہ وحی کی گئی طرف میرے مطلق اور یہہ مین تنبیہ ہی اسپر کہ حرام ہونا نہین جانا باتامل ساتھہ وحی کی نہ ساتھہ خواہش نفسانی کی اور بعد لفظ دَمًا کی باقی آیۃ یہہ ہی مَسْفُوحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور کتاب اللہ مین یہی چیزین حرام کی گئین اور سوائے انکی اور بعضی چیزونکی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سے ولیکن ابن عباس نے آیۃ پڑہی اور سنت کی حرام چیزین نہین پہنچین انکو تمام ہوئی وَعَنْ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اِنِّيْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زاہر اسلمی سے کہا تحقیق مین البتہ جلاتا تہا نیچے ہانڈی کی آگ ساتھہ گوشت گدہونکی ناگہان پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہین تمکو کہانی گوشت گدہونکی نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهٗ الْجِنُّ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ اَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحِلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے پہونچاتے تھے اسحدیث کو حضرت تک حضرت نے فرمایا کہ جن تین قسم کی ہین ایک قسم کہ اونکی پر ہین اور اڑتی ہین ہوا پر اور ایک قسم سانپ ہین اور کتے اور ایک قسم ہین اوترتی منزل مین اور کوچ کرتی ہین نقل کی یہ شرح السنہ مین

بَابُ الْعَقِيْقَةِ

باب بیچ بیان عقیقہ کی **ف** عقیقہ مشتق ہی عق سے عق کی معنی ہین اصل مین پہاڑنی کی اور یہان نام اون بالونکا ہی کہ لڑکی کی سر پر ہوتے ہین وقت پیدا ہونیکی یہ نام ایسلیے ہوا کہ وہ مونڈے جاتے ہین ساتوین دن اور اسی سبب سے عقیقہ اوس بکریکو بہی کہتی ہین کہ ذبح کیجاتی ہی وقت سر مونڈنی اوسکے اور عقیقہ سنت ہے تینون اماموں کے نزدیک اور ایک روایت مین امام احمد سے واجب اور اکثر احادیث سے سنت ہونا اوسکا معلوم ہوتا ہی اور جو شرائط واحکام قربانی مین معتبر ہین عقیقہ مین بہی معتبر ہین اور ہمارے نزدیک عقیقہ سنت نہین اور امام محمد نے اپنی موطا مین لکہا ہی کہ ہمکو ایسا پہونچا ہی کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سے تہا اور اول اسلام مین بہی تہا معمول بعد ازان نسخ کیا قربانی نے ہر ذبح کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ کیا روزے رمضان کی نے ہر روزے کو کہ پہلی اوسکی تہی اور نسخ کیا غسل جنابت نے ہر غسل کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ کیا زکوۃ نے ہر صدقہ کو کہ پہلی اسکی تہا انتہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے ساتھہ پیدا ہونی لڑکی کی سنون ہی عقیقہ کرنا پس ذبح کرو اوسکی طرف سے جانور اور دور کرو اوس سے اذی یعنی بال سر کی اور میل وغیرہ نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جاتی تہی لڑکی کہ پیدا ہوتی تہی پس دعا ساتھہ برکت کی کرتی تہی اونپر یعنی کہتی بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتی تہی اونکی نقل کی مسلم نے **ف** تحنیک یہ ہے کہ کہجور یا کوئی اور میٹہی چیز چبا کر لڑکی کی تالو مین لگادی اور یہ سنت ہی چاہیے کہ نیکبخت تحنیک کرے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ ثُمَّ حَنَّكَهٗ ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سے یہ کہ وہ حاملہ ہوئین ساتھہ عبد اللہ بن زبیر کی مکہ مین کہا اسماء نے پیر جنی مین قبا مین پہر لائی مین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور رکہدیا مینی اوسکو حضرت کی گود مین پہر منگائی حضرت نے کہجور اور چبایا [illegible] پہر ڈالا اوسکی منہہ مین یعنی رکہی وہ کہجور کہ مخلوط تہی ساتھہ تہوک کی اوسکی منہہ مین پہر لگائی وہ کہجور اوسکی تالو مین پہر دعا کی

واسطے وہی اور دعا ساتھ برکت کی کی اوسپر یعنی کہا بارک اللہ علیہ پس تھی عبد اللہ بن زبیر اول مولود کہ پیدا ہوی بیچ اسلام میں نقل کیا اسکو
اور مسلم نی ف قبا ساتھ پیش قاف کی ایک موضع ہی قریب مدینہ مشہور کی کہ بعد ہجرت کے حضرت اول وہیں اوترے تھی اور تین روز وہاں ٹھہرے اور
مسجد بنائی تھی اوسکو مسجد قبا کہتی ہین اور اول مولود الخ یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کے مہاجرین میں عبد اللہ بن زبیر تھی الا نعمان بن بشیر انصاری
پیدا ہوی ہین مدینہ مین بعد ہجرت کے مثل عبد اللہ کی اوسی برس

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری

عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکِنَاتِہَا قَالَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ روایت ہی ام کرز سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قرار دو تم جانوروں کو بیچ
اونکی گھونسلوں کی کہا ام کرز نی اور سنا مینی حضرت سی کہ فرماتی لڑکی کیطرف سے دو بکریاں یعنی عقیقہ میں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور نہیں
ضرر کرتا تمکو نر ہوں وہ یا مادہ یعنی یہ خیال نکرو کہ بیٹی کیطرف سے نر چاہیے اور بیٹی کیطرف سے مادہ نقل کی یہ ابوداود نی اور روایت ترمذی اور نسائی
کی ہی قول راوی سے یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث صحیح ہی ف قرار دو تم الخ مکنات ساتھ زبر میم اور زیر کاف اور زبر
نون کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش کاف کے بمعنی مکانوں کی یعنی جانوروں کو گھونسلوں میں بیٹھے رہنے دو اوڑاو نہیں اونہیں اور بعضوں نے کہا کہ مکنات ساتھ
زبر میم اور زیر کاف کے اور زبر بھی آیا ہی بمعنی بیضہ سوسمار کی اور یہاں مطلق بیضی مراد ہین یعنی انڈوں پر بیٹھے ہوں تو اونکو اٹھاؤ ساتھ بہلانے گھونسلوں کی
اور اوڑانے اونکی کی یا نہی ہی تطیر اور فال بد لینی سے جیسی کہ عادت عرب کے تھی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اوسکو اوڑاتا پس اگر وہ
دائین طرف اوڑتا تو اوسکو مبارک جانتا اور اوس کام کی لیے جاتا اور اگر بائیں طرف اوڑتا تو اوسکو نحس جانتا اور اوس کام کی لیے نجاتا پس نہی
کی گئی اوس سے کہ اوسکو تطیر کہتی ہین منع

وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَہَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ یُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَاْسُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ لٰکِنْ فِیْ رِوَایَتِہِمَا رَہِیْنَۃٌ بَدَلَ مُرْتَہَنٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَیُدَمّٰی مَکَانَ وَیُسَمّٰی وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَیُسَمّٰی اَصَحُّ اور روایت ہے
حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکا گرو ہی بسبب اور بدلی عقیقہ اپنی کی ذبح کیا جاوے اوس سے
ساتوین دن اور نام رکھا جاوے یعنی ساتوین دن اور مونڈا جاوے سر اوسکا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی لیکن بیچ
روایت ابوداود اور نسائی کی لفظ رہینۃ کا ہی بدلی مرتہن کی اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداود کی لفظ یدمی ہی جگہہ یسمی کی اور کہا ابوداود
نی کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہی ف ت لفظ رہینۃ مین مبالغہ کی لیے ہی یا بتاویل نفس ہی رہا یہ کہ معنی گرو ہونی لڑکیکی عوض عقیقہ کی کیا ہین
باوجودیکہ وہ مکلف نہین ہی تا معذب و ماخوذ ہو بسبب ترک عقیقہ کی امام احمد رح نی تو یہ کہا کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ فرزند روکا گیا اور
منع کیا گیا ہی شفاعت کرنی سی بیچ حق والدین کی جب تک کہ عقیقہ نکرین اوسکا اور بعضوں نی یہ معنی کہی ہین کہ فرزند روکا گیا اور
منع کیا گیا ہی بہلائیوں سی اور سلامتی آفات سی اور زیادتی نشو ونما سی جب تک کہ عقیقہ اوسکا نکرین اور یہ حقیقت میں راجع طرف گرفت
والدین کی ہوتا ہی کہ ترک عقیقہ انہوں نی کیا اور بعضوں نی کہا کہ گرو ہی ساتھ اذی اور پلیدی کی اسلیے کہ حدیث
فامیطوا عنہ الاذی یعنی دور کرو بچہ سی اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتھ پیش ی اور زبر دال اور تشدید یا
ہی تدمیہ سی بمعنی خون آلودہ کرنیکی پس ایک روایت مین یدمی جگہہ یسمی کے واقع ہوا ہے اور ابوداود نے کہا کہ لفظ یسمی صحیح تر ہی ساتھ تفسیر

لکھا ہے کہ جب ذبح کرے بکری کو تو تھوڑے سے بال اسکے لیکر مقابل رگوں گردن کے رکھیں تاکہ خون آلودہ ہوں وہ بال ساتھ اسکے رسم کی کہ ذبح کی جگہ پر کیا جائے اور بعد اسکے رکھیں تالو پر لڑکے کے تاکہ ایک خط کی طرح ہو کر روان ہو اسکے سر پر بعد اسکے دہو ڈالیں سر اور سر مونڈیں اور سفر السعادۃ کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ عمل جاہلیت کا ہے اور اسکی تحریف کی گئی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین کا کیا اور زعفران لگایا سر پر ساتھ اسکے عمل قواعد جاہلیت کے بہت مشابہ ہے جیسی کہ تیسری فصل میں آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علماء نے کہ روایت ابی داؤد کی وہم ہے قتادہ سے اور جو کچھ کہ آیا ہے تفسیر اسکی قتادہ سے منسوخ ہے اور خطابی نے کہا کیونکر حکم کریگا ساتھ نجس کرنے سر کے اور آلودہ کرنے اسکے ساتھ خون کے حالانکہ فرمایا ہے ساتھ دور کرنے اذی کے اور نجاست خشک کی بدن سے لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتھ خلوق کے اور زعفران کے بجائے خون کے تجویز کیا ہے یعنی جائز رکھا ہے واللہ اعلم ع ح

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

اور روایت ہے محمد بن علی بن حسین سے یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین سے کہ نقل کی علی بن ابی طالب سے کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا آنحضرت نے اے فاطمہ مونڈ تو سر اسکا اور صدقہ دے ہم وزن بالوں اسکے کے چاندی پس وزن کیا ہم نے بالوں کو پس تھا وزن بالوں کا ایک درہم یا کم درہم سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اسکی نہیں متصل اسواسطے کہ محمد بن علی بن حسین نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا عقیقہ لڑکے کا ساتھ ایک بکری کے بھی ہوتا ہے اور ابو داؤد نے بھی ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین کی طرف سے ایک ایک دنبہ جیسے کہ حدیث آئندہ میں آتا ہے اور نسائی نے ابن عباس سے دو دو دنبہ روایت کیے ہیں اور بریدہ سے مطلق نقل کیا کہ عقیقہ کیا گیا حضرت حسن اور حسین کی طرف سے اور سفر السعادۃ کے مصنف نے کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہے ولیکن حدیث عن الغلام شاتان قوی ہے اسلیے کہ ایک جماعت صحابہ سے اسکو روایت کیا ہے اور وجہ دوسری ترجیح دو بکری دینے کی طرف سے یہ ہے کہ قول و فعل سے قوی و اتم ہے کیونکہ فعل احتمال خصائص کا رکھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ فعل دلالت کرتا ہے جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نے کہا کہ اس باب میں حدیث آئی ہے حضرت علی اور عائشہ اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ لڑکے کے حق میں اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہے اور کمال استحباب کا دو اور یہ حدیث میں جو ایک کو رہی تو احتمال ہے کہ یہ جواز کے لیے ہی یا ساتھ اقل کی یا دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ نہیں لازم آتا ذبح کرنے دو بکریوں کا ہی یہ کہ ہو ساتویں دن پس ممکن ہے یہ کہ ذبح کیا ایک دنبہ پیدا ہونے کے دن اور ایک دنبہ ساتویں دن اور سبب اسکے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق روایات میں یا عقیقہ کیا آنحضرت نے ایک دنبہ حضرت علی یا حضرت فاطمہ کو ساتھ دوسرے دنبہ کی پس نسبت کیے آنحضرت کی طرف کہ انہوں نے عقیقہ کیا ساتھ ایک دنبہ کی حقیقۃً اور ساتھ دونو کے مجازاً اور مونڈنا تو مراد اس کا الخ یعنی حقیقۃً یا حکم کرنا کسیکو کہ سر مونڈنا اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اور اسیطرح امر وزن کرنیکا بھی استحباب کے لیے ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کی طرف سے ایک ایک دنبہ نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نزدیک نسائی کے دو دو دنبہ

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العقیقۃ فقال لا یحب اللہ العقوق کانہ کرہ الاسم وقال من ولد لہ ولد فاحب ان ینسک عنہ فلینسک عن الغلام شاتین وعن الجاریۃ شاۃ رواہ ابو داؤد والنسائی

عمرو بن شعیب نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کا [illegible] اللہ عقوق کو [illegible]

[illegible]

عن ابی رافع قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمۃ بالصلوۃ رواہ الترمذی وابو داؤد وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہے ابی رافع سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]

[illegible]

الفصل الثالث

عن بریدۃ قال کنا فی الجاہلیۃ اذا ولد لاحدنا غلام ذبح شاۃ ولطخ رأسہ بدمہا فلما جاء الاسلام کنا نذبح الشاۃ یوم السابع ونحلق رأسہ ونلطخہ بزعفران رواہ ابو داؤد وزاد رزین ونسمیہ

[illegible]

کتاب الاطعمۃ

[illegible]

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل عَنْ عُمَرَ — بیچ ذکر احکام و آداب کہانیکی اور نہین کیا گیا کہانے ہین حضرت
بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِیَمِیْنِكَ وَكُلْ مِمَّا یَلِیْكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہا
تہا مین لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا ہاتہہ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کی یعنی کبہی بیچ مین سے جیسا عادۃ لڑکونکی ہے کہا بین ادہر
اُدہر تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ اور کہا ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنی کی اور کہا اوس جانب سے کہ متصل ہے تیری یعنی آگے سے اپنے
نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف گئے ہین جمہور علماء طرف اسکی کہ تینون امر اس حدیث مین استحباب کے لیے ہین اور اسیطرح حکم ہے چہرنیکا آخر کہانے
استحباب کے لیے ہی اور بعضون نے کہا کہ امر داہنے ہاتہہ سے کہانیکا وجوب کے لیے ہے اور جمہور کی نزدیک سنت ہے کہ اگر آدمی کہانے مین بیٹہین تو بسم اللہ کہین سب
علما کی نزدیک کہ امام شافعی بہی ہین نہین ہین بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہی اور بسم اللہ کہنی وقت پینے پانی اور دودہ اور شیرہ کے مانند بسم اللہ
کی ہی وقت شروع کہانیکی ۴ع ح وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَسْتَحِلُّ
الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان حلال جانتا
کہانیکو بسبب اسکے کہ نہ نام لیا جاوے اللہ کا اوسپر نقل کی یہ مسلم نے ف حلال جانتا ہے الخ یعنی قادر ہوتا ہے اوسکی کہانے پر محمول ظاہر پر ہے اور بعضون
نے تاویل کی ہی کہ برکت لیجاتا ہے کہانیکی گویا کہ شیطان کہا گیا اوسکو اور یا یہ مراد ہے کہ صرف کرتا ہے اوسکو اللہ تعالے کی غیر مرضی کی جگہہ ۴ع ح وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ
الشَّیْطٰنُ لَا مَبِیْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا
لَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو مرد اپنی گہر مین یعنی رہنی کی جگہہ پس یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے اپنی کی اور وقت کہانا کہانے
اپنی کی کہتا ہے شیطان یعنی اپنی تابعدارونسے نہین جگہہ اس گہر مین تمکو اور نہ کہانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گہر مین پس نہ یاد کرے اللہ کو وقت
داخل ہونے گہر کی کہتا ہے شیطان یعنی اپنی تابعدارونسے پائی تمنے جگہہ اور جب نہ یاد کرے مرد اللہ کو وقت کہانے اپنی کی کہتا ہے شیطان پائی تمنے جگہہ اور کہانا
نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَاْكُلْ بِیَمِیْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ
فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہاوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہاوے
ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنی کی اور جسوقت کہ پیوے پس چاہیے کہ پیوے ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنی کی یعنی باسن پانی وغیرہ کا داہنے ہاتہہ سے پکڑے نقل کی یہ مسلم
نے ف ظاہر امر یہین وجوب کے لیے ہی جیسے کہ گئے ہین طرف اسکی بعضی علما اور موید ہی اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نے دیکہا ایک شخص کو کہاتے بائین ہاتہہ
سے پس فرمایا کہ کہا اپنی داہنے ہاتہہ سے کہا اوسنے کہ نہین طاقت رکہتا مین فرمایا پس طاقت رکہیو تو پس اوٹہا سکا وہ ہاتہہ طرف منہہ اپنی کی بعد اسکے
اور طبرانی نے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے دیکہا سبیعہ اسلمیہ کو کہاتے بائین ہاتہہ سے پس بد دعا کی حضرت نے اوسپر پس ہوئی اوسکو طاعون پس مر گئی وہ اور
نے عمل کیا ہی اسکو زجر و سیاست پر ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِهَا
فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہاوے ایک تمہارا ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی
اور نہ پیوے ساتہہ بائین ہاتہہ کی اسلیے کہ شیطان کہاتا ہے ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کے اور پیتا ہے ساتہہ اوسکے [illegible]

یہ ہے کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہے اپنے دوستوں کو اوس کام پر اور کہا طیبی نے کہ حدیث محمول ہے ظاہر اپنے پر اور حسن بن سفیان نے روایت کی ہے ساتھ سند حسن کے ابو ہریرہؓ سے کہ جب کہا وے ایک تمہارا تو چاہیے کہ کہاوے اپنے داہنے ہاتھ سے اور پیوے داہنے ہاتھ سے اور لیوے داہنے ہاتھ سے اور دیوے داہنے ہاتھ سے
شیطان کہاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے اور دیتا ہے بائیں ہاتھ سے اور لیتا ہے بائیں ہاتھ سے ۔ **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے کعب بن مالکؓ سے کہا تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہاتے ساتھ تین انگلیوں کے یعنی ساتھ انگوٹھے اور انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے اور چاٹتے تھے ہاتھ اپنا یعنی بعد فارغ ہونے کہانے سے پہلے پونچھنے سے یعنی ساتھ رومال وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہانا ساتھ تین انگلیوں کے سنت ہے مگر ملا دیتے تھے انکے چوتھی اور پانچویں کو مگر بسبب ضرورت کے اور چاٹتے تھے ہاتھ اپنا یعنی انگلیاں اور پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹتے پھر اوسکے پاس کی انگلی کو پھر انگوٹھے کو اور طبرانی نے روایت کیا ہے عامر بن ربیعہ سے اسطرح کہ تھے حضرت کہاتے ساتھ تین انگلیوں کے اور استعانت کرتے ساتھ چوتھی انگلی کے اور بیچ حدیث مرسل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاتے ساتھ پانچ انگلیوں کے اور شاید کہ یہ محمول ہے پتلی چیز کے کہانے پر اور یہ کہ کبھی اسطرح کہاتے ہوں بیان جواز کے لیے اور اکثر اوقات عادۃ تین انگلیوں سے کہاتے تھے اور بعضی روایت میں بعد لفظ یمسحہا کے لفظ ثلثا کا بھی آیا ہے اور یہ بھی زیادہ کیا ہے ثم یغسلہا یعنی ہاتھ چاٹتے پھر دہوتے اوسکو ۔ **وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيَّةِ الْبَرَكَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ چاٹنے انگلیوں کے اور رکابی کے اور فرمایا کہ تحقیق تم نہیں جانتے کہ بیچ کس انگلی یا رکابی کے ہے برکت نقل کی یہ مسلم نے **ف** حرف واو والصحفۃ میں مطلق جمع کے لیے ہے پس رکابی وغیرہ پہلے چاٹی جاوے پھر انگلی اور لفظ ایہ ساتھ تا نیث کے ہے اور ترجمہ اوسکا لکھا گیا ہے اور بعضی نسخوں میں ایہ ساتھ ضمیر کے ہے یعنی بیچ کس کہانیکی برکت ہے آیا اوس کہانے میں کہ کہایا یا اوس میں کہ چاٹا اور موید ہے اسکی حدیث آیندہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت چاٹنا انگلیوں کا ہے اور لوٹھا اور جو لگا ہے انگلیوں میں داخل کرنا انگلیوں کا منہ میں بمبالغہ ۔ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہاوے ایک تمہارا پس نہ پونچھے ہاتھ اپنا یعنی کسی چیز سے یہانتک کہ چاٹ لے انگلیاں ہاتھ کی یا چٹوا دے اونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چٹوانے یہ ہے کہ کسی ایسے کو چٹوا دے کہ گہن نہ آوے اونکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکوں اور خادم کے اسلیے کہ اونکو لذت حاصل ہوتی ہے اس سے اور اونہیں کے حکم میں شاگرد اور مرید لوگ کہ تبرک جانیں اوسکو ۔ **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہے ایک تمہارے کے پاس نزدیک ہر چیز کے کاموں اوسکے سے یہانتک کہ حاضر ہوتا ہے نزدیک طعام اوسکے کے پس جس وقت کہ گرے ایک تمہارے سے لقمہ پس چاہیے کہ دور کرے جو چیز کہ لگی ہے اوس لقمہ کو مٹی وغیرہ سے پھر چاہیے کہ کہا وے اوسکو اور نہ چھوڑ دے اوسکو واسطے شیطان کے پھر جبکہ فارغ ہو کہانے سے پس چاہیے کہ چاٹ لے انگلیاں اپنی پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ بیچ کونسے طعام اوسکے کے ہے برکت نقل کی یہ مسلم نے **ف** دور کرے لقمہ سے اور اگر نجاست پر پڑے تو دہو ڈالے اوسکو اگر ممکن ہے ورنہ کہلا دے اوسکو کتے بلی وغیرہ کو اور چھوڑنا اوسکا شیطان کے لیے یا تو محمول ہے حقیقت پر کہ وہ کہاتا ہے یا کنایہ ہے ضائع کرنے لقمہ کی سے اور

حقیر جانتے اور کھینچے اور بچتے تو بچتے ساتھ اخلاق متکبروں کی کہ اونکی رسم تھا کہ کھانا کھاتے تھے تنگ جانتے ہیں اوریہ اعمال تیعان سے ہیں اور بیہودہ اوٹھنے کے ترک سے مرتبہ حاصل کرتے تواضع کی فرمایا پھر جب فارغ ہوا ہم سے ع **وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھاتا میں تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا سفر السعادۃ کے مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہے ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکھے اور دوسرا یہ کہ چار زانو بیٹھے اور تیسرے یہ کہ ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا کھاوے اور یہ تینوں قسمیں مذموم ہیں انتہی اور بعضوں نے چوتھی قسم یہ بیان کی ہے کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اوسکی پیٹھ لگا کر بیٹھے اور سنت یہ ہے کہ کھانے میں کہ جھک کر اور متوجہ ہو کر طرف کھانے کی بیٹھے اور تفسیر کیا ہے اکثروں نے تکیہ کرنے کو ساتھ جھک کر بیٹھنے کے ایک جانب کو دو جانبوں سے اس لیے کہ اس طرح کھانا ضرر کرتا ہے کہ کھانا رگوں وغیرہ میں سہولت سے نہیں پہونچتا اور گوارا نہیں ہوتا اور سیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں لکھا ہے کہ نہ کھاوے تکیہ لگا کر اور نہ منہ کے بل پڑ کر اور نہ کھڑا ہو کر بلکہ بیٹھے دو زانو یا بصورت اقعا یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونوں زانو کھڑے کر کر جیسے کتا بیٹھتا ہے یا دونوں پانوں پر بیٹھے یعنی اوکڑوں یا داہنا زانو کھڑا رکھے اور بیٹھے بائیں زانو پر ہم ع **وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا فِیْ سُکُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ قِیْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰی مَا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ کہا نہیں کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ تشتری میں اور نہ پکائی گئی حضرت کے لیے چپاتی کہا گیا واسطے قتادہ کے کہ کس چیز پر کھاتے تھے کہا دسترخوانوں پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** خوان جیسے کہ خوانچہ کھانا طریقہ چینیوں کا اور متکبروں کا ہے تاکہ جھکنا نہ پڑے کھانے کے لیے اور سکرجہ ساتھ پیش سین کے اور کاف اور راے مشددہ مضمومہ کے ہے اور بعضوں نے زیر رے کا اصوب جانا ہے یعنی طشتری یا پیالی کہ چٹنی یا اچار وغیرہ اوس میں رکھتے ہیں دسترخوان پر تا اوس سے رغبت کھانے کی طرف ہو اور کھانا ہضم کرے پس خبر دی کہ حضرت کے دسترخوان پر وہ نہ ہوتی تھیں جیسے کہ فراغت والوں اور چین والوں اور متکبروں کی دسترخوانوں پر ہوتی ہیں اور نہیں پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرت کے لیے چپاتی اور نہ کھایا اوسکو ہرگز خواہ پکائیں اونکے لیے یا غیروں کے لیے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں کھائی حضرت نے چپاتی کذا قیل اور چونکہ نفی کرتے کھانے کی خوان پر اس لیے سوال کی تھی کہ پھر کھانا کاہے پر رکھ کر کھاتے تھے بجائے خوان کے کوئی اور چیز ہوتی تھی یا نہیں بخلاف کھانے کی طشتری وغیرہ میں کہ نفی مطلق ہے پس کہا قتادہ نے الخ اور کس چیز پر کھاتے تھے یعنی صحابہ کہ پیرو حضرت کے تھے اور سوال کرنا اونکے حال سے حقیقت میں سوال کرنا حضرت کے حال سے تھا یا یہ ضمیر پاکلون کی حضرت اور صحابہ کی طرف پھیرے اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کھانا کھانا سنت ہے اور خوان پر بدعت لیکن جائز ہے اگر نیت تکبر کی نہ ہو ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِیْفًا مُّرَقَّقًا حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ وَلَا رَاٰی شَاةً سَمِیْطًا بِعَیْنِہٖ قَطُّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہیں جانتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکھی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہاں تک کہ ملے اللہ تعالی سے یعنی وفات ہوئی آپکی اور نہیں دیکھی بکری دم پخت کی ہوئی ساتھ آنکھوں اپنی کے کبھی نقل کی یہ بخاری نے **ف** سمیط اوس بکری کو کہتے ہیں کہ بھونی جاتی ہے چمڑی سمیت بعد از دور کرنے بالوں کے ساتھ پانی گرم کے اور یہ عادات چینوں کی ہے اس لیے خاص اسکو بیان کیا اور لفظ بعینہ تاکید کے لیے ہے جیسے کہتے ہیں کہ لکھا اپنے ہاتھ سے ہم ع **وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ مِنْ حِیْنَ ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ وَقَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِّنْ حِیْنَ ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ قِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ کُنَّا نَطْحَنُہٗ وَنَنْفُخُہٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاہُ فَاَکَلْنَاہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا نہیں دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ اوس وقت سے کہ بھیجا اونکو اللہ نے رسول کر کر یہاں تک کہ قبض

سن لی تھی اللہ تعالیٰ اور رسول نے یعنی نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چپاتی اور حضرت نے دیکھا اور بکری بہا ٹنگ کی وفات تک اور کبھی اللہ تعالیٰ کی
مسلک کی صورت بھی نہیں کھاتی ہم یعنی چھلنی میں چھانی ہوئی آٹا مسلک تھی ہم پیستے جو کو اور پھونکتے اوسکو تو اوڑ جاتی وہ چیز کہ اوڑ جاتی یعنی بھوسی اور
باقی رہ جاتی پس ہم تر کرتے اوسکو یعنی پانی سے گوندھتے اور پکاتے اوسکی روٹی پھر کھاتے ہم اوسکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** جسا کہ
سمعانی نے کہا بیان کیا جو چیز کہ بسیار احترز کیا ساتھ کہنے کے اوس وقت تک پہلی رسالت کی تشریف لائی تھی آنحضرت شام
ایام میں اور بہت حالات شام کی بہت لیکن بحیرا راہب کی ضیافت کہائی اور وہ بزرگ وہاں کی قرات دی تھی ہرگز کہ آنحضرت نے کوئی باتیں
نصوص ہوتے کئی ہا ایسی مشہور اور وقت میں مذکور تھا ایسی چیز ہوگا اور حدیث میں بیان ہی آنحضرت کے ترک تکلف کا اور نہ اہتمام کرنے میں دنیا
میں بہتر اطرف اور کی حالت اور تقلیت ہو **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا**
قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نہیں عیب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی
طعام کو کبھی اگر رغبت ہوتی اوسکی کہاتے اوسکو اور اگر ناخوش جانتے چھوڑ دیتے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ**
یَاْكُلُ اَكْلًا كَثِیْرًا فَاَسْلَمَ فَكَانَ یَاْكُلُ قَلِیْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْكُلُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ
وَالْكَافِرُ یَاْكُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَیْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ حَتّٰی شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِیَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ
فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰی فَلَمْ یَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک
شخص تھا کھاتا بہت پھر مسلمان ہوا اور کھاتا تھا کم پس ذکر کیا گیا یہ امر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا تحقیق مومن کھاتا ہی ایک انتڑی میں اور
کافر کھاتا ہی سات انتڑیوں میں نقل کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے ابی موسیٰ اور ابن عمر سے مسند حدیث سے فقط یعنی جو کچھ کہ مسند کیا گیا ہی حدیث
سے حضرت تک وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ان المومن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت میں یہ قصہ مذکور نہیں ہوا کہ ایک شخص تھا کھاتا اور کچھ
فقط قول اونکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہی اور دوسری روایت مسلم کی ابی ہریرہ سے آیا ہی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ان آیا ایک
مہمان اور وہ تھا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کی پس دوہی گئی وہ بکری پس پیا اوس شخص نے دودہ اوسکا
پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک اور بکری کے پس پیا اوسکو بھی یہاں تک کہ پیا دودہ سات بکریوں کا پھر تحقیق اوس مہمان نے صبح کی پس
اسلام لایا پس حکم فرمایا واسطے اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کی پس دوہی گئی پس پیا دودہ اوسکا پھر فرمایا ساتھ دوہنے ایک
بکری کے پس نہ پی سکا سارا دودہ اوسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن پیتا ہی ایک انتڑی میں اور کافر پیتا ہی سات انتڑیوں میں **ف** کہتے ہیں
کہ آدمی کی پیٹ میں سات انتڑیاں ہوتی ہیں درمیان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیوں سے قلت حرص کی اور کثرت حرص کی ہی یعنی مسلمان حریص
کم ہوتا ہی کھانے پینے اور کافر حرص زیادہ کرتا ہی اور یہ باعتبار اکثر واغلب کے ہی یا مراد ہی ایک شخص خاص کہ حالت اسلام میں کم کھانے لگا اور حالت کفر میں
زیادہ کھاتا تھا یا مراد مومن کامل الایمان ہی کہ بسبب کثرت ذکر الہی کی اور نور و معرفت ایمان کے سیر ہوتا ہی رغبت اور اہتمام کھانے کی طرف اوسکو بہت
نہیں ہوتا بخلاف کافر کی اور حقیقت میں تنبیہ ہی اس پر کہ مومن کی شان سے یہ ہی کہ لازم کرے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور اکتفا کری حد ضرورۃ پر اور خالی رکھی معدہ کو کہ باعث نورانیت دل اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمرؓ کی
پاس آیا اور طعام بہت کھایا فرمایا کہ بار دیگر اسکو میرے پاس نہ لانا علامت اوسکی یہ لکھی ہی علمانے کہ وہ مشابہ کفار کی ہوا اس صفت مین اور جو کوئی ساتھ
کافرونکی ساتھہ رکھی محبت اوسکی ساتھہ رکھنی چاہیی اور ہمیشہ کم کھانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کی محمود ہی مگر خلاف اوسکا مذموم ہی ان
کو حد افراط کو پہونچی اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی کی ہو اور کار باز رکھی ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہی ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طعام دو کا کفایت کرتا ہی تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہی چار کو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نی ف یعنی جو طعام کہ سیر کردی دو کو کفایت کرتا ہی تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہی انکو طاعت پر اور دور کرتا ہی ضعف کو اونکی
نہ یہ کہ سیر کر دیتا ہی تین کو اور اسیطرح جملہ مابعد کو سمجھہ لی اور غرض یہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ قناعت کری نہ یہ کہ پیٹ بہر لی کم پر اور صرف کری زائد کو
طرف محتاج کی ح ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ
طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتی تھی کھانا ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی آٹھہ کو نقل کی یہ مسلم نی ف
ہمین پہونچی تاویل ہی کہ جو اوپر حدیث مین مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث مین بحساب ثلث و ربع کی فرمایا اور اس حدیث مین بطریق تضاعف کے یہ اختلاف
تفاوت احوال و اشخاص کی سبب ہی یا ہی کہ حضرت عمرؓ نی فرمایا ایک دفعہ قحط سالی مین کہ قصد کیا مینی کہ بہیجون اوپر ہر گہر والونکی مثل تعداد اونکی یعنی
انکی طعام مین شریک کیا جاوی ان ہلکی کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہی آدہا پیٹ کہانی مین بہر تقدیر بیان رغبت دلاتی ہی اوپر خبر گیری کرنی غربا کی اور قناعت
کرنی قدر کفایت پر ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ
تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تلبینہ راحت دیتا ہی
بیمار کی دل کو دور کرتا ہی بعض غم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تلبینہ بنایا جاتا آٹی اور دودہ سی کہ مثل حریرہ کے ہوتا ہی اور کبہی اوسمین شہد بہی
ڈالتی ہین سفید ہوتا ہی مانند دودہ کے پتلی اوسکو تلبینہ کہتی ہین تشبیہ لبن سے ح ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ
فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی انسؓ سے کہ ایک درزی نی بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطی کہانی کی کہ تیار کیا تہا اوسکو یعنی دعوت کے آپکی پس گیا مین ساتہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اوسمین تہا کدو اور گوشت خشک پس دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاش کرتی تہی کدو
کو گرد پیالہ کی پس ہمیشہ مین دوست رکہتا ہون کدو کو پیچہی اوس دن کی یعنی بسبب رکہنی حضرت کے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف التجاء (?)
[illegible] گئی یا تو اونکی بہی عورت کی ہو گی یا سبب اسکی کہ خادم حضرت کی تہی بتبعیت حضرت کی گئی رضاء عرفی جانکر اور اس حدیث سی معلوم ہوا
[illegible] ہاتہہ کا چار جانب پیالہ مین اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش رکہی مصاحب کو اور یہ بہی انس سے معلوم ہوا کہ قبول کری دعوت محتاجون
کی اور رغبت کری اوس چیز پر کہ آگی لاوی اور کہلاوی خادم کو ساتہہ اپنی اور مسنون ہی محبت کدو کی اور اسیطرح مسنون ہی محبت
ہر اس چیز کی کہ دوست رکہتی تہی اوسکو حضرت ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ

شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرو بن امیہ سے
کہ اونہوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتے تھے گوشت شانہ بکری کا جو کہ تھا آپ کے ہاتھ میں پھر بلائے گئے طرف نماز کی پس ڈال دیا شانہ کو اور
چھری کو کہ کاٹتے تھے گوشت ساتھ اوسکے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہے کاٹنا
گوشت کا چھری سے اور یہ وقت احتیاج کی ہے اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنے کی نہ رکھتا ہو تو مکروہ ہے کاٹنا اوسکا چھری سے اور اوسکی تحقیقات آئے گی
ہی جیسی کہ دوسری فصل میں آویگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجابت کرے داعی حق کی اور حاضر ہو وے نماز میں اگرچہ طعام حاضر ہو وے اور یہ اس صورت میں ہے کہ نہ خوف
ضائع ہونے طعام کا اور نہ ہو احتیاج شدید اوسکی طرف اور نہ خوف ہو جانے طعام کا بعد اوسکے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کی کھانے سے وضو لازم
نہیں آتا ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے میٹھی چیز اور شہد کو نقل کی یہ بخاری نے ف حلوا ساتھ مد اور قصر کے بھی
کیا جاتا ہے اور پیغمبر کہتے ہیں شمائل اور ریکھنا ہی سی کذا فی مجمع البحار اور بعضوں نے کہا کہ مطلق میٹھی چیز کو حلوا کہتے ہیں پس اس صورت میں لفظ والعسل تخصیص
تعمیم کی ہوگا اور کہا خطابی نے کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت خواہش نفس کے نہ تھی بلکہ جب حضرت کی سامنے آتا تو بطرح رغبت تناول
فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہے ع وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا
إِلَّا الْخَلُّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے مانگا اپنے گھر کے لوگوں سے لاون پس کہا اونہوں نے کہ نہیں نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اوسکو اور شروع کیا کھانا روٹی کا ساتھ اوسکے اور فرماتے تھے
اچھا لاون ہے سرکہ اچھا لاون ہے سرکہ نقل کی یہ مسلم نے ف مکرر فرمایا واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ تعریف سرکہ کی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ میانہ روی
کرنی کھانے میں اور باز رکھنا نفس کو لذائذ سے اچھی بات ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے کہ میں روٹی لاون سے نہیں کھاونگا اور
کھاوے سرکہ سے تو حانث ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ سرکہ لاون انبیا کا ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کی کتب طب میں بہت لکھی ہیں
ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کھنبی من سے ہے اور پانی اوسکا شفا ہے واسطے آنکھ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ کھنبی اوس من سے ہے کہ
نازل کی اللہ تعالیٰ نے اوپر موسیٰ علیہ السلام کے ف کماۃ ساتھ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کی اوپر وزن حمئۃ کے ہے وہ ایک چیز سفید ہوتی ہے مثل
چربی کی کہ اوسکو شحم الارض بھی کہتے ہیں اور ہندی میں اوسکو کھنبی کہتے ہیں اور وہ حلال ہے اگرچہ مکروہ جانتے ہیں اوسکو یہاں والے بسبب عدم عادت کی
پس فرمایا حضرت نے کہ وہ جملہ من سے ہے کہ قوم موسیٰ علیہ السلام پر اوتری تھی جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی
اور جملہ من سے جو اوسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہے اوسکو ساتھ اوسکے یعنی جیسے کہ من بے محنت و کلفت آسمان سے اوترتی تھی
یہ بھی بے مشقت زمین سے نکلتی ہے یا منفعت میں مشابہ اوسکے ہے والا من بنی اسرائیل ایک چیز تھی مثل ترنجبین کی کہ آسمان سے اوترتی
تھی اور یہ ویسی ہی نہیں اور پانی اوسکا شفا ہے آنکھ کی لیے کہا بعضوں نے کہ جس صورت میں کہ مخلوط ہو ساتھ اور دواؤں کے اور بعضوں نے کہا مفرد اور
یہ ظاہر ہے بسبب مطلق ہونے حدیث کی اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب والرقی میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن

حضرت سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھاتے تھے تر کھجور ککڑی کے ساتھ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی دونوں کو ملا کر شیرینی کو ککڑی کی خنکی سے ملا کر کھاتے اور نوش فرماتے اگلی کے جو میں حرارت ہوتی ہے اور ککڑی میں برودت دونوں کا اعتدال ہو جاتا ہے اور اس سے کھانے والے کا مزاج معتدل رہتا ہے اور نیز باعث تعدیل مزاج کی ہوتی ہے اور صحت اور نفع بخشتی ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے کھانا دو طعام اور وسعت کرنی کھانوں میں اور ملانا دو چیزوں کا اور بیچ جواز اوسکے کوئی دیعنی علما سے جو کراہت اوسکی منقول ہے محمول ہے اوپر عادت کرنے توسع اور تنعم کی اور کثرت کرنی اوسکی بغیر مصلحت دینیہ کی کذا قال الطیبی رح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ فَقِيْلَ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مر الظہران کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مکہ کے چنتے تھے پھل پختہ پیلو کے درخت کے پس فرمایا قصد کرو لینے سیاہ پھل کا اوس میں کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہے پس کہا گیا کہ کیا آپ نے چرائی ہیں بکریاں فرمایا ہاں نہیں کوئی نبی مگر چرائی ہیں اوسنے بکریاں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** کہا گیا الخ چونکہ پیلو خوراک جنگلیوں اور چرانے والے بکریوں کی ہے اور وہ اوسکا اچھا برا ہونا خوب جانتے ہیں لوگوں نے سوال کیا اور نہیں کوئی نبی الخ مراد یہ ہے کہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے سبب نبوۃ کا دنیا داروں اور بادشاہوں اور متکبروں میں بلکہ چرانیوالے بکریوں اور اہل فقر اور متواضعوں اہل حرفہ سے جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی اور حضرت موسی علیہ السلام بکریاں چراتے تھے حضرت شعیب کے باجرت اور حکمت بیچ اس کے یہ ہے کہ غذا حلال کھاویں اور عمل صالح کریں پھر بیچ چرانے بکریوں کی یہ فائدہ اور زیادہ تھا کہ تنہائی اور خلوت ساتھ اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی تھی اور طور رعایا پرور ہونیکا اور شفقت غربا اور ضعفا پر سیکھتے تھے چنانچہ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کہ اے موسیٰ تو جانتا ہے کہ میں نے تجھ کو کیوں نبوۃ دی ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ پروردگار تو خوب جانتا ہے اسکو فرمایا یاد کر اوس دن کو کہ تو چراتا تھا بکریاں وادی ایمن میں بیچ مکان ایک بکری اور تو نے دوڑایا پیچھے اوسکی اور رنج و تعب کھینچا تو تو نے اوسے پایا اور جب پہونچا اوس بکری کے پاس تو تو نے نہ اوسکو مارا اور نہ غصہ کیا اوسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج میں ڈالا تو نے اے بیچاری اپنی تئیں بھی اور مجھ کو بھی پس جب دیکھی میں نے رحمت و شفقت تیری اوس حیوان پہ تو رحمت کے ہی تجھ پر کہ نبوۃ دی اور برگزیدہ کیا **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِي رِوَايَةٍ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوئے اوپر سرین کے کھاتے تھے کھجوریں اور ایک روایت میں ہے کہ کھاتے تھے کھجور جلدی سے کھانا جلد نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد اقعاء سے یہاں یہ ہے کہ زمین پر رکھی اور زانو کھڑے رکھے اور جلد جلدی کھاتے تھے کہ کوئی کام اہم در پیش ہوگا جلد جلد کھاتے تھے کہ اوس سے فارغ ہو کر اوس کام میں مشغول ہوں **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے آدمی درمیان دو کھجوروں کے یعنی دو دو کر کے کھاوے یہانتک کہ اذن طلب کرے اپنے ساتھ والوں سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** کہا سیوطی نے کہ یہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کے تھا اور بعد حصول غنا و وسعت حال کے منسوخ ہوا ساتھ اسی حدیث کے منع کرتا تھا میں تمکو جمع کرنے کھجوروں کے لیکن جب فراخ کیا اللہ تعالیٰ نے تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام نہیں تو اب یہ ہے کہ اگر ساتھ والے شریک ہوں خرچ کرنے میں اور راضی نہ ہوں اگر ساتھ کھانیکی بقدر خرچ کرنیکی تو حرام ہے بجا اوز کرنا اوس سے اور بیچ غیر صورت کے نگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہے مگر ساتھ صریح اذن کے یا دلالت اذن کی پس نہی سابق شامل دونوں صورتوں کو ہوگی اور اباحت و استئذان بیچ غیر صورت شرکت کے ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِي رِوَايَةٍ

قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عائشہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھیر
بھوکے رہتے ہیں اس گھر کے لوگ کہ انکے پاس کھجوریں نہوں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اے عائشہ وہ گھر کہ نہو کھجور اوسمیں بھوکے ہیں اہل اوسکے فرمایا اسکو دو بار یا تین بار
نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد اس سے اہل مدینہ ہیں اور وہ لوگ کہ قوت انکا کھجور ہے اور کہا نووی نے کہ اوسمیں بیان ہے فضیلت کھجور کا اور
جواز ذخیرہ کرنیکا گھر والونکے لیے اور رغبت دلانی اسپر ع **وَعَنْ سَعْدٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ
تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعد سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ جو شخص
کھاوے وقت صبح کے یعنی پہلے کھانے کسی چیز کے سات کھجوریں کہ انکو عجوہ کہتے ہیں نہیں ضرر کرتا اوسکو اوسدن زہر اور نہ سحر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف عجوہ ایک قسم کھجور ہے مدینہ کی کہ مائل بسیاہی ہوتی ہیں اور افضل قسم ہے مدینہ کی کھجوروں میں اور کہتے ہیں کہ اصل اوسکی بوئی ہوئی حضرت کی ہے اور مراد
زہر سے زہر قاتل ہے کہ مشہور ہے یا شامل ہر سانپ بچھو وغیرہ کو اور خاصیت مذکورہ اس کھجور میں پیدائش الہی کی ہے جیسی کہ اور نباتات میں خاصیت
رکھی ہے اور حضرت کو یہ بات وحی سے معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت کی دعا کی برکت سے یہ خاصیت ہے اوسمیں اور وجہ تخصیص عدد سات کی سوا شارع کے کسیکو معلوم نہیں
اور علم اوسکا توقیفی ہے یعنی موقوف ہے اوپر سننے کی حضرت سے مثل اعداد رکعات وغیرہ کی ہے ع **وَعَنْ عَائِشَةَ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَإِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کی شفا ہے اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکھتی ہے یعنی بیچ زہر وغیرہ کی اول روز میں یعنی نہار منہ کھانا اوسکا نقل کی یہ مسلم نے
ف عالیہ نام ایک جگہہ کا ہے مدینہ مطہرہ میں جانب مسجد قبا کی اور نواح ودیہات اوس نواح کو عالیہ کہتے ہیں کہ زمین نجد اس جانب ہے اور جانب
دوسرے کو اوسکی مقابلہ میں ہے سافلہ کہتے ہیں اور تہامہ اوسجانب میں ہے اور ادنی عالیہ کا کوس ہے اور اعلی اوسکا آٹھہ کوس مدینہ سے ہے اور شفا ہے یعنی شفا
زائد ہے بہ نسبت اور جای کی عجوہ کی یا تقیید ہے واسطے اطلاق سابق کی اور تریاق ساتھہ زیر اور پیش ت کی دوا ہے مرکب مشہور کہ نافع ہوتی ہے ہر زہر کو
ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا گذرتا تھا ہمپر مہینا کہ نہ جلاتی تھی ہم اوسمیں آگ یعنی واسطے پکانے کی نہ تھا قوت ہمارا مگر کھجور اور پانی مگر یہ کہ
لایا جاتا کچہہ تھوڑا گوشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مگر یہ الخ یعنی غذا ہماری کھجور و پانی تھا مگر یہ کہ بھیجتا کوئی گوشت تو وہ کھاتی یا معنی یہ
ہیں کہ آگ نہ جلاتی تھی ہم اور نہ پکاتی تھی کچہہ مگر کہ کچہہ گوشت کہیں سے ہم پہونچتا تو اوسکی پکانیکی لیے آگ جلاتی تھے ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ مَا شَبِعَ
آلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں پیٹ بھر گھر کی آدمیوں حضرت کی یعنی دو دن
گیہوں کی روٹی سے مگر کہ ایک اون دونوں میں سے ہوتی تھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دو دن متصل گیہوں کی روٹی نہیں کھاتی تھے قید گیہوں کی ہے
کی جو لگائی شاید جو کی روٹی بہم پہونچتی ہو ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا وفات کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں پیٹ بھرے ہم دو سیاہ چیزوں سے یعنی کھجور اور پانی سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک سیاہ چیز کھجور ہے اور پانی کو سیاہ کہا بسبب مجاورت اور مقارنت کی اور اسطرح کلام عرب میں بہت آتی
ہے جیسے کہ بولتے ہیں ابوین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتے ہیں اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کے اور طفیل کے ہے اور مقصود کھجور ہی ہے والا پانی سے
مطلوب نہیں ہوتی اور پانی میں کمی نہ تھی اور اس سے معلوم ہوا کہ قوت انکا کھجور بھی بطریق سیری کے نہ تھا ع **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ**
قَالَ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا کیا نہیں تم بیچ کھانے اور پینے کے کہ وسعت کرتے ہو جس میں چاہتے ہو اور جس طرح چاہتے ہو البتہ تحقیق
دیکھا میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ نہیں پاتے تھے ناکارہ کھجور اس قدر کہ بھر دیتے پیٹ اپنا نقل کی یہ مسلم نے **ف** کیا نہیں تم
خطاب کیا تابعین کو یا صحابہ کو بعد حضرت کے اور یہ تمہارے اضافہ انکی طرف الزام کے لیے ہے جبکہ اختیار کیا انہوں نے طریقہ حضرت کا تو اعتراض کرنے کی جگہ آئے
اور لذتوں دنیا کی دیکھیے اور حدیث اول میں بیان کیا کہ بعض ایام گذرتے تھے کہ کھانا انکا سوا کھجور کے کوئی نہ تھا اور دوسری حدیث میں کہا کہ وہ بھی بطریق سیری کے نہ تھا
بعد ازاں کہتے ہیں کہ اچھی کھجور نہ تھی بلکہ ناکارہ تھی کہ اس سوا فقرا کے کوئی نہ کھاوے چونکہ آنحضرت نے اختیار کیا تھا فقر اور تجرید کو اللہ تعالی نے اسی مقام میں
قائم رکھا اور حقیقت میں وہ قلت اور تنگی کی نہ تھا بلکہ بسبب سخاوت اور ایثار اور زہد اور تقوی اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کی تھا ع ح و

عن ابی ایوب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام اکل منه و بعث بفضله الی و انه بعث الی یوما بفضلة لم یاکل منها لان فیها ثوما فسألته احرام هو قال لا ولكن اكرهه من اجل ريحه قال فاني اكره ما كرهت رواه مسلم

اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ لایا جاتا انکے پاس کھانا کھاتے اس سے اور بھیجتے بچا ہوا کھانا میری طرف اور تحقیق
انہوں نے بھیجا میرے پاس ایک روز بچا ہوا کھانا کہ کھایا تھا اس میں سے نہیں اسلیے کہ تھا اس میں لہسن پس پوچھا میں نے حضرت سے کہ کیا حرام
ہے لہسن بھیجے آپ نے والا اگر مطلق حرام ہوتا تو انکے پاس کیوں بھیجتے فرمایا کہ نہیں ولیکن مکروہ رکھتا ہوں میں اسکو بسبب اسکی بو کے کہا ابو ایوب نے
پس تحقیق میں بھی مکروہ رکھتا ہوں جس چیز کو کہ مکروہ رکھی آپ نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت جو ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو اول ابو ایوب
کے ہی مکان اوترے تھے اور شاید کہ یہ کرچی ہو کھانے بھیجنے کا اور نہیں فرمایا کہ میں مکروہ کہتا ہوں لہسن کہ مہمان عیب گننا طعام کا نہیں بلکہ بیان
بلا نوع کا حضور مسجد کے اور خطاب ملائکہ سے اور کھانے والے کہ انہیں تصریح ہے ساتھ اباحت اسکے ولیکن مکروہ ہے واسطے اسکے کہ ارادہ کرے حاضر ہونے جماعت کا اور
لاحق ہے ساتھ اسکے ہر چیز بدبو کی اور آنحضرت ترک کرتے تھے لہسن کو ہمیشہ اسلیے کہ وہ متوقع رہتے تھے آنے وحی کی ہر ساعت اور اختلاف کیا علما نے بیچ حکم لہسن اور
پیاز اور گندنے کے آنحضرت کے حق میں پس کہا بعض علماء ہمارے نے کہ حرام نہیں یہ چیزیں اور صحیح یہ ہے انکے نزدیک یہ مکروہ تنزیہی ہیں اور حدیث سے معلوم ہوا
کہ مستحب ہے واسطے کھانیوالے اور پینے والے کے یہ کہ باقی چھوڑے اس چیز سے کہ کھاتا ہے اور پیتا ہے اور تقسیم کرے اسکو محتاج ہمسایوں کو اور مکروہ کہے آپ نے اس میں اشارہ
ہے طرف کمال متابعت کے یا ارادہ رکھتے ہوں حاضر ہونے جماعت کا ع ح

وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل ثوما او بصلا فليعتزلنا او قال فليعتزل مسجدنا او ليقعد في بيته وان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بقدر فيه خضرات من بقول فوجد لها ريحا فقال قربوها الى بعض اصحابه وقال كل فاني اناجي من لا تناجي متفق عليه

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھاوے لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہیے کہ یکسو رہے ہم سے یعنی نہ حاضر ہو مجلس
میں یا فرمایا پس چاہیے کہ یکسو رہے مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھ رہے اپنے گھر میں اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے لائی گئی ایک ہنڈی کہ اس میں تھا
ہرا اول قسم ترکاریوں کی یعنی لہسن پیاز گندنا وغیرہ پس پائی اس میں بو فرمایا یعنی بعض خدام سے لیجاؤ اسکو یعنی فلانے شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف
بعضے اپنے اصحاب میں سے کہ حاضر تھا اور فرمایا یعنی اس شخص کی طرف التفات کر کے کہ کھا تو کیونکہ میں سرگوشی کرتا ہوں اس شخص سے کہ نہیں سرگوشی کرتا تو
ساتھ اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مسجد ہماری میں ظاہر لفظ مفرد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم مسجد نبوی کا ہی ہے اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطے تعظیم کے ہے لیکن
ظاہر یہ ہے کہ یہی علت حکم اور مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگوں اور علماء کے ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہے کہ مراد
مسجد سے جنس ہو اور بعضی روایات میں مساجدنا بھی آیا ہے اور یہ صریح ہے سب جگہ کے لیے اور او لیقعد میں لفظ او اگر شک راوی کا ہے تو مراد یہ ہے کہ آنحضرت نے فلیعتزلنا فرمایا یا

فلیعتزل مسجدنا فرمایا یا فرمایا من اکل ثوماً او بصلاً فلیعتزلنا یعنی جو کوئی لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے جدا رہے یا مسجد سے جدا رہے احتمال ہی اور شک راوی کا ہے اور نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور متعلق ساتھ ہمارے کے ہی یعنی فلیعتزل مسجدنا کی جو معنی ہیں وہ مراد ہیں بلکہ مطلق مسجد سے اور مراد یہ ہے کہ وہاں حضور بندہ خدا رسول اور صحابہ کرام کا ہے لیکن مراد لوگوں سے صحبت کہنا ہے یہ یا یہ بھی نکرے اور گھر کی گوشہ میں جدا رہے شرکت کرے یا وہ تعریف اور مراد شخص الآخر یعنی حضرت جبرئیل اور اور فرشتوں سے یعنی یہ میں کلام کرتا ہوں ان سے اور تو نہیں کلام کرتا اور نہ وہ تیری ہیں پس نسبت ہے تیری اور میری اشارہ ہے طرف اسکی کہ آدمی کو چاہیے کہ رعایت حال مصاحبین کی مد نظر رکھا کرے وعن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ رواہ البخاری اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنی طعام کو برکت دیجاوے گی واسطے تمہارے اوسمیں نقل کی شیخ نے ف یعنی جو چیز کہ بیان میں دیتا ہی قسم غلہ سے وسکو وقت قرض دینے لینے کی اور خرچنے اور مول لینے کی اور پکانے کی لیے بھی ناپ تول لیا کرو تا اندازہ اوسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سے بچو اور بحکم شارع کی اوسکو بیچ زیادتی خیر و برکت کی دخل ہی خصوصاً جبکہ رعایت کرے سنت کی قصد کرے بجا لانے حکم آنحضرت کا کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی قاری نے مثل اسکی تقریر مظہر کی نقل کرکر لکھا ہی کہ اگر تو کہے کیونکر یہ ثبوت ہوتا ہے اور بعد حدیثیں روایت کی گئی ہی حضرت عائشہ سے کہ اونہوں نے کہا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسحال میں کہ نہیں تھا میرے پاس کچھ کہ کھاوے اوسکو جاندار سوا تھوڑے سے جو کی کہ بچا رہی تھی پس میں اوسمیں ایک مدت تک کھاتی رہی پھر میں اوسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت واسطے جواب اوسکے یہ ہی کہ ماپنا وقت بیچ شرا کی مامور ہی واسطے اقامت عدل کی اور اوسمیں خیر و برکت ہوتی ہی اور وقت خرچ کرنیکی معیار و ضبط ہی اور وہ جو فرمایا سو منشاء خرچ کرنا ہی بلال اور مت ڈر کہ صاحب عرش سے کمی کریگا وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاری اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ اوٹھایا جاتا دسترخوان ونکا یعنی کھانا کھا چکتے فرماتے حمد ہی واسطے اللہ کے حمد بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا وسنائی سے برکت کیگئی اوسمیں حمد بابرکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہو نہ کفایت کی گئی اور نہ متروک اور نہ بے پروائی اوس سے اے رب ہمارے نقل کی یہ بخاری نے ف غیر مکفی الخ کو کئی طرح سے پڑھا ہی صحیح کیا ہی معنی اوسکی بیان کیے ہیں اکثر بیان کیا اور فرمایا مجمل اوسکا یہ ہی کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑھا ہی اور منصوب یا ایک منصوب دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہ کہ یہ یا تو صفات حمد ہیں یعنی حمد کہ کفایت کیجاوے اوس سے اور نہ متروک ہی اور نہ استغنا ہوئی اوس سے بلکہ لازم ہو بطریق دوام بسبب متواتر ہونے نعمتوں کی یا صفات ہی حق تعالیٰ کی یعنی کفایت و ترک و استغنا نہیں یا صفات پروردگار تعالیٰ کی ہیں ساتھ کسی چیز اوس سے کفایت نہیں کرسکتا اور وہ کافی ہی سب کو اور ترک کرنا طلب استغنا نفس اوسکی نہیں کرسکتی ہے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیہا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے بندے سے ایسی کہ کھاوے لقمہ اور حمد کرے اوسکی اور پیوے ایکبار پینا پس حمد کرے اوسکی اوپر نقل کیا یہ مسلم نے ف اکلۃ بہ زبر ہمزہ کے ہی یعنی ایکبار کھانا یعنی کہ سیر ہوا اور روایت کیا گیا ہی ساتھ پیش ہمزہ کے بھی بمعنی لقمہ کی ہے وسنذکر حدیثی عائشۃ ما شبع آل محمد وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا فی باب فضل الفقراء ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم دو حدیثیں عائشہ کی اور ابی ہریرہ کی کہ ابتدا اونکی یہ ہی ما شبع آل محمد و خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا بیچ باب فضل فقراء کے انشاء اللہ تعالیٰ

اللہ تعالی یعنی مصابیح میں یہ دونوں حدیثیں کتاب الاطعمہ میں کو رہیں اور یہی وہاں ذکر کی ہیں * **الفصل الثانی** * فصل دوسری * **عن** ابی ایوب قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب طعام فلم ار طعاما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا ولا اقل برکۃ فی اخرہ فقلنا یا رسول اللہ کیف ہذا قال انا ذکرنا اسم اللہ حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ فاکل معہ الشیطن رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نزدیک کیا گیا کہانا پس نہ دیکہا میں نے کوئی کہانا کہ زیادہ تر ہو برکت میں اوس کہانے سے بیچ ابتدای وقت کہانے ہمارے کی اور نہ دیکہا میں کمتر برکت میں بیچ آخر وقت کہانے اوسکے کی کہا ہمنے یا رسول اللہ کیونکر تہا حال اوس کہانے کا کہ اول میں ویسی برکت رکہتا تہا اور آخر میں ایسا بے برکت ہوا فرمایا تحقیق ذکر کیا تہا ہمنے نام اللہ کا جسوقت کہ کہانا شروع کیا تہا ہمنے پہر بیٹہا آخر میں وہ شخص کہ کہایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کہایا ساتہہ اوسکے شیطان نے یعنی بسبب ترک کرنے نام خدا کے پس اس سبب سے بے برکتی آخر میں ہوئی نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** ذکر کیا تہا ہمنے نام اللہ کا اشارہ ہے اسپر کہ سنت بسم اللہ کہنے کی حاصل ہوتی ہے ساتہہ بسم اللہ کہنے کے لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی افضل ہے اور مستحب ہے بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی اور حائض اور نفسا کو بہی اگر نہ قصد کریں ساتہہ اوسکے تلاوت کا والا حرام ہے اور نہیں مستحب ہے بیچ کہانے مکروہ حرام کے بلکہ اگر بسم اللہ کہی شراب پینے پر تو کافر ہوتا ہے اور کہانا شیطان کا محمول ہے حقیقت پر نزدیک جمہور علماء اگلے پچھلوں کی اور بعضی علماء کا قول جو اوپر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایک کی جماعت میں سے کافی ہے ہر ایک کو بسم اللہ کہنی شرط نہیں یہ حدیث حجت ہے اوپر اوسکے * **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللہ علی طعامہ فلیقل بسم اللہ اولہ واخرہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہاوے ایک تمہارا پس بہول جاوے نام لینا اللہ کا اوپر کہانے اپنے یعنی ابتدا میں اور یاد آوے درمیان میں پس چاہیے کہ کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** نام لینا اللہ کا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہے ابتدا کہانے میں لیکن بسم اللہ افضل ہے اور محیط میں ہے کہ اگر کہے لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الہ الا اللہ ابتدا وضو میں تو ہوتا ہے ذاکر نہ واسطے سنت کے اور اسیطرح کہانے میں اور اگر بسم اللہ کہنی بہول جاوے ابتدا وضو میں پہر کہی درمیان وضو میں تو نہیں حاصل ہوتی سنت بخلاف کہانے کے * **وعن** امیۃ بن مخشی قال کان رجل یاکل فلم یسم حتی لم یبق من طعامہ الا لقمۃ فلما رفعہا الی فیہ قال بسم اللہ اولہ واخرہ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ما زال الشیطان یاکل معہ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ رواہ ابو داود اور روایت ہے امیہ بن مخشی سے کہا تہا ایک شخص کہاتا تہا اور نہ نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اوسکے طعام میں سے مگر ایک لقمہ پس جب اٹہایا اوس لقمہ کو طرف منہ کے کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ پس ہنسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا ہمیشہ شیطان کہاتا تہا ساتہہ اوسکے پس جب نام لیا اللہ کا نکال ڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اوسکے تہی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** قے کرنی ہوئی حقیقت پر یا مراد یہ ہے کہ برکت جو جاتی رہی تہی بسبب ترک کرنے بسم اللہ کی اوسکو پہر دیا گویا کہ وہ اوسکے پیٹ میں امانت تہی پس جبکہ بسم اللہ کہی پہر آئی برکت طعام کی * **وعن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتے طعام اپنے سے کہتے سب تعریف واسطے اوس اللہ کے کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان نقل کیا یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے * **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعم الشاکر کالصائم الصابر رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ والدارمی عن سنان بن سنۃ عن ابیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھا کر شکر کرنیوالا مانند روزہ دار صبر کرنیوالے کی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان ابی
سنہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے **ف** ادنی درجہ شکر کا یہ ہی کہ بسم اللہ کہی جب کھانا شروع کریں اور حمد کریں جب فارغ ہوں اور ادنی درجہ صبر کا یہ ہے کہ روکی
اپنی نفس کو مفسدات صوم سے اور یہ مانند روزہ دار کی تشبیہ اصل ثواب میں ہے کہ دونوں اصل ثواب میں شریک ہیں نہ یہ کہ تشبیہ ہی مقدار میں لیسا ہی جیسے
کہا جاتا ہی زید کعمرو معنی اسکی یہ ہیں کہ زید شاید عمر کی ہی بعض خصلتوں میں نہ یہ کہ ہمرتش ہی سب خصلتوں میں اور یہ بین استعارہ ہی اسپر کہ تغیر مبالغہ سے نہی
تا کہ سے ملی کہ شبہ بہ قوی ہوتا ہی شبہ سے **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَوْ شَرِبَ
قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم جب کھاتے اور پیتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اللہ کی کہ جسنے کھلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سے اوتارا اوسکو اور کی واسطے اوسکی راہ نکلنے کی
نقل کی یہ ابو داود نے **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِی التَّوْرَاۃِ اَنَّ بَرَکَۃَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ فَذَکَرْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَۃُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَہٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے سلمان سے کہ کہا پڑہا میں نے توریت میں یعنی پہلے اسلام لانیکی کہ تحقیق سبب برکت کھانیکا وضو کرنا ہی بعد اوسکی پس ذکر کیا میں نے یعنی
مضمون توریت کا رو برو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کھانیکی وضو ہے پہلے اوسکی اور وضو ہے بعد اوسکی نقل کی
یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** مراد وضو سے پہلے کھانیکی دہونا ہاتہونکا ہی اور بعد کھانیکی دہونا دونوں ہاتہوں اور منہ کا ہی اور برکت طعام کی یہ ہے کہ بڑہجاوی
یہ ہی کہ اوسکی سبب سے کھانے میں زیادتی ہوتی ہی اور بعد کھانیکی وضو میں برکت یہ ہے کہ اوسکی سبب سے سکون آتی نفس کو اور سبب ہوتا ہی وہ طاعات اور تقویۃ کا
عبادات میں اور اخلاق پسندیدہ میں اور افعال حسنہ میں **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ
الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی پائخانہ سے
لایا گیا اونکی کھانا پس کہا بعضی صحابہ نے کیا نہ لاویں ہم تمہاری واسطے پانی وضو کا فرمایا سوا اسکی نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یعنی بطریق وجوب کی ساتھ وضو
یعنی بعد حدث کی جسوقت کہ کہڑا ہوں میں طرف نماز کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے یعنی ابن عباس سے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے
ف جسوقت کہ کہڑا ہوں میں یعنی ارادہ کروں میں کہڑا ہونیکا واسطے نماز کی اور یہ باعتبار اغلب کی ہی ورنہ واجب ہے وضو وقت ارادہ تلاوت اور
مس مصحف مجید کی اور حالت طواف کے اور گویا کہ سمجھی آنحضرت کے صحابہ نے اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلے کھانیکی واجب ہے پس نفی کی آنحضرت نے بیچ
لانی حرف حصر کا اور یہ منافی نہیں ہے جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس مراد وضو سے وضو نماز ہی نہ وضو طعام اور یہ ظاہر ہی اور سیاق حدیث
اسی پر دلالت کرتا ہی اور اگر مراد وضو سے بیچ جملہ الا ناتیک بوضوء وضو طعام رکہیں بیچ جملہ انما امرت بالوضوء کی وضو نماز تو یہ بھی ہو سکتا ہی کہ
دہونا ہاتہونکا اول کھانیکی سنن اور آداب سے ہی نہ واجب ترک کیا اوسکو تعلیم جواز کی لیے اور حاصل معنی اونکا یہ ہوگا کہ یہ وضو یعنی دہونا ہاتہونکا
اگر تم مجہسے درخواست کرتی ہو واجب اور مامور بہ نہیں اگر کروں تو فرض نہیں کہتا ہاں یہاں وضو ایک اور ہی کہ وہ وضو نماز ہی اور وہ واجب ہی
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اُتِیَ بِقَصْعَۃٍ مِنْ ثَرِیْدٍ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ جَوَانِبِہَا وَلَا تَاْکُلُوْا
مِنْ وَسَطِہَا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ فِیْ وَسَطِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَاْکُلْ مِنْ اَعْلَی الصَّحْفَۃِ وَلٰکِنْ یَاْکُلْ مِنْ اَسْفَلِہَا فَاِنَّ

البرکۃ تنزل من اعلاھا اور روایت ہے ابن عباس سے انہوں نے نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا روبرو حضرت کے پیالہ ثرید کا پس فرمایا
اس کے کناروں کی طرف سے اور نہ کھاؤ درمیان اوسکے سے اسلیے کہ برکت اوترتی ہے اوسکے درمیان میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بیچ روایت ابو داود کے آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے جس وقت کہ کھاوے ایک تمہارا کھانا پس کھاوے پیالہ کی اوپر سے لیکن کھاوے اوسکی
نیچے سے اسلیے کہ برکت اترتی ہے اوپر اوسکے **ف** ثرید اوسکو کہتے ہیں کہ روٹی کے ٹکڑے شوربے میں بھگو دیے اور کھاوے کناروں اوسکے سے کہ حق اوس میں مناسبت کا
جمع کے ہے کہ کھاوے ایک شخص جانب اوسکی سے اور برکت اوترتی ہے اوسکے درمیان میں لیے کہ درمیان افضل جگہ ہے پس لائق تر ہے ساتھ اوترنے خیر و برکت
کی اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکھنا اوسکا آخر کھانے تک مناسب ہے واسطے بقاء برکت کے طعام میں اور شروع کرنا اوسکا خوب نہیں اور اوپر اوسکے سے
یہی مراد اوس سے درمیان اور نیچے سے مراد کنارہ یعنی اپنی آگے سے کھاوے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا نہیں دیکھے گئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ہوئے تکیہ لگا کر کبھی اور نہ چلتے پیچھے حضرت کے دو آدمی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** تحقیق تکیہ لگانے کی اوپر پہلے ہو چکی اور دو
آدمی سے مراد زیادہ دو سے یعنی حضرت بسبب نہایت تواضع کی صحابہ کے آگے بڑھ کر چلتے تھے پیچھے نہ چلتے ہوں مانند بادشاہوں اور متکبروں کے بلکہ درمیان میں چلتے تھے یا پیچھے یا آگے
اور حدیث میں آیا ہے پیچھے صحابہ کے اور دو کی قید سے معلوم ہوا کہ کبھی ایک آدھ آدمی مانند انس وغیرہ کے پیچھے حضرت کے ہوتا تھا بنابر ضرورت کی اور خدمت کی انس کی
میں ہے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ**
فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَلَمْ نَزِدْ عَلَى اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہ کھانا لایا گیا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی اور گوشت اس حالت میں کہ حضرت تھے مسجد میں پس کھایا حضرت نے
اور کھایا ہم نے ساتھ اونکے پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی حضرت نے اور نماز پڑھی ہم نے ساتھ اونکے اور نہ زیادہ کیا ہم نے اس پر کہ پونچھ ڈالے ہم نے ہاتھ اپنے ساتھ کنکروں
مسجد میں کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی بعد کھانے کے پانی سے ہاتھ دھوئے ہم نے یا تو اس سبب سے کہ اوس میں چکنائی نہ تھی یا بسبب تعجیل نماز کی یا
ترک تکلف کے اور عمل کرنے کی رخصت پر غیر واجب میں جیسا کہ وہ بھی محبوب ہے مانند عمل کرنے کی عزیمت پر اکثر اوقات میں احیاء العلوم میں بھی
داخل کیا ہے کھانا اور ہوتے تھے رومال ہمارے بعد کھانے کی باطن پاؤں ہمارے یعنی کھا کر ہاتھ تلوے پاؤں سے پونچھ لیتے تھے جیسے رومال سے پونچھتے ہیں اور
لفظ لم نزد اور مسحنا ساتھ صیغہ متکلم مع الغیر کے شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہے پس خوب اللہ اعلم اور حدیث سے معلوم ہوا کہ طعام کھانا مسجد میں
جائز ہے اکثر حدیثوں میں آیا ہے خصوصا کھانا کھجوروں اور مانند اونکی کا اور لکھا ہے علماء نے کہ جائز ہونا اوسکا مقید ہے ساتھ اوسکے کہ آلودہ نہ ہووے مسجد
بد الاحرام و مکروہ ہے اور کتب فقہ میں لکھا ہے کہ غیر معتکف مسجد میں کھاوے پیوے نہیں اور نہ سووے اور نہ خرید و فروخت کرے کہ مکروہ ہے کہ مسافر
سوائے مسجد کے ٹھکانا نہیں رکھتا ہو اور کہا ہے علماء نے کہ آدمی کو چاہیے کہ وقت داخل ہونے مسجد کے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے تا یہ چیزیں مباح ہوویں
اوس پر کذا قال الشیخ رحمہ اور ملا علی رحمہ نے تحت قول الاکل و الکلمعہ کے لکھا ہے کہ شاید حضرت معتکف ہونگے یا مہمانوں کے ساتھ کھایا ہو یا کیا ہو واسطے
جواز کے یعنی کہ وہ مباح ہے اگرچہ آلودہ ہو مسجد **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ**
اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ کھانا لایا گیا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پس اوٹھا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تھا دست خوش آتا حضرت کو پس نوچا دانتوں سے کھایا اوس میں سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے کھانا حضرت کا بسبب بے تکلفی و تواضع کی تھا پس مستحب ہے اس طرح کھانا اور طیبی نے کہا کہ دوست رکھنا حضرت کا گوشت دست کو

اس سبب سے تھا کہ لذت ہوتی ہے اور جلد ہضم ہوتا ہے اور زیادہ لذیذ ہوتا ہے یا اسلیے کہ دور ہوتا ہے نجاست کے جگہوں سے اور شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ سے
نقل کیا ہے کہ نہ تھا گوشت دست کا محبوب حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نہ پاتی تھی مگر مدت بعد اور گوشت دست کا جلد گلتا ہے پس رغبت کرتی تھی اسکو اور
روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لذیذ تر اور خوشتر گوشتوں کا گوشت پیٹھ کا ہے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو گوشت کو
چھری یعنی چھری سے کاٹکر نہ کھاؤ اسواسطے کہ یہ فعل عجمیوں کا اور دانتوں سے نوچکر کھاؤ اسکو بسبب کہ دانتوں سے کھانا لذیذ تر اور خوب تر گوارا ہے نقل کیا اسکو ابوداود نے
اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا دونوں نے کہ یہ حدیث نہیں قوی ہے یعنی باعتبار سند کی بلکہ ضعیف ہے ف جمع کہتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان میں جو اس حدیث
میں وارد ہوا اور درمیان اسکے کہ بعضی چھری سے کاٹکر کھاتی تھی اور کبھی حضرت سے بھی چھری سے کاٹکر کھانا ثابت ہوا ہے پس تطبیق یہ ہے کہ اگر گوشت نرم پختہ ہو دانتوں سے نوچکر
نہ چھری سے کاٹکر کھاوے اور اگر سخت ہو جائز ہے چھری سے کاٹکر کھانا اور نہی میں تنزیہی ہے ع وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ
يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
ام المنذر انصاریہ سے کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ انکے تھے حضرت علی اور ہمارے کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے پس شروع کیا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا اور علی بھی ساتھ حضرت کے کھانے لگے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے باز رہو کھانے سے اے علی کہ
تو نقاہت کی حالت میں ہے یعنی ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور نقیہ ہو پرہیز کرو کہا ام منذر نے کہ پس تیار کیے میں نے واسطے انکے چقندر کی ساگ اور جو کہ ہمراہ ہونگے پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی اسمیں سے کھاؤ کہ یہ بہت موافق ہے واسطے تیرے نقل کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضروری ہے بلکہ بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہے ع وَعَنْ أَنَسٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے
انس سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تھا انکو نیچے کا کھانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف
طریقہ آنحضرت کا تھا کہ اور کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھتے تھے پس پہلے دیگ کا کھانا اہل و عیال کو اور مہمانوں کو اور محتاجوں کو بانٹ دیتے تھے بعد
بچا کھچا کھاتے اور اپنے لیے کھرچن بسبب رعایت کرنے طریق تواضع اور کسر نفس کے اور آج دنیا کے اکثر اغنیا متکبر ہیں کہ عار کرتے ہیں تہ دیگی کے کھانے سے
ہیں اسکو ع وَعَنْ نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ
الْقَصْعَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے نبیشہ سے
نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کھاوے پیالہ میں پھر چاٹے اسکو استغفار کرتا ہے واسطے اسکے پیالہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر یہ ہے کہ پیالہ حقیقت میں استغفار کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ
چاٹنے میں تواضع اور عاجزی ہوتا ہے تکبر سے اور وہ سبب مغفرت گناہوں کا ہوتا ہے اور اضافت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلیے ہے کہ وہ
ہوا استغفار کا سبب ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ

فاصابه شيء فلا يلومن الا نفسه رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے جو شخص کہ رات گذارے اس حال میں کہ اوسکی ہاتھ میں ہو چکنائی کہ نہ دہویا اوسکو پس پہونچی اوسکو کوئی چیز یعنے ایذا دینے والوں جانوروں
میں سے کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتی ہیں پس نہ ملامت کرے وہ کسی کو مگر اپنی تئیں یعنی چکنی ہاتوں سو کر آپ سبب ہوا اس ایذا کا یہ نقل کی ترمذی اور ابو داود
اور ابن ماجہ نے وعن ابن عباس قال كان احب الطعام الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الثريد من الخبز والثريد
من الحيس رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا محبوب ترین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثرید روٹی سے
اور ثرید حیس سے نقل کی یہ ابو داود نے ف ثرید روٹی سے یعنی ٹکڑے روٹی کی شوربے میں بہگی ہوئی اور حیس اوس طعام کو کہتے ہیں کہ خرما اور روغن
اور آٹا یا قروت سے بناتے ہیں مانند مالیدہ کی مع وعن ابي اسيد الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا
الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہے اور بدن کو ملو اوسکو اسلیئے کہ یہ روغن نکلتا ہے درخت بابرکت سے نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف درخت بابرکت سے کہ نام اوسکا زیتون ہے اوسمیں خیر اور برکت اور منافع بہت ہوتی ہیں اور شجرہ مبارکہ یہ اللہ
نور السموات والارض آخر آیۃ تک میں مذکور ہے یہی درخت مراد ہے کہ بہترین اوسکا زمین شام میں ہوتا ہے اور سورہ والتین والزیتون میں اسکی قسم کہائی ہے
اللہ تعالی نے اور عرب خصوصا اہل شام شیرین اوسکی کو کہاتے ہیں اور تلخ کو چراغ میں جلاتے ہیں اور بدن پر ملتے ہیں اونکو بہت منفعت ہوتی ہے ح
وعن ام هانئ قالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم فقال أعندك شيء قلت لا الا خبز يابس وخل فقال
هاتي ما اقفر بيت من ادم فيه خل رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ام ہانی سے
کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیرے پاس ہے کچھ یعنی کہانا کہا میں نے نہیں کچھ کہانا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لا نہیں خالی
لاان سے وہ گہر کہ اوسمیں سرکہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف حضرت نے طلب کیا ام ہانی سے طعام مذکور انکی
خوشی خاطر کے لیئے اور واسطے آگاہ کرنیکے او قناعت کرنیکے ادنی قوت پر کہ فاصر ہے مح وعن يوسف بن عبد الله بن سلام قال رأيت النبي
صلى الله عليه وسلم اخذ كسرة من خبز الشعير فوضع عليها تمرة فقال هذه ادام هذه واكل رواه ابو داود
اور روایت ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا دیکہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پہر رکہی اوپر کہجور اور فرمایا یہہ کہجور
لاان ہے اوس روٹی کی اور کہایا نقل کی یہہ ابو داود نے وعن سعد قال مرضت مرضا اتاني النبي صلى الله عليه وسلم يعودني
فوضع يده بين ثديي حتى وجدت بردها على فؤادي وقال انك رجل مفؤود ائت الحارث بن كلدة اخا ثقيف
فانه رجل يتطبب فليأخذ سبع تمرات من عجوة المدينة فليجأهن بنواهن ثم ليلدك بهن رواه ابو داود
اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا کہ بیمار ہوا میں بیمار ہونا شدید آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنے میری پس رکہا
اپنا ہاتھ درمیان دونوں چہاتیوں میری کے یعنے میرے سینہ پر یہاں تک کہ پائی ٹھنڈک دست مبارک کی اپنے دل پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک
شخص ہے کہ درد دل رکہتا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس کہ قبیلہ ثقیف میں کا ہے اسلیئے کہ وہ شخص طب جانتا ہے پس چاہیئے لیوے وہ سات
دانہ عجوہ سے کہ افضل اقسام کہجور مدینہ سے ہیں پس چاہیئے کہ کوٹے اونکو گٹہلیوں سمیت پہر چاہیئے کہ رکہے اونکو تیرے منہ میں نقل کی یہ ابو داود نے

* اگر کوئی کہے کہ کیا حکمت تہی کہ حکم فرمایا حضرت نے اوسکو طبیب کے پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا کیا اور بیچ بیان علاج کی دوا کی بنا نیکو ہو

حکیم کو کیا جواب دیگا یہ ہے کہ دل آپ ہی طبیب کیا اور وہ کچھ علاج کرے اور پھر جبکہ علاج آسان پایا کہ جو جیسی شے جلد ہے اور اوسنے شفقت دی یعنی
دیا یا اور بجز ذکر طبیب اوسکو علاج دیا ۔ طبیب نے اوسکا اور کیفیت احوال مرض کی طبیب کو آسان تر تھی اوسکی حوالہ قرۃ یا اور کلمات
کہ اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ رجوع کرے اور مشاورت کرے طبیب کا جو حاذق ہو اسلئے کہ آپ شاید اسلام میں مراتب اور اسلام ادا اوسکا ثابت
نہیں ہوا ہے ح **وعن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ياكل البطيخ بالرطب رواه الترمذي وزاد ابوداود
ويقول يكسر حر هذا ببرد هذا وبرد هذا بحر هذا وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کھاتے تھے خربزہ ساتھ کھجور تازہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے یہ کہ فرماتے حضرت توڑی جاتی ہے گرمی اسکی
یعنی کھجور کی ساتھ سردی اوسکی کے یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتھ گرمی کھجور کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** کہا گیا
کہ شاید مراد خربزہ سے خربزہ کچا ہو کہ وہ بارد رطب ہوتا ہے اور پختہ گرم ہے لیکن باوجود اسکے بہ نسبت کھجور کے سرد ہے اور کہا گیا ہے کہ مراد بطیخ
تربوز ہے کہ وہ سرد ہوتا ہے ح **وعن** انس قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بتمر عتيق فجعل يفتشه يخرج
السوس منه رواه ابوداود اور روایت ہے انس سے کہ کھلائے گئے ترو یک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھجور کہنہ کہ اون میں کیڑے پڑ گئے
تھے بس شروع کیا حضرت نے کھجور پھیرنا اوسکو اور نکالتے کیڑے اوس میں سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یہ حدیث کی طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے
ابن عمر سے بعد اوس کے منع کی ممانعت فرمایا حضرت نے کھجور کو بیچ کسی میں کہ محمول ہے کھجوریں واسطے دفع وہم کے ماکرنا اوسکا محمول ہے بیان جواز پر
ہے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ طعام نجس نہیں ہوتا کیڑے کے پڑنے سے یعنی وہ طعام جس میں کیڑا ہو اگر کیڑا اوس میں پیدا
ہوا ہو تو حلال ہے اسلئے کہ احتراز اوس سے ممکن نہیں لیکن جب جدا کیا گیا تو حکم اوسکا کھانے میں حرام اور نجس ہے اور بعض نے کہا ہے کہ نہیں ساتھ کھانا
حرام ہے اور اگر پانی اور کھانے میں پڑ جاوے تو پلید نہیں ہوتا ہے ح **وعن** ابن عمر قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بجبنة في تبوك
فدعا بالسكين فسمى وقطع رواه ابوداود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کھلایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ تبوک
کی پس منگوائی چھری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اوسکو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یہ مثل بسم اللہ کہنے کی ہے اول طعام میں نہ اول ذبح میں جیسے بعض لوگ
گمان کرتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر طہارت پنیر کے اسلئے کہ اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بھی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہیں بنتا بدون اوسکے
وعن سلمان قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن السمن والجبن والفراء فقال الحلال ما احل الله في كتابه والحرام ما حرم الله في كتابه وما
سكت عنه فهو مما عفا عنه رواه ابن ماجة والترمذي وقال هذا حديث غريب وموقوف على الاصح اور روایت ہے
سلمان سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھی سے اور پنیر سے اور پوستین سے یا گورخر سے پس فرمایا حلال وہ چیز ہے کہ حلال کی اللہ نے اور
بیان کیا حلال ہونا اوسکا اپنی کتاب میں اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اپنی کتاب میں اور جس چیز کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہے نہ حرام پس وہ اوس قسم سے ہے
کہ معاف کیا اوس سے یعنی استعمال کرنے اوسکی سے اور مباح کیا کھانا اوسکا نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور
صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے **ف** یعنی ان تین چیزوں کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہیں یا حرام ہیں تو گھی کو پوچھا حالانکہ ابتداء اسلام
میں مشہور ہوگا اوسکے حلال ہونے میں بعضے آدمیوں کو اسلئے پوچھا دوسرے پنیر کو پوچھا کہ وہ جگہ مشتبہ اور سوال کی ہی کہ جہت سے حیا
اور تیسرے پوچھا فراء کو کہ ساتھ زیر فا اور الف ممدودہ کے ہے اور اکثر شراح نے اس لفظ کو کہا ہے جمع فرا کی کہ ساتھ زیر ف اور الف مقصورہ
کے ہے یعنی گورخر کی اور بعضوں نے جمع فرو کی کہا یعنے پوستین کے چنانچہ اسیلئے ترمذی اس حدیث کو باب اللباس میں لائے ہیں

سوال کیا واسطے عذر کرنیکے عمل اپنی کے غرض یہ ہے کہ جو شئیں جامد اور کام آتے تھے بغیر دیانت کے اور اپنے کتاب میں یعنی یا تو صریح بیان کیا یا مجمل ساتھ قول
اپنی کے وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا تاکہ نہ اشکال لازم آوے ساتھ اکثر اشیاء کے کہ ثابت ہوا ہے حرام ہوتا اوسکا ساتھ حدیث
کے اور نہیں وہ صریح کتاب اللہ میں اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہے اسپر کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اور یہ موقوف ہے یعنی قول سلمان کا ہے نہ حدیث
آنحضرت کی موقوف قول و فعل صحابہ کو کہتے ہیں جیسیکہ مرفوع قول و فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو م ح ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وددت ان عندی خبزۃ بیضاء من برۃ سمراء ملبقۃ بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذہ
فجاء بہ فقال فی ای شیء کان ہذا قال فی عکۃ ضب قال ارفعہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ وقال ابوداود ہذا حدیث
منکر اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکہتا ہوں میں یہ کہ نزدیک میرے روٹی ہو سفید گیہوں کی
ترکی گئی ہو ساتھ گہی اور دودھ کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم میں سے اور تیار کی روٹی مذکور پھر لایا اوسکو پس فرمایا کس میں تہا گہی اوسکا کہا گوہ کے
چمڑے کے کپی میں تہا فرمایا اوٹھا لو اوسکو پھر آگے سے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور کہا ابو داود نے کہ یہ حدیث منکر ہے **ف** حضرت نے اوسکی
اوٹھا لینیکا حکم کیا بسبب تنفر طبع کے گوہ سے اسلیے کہ نہتے وے بیچ زمین قوم آنحضرت کی جیسیکہ دلالت کرتی ہے حدیث خالد کی نہ واسطے نجاست جلد اوسکی
والا حکم کرتے اوسکے پہینکدینے کا اور منع فرماتے اوسکی کہانے سے کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور آرزو اسطرح کی بسبب غلبہ حرص نفس کے خلاف
عادت شریفہ کے تہی اسلیے ابو داود نے اوسکو منکر کہا ہے کذا قال الطیبی اور بصورت صحت اس حدیث کی توجیہ اوسکی ممکن ہے کہ کیا یہ حضرت نے واسطے بیان جواز کی
م ع ح **وعن** علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الثوم الا مطبوخا رواہ الترمذی وابوداود اور روایت
ہے علی سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے لہسن کے سے مگر پکا ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** پکنے سے بو جاتی رہتی ہے
اور یہی حکم ہے پیاز اور مانند اوسکی کا اور نہی اسمیں تنزیہی ہے م ع **وعن** ابی زیاد قال سئلت عائشۃ عن البصل فقالت ان اخر
طعام اکلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام فیہ بصل رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی زیاد سے کہا پوچہے گئیں حضرت
عائشہ رض کہانی پیاز کی سے یعنی کچی ہوئی پیاز کا حکم پوچہا گیا یا حلال ہے یا حرام ہے پس کہا کہ تحقیق آخر کہانا کہ کہایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تہا کہ اوسمیں پیاز تہی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی پکی ہوئی پیاز تہی اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ اور حدیثوں میں نہیں آیا ہے کہ آنحضرت نے پیاز لہسن
کچا کہایا مگر حدیث حضرت عائشہ میں آیا ہے کہ بیچ طعام کے کہایا ہے اور امت کو بہی اس سے منع فرمایا پس بعضے کہتے ہیں کہ نہی خام کی کہانی سے ہے نہ پختہ
اور صحیح تر یہ ہے کہ نہی خام سے بہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور حرام نہیں آنحضرت پر اور نہ امت پر اور طحاوی بیچ شرح آثار کے حدیثیں دلالت کرنیوالی
اباحت کہانی پیاز اور لہسن اور گندنی اور مانند اونکی لایا ہے پختہ ہوں یا خام اوسکے لیے کہ کہاوے اور اپنے گہر میں بیٹہی اور جب تک بو باقی ہو مسجد
میں نہ جاوے کہ یہ مکروہ ہے اور کہا مختار ہمارے نزدیک یہی ہے اور قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا بہی یہی ہے اور کہا ابن ملک نے کہ کہانا آنحضرت
میں اس طعام کو کہ اوسمیں پیاز تہی واسطے تعلیم جواز کے تہا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی واللہ اعلم ع ح **وعن**
ابنی بسر السلمیین قالا دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمنا زبدا وتمرا وکان یحب الزبد والتمر رواہ
ابو داود اور روایت ہے دو بیٹوں بسر کے سے کہ سلمی تہی کہا دونوں نے کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگے لائے ہم مسکہ
اور کہجور یعنی اور کہایا حضرت نے اوسکو اور تہے حضرت دوست رکہتے مسکہ اور کہجور کو نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** عکراش بن ذویب قال
اتینا بجفنۃ کثیرۃ الثرید والوذر فخبطت بیدی فی نواحیہا واکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین

فِي الطَّبَقِ ... فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہ کہا لایا ہوا ... [illegible]

... [illegible] ... پس نہایت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... ایک طباق ... [illegible] ... پس شروع کیا ... [illegible] ... سبب ... [illegible] ... [illegible]

ف ایک قسم کا کھانا ہے ... [illegible] ... طعام کسی طرح کا ہو ... [illegible] ... ایک رنگ کا ہو ... [illegible] ... [illegible] ... معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہے کہ جدھر سے چاہے کھاوے ... وَعَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پکڑتی اہل بیت کو ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

ف ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجوہ ... بہشت سے ہے ... اور اس میں شفا ہے زہر سے ... [illegible] ... [illegible]

معنی اول میں اور باقی حدیث کا بیان فصل اول میں ہو چکا ہے ، ع

الفصل الثالث

عن المغيرة بن شعبة قال ضفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فامر بجنب فشوي ثم اخذ الشفرة فجعل يحز لي بها منه فجاء بلال فآذنه بالصلوة قال فالقى الشفرة فقال ما له تربت يداه قال وكان شاربه وفاء فقال لي اقصه لك على سواك او قصه على سواك رواه الترمذي

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا مہمان ہوا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات یعنی میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئے ایک شخص کے یہاں پس اوس شخص نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بھونے پہلو اوسکی کے پس بھونا گیا پہر لی آنحضرت نے چھری اور کاٹنے لگے میرے لیے ساتھ چھری کے اوس پہلو میں سے پس آئے بلال خبر دینے آنحضرت کو نماز کی پس ڈالدی چھری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کی کہ کیا ہوا بلال کو خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ اوسکے کہا مغیرہ نے اور مونچھیں لمبیں اوسکی بڑھی ہوئیں پس فرمایا مجھکو کہ کتر دوں میں لبیں تیرے تیرے لیے مسواک پر یا فرمایا کتر لبیں مسواک پر نقل کی یہ ترمذی نے ف خاک آلودہ ہوں الخ یہ کنایہ ہے خواری اور فقر سے اور یہ دعا ہے کہ عرب بولا کرتے ہیں بوقت ملامت کرنے کی کسیکو اور مراد ساتھ اسکے حقیقت وقوع اس امر کی نہیں ہوتی بلکہ یوں ہیں بطریق عادت کے بولا کرتے ہیں اور مراد ہوتی ملامت اور سرزنش کرنے ہیں اور گویا کہ آنحضرت کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا بلال کا ساتھ نماز کی وقت مشغول ہونے کی طعام میں حالانکہ وقت بہت تھا اور احتمال یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نے برعایت حال ضیافت کرنیوالی کی اور مونچھیں لمبیں اوسکی الخ معنی اس عبارت کی دو طرح بیان کیے گئے ہیں ایک تو یہ کہ ضمیر شاربہ کی پھرتی ہے طرف مغیرہ کے کہ راوی حدیث کا ہے اور ظاہر یہ تھا کہ کہتا وکان شاربی ساتھ ضمیر متکلم کے لیکن کہا شاربہ کہا ساتھ ضمیر غائب کی تفنن کلام میں ہے کہ اسکو اصطلاح اہل معانی کی تجرید و التفات کہتے ہیں پس اراوہ یہ ہے کہ مونچھیں لبیں میرے دراز او مسواک پر یعنی مسواک لبوں کی نیچے رکھکر لیونکر میرے لیے کاٹ ڈالوں اور یا فرمایا الخ یہ شک راوی ہے یعنی یا کہا کہ کاٹ ڈال لبیں اپنی مسواک پہ رکھکر یعنی مجھکو حکم کیا کہ کاٹ ڈالیں لبیں اور خود فرمایا کہ میں کاٹوں اور دوسری توجیہ یہ ہے کہ ضمیر شاربہ کی حضرت کیطرف پہرتی یعنی مغیرہ کہتے ہیں کہ مونچھیں لبیں آنحضرت کی دراز تہیں فرمایا مجھکو کہ کترو میں انکو میری لیے یعنی تیری تبرک کے لیے کہ تا وہ بال کہ جدا ہوں تیری پاس بطریق تبرک کی رہیں یا اونکو لمبا کر کوتاہ کر بال لبوں میری کے ، ح

وعن حذيفة قال كنا اذا حضرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم طعاما لم نضع ايدينا حتى يبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فيضع يده وانا حضرنا معه مرة طعاما فجاءت جارية كانها تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدها ثم جاء اعرابي كانما يدفع فاخذ بيده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يستحل الطعام ان لا يذكر اسم الله عليه وانه جاء بهذه الجارية ليستحل بها فاخذت بيدها فجاء بهذا الاعرابي ليستحل به فاخذت بيده والذي نفسي بيده ان يده في يدي مع يدها زاد في رواية ثم ذكر اسم الله واكل رواه مسلم

اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تہے ہم جس وقت کہ حاضر ہوتے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کہانے پر تو نرکہتے ہم ہاتھ اپنے یعنی کہانے میں ہاتھ نہ ڈالتے یہانتک کہ شروع کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رکہتے ہاتھ اپنا یعنی بعد اوس ہم ہاتھ ڈالتے اور تحقیق ہم حاضر ہوئے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکبار ایک کہانے پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دھکیلی جاتی ہے یعنی گویا کوئی اوسکو ڈالی دیتا ہے کہانے پر یعنی نہایت بھوک سے بے اختیار کہانے پر گری پڑتی پس جاہا کہ رکہی ہاتھ اپنا کہانے میں یعنی بغیر لینے نام خدا کی پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوسکا پہر آیا ایک گنوار گویا کہ دھکیلا جاتا ہے یعنی اوسنے بہی چاہا کہ ہاتھ ڈالی کہانے میں پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوسکا بہی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہے کہانا اپنے لیے اور قادر ہوتا ہے اوسکے کہانے پر بسبب نہ لینے نام خدا اسکے کہانے پر اور

تحقیق شیطان لایا اس لڑکی کو واسطے ہونے کے تاکہ حلال کرے طعام اپنے لیے پس پکڑ لیا میں نے ہاتھ اوسکا پس لایا اس اعرابی کو واسطے ہونے کے تاکہ

شیطان اوس اعرابی کو تو حلال کرے کہانا پس پکڑا میں نے ہاتھ اوسکا بھی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکے ہے تحقیق

تحقیق ہاتھ شیطان کا بیچ ہاتھ میری کے ساتھ ہاتھ اون دونوں کے اور زیادہ کیا حذیفہ نے مسلم نے ایک روایت میں کہ ذکر کیا آنحضرت نے نام خدا کا اور کھایا کہا اس کو

مسلم نے + ف ایک روایت میں مجلس میں پہلے لڑکی کا آنا ہے اور پیچھے اعرابی کا اور یہ ظاہر ہے اور روایت میں اعرابی کا مقدم ساتھ لڑکی کے

یہ منافات نہیں رکہتا کہ ہاتھ اعرابی کا بھی ہوا سلیے کہ اول فرمایا ہے کہ ہاتھ اعرابی کا بھی پکڑا یعنی چونکہ لڑکی اول آئی تھی اور اول ہاتھ اوسکا پکڑا تھا

اوسی کو ذکر کیا ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَ غُلَامًا فَاَلْقٰی بَیْنَ یَدَیْہِ تَمْرًا

فَاَکَلَ الْغُلَامُ فَاَکْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ کَثْرَۃَ الْاَکْلِ شُؤْمٌ وَاَمَرَ بِرَدِّہٖ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی

الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا یہ کہ خریدیں غلام پس ڈالیں آگے اوسکے کہجوریں پس کہایا غلام نے بہت کہجوریں

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہت کہانا سبب ہے اور علامت بے برکتی کی ہے اور حکم کیا ساتھ پہیرنے اوسکی کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ

اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ اِدَامِکُمُ الْمِلْحُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین سالون تمہارا نمک ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسواسطے کہ کم خرچ محنت میں اور قریب تر ہے طرف قناعت کے اسی سبب

قناعت کی ہے اسپر اکثر عارفین نے پس نہیں منافی ہے اوسکے قول آنحضرت کا سید الادام فی الدنیا والآخرۃ اللحم + ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ فَاِنَّہٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِکُمْ اور روایت ہے انس سے

کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکہا جاوے کہانا یعنی روبرو پس نکال ڈالو پاپوشین اپنی سلیے کہ نکال ڈالنا پاپوشوں کا بہت راحت بخشنے

ہے واسطے قدموں تمہاری کے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّھَا کَانَتْ اِذَا اُتِیَتْ بِثَرِیْدٍ اَمَرَتْ بِہٖ فَغُطِّیَ حَتّٰی تَذْھَبَ

فَوْرَۃُ دُخَانِہٖ وَتَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَکَۃِ رَوَاھُمَا الدَّارِمِیُّ اور روایت

اسما بیٹی ابی بکر کی سے یہہ کہ وہ تہین جبکہ لایا جاتا ثرید نزدیک اونکے حکم کرتین اوسکے ڈہانکدینے کا پس ڈہانکا جاتا یہانتک کہ جاوے جوش اوسکا

دہوین اوسکے کا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہوجاتی اور فرماتین کہ تحقیق سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے کہ جاتا رہنا گرمی کا

سے موجب کثرت برکت کا ہے نقل کی یہ دونوں حدیثیں دارمی نے ف ذکر ثرید کا اتفاقی ہے بسبب اسکے کہ اکثر کہانا اونکا ثرید تہا اور کہانا

بہی یہی حکم ہے اور جامع صغیر میں یہ روایت نقل کی ہے ابردوا بالطعام فان الحار لا برکۃ فیہ اور روایت کی بیہقی نے مرسل نہی عن الطعام الحار حتی

یبرد ۱۲ ع وَعَنْ نُبَیْشَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَۃٍ ثُمَّ لَحِسَھَا تَقُوْلُ لَہُ الْقَصْعَۃُ

اَعْتَقَکَ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعْتَقْتَنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے نبیشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو شخص کہ کہاوے پیالہ میں پہر چاٹ لے اوسکو کہتا ہے واسطے اوسکے پیالہ یعنی زبان حال سے اور ظاہر یہ ہے کہ کہتا ہے زبان قال سے کہ آزاد کرے

تجکو خدا آگ دوزخ سے جیسا کہ آزاد کیا تو نے مجکو شیطان سے یعنی کہانے اوسکی سے یا خوش ہونے اوسکے سے نقل کی یہ رزین نے ف اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ

اور دارمی کی روایت میں آیا ہے استغفرت لہ القصعۃ اور روایت کیا طبرانی نے عرباض سے من لعق الصحفۃ ولعق اصابعہ اشبعہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ

بَابُ الضِّیَافَۃِ

باب بیچ بیان فضیلت ضیافت اور آداب اوسکی کے اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالے کے + ف ضیاف مہمان

اضاف مہمانی کے ہیں ضیف مہمان مضیف میزبان اور مختار جمہور کے نزدیک یہہ ہے کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور مستحبات

سے چنانچہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہیں اسپر اور بعضوں کے نزدیک مہمانی ایک روز کی واجب ہے اور بعد اوسکے مستحب و ضیافت کا تتمہ ہے چنانچہ بیان اوسکا باب الولیمہ کی ابتدا میں ہے

الفصل الاول عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِیْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے پس چاہیے کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ ایذا دے اپنے ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس چاہیے کہ کہے بھلی بات یا چپ رہے اور ایک روایت میں یعنی بخاری کے بدلے ہمسایہ کے یعنی بدلے اوس جملے کے کہ اوس میں ذکر جار کا ہوا آیا ہے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس چاہیے کہ ملائے قرابت اپنے کو یعنی احسان کرے ناتے والوں سے اور اوس پر نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** ایمان رکھتا ہو سے مراد ایمان کامل ہے مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہ مبالغہ ہے بجا لانے ان افعال کے جیسے کہ کہتے ہیں بیٹے کو رغبت دلانے کی اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو اطاعت کر میری یا یہ مراد ہے کہ جو کوئی کامل ہے اللہ پر ایمان کا یہ افعال کرے اور اکرام مہمان کا یہ ہے کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کرے اوس سے اور تین روز تک کھانا کھلاوے پہلے روز بحسب مقدور اپنے کے کچھ تکلف سے کھلاوے بغیر ضائع کرنے حقوق کے اور باقی دن جو حاضر ہو بلا تکلف تاکہ گران نہو دونو پر اور بعد تین دن کے صدقہ ہے چاہے کھلاوے چاہے نہ کھلاوے اور نہ ایذا دے ہمسایہ کو یعنی ادنی درجہ اوسکا یہ ہے کہ ایذا نہ پہنچاوے اوسکو اور شیخین کی روایت میں آیا ہے نیکی کر جار سے اور اور روایت میں آیا ہے کیسے اچھے ہیں پیش آنے جار سے یعنی امانت کرے اوسکی اوس چیز میں کہ محتاج ہو وے اوسکا اور دفع کرے اوس سے برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا جانتے ہو تم کیا ہے حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہے مدد کر اوسکی اور اگر قرض مانگے قرض دے اوسکو اور اگر محتاج ہو کچھ دے اوسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اوسکی اور اگر مرے اوسکے جنازہ کے ساتھ جا اور اگر اوسکو خوشی حاصل ہو مبارکبادی دے اوسکو اور اگر مصیبت پہنچے تعزیت کر اوسکی یعنی تسلی دے اور اوسکے مکان کے پاس اونچا مکان نہ بنا کہ اوسکی ہوا رکے مگر باذن اوسکے اور اگر خریدے تو میوہ تو بطریق تحفہ کے بھیج اوسکے لیے اور اگر نہ کرے یہ تو لا اوسکو گھر میں پوشیدہ اور نہ نکال اوسکو فرزند تیرا تاکہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اوسکے فرزند اوسکا اور مت ایذا دے اوسکو ساتھ بو اپنی ہانڈی کے مگر یہ کہ کچھ اوس میں سے اوسکو بھی دے کیا سمجھو تم کیا ہے حق ہمسایہ کا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں پہچانتا ہے حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کرتا ہے اللہ تعالی اوسپر روایت کی یہ غزالی نے اربعین میں اور چاہیے کہ کہے بھلی بات الخ یعنی جب ارادہ کرے کلام کرنیکا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب دیا جاوے اوسپر واجب ہو یا مستحب پس چاہیے کہ کرے سامنے اوسکے اور اگر نہ ظاہر ہو اوسکو بھلائی اوسکی برابر ہے کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہے یا مکروہ ہے یا مباح پس باز رہے اوس سے پس کلام مباح کو ترک کرے بخوف اسکے کہ منجر ہو طرف حرام کے اور ملائے رکھنے ناتے کو اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ کاٹنے والا ناتے کا گویا کہ نہیں ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرة پر بسبب ڈرنے اوسکے کے شدت عذاب سے کہ ہوتا ہے ناتے کی کاٹنے پر

وَعَنْ اَبِی شُرَيْحٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی شریح کعبی سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرة کے پس چاہیے کہ تعظیم کرے مہمان اپنی کی زیادہ تکلف و احسان کرنیکا ساتھ مہمان کے ایک رات دن ہے اور مہمانداری تمام تین دن ہیں بعد ازاں جو کچھ کہ دیوے پس وہ خیرات ہے اور نہیں درست ہے مہمان کو یہ کہ ٹھیری نزدیک مہمانی

ف نہایہ میں لکھا ہے معنی اس حدیث کے اور مسلم نے نقل کی یہ بخاری اور ابوداود نے کہ مراد جائزہ سے ہے کہ تکلیف کرے مہمانی میں ایک دن کی یعنی بعد اس کے کہ
کرے تین روز مہمانی کرے اول روز میں تکلف کرے جو میسر ہو اور دوسرے اور تیسرے روز میں آگے لاوے جو کچھ کہ حاضر ہو بلا تکلف بعد ازاں صدقہ
ہے اور کہا بعضوں نے کہ جائزہ اور ضیافت ایک ہی بات ہے اور مراد ساتھ جائزہ کے اور معنی جائزہ کے بخشش اور عطا اور لطف اور پرواہ
و جو ہے کہ جائزہ ایک دن کا ہو اور سبب اسکے منزل کو پہنچ جاوے اور بعد جائزہ کے جو کچھ دیوے صدقہ اور تبرع اور احسان ہوگا یعنی جو
مسافر ہوگا ضیافت سے اور زیادہ ہوگا اوپر اور احتمال ہے کہ جائزہ بیان عطا اور لطف کا ہو کہ روز اول میں کرے تین دن اور داخل ہو تین میں
کذا قال الشیخ اور ابوداود کی عبارت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ جائزہ اکرام مہمان کا ہے اول روز فرمایا میرے استاد یگانہ آفاق مولانا
اسحٰق نے کہ ہم بھی جائزہ کے معنی اسی طرح جانتے ہیں اور بعضوں نے درست نسخ لکھا ہے کہا ہے کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کے اور مرض کی زیادہ دنوں
ٹھیرے تو اپنے پاس سے کھاوے صاحب خانہ کو تنگ نہ کرے ۱۲ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ
تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ
يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر کہ کہا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی تحقیق آپ بھیجتے ہیں ہمکو یعنی جہاد کے لیے یا اور کام کے لیے پس اترتے ہیں ہم ایک قوم پر کہ نہیں مہمانی کرتی وہ ہماری پس کیا حکم فرماتے ہو بیچ اس
مہمانی نہ کرنے کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ اگر اترو تم کسی قوم پر پس دیویں وہ تمکو وہ چیز کہ لائق ہے واسطے مہمان کے پس قبول کرو پس
اگر نہ کریں یہ یعنی مہمان کا حق نہ دیں پس لو ان سے حق مہمانی کا کہ لائق ہے واسطے مہمانوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت
وجوب ضیافت پر کرتا ہے کہ اگر نہ دیویں تو زبردستی لیوے اور یہاں بحث ہے ایک جماعت کو علماؤں سے کہ ضیافت کو حق واجب جانتے ہیں اور جمہور علماء اس
کو تاویل کرتے ہیں کئی وجہ سے ایک تو یہ کہ یہ محمول ہے اوپر صورت مخمصہ اور اضطرار کی اور بیشک اس صورت میں ضیافت واجب ہوگی اور اگر نہ کریں لینا
بجبر جائز ہوگا دوسرے یہ کہ یہ حکم اول اسلام میں تھا کہ خبرگیری فقرا اور محتاجوں کی واجب تھی اس وقت میں جب وسعت ہوئی مسلمانوں کو تو یہ حکم منسوخ ہوا
تیسرے یہ کہ یہ بیچ صورت اون لوگوں کی اہل ذمہ پر تھا کہ بیچ عہد ذمہ کی شرط کی گئی تھی کہ اگر مسلمان اونکے گانوں میں ضیافت کریں اونکی واجب تھی ضیافت
بسبب عہد ذمہ کے چوتھے یہ کہ یہ محمول ہے اوپر کہ اگر بطریق معاوضہ اور بدلی کی نہ دیویں اور مہمانوں کے پاس وہ چیز ہے نہیں اور مہمان مضطر ہیں یعنی بدلہ دیکر
لیویں ۱۲ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا مِنْ
بُيُوتِكُمَا قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتٰى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ
لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلٰى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ
بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ
فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ
تَرْجِعُوا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم ایک دن یا ایک رات یعنی گھر سے پس ناگہان ملے ابوبکر اور عمر سے پس فرمایا کس چیز نے نکالا تمکو تمہارے گھروں سے اسوقت یعنی کونسی چیز باعث ہوئی
نکلنے کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت میں عادۃ تمہاری نکلنے کی نہ تھی کہا بھوک نے نکالا ہمکو یعنی شدت بھوک سے نکل آئے ہیں فرمایا اور مجکو بھی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان
میری اوسکے ہاتھ میں ہے البتہ نکالا اوس چیز نے کہ نکالا تمکو یعنی بھوک نے اوٹھو پس اوٹھے وہ ساتھ حضرت کے پس آئے حضرت ایک شخص کے پاس انصار
میں سے کہ نام اونکا ابو الہیثم تھا پس ناگہان وہ شخص نہ تھا اپنے گھر میں پس جب دیکھا حضرت کو اوسکی عورت نے کہا مرحبا یعنی خوش وقت آئے اور اہل میں
آئے یعنی اپنے لوگوں میں آئے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں ہے فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اوسنے گیا ہے تا میٹھا پانی لاوے ہمارے لیے کہ ناگہان
آیا وہ شخص پس دیکھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دونوں یاروں اونکے یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی پھر کہا اوسنے الحمد للہ نہیں کوئی آج کے
بزرگتر باعتبار مہمانوں کے مجھسے یعنی میرے مہمان آجکے دن بزرگتر ہیں اور روح کے مہمانوں سے کہا راوی نے پس گیا وہ شخص یعنی لے گیا اونکو بیچ باغ میں اور بچھایا بچھونا
اونکے لیے پھر گیا اپنے کھجور کے درخت پاس اور لایا اونکے پاس خوشہ کھجور کا کہ اوس میں کھجوریں نیم پختہ بھی تہیں اور خشک بھی اور تر و تازہ بھی پس کہا اوسنے کہاؤ
اس میں سے اور لی اوسنے چھری یعنی بکری ذبح کرنے کے لیے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو دودھ والی سے یعنی بکری دودھ دینے والی کو ذبح نہ کر
پس ذبح کی اوسنے واسطے آنحضرت کے اور یاروں اونکے کے بکری پس کہائی وہ بکری اور کہایا اوس میں سے اور اوس خوشہ میں سے اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بھر کہا چکے اور
پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بکر و عمر کی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے البتہ پوچھے جاوگے تم اس نعمت
سے دن قیامت کے نکالا تمکو تمہارے گھروں سے بھوک نے پھر نہ پھرے تم یہانتک کہ پہنچی تمکو یہ نعمت نقل کی یہ مسلم نے **ف** بھوک نے نکالا آخر تک معلوم ہوا کہ جائز ہے اظہار
الم و محنت کا احباب سے درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کی نہو اور بھوک جب سخت لگی اور مانع ہو نشاط عبادۃ اور کمال تلذذ سے ساتھ
عبادۃ کی اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اوسکے دفع کا کرنا ساتھ کسی سبب کی اسباب مباحہ سے اور سعی کرنی اوسکے دفع میں جائز بلکہ لازم ہوتی
ہے اور جانا ہے نزدیک دوستوں کے اور طلب کرنا طعام کا اوس وقت تعین کے ساتھ خیال کرنے اونکی کے نکالنا اوسوقت میں مباح ہوتا ہے بلکہ باعث ازدیاد
محبت کا ہے اور آیا ہے کہ جب صحابہ بھوکے ہوتے تھے حضرت پاس حاضر ہوتے اور دیکھتے جمال باکمال کو رنج بھوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتھ نورانیت شہود
کے سیر ہوتے اور اونسے خطاب کیا ساتھ صیغہ جمع کی تو مجاز یعنی دیا اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو ہیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سننا
کلام عورت اجنبیہ کا اور کلام کرنا اوس سے بنا بر ضرورۃ کے اور اذن دینا اوسکا مہمان کو بیچ داخل ہونے گھر زوج کے درصورتیکہ امن ہو آفت سے اور یقین ہو کہ
خاوند راضی ہوگا اوسکے آنے سے اور کہا الحمد للہ اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہے اظہار خوشی کا روبرو مہمان کے اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہانے سے پہلے لانا میوہ کا آگے مہمان کے اور جلدی سے لے آنا اوس چیز کا کہ موجود ہو اور پیٹ بھر الخ کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا
پیٹ بھر کر کہانا حضرت کے زمانہ میں بھی تہا اور روا ہے اور اوسکے کراہت میں جو کچھ آیا ہے تو وہ محمول ہے اسپر کہ عادت اور مداومت نکرے اوسپر کیونکہ سبب
سنگدلی اور فراموشی کا ہے حال محتاجوں سے اور پوچھے جاوگے الخ یہ سوال بعضوں کے حق میں بطریق توبیخ و سرزنش کی ہوگا اور بعضوں سے واسطے
احسان جتلانے اور اظہار نعمت و کرامت کی پس بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اوسکا کیا یا نہیں نسأل اللہ العافیۃ ح ع
١٠ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی مسعود انصاری کی کہ اول میں اوسکی
یہی لفظ ہے کان رجل من الانصار باب ولیمہ میں کہ کتاب النکاح میں گذرا

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي
كَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ
حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ كَانَ لَهُ

أَنْ يَقْعِمَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو مسلمان مہمان ہوا کسی کے یہاں پس صبح کے
مہمان نے محروم یعنی رات کو مہمانی اوسکی نہ کی ہوگا حق اوپر ہر مسلمان کے مدد کرنے اوسکی یہاں تک کہ لیوے واسطے اوسکے مثل مہمانی ہوسکے یعنی بقدر
سیری اور کفایت مہمان کی مال اور زراعت اوسکے سے یعنی جسکے یہاں مہمان ہوا ہے نقل کی یہ دارمی اور ابو داود نے اور بیچ اور روایت ابو داود کے
یون ہے جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کے یہاں اور نہ مہمانی کی اونہوں نے اوسکی پس ہوگا واسطے اوسکے یہ کہ پیچھا کرے اور لیوے اموال اونکے سے بقدر
مہمانی اپنی کی **ف** ظاہر اس حدیث سے بھی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہے تاویل اور توجیہ اسکی بھی وہی ہے کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث عقبہ بن
عامر کے ح وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِي وَلَمْ يُضِفْنِي
ثُمَّ مَرَّ بِي بَعْدَ ذٰلِكَ أَقْرِيهِ أَمْ أَجْزِيهِ قَالَ بَلْ أَقْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی الاحوص جشمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
یعنی مالک بن نضلہ سے کہ صحابی تھی کہا کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذروں میں کسی شخص پر پس نہ مہمانی کرے میری اور نہ ادا کرے حق ضیافت
کا پھر گذرے وہ شخص مجھ پر بعد اسکے کیا مہمانی کروں میں اوسکی یا بدلہ لوں میں اوس سے یعنی میں بھی وہی معاملہ کروں جو اوس نے کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اوسکی روایت کیا یہ ترمذی
ف یعنی برائی کی بدلہ میں برائی نہ کرنی چاہیے بلکہ نیکی کرنی چاہیے ۔ بدی را بدی سہل باشد جزا ۔ اگر مردی احسن الی من اساء ح وَعَنْ أَنَسٍ أَوْ
غَيْرِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةً إِلَّا هِيَ بِأُذُنِي وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أُسْمِعْكَ
أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيبًا فَأَكَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَكَلَ
طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے یا غیر انکے سے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن چاہا واسطے آنے کے اوپر سعد بن عبادہ کے پس کہا سلام تم پر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤں میں گھر میں پس کہا سعد نے اور اوپر تیرے
بھی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی یہ جواب یہانتک کہ سلام کیا حضرت نے تین بار اور جواب دیا سعد نے اونکو تین
بار اور نہ سنایا اونکو یعنی یہ جواب سلام کا پکار کر نہ کہا حضرت نے پس پھرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گھر اپنے کی اور پیچھے پیچھے حضرت کی آئی سعد اور
کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہارے نہیں سلام کیا آپ نے کسی بار مگر کہ وہ متابع دونون کانون میرے کے یعنی میں نے سنا اور
تحقیق جواب دیا میں نے تمکو ولیکن نہ سنایا میں نے آپکو دوست رکھا میں نے یہ کہ بہت حاصل کروں میں سلام تمہاری اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکے کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتھ حضرت کے تھے سعد کے گھر میں پس حاضر کیے سعد نے آگے حضرت کے انگور خشک پس کھائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس جب فارغ ہوئی کہا کہاویں کہانا تمہارا نیک اور استغفار کریں تمہارے لیے فرشتے اور افطار کریں نزدیک تمہارے روزہ دار نقل کی یہ شرح السنہ نے
ف یہ دعا ہے کہ آنحضرت نے اونکے حق میں کی ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ
كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي آخِيَّتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى آخِيَّتِهِ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُو ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ فَأَطْعِمُوا طَعَامَكُمُ
الْأَتْقِيَاءَ وَأَوْلُوا مَعْرُوفَكُمُ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل
کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مثل مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گھوڑے کے ہے بیچ رسی اپنی کے جولانی کرتا ہے پھر پھر آتا ہے طرف رسی
کی اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہے پھر پھر آتا ہے طرف ایمان کے پس کھلاؤ اپنا کھانا متقیوں کو اور دو نعمت اپنی سب ایمان والون کو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان

مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین **ف** آخیہ کہتے ہیں اوس لکڑی کو کہ دونون سرے اوسکے دیوار مین مضبوط گڑے ہوتے ہین اور اوسمین رسی سے گھوڑے وغیرہ کو باندہتے ہین اور اوسکے پاس گھاس وغیرہ ڈال دیتے ہین پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمان کے حال اوس گھوڑے کا سا ہے کہ آخیہ سے بندہا ہوا اودہر اودہر جولانی کرتا ہے پہر اپنے آخیہ کے پاس آکہڑا ہوتا ہے یعنے ایسی ہی مومن بحکم جبلت طبعی کے کبھی گرفتار گناہ مین ہوجاتا ہے لیکن آخر کو نادم ہوتا ہے اور استغفار کرتاہے اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کرکر کمال ایمان کا حاصل کرتاہے اور یہی مراد ہے اس عبارت سے کہ مومن غفلت کرتاہے الخ اور کہلاؤ الخ یہہ جزا شرط محذوف کی ہے یعنی جب حکم ایمان کا حکم آخیہ کا ہوا تو پس تقوی کروان چیزونکو کہ وسائل ہین درمیان تمہاری اور درمیان ایمان کی کہ عمدہ اونکا کہانا کہلانا ہے اور تخصیص اتقیا کی واسطے اوسکی متقیونکے لیے اسلیے کہ وہ کہا کر عبادت کرینگے اوسکا ثواب تمکو بھی ہوگا اور دعا کرینگے تمہارے حق مین قبول ہوگی پس تخصیص اتقیا کے ساتھہ کہانا کہلانے کے اس سبب سے ہے اور مطلق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہیے جیسکہ فرمایا دو عطا اپنی الخ

وعن عبد الله بن بسر قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم قصعة يحملها اربعة رجال يقال لها الغراء فلما اضحوا وسجدوا الضحى اتي بتلك القصعة وقد ثرد فيها فالتفوا عليها فلما كثروا جثى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعرابي ما هذه الجلسة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله جعلني عبدا كريما ولم يجعلني جبارا عنيدا ثم قال كلوا من جوانبها ودعوا ذروتها يبارك فيها رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا تہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کٹہرا اوٹہاتے تہے اوسکو چار شخص یعنے جب کہانا اوسمین ڈالا جاتا تو ایسا بہاری ہوجاتا کہ چار آدمی اوٹہاتے یا بسبب بڑے ہونیکے خالی بھی ایسا بہاری تہا کہا جاتا تہا اوسکو غرا پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑہتی نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹہرا اور تیار کیا جاتا ثرید اوسمین پس جمع ہوبیٹہتے گرد اوسکے لوگ پس جب بہہ جاتی لوگ گہٹنوں پر بیٹہتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہہ کی پس کہا ایک گنوار نے کیا ہے یہہ بیٹہنا یعنی لائق آپکی رتبہ کی نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے گردانا مجکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اور اسطرح بیٹہنا اقرب ہے طرف تواضع کی اور نہین گردانا مجکو سرکش عنادی پہر فرمایا کہاؤ اوسکے کنارونسے اور چہوڑدو اوسکی بلندی یعنی بیچ کا کہانا برکت دیجاوی گی اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** غرا کی معنی بہا روشن یہہ نام اوسکا اسلیے کیا گیا کہ بسبب بڑی ہونیکے ظاہر و کشادہ تہا اور برکت دیجاوی گی یعنی اسطرح کہانا سبب ہے کثرت برکت کا کٹہرے مین بخلاف اسکے کہ جب کہایا جاوے درمیان مین سے تو برکت منقطع ہوجاتی ہے اعلی اوسکی سے

وعن وحشي بن حرب عن ابيه عن جده ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله انا ناكل ولا نشبع قال فلعلكم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا على طعامكم واذكروا اسم الله يبارك لكم فيه رواه ابو داود اور روایت ہے وحشی بن حرب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہون نے نقل کی وحشی کی دادا سے یہہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہا یا رسول اللہ ہم کہاتے ہین یعنی بہت اور پیٹ نہین بہرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتے ہین قناعت کا اور قوة کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کہاتے ہو عرض کیا اونہون نے کہ ہان فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنے طعام پر اور یاد کیا کرو نام خدا کا برکت دیجاوے گی تمہارے لیے اوسمین نقل کی یہ ابو داود نے **ف** وحشی کی دادا کا نام بہی وحشی بن حرب تہا وہ قاتل تہا سید الشہدا حمزہ بن عبد المطلب چچا آنحضرت کیکا کہ روز احد کے اونکو قتل کیا تہا جب وہ کافر تہا پہر اسلام لایا بعد غزوہ طائف کے اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اوسنے اور جمع ہونا طعام پر اور نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہے اور اگر دونون جمع ہون برکت زیادہ ہوگی اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا محمول ہے رخصت پر یا واسطے دفع حرج اوس شخص کے فرمایا کہ ہو اکیلا الخ

الفصل الثالث

عن ابي عسيب قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلا فمر بي فدعاني فخرجت اليه

ثُمَّ مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ ثُمَّ بِعُمَرَ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَہٗ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ہٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِہِ الْاَرْضَ حَتّٰی تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ ہٰذَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَةٍ کَفَّ بِہَا الرَّجُلُ عَوْرَتَہٗ اَوْ کِسْرَةٍ سَدَّ بِہَا جَوْعَتَہٗ اَوْ جُحْرٍ یَتَدَخَّلُ فِیْہِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے ابی عسیب سے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گہر سے پس گذرے مجہپر پس بلایا مجکو پس نکلا مین طرف انکی پہر گذرے ابی بکر صدیق پر پس بلایا اونکو پس نکلے وہ طرف حضرت کے پہر گذرے عمر پر پس بلایا اونکو پس نکلے وہ طرف اونکے پہر چلے آنحضرت یہان تک کہ آئے ایک باغ مین کہ تہا بعض انصار کا پس کہا باغ والے کو کہلا ہمکو کہجور پس لایا وہ خوشہ کہجور کا اور رکہا اوسکو پس کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے صحابہ نے پہر منگوایا پانی ٹہنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نے اور صحابہ نے پہر فرمایا کہ البتہ سوال کیے جاوگے تم اس نعمت سے دن قیامت کی کہا راوی نے پس لیا حضرت عمر نے خوشہ خرما اور مارا اوسکو زمین پر یہانتک کہ بکہرین کہجورین کچی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیے جاوینگے اسی دن قیامت کے فرمایا ہان یعنی پوچہے جاوگے ہر نعمت قلیل و کثیر سے مگر تین چیزون سے سوال نہوگا ایک پارچہ کپڑا کہ ڈہانکے ساتہ اوسکے آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کرے ساتہ اوسکے بہوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہوا وسمین گرمی اور سردی کے

نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** بعض انصار کا احتمال ہے کہ ہووے ابو الہیثم اور قصہ ہو متعدد اور یہہ بہی احتمال ہے کہ کوئی اور انصار مین سے اور مارنا اوسکو زمین پر یہہ واقع ہوا حضرت عمر سے بسبب کمال خوف و ہیبت الٰہی کے کہ بیچ سوال ہونیکے امور جزئیہ اور کلیہ سے اور لفظ جحر ساتہ پیش جیم کے ہے بمعنی سوراخ کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہ پیش جیم کے ہے بمعنی سوراخ کے یعنی چہوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ جوہے کے کہ بتکلف داخل ہوا وسمین سبب گرمی سردی کے ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا یَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا یَرْفَعُ یَدَہٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ جَلِیْسَہٗ فَیَقْبِضُ یَدَہٗ وَعَسٰی اَنْ یَکُوْنَ لَہٗ فِی الطَّعَامِ حَاجَةٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بچہایا جاوے دسترخوان پس نہ کہڑا ہو کوئی شخص یہانتک کہ اوٹہایا جاوے دسترخوان اور نہ اوٹہاوے ہاتہ اپنا اگرچہ پیٹ بہر گیا ہو یہانتک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیے کہ اگر عذر کرے یعنی اگر اوسکو کہڑا ہونا یا ہاتہ کہانے سے کہینچنا پہلے ہاتہ کہینچنے قوم کے تو چاہیے کہ عذر اپنا ظاہر کرے اسلیے کہ شرمندہ کرتا ہے ہمنشین اپنے کو پس کہینچ لیگا وہ ہاتہ اپنا اور شاید کہ ہو واسطے اوسکے کہانیکی خواہش نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اس سے نکلا البتہ علما نے کہ ہاتہ کہانے سے نہ کہینچے پہلے سیر ہونے کے اگرچہ وہ سیر ہو تہ بہی نہ کہینچے اوسکے ملاحظہ اور شرم کرین کہانے مین اور اگر کم خور ہو تو تہوڑا تہوڑا کہاوے تا آخر تک موافقت اونکی کرے ح **وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ** عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ مَعَ قَوْمٍ کَانَ اٰخِرَہُمْ اَکْلًا رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمد رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانے ساتہ لوگونکے ہوتے آخر سب کے از روے کہانیکے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین یعنی مرسل چنانچہ لفظ مرسل کا اصول معتمدہ اور نسخ صحیحہ مین ہے **ف** امام باقر تابعی ہین سماع ہے اونکو اپنے والد بزرگوار امام زین العابدین اور جابر بن عبد اللہ سے پس یہہ حدیث مرسل ہے اور آپ بسبب کمال لطف آہستگی کہاتے تہے حضرت اور ہاتہ پہلے نہ کہینچتے تہے قوم سے یا اول مین نہ کہاتے یا کم کہاتے اور آخر مین کہاتے تا لوگ شرمندہ ہوون اور ہاتہ کہانے سے نہ کہینچین ح ع **وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ** قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ کھانا لایا گیا نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام پس رو برو لایا گیا ہمارے طعام پس کہا ہم نے نہیں رغبت رکھتے ہم اسکے لینے واقع میں بھوکے تھے لیکن بسبب عادت کے اسطرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کرو بھوک اور جھوٹ کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی بھوکی ہو اور تکلیف جھوٹ کہتے ہو کہ ہم بھوکے نہیں پس روبرو حاصل کرتے ہو ایک دنیا کا رنج بھوک کا ہے اور دوسرا دین کا کہ گناہ جھوٹ کا ہے ۔ ع ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اکٹھے ہو کر اور مت کھاؤ جدا جدا اسلیے کہ برکت ہوتی ہے ساتھ جماعت کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت سے ہے یہ کہ نکلے آدمی ساتھ مہمان اپنی کے دروازہ گھر تک یعنی واسطے اکرام مہمان کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ سے اور ابن عباس سے اور کہا بیہقی نے کہ اسکے سند میں ضعف ہے ف سنت سے ہے یعنی عادۃ قدیم اور فطرۃ سلیمہ سے ہے یہ بات یا میری سنت اور طریقہ سے ہے اور ضعف ہے لیکن قوت حاصل ہے بسبب تعدد اسناد کے معہذا فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بھی مقبول ہے ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر یعنی روزی اور برکت اور بھلائی زیادہ سرایت کرتی ہے طرف اوس گھر کے کہ کھایا جاوے اوسمیں طعام چھری سے طرف کوہان اونٹ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کوہان اونٹ کا پہلے سب اعضا سے کاٹتے ہیں اور کھاتے ہیں بسبب یہ لذیذ ہونے اوسکے پس فرمایا کہ جیسے کوہان پر چھری جلد پہونچتی ہے اوس سے زیادہ جلد خیر پہونچتی ہے اوس گھر میں کہ جسمین کھانا کھلایا جاتا ہے مہمانوں کو ۔ ح بَابٌ یہ باب ہے متعلق پہلی باب کے ف اور بعضے نسخے میں ہے باب اکل المضطر ۔ ح وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ اور یہ باب خالی ہے فصل اول سے ف اور بعضے نسخے میں لفظ والثالث کا بھی واقع ہوا ہے بعد لفظ الاول کی اسلیے کہ اس باب میں فصل ثالث بھی نہیں لیکن نسخہ اول صحیح تر ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مصنف در بیان حال مصابیح کی ہے کہ فصل اول اس باب میں نہیں رکھتے اور رہا تیسری فصل کا مصنف کے اختیار میں ہے اور فعل اوسکا ہے احتیاج اوسکی بیان کی نہیں رکھتا اور یہی ہے کہ مصنف عادت اوسکی یہاں نہیں کہتا جیسے کہ باب تغطیۃ الاوانی کہ آگے آویگا فصل تیسری نہیں رکھتا اور کہا رہیہ باب خالی ہے فصل تیسرے ۔ ح الْفَصْلُ الثَّانِي نقل و ترجمہ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے فجیع عامری سے یہ کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کیا حلال ہے واسطے ہمارے مردار سے فرمایا کیا ہے مقدار طعام تمہارے کی کہا ہم نے شام کو ایک پیالہ پیتے ہیں دودھ کا اور صبح کو پیتے ہیں ایک پیالہ کہا ابو نعیم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے بیان کیا واسطے میرے عقبہ نے کہ شیخ ہے ابو نعیم کا یک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہے باپ اپنے کے موجب بھوک کا ہے پس حلال کیا واسطے اونکے مردار اس حالت میں نقل کی یہ ابو داود نے ف کیا حال ہے الخ مقصود اوسکا سوال کرنا حالت اضطراری

ہے کہ اوسمیں مردار وغیرہ جو کچھ کہ حرام ہے کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہے یعنی حد اضطرار کی کیا ہے اور بہوک کسقدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہو اگرچہ تعبیر عبارت
ہے کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہے ہمارے لیے مردار سے اور مقصود تعیین ہے اور نہ جواب سکا سے بلکہ مقصود یہ ہے کہ جو اول مذکور ہوا اور یہ لفظ ابو داود
کے ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہے ما یحل لنا المیتہ ساتھ میم کی یعنی کونسی حالت ہی کہ حلال کرتی ہے ہمارے لیے مردار کے کہانیکو اور
یہ عبارت ظاہر تر ہے بیچ دلالت مقصود کے کذا قال التوربشتی اور کیا ہے مقدار طعام تمہارے کے یعنی کسقدر طعام پاتے ہو بیان کرو تا کہ معلوم ہو کہ
کا معلوم ہو کہ سر حد اضطرار کو پہونچی ہے یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل وہی فقط حاضر تہا تا حکم عام ہو اور تعمیم جواب مین بہی ہو
کالا یا کہ کہا کہا ہمنے بیچ جواب اس سوال کے اور صبوح ساتھ زبر کی کہتے ہیں صبح کے کہانے پینے کو اور غبوق ساتھ زبر کی کہتے مین شام کے کہانے پینے کو اور
بیان تفسیر کے ساتھ پیچھے پیالہ دودھ کے جیسا کہ کہا ابو نعیم نے الخ پس یہ تفسیر راوی کے ساتھ سماع کے ہو یا واقع ہوئی ہو اور وہ ہو تو نہین حاجت کی کہ یہ
راوی کی معتبر ہے اور قسم بات پینے کے الخ یہ قسم کہائی حضرت نے پہلے منع ہونے سے یعنی حکم غیر اللہ کے قسم کہانیکا پیچھے نازل ہوا ہو اور یا بے قصد حضرت کی زبان سے
بحسب عادت کی نکل گئی ہو اور اسحالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اسحالت مین کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو پاتے تہے گویا
فرمایا کہ یہ کیا کفایت کرتا ہوگا جماعت مین تم سب بہوکے رہتے ہوگے یہ حالت اضطرار کی ہے کہ مردار اوسمین حلال ہوتا ہے ۔ رح **وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضٍ فَتُصِيبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتَى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفِئُوا بِهَا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ غَبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بَقْلَةً تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ**
اور روایت ہے ابی واقد لیثی سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم ہوتے ہین ایک زمین مین یعنی کبہی ایک ایسی جگہ مین پہونچتے ہین کہ
کچھ کہانیکے قسم سے نہین پاتے ہیں پس پہونچتی ہے ہمکو اوس زمین مین حالت مخمصہ کی یعنی بہوک کی پس کب حلال ہوتا ہے ہمارے لیے مردار فرمایا جبتک
تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو یعنی کچھ کہانے پینے کی چیز یا نہ پاؤ اوس زمین مین قسم ترکاری سے ایسے کچھ تمکو میسر نہو پس حال تمہارا ساتھ مردار کے ہے یعنی کہاؤ
مردار اب راوی حاصل معنی حدیث کے بیان کرتا ہے کہ معنی حدیث کے یہ ہین جسوقت کہ نہ پاؤ تم کہانے پینے کی چیز نہ روز اور نہ شب مین اور اسی طرح
نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکے قسم گہانس اور پتون درخت کے سے کہ کہاؤ اور ساتھ اوسکے سد رمق کرو حلال ہے واسطے تمہارے مردار نقل کی یہ دارمی نے
ف جاننا چاہیے کہ ان دونون حدیثون مین ظاہر مین تعارض ہے اسلیے کہ پہلی حدیث مین باوجود قدرت کے دودھ پینے پر صبح کو اور شام کو اثبات بہوک اور
مخمصہ کا کیا اور کہانا مردار کا مباح کیا اور دوسرے حدیث مین شرط کیا نہ پانا کہانے پینے کا صبح شام کو بلکہ اس سے بہی زیادہ تنگی کی کہ وقت پانی کہانے
و پتون کے بہی بہوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف ان دونون حدیثون کے اختلاف ہوا درمیان علمار مذہب کے
مذہب امام ابو حنیفہ رح کا یہ ہے کہ حلال نہین کہانا مردار سے مگر بیچ حالت خوف وہلاک کے واسطے سد رمق کے اور اسی قدر کہ سد رمق کرے یعنی
جان بچ رہے اور ایک قول امام شافعی کا بہی ایسا ہی ہے اور یہ تنگ ہے اور ساتھ احتیاط و تقوی کے نزدیک تر اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور
ایک قول امام شافعی رح کا یہ ہے کہ جب اس مقدار تک پہونچے کہ جس سے سیر ہو جاوے اور حاجت نفس کے منتفی ہو حلال ہے کہانا مردار کا یعنی تک
کہ دفع کرے حاجت اپنے نفس کے یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوے اور اس قول مین دائرہ مسامحت کا اور رخصت کا وسیع ہے حاصل یہ کہ معتبر نزدیک
امام ابو حنیفہ رح کے سد رمق ہے اور نزدیک اور اماموں کے حاصل کرنا قوت کا اور دلیل اونکے حدیث اول ہے اور باوجود ایک پیالہ دودھ کے روز کو
اور ایک پیالہ کی رات میں کہ جسکے سبب سد رمق اور اقامت نفس اوس سے حاصل ہو جاتی ہے اگرچہ سیری حاصل نہو کہانا مردار کا حلال کیا پس
معلوم ہوا کہ حد اضطرار کی کہ بسبب اوسکے نزدیک نہ پاتے ہونے حاصل ہونا سیری کا ہے اور کہانا مردار کا بقدر قوت کے درست ہے اور دلیل امام ابو حنیفہ

دوسری حدیث ہے جیسا کہ تقریر کی ہمنے اور یہ جواب سیدہ مین بنا حدیث اول کا اور تطبیق بیچ مین دونون حدیثون مین اسطرح کہ آپ پیالہ دودھ کا
و پیا اور ایک شام کو کہ حدیث اول مین آیا ہے بسبیل اشتراک کے تھا قوم مین نہ واسطے ہر ایک کے جدا جدا کہ صیغہ جمع کا دلالت کرتا ہے
سوال جمیع حاضرین کا اپنی بہت نفس کے لیے نہ تھا بلکہ جانب قوم سے تھا کہ اونکی طرف سے آگے سوال کیا اور اسی لیے کہا اکیل لنا اور آپ نے
کثیرہ مین کفایت نہین کرتا سد رمق کے لیے اور ہرگز ذرہ بھی بھوک کو نہین دفع کرتا ہان اگر ایک ایک گروہ ایک ایک پیالہ ہو کفایت کر کرنا

بَابُ الْاَشْرِبَةِ
یہ باب ہے بیچ بیان پینے کی چیزون کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَأُ وَاَمْرَأُ
روایت انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے درمیان پانی پینے کے تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے ایک روایت
اور فرماتے تھے حضرت یہ کہ اسطرح پینا یعنی کئی دفع کر کر خوب سیراب کرتا ہے اور دفع کرنیوالا ہے پیاس کو اور بہت صحت بخشنے والا ہے بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہے اور بہت
سہل جاتا ہے معدہ مین **ف** دم لینے یعنی تین دم مین پیتے اور یہ باعتبار اکثر کے ہے اسلیے کہ بعضے روایتون مین دو دم مین بھی پینا آیا ہے حضرت کا
اور تین دم یا دو دم مین جو پیتے تو ہر بار برتن منہ سے جدا کر لیتے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ
مِنْ فِي السِّقَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے سے مشک کے دہانہ سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** علت نہی کی یہ ہے کہ پانی گیر و نیز گرتا ہے اور دفعۃً پینا معدہ کو مضر ہوتا ہے اور بطور مسنون نہین پیا جاتا ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ
يُشْرَبَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ موڑنے مشک کے سے یعنی منہ موڑ کر پینے سے
اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت مین یہ کہ منہ موڑنا مشک کا یہ کہ الٹ دے سر اوسکا پھر پیوے اوس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک روایت
مین آیا ہے کہ آنحضرت نے مشک کے دہانے سے پیا ہے چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل مین آویگی اور اوس سے جواز اسکا معلوم ہوتا ہے پس بعضون نے کہا کہ نہی تنزیہی
بنا ہے کہ فراخ ہوتا ہے دہانہ اوسکا اور پینا آنحضرت کا محمول ہے چھوٹے مشک پر اور بعضون نے کہا منع دوام اور عادت کرنیسے ہے تا دہانہ مشک مین
بدبو نہ آنے لگے اور اگر گاہے گاہے ہو ممنوع نہین یا اباحت درصورت ضرورت و احتیاج کی ہے اور نہی درصورت عدم احتیاج و ضرورت کے
یا مشک مین کوئی موذی جانور ہو جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے پانی مشک کے دہانے سے پیا اور اسکے اندر سے ایک سانپ نکلا
یا ناسخ اباحت کی ہے واللہ اعلم ح وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہنے منع فرمایا اسکو کہ پیوے آدمی کھڑے ہو کر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ
مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیوے کوئی تم مین سے
کھڑے ہو کر پس جو کوئی بھولے سے کھڑا ہو کر پیوے پس چاہیے کہ قے کر ڈالے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ امر استحباب کے لیے ہے پس مستحب ہے کہ کھڑے ہو کر پینے والے
کو قے کر ڈالنا اوسکا بموجب اس حدیث صحیح صریح کے اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی قبیل تادیب ارشاد سے ہے بطرف اولی کے نہ یہ کہ نہی تحریمی ہے کہ
پیا ہو اوسکی وجہ کہ روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کیا خلاف اسکی ایک بار یا دو بار ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ڈول زمزم کے پانی کا پس پیا اوسحال مین کہ کھڑے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ

حوائج الناس في رحبة الكوفة حتى حضرت صلوة العصر ثم أتي بماء فشرب وغسل وجهه ويديه وذكر رأسه ورجليه ثم قام فشرب فضله وهو قائم ثم قال إن ناسا يكرهون الشرب قائما وإن النبي صلى الله عليه وسلم صنع مثل ما صنعت رواه البخاري اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہہ کہ اونہون نے نماز پڑھی ظہر کی پھر بیٹھے واسطے فیصلہ کرنے حاجتون لوگون کے بیچ چبوترہ کوفہ کے یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پھر لایا گیا پانی پس پیا یعنی تھوڑا وضو سے رفع پیاس کے لیے اور دہویا منہ اپنا اور ہاتھ اپنے اور ذکر کیا راوی نے سر اپنا اور پانون اپنے پھر کہڑے ہوئے حضرت علی اور پیا پانی بچا ہوا اپنے وضو کا اسحالت مین کہ وہ کہڑے تھے پھر کہا کہ تحقیق بعضے لوگ مکروہ رکہتے مین پینا کہڑے ہوکر یعنی جانتے ہین کہ پینا کہڑے ہوکر مکروہ ہے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ نے کیا مانند اوس چیز کے کہ کیا مینے نقل کی یہہ بخاری نے ف ذکر کیا راوی نے الخ یعنی پیچھے کا راوی بہول گیا اوس چیز کو کہ ذکر کیا اوپر کے راوی نے بیچ مقدمہ سر اور پانون کے ذکرہ الطیبی حاصل یہہ کہ پیچھے کا راوی بہول گیا تفصیل قول اوپر کے راوی کے کہ آیا اوسنے کہا مسح کیا حضرت علی نے سر کو اور دہویا پانون اپنے کو جیسا کہ ظاہر ہے کہ مسح کیا سر اور پانون اپنے کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے اوسنے ایک روایت مین اور مراد ساتھ مسح پانونکے دہونا خفیف ہے یا موزی پہنے ہوئے تھے اوپر مسح کیا اور اس حالت مین الخ یہہ تاکید ہے تا توہم نکرین کہ بعد کہڑے ہونے کے بیٹھ کر پیا ہو بلکہ اوسی طرح کہڑے ہوئے پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہیے حدیثون مین نہی آئی کہڑے ہوکر پانی پینے سے اور فعل آنحضرت کا اور صحابہ رض کا برخلاف اسکے ثابت ہوا تو اب لیے نیہ مین جبیر بن مطعم سے آیا ہے کہ کہا دیکہا مینے ابو بکر صدیق کو کہ پیتے تھے پانی کہڑے ہوکر اور امام مالک نے کہا کہ پہنچا مجکو کہ حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتے تھے پانی کہڑے ہوکے دفع تعارض مین یون کہا جاوے کہ نہی واسطے تنزیہ کے ہے یا یون کہا جاوے کہ نہی اوس صورت مین ہے کہ عادت نکرین لوگ کہڑے ہوکر پینے کی اور فعل حضرت کا واسطے بیان جواز کے تہا اور سوا اسکے پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنی ہی نہی سے بلکہ اونکو کہڑے ہوکر مستحب ہے پینا اسلیے یعنی جو آیا فقہیہ مین آیا کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کہڑے ہوکر پیوین نہ اور پانی ۱۲ ع ح وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على رجل من الأنصار ومعه صاحب له فسلم فرد الرجل وهو يحول الماء في حائط فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن كان عندك ماء بات في شنة وإلا كرعنا فقال عندي ماء بات في شن فانطلق إلى العريش فسكب في قدح ماء ثم حلب عليه من داجن فشرب النبي صلى الله عليه وسلم ثم أعاد فشرب الرجل الذي جاء معه رواه البخاري اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک شخص پر انصار مین سے یعنی ابو الہیثم مذکور پر اور ساتھ حضرت کے تھے ایک یار اونکے یعنی ابو بکر صدیق پہر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا اوس شخص نے اور وہ پانی دے رہا تہا باغ مین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تیرے پاس پانی باسی مشک مین یعنی لا تا پیوین ہم اوسکو اور اگر ہو تیرے پاس ایسا پانی تو نہر سے پی لین گے منہ لگا کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرے پاس ہی پانی باسی مشک مین پس گیا وہ طرف چھپر کے کہ تہا باغ مین پس ڈالا پیالہ مین پانی پھر دوہ دوہا اوس پانی پر بکری گھر کی پلی ہوئی کا پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لایا وہ ایک اور پیالہ پہلا سا پس پیا اوس شخص نے کہ آیا تہا ساتھ حضرت کی نقل کی یہہ بخاری نے ف کرعنا کے معنی ہین پی لیں گے کرع سے اور کرع کہتے ہین اوس جگہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینہ کا یا چھوٹی سی نہر کو کہتے ہین یعنی پی لین گے منہ سے بغیر اوٹھانے کے یعنی منہ لگا کر اور بعضون نے کہا کہ کرع کہتے ہین پینے پانی کو ساتھ منہ کے بغیر ہاتھ اور برتن کے جیسے کہ پیتے ہین چار پائی کہ اکارع اپنی یعنی پانون پانی مین داخل کرتے ہین کہا سیوطی نے کہ وارد ہوئی ہے نہی کرع سے بیچ حدیث ابن ماجہ کے پس وہ نہی تنزیہی ہے اور یہہ پینا بیان جواز کے لیے تہا وعن أم سلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي يشرب في آنية الفضة إنما يجرجر في بطنه نار جهنم

متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم ان الذی یاکل ویشرب فی آنیۃ الفضۃ والذھب اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیتا ہے باسن چاندی کے بیچ کوئی چیز سوا اسکے نہیں کہ لاویگا یعنی پیتا اوسکے پیٹ میں آگ دوزخ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ ہے کہ تحقیق جو شخص کہ کھاوے اور پیوے بیچ باسن چاندی اور سونے کی یعنی اوسکا حال بھی یہی ہوتا ہے **ف** اجماع ہے سب اماموں کا اسپر کہ حرام ہے مرد کو اور عورت کو کھانا اور پینا چاندی اور سونے کے باسن میں اور اسی طرح حرام ہے اور استعمال میں لانا اونکا مانند وضو کرنیکا اونکے باسن میں اور عطر لگانے کی اور تیل کی اور حقہ پینے کے اور مانند غیر ذلک اور اگر چاندی کے باسن میں کوئی چیز ہو تو اوسکو نکال کسی اور باسن وغیرہ میں کہ لے پھر کھاوے اور پیوے اور اگر تیل عطر وغیرہ ہو تو ہاتھ سے نکال کر بائیں ہتھیلی پر رکھے پھر داہنے ہاتھ سے لگاوے اور اگر چاندی کے برتن ہی سے ہتھیلی پر ڈالا اور ہتھیلی میں سے ملا تو یہ درست نہیں اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ پانی پینا باسن مفضض میں جائز ہے وقتیکہ منھ لگنیکی جگہ پہ چاندی نہ ہو اور اسی طرح باسن مذہب سونے اور چاندی کی میں اسلیے کہ خضاب پیالہ پر استواری کے لیے ہوتا ہے نہ واسطے زینت کے ع ح ت

وعن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذھب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافھا فانھا لھم فی الدنیا وھی لکم فی الآخرۃ متفق علیہ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کے اور نہ پیو کوئی چیز بیچ باسن سونے اور چاندی کے میں اور نہ کھاؤ بیچ رکابیوں اور پیالوں سونے اور چاندی کے اسلیے کہ یہ چیزیں واسطے کافروں کے ہیں دنیا میں اور یہ واسطے تمہارے ہیں آخرت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ پہنو ریشمی الخ مستثنیٰ ہے اس سے بقدر چار انگشت کے کپڑے کے کنارے میں یعنی چار انگشت کے چوڑی سنجاف ریشمی انگرکھے وغیرہ میں لگانے جائز ہے اور جس کپڑے کے تانے میں ریشم ہو اور بانے میں سوت تو جائز ہے پہننا اوسکا اور اگر سوت تانے میں ہو اور ریشم بانے میں تو نہیں جائز مگر لڑائی میں اسطرح کا کپڑا جائز ہے اور مباح ہے ریشمی کپڑا بیماری خارش میں اور کثرت جوؤں میں ۱۲ع

وعن انس قال حلبت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ داجن وشیب لبنھا بماء من البئر التی فی دار انس فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدح فشرب وعلی یسارہ ابوبکر وعن یمینہ اعرابی فقال عمر اعط ابابکر یا رسول اللہ فاعطی الاعرابی الذی علی یمینہ ثم قال الایمن فالایمن وفی روایۃ الایمنون الایمنون الا فیمنوا متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا دوہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری گھر کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودھ اوسکا ساتھ پانی کوے کے کہ انس کے گھر میں تھا پس دیا گیا آنحضرت کو وہ پیالہ دودھ کا پس پیا آنحضرت نے کچھ دودھ اوسمیں سے اور بائیں طرف آنحضرت کے بیٹھے ہوئے تھے ابوبکر صدیق اور داہنی طرف حضرت کے بیٹھا ہوا تھا ایک گنوار پس کہا حضرت عمر نے کہ دیجیے ابوبکر کو یا رسول اللہ یعنی دودھ بچا ہوا پس دیا آنحضرت نے اوس گنوار کو کہ تھا داہنی طرف حضرت کے پھر فرمایا کہ مقدم ہے دایاں پھر دایاں اور ایک روایت میں ہے داہنی طرف کے احق ہیں داہنی طرف کے احق ہیں خبردار ہو پس داہنی طرف والوں کو دیا کرو یعنی جب جانا ثابت ہے کہ داہنی طرف کے احق ہیں تو تم بھی داہنی طرف والوں کی رعایت کیا کرو اور ابتدا انہیں سے کیا کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** انس کے گھر میں تھا یہ تھا کہ کہتے ہمارے گھر میں تھا لیکن بعض عبارت میں لایا اوسکو علم عربیت میں وضع مظہر موضع مضمر کہتے ہیں اور وہ بکری بھی انس کے گھر میں تھی کہ آنحضرت وہاں تشریف لے گئے تھے اور دونوں پہلی لفظ پیش نون کے ہیں یعنی مقدم ہے دایاں پھر دایاں یعنی اول اوسکو دیا جاوے کہ داہنی طرف ہو پھر اوسکو کہ اوسکی پہلو میں ہو اور اسی طرح داہنی طرف سے دیتا جاوے تا آخر نوبت اوسکے بائیں طرف والے کو پہنچے اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر نون کے ہے دونوں لفظوں میں یعنی دو

داہنے کے سپرد میں کو اور موئید ہے ہیش کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اسی سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دینا بائیں طرف سے داہنی طرف کی کسی چیز کے دینے میں یعنے اگرچہ داہنی طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائیں طرف والے کے اسلئے کہ مقدم کیا حضرت نے اعرابی کو ابوبکر پر بسبب داہنی طرف ہونے اوسکی کے اور اسمین دلیل ہے اوپر کمال عدل اور حق شناسی حضرت کی باوجود فضل اور قرب حضرت ابوبکر کی اور شفاعت حضرت عمر کی واسطے اعرابی کی حق کی ترک نکی اور حضرت عمر نے جو عرض کیا یاد دلانیکے لیے عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نرہا ہو ہونا ابوبکر کا ع **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اوسمین سے اور داہنی طرف حضرت کے تھا ایک لڑکا سب سے چھوٹا یعنی ابن عباس اور بوڑھے بیٹھے تھے بائیں طرف حضرت کے پس فرمایا حضرت نے اے لڑکے تو اذن دیتا ہے یہ کہ دوں میں اسکو بوڑھوں کو پس کہا اوس لڑکے نے کہ نہیں ہوں میں ترجیح دیتا اپنے پر کسیکو ساتھ دینے بچے ہوئے آپ کے کے یا رسول اللہ پس دیا آنحضرت نے بچا ہوا اوس لڑکے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتھ ابتدا کرنے کے داہنا ہے اگرچہ چھوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کرے بائیں طرف والے سے اگر وہ اذن دے تو بائیں طرف والیکو دے رہا یہ کہ حضرت نے یہاں اذن طلب کیا ابن عباس سے اور اعرابی سے کہ اوپر کی حدیث میں مذکور ہے اذن طلب نکیا سبب تھا کہ ابن عباس کے قرابتی تھی وہ لڑکے تھے قریش میں سے گمان تھا کہ اونکو ناگوار نہیں ہونیکا اونکا دینا اور اونکے تالیف قلوب ہوگی اور محبت اخلاص ابوبکر کا راسخ ہوگا اور اعرابی سے اگر اذن چاہتے تو شاید وہ متوحش ہوتا اس لیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تھا پس تالیف قلوب سکیکے نہ اذن چاہنے میں دیکھے اور فقہاء اتفاق رکھتے ہیں اس پر کہ ایثار طاعات میں جائز نہیں بعض نے تو یہ کہتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ اگر ایثار واجبات میں ہو تو حرام ہے اور اگر فضائل و مستحبات میں ہو تو مکروہ ہے مثلا ایک شخص پانی وضو کا رکھتا تھا اور اسکو اپنے کسیکو دیدیا اور آپ تیمم سے نماز پڑھی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈھانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ نماز ننگا پڑھے روا نہیں حرام ہے اور اگر صف اول میں تھا امام کی پیچھے اپنی جگہہ اور کو دی اور آپ پچھلی صف میں آنکر نماز پڑھے تو یہ اچھا نہیں مکروہ ہے اور امور دنیویہ میں ایثار محمود ہے اور بعض صوفیہ سے جو طاعات میں ایثار منقول ہے غالبا و بسبب غلبہ حال کی ہو واللہ اعلم ح **وَحَدِيْثُ** اَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگے ہم باب معجزات میں انشاء اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہاتے تھے ہم کہاتے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ ہم چلتے تھے اور پیتے تھے اس حال میں کہ کھڑے ہوتے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** کہا علماء نے کہ کہانا چلنے میں اور پینا کھڑے ہوئے اصل جواز رکھتا ہے اور مختار اور اولی یہ ہے کہ کہانا چلنے میں اور سوار خلاف ادب ہے اور اسی طرح پینا کھڑے ہوئے جیسے کہ گذرا ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونے نقل کی اپنی دادا سے کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کھڑے ہوکر یعنی ایکبار یا دوبار بیان جواز کے لیے یا بنا بر ضرورت کے اور بیٹھے ہوئے اوقات میں ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت

ابن عباسؓ سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دم لیا جاوے باسن میں یعنی پیالہ وغیرہ میں یعنی وقت پینے پانی کے یا پھونک ماری جاوے اوسمیں نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے منع اسلیے فرمایا کہ تا آب دہن پانی میں نگر پڑے اور دوسرا کراہت کرے اور کبھی منہ سا تھہ بدبو کی متغیر ہو جاتا ہے مبادا اوسکو بدبودار کرے اور اسلیے کہ دم لینا پانی میں چارپایوں کا فعل ہے کہا بعضوں نے کہ اگر ہو پھونکنا ٹھنڈا کرنیکے لیے صبر کرے یہانتک کہ ٹھنڈا ہو پھونکے نہیں اور اگر پانی میں تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکے سے نکالے نہ اونگلی سے نکالے اور نہ پھونک سے اسلیے کہ نفرت کرتی ہے طبیعت اس سے ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایکبارہ میں مانند پینے اونٹ کے ولیکن پیو دو دموں میں اور تین دموں میں اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سرکاؤ باسن کو اپنی منہ سے یعنی ہر بار پی چکو یا آخر میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ادنی درجہ دو دموں میں پینا ہے کہ مشابہت اونٹ سے نکل جاوے ولیکن اوسمیں شبہہ نہیں کہ تین دموں میں پینا بہتر اور گوارا تر ہے جیسے کہ اوپر گذرا اور عادت شریف بھی یہی تھی اکثر اوقات اور حمد کرو اتنا احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ اول دم میں کہے الحمد للہ اور دوسرے دم میں رب العالمین زیادہ کرے اور تیسرے دم میں الرحمن الرحیم اور یہہ دعا بھی منقول ہے الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا ع

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں پس کہا ایک شخص نے کہ تنکی یعنی تنکی پڑی ہوئی دیکھتا ہوں میں پانی میں یعنی پس کیا کروں اگر پھونک ماروں تو وہ کیونکر نکلیں فرمایا پھینک دے تو اوسکو یعنی تھوڑا سا پانی پھینکدے تاوہ سب نکل جاویں اور چونکہ وہ شخص نہی پھونکنے کے پانی میں نہی دم لینے کی بھی سمجھا اور اس سے لازم آیا کہ پانی پینے میں دم نہ لے ایک ہی دم میں پیوے کہا اوسنے کہ پس تحقیق میں نہیں سیراب ہوتا ایک دم پینے سے فرمایا پس جدا کر پیالہ منہ اپنے سے پھر دم لے یعنی باہر باسن کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے

وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ يُّنْفَخَ فِي الشَّرَابِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ پیالہ کے سے اور منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں نقل کی یہ ابوداود نے **ف** سوراخ سے مراد جگہ ٹوٹی ہوئی باسن کی ہے اور منع اس سے اسلیے فرمایا کہ ہونٹوں سے گرفت اوسکی اچھی طرح نہیں ہوتی اور پانی بدن اور کپڑوں پر گرتا ہے اور باسن دہونے میں وہ جگہ اچھی طرح صاف نہیں ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہے اور یہہ جو ذکر کیا گیا اوس سے معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سے کونہ باسن نہیں ہے بلکہ جگہ ٹوٹے ہوئی اوسکی مراد ہے ح **وَعَنْ** كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے کبشہ سے کہ نام ہے ایک صحابیہ کا کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منہ مشک لٹکی ہوئی کو سے کھڑے ہوکر پس کھڑی ہوئی میں طرف منہ مشک کے پس کاٹ لیا میں نے اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف** یعنی جسقدر کہ منہ مشک پر دہن مبارک لگا تہا اوتنا چمڑا کاٹ لیا واسطے تبرک کے اور واسطے ادب کے کہ منہ کسی کا اوسکو نہ لگے جیسے کہ حدیث ام سلیم کی میں تیج مثل اسکے مذکور آیا ہے کہ کہا کاٹ لیے دہانہ مشک کا اونکو اور بعضے بیچ آنحضرت کی اس جگہ سے نہ پیوے ح **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی عروہ نے اونہوں نے نقل کی حضرت عائشہؓ سے کہ تھی محبوب تر پینے کی چیزوں
مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی چیز ٹھنڈی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ صحیح در روایت ہے کہ روایت کی گئی زہری سے کہ نقل کی حضرت سے
بطریق ارسال کی **ف** میٹھی چیز پینے کے عام ہے خواہ پانی میٹھا ہو خواہ دودھ میٹھا خواہ شہد وغیرہ کا شربت اسکی حصول ہو [illegible] تعلیق اس حدیث میں
اور حدیث ابن عباس مین کان احب الشراب الیہ اللبن اور اس حدیث مین کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہے [illegible] یعنی اس حدیث کو زہری
دو طریق سے روایت کیا ہے ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ اور دوسری مرسل کہ اوسمین فقط حضرت عائشہ کا ذکر نہیں اور ظاہر عبارت سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ذکر عروہ کا بھی نہیں اور زہری بھی تابعی ہے ولیکن تابعی صغیر اور رجال اوس اسناد کی کہ بطریق ارسال کی ہے قوی تر اور ضابط ترین بنسبت
اسناد متصل کے کہ بعضے رجال اوسکی ضعیف ہیں ۔ ع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم
طعاما فلیقل اللہم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللہم بارک لنا فیہ وزدنا منہ فانہ لیس
شیء یجزئ من الطعام والشراب الا اللبن رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس وقت کہ کھاوے ایک تمہارا طعام پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ اس طعام کے اور کھلا ہمکو بہتر اس سے اور جس وقت کہ پلایا جاوے کہ
تمہارا دودھ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے اس دودھ میں اور زیادہ دے پہنچا ہمکو اس سے یعنی اور نہ کہے کہ پہنچا بہتر اس سے اسلیے کہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں
بایں وجہ کہ نہیں ہے کوئی چیز کہ کفایت کرے بدلے کھانے اور پینے کے سوائے دودھ کہ سیر بھی کر دیتا ہے اور سیراب بھی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے
وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعذب لہ الماء من السقیا قیل ہی عین بینہا وبین المدینۃ
یومان رواہ ابو داود اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تھا واسطے انکے میٹھا پانی سقیا سے کہا بعضوں نے کہ سقیا ایک
چشمہ ہے کہ درمیان اوسکے اور درمیان مدینہ کے فرق دو منزل کا ہے نقل کی یہ ابو داود نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب فی اناء ذہب او فضۃ او اناء فیہ شیء من ذلک فانما یجرجر فی
بطنہ نار جہنم رواہ الدارقطنی روایت ہے ابن عمرؓ سے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے بیچ باسن سونے کے
یا چاندی کے یا اوس باسن کے اوسمین ہو کچھ سونے چاندی سے پس سوائے اسکے نہیں کہ ڈالیگا یہ پینا اوسکے پیٹ میں آگ دوزخ کی نقل کی یہ دارقطنی نے
ف اوسمین ہو کچھ اسکے یعنی منجن وغیرہ لگی ہوں سونے یا چاندی کی اور طیبی نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اگر منجن چھوٹی ہوں بقدر حاجت حرام نہ ہوگی
نہیں اور اگر بہت اور بڑی ہوں حرام ہیں اور مذہب امام ابو حنیفہ میں جس باسن میں منجن وغیرہ چاندی سونے کی لگی ہوں اوسمین پانی پینا جائز ہے
بشرطیکہ منہ کی جگہ چاندی سونا نہو چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہے انکی دلیل اور حدیثیں ہو چکی ۔ ع

باب النقیع والانبذۃ

باب بیچ بیان نقیع اور نبیذوں کے **ف** حضرت کی پینے کی چیزوں میں سے ایک نقیع ہے اور ایک نبیذ نقیع یہ ہے کہ انگور یا کھجور کو پانی میں
ڈالدے بغیر پکانے کے تا اوسکی شیرینی پانی میں آجاوے یعنی شربت بن جاوے وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور نافع بدن کا نقیع خرما بیچ ہضم طعام کی [illegible]
ہوتا ہے اور نقیع انگور بیچ دفع فضول حرارت کے اور نبیذ بھی اسی طرح بنتا ہے ولیکن اوسکو کئی دن تک بھگوتے ہیں تا تیزی اور کچھ تغیر بھی ظاہر ہو نہ تیزی کہ
حد نشہ کو پہونچی اور اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو تین دن تک تناول فرماتے تھے جیسے کہ آگے آویگا اور یہ بھی نافع ہے [illegible] زیادتی قوت [illegible]
صحت کی اور اگر حد نشہ کو پہونچے حرام ہے اور نبیذ سوا انگور اور کھجور کے اور چیزوں سے بھی بنتی ہے جیسے کہ نہایہ میں لکھا ہے کہ نبیذ بنتی ہے کھجور سے بھی اور انگور سے اور شہد سے
اور گیہوں اور جو [illegible] وغیرہ ذلک چنانچہ اسلیے مصنف انبذہ ساتھ صیغہ جمع کی لایا تا دلالت کرے اوپر تعدد انواع اوسکی ۔ الفصل الاول

فصل اول عن انس قال لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بقدحي هذا الشراب كله العسل والنبيذ والماء واللبن رواه مسلم
روایت ہے انس سے کہا البتہ تحقیق پلایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیالہ اپنے سے پینے کی چیزیں ساری شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ نقل کی یہ مسلم نے **ف** پیالہ آنحضرت کا انس کے پاس تھا آیا ہر کر اوس پیالہ کو نضر بن انس نے میراث انس سے آٹھ لاکھ درم کو خریدا اور بخاری نے وہ پیالہ بصرہ میں دیکھا اور اوس میں پانی پیا ہے طالع ایسک ۔ع

وعن عائشة قالت كنا ننبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم في سقاء يوكأ أعلاه وله عزلاء ننبذه غدوة فيشربه عشاء وننبذه عشاء فيشربه غدوة رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے ہم نبیذ بناتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مشک میں کہ بند کیجاتی تھی اوپر کی جانب وسکی اور واسطے اوسکے تھا دہانہ نیچے بھی کھجور وغیرہ ڈالتے تھے ہم مشک میں صبح کو پس پیتے حضرت اوسکو رات کو اور ڈالتے ہم رات کو پس پیتے حضرت اوسکو صبح کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** عزلاء کہنے میں تو شہ دان کی مانند کو اور یہاں مراد یہ ہے کہ اوس مشک میں دہانہ نیچے کی جانب میں بھی تھا جیسے پکھال میں ہوتا ہے یعنی سر مشک باندھتے تھے اور نیچے کے دہانہ میں سے نکال کر پیتے تھے اور اسطرح نبیذ بنانے تھا لیا ہوا ای گرم میں ہوتی ہوگی کہ احتمال تغیر کا اوس میں جلد ہوتا ہے اور کبھی زیادہ ایک شب روز سے حتی کہ تین رات دن تک بھگو رکھتا آیا ہے موجب کہ ہوا میں ہوگا ۔ع

وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينبذ له أول الليل فيشربه إذا أصبح يومه ذلك والليلة التي تجيء والغد والليلة الأخرى والغد إلى العصر فإن بقي شيء سقاه الخادم أو أمر به فصب رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تھی واسطے اونکے اول شب پس پیتے اوسکو جب کہ صبح کرتے اور دن اوسی رات کا آئی اکلا دن اور دوسری رات اور اوس سے اگلے دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچھ پلاتے اوسکو خادم کو یا حکم فرماتے پس بہا دیتے اوسکو پس پھینکے جانے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت جو پیتی اور خادم کو پلاتے یہ سبب تھا کہ کل رہ جاتی تھی نہ یہ کہ حد نشہ کو پہونچی تھی اور اوسکے پھینکنے کا حکم کرتے اگر پہونچتی حد نشہ کو پس او تضییع کے لیے سبب نشہ کر لیے اور کہا مظہر نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جائز ہے مالک کو یہ کہ کھا دے اپنے اوپر کا کھانا اور مملوک کو کھلا دے نیچے کا کھانا ۔ع

وعن جابر قال كان ينبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم في سقاء فإذا لم يجدوا سقاء ينبذ له في تور من حجارة رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا نبیذ ڈالی جاتی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشک میں پس جس وقت نپاتے مشک تو ڈالی جاتی نبیذ حضرت کے لیے پتھر کے باسن میں نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير وأمر أن ينبذ في أسقية الأدم رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نبیذ ڈالنے سے بیچ باسن کدو کے اور لاکھی باسن کے اور روغن دار رال کے اور لکڑی کی باسن کے اور حکم فرمایا یہ کہ نبیذ ڈالی جاوے بیچ مشک چمڑے کی نقل کی یہ مسلم نے
ف ان ظروف میں نبیذ بنانے سے ابتداء اسلام میں منع فرمایا تھا بخوف اسکے کہ نشہ جلدی لی آوے اور نہ معلوم ہو حال اوسکا پس جب گذرا زمانہ دراز اور معلوم اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانے ہر باسن میں جیسے کہ حدیث آیندہ میں آتا ہے اور زیادہ تحقیق اسکی کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ۔ع

وعن بريدة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نهيتكم عن الظروف فإن ظرفا لا يحل شيئا ولا يحرمه وكل مسكر حرام وفي رواية قال نهيتكم عن الأشربة إلا في ظروف الأدم فاشربوا في كل وعاء غير أن لا تشربوا مسكرا رواه مسلم
روایت ہے بریدہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا میں نے تمکو نبیذ ڈالنے سے ظروف مذکورہ میں یعنی اور گمان کیا تھا تمنے کہ حل و حرمت واسطے ظروف کے ہے اور یوں نہیں ہے چاہیے کہ کوئی ظرف حلال نہیں کرتا ہے اوس چیز کو کہ حرام ہے اور حرام نہیں کرتا اوس چیز کو کہ حلال ہے اور حکم یہ ہے کہ جو چیز نشہ لاوے حرام ہے یعنی جس ظرف میں ہوں اور جو چیز نشہ نکرے حلال ہے جس ظرف میں کہ ہو اور ایک اور روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

گیا ہے لیکن تفصیل کی ... [illegible]

پینے والی کی قتل کی ہے **الفصل الثانی** دوسری فصل **عن ابی مالک الاشعری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ**

علیہ وسلم یقول لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا رواہ ابو داود و ابن ماجہ روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ

اونہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ پیوینگے بعضے لوگ میری امت سے شراب کو نام رکھینگے اوس شراب کا سوا

اوسکے اصلی نام کے ... **ف** یعنی ... شراب کے ساتھ ... نبیذ ...

اور ... کہ یہ حرام نہیں ... اور یہ ... نہیں ہوگا ...

... کسی ... شراب ہونگے لیکن اوسکا نام اپنی طرف سے ...

نہیں کہینگے ... کہ شراب ... اور ... نام رکھنا ... **الفصل الثالث** تیسری فصل

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر الاخضر قلت انشرب فی الابیض قال لا رواہ

البخاری روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ ٹھلیا سبز کی سے میں نے کہا پیویں ہم ٹھلیا سفید میں فرمایا نہیں

اور یہ بخاری نے **ف** ٹھلیا سبز ... حنتم ... عبد اللہ بن ابی اوفی ... ٹھلیا غیر سبز ...

پیویں ہم ٹھلیا سفید میں ... فرمایا ...

... **باب تغطیۃ الاوانی وغیرھا** یہ باب ہے

بیان ... برتنوں اور غیر ... **ف** ...

...

کا اور سوا ... **الفصل الاول** پہلی فصل **عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنح اللیل**

او امسیتم فکفوا صبیانکم فان الشیطان ینتشر حینئذ فاذا ذھب ساعۃ من اللیل فخلوھم واغلقوا الابواب

واذکروا اسم اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا واوکوا قربکم واذکروا اسم اللہ وخمروا آنیتکم واذکروا اسم اللہ

ولو ان تعرضوا علیہ شیئا واطفئوا مصابیحکم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال خمروا الآنیۃ واوکوا الاسقیۃ واجیفوا

الابواب واکفتوا صبیانکم عند المساء فان للجن انتشارا وخطفۃ واطفئوا المصابیح عند الرقاد فان الفویسقۃ ربما

اجترت الفتیلۃ فاحرقت اھل البیت وفی روایۃ لمسلم قال غطوا الاناء واوکوا السقاء واغلقوا الابواب واطفئوا

السراج فان الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائہ عودا ویذکر اسم اللہ

فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اھل البیت بیتھم وفی روایۃ لہ قال لا ترسلوا فواشیکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذھب

فحمۃ العشاء فان الشیطان یبعث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء وفی روایۃ لہ قال غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ

لیلۃ ینزل فیھا وباء لا یمر باناء لیس علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء روایت ہے جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہو اول اندھیرا ... تو روکو لڑکوں اپنے کو ... کہ شیطان پھیلتے ہیں ...

جس وقت گذر جائے ... رات سے ... چھوڑ دو ... اور بند کرو دروازے اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنے کے ... شیطان

نہین کہولتا دروازے بند کیے ہوے کو یعنی باوجود ذکر خدا کے اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہے کہ دروازون اور دیوارون مین گھس جاوین ولیکن بسبب ذکر خدا کے کہولنے کی نہین سکتے اور باندہ دو دہانی اپنی مشکون کی یعنی جسمین پانی ہوتا کہ اوسمین کوئی کیڑا مینڈکا وغیرہ نہ گر پڑے اور ذکر کرو نام خدا کا یعنی وقت باندہنے دہانے کے اور ڈہانکو وا اپنی باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈہانکنے کے اگرچہ عرض مین رکہو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈہانکنے کی اسی قدر ہو کہ لکڑی وغیرہ چوڑاو پر باسن کے رکہدو تو خیر یہی کافی ہے رفع کراہت اور منع سے فقر مین کہ ہوتا ہے بدون ڈہانکے مثل تصرف کرنے شیاطین کے اور بانٹنا اوسکی کو اور بجہا دو اپنی چراغون کو یعنی سوتے وقت نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے یعنی یہہ الفاظ مشترک ہین درمیان بخاری اور مسلم کے اور جدا جدا ہر ایک کی روایت مین یہہ مضمون بہ الفاظ مختلف کی بہی آیا ہے جیسے کہ کہا اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈہانکو باسنونکو اور بند کرو منہ مشکونکا اور بند کرو دروازے اور لپیٹے رکہو اپنے لڑکونکو شام کی وقت یعنی ادہر ادہر جانے نہ دو اسلیے کہ تحقیق واسطے جنونکے ہے پہیلنا اور اوچک لینا اور بجہا دو چراغونکو نزدیک سونے کے اسلیے کہ تحقیق چوہا اکثر اوقات بعضے وقت کہینچ لیجاتا ہے بتیکو پس جلا دیتا ہے گہر کی لوگونکو اور ایک روایت مسلم کیمین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈہانکو باسن اور بند رکہو مشکونکو اور بند کرو دروازونکو اور گل کرو چراغونکو اسلیے کہ تحقیق شیطان نہین کہولتا مشکونکو اور نہین کہولتا دروازونکو اور نہین کہولتا باسن کو یعنی بسبب لینے نام خدا کے پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا یعنی کوئی چیز ڈہانکنے کو مگر اسی قدر کہ عرض مین رکہے باسن پر لکڑی اور یاد کرے نام اللہ کا اوس باسن پر یعنی وقت رکہنے لکڑی کے پس چاہیے کہ کرے اسلیے کہ تحقیق چوہا بہڑکا دیتا ہے اوپر گہر کی لوگون کے گہر اونکا اور ایک روایت مسلم کیمین یون ہے کہ فرمایا حضرت نے نہ چہوڑ دو اپنی مواشی کو اور اپنے لڑکونکو جسوقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہے اول تاریکی رات کی یعنی کچہ رات جاتی رہے اسلیے کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیے جاتے ہین جسوقت کہ غروب ہوتا ہے آفتاب یہانتک کہ جاتا رہے اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈہانکو باسن کو اور بند رکہو مشکونکو اسلیے کہ تحقیق سال بہرمین ایک رات ہے کہ اوترتی ہے اوسمین وبا نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ منہ اوسپر ڈہکنا یا مشک پر کہ منہ اوسپر بند مگر کہ اوترتی ہی اوسمین وبا

ف یہہ روایت متفق علیہ کے جو بخاری کی روایت مین لفظ عند المسا کا آیا ہے احتمال رکہتا ہے کہ متعلق ہو ساتہہ سب افعال کے پس مراد وقت ممتد ہوگا ابتدائے شام سے وقت عشا تک کے وقت بند کرنے دروازے اور ڈہانکنے باسن کا ہے اور اگر متعلق ہو ساتہہ اکفتوا کی جیسے کہ دلالت کرتا ہے سیاق حدیث کا اسپر تب بہی حاصل معنی کا یہہ ہوگا کہ رات مین یہہ سب کام کرو لڑکونکو اول شب مین نکلنے نہ دو کہ وقت پہیلنے جنات کا ہے اور جب ایک ساعت گذری تو چہوڑ دو لڑکونکو اور کرو سب کام ذکر کیے گئے اور اس توجیہ سے موافق ہو جاتی ہے یہہ روایت ساتہہ لفظ متفق علیہ کے اور اوچک لینا لڑکونکو اور یہہ بات ہوتی ہے اگرچہ قلیل الوقوع ہے یا مراد ہے بے ہوش و خلل کا اوسکی عقل مین معروف کرنا اونکے تئین اور جن و شیاطین ایک ہین جنات مین جو فاسق و سرکش ہین اونہین شیطان کہتے ہین کذا ذکرہ بعض اور کہا قرطبی نے کہ تمام اوامر اسباب کے قبیل ارشاد سے ہین طرف مصلحت کے اور احتمال ہے کہ ہوں واسطے استحباب کی اور فحمہ کہتے ہین اوس تاریکی کو کہ درمیان مغرب اور عشا کے ہوتی ہے اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کے ہوتی ہے اوسکو عسعسہ کہتے ہین واللیل اذا عسعس اشارہ اسکی طرف ہے اور کہا نووی نے کہ اسمین انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہین اور افضل انمین یہہ ہے کہ نام لینا اللہ تعالی کا ہر حرکت اور سکون مین ہے تاکہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیویہ اور اخرویہ سے

وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْحُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہے انصار مین سے نقیع سے کہ ایک جگہ کا نام ہے لایا باسن بہرا ہوا دودہ سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کہلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہ ڈہانکا تو نے اوسکو اگرچہ ڈہانکنا اتنا ہی ہوتا ہے کہ عرض مین رکہہ لیتا اوسپر ایک لکڑی نقل کی بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

نہ چھوڑو تم آگ کو گھروں میں یعنی اوس آگ کو کہ خوف ہو جلنے کا اوس سے جس وقت کہ سوؤ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آگ شامل ہے چراغ اور غیر چراغ کو لیکن قندیلوں لٹکی ہوئی سے اگر خوف جلنے کا ہو تو نہیں مضائقہ ہے اونکے رکھنے کا اور اس نہی میں داخل نہیں واسطے انتفا علت کی کذا قال النووی کہتا ہے بندہ ضعیف کہ اگر آگ بھی گھر میں اس طرح کہیں کہ خوف جلنے کا اوس سے نہو تو بیکہ جاتا ہی نہیں بقصد شب بیداری یا کسی اور مصلحت کی گھر میں واسطے رکھتے میں اوس کے

کراہی تیاس پر مشتمل ہو **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّیْلِ فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا جل گیا ایک گھر مدینہ میں اس طرح کہ گر پڑا گھر والوں پر ایک رات پس نقل کیا گیا حال اونکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ تحقیق یہ آگ سوائے اسکے نہیں کہ وہ دشمن ہے واسطے تمہارے کہ جلا دیتا ہے جان و مال کو پس جس وقت کہ سونے لگو تم پس بجھا دیا کرو اوسکو اور دور کرو ضرر اوسکا اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ وَنَهِیْقَ الْحَمِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهُنَّ یَرَیْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَاَتِ الْاَرْجُلُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَبُثُّ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ لَیْلَةٍ مَا یَشَاءُ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِیْفَ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَکْفِئُوا الْاٰنِیَةَ وَاَوْکُوا الْقِرَبَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے جابر سے کہا سنا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جس وقت کہ سنو تم آواز کتوں کی اور آواز گدھوں کی رات کو پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کی شیطان مردود سے اسلئے کہ تحقیق کتے اور گدھے دیکھتے ہیں اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنے شیطانوں کو اور لشکر اوسکو دیکھتے ہیں اور کم کرو نکلنا گھر سے جس وقت کہ تھم جاویں پانوں چلنے پھرنے سے یعنی آمد و رفت لوگوں کی جب بالکل موقوف ہو تو تم بھی کم نکلا کرو اسلئے کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہے اپنی مخلوقات سے جو چاہتا ہے از قسم جنات اور شیاطین اور جانوران موذی وغیرہ اور بند کرو دروازوں کو اور ذکر کرو نام اللہ کا اوپر اسکے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازے کو جس وقت کہ بند کیا جاوے اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اوپر اوس کے اور ڈھانکو مٹکوں کو اور اولٹا کر رکھو برتنوں کو یعنی جس وقت کہ خالی ہوں اور باندھو منہ مشکوں کا نقل کی یہ حدیث محی السنہ نے شرح السنہ میں **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَاْرَةٌ تَجُرُّ الْفَتِیْلَةَ فَاَلْقَتْهَا بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُمْرَةِ الَّتِیْ کَانَ قَاعِدًا عَلَیْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهٖ عَلٰی هٰذَا فَیُحْرِقُکُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک چوہا گھسیٹتا ہوا بتی کو پس ڈال دی بتی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس بوریہ پر کہ بیٹھے تھے حضرت اوس پر پس جلا دیا اوس میں سے بقدر درہم کے پس فرمایا حضرت نے جس وقت کہ سوؤ تم پس گل کرو چراغ اپنے کہ تحقیق شیطان اوس کو آگاہ کرتا ہے اس چوہے کی مانند کو اس فعل پر پس جلا دیتا ہے شیطان اور باعث ہوتا ہے تمہارے جلنے پر نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس باب میں تیسری فصل مصنف نے نہیں لکھی اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے اور ہوا اوسکی بیان کرنے کے اوپر ذکر کی گئی ہے

کِتَابُ اللِّبَاسِ

کتاب ہے بیچ بیان لباس کے **ف** لباس مصدر ہے بمعنے ملبوس کے جیسے کتاب بمعنے مکتوب کی اور ماضی اور مضارع اوسکی باب علم یعلم سے آتی ہیں اور مصدر اوسکا لُبس آتا ہے ساتھ پیش لام کے اور لَبس ساتھ زبر لام کے بمعنے التباس و اختلاط کی ہے اور وہ باب ضرب یضرب سے آتا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے انس سے کہا تھا بہت محبوب کپڑوں میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پہنتے حضرت جبہ یعنے نزدیک اور ملبوسوں کے قسم دھاری دار یمنی چادر ہے اور سوائے اوسکے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حبرہ ساتھ زبر ح کے اور زبر ب کے اور غیرہ کے ایک قسم ہے چادروں یمن کی سے کہ اوپر اس کے خطوط سرخ ہوتے تھے

اور کبھی سبز اور سوت کی تنبی جاتی ہی کما ہی علما نے کہ اسی سبب حضرت اوسکو دوست رکھتے تھے اور بعضون نے کہا دوست رکھتے تھے اوسکو سبب ہونے اوسکے کی سبز کیونکہ کپڑا اہل جنت کی کپڑے وہی سبز ہین اور ولید ہوا انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی وابو نعیم فی الطب وبعضون نے کہا کہ دوست رکھتے تھے اوسکو سبب اسکے کہ خطوط سرخ ہوتے تھے اوسمین اور وہ میل خورہ ہوتا ہے ؏ **وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینونکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک روایت میں آیا ہے کہ آستینین ایسی تنگ تہین کہ جب وضو کرنے لگے تو آستینین چڑھ نہ سکین آستینون کے نیچے سے ہاتھ نکالے دہونے کے لیے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ ماجرا سفر کا ہے اور کہا بعضون نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہین تنگ آستینین خاص کر سفر مین نہ حضر مین اسلیے کہ آستین صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تہین اور کہا ابن حجر نے کہ قول ائمہ کا امین یہ ہے کہ اقسام بدعات مذمومہ سے ہے فراخ کرنا آستینونکا اتنی اگر ممکن ہے یہ کہ حمل کیا جاوے قول الیہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی بلا اندازہ حد کے اور صحابہ سے جو منقول ہے وہ محمول ہے فراخی غیر مفرط پر اسلیے کہا ہے علما نے بیچ ملتقے مین کہ درکتب حنفیہ کی سی ہے مستحب ہے فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کے ؏ **وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ کہا نکالی طرف ہماری حضرت عائشہ رض نے ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑون مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت نے جو دعا کی تہی اللہم احینی مسکینا الخ یعنی مسکینا یہ اوسکا اثر تہا اور اس حدیث سے معلوم ہوئی بے رغبتی حضرت کی دنیا اور دنیا کی زرق و برق سے پس لازم ہے امت کو کہ پیروی کرین حضرت کے ہر خصلت کی ؏ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تہا بچہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے تہے اوس پر چمڑے کا بہرا ہوا اوسکے اندر پوست کہجور کا یعنی روئی کی جگہہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور شمائل ترمذی مین آیا ہے حضرت حفصہ کہتی ہین بچہونا حضرت کا ٹاٹ کا ؏ **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تہا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتے اوس پر چمڑے کا بہرا اوسکا پوست خرما تہا نقل کی یہ مسلم نے **ف** تکیہ کرتے یعنے تکیہ لگا کر بیٹہتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکہتے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے بنانا بچہونے کا اور تکیہ کا واسطے سونے اور آرام کی لیکن بطریق اسراف اور انہماک کی تنعم مین نہو اور آنحضرت دوست رکہتے تہے تکیہ کو اور تکیہ کرتے تہے اوس پر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دی اور رد نہ کرے اور احادیث اور مانند اسکے سے معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہ تہا کہ زہد کرتے تہے دنیا مین اور اعراض کرتے تہے متاع اور لذات دنیا سے اور لباس موٹا اور پہٹا پرانا پہنتے اور آیا ہے کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتے اور تکلف نکرتے اور کبہی بیان جواز کے لیے کپڑا نفیس و قیمتی بہی پہنا ہے لیکن فی الفور کسیکو بخشدیا اور قیمتی رکہنے نفیس کپڑے کے اور عادت پکڑنے اوسکی اور تکلف کرنا اوسمین خلاف سنت ہے اگرچہ اصل اباحت رکہتا ہے اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر سبب بخل اور امسکے یا واسطے اظہار زہد کے یا طمع اور سوال کے لوگون سے بطریق ریا و سمعہ کے پہنے قبیح ہے بلکہ اکثر اہل خیر دنیا نے بقصد ستر حال اور عفت اور اظہار غنا کی کپڑے نفیس پہنکر اپنے تئین چشم اغیار سے چہپایا ہے اور حاصل یہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کی نہو تو نہین مضائقہ اوسکا اور میانہ روی ہر جگہہ محمود ہے ؏ **وَعَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي حَرِّ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِي بَكْرٍ هٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا اوس وقت کہ تہے ہم بیٹہے ہوئے اپنے گہر مین بیچ گرمی دوپہر کے کہا کہنے والے نے واسطے ابوبکر صدیق کی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے ڈہانکے ہوئے سر اپنا چادر کے کونے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ڈہانکنا سر کا تہا واسطے گرمی دہوپ کے یا واسطے

کرنے چاہئے حضرت کو کوئی اور یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث ہجرۃ کا کہ بعد از قضیہ بیعت العقبہ کے آنحضرت منتظر تھے حکم ہجرۃ کی کہ حضرت ابوبکر نے تیاری

رفاقت کی اُس سفر مین حضرت سے کہتے تھے اور آنحضرت فرماتے تھے کہ اگر حکم ہجرۃ کا ہوگا رفیق ہوگے یکایک حکم ہجرۃ کا ہوا پس آنحضرت دوپہر کو حضرت ابوبکر کے گھر مین تشریف لائے

اور خبر دی کہ حکم ہجرۃ کا پہنچا اور حکم ہوا کہ نکلو تم اور رفیق ہوگا پس رات کو کھڑکی کی راہ سے کہ پیچھے دیوار گھر ابوبکر کے تھی طرف جبل ثور کے کہ بیچ جانب

اسفل مکہ کے ہے نکلے اور غار ثور مین داخل ہوئے الی آخر القصہ + ح **وعن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له فراش للرجل

وفراش لامرأته والثالث للضيف والرابع للشيطان رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بچھونا

واسطے مرد کے اور دوسرا بچھونا واسطے عورت اوسکے اور تیسرا واسطے مہمان کے اور چوتھا واسطے شیطان کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی آدمی کے لیئے یہہ کافی ہے

اگر میسر ہون ایک تو اپنی لیئے اور دوسرا اپنی بیوی کے لیئے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کی یا کسی اور عذر کے تنہا سوے ورنہ بیوی کے ساتھ سونا اولی ہے اور ثابت

ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ سویا کرتے تھے اور تیسرا مہمان کے لیئے کہ آوے اور رات کو اوسپر سووے تو تین بچھونے کافی

مین اور زیادہ اونسے اسراف ہے جیسے فرمایا کہ چوتہا اگر ہو تو شیطان کے لیئے ہے نسبت شیطان کے طرف اس سبب سے کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سے ہے اور محل تفاخر

ہے مذموم ہے اور ہر امر مذموم منسوب ہوتا ہے شیطان کی طرف ہی یا اسلیئے شیطان کی طرف نسبت کیا چونکہ زائد ہے حاجت سے اوسپر شیطان رات گذارتا ہے لیکن اگر کسی کا کام

کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان اوسکے یہان بہت آتے ہون تو ظاہر یہہ ہے کہ کثرت فرش و اسباب کی مذموم نہو مذموم وہ ہے کہ واسطے تفاخر و تکبر کی ہو

ح **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيامة الى من جر ازاره بطرا متفق عليه

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین دیکھے گا اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی نظر رحمت سے طرف اوس شخص کے

کہ دراز کرے یعنے ٹخنے سے نیچے کرے ازار اپنی ازراہ تکبر و اترانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تکبر کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے ازار

دراز کرے تو حرام نہین ولیکن مکروہ ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے اور اگر بسبب کسی عذر کے دراز کرے مانند سردی یا بیماری کے تو مکروہ بھی نہین + ح

وعن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة متفق عليه اور روایت ہے

ابن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ دراز کرے کپڑا اپنا یہانتک کہ گھسٹتا جاوے ازراہ تکبر کے نہین دیکھے گا اللہ تعالی

طرف اوسکے دن قیامت کی یعنی نظر رحمت و عنایت سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کپڑا عام ہے خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا عمامہ یا قبا یا عبا

یا دوپٹہ یہہ سب منع مین داخل ہین + ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يجر ازاره من الخيلاء

خسف به فهو يتجلجل في الارض الى يوم القيمة رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ ایک شخص

گھسیٹتا تھا ازار اپنے ازراہ تکبر کی دھسایا گیا زمین مین پس وہ چلا جاتا ہے زمین مین قیامت تک نقل کی یہہ بخاری نے **ف** احتمال ہے کہ شخص مذکور اسی

امت سے ہو کہ حضرت نے خبر دی کہ کسی وقت مین یہہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتھ ماضی کے بسبب تحقق وقوع اوسکی اور احتمال یہہ بھی ہے کہ یہہ شخص اگلے

امتون مین سے ہو کہ اس حال مین گرفتار ہوا اور یہہ قول صحیح تر ہے اسی لیئے اس حدیث کو بخاری بیچ ذکر بنی اسرائیل کے لایا ہے اور بعضون نے کہا کہ قارون تھا

ہے + ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسفل من الكعبين من الازار في النار رواه البخاري

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیچے ہو ٹخنے سے از قسم ازار کی وہ آگ مین ہے نقل کی یہہ بخاری نے

ہے یعنی ٹخنے سے نیچے جتنے قدر پر ازار لٹکتا ہے وہ آگ دوزخ مین ڈالا جاویگا اور بعضون نے کہا معنے یہہ مین کہ یہہ فعل مذموم ہے اور ۔۔۔

سے ہے اور فکر دراز کی تا اگر نیچے تک ازار کے آیا ہے اور وعید شدید اوس مین آئی ہے حتی کہ ایک شخص نیچے پائنچے والا نماز پڑھتا تھا اوسکو حضرت نے ساتھ

وضو اور نماز کے حکم فرمایا چنانچہ یہ روایت اوائل کتاب مین مذکور ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ شعبان کی پندرھوین شب مین سب بخشے جاتے ہین مگر عاق اور
مدمن خمر اور مسبل ازار نہین بخشے جاتے اور تحقیق یہ ہے کہ درازی سب کپڑون مین جاری ہے یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت اور سنت سے ہو درازی ممنوع ہے اور
تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اوسکی ہے کہ لباس اکثر لوگونکے عہد نبوت مین چادر و ازار تھی اور فصل دوسری مین ابن عمر سے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا
الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منھا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول مین بھی ابن عمر سے کہ پہلے اس حدیث سے گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور
غرض یعنی اولویت ازار مین نصف پنڈلی تک ہی اور ازار آنحضرت کی ایسی ہی تھی اور رخصت ٹخنونکی اوپر تک ہے اور حکم دامن قبا و پیراہن کا بھی یہی ہے
اور سنت آستینونمین بند دست تک ہے اور اسبال عمامہ مین ساتھ چھوڑنے شملہ کے ہے زیادہ عادہ کے عرض مین اور طول مین اور نہایت اوسکے نصف پشت تک ہے
اور زیادہ اس سے بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہے اور یہ فراخی اور درازی کہ بعضے شہرون عرب کے مین متعارف ہوئی ہے خلاف سنت ہے اور جو درازی
کہ بطریق تکبر کے ہے حرام ہے اور جو کہ بطریق عرف و عادت کے شایع ہو مکروہ ہے اور درازی عورتونکی لیے بھی حرام ہے لیکن جائز ہے بقدر
ایک بالشت کے یا دو بالشت کے زیادہ بنسبت مردونکی بلکہ مستحب ہے بقصد ستر کی کذا جاء فی حدیث ام سلمۃ رض **تنبیہ** کہتا ہے مولف اس کتاب کا کہ اس وقت
اس عاجز کے خیال مین آیا کہ تو جو ہر حدیث مین ترجمہ کرتا ہے اس عبارت کا مثلا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کی اس عبارت کا ترجمہ لکھتا ہے رواہ الترمذی مثلا اس سے کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہے اور ان
عبارتونکا ترجمہ بار بار گذر چکا ہے بس اکتفا کر نفس حدیث کے ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چھوڑ دے کہ جو ذرہ بھی شعور رکھتا ہوگا وہ آپ سمجھ لیگا لیکن ہان جہان
عبارت مشکل اور نئی وضع کی ہو اوسکا ترجمہ کر چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور مولانا اسحق صاحب کے مترجم اسکے مین اونھون نے بھی
اسی طرح لکھایا تھا اول نسخہ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ
وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کہ کھاوے آدمی بائین ہاتھ سے یا چلے ایک پاپوش مین اور یہ کہ لپیٹے بدن پر کپڑا کہ ہاتھ بھی اندر آجاوین یا گوٹ مار کر بیٹھے ایک کپڑے مین اس حال
مین کہ کھولے ہووے ستر اپنا **ف** نہی بائین ہاتھ سے کھانے کی تنزیہی ہے اور بعضون نے کہا تحریمی ہے اور ایک جوتی سے چلنے مین بدہیئتی اور خلاف وقار
ہے اور اگر جوتا بلند ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنے کا زمین پر ہوگا اور لپیٹے بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑھے کہ تمام بدن ڈھک جاوے کہ ہاتھ
بھی اندر ہی رہین اور کوئی طرف کپڑے کی اوٹھاوے نہین کہ ہاتھ اوس سے نکال سکے اور نہی اس سے اسلیے ہے کہ اسطرح کا اوڑھنے والا ہو جاتا ہے مانند طوق
پہنائے گئے کے اور اسطرح کی اوڑھنی کو عرب مین صماء کہتے ہین اسلیے کہ بند کر دیتا ہے منافذ کو جیسیکہ صخرہ صماء کہتے ہین پتھر سخت کو کہ اوسمین باریکی نہ ہوگا
بالکل نہو اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے اشتمال صماء نماز مین اور وہ یہ ہے کہ لپیٹ لیوے ساتھ ایک کپڑے کے سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور
نہ چھوڑے جگہ ہاتھ کے نکلنے کے اور امام محمد کے نزدیک شرط ہے یہ کہ ازار نہ پہنے ہو اور اورونکے نزدیک یہ شرط نہین اور نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہے کہ فقہا
اشتمال صماء اوسکو کہتے ہین کہ لپیٹے بدن پر ایک کپڑا اور اوسکے ساتھ دوسرا کپڑا نہو پھر ایک جانب اوسکے اوٹھا کر کندھے پر رکھ لیوے اور یہ حرام ہے بسبب اسکی کہ
کھلتا ہے بعض ستر انتہی اور حاصل یہ ہے کہ اگر متحقق ہو اوس سے کھلنا ستر کا تو وہ حرام ہے اور اگر احتمال ہو کھلنے ستر کا تو مکروہ ہے اور گوٹ مار کر بیٹھنا اس
کو کہتے ہین کہ دونون چوتڑون پر بیٹھے اور پنڈلیان کھڑی کر لے اور دونون ہاتھ اوپر لپیٹ لیوے یا کپڑا باندھ لیوے اور دونون پنڈلیونپر لپیٹ لے اس طرح بیٹھنا اس
ہیئت مین منع ہے کہ فقط چادر ہے اوسکے پاس ہو کہ اگر بیٹھے گا تو ستر کھل جاویگا والا جائز ہے بلکہ مستحب ہے غیر حالت صلوٰۃ مین کہ آنحضرت کعبہ کے سامنے
گوٹ مار کر ساتھ چادر کے اور ساتھ ہاتھ کے بھی بیٹھتے اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اوسکے لپیٹنے سے ستر کھلنے جائز ہے مع ح **وَعَنْ** عُمَرَ وَاَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر اور انس اور
ابن الزبیر اور ابی امامہ سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنیگا اوسکو
آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ محمول ہے حلال جاننے والے پر یا زجر و تشدید پر یا ایک مدت پر پہلی داخل ہونے جنت کے اسلیے کہ اہل
کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نے کہ تاویل اسکے اقرب کے نزدیک یہہ ہے کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتھ سابقین فائزین کے
اور تائید ہے اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہے احمد نے جویریہ سے من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمۃ ثوبا من نار **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ پہنتا ہے ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطے اوسکے آخرت مین نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** یعنی نہین حصہ واسطے اوسکے اعتقاد آخرت سے یا نہین ہے حصہ پہننے حریر کا سے آخرۃ مین جیسے کہ اوپر کے حدیث مین فرمایا
لم یلبسہ فی الآخرۃ پس ہوگا کنایہ نہ داخل ہونے سے جنت مین بموجب قول اللہ تعالی کے ولباسہم فیہا حریر پس اس صورت مین کافر کے حق مین تو ظاہر ہے
اور مومن کے حق مین بطریق تغلیظ کے ہے یا یہہ کہ نہین داخل ہوگا ابتداء یا نہین داخل ہوگا بغیر اسکے کہ عذاب پاجاوے گا ساتھ کپڑے آگ کے بکاروں
کے ساتھ ہیچ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَأَنْ نَأْكُلَ
فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا اونہوں نے منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پئین
بیچ باسن چاندی اور سونے کے اور یہہ کہ کہاوین ہم اوسمین اور منع کیا پہننے حریر اور دیباج سے کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کے اور یہہ کہ بیٹھین ہم اوسپر نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** بیان استعمال کرنے ظروف وغیرہ چاندی سونے کا اور حریر کا اوپر ہو چکا ہے اور فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے کہ جیسے استعمال حریر کا بالغ کو حرام
ہے ایسے ہی حرام ہے پہنانا اوسکا لڑکون کو اور گناہ ہے پہنانے والے کو اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ نہین مضائقہ ہے حریر کے بچھانے کا اور سونے کا اوسپر
اور اسی طرح اگر تکیے اور پردے حریر کے ہون تو نہین مضائقہ اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہ یہہ سب مکروہ ہین اور حاصل یہہ کہ نہی اس حدیث کی محمول ہے
تحریم پر نزدیک صاحبین کے اور نزدیک امام صاحب کے تنزیہ پر جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول لا باس کے اسلیے کہ پرہیزگار وہ شخص ہے کہ چھوڑ دے جسمین باس نہین
بہ کو بخوف اسکے کہ ہووے اوسمین باس اور یہی معنی ہین اس حدیث مشہور کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک پس ابو حنیفہ کو نہین حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونے
نہی کے تحریمی اور نصوص تحریم پہننے حریر کے نہین مشتمل اسکو اسلیے کہ بیٹھنے پر نہین اطلاق کیا جاتا ہے پہنا پس اسلیے حکم کیا ساتھ تنزیہ کے **وَعَنْ** عَلِيٍّ
قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ
إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علی سے کہا ہدیہ کیا گیا واسطے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خط دار پس بھیجا اوسکو طرف میرے پس پہنا مینے اوسکو پس پہچانا مینے غضب بیچ چہرہ مبارک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ تحقیق مینے نہین بھیجا تھا اوسکو طرف تیری تاکہ پہنے تو اوسکو سوا اسکے نہین کہ بھیجا تھا مینے اوسکو طرف تیرے تاکہ پھاڑ کر اوسکو اوڑھنیان کر تقسیم کرے
درمیان عورتون کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہنا حضرت علی نے یہہ سمجھکر کہ حضرت نے پہننے کے لیے بھیجا ہے اگر نہ جائز ہوتا پہننا اوسکا تو حضرت کاہیکو
بھیجتے اور حضرت اسی لیے خفا ہوے کہ اکثر یا کل اسمین ریشم تھا یا اسی لیے خفا ہوے کہ کیون نہ سوچے وہ کہ یہہ لباس متقیون کا نہین ہے یعنی اگرچہ ریشم اوسمین بقدر مباح کے
تھا پہننا اوسکا لیکن انکی شان سے بعید تھا پہننا اوسکا **وَعَنْ** عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلاث او اربع اور روایت ہے عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا ریشم کے پہننے سے مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کی اور اوٹھائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں اونگلیاں اپنی بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا
اون دونوں کو یعنی اسقدر حریر اگر لباس میں ہو مباح ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے ہے کہ خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ جابیہ
کے کہ نام ہے ایک شہر کا شام میں پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے ریشم کے سے مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے
ف پہلے روایت سے مباح ہونا حریر کا مقدار دو انگشت کے معلوم ہوا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہے اور یہی
مذہب ہے جمہور علماء کا ع **وعن** اسماء بنت ابی بکر انها اخرجت جبة طيالسة كسروانية لها لبنة ديباج وفرجيها مكفوفين
بالديباج وقالت هذه جبة رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت عند عائشة فلما قبضت قبضتها وكان النبي صلى الله
عليه وسلم يلبسها ونحن نغسلها للمرضى نستشفي بها رواه مسلم اور روایت ہے اسماء بیٹی ابوبکرؓ کی سے یہہ کہ اونہوں نے نکالا جبہ طیالسی کسروانی
اوس میں کہ ریشمی ٹکڑا لگا ہوا تھا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کے اور دیکھیں میں نے دونوں کشادگیاں اوسکی کہ سلی ہوئیں ساتھ ریشمی کپڑے کے اور کہا اسماءؓ نے کہ یہہ ہے
جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تھا نزدیک عائشہ کے پس جبکہ وفات کی گئیں حضرت عائشہ لیا میں نے اوسکو یعنی مجکو پہنچا وہ میراث میں اسلیے کہ وہ بہن تھیں
حضرت عائشہ کے اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے اوسکو یعنی کبھی کبھی اور ہم دھوتے ہیں اوسکو واسطے بیماروں کے طلب کرتے ہیں شفا ساتھ اوسکے
نقل کی یہہ مسلم نے **ف** طیالس ساتھ زبر لام کے جمع طیلسان مفتوح اللام کی ہے کہ وہ معرب تالسان کا ہے بمعنی چادر کی کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہے اور یہ جبہ صوف کا
مدور ہوتا ہے اور کسروانیہ نسبت ہے طرف کسری کے ساتھ زیر کاف کی اور بعضوں نے کہا ساتھ زبر کاف کے معرب خسرو کا لقب ہے بادشاہ فارس کا اور دونوں
کشادگیاں اوسکی کہ ایک آگے کی ہوتی ہے اور ایک پیچھے جیسا کہ بعضے جبوں میں معلوم ہے کہ آگے پیچھے دامن میں چاک کھلی ہوتی ہیں پس اوسی کہتا ہے کہ ہر کہا نیچے
دونوں چاکوں کا اونپر سنجاف حریر کی لگی ہوئی تھی اور غرض اسماء کے نکالنے اوس جبہ کے سے اور دکھانے اسکے سے لوگوں کو ظاہر کرنا نعمت و برکت کا اور ہونا اوسکا
اونکے تھا اور بیان کرنا اسکا کہ جبہ پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف لگی ہو تو جائز ہے پہننا اسکا اور حضرتؐ نے پہنا ہے اور اگر کوئی کہے کہ دوسرے فصل میں عمران بن حصین
سے حدیث آئی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں پہنتا میں قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہہ حدیث منافی اسکے ہے جواب اس اشکال کا یہہ ہے کہ حدیث عمران کی
محمول ہے اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سے ہوا اور اس حدیث میں کم اس سے یا کہیے کہ حدیث عمران کی بیان ورع کا ہے اور حدیث اسماء میں اصل جواز اور بعضوں
نے کہا کہ محمل حدیث ترفہ ہے جبہ سے زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ معمول ہے اور ہم دھوتے ہیں یعنی پلاتے ہیں پانی دھویا ہوا اونکو اور طلب کرتے ہیں شفا
ساتھ اسکے یعنے ساتھ پانی اوسکے یا ساتھ نفس جبہ کے ساتھ رکھنے اسکے سر اور آنکھوں پر اور ساتھ برکت حاصل کرنیکے ساتھ لگانے ہاتھ کے اور بوسہ
دینے کے واللہ اعلم ع **وعن** انس قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم للزبير وعبد الرحمن بن عوف في لبس الحرير
بحكة بهما متفق عليه وفي رواية لمسلم قال انهما شكوا القمل فرخص لهما في قمص الحرير اور روایت ہے انس سے کہ رخصت
دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کے بیچ پہننے ریشم کے واسطے کھجلی کی کہ تھے اون دونوں کو یعنی کھجلی کے سبب جو اونکے تھی جیسا کہ آگے
اس روایت میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ کہا انسؓ نے یہہ کہ اون دونوں نے شکایت کی جوؤں کی پس رخصت
دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بیچ پہننے کرتے ریشمی کے **ف** موجز میں لکھا ہے کہ ریشم گرم اور معتدل ہے اور پہننا اوسکا دفع کرتا ہے جوؤں کو
وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ثوبين معصفرين فقال ان هذه من ثياب الكفار فلا تلبسها
وفي رواية قلت اغسلهما قال بل احرقهما رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا دیکھے مجھ پر پیغمبر خدا صلی

حلہ ہے مانند لڑکیوں کے سینہ کے تنگ سربند ہے کہ حق یہ ہے کہ ہر قسم میں کہ نہیں تمیز کرتے وہ حلال حرام میں اور نہیں فرق کرتے ہیں ما بین
بد حال و بدبو ہونا کہیں میں پہنا ہے میں تو او ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عبداللہ نے کہ لائے وہ دو والوں میں او کو دیا حضرت نے بکر بن ابی قحافہ
یہ سمجھ کر **ف** یہ نہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت کی جدائی سے ما نعت ہے نکلنے اونکی کہ یہ بات ہوئی کہ یہ ہے کہ چونکہ سرخ رنگ ہوا ہے سببہ کرنے
اور حکم ہونیکا اس سبب سے کیا کہ کپڑا کسینا کہ یہ مردونکو حرام کر دیا ہے لیکن عورتیں لیے کہ وہ نہیں پہن سکتے ہیں میں منع کرنا اول کا کپڑے بس یا تو اپنے
عورتونکو دیدیا یا جلا دیا ہو وہ تو نہ لو نہ اسکو کر دو اس سے نیا یا دو تھا دین اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو نے نظر ظاہر کرکے کہی اور اون
کپڑونکو جلا دیا جب دوسرے دن حضرت کے پاس حاضر ہوئے حقیقت حال سے خبر دی فرمایا کیوں نہ پہنا یا تو نے اون کپڑونکو اپنی عورتونکو اسلیے کہ عورتونکو اسکا
پہننا اور نیز اسی روایت کی بس کیا ہے شارح حدیث نے بلا نکیر او بتلاف ظاہر کی اور یہی جو بعضون نے کہا ہے کہ امر جلانیکا سبب غصہ کے تھا کر دینے
اوسکی یہ ہے روایت دلالت کی ہے **تنبیہ** بیچ پہننے کسنبہ کے علما کو اختلاف ہے بعضے اوسکو مطلق حرام جانتے ہیں اور بعضے مباح اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر
بعد بنے کے رنگا ہو حرام ہے اور اگر بعد رنگنے کے بنا ہو مباح ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر لو اوسکی زائل ہوئی ہو مباح ہے ورنہ حرام اور بعضے کہتے ہیں کہ پہننا
مجالس میں مکروہ اور اگر گھر میں پہنے درست ہے اور مختار مذہب حنفی میں کراہت تحریمی ہے اور نماز اوس سے مکروہ اور بیچ رنگ سرخ کے سوا کسنبہ کے بھی اختلاف ہے
اور شیخ وسم حنفی نے کہا ہے کہ بہت سے متاخرین مصر میں اور ارشاد قسطلانی کے میں فتوی دیا ہے کہ مکروہ بسبب رنگ کے ہے پس ہر سرخ حرام و مکروہ ہے واللہ اعلم

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ذکر کرینگے ہم حدیث حضرت عائشہ کو کہ مراد اوسکا یہ ہے خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تھا بہت محبوب کپڑونمین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیراہن نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** اسلیے کہ اس سے اعضا خوب ڈھکتے ہیں اور اسکا بوجھ بدن پر اور پہننے والا اوسکا بہت متواضع ہوتا ہے اور جو چیز محبوب مرغوب حضرت کے نزدیک ہوگی البتہ اوسمیں اسرار اور انوار ہونگے کہ غیر اوسکے میں نہونگے جیسے کہ حکم تمام مستحبات کا ہے **وَعَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہ کہا تھا آستین کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچے تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی سوا اسکے نہیں مگر انگشت تک بھی آستین حضرت کی آئی ہے اور آیا ہے کہ کرتا حضرت کا ٹخنوں سے اونچا تھا **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتھ داہنی طرف قمیص کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** میامن جمع میمنہ کی ہے یعنی جانب یمین کے اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہے کہ جانب یمین اپنی یعنی قمیص کے شامل آستین کو ہے اور اوسکے سوا جو چیز کہ اوسکے نیچے ہے یمین وغیرہ کو **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندھنے مومن کے آدھی پنڈلیوں تک ہے یعنی اولی تو یہ ہے اور نہیں گناہ مومن کو

پہنے تہبند کے درمیان آدھی پنڈلیوں اور درمیان ٹخنوں کی اور جو چیز کہ نیچے لٹکے پس بیچ آگ کے ہے کہا یہ تین بار نہ دیکھے گا اللہ تعالیٰ
قیامت کے طرف اس شخص کے کہ دراز کرے تہبند اپنا مارے تکبر کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن عمر سے اونے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
درازی بیچ تہبند کے اور پیراہن کی اور پگڑی کی ہے جو شخص کہ لٹکا کر کھینچے زمین سے کچھ ازراہ تکبر کے نہیں نظر کریگا اللہ طرف اوسکے قیامت کے نقل کی ابوداؤد
نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی درازی کہ حرام مکروہ ہے فقط ازار ہی میں نہیں جیسا کہ مشہور ہے بلکہ پیراہن و عمامہ میں بھی ہوتی ہے چنانچہ بیان ہر ایک کی درازی کا
شرح حدیث ابی ہریرہ کے پہلی فصل میں ہو چکا ہے ح **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ قَالَ كَانَ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہے ابی کبشہ سے کہ کہا اونے تھیں ٹوپیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب کے سر سے لگی ہوئیں نہ بلند نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے **ف** کہا اکثر شارحین نے کمام ساتھ زیر کاف کے جمع کمہ کی ہے ساتھ پیش کاف کے
جیسے قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتے ہیں ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس اور بطح ساتھ پیش بے کے اور جزم طا کے جمع بطحا کی ہے یعنی زمین مستوی ہموار تھیں یعنی ٹوپیاں
اونکی مدور اور مبسوط لگی ہوئی سر سے نہ دراز و بلند کہ ہوا میں اوپر کو اٹھی ہوں اور بعضوں نے کہا کمام جمع کم کی ہے یعنی آستین کی جیسے خفاف ساتھ زیر خا کے جمع خف کی
اور قاف کی ہے یعنی زمین بلند کی اور بطحا کی معنی اس صورت میں فراخ و کشادہ کی ہونگی اسلیے کہ زمین بطحا کشادہ بھی ہوتی ہے یعنی آستین اونکی نہیں تنگ تھی
بلکہ تھیں چوڑی بمقدار بالشت کی ح ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ تُرْخِيْ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ اور
روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا اونے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس وقت کہ بیان کیا آپ نے حکم ازار کا کہ دراز نکرنی چاہیے پس کیا
کرے عورت اور کیا ہے حکم اوسکے ازار کا یعنی اگر دراز تو کھلنا ستر کا لازم آتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکا دے اور دراز کرے عورت
برابر ایک بالشت یعنی آدھی پنڈلیوں سے اور بعضوں نے کہا ٹخنوں سے پس کہا ام سلمہ نے اوس وقت کھلا رہیگا اوس سے یعنی اگر بالشت بھر ازار زیادہ کی تو بھی
احتمال کھلنے ستر کا ہے بسبب بازی پنڈلی اوسکی کے تب فرمایا اگر کھلا ہے ستر اوسکا اب بھی دراز کرے ایک گز یعنی گز شرعی اور معنی یہ ہیں کہ دراز کرے بقدر
ایک گز کے کہ ہو تجی یہہ مقدار زمین تک تاکہ قدم ڈھکے رہیں پہر مبالغہ کیا بیچ نہی کے زیادتی سے ساتھ قول اپنے کے کہ نہ زیادہ کرے جو تھا ایک گز شرعی کی
نقل کی ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کے ابن عمر سے یوں آیا ہے پس کہا ام سلمہ نے اوس وقت کھلے رہینگے قدم اونکے فرمایا پس لٹکاوین
ایک گز اور نہ زیادہ کریں اسپر **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ
فَبَايَعُوْهُ وَاِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے معاویہ
سے اونے نقل کی اپنے باپ سے کہا اونے آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ایک جماعت کے قوم مزینہ سے یعنی واسطے بیعت اسلام پس بیعت کی اونہوں نے
اس حال میں کہ حضرت بیٹھے ہوے تھے گھنڈیاں کھلی ہوئی پس داخل کیا میں نے ہاتھ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کے پس مس کیا میں نے مہر نبوت پر نقل کی
اونے **ف** گریبان آنحضرت کے پیراہن کا سینہ مبارک پر تھا چنانچہ بہت حدیثیں دلالت کرتی ہیں اوس پر اور شیخ جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بعضے لوگ
علم سنت کا نہیں گمان کرتے ہیں کہ کھلا گریبان پیراہن کا سینہ پر بدعت ہے یہ قول اونکا باطل ہے ح **وَعَنْ** سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوْا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اسلیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہیں اور بہت پاکیزہ اور خوب ہیں اور کفن دو سفید اپنے مردونکو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بہت پاک ہونے میں بسبب اسکے کہ بہت ذرا سا چھینٹا میل کا جلد ہی پیدا ہونے کے بخلاف کپڑے رنگین کے کہ میل خوردہ ہوتا ہے اور اس سبب سے نہیں دہویا جاتا ہے مگر بعد دیر کے اور بہت پاکیزہ ہوتا ہے بسبب طبیعت کے اور اور خوشتر ہے بسبب میلان طبع سلیم کی طرف اوسکی اور رنگ جانا کہ ضرورۃ ہوتی ہے جیسے کہ اختیار کیا ہے بعض صوفیہ نے کپڑا نیلا وغیرہ بسبب محنت کے ہوتی اوسکے کی پس وہ خارج ہے اس بحث سے پھر جاننا چاہیے کہ سفید کپڑا افضل ہے کفن میں اسلیے کہ میت روبرو ہوتا ہے ملائکہ کے جیسے کہ پہننا اوسکا افضل ہے واسطے اوسکے کہ حاضر ہو محافل میں مانند داخل ہونیکے مسجد میں واسطے جمعے اور جماعت کے اور ملاقات علماء کے اور بزرگونکی لیکن عیدین میں بعضونے کہا ہے ہے وہ کپڑا کہ قیمتی زیادہ ہو نظر کرنے کی طرف اظہار زینت کی اور ہو سبب اسکے وہ روایت کہ آنحضرت اوڑہتے تھے جبہ حسن یعنی سرخ حلہ کی عیدین میں اور جمعہ میں

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پگڑی باندہتے شملہ چھوڑتے پگڑی اپنی کا درمیان مونڈہوں اپنے کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بیٹے عوف کے سے کہ کہا پگڑی باندہوائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شملہ لٹکا دیا آگے میرے اور پیچھے میرے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی دونو طرف شملہ چھوڑا سینہ پر اور پیٹھ پر جاننا چاہیے کہ باندہنا عمامہ کا سنت ہے اور بہت حدیثیں اوسکی فضیلت میں آئی ہیں اور آیا ہے کہ دو رکعتیں عمامہ سے بہتر ہیں ستر رکعتوں بلا عمامہ سے اور جاننا چاہیے کہ چھوڑنا شملہ کا عمامہ میں افضل ہے ولیکن دائمی نہیں آنحضرت کبھی شملہ چھوڑتے تھے اور کبھی نہ چھوڑتے اور کبھی گردن سے نیچا ہوتا اور کبھی ایک سرا دستار کا دستار میں اور دوسرا سرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیچھے پیٹھ ہوتا اور کبھی داہنی طرف اور کبھی شملہ ہوتا درمیان دو مونڈہوں کے اور چھوڑنا شملہ کا بائیں طرف بدعت ہے کہا قبل اور لمبائی مقدار شملہ کی چار انگشت ہے اور اکثر ہاتھہ بھر اور درازی اوسکی زیادہ اس سے بدعت ہے اور داخل اسبال اور اسراف ممنوع کی اور اگر بطریق تکبر کے ہو والا کروہ خلاف سنت اور لکہا ہے محدثین نے کہ تخصیص چھوڑنے شملہ کے بوقت نماز کی بھی موافق سنت کی نہیں اور صواب یہ ہے کہ چھوڑنا شملہ کا مستحب ہے سنن زوائد سے متابعہ سنن ہدی کی اور اوسکی ترک میں گناہ و برائی نہیں اگر چہ اوسکی فعل میں ثواب و فضیلت ہے اور بعضونے کہا ہے جو سنت موکدہ کہا ہے خلاف تحقیق کے ہے اور کتب میں کہا مستحب ہے پہننا سیاہ کا اور چھوڑنا شملہ کا درمیان مونڈہوں کے کذا فی غیرہ من کتب الحنفیہ ۱۲ ح

وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ اور روایت ہے رکانہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکین کی پگڑی باندہنے میں ٹوپیوں پر نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی نہیں ہیں ثابت **ف** اس حدیث کو ابو داود نے بھی روایت کیا ہے اور سکوت کیا اس سے اور شاید کہ ہونا ہو یا حاصل ہو درستی بسبب دونون کی اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکھتی ہے ایک تو یہ کہ ہم دستار باندہتے ہیں ٹوپی پر اور مشرک دستار باندہتے ہیں بغیر ٹوپی کے دوسرا احتمال یہ کہ ہم دستار باندہتے ہیں ٹوپی پر اور وے ٹوپی ہی فقط پہنتے ہیں بغیر عمامہ کے اور لکہا ہے شارحین نے کہ مراد معنی اول کے ہیں اسلیے کہ دستار باندہنا مشرکونکا بغیر ٹوپی کا غیر واقع ہے ح

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطے عورتوں کے میری امت سے اور حرام کیا گیا اوپر مردوں
امت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** لفظ مردوں شامل ہے لڑکوں کو بھی لیکن ان پر گناہ مکلف ہونے میں ہے یا
حرام ہے پہنانا پہنانیوالا ہے اور مراد سونے سے زیور سونے کا ہے والا ظروف سونے کی اور چاندی کے حرام ہیں مردوں اور عورتوں پر اور واسطے زیور چاندی کا صحیح ہے
ساتھ عورتوں کے مگر جسقدر کہ مستثنی ہے مردوں کے لیے قسم انگوٹھی وغیرہ سے ۱ ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُكَ خَیْرَهٗ
وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتے کپڑا نیا نام لیتے اوسکا ساتھ نام اوسکے کے پگڑی یا کرتا یا چادر پھر کہتے یا الٰہی تیرا ہے واسطے حمد ہے اوپر پہنائی
تیری کے مجکو اس قمیص کی تیئیں یا الٰہی مانگتا ہوں میں تجھ سے بھلائی اس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور مانگتا ہوں میں
بھلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہے یہہ کپڑا اوسکے لیے یعنی اسکو پہنکر طاعت تیری کروں اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری برائی اوسکی سے اور برائی
اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہے یہہ واسطے اوسکے یعنی اوسکو پہنکر گناہ نہ کروں نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** پہنتے نیا کپڑا ابن حبان اور خطیب اور بغوی نے
روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت ارادہ کرتے نیا کپڑا پہننے کا تو پہنتے اوسکو جمعہ کو اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتے اوسکا برابر ہے کہ ہوتا کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا
اور مقصود تعمیم ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے اور نام اسطرح لیتے کہ کہتے رزقنی اللہ او اعطانی او کسانی ہذا العمامۃ او القمیص او الرداء یا کہتے ہذا قمیص او رداء
او عمامۃ اور اول ظاہر ہے ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ
مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ
مَا تَاَخَّرَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھاوے طعام پھر کہے سب تعریف ہے واسطے اوس اللہ کے کہ کھلایا
مجکو یہہ کھانا اور پہونچایا مجکو یہہ کھانا بغیر حیلہ اور بغیر قوت کے کہ میری جانب سے ہو بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے جو کچھ کہ پہلے کیے ہیں گناہ یعنی صغیرہ نقل کی یہہ ترمذی نے
زیادہ کیا ابوداود نے جو شخص کہ پہنے کپڑا اور کہے سب تعریف ہے واسطے اوس اللہ کے کہ پہنایا مجکو یہہ کپڑا اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ اور قوت کے میری جانب سے بخشے
جاتے ہیں واسطے اوسکے اگلے پچھلے گناہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ اِنْ اَرَدْتِ
اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَكْفِكِ مِنَ الدُّنْیَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِیَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ
الْحَدِیْثِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اگر چاہتی ہے تو ملنا ساتھ میرے یعنی اتصال
اور یگانگی چاہتی ہے ساتھ میرے دنیا اور آخرت میں بس چاہیے کہ کفایت کرے تجکو دنیا سے مانند توشہ سوار کے اور بچتی رہ تو ہم نشینی دولتمندوں کی سے اور نہ پرانا گن
کپڑا اپنا جب تک نہ پیوند لگاوے اوسکو یعنی سبب تنگی کے پہانتک کہ پیوند کر لیوے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث
صالح بن حسان کے سے اور کہا محمد بن اسمعیل نے یعنی بخاری نے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے یعنی حدیث اوسکی منکر ہے **ف** مانند توشہ سوار کے رغبت دلائی
حضرت نے اوپر قناعت کرنیکے تھوڑی سی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیے ہے کہ وہ تیز چلتا ہے منزل پر جلد پہونچتا ہے بس اوسکو تھوڑا سا توشہ
کافی ہے بخلاف پیادہ کے کہ سفر میں دیر لگتی ہے اوسکو بس اوسکا توشہ بہت لینا پڑتا ہے اور بچتی رہ الخ اسلیے کہ ہم نشینی اونکی باعث ہوتی ہے محبت شہوات ولذات کے

اسلیے فرمایا اللہ تعالی نے ولا تمدن عینیک الخ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے بیچ تحقیق مولی کی ہے کہا گیا کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا
اغنیا دو چیزیں کرین تو بہتر پہنے اوسکو ایکبار اسمین رغبت دلائی اور کنایت کی نیکی کپڑے خیر پر چنانچہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ ایام خلافت میں ایک روز خطبہ پڑھتے
بارہ پیوند کا تہبند باندھے ہوئے ح **وعن** ابی امامة ایاس بن ثعلبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا تسمعون
الا تسمعون ان البذاذة من الایمان ان البذاذة من الایمان رواه ابوداود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نام اوسکا ایاس بن
ثعلبہ ہے کہا اونے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں سنتے تم کیا نہیں سنتے تم یعنی سنو کہ تحقیق کہنگی کپڑوں کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے
تحقیق کہنگی کپڑوں کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی تواضع لباس میں اور بچنا زینت دنیا سے اخلاق اہل ایمان
سے ہے کہ ایمان لانا آخرة پر اور زہد آخرة کی پر باعث اسکا ہوا ہے ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من لبس ثوب شهرة في الدنيا البسه الله ثوب مذلة يوم القيامة رواه احمد وابوداود وابن ماجة اور روایت
ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا میں پہناویگا اوسکو اللہ تعالی کپڑا ذلت کا دن قیامت کی نقل کی یہ احمد اور
ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** کپڑا شہرت کا الخ یعنی کپڑا جو کوئی پہنے نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کے کہ بسبب اسکی اپنی تئین لوگوں میں معزز و مشہور کرنا چاہے اوسکو اللہ تعالی
پہناویگا کپڑا ذلیل اور حقیر کہ ساتھ اوسکے ذلیل اور بے عزت کریگا اوسکو دن قیامت کے اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت و تواضع کا اللہ تعالی
کی خوشی کیلیے دنیا میں پہناویگا اوسکو اللہ تعالی کپڑا عزت کا جنتی میں اور بعضوں نے کہا کہ مراد شہرت کی کپڑے سے کپڑے حرام ہیں کہ مباح نہیں پہننا اونکا اور بعضوں نے
کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد تکبر کے اور خوار کرنے فقرا کی اور دل شکستہ کرنے اونکے پہنے اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد مسخرگی اور رسوائی کے پہنے یا بقصد
ریا و رسوائی کے پہنے اور بعضوں نے کہا تاویل کیا ہے کپڑے کو ساتھ نفس اعمال کے کہ عمل کرے واسطے ریا کے اور چاہے تئین ساتھ اوسکے مشہور کرے اور اسمین شک نہیں کہ یہ
اول ظاہر ہے اور موافق تر ساتھ سیاق حدیث کے ح **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم
رواه احمد وابوداود اور روایت ہے اوسی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مشابہت کرے ساتھ کسی قوم کے پس وہ انہیں سے ہے
نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے **ف** یعنی جو کوئی مشابہ کرے اپنے تئین ساتھ کفار کے مثلا لباس وغیرہ میں یا ساتھ فساق و فجار کے یا ساتھ اہل تصوف و صلحا کے پس
وہ انہیں سے ہے یعنی گناہ و خیر اونکی سے لکھا جاتا ہے اور یہ کلمہ جامع ہی بہت سے باتوں کو یعنی مشابہت عام ہے خواہ اخلاق میں ہو یا افعال میں ہو یا لباس میں
ہو یا کھانے میں ہو یا پینے میں ہو یا رہنے میں یا بولنے میں یا کان چھانے میں وغیرہ ذلک ح **وعن** سوید بن وهب عن رجل من ابناء اصحاب
النبي صلی الله علیه وسلم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه
وفي رواية تواضعا كساه الله حلة الكرامة ومن تزوج لله توجه الله تاج الملك رواه ابوداود وروى الترمذي منه
عن معاذ بن انس حديث اللباس اور روایت ہے سوید بن وہب سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا اولاد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے نقل کی
اوس نے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے کپڑا زینت کا پہننا اس حال میں کہ قادر ہووے اوپر اوسکے اور ایک روایت میں لفظ تواضعا
بیاں آیا ہے یعنی چھوڑ دے کپڑا زینت کا پہننا بسبب عاجزی اور تواضع اور کسر نفسی کی پہناویگا اوسکو اللہ تعالی جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اور اوسکو دیگا کہ
باعث رحمت و بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اوسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرت میں بحکم من تواضع لله رفعه الله کی اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کی پہناویگا
جو شخص فروتنی کرے واسطے اللہ کے بلند قدر کرتا ہے اوسکو اللہ ۱۲
اوسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہ ابوداود نے اور نقل کی ترمذی نے منجملہ احادیث سے حدیث لباس کے معاذ بن انس جہنی سے **ف** قادر ہو اوپر یعنی قدرت
کپڑے کی پہننے پر اور ترک کیا ہو اللہ کے ڈر سے یا امید ملنے مرتبہ آخرة کی یا واسطے حقیر جاننے زینت دنیا کی اور نکاح کرے واسطے خدا کی یعنی نکاح کرے کسی ...

ایسی عورت سے کہ وہ نہ اوسکے برابر ہو کفو میں اور نہ حسن میں اور نہ خیانہ محض اللہ کی رضا کے لیے یا واسطے مغلوب رکھنے نفس کے قدرت سے اوسکی باوجود طاقت دین کی کی اور طلب نسل کی ہو اور تارک بادشاہت کا یعنی حشمت بڑائی ج و بدو شاہت سلطانی دیگا اوسکو یا یہ کنایہ سے تحقیر اوسکے سے دنیا اور آخرت میں بنا حدیث لباس کی کہا من ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للہ الخ ٭٭٭ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہوں نے نقل کی اپنی باپ سے اونہوں نے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہہ کہ دکھلایا جاوے اثر نعمت اوسکا اوپر بندے اوسکے کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی جب دیوے اللہ تعالیٰ بندہ کو نعمت تو ظاہر کرے اوسکو یعنی کپڑے پہنے لائق حال اپنی کی بغیر مبالغہ اور اسراف کے بقصد اظہار نعمت و شکر گذاری اوسکی اور تا محتاج واسطے طلب کرنے صدقات کے اوسکے طرف رجوع کریں نہ بقصد تکبر اور اترانے کی اس سے معلوم ہوا کہ چھپانا نعمت کا روا نہیں اور گویا موجب کفران نعمت ہے اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالیٰ نے دیوے علم و فضل سے چاہیے کہ ظاہر کرے اوسکو تا لوگ فائدہ اوٹھاویں اور سے اگر کوئی کہے اوپر کی حدیث میں رغبت دلائی ترک زینت پر اور اس میں رغبت دلائی زینت کرنی پر پس موقع تعارض نہیں کیونکر ہو جواب یہہ کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تا کہ نہ اعراض کرے اوس وقت حاجت کی اور نہ تکلف کرے اوس کی جو ممکن نہ ہو جیسا کہ دیکھے جاتی ہے عادت لوگوں کی یہانتک کہ علما و صوفیہ میں بھی پس جو شخص کہ پہنے ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کی اچھے کپڑے پر اور بقدر طاقت پہننے میں اچھا اسلیے کہ یہہ رخصت دونا رہ ہے ٭٭٭ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَاْسَهٗ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کو پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ ہوتے بال اوسکے سر کے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص اوس چیز کو کہ سمیٹے اور درست کرے ساتھ اوسکے بال سر اپنی کی اور دیکھا ایک اور شخص کو کہ تھے اوسکے بدن پر کپڑے میلے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص اوس چیز کو کہ دھوئے ساتھ اوسکے کپڑے اپنے نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** یعنی صابون وغیرہ یا پانی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصلاح بدن اور ستھرائی کپڑوں کی نزدیک آنحضرت کی محبوب ہے اور خلاف اوسکا مکروہ اور یہہ جو آیا ہے کہ البذاذۃ من الایمان یعنی بذاذۃ سے قناعت کرلی ہے کپڑے موٹے پہننے پر پس نہیں منافی ہے وہ نظافت کی کہ جسکے حق میں آیا ہے انما من الدین اور نہیں مستلزم ہے بذاذۃ خذلت کو نزدیک اہل یقین کے واللہ اعلم ٭٭٭ وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِيْ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے ابی الاحوص سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ میرے بدن پر تھے کپڑے ناکارہ پس فرمایا مجھکو کیا ہے تیرے پاس مال کہا میں نے کہ ہان فرمایا کس قسم کا مال ہے کہا میں نے ہر قسم کا مال ہے تحقیق دیا ہے مجھکو اللہ تعالیٰ نے اونٹ اور گائیں بکری گھوڑا غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہے تجھکو اللہ نے مال پس چاہیے کہ دیکھا جاوے تجپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنے اوسکا تجھکو نقل کی یہہ نسائی نے اور شرح السنہ میں روایت کی ہے ساتھ اون لفظوں کے کہ مصابیح میں مذکور ہیں یعنی عبارت مختار ہے اور مضمون دونو کا ایک ہے **ف** یعنی میں کپڑا بنا جیسا لوگ کہ تو غنی ہے اور اللہ نے دی ہیں تجھکو نعمتیں اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ یہہ بات حاصل ہوتی ہے بیچ پہننے کپڑے چہ اور ستھرے کی بقدر حاجت کے بغیر اسکے کہ مبالغہ کرے نفاست میں اور باریک پہننے میں اور اوپر تلے پہننے میں اور منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منع فرماتے تھے شہرت کی باتوں سے

سے اونی ٹوپیان ادنٰی قیمت کی پہنتے اور وہ زیادہ ترکرتے تھے اور کہا گیا ہے کہ ان میں مبالغہ کرنا اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ جسمانی کپڑے کا پہننا مستحب ہے بشرطیکہ بقصد اظہار فقر و زہد کے نہ ہو بلکہ تواضع و انکسار کی جہت سے اور اگر بسبب بخل و خست کے ہو باوجود قدرت کے تو قبیح و مذموم ہے ✦

وعن عبد الله بن عمرو قال مر رجل وعليه ثوبان احمران فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فلم يرد عليه رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا گذرا ایک شخص اس حال میں کہ اوس پر تھے دو کپڑے سرخ پس سلام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس جواب نہ دیا آپ نے اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اس پر کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو حرام ہے اور دلالت کرتی ہے اس پر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنیکے مستحق جواب نہیں ہے اور اکرام کرنیکا نہیں ہوتا اور بچھانا ریشمی کپڑے پر بھی مکروہ ہے نزدیک صاحبین اور ائمہ ثلثہ کے اور امام اعظم رح کے نزدیک جائز ہے اور اوسکا لحاف بھی اوڑھنا مکروہ ہے لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اوسپر جائز ہے نزدیک امام ابی حنیفہ کے اور مکروہ ہے نزدیک صاحبین رح ع **وعن** عمران بن حصين ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لا اركب الارجوان ولا البس المعصفر ولا البس القميص المكفف بالحرير وقال الا وطيب الرجال ريح لا لون له وطيب النساء لون لا ريح له رواه ابو داود اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سوار ہوتا میں زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہیں پہنتا میں کسنبا اور نہیں پہنتا میں پیراہن کہ سنجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبوئی کہ مردوں کی چاہیے کہ بو رکھتے ہوں نہ رنگ یعنی اوس مشک وعطر وغیرہ کی تا زینت لازم نہ آوے اور خوشبوئی عورتوں کی چاہیے کہ رنگ رکھتے ہوں نہ بو یعنی مانند زعفران اور مہندی اور مانند اوسکی تا بو باہر نہ پہونچے اور اجنبی مرد و نکی تو نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** ارجوان ساتھ پیش ہمزہ اور جیم کے اور بیچ میں انکے رے ساکن ہے یعنی زین پوش ریشمی سرخ کے اور شاید یہ کہ نہیں سوار ہوتا میں اوس جانور پر کہ اوسکے زین پر ارجوان ہو کذا قال بعض الشراح من علمائنا اور نہایہ میں لکھا ہے کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ اوسمیں سرخ پھول لگتے ہیں اور جو رنگ مشابہ اوسکے ہوتا ہے اوسکو بھی ارجوان کہتے ہیں اور بعضونے کہا کہ ارجوان ایک رنگ سرخ ہے اور قاموس میں کہا کہ ارجوان سرخ کو کہتے ہیں کہتا ہوں میں کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد ارجوان سے حدیث میں سرخ ہی ہے برابر ہے کہ ریشمی ہو یا غیر اوسکا اور اوس میں بڑا مبالغہ ہے بیچ پرہیز سرخ کے پہننے سے اسلیے کہ سوار ہونے پر باوجود یکہ اطلاق پہنے کا نہیں آتا اور اوس سے بچتے تھے تو پہننے سے بطریق اولیٰ بچتے ہونگے اور نہیں پہنتا میں پیراہن کہ سنجاف زیادہ چار انگشت سے وہ نہیں پہنتا یا محمول کیا جاوے ورع اور تقویٰ پر اور رنگ کہتے ہو نہ بو نہیں جائز ہو نیکو ایسے چیز کی کہ بو بھی خوش رکھتے ہو نکلنے کے اونکے گھر سے او جائز ہے جبکہ نہ نکلیں اور حدیث خیر ہو مثلہ امر کے اور معنی یہہ ہیں کہ جو خوشبو مرد ونکی بدون رنگ کے اور خوشبو عورتونکی رنگ ہو بو نہ ہو میں آیا ہی کہ طیب مردونکے وہ چیز ہے کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور طیب عورتونکے رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ ہو نظاہر یہان پر یہہ ہے کہ زینت اوسکی غیر مرد کے نزدیک ظاہر ہونے سے بچنا ہو اور اوسکے لیے عین اثبات بو کے نفی اور سکے اوسے غیر صحیح ہے ح ع **وعن** ابي ريحانة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مكامعة الرجل الرجل بغير شعار وعن مكامعة المرأة المرأة بغير شعار وان يجعل الرجل في اسفل ثيابه حريرا مثل الاعاجم او يجعل على منكبيه حريرا مثل الاعاجم وعن النهبى وعن ركوب النمور ولبوس الخاتم الا لذي سلطان رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے ابی ریحانہ سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے دانتونکے تیز کرنے سے اور گودنے سے اور بال اکھاڑنے سے اور مکامعت سے مرد کی یعنی سونے ساتھ مرد کے بدن ساتھ ملا ہوا بغیر کپڑے کے اور مکامعت عورت کے ساتھ عورت کے بدون حائل ہونے کپڑے کے اور منع کیا اس سے کہ لگادے مرد نیچے کپڑوں کے ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیوں کے یا لگادے مونڈھوں پر ریشمی کپڑا مانند عجمیوں کے اور منع کیا لوٹ سے اور سوار ہونے چیتوں کی کھال پر اور منع کیا پہننے انگوٹھی سے مگر واسطے صاحب حکومت کے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** دانتوں کے تیز کرنے

آب

سے عرب میں عورتیں برمیان دانتوں کی مہری تیز کیا کرتے ہیں اور یہ ایک مشابہ جوانوں کی ساتھ ہو لیکن اسی حضرتؐ نے منع فرمایا اور گودنے سے یعنی سوئی سے بدن گود کر نیل یا سرمہ بھرتے ہیں اس سے بھی منع فرمایا اور بال اکھاڑنے سے یعنی سفید بال داڑھی اور سر کی چنی یا اوکھاڑنے بال داڑھی اور بھوں کو واسطے زینت کی یا عورتیں جو بال چہرے سے اور کھائیں یعنی پیشانی کی بال چنے اتنی سے حضرتؐ نے منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزوں سے یہہ کہ لازم آتی ہے تغیر خلقت الٰہی کی اور ارتکاب ہوتا ہے تکلف مذموم کا اگرچہ عورتوں کو زینت حلال ہے لیکن ان تکلفات سے منع فرمایا اور بعضوں نے بالونکے اوکھیڑنیکو ساتھ اوکھیڑنے بالوں سر اور داڑھی کے وقت مصیبت کی تفسیر کیا ہے اور جواب ہو مرد کے سے الخ یعنی دونوں ایک کپڑے میں ننگی سو ویں اور ظاہر اطلاق ہے اور احتمال نہی ہی کہ متقید ساتھ احوال کی کہ نہوں دونوں ستر کی ہوئی اور ایسی ہی دونوں احتمال عورتونکی حق میں ہیں اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہر ہے او بغیر اسکی بھی خالی ترک ادب اور بیحیائی سے نہیں اور سے استر ریشم کا الخ یعنی ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے مردونکو خواہ ابرہ ہو یعنی خواہ استر روایت صحیح یہی ہی اور مونٹو ہو ریشمی کپڑے سے مراد علم ہے زیادہ چار انگشت سے اور ہو سکتا ہے کہ مراد ڈالنا کپڑی حریر کا ہو مانند دو پٹے کی کندہی پر بطریق تکبر کی او چیتے کے کھڑی پر سوار ہونے سے اسلیے منع فرمایا کہ مشابہت متکبرین کی ساتھ ہوتی ہے اور بعضے مشایخ نے لکھا ہے کہ بیٹھنا او پر چمڑی چار پایوں اور درندوں کی موجب قساوت اور تفرقہ وقت کا ہی اور واسطے صاحب حکومت کے مانند بادشاہ او قاضی اور امیر وغیرہ کی یعنی پہنا چاہیئے بلکہ بغیر احتیاج کی محض زینت کی لیے مکروہ تنزیہی ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہہ منسوخ ہی بدلیل اسکی کہ صحابہ پہنتے تھے حضرتؐ کے حضور میں اور خلفار کی وقت میں اور کوئی انکار نہیں کرتا تھا ع ح **وَعَنْ عَلِيٍّ** رض قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيَاثِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِاَبِي دَاوُدَ وَقَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا منع کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنے چھاپ سونیکے سے اور پہنے قسی کی سے اور استعمال میاثر کے سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کے یوں ہے کہ کہا حضرت علی رض نے کہ منع فرمایا آنحضرتؐ نے میاثر ارغوانی سے یعنی سرخ سے **ف** سونیکی چھاپ پہنے چاروں علمار کے نزدیک حرام ہے اور بعضے صحابہ سے مانند طلحہ اور سعد بن ابو وقاص کے جو پہنا اسکا منقول ہے نہی سے ہو گا اور قسی ساتھ زبر قاف اور تشدید سین مکسور کی نسبت ہی طرف قس کی کہ نام ہے ایک شہر کا شہروں مصر کے اور اسکے کپڑے کو قسی کہتے ہیں کہا بعض نے کہ وہ ایک قسم کپڑا ہے کہ اوسمیں خطوط ریشمی ہوتی ہیں اتنی پس نہی تنزیہ کے لیے ہو گی نماز ربع کی اور کہا ابن ملک نے کہ نہی اوس سے جب ہے کہ ہو ریشمی یعنی کل ریشمی یا اکثر اور اسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کے لیے ہو گی اور کہا طیبی نے کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ہے ملا ہوا ساتھ ریشم کے اور میاثر ساتھ زبر میم کے جمع میثرہ کی ہے ساتھ زیر میم کی زین پوش کہ ابریشم کا ہو یا حریر کا یا ریشمی ہوتا ہے اور نہی بھی اوس صورت میں ہے کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہے کہ ہو نہی اوس صورت میں بھی کہ سوتی ہو اور اوس میں نہی تنزیہی ہو گی بسبب تنعم کے اور مشابہت کی ساتھ متکبران عجم کے ۔ ح ع **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو تم او پر زین پوش خز کے اور نہ سوار ہو او پر زین پوش چیتے کی چمڑی کے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** خز نام ہے ایک کپڑے کا کہ بنا جاتا تھا صوف و ریشم سے اور وہ مباح ہے اور پہنا اوسکا صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اور سکوت سے پس نہی اوس سے بعلت تشبہ کی ساتھ عجمیوں کے ہو گی بطریق تکبر کی اور سکو زین پر ڈالتے تھے اور اگر مراد خز سے ابریشم ہے کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے تو وہ حرام ہی مطلقاً اور اسی معنی پر محمول ہے یہ حدیث میں کہ آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی کہ حلال جانینگے خز حریر کو اور لکھا ہے علما نے کہ یہہ قسم زمانہ آنحضرتؐ میں نہ تھی پس خبر دینی اوسکے ساتھ غیب کی معجزہ آپکا ہے کذا قال التوربشتی اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ بعض لغات کی کتابوں سے لکھا ہے کہ مراد خز سے وہ کپڑا کہ تمام ابریشم ہو ۔ ح **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زین پوش سرخ سے نقل کیا یہہ بغوی نے

شرح السنہ میں **وعن** أَبِي رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَهُوَ ذُو وَفْرَةٍ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ اور روایت ہے ابی رمثہ تیمی سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ حضرت پر دو کپڑے سبز تھے اور حضرت کے بال تھے یعنی سر اور ڈاڑھی میں کہ آگیا تھا بڑھاپا سفیدی اور بڑھاپا اونکا سرخ تھا نقل کیا یہ ترمذی نے اور ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت صاحب وفرہ تھے اور اون بالوں میں اثر تھا مہندی کا

ف سبز تھی یعنی نری سبز تھی یا خطوط سبز تھے اور یمن اور بیچ مدد بالوں سفید حضرت کی روایتیں آئی ہیں انس کہتے ہیں کہ نہ گنے تھے بیچ سر اور ڈاڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر چودہ بال سفید اور ابن عمر سے آیا ہے کہ بڑھاپا آنحضرت کا قریب بیس بالوں سفید کے تھا اور ایک روایت میں سترہ ہیں اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بال سفید کم تھے ... اور بعض نے کہا کہ مراد سرخی بڑھاپے سے یہ ہے کہ سفید خالص نہ تھے بلکہ بال پر سرخی تھی جیسا کہ معمول ہے کہ ابتدائی بڑھاپے میں بال ایسے ہوتے ہیں

اور اختلاف ہے درمیان محدثین اور فقہا کے کہ آنحضرت نے خضاب کیا ہے یا نہیں اکثر محدثین اسپر ہیں کہ نہیں کیا اور بڑھاپا اونکا حد خضاب کو نہ پہنچا تھا حدیث میں آیا ہے اور ایسا حال تھا کہ اگر تیل سر میں ڈالتے تو سفید بال چھپ جاتے ورنہ معلوم ہوتے تھے اور فقہا بعد میں اسکے اثبات میں اور اس حدیث سے کہ انہیں چند بالوں سفید کو خضاب کرتے تھے اور احتمال یہ بھی ہے کہ قصداً اونکو خضاب کرتے تھے بلکہ آنحضرت کبھی واسطے خوشبو اور صاف کرنے کے مہندی بال لیتے تھے اور یہی حال روایت میں آیا ہے کہ موئے مبارک انس کے پاس تھا یا خضاب کیا ہوا کہ یہ کہ یہ خضاب تھا کہ آنحضرت نے کیا تھا یا بطور تبرک کی اوسکو خوشبو میں رکھتے تھے وہ مشابہ خضاب کی معلوم ہوتا تھا یا انس نے آپ اوسکو خضاب کیا تھا واسطے حفاظت رنگ کے واللہ اعلم اور جو یہ آیا ہے کہ آنحضرت خضاب کرتے تھے کبھی سرخ اور کبھی زرد سو یہ حکم ہوتی تھی ڈاڑھی شریف کو ساتھ مہندی اور زعفران کے واسطے پاک و صاف رکھنے کے خود سیاہ تھے ساتھ اسکے رنگین ہو جاتی تھی ۱۲ **وعن** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ عَلَى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے اسامہ پر اور حضرت پر کپڑا تھا قطری کہ اوسے اپنے بدن پر ڈالا تھا اور اسکو پس نماز پڑھائی صحابہ کو نقل کیا یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** قطری ایک قسم ہے چادر کی کہ یمن سے آتی اور کچھ کھردری ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ قطر ایک بستی ہے ضلع بحرین میں وہاں کا تھا وہ کپڑا اور یہ بیماری مرض موت کا ہے اور یہ آخری نماز ہے کہ پڑھی آنحضرت صحابہ کے ساتھ ... اور ابوبکر کے پہلو میں بیٹھے اور امامت کی چنانچہ تفصیل سے بیان اسکا باب الامامت میں ہے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے قطری موٹے اور تھے حضرت جب بیٹھتے یعنی بیٹھتے اور پسینا آتا آپ ہو جاتے وہ کپڑے آپکے بدن مبارک پر بھاری اور مشقت کھینچتے اس پس آیا کپڑا شام سے واسطے فلانے یہودی کے تو کہا میں نے کاش بھیجو تم اسکی طرف پس خرید لو اوس سے دو کپڑے بوعدہ فراغت یعنی اس وعدہ پر کہ جب فراغت ہوگی تو مول اوسکا ادا کر دینگے تو بھیجا آنحضرت نے اسکی طرف اور اس یہودی نے کہا یعنی کپڑا دوں گا نہیں بوعدہ مذکور پس طلب کیا اوس سے کپڑا بطور مذکور پس کہا یہودی نے کہ تحقیق میں جانتا ہوں کہ ارادہ کرتے ہو تم سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتے ہیں کہ لیجاویں مال میرا یعنی کپڑا اور اوسکا مول نہ دیں ... تو کیا کہ فریب تو کیا تھا اور حقیقت

آنحضرت کو تو وہ لے جب وہ شخص پہن کر آیا اور رہا اوس سے وہ عیب کا جرم کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ کہا اوس یہودی نے یعنی وہ رو وہ آپ بھی جانتا ہے کہ جھوٹ کہتا ہے اسلیے کہ تحقیق جانتا ہے یعنی توریت سے کہ میں سب لوگوں سے متقی زیادہ ہوں اور بہت ادا کرنیوالا ہوں امانت کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے کپڑا پہنا اور مزاج مبارک ہو اس ایذا سے بچنے کے واسطے نرمی اور استراحت کی غرض سے جیسے عمر کا طریق ہو غرض کی کیا اور شفاوت اوس یہودی کی بھی معلوم ہوئی کہ کس مرتبہ میں تھا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَاَحْرَقْتُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ اَحْرَقْتُهٗ قَالَ اَفَلَا كَسَوْتَهٗ بَعْضَ اَهْلِكَ فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا دیکھا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ مجھ پر تھا کپڑا رنگا ہوا کسم کا گلابی میں فرمایا کیا ہے یہ پس پہچانا میں نے کراہت آنحضرت کی یعنی اس کپڑے کے پہننے سے پس گیا میں اور جلا دیا میں نے اوس کپڑے کو پس فرمایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو نے ساتھ کپڑے اپنے کے کہا جلا دیا میں نے اوسکو فرمایا کیوں نہ پہنایا تو نے اوسکو اپنے بعضی عورتوں کو اسلیے کہ تحقیق نہیں مضائقہ ہے ساتھ پہننے اس کپڑے کے عورتوں کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کسم کے رنگ کا کپڑا پہننا حرام ہے مردوں کو **وَعَنْ** هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی يَخْطُبُ عَلٰی بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَعَلِیٌّ اَمَامَهٗ يُعَبِّرُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ہلال بن عامر سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے خچر پر اس حال میں کہ اوپر تھی چادر سرخ یعنی سرخ خطوں کی اور حضرت علی آگے آنحضرت کے تھے حضرت کے بیان کرتے جاتے تھے حضرت کے کلام کو دور کے لوگوں کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بسبب کثرت خلائق کی آواز مبارک حضرت کی دور والوں کو نہ پہنچتی تھی حضرت علی آواز بلند سے کلام مبارک سمجھاتے جاتے تھے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تیار کی گئی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چادر سیاہ پس پہنا اوسکو پس جب آیا پسینہ اوس میں پائی بو صوف کی پس پھینک دیا اوسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰی قَدَمَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ حضرت بیٹھے ہوئے تھے گوٹ مارے ہوئے ساتھ چادر کے کہ پڑی تھی جھالر اوسکی حضرت کے قدموں پر نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** گوٹ مارے ہوئے بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونوں گھٹنے کھڑے کرتے ہیں اور دونوں ہاتھ یا کوئی کپڑا گرد گھٹنے کے لپیٹ کر بیٹھتے ہیں سہارے کے لیے **وَعَنْ** دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِیَّ فَاَعْطَانِیْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے دحیہ بن خلیفہ سے کہ کہا لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے قباطی پس دیا مجھکو اوس میں سے ایک قبطی اور فرمایا پھاڑ اسکو دو ٹکڑے پس بنا ایک ٹکڑے کا کرتا اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دے کہ اوڑھنی بناوے میں جب پیٹھ پھیر کر چلے دحیہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کر اپنی عورت کو یہ کہ لگا دے نیچے اوسکے ایک کپڑا کہ نہ ظاہر ہوں بال و بدن اوسکے یعنی بسبب باریک ہونے کے اوسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** قباطی جمع قبطیہ کی ہے وہ ایک قسم کپڑے کی ہے مصر کا کپڑا ہوتا ہے کہ باریک اور سفید ہوتا ہے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِیَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اونکے پاس اس حال میں کہ وہ اوڑھنی اوڑھتے ہوئے تھیں پس فرمایا ایک پیچ دو پیچ نہ ہوویں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی سر اور گلے کے نیچے ایک پیچ دے نہ دو پیچ تا اسراف و مشابہت مردوں کی ساتھ نہو کہا طیبی نے ظاہر ہے کہ مراد سر پر کپڑا لپیٹنا ہو عادت عرب کی

مونچھوں کو سر کو چہرہ کو ... میں مشغول ہیں ... جیسا کہ ... دیکھا ہے ... حضرت ... کا ... ہو نیچے ... صرف
اور نسبت ... مذکور ... حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو دیکھا ... اس پہننا اور مشابہت ... نہیں جیسا کہ ...
نہیں ہے **الفصل الثالث** تیسری فصل **عن** ابن عمر قال مررت برسول الله صلی الله علیہ وسلم وفی ازاری استرخاء
فقال یا عبد الله ارفع ازارک فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الی این فقال الی
انصاف الساقین رواہ مسلم روایت ہے ابن عمر سے کہا گذرا میں سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ بیچ تہبند میرے کے ...
... پس فرمایا اے عبد اللہ بلند کر تو تہبند اپنے کو پس بلند کیا میں نے اوسکو پھر فرمایا اور اونچا پس ... ہمیشہ کوشش کرتا ہوں ...
تہبند کا ... حکم ... حضرت کو پس کہا بعضے لوگوں نے کہ کہاں تک ... آدھی پنڈلیوں تک نقل کی یہ مسلم نے **ف** ...
ہے ... کی موافق ... کوشش کرتا ... کی موافق ...
وعنہ ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال من جر ثوبه خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة فقال ابو بکر یا رسول
الله ازاری یسترخی الا ان اتعاهده فقال له رسول الله صلی الله علیہ وسلم انک لست ممن یفعله خیلاء رواہ البخاری
اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دراز کرے کپڑا اپنا ازراہ تکبر کے نظر رحمت نہیں کریگا اللہ طرف اسکے دن قیامت کے پس
کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ ازار میری لٹکیا آتی ہے یعنی آپ سے بغیر اختیار میرے کے اور کبھی پہونچتی ہے ٹخنے اور قدم تک مگر یہ کہ ہر وقت خبرگیری کرتا ہوں یعنی
اور اکثر جیسے خبرگیری ہو سکتی ہے نہیں بسبب مانع شرعی یا عرفی کے پس کیا حکم اوسمیں ہے پس فرمایا واسطے ابی بکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
تو اون لوگوں سے نہیں ہے کہ ازار لٹکاتے ہیں ازراہ تکبر کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی لٹکانا اوسکا بغیر قصد کے نہیں ... خصوصا اور جس
کی عادت اوسکی تکبر کی ... سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کی لٹکانے میں تکبر ہے **وعن** عکرمة قال رأیت
ابن عباس یأتزر فیضع حاشیة ازاره من مقدمه علی ظهر قدمه ویرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه
الازرة قال رأیت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یأتزرها رواہ ابو داود اور روایت ہے عکرمہ سے کہا دیکھا میں نے ابن عباس
کو کہ تہبند باندھتے تھے پس رکھتے کنارہ تہبند اپنی کا آگے کی جانب اوسکے سے پشت قدم اپنے پر اور اونچا رکھتے تھے پیچھے اوسکی سے کہا میں نے یعنی ابن عباس
کو کیوں تہبند باندھتے ہو تم اس طرح یعنی کبھی کبھی کہا ابن عباس نے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندھتے تھے اس طرح یعنی کبھی کبھی نقل کی ابو داود
نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اونچا رکھنا ازار کا پیچھے سے کافی ہے ... **وعن** عبادة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
علیکم بالعمائم فانها سیماء الملائکة وارخوها خلف ظهورکم رواہ البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبادہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے لازم رکھو تم پگڑیاں باندھنی اسلیے کہ پگڑیاں علامت ہیں فرشتوں کی یعنی بدر کی ... دستار باندھی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ ...
الملائکة مسومین اور چھوڑو تم ... پیچھے پیٹھ اپنی کی ... نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** عائشة ان اسماء بنت ابی بکر دخلت
علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعلیها ثیاب رقاق فاعرض عنها وقال یا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحیض
لن یصلح ان یری منها الا هذا وهذا واشار الی وجهه وکفیه رواہ ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق اسما بیٹی ابی بکر کی
آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ اوپر اوسکے کپڑے باریک تھے پس منہ پھیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اے اسما تحقیق عورت
کہ جب پہنچے ایام حیض کو یعنی بالغ ہو ... درست ہے کہ دیکھا جاوے اوس سے کوئی عضو مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف منہ اپنے کے اور ہاتھوں اپنے کے نقل کی ابو داود نے

ہوا ہو ــے **ف** تو بستر حریر کے اور حریر سے پینا اور بچھانا سب کو حرام ہے اور رولو کر آگر حدیث یہ ہے کہ عادت خواص اہل مروّت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب لبس حریر کا باریک کپڑے میں سے معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ کا رکھتا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا

اِشْتَرٰی ثَوْبًا بِثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ ثُمَّ قَالَ

هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی مطر سے کہا تحقیق حضرت علی نے خریدا ایک کپڑا

تین درہم کو پس جب پہنا اوسکو کہا سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے نصیب کیا مجھکو کپڑوں زینت کے سے وہ چیز کہ زینت کرتے ہیں ہم ساتھ اوسکے لوگوں میں

اور چھپاتے ہیں ساتھ اوسکے ستر اپنا پھر کہا حضرت علی نے کہ اسیطرح سے سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یعنی بعد پہننے کپڑے کے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ**

اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ

وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سِتْرِ

اللّٰهِ حَیًّا وَّمَیِّتًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی امامہ

سے کہا پہنا حضرت عمر بن خطاب نے کپڑا اپنا پھر کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کی کہ جسنے پہنایا مجھکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اوسکے ستر اپنا

اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اوسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر کہا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ پہنے کپڑا نیا پھر کہے سب تعریف

ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجھکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اوسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اوسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر قصد کرے اوس کپڑے کا

کہ پرانا ہو گیا ہے تو اوسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کے اور بیچ محافظت خدا کی اور بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کے جیتے اور مرے یعنی دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی

اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَیْهَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِیْفًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے اوس

نے نقل کی اپنی ماں سے کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہ کی اس حال میں کہ اوپر اوسکے اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑ ڈالی وہ اوڑھنی حضرت عائشہ نے

اور اوڑھا یا اوسکو اوڑھنی موٹی نقل کی یہ مالک نے **ف** حفصہ بھتیجی تہیں حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے دیکھکر خفا ہوئیں اور واسطے تادیب کے اوسکو

پھاڑ کے دوسرے کپڑے کو اوڑھا یا اوسکے بدلے موٹی اوڑھنی اوڑھا دی **وَعَنْ** عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَیْمَنَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ

وَعَلَیْهَا دِرْعٌ قِطْرِیٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰی جَارِیَتِیْ اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰی اَنْ تَلْبَسَهٗ فِی الْبَیْتِ وَقَدْ كَانَ لِیْ

مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَیَّنُ بِالْمَدِیْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَیَّ تَسْتَعِیْرُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے عبد الواحد بیٹے ایمن کے سے نقل کی اپنے باپ سے کہا گیا میں حضرت عائشہ کے پاس اور اوپر تہا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی

قیمت کا پھر کہا حضرت عائشہ نے اوٹھا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کے دیکھ طرف اوسکے پس تحقیق وہ تکبر کرتی ہے اور نہیں راضی ہوتی ہے اس کرتے

کے پہننے سے یعنی چھپاتی ہے اوسکو پہن کر باہر نکلنے اور تحقیق تہا واسطے میرے اس طرح کے کرتوں میں ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس نہ تھے

عورت کہ زینت کی جاتی مدینہ میں واسطے بیاہ کے یا اور شادی کے مگر بھیجتے طرف میرے کسیکو عاریت مانگنے اوس کرتے کو نقل کی یہ بخاری نے **ف**

بخاری شریف نے بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد کا آنحضرت کے زمانہ میں **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَبَاءً مِنْ دِیْبَاجٍ اُهْدِیَ لَهٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰی عُمَرَ فَقِیْلَ قَدْ اَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَهَانِیْ

[illegible] وعن ابن عباس قال انما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثوب المصمت من الحرير فاما العلم وسدى الثوب فلا بأس به رواه ابو داود [illegible]

[illegible] وعن ابي رجاء قال خرج علينا عمران بن حصين وعليه مطرف من خز وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من انعم الله عليه نعمة فان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده رواه احمد [illegible]

[illegible] وعن ابن عباس قال كل ما شئت والبس ما شئت ما اخطأتك اثنتان سرف ومخيلة رواه البخاري في ترجمة باب [illegible]

[illegible] وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا ما لم يخالط اسراف ولا مخيلة رواه احمد والنسائي وابن ماجه [illegible]

[illegible] وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احسن ما زرتم الله في قبوركم ومساجدكم البياض رواه ابن ماجه [illegible]

باب الخاتم

[illegible]

الفصل الاول

وعن ابن عمر قال [illegible]

النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من فضۃ فی یدہ ثم وقع من ید عثمان فی بئر اریس فطلبوہ فلم یجدوہ رواہ مسلم... قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقش احد علی نقش خاتمی هذا ... وفی روایۃ للبخاری کان نقش الخاتم ثلاثۃ اسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر

اور روایت ہے ان سے کہ کہا انہون نے بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھاپ ... اور ایک روایت مین ہے ... پس نہ نقش کرے کوئی اپنی چھاپ پر ... جو نقش ہے میری چھاپ پر ... اور بخاری کی روایت مین ہے کہ نقش چھاپ کا تین سطرین تھین محمد ایک سطر اور رسول ایک سطر اور اللہ ایک سطر

... پہنتے تھے چھاپ کو اور نگینہ اوسکا ہتھیلی کی طرف ... اور بعض روایت مین ... پہننا چاندی کی انگوٹھی کا ... حلال ہے ... اور ... سونے کی انگوٹھی ... مردونکو ... اور جب پہنے چاندی کی ... عورتونکو ...

... بلکہ علما نے کہا ہے کہ اگر کوئی ... ہتھیلی کی طرف ... ہو ... تو ... مین ...

انگوٹھی پہنے تو ... اوسکے رنگ کو ... وغیرہ کے اور ... لکھا ہے ... مین ... اور ...

اور سبط علی نے لکھا ہے کہ وارد ہوئی ہین حدیثین بیچ پہننے چھاپ کے داہنے ہاتھ مین اور بائین ہاتھ مین پہننے کے بھی حدیثین آئی ہین اور عمل اسی پر ہے اور اول

منسوخ ہے اور ابن عدی وغیرہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت داہنے ہاتھ مین چھاپ پہنتے تھے پھر بائین مین پہننے لگے اور صاحب سفر السعادۃ نے

کہا ہے کہ داہنے و بائین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین آیا ہے کہ داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے اور بعضے مین یہہ کہ بائین مین پہنتے تھے اور سب حدیثین صحیح ہین

اور ظاہر یہہ ہے کہ کبھی داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے اور کبھی بائین مین اور امام نووی نے کہا کہ اجماع ہے اوپر جائز ہونے پہننے چھاپ کے داہنے ہاتھ مین اور بائین ہاتھ مین

ہاں شافعی مذہب مین داہنے ہاتھ مین پہننا ہے اسلیئے کہ وہ اشرف ایسا حق ہے ساتھ زینت و اکرام کے اور حضرت نے جو لوگونکو دیکھا کہ نقش مین میری اتباع کر کے

مثل نقش مہر میری کے کھودین پس اس سے منع فرمایا اور منع اسلیئے فرمایا کہ حضرت وہ مہر خطون پر کر کر بادشاہون وغیرہ کو بھیجتے تھے پس اگر کوئی اور بھی اوسطرح

کھودے تو مفسدہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نے کہ مہر چاندی کی مباح ہے اوسکے لیئے کہ محتاج ہو مہر کرنیکا مانند قاضی وغیرہ کے اور جبکہ حاجت نہو تو ترک اوسکا

افضل ہے اور جبکہ چھاپ پہنے تو لائق ہے یہہ کہ ہو نگینہ ہتھیلی کی طرف بائین ہاتھ کے * ع **وعن** علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءۃ القرآن فی الرکوع رواہ مسلم اور روایت ہے علی سے کہا منع فرمایا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی کپڑے اور کسنبے کپڑے اور پہنے انگوٹھی سونے کے سے یعنی مردونکو اور منع فرمایا پڑہنے قرآن شریف کے رکوع مین نقل کی یہہ مسلم نے ف

تحقیق لفظ قسی کے بیچ حدیث حضرت علی کی دوسری فصل کتاب اللباس کے بیچ گذر چکی اور نہی پڑہنے قرآن کے رکوع مین اسکے معنی مین ایک تو یہہ کہ شرع فرمایا

... رکوع کی تسبیح کی رکوع مین قرآن پڑہنی اور اسی طرح سجدہ مین اور دوسرے یہہ کہ منع فرمایا اسلئے کہ اضطراب کرے اور بغیر تمام کرنے قرأت کے رکوع مین چلا جاوے

کہ بعض قرأت رکوع مین واقع ہو * ع **وعن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای خاتما من ذهب

فی ید رجل فنزعه فطرحه فقال یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلها فی یدہ فقیل للرجل بعد ما ذهب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ خاتمک انتفع به قال لا واللہ لا آخذہ ابدا وقد طرحه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی انگشتری سونیکی بیچ ہاتھ ایک شخص کے پس نکال لی آنحضرت نے انگشتری

اوسکے ہاتھ سے اور پھینک دی اور اوسکو پھیر فرمایا کہ قصد کرتا ہے ایک تمہارا طرف انگارے کے دوزخ سے پس پہنتا ہے اوسکو بیچ ہاتھ میں یعنی سونیکا پہننے سے آگ دوزخ

... جلایا جاویگا پس کہا گیا اوس شخص کو بعد تشریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لے اٹھالے انگشتری اپنی اور فائدہ اوٹھا تو ساتھ اوسکے ف

... یا کسی عورت کو کہا اوس شخص نے قسم خدا کی نہین لونگا مین اوسکو کبھی حال آنکہ تحقیق پھینکا ہے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہہ مسلم نے

سے معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کے دور کرنے پر تو اسکا بھی یہی حکم ہے روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف کسری بادشاہ فارس کی اور قیصر بادشاہ روم کی اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے پس عرض کیا گیا ہے کہ بادشاہ نہیں قبول کرتے ہیں خط کو بدون مہر کے پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کی حلقہ کی نقش کیا گیا اوس میں محمد رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا نقش انگشتری کا تین سطرین محمد ایک سطر یعنی نیچے کے سطر میں اسم مبارک تھا اور رسول ایک سطر میں یعنی بیچ کے اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کے سطر میں اسم پاک تھا **ف** اس میں ذکر نگینہ کا نہ کیا اس سبب سے کہ حلقہ پہنا جاتا ہے ہاتھ میں اور محل استعمال ہی ذکر کیا اوسکو واسطے بیان جواز کی اور بعضے حدیثوں میں آیا ہے کہ نگینہ بھی چاندی کا تھا اور بعضی میں آیا ہے کہ حبشی تھا چنانچہ بیان اسکا آوے گا اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد تھی

اللہ رسول محمد

اور بعضی حواشی میں یہ ہیئت لکھی ہے (محمد رسول اللہ) واللہ اعلم اور بعد آنحضرت کے ابوبکر کے ہاتھ میں تھی اور بعد اونکے عمر کے ہاتھ میں اور بعد اونکے حضرت عثمان کے ہاتھ میں تھی اور اخیر خلافت اونکی میں ہاتھ سے معیقیب کے کہ خادم اونکے تھے کنوئیں اریس میں گر پڑی اور ہر چند ڈھونڈھی گئی نہ ملی اور علماء نے کہا ہے کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ اونکے عہد میں تھا اور بعد اونکے ہوا گم ہونا اوس مہر کا تھا کہ اوس میں ایک برکت تھی کہ باعث انتظام ولایت کا تھا جیسے کہ مہر حضرت سلیمان کی میں واللہ اعلم **وَعَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اونکی چاندی کی اور تھا نگینہ انگوٹھی کا بھی چاندی کا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتری چاندی کی بیچ داہنے ہاتھ اپنے کی اوس میں نگینہ تھا حبشی تھے حضرت کرتے نگینہ انگشتری کا اوس جانب کہ متصل ہتیلی کی ہے یعنی اندر کے جانب کرتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حبشی یعنی منسوب بحبشہ تھا یعنی اوس پتھر کا تھا اسلیے کہ کان اوسکی یمن اور حبشہ میں ہے یا اوس قسم کا نگینہ تھا کہ حبشہ میں ہوتا ہے یا سیاہ تھا رنگ حبشیوں کا یا حبشہ میں اوسکو بنایا تھا یا بنانیوالا اوسکا حبشی تھا اور یہ منافی نہیں کہنے ساتھ ہونے اوسکی چاندی کے اور یہ قسمیہ معنی اول کے حمل اوپر تعدد انگشتری کرنا چاہیے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ تھی انگشتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں اور اشارہ کیا انس نے طرف چھنگلیا بائین ہاتھ کی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهِ أَوْ هٰذِهِ قَالَ فَأَوْمَى إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علی سے کہ کہا منع فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مہر سونمین بیچ اس اونگلی اپنی کی یا اس میں کہا راوی نے پس اشارہ کیا حضرت علی نے طرف بیچ کی اونگلی اور اوس اونگلی کی کہ متصل ہے اوسکے یعنے انگشت شہادت نقل کی یہ مسلم نے **ف** انگوٹھی اور چھنگلیا کی بیچ کے اونگلی میں پہننا انگوٹھی کا بہتر نہیں ہے لیکن حضرت کے اور صحابہ سے اور تابعین سے ثابت ہوا استحباب پہننے انگوٹھی کا چھنگلیا میں اور اسطرح علما کہتے ہیں لیکن مردوں کو اور عورتوں کو جائز ہے کہ پہنیں سب اونگلیوں میں اور فقہا نے کہا کہ مکروہ ہے مرد کو پہننا دونوں بیچ کی اونگلیوں میں اسیطرح کہا شیخ نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي يَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے داہنے ہاتھ
اپنے نقل کی ابن ماجہ نے اور نقل کی ابو داود اور نسائی نے حضرت علی سے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ
فِي يَسَارِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے انگشتری اپنے بائیں ہاتھ میں نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا ریشمی کپڑا پس رکھا اوسکو اپنے داہنے ہاتھ میں اور لیا سونا پس رکھا اوسکو اپنے بائیں
ہاتھ میں پھر فرمایا کہ تحقیق یہہ دونوں حرام ہیں اوپر مردوں امت میری کے نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سوار ہونے سے اوپر چمڑے چیتے کے اور منع فرمایا پہننے سونے کے سے یعنی مردوں کو مگر بہت کم نقل کی ابو داود نے **ف** یہہ اجازت
تھوڑے سے سونے کی بھی منسوخ ہوئی مولانا نے ظاہر جواز تھوڑے سے سونے کا حنفیہ کے نزدیک محمول ہے اسپر کہ ٹکڑے سونے کا کرنا یا میخ سونے کی نگینہ میں لگانے یا سنہری
کام بطور دھاریوں کے یا سنجاف کے کپڑوں پر کرنا کہ جائز ہیں انکے نزدیک ہے مؤلف وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ
عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ
حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِيُّ قَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اِلْتَمِسْ وَلَوْ
خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے پہنے ہوئے تھا انگشتری پیتل کی کیا ہے واسطے میرے کہ پاتا
ہوں میں تجھسے بو بتوں کی یعنی اسلیے فرمایا کہ بت پیتل کی بناتے تھے پس پھینک دیا اوسنے اوسکو پھر آیا وہ شخص اس حال میں کہ پہنے ہوئے تھا انگشتری لوہے کی
پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہوں تجھپر زیور دوزخیوں کا پس پھینک دیا اوسکو بھی پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤں میں انگشتری
فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اوسکو مثقال بھر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے کہا محی السنہ رحمہ نے کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہے اور حدیث صحیح
میں آیا ہے سہل بن سعد سے بیچ مقدمہ مہر کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے ارادہ رکھتا تھا نکاح کا کہ تلاش کر یعنی مال
واسطے مہر دینے کے اگرچہ ہو انگشتری لوہے کی **ف** زیور دوزخیوں کا یعنی بعضی کافر دنیا میں اسکا پہنتے ہیں یا دوزخ میں کفار کو طوق و زنجیر لوہے
کی پہنائی جاوینگی اور نہ پورا کر اسکو انخ یہہ نہی ورع اور اولویت کے لیے ہے کہ اولی یہہ ہے کہ ہو انگشتری کم مثقال سے اسلیے کہ اصل سونے اور چاندی میں
حرمت ہی اور پس قدر ضرورت سے زیادہ بچا ہے اسلیے پہننا دو انگشتریوں کا اور زیادہ اس سے مکروہ ہے لیکن بنانا انگشتریوں متعدد کا مکروہ نہیں ہے اگر نوبت بنوبت پہنے
اور کہا قاضیخان نے مکروہ ہے پہننا لوہے پیتل کی انگوٹھی وغیرہ کا اور کہا محی السنہ کا مطلب یہہ ہے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہے کی ہو اس سے معلوم ہوا
کہ نہی تحریم کیلیے نہیں ہے یعنے اگر نہی تحریم کی ہوتی تو حضرت کاہیکو لوہے کی انگوٹھی تلاش کرواتے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ مبالغہ ہے بیچ خرچ کرنے مال کے واسطے مہر کے اگرچہ
تھوڑی سی چیز ہو یہہ مانند اس قول آدمی کی ہے کہ دو مجکو اگرچہ ایک مٹھی خاک کی ہو اور لوہے کی انگوٹھی کی پہننے سے اگرچہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکی اشیاء متقوم سی باہر نہیں اور
احتمال ہی کہ نہی لوہے کی انگوٹھی کی پہننے سے بعد حدیث سہل کی ہو اسلیے کہ حدیث سہل کی تھی پہلی استقرار سنن اور استحکام شرایع کی اور حدیث بریدہ کے بعد کی پس وہ
حدیث منسوخ ہوگی اور حدیث سہل کے بیچ پہلی فصل باب المہر کے گذری ہے ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَالضَّرْبَ

بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ابن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے دس چیزیں زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکھتے تغیر کرنا بڑہاپی کا اور لٹکا کر تہبند چلنا یعنی ٹخنون سے نیچے لٹکانا اور پہننا سونیکی انگوٹھی کا یعنی مردونکو اور ظاہر کرنا عورت کا زینت کو بے محل اور کہیلنا ساتھ نردونکے اور کرنا منتر سوا معوذات کی اور باندھنا شگون اور گنڈے لون کا اور عورت کی سے منی باہر گرانا بےمحل اور فساد کرنا لڑکیکا درحالیکہ حکم کرنیوالے نہتے اوسکے عقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف خلوق ایک خوشبو ہے مرکب کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہی اور یہ نہی کرنیکی لیے ہی اور بعضی احادیثین اسکی اباحت مین وارد ہوئی ہین اور بعضی حدیثین نہی کی بہت ہین اور ظاہر یہ ہے کہ مردونکو اسکا استعمال اسلیے منع فرمایا کہ وہ عورتونکی خوشبو ہی اور تغیر کرنا بڑہاپی کا خواہ ساتھ اوکہاڑنے سفید بالونکی ہو خواہ ساتھ خضاب سیاہ کے بخلاف خضاب مہندی کہ وہ جائز ہے بالاتفاق بسبب ورود احادیث کے اسمین اور سفید بالونکی اوکہاڑنے مین ہمارے مذہب مین حرمت و کراہت ہی اور ظاہر کرنا عورت کا اپنی زینت و خوبی کا بغیر محل اپنی کی محرم ساتھ تذکیر کی ہی یعنی موضع حل کی یعنی وہ جگہ کہ حلال ہے عورت کو اظہار زینت کا پاس خاوند اور محارم مثل باپ بھائی وغیرہ کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَائِهِنَّ الآیہ اور لفظ محل ساتھ ترجیح کی بجاے اور کعاب ساتھ کاف کی جمع کعب ہے یعنی مہرون نردونکے ساتھ اونکے کہیلنے مین اور مانند قرعہ کے پھینکے جاتے ہیں اور مراد نہی کہیلنے سے ساتھ نردونکا حرام ہی نزدیک اکثر علما صحابہ وغیرہم کی اور شطرنج کہیلنے بہی مکروہ تحریمی ہی ہمارے نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کرنیکی اور معوذ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور اسمین کی حکم مین ہین دعائین منقول حدیث سی اور تعوذ ساتھ اسما الٰہی کی اور بعضونکی نزدیک مراد وہ آیات قرآنی ہین کہ مشتمل ہین اوپر معنی استعاذہ کے خواہ یہہ سورتین ہون خواہ غیر انکے حاصل یہ ہے کہ رقیہ کرنا ساتھ قرآن اور اسما اللہ تعالیٰ کی جائز ہے اور غیر اوسکے حرام ہے خصوصا ساتھ ان الفاظ کی کہ معانی اونکے معلوم نہون کہ وہان خوف کفر کا ہی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی یعنی منکون مہرہ کہ اسکو لڑکونکے گلے مین ڈالتے تہے ایام جاہلیت مین اور دین اسلام مین آئی ممانعت اسکی اور بعضون نے کہا کہ تمائم سی مطلق منتر جاہلیت کی مراد ہین اور آیات و دعائین اور اسمائے الٰہی لکہکر گلے مین ڈالنی جائز ہین جیسا کہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی حصن حصین مین مذکور ہی معلوم ہوتا ہے اور مکروہ رکہتے تہے گرانی منی عورت کی سے وقت انزال کے بخوف حمل کی غیر محل عزل مین کہ وہ عورت حرہ ہے بغیر اوسکی رضا کی باہر گرانی کا جائز نہین بخلاف لونڈی کی وہ محل عزل ہی پس مکروہ نہین اور مکروہ رکہتے تہے فساد لڑکیکو مراد ہی اس سی صحبت کرنی اوس عورت سے کہ دودھ پلاتی ہو بچہ کو پس حاملہ ہوجاتی ہی اور سبب اسکی دودھ اوسکا یعنی خراب ہوجاتا ہی اور لڑکیکو خلل کرتا ہی کہ ضعف وغیرہ لاحق ہوجاتا ہے اور مجامعت عورت کو حالت دودھ پلانے مین غیل کہتے ہین ساتھ زبر غین کے باب المباشرت مین گذر چکی ہی اور درحالیکہ نہ حکم کرتے تہے حرام ہونی اوسکے کا یعنی مکروہ رکہتے تہے فساد لڑکیکو اور جماع عورت کو حالت دودھ پلانے مین لیکن حرام نہ کرتے تہے اوسکو اسلیے کہ وطی عورت منکوحہ کی حلال ہی اور مجرد احتمال حمل کی کہ متضمن فساد مذکور کا ہی حرام نہین ہوتی + ع ح وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن زبیر سے یہہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی لونکی لیگئی زبیر کی بیٹی کو عمر بن الخطاب کی طرف اور اوسکی پاؤن مین گھنگرو تہی پس کاٹ ڈالا اونکو حضرت عمر نے اور کہا کہ سنامین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ساتھ ہر گھنگرو کے شیطان ہی نقل کیا ابوداود نے ف یعنی گھنگرو کا ہی اوسکو شیطان نزدیک ہے اوسکے اور وہ مزمار شیطان ہی جیسا کہ ایک حدیث مین آیا ہے اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ ع ح وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا

بِجَلَاجِلَ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بنانہ سے کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبدالرحمن بن حیان انصاری کے ہی کہتی وہ نزدیک حضرت عائشہ کی تہی کہ لائے گئے حضرت عائشہ کی پاس ایک لڑکی چہوٹی اور وہ پہنے ہوئے تہے گہنگرو آواز کرتے تہے وہ پس کہا حضرت عائشہ نے یعنی اوس عورت کو کہ لڑکے کو لائی تہی نہ لاوے اس لڑکیکو میرے گہر مگر یہ کہ کاٹ ڈالی گہنگرو اسکے اسلیے کہ سنا ہی مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین داخل ہوتی فرشتے اوس گہر مین یعنی رحمت کی کہ اوسمین گہنٹا ہوتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبدالرحمن بن طرفہ سے یہہ کہ دادا اوسکا عرفجہ بن اسعد کاٹی گئی ناک اوسکی جنگ کلاب کی پس بنائی اوس نے ناک چاندی کی پس بدبودار ہوئی وہ ناک اوسپر پس حکم کیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ بناوے ناک سونیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف کلاب نام ایک جگہ کا ہے کہ وہاں لڑائی واقع ہوئی تہی عرفجہ کی ناک وہاں کٹ گئی تہی لوربسبب اس حدیث کی مباح رکہا ہے علمانے سونیکی ناک کا بنوانا اور اسی طرح باندہنا اور بنانا دانتونکا تاروں سے لیکن امام محمد کی نزدیک جائز ہے سونیکی تاروں سے بہی ۱۲ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوست رکہے یہہ کہ پہناوے اپنی دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر انکو حلقہ آگ کا یعنی کان میں یا ناک میں پس چاہیے کہ پہناوے اوسکو حلقہ سونیکا یعنی سونیکی حلقہ پہنانی کے سزا یہہ ہے کہ پہنایا جاویگا اوسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکہے یہہ کہ پہناوے اپنے دوست کی گردن میں طوق آگ کا پس چاہیے کہ پہناوے اوسکے گلے میں طوق سونیکا اور جو شخص چاہے یہہ کہ پہناوے اپنے دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیے کہ پہناوے کڑا سونیکا ولیکن لازم ہی تمپر استعمال چاندیکا پس تصرف کرو ساتھ اوسکے نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف فالعبوا بہا یعنی لہو ولعب کرو ساتھ چاندیکی اور بناؤ زیور اوسکا اسمین اشارہ ہے کہ اسیر کرنیوالا زینت اور زیور دنیا داخل ہے لہو ولعب مین اگرچہ مباح ہو یا جیسا کہ عورتون زیوردار کی لعب بازی کرین تو گویا کہ ساتہہ زیور کے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ لعب کرنا ساتہہ ایک شی کی تصرف کرنا ہے اوسمین جسطرح کہ چاہیے یعنی کرو چاندی بیچ جس قسم کی چاہو تم اقسام زیور مین واسطے عورتونکی نہ مردونکی سوائے مہر اور زیور تلوار اور اور ہتیارون لڑائی کی ۱۲ع وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی اسماء بنت یزید کی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ پہنے ہار سونیکا پہنایا جاویگا اوسکی گردن مین مانند اوسکے آگ سے دن قیامت کی اور جو عورت ڈالی اپنی کانمین بالی یا بالا سونیکا ڈالیگا اللہ اوسکے کانمین مانند اوسکے آگ سے دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے وَعَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بہن سے حذیفہ کے یہہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای جماعت عورتونکی کیا نہین ہے واسطے تمہارے بیچ چاندی کی وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتہہ اوسکے یعنی کافی ہے کہ زیور چاندیکا بناؤ خبردار ہو تحقیق نہین تم میں سے کوئی عورت کہ زیور بناوے سونیکا کہ ظاہر کرے اوسکو یعنی مگر عذاب کی جاویگی بسبب اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ عورت کو بہی سونا خالص پہننا منع ہی [illegible]

وعید کا اور پہننا ریشم مباح ہے مرد اگر عورتوں کو دونوں مباح ہیں پس ان حدیثوں کی علما نے کئی توجیہ بیان کی ہیں بعضوں نے کہا کہ وعید منسوخ ہی
ہوا اسا ... اس حدیث کی کہ روایت کی گئی حضرت علی سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر اور سونا حرام ہے اوپر مردوں امت میری کی اور حلال کیا گیا ان کی عورتوں
کے لیے کہ عورتوں کو سونا اور حریر پہننا حرام نہیں اور بعضوں نے کہا کہ وعید مؤمنین کے ذکر کی ہی بسبب ادا نہ کرنے زکوٰۃ کی ادا کی اوسکی ... تھی
بعضوں نے کہا وعید اوس عورت کی حق میں ہی کہ سونا پہن کر اجنبی مردوں کی روبرو ظاہر کرے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن
عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمنع اهله الحلية والحرير ويقول ان كنتم تحبون حلية الجنة وحريرها
فلا تلبسوها في الدنيا رواه النسائي اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھی زیور والوں اور حریر والوں
یعنی پہننا گہنے اور فرماتے کہ اگر تم دوست رکھتے ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس نہ پہنو انکو دنیا میں نقل کی یہ نسائی نے وعن ابن عباس ان النبي
صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما فلبسه قال شغلني هذا عنكم منذ اليوم اليه نظرة واليكم نظرة ثم القاه رواه النسائي اور روایت
ابن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اوسکو فرمایا مشغول کیا مجھکو اوس نے تم سے آج کی دن طرف اوسکی دیکھنا ایک
دفعہ اور طرف تمہارے دیکھنا ایک دفعہ پھر پھینک دیا اوسکو نقل کی یہ نسائی نے ف ظاہر یہہ ہے کہ یہ انگشتری سونیکی تھی سونا وعن مالك قال
انا اكره ان يلبس الغلمان شيئا من الذهب لانه بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن التختم بالذهب فانا اكرهه
للرجال الكبير منهم والصغير رواه في الموطا اور روایت ہے مالک سے کہ کہا میں مکروہ رکھتا ہوں یہہ کہ پہنائی جاویں لڑکی کچھ بھی سونے سے اسواسطے
کہ پہنچا ہے مجھکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا استعمال کرنے انگشتری سونیکی سے یعنی جب انگشتری کا منع ہوئی اور چیز بطریق اولی منع ہوگی
پس میں مکروہ رکھتا ہوں واسطے مردوں کے بڑے ہوں اون میں سے یا چھوٹے نقل کی یہہ مالک نے موطا میں ف سونے سے اور اوسی طرح چاندی کا بھی نہیں ذکر ہو چکا
ہے اور حریر بھی انہیں کے حکم میں ہے ع **باب النعال** باب ہی بیچ بیان پاپوشوں کے ف نعال جمع نعل کی ہے اور نعل اوسکو کہتے ہیں کہ بچایا جاوے
پاؤں بسبب اوسکے زمین سے اور وہ ساتھ عرف ہر قوم کی مختلف ہی اور مراد یہاں بیان کرنا آنحضرت کی پاپوش کی صفات کا ہی کہ متعارف واسطے عرب کے
ہے اور وہ بھی کئی اقسام کی ہوتی ہے چنانچہ اسی لیے ساتھ صیغہ جمع کی لایا ع **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر قال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر رواه البخاري روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ پہنتے تھے ایسی پاپوش کہ نہ تھی اوس میں بال نقل کی یہ بخاری نے وعن انس قال ان نعل النبي صلى الله عليه وسلم كان
لها قبالان رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی واسطے اوسکے دو تسمے نقل کی یہہ بخاری نے
ف قبال ساتھ زیر قاف کی پاپوش کے تسمہ کو کہتے ہیں کہ درمیان انگلیوں کی بیچ میں پہنا جاتا ہی پس آنحضرت کی پاپوش میں دو تسمے تھی ایک تسمہ تو ہوتا تھا درمیان
انگوٹھی کی اور اوس انگلی کے کہ پاس اوسکے ہے اور ایک تسمہ ہوتا تھا درمیان بیچ کی انگلی کی اور اوس انگلی کی کہ متصل اوسکی ہے کہا اوسکو زمر کہتے ہیں بیچ عربی
اور یہہ پاپوش عرب میں مثل چپل کے ہوتی ہے کہ جسکو یہاں پہنکر مسجد میں جاتی ہیں ع وعن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة
غزاها يقول استكثروا من النعال فان الرجل لا يزال راكبا ما انتعل رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک غزوی میں کہ غزوہ کیا اوسکو یعنی وقت نکلنے کے ایک جہاد کی لیے یہہ فرمایا بہت لو تم پاپوشیں اسواسطے کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کی ہی جب تک
کہ پاپوش پہنے رہتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی یہہ مانند سوار کی ہے بیچ جلد چلنے کی اور سلامتی پاؤں کی آفات سے اور اس میں تعلیم ہے امیر کو کہ ساتھ لشکر
کی ہر سامان ساتھ اوسکے ... رکھے ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انتعل احدكم فليبدأ باليمنى

بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ پہنے ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ داہنی پانوں کے یعنے اول داہنی پانوں ڈالی جوتی میں اور جسوقت
اوتارے پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ بائیں طرف کی یعنی اول بایاں پانوں نکالے جوتے سے چاہیے کہ ہووے داہنا پانوں پہلے پہننے میں اور آخر نکالنے میں
یہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ضابطہ اوس میں یہ ہے کہ جو امر عزت رکھتا ہے شروع کرے ساتھ داہنی کے اوس میں مستحب ہے اور جو کہ ایسا ہو نہیں ہے اوس میں شروع
بائیں کی پس جیسا کہ جوتا پہننا تو سیدھا ہی تو اول نکالنا بائیں کا اور اعمال خیر کا نکالنا اور اوتارنا بائیں کرنا اور مسجد میں جائے تو پہلے داہنا پانوں رکھے اور نکلتے وقت پہلے بایاں نکالے اور پاخانہ میں
جاوے تو بایاں پانوں پہلے رکھے اور نکلتے وقت داہنا پہلے نکالے سو داہنے پانوں کو بزرگی ہے بہ نسبت بائیں کے پس اکرام کرے اوسکا اور اکرام اوسکا یہہ ہے کہ جوتہ پہنتے
وقت پہلے اوسکو ڈالے اور نکالتے وقت پیچھے اوسکو نکالے تا زیادہ دیر جوتے میں رہے اور یہہ باعث ہوا اوسکی عزت و حرمت کا اسی طرح مسجد وغیرہ میں جانے اور نکلنے میں سمجھ
لو اور **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہیں ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چلے ایک تمہارا ایک پاپوش میں چاہیے کہ ننگا کرے دونوں پانوں کو یا
پہنے دونوں میں یعنی پانوں نہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے پہنے تو دونوں پہنے اور اوتارے تو دونوں اوتارے ایک پانوں میں پہنا اور ایک ننگا رکھنا
مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ خلاف ادب و مروت کی ہے اور سبب لغزش پانوں کا ہو سکتا ہے جبکہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق کیا ہے بعضے علما نے ساتھ اوسکے ایک ہاتھ
کی نکالنے کو آستین سے یعنی یہہ بھی ایسا ہی ہے کہ ایک ہاتھ آستین میں رکھے اور ایک ہاتھ آستین سے نکال کر کندھے پر ڈالے اور ایسی ہے ایک پانوں میں جوتا ہونا اور ایک ننگا
ہونا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ
وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ٹوٹ جاوے تسمہ کسیکی پاپوش کا پس نہ چلے ایک پاپوش میں یہانتک کہ درست کرے تسمہ اوسکا اور نہ چلے ایک موزہ میں اور نہ کھاوے
ساتھ بائیں ہاتھ کے اور نہ گوٹ مارے ساتھ ایک کپڑے کے یعنی جبکہ ہو اوسکی ستر پر اور نہ لپیٹے کپڑا اس طرح کہ لپٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھ بھی اندر لپٹ جاویں
اور ہاتھ کے نکالنے سے ستر کھل جاوے نقل کی یہہ مسلم نے **الْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہ تھے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کے دو قبال
یعنی دو تسمے کہ انگلیوں میں پھنسے جاتے ہیں دوہری تھی تسمی اونکی یعنی ہر ایک کا تسمہ دوہرا تھا نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے
جابر سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پاپوش پہنے آدمی کھڑے ہو کر نقل کی یہہ ابوداود نے اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے
ف یہہ اوس صورت میں ہے کہ کھڑے ہو کر پہننے میں مشقت ہو یعنی ایسا جوتا ہو کہ پیچ پہنے اور باندھنے تسمے تک ہاتھ کا محتاج ہو ورنہ مطلق جوتہ میں حرج نہیں
وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا
مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے اونہوں نے نقل کی حضرت عائشہ رض سے کہا بعضے وقت چلتے تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک پاپوش میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تحقیق حضرت عائشہ چلیں ایک پاپوش میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ صحیح تر ہے یعنی از راہ اسناد کے یعنی
ف جو حدیث میں کہ نہی آئی ہے ایک پانوں میں جوتہ پہن کر چلنے سے یہہ حدیث مخالف اونکی ہے اس حدیث کی صحت میں کلام کیا ہے علما نے اور لکھا ہے کہ شاید
صحت کی ہے حال ادر تھا اور یہہ بھی ممکن ہے کہ حضرت نے ایسا واسطے بیان جواز کے کیا ہو یعنی معلوم ہو کہ یہہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں اور اوسکا

بیان عمل جواز کی آیت اور دعمل نسبت تاں کا کرنا نہیں ہوا اسلیے کہ بیان جواز آپ نے [illegible] جیسے ہی [illegible] کیونکہ [illegible] آنحضرت [illegible] بطرح بھی [illegible]

وعن ابن عباس قال من السنة اذا جلس الرجل ان يخلع نعليه فيضعهما بجنبه رواه ابو داود روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ سنت ہے جس وقت کہ بیٹھے آدمی یہ کہ اتار ڈالے اپنی جوتیاں اور رکھے دونوں کو اپنی پہلو کی طرف نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی جوتیاں سنت ہے کہ اتار کر بیٹھے اور اپنے سامنے نہ رکھے اور دونوں کو بائیں پہلو کی طرف واسطے تعظیم داہنی طرف کی اور پیٹھ پیچھے بھی نہ رکھے واسطے تعظیم [illegible] اور پیچھے رکھنے میں چوری ہو جائیگی

وعن ابن بريدة عن ابيه ان النجاشي اهدى الى النبي صلى الله عليه وسلم خفين اسودين ساذجين فلبسهما رواه ابن ماجة وزاد الترمذي عن ابن بريدة عن ابيه ثم توضأ ومسح عليهما اور روایت ہے ابن بریدہ سے نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نجاشی نے بطور تحفہ کے بھیجی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موزے سیاہ سادے یعنی غیر منقش پس پہنا حضرت نے انکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے ابن بریدہ سے ساتھ اضافت باپ کی طرف بریدہ کی اور روایت سے باپ اونکے اور زیادہ کی یہ عبارت کہ پھر وضو کیا آنحضرت نے اور مسح کیا اونپر **ف** نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور حضرت نے پہنے بدون پوچھنے اور تفتیش کرنے اس بات کی کہ یہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہی یا نہیں مردار کا ہی یا ذبیحہ کا ان چیزوں کی کچھ تفتیش نہ کی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اس سے حکم معلوم ہوا کہ [illegible] اور شطرنجی اور فرش فروش اور سوا انکے اور چیزونکا اگر ظاہر میں نجاست نہو تو حکم طہارت کا ہے مولانا من الشرح

باب الترجل

یہ باب ہی بیچ بیان کنگھی کرنے کے **ف** ترجل کہتے ہیں عرب میں کنگھی کرنیکو عام ہے کہ سر میں ہو یا داڑھی میں لیکن اکثر استعمال اسکا سر کی کنگھی کرنے میں ہوتا ہے اور تسریح کا داڑھی میں

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عائشة قالت كنت ارجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا حائض متفق عليه روایت ہے عائشہ سے کہا انہوں نے میں کنگھی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بدن حائضہ کا پاک ہے اور مخالطت ساتھ اسکے جائز ہے

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الابط متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرہ پانچ چیزیں ہیں ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہے کا یعنی بال زیر ناف کے لینے اور لبیں لینیں اور ترشوانا ناخونکا اور اکھیڑنا بغلوں کے بالونکا نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** فطرہ الخ یعنی یہ پانچ چیزیں سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت میں سنت ہیں اور یہ حدیث نماز کی بیچ ابتدا کتاب کے باب السواک میں گذری ہی اور وہاں دس چیزیں فطرت سے کہی ہیں اور یہاں پانچ بیان کیں اور دونوں جگہ مقصود حصر نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہی کہ یہ چیزیں جملہ فطرت سے ہیں اور یہاں پانچ بیان کیں اور بیان مفصل انکا وہاں ہو چکا ہے فانظر منہ

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا المشركين اوفروا اللحى واحفوا الشوارب وفي رواية انهكوا الشوارب واعفوا اللحى متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو مشرکوں کی یعنی وہ بڑہاتے ہیں مونچھیں اور پست کرتے ہیں داڑھیاں تم مخالفت انکی کرو کہ بڑہاؤ داڑھیاں اور پست کرو لبیں اور ایک روایت میں ہی خوب پست کرو لبیں اور چھوڑ دو داڑھیاں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن انس قال وقت لنا في قص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة ان لا نترك اكثر من اربعين ليلة رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہا مقرر کیا گیا واسطے ہمارے بیچ کترنے لبونکی اور ترشوانے ناخونوں کی اور دور کرنے بال بغلوں کی اور مونڈنے بال زیر ناف کی یہ کہ نہ چھوڑیں ہم زیادہ چالیس دن سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ آیا ہے بعضی روایت میں ابی عمر سے کہ حضرت ترشواتے تھے ناخن اور لبیں اپنی ہر جمعہ میں اور مونڈتے تھے زیر ناف [illegible] اور اکھیڑتے بال بغلونکی چالیس دن میں اور قنیہ میں لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ترشوا دے ناخون اپنی اور کتروا دے لبیں اور بال زیر ناف کے [illegible]

اگر کرے اپنی ناخن او ساتھ نماز کے جو ہفتہ میں ایکبار پس اگر نہ کرے یہ تو ہر پندرہ روز میں اور بیسویں ہی میں ہے ترک اوسکی کے زیادہ چالیس روز سے نفیہ فصل
ہر ناخن او بغل میں اور چالیس دن ابعد او ہمین عذر چالیس لینی زیادہ دن اور مستحق ہوتا ہے وعید کا ہمارے نزدیک انتہی کہا مظہر نے اور ابی عمر اور ابی عبداللہ الاغر سے منقول ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کترتے لبین اور ناخن اپنی ہر جمعہ میں پہلے اس سے کہ نکلیں طرف نماز جمعہ کی اور کہا بعضوں نے کہ مونڈتے تھے بال زیر ناف کے اور کترتے لبین ہر
چالیس دن میں او بعضوں نے کہا ہر مہینے میں انتہی اور یہ احوال اقوال کے ہیں **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیہود
والنصاری لا یصبغون فخالفوھم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہود نصاری نہیں خضاب
کرتے ہیں پس مخالفت کرو اونکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہ ہے اور خضاب سیاہ حرام ہے اور کلام آگے
آویگا اور صحابہ رضی اللہ عنہم خضاب سرخ مہندی کا کرتے تھے اور کبھی زرد بھی کرتے تھے اور بیچ خضاب مہندی کی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور لکھا ہے علماء نے کہ خضاب مہندیکا
بیچ نزدیک علما متونسی ہے اور سب علما کی نزدیک جائز ہے اور بعضی فقہائی اسکو مستحب کہا ہے مردوں کے لیے او عورتوں کے لیے اور اوسکی فضیلت میں جو حدیثیں ہیں آئی ہیں
کہ نزدیک محدثین کے مطعون اور منسوب بضعف ہیں اور مجمع البحار میں لکھا ہے کہ امر ساتھ خضاب کی اوسکی لیے ہے کہ بال اوسکی سفید محض ہوتے ہوں ابی قحافہ کی کہ
حدیث آیندہ میں مذکور ہے اوسکے لیے کہ کچڑی ہوں بال اوسکی اور یہ بھی لکھا ہے کہ سلف اختلاف رکھتے ہیں بیچ کرنے خضاب کی بسبب اختلاف احوال کی اور بعضوں نے
کہا یہ موقوف ہی عادت شہر پر ایسی کہ نکلنا عادت شہر والوں سے موجب شہرت کا ہی اور مکروہ ہی اور بعضوں نے کہا کہ جسکا بڑہاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو
بہ نسبت خضاب کے تو اوسکو نہ کرنا خضاب کا اولی ہے اور احسن ہے اور جسکا بڑہاپا بدنما ہو اوسکو خضاب کرنا اور چہپانا عیب کا اولی ہے **وعن** جابر قال اتی بابی
قحافۃ یوم فتح مکۃ وراسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ہذا بشیء واجتنبوا السواد
رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لائے گئے ابو قحافہ یعنی باپ ابوبکر صدیق کے دن فتح مکہ کی اور وہ مسلمان ہوئے اور سر اونکا اور ڈاڑہی اونکی مانند
ثغامہ کے تہے سفیدی میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو اسکی سفیدی کو ساتھ کسی چیز کے اور بچو رنگ سیاہ سے یعنی خضاب سیاہ نکرو نقل کی یہ مسلم نے **ف**
ثغامہ نام ایک گہانس کا ہے کہ سفید ہوتی ہے پہاڑ میں اور پہول اسکی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ ہے حرام ہے اور مطالب المؤمنین میں لکھا ہے
کہ بعضی علماء نے کہا ہے کہ خضاب سیاہ اگر غازی واسطے ہیبت کی بیچ نظر دشمنوں دین کی کرے تو درست ہے اور جو کہ واسطے زینت نفس کی اور دوستاری عورتوں کی کرے مکروہ
ہے یہ اکثر مشائخ کی اور صحیح کو پہونچا ہے کہ امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ خضاب کرتے تہے ساتھ مہندی اور وسمہ کے ولیکن رنگ اوسکا سیاہ نہیں ہوتا بلکہ سرخ مائل سیاہی
اور بعضی صحابہ سے جو اوسمیں نقل کیا گیا ہی اسی پر محمول ہے اور بیچ باب خضاب سیاہ کی وعید شدید آئی ہے چنانچہ دوسری فصل میں آتا ہے حاصل یہ کہ خضاب مہندیکا بالاتفاق جائز ہے
سیاہ میں مختار حرمت و کراہت ہے **وعن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اہل الکتاب فیما
لم یؤمر فیہ وکان اہل الکتاب یسدلون اشعارہم وکان المشرکون یفرقون رءوسہم فسدل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے موافقت اہل کتاب
کی اوس چیز کی کہ نہیں حکم کیے گئے اوسمیں اور تہے اہل کتاب چہوڑتے اپنے بالوں کو یعنی بند مانگ نکالنے کے یوں ہی پڑا رہنے دیتے تہے بال اور تہے مشرک مانگ نکالتے اپنی سروں میں
پس چہوڑ دیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کی بطور اہل کتاب کی پہر مانگ نکالنے لگے پیچھے اوسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سدل چہوڑنا سر کے بالوں کا
بیچ تمام جوانب کے اور فرق یہ کہ آدہے بال ایکطرف جمع کرے اور آدہے ایکطرف اور قاموس میں کہا کہ فرق راہ درمیان بالوں سر کی یعنی مانگ اور
جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو سدل کرتے تہے بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کی کہ عادت اونکی سدل کی تہی اور سدل اگرچہ چہوڑنا بالوں کا ہی گرد سر کے
یعنی تمام پیشانی کے نہیں لیکن امتیاز سدل کا فرق سے پیشانی میں ظاہر ہوتا ہے اس سبب سے تخصیص کیا اور طیبی نے کہا کہ مراد سدل سے یہاں چہوڑنا بالوں کا ہی پیشانی پر

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادت شریف اول مین سدل کی تھی بعد مین فرق قرار پایا پس بعضی کہتے ہین کہ سدل منسوخ ہی اسلیئے کہ رجوع طرف فرق کی ہی تھا اسلیئے کہ آنحضرت چاہتے تھے ساتھ موافقت اہل کتاب کی اون چیزون مین کہ امر نہ تھا اونمین پس مخالفت اونکی بھی بسبب امر کی ہوا اور احتمال ہے کہ دلیل پکڑی ہی بعضون اس بات سے کہ شرع انبیاء سابق کی شرع ہماری ہی جبتک کہ امور منسوخ نہون ہم ساتھ مخالفت اونکی لیکن اون چیزون مین کہ تبدیل و تغیر اونکی معلوم ہوا ہو نقضہم اس پر دلالت کرتا ہی کہ آنحضرت مخیر تھے اوسمین اور اگر شریعت ہوتا تو واجب لازم ہوتا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اگر منتشر ہوتے بال حضرت کی تو مانگ نکالتے تھے ورنہ اونکو بحال خود یعنی بیحف نکرتے سدل و فرق مین اور بحال خود رکھتے اونکو پس سدل و فرق دونون جائز ہین لیکن فرق افضل ہے واللہ اعلم ع ح وعن نافع عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عن القزع قيل لنافع ما القزع قال يحلق بعض رأس الصبي ويترك البعض متفق عليه وألحق بعضهم التفسير بالحديث اور روایت ہے نافع سے اونسے نقل کی ابن عمر سے کہا ابن عمر نے سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے قزع سے کہا گیا واسطے نافع کی کہ کیا ہی قزع کہا مونڈا جاتا ہی کچھ سر لڑکے کا اور چھوڑا جاوے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ملا یا بعضی راویون نے تفسیر کو ساتھ حدیث کے یعنی قزع کی تفسیر بھی نبی نے بیان فرمائی ف مونڈنا کچھ سر کا اور کچھ نہ مونڈنا اسکو قزع کہتے ہین بعض سر کو مطلق اور یہی صحیح تر ہی اسلیئے کہ یہی راوی نے کہے ہین اور ظاہر کی مخالف مین نہین واجب ۔ اصل اسراو تخصیص لڑکے کی بسبب جاری ہونی عادت کی ہی ۔ الا مکروہ ہی لڑکے کو بھی اور بڑے کو بھی چنانچہ بعضی روایات فقہیہ مین مطلق لائے ہین اور کراہت بسبب مشابہت کفار کی اور بد ہیئتی کی ہی ع ح ۔ قزع کی معنی جو راوی نے بیان کیے درمیان حدیث کے ہین اوسکو جمع کرنا اور فصل مین ادراج ہے اور بیان و تفسیر درمیان کلام النبی ملف وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى صبيا قد حلق بعض رأسه وترك بعضه فنهاهم عن ذلك وقال احلقوا كله أو اتركوا كله رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو کہ مونڈا گیا تھا بعض سر اوسکا اور چھوڑا گیا تھا بعض سر اوسکا پس منع فرمایا لڑکے کی پرورش کرنیوالونکو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چھوڑو تمام سر نقل کی یہ مسلم نے ف اشارت ہی طرف اسکے کہ سر منڈانا سوا حج و عمرہ کی جائز ہے اور مرد اختیار رکھتا ہے سر منڈانیکا اور سر مین بال رکھنے کا لیکن افضل یہ ہے کہ نہ منڈاوے سر سوا حج و عمرہ کی جیسے کہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوا حضرت علی کی جیسے کہ ابتدا کتاب مین بیچ باب الجنابۃ کی بیان اسکا گذرا ع ح وعن ابن عباس قال لعن النبي صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال وقال أخرجوهم من بيوتكم رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثونکو مردون مین سے اور لعنت کی اون عورتون کو کہ مشابہ ہوتی ہین ساتھ مردون کے اور فرمایا کہ نکالو مخنثونکو اپنی گھرون سے نقل کی یہ بخاری نے ف مخنث اوس مرد کو کہتے ہین کہ تشبہ کری ساتھ عورتون کے لباس مین اور ہاتہ پاؤن رنگین کرنے مین مہندی کی اور آواز مین اور کلام کرنے مین اور حرکات اور سکنات مین اور خنث کی معنی لغت مین نرمی اور شکستگی کی ہین اور ساتھ زبر نون مشدد کی اور زیر اوسکی بھی آیا ہی اور اول مشہور تر ہے اور مخنث دو طرح کی ہوتی ہین ایک تو خلقی کہ اصل خلقت اور جبلت مین اوسکی اوضاع و اخلاق عورتون کی واقع ہوا اور دوسرا یہ کہ تکلف کری مشابہ عورتونکی کرنے اور لعنت اور مذمت خاص دوسری کی حق مین ہی نہ اول کی کہ وہ معذور ہے اور لعنت کی اون عورتونکو کہ مشابہ کرتی ہین اپنی کو ساتھ مردونکی وضع مین اور لباس مین اور اور امور مین اور بیچ شرح شرعۃ الاسلام کی لکھا ہی کہ مہندی لگانے سنت ہی عورتونکو اور مکروہ ہی مردونکو بغیر عذر کی بسبب مشابہت کی ساتھ عورتونکی انتہی اور اس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ عورت کو بھی بالکل خالی رہنا مہندی سے مکروہ ہی بسبب مشابہت کی ساتھ مردونکی ع ح وعنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ نے یا لعنت کری مردون مشابہت کرنیوالون کو ساتھ عورتون کی اور عورتون مشابہت کرنیوالیونکو ساتھ مردونکی نقل کی یہ بخاری نے وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ تعالی نے اوس عورت کو کہ ملاوتی
بال اپنے ساتھ بالوں اور عورت کے یعنی درازی کیے لیے اور لعنت کی اوس عورت کو کہ ملواوے اپنے بالونکے ساتھ اور کے بال کے اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوانیوالی کو
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ حدیثوں سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہی ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور ہمارے علماء نے یہہ تفصیل بیان
کی ہے کہ اگر ملاوے بال آدمی کی تو حرام ہے بلا خلاف سیلے کہ حرام ہے نفع اوٹھانا آدمی کی بالونسے اور تمام اجزا اوسکے سے بسبب بزرگی اوسکی کی اور سوائے آدمی کی جانور
پاک بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہے کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا اوسکا بہی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو اوسکے تین صورتیں ہیں اور صحیح تر
اونمیں سے یہہ ہے کہ اگر ملاوے ساتھہ اذن خاوند کی یا سید کی تو جائز ہے اور کہا مالک و طبری اور اکثر علما نے کہ ملانا ہر چیز کا بالونمیں ممنوع ہے خواہ بال ہون یا صوف یا
چیتہڑے یا سوائے اونکے اور دلیل پکڑی ہی اونہوں نے ساتھہ حدیثوں کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہے ساتھہ بالونکی پس نہیں مضائقہ ہے ساتھہ ملانے صوف وغیرہ کی اور باندہنا
بالوں کا ساتھہ ڈوری سرخ کی کہ مشابہت نہ رکھے ساتھہ بالونکی ہر گز نہیں جائز ہے بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہہ کہ سوئیاں یا مانند اونکی کسی بدن میں چبہوئی جاتی ہین یہانتک
کہ خون بہنے لگتا ہے پہر اوسمیں سرمہ یا نیل بہرتی ہین اور کہا نووی نے کہ گودنا اور گدوانا حرام ہے فاعل و مفعول بہا پر اور وہ جگہ کہ گودی جاتی ہے نجس ہوجاتی ہے
پس اگر ممکن ہو ازالہ اوسکا ساتھہ علاج کی تو واجب ہے ازالہ اوسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر حرج کے تو پس اگر خوف ہو اوس سے تلف کا یا فوت ہوتی عضو کا یا منفعت اوسکی کا
یا خوف فاحش عیب کا عضو ظاہر میں تو نہیں واجب ہے ازالہ اوسکا جبکہ توبہ کی نہیں باقی رہیگا اوس پر گناہ اور اگر نہ خوف ہو کسی چیز کا اونمیں سے تو لازم ہے ازالہ اوسکا اور
گنہگار ہوتا ہے بسبب تاخیر اوسکی کی انتہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ
لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ
لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ اَمَا قَرَاْتِ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنْهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا لعنت کی اللہ تعالی نے گودنیوالیونکو اور گدوانیوالیونکو اور اون عورتونکو کہ چنواوین بال منہ کے اور لعنت
کی موہین کروانیوالیونکو دانتونپر واسطے حسن کے کہ تغیر کرنیوالیاں ہین اللہ کی پیدایش کو پس آئی ابن مسعود پاس ایک عورت اور کہا کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ پہنچی مجکو یہہ
کہ تم لعنت کرتے ہو یعنی عورتونکو ایسی ایسی پس کہا ابن مسعود نے کہ کیا ہے مجکو کہ لعنت نکرون اوسکو لعنت کی جسکو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکو کہ وہ ملعون ہے بیچ
کتاب اللہ کی پس کہا اوس عورت نے کہ تحقیق پڑہا مینے اوس چیز کو کہ درمیان دو دفتیوں کے ہے یعنی پڑہا مینے سارا قرآن پس نہ پایا مینے اوسمیں جو کہتے ہو یعنی پر کہا
کہا ابن مسعود نے اگر پڑہتے تو اوسکو یعنی تامل سے اور سمجہکر تو البتہ پاتی تو اس حکم کو کیا نہیں پڑہی تو نے یہہ آیۃ کہ جو دین تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس لو اوسکو اور عمل کرو اوس پر اور
جس چیز سے کہ منع کرین تمکو پس باز رہو یعنی اوس سے کہا اوس عورت نے کہ ہان یہہ آیۃ تو پڑہی ہی یعنی کہا ابن مسعود نے پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اسی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** چنواوین بال الخ یہہ مکروہ ہے مگر کہ داڑہی یا مونچہیں نکلیں عورتکی تو اونکا منڈوانا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور چننے والیکو ما حصل ایسے
بین الحس ایت مین ذکر اوسکا نہیں فصل ثانی مین ہے اور موہین کروانیوالیونکو الخ یعنی بتکلف فرجہ و رفرق کروانی ہین اونمین کہ جسکی نزدیک فرق ہونا دانتونمین پسندیدہ ہے
اور اکثر چہوٹی عمر کی عورتونکی دانت ایسی ہوتی ہین اور جب بڑہیاں ہوتی ہین اور دانت بڑے ہوتے ہین تو یہہ فرق نہیں رہتا تو بتکلف بنواتی ہین واسطے اظہار حسن جوانی
کی اور مشابہت کے ساتھہ جوانونکی اور لفظ المغیرات صفۃ ہی عورتون ذکر کی گئین کی یعنی یہہ عورتین مذکورہ ایسی ہین کہ تغیر کرتی ہین پیدایش اللہ تعالی کو اور لفظ خلق اللہ
مفعول ہی مغیرات کا اور جملہ مانند تعلیل کی ہے واسطے وجوب لعنت کی اور علت ہے حرمت شلہ اور منڈانی داڑہی وغیرہ کی بہی ہے اور اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ ہر تغیر
حرام ہو اسلیے کہ یہہ علت مستقل نہیں ہی علت حرمت کی نہی شارع کی ہی اور حکمت نہی مین یہہ ہے پس حاصل یہہ ہوا کہ شارع نے بعض تغیرات کو مباح کیا ہے اور

بعضی کو حرام اور عورت مذکورہ کی کلام کا یہ معنی ہیں کہ خبر دے کہ تم مومنین پر کہ تم خبر دیتے ہو لعنت خدا سے یا لعنت کرتے ہو اپنی طرف سے تو ان عورتوں نے کہا کہ
نہیں پاتی لعنت انکی نزدیک کتاب اللہ میں اور نہیں جانتی لعنت کرنی اونکو کہ لعنت کرتی ہو اوپر اسکے پس جواب ابن مسعود دلیل لائے حدیث و قرآن سے اور بیچ وجود
نہی کے پس بیچ منہیات یہ وجہ ایسی کا قرآن میں بظاہر معلوم ہوا اوسکو اور خبر جملہ حدیث کی یہ معنی ہیں کہ جب یہ کہا تو معلوم ہوا ساتھ باز رہنے اوس چیز کے کہ منع کیا اوسکو رسول
نے اور منع کیا رسول نے اونکو پس ہوا مذکور ہی اس حدیث وغیرہ میں تو ہوئی تمام منہیات اونکی ذکر کی گئی قرآن میں اور کہا طیبی نے کہ اس میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت
کرنی آنحضرت کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنی اللہ تعالیٰ کی ہی پس آپ سے یہ کہ عمل کیا جاوے اوسپر ح ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاثیر نظر بد
لوگوں کی حق ہی اور منع کیا گودنے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** حق ہی یعنی ثابت ہی کہ اللہ تعالیٰ نے خاصیت رکھی ہی اسمیں کہ تاثیر کرتی ہی آدمی وغیرہ میں
مانند سحر کے ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ کہا تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی اپنی سر کی بالوں کو گوند سے جما دیا تھا تا جوئیں نہ پڑیں اور غبار سے محفوظ رہیں
اور اسطرح حالت احرام میں اکثر کرتے ہیں غرض نہ کرنے کے لیے پس یہ بیان حالت احرام کا ہی یا کسی اور سفر کا ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ زعفران ملے مرد بدن کو یا کپڑوں کو نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیے کہ یہ عادت ہی عورتوں کی سی ہی اور بعضے صحابہ سے جو منقول ہی استعمال خلوق کا کہ نام خوشبوی مرکب کا ہی زعفران وغیرہ سے
محمول ہی نہی سے پہلے پر ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ
فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی میں خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ بہترین خوشبو کی پاتی میں یہاں تک کہ پاتی
میں چمک خوشبوئی کی حضرت کی سر میں اور ڈاڑھی میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث پر اشکال وارد کرتے ہیں ساتھ اس حدیث کی کہ خوشبو مردوں کی
چیز ہی کہ پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور اس سے معلوم ہوا کہ رنگ تھا حضرت کی خوشبوئی میں تو چمک ہوتی تھی اوسکا جواب یہ کہ مراد رنگ سے بوس جس سے زینت
ہی کہ اوسکے ملنے میں زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد رنگ کی اور جو رنگ ایسا نہو جیسے رنگ مشک و عنبر کا جائز ہی کذا قال الطیبی اور اس سے معلوم ہوا کہ استعمال
کی بھی جائز ہی ح **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ
قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سے کہا کہ تھی ابن عمر جس وقت کہ دھونی لیتے خوشبو
کی دھونی لیتی اگر کی بغیر ملونی مشک وغیرہ کی یعنی کبھی نری اگر کی دھونی لیتی اور کبھی دھونی لیتی کافور کی کہ ڈالتی اوسکو ساتھ اگر کی پھر کہا ابن عمر نے کہ اسی طرح
سے دھونی لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبھی نری اگر کی اور کبھی کافور اوسکی ساتھ ملا کر نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے یا لیتے لبیں اپنی اور تھی ابراہیم دوست خدا کی کرتے یہ یعنی وہ بھی لبیں کترتے تھی نقل کی یہ ترمذی
نے **ف** یعنی کترنا لبوں کا سنت قدیم ہی کہ حضرت ابراہیم کرتے تھے اور اور انبیاء علیہم السلام بھی کرتے تھے چنانچہ شرح لفظ فطرت کی بیان ہوا اور ہو سکتا
ہی تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم اونکی ہو یا ابتداء اس شریعت کی حضرت ابراہیم سے ہی جیسے کہ فصل تیسری میں ایک حدیث آتی ہی کہ وہ دلالت کرتی ہی
اسپر ح **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نہ لیوے لبیں اپنی پس نہیں ہم میں سے نقل کی

سکو احمد اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی ہماری سنت و طریقہ پر نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ نہیں کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سے اور یہ تہدید ہے
واسطے تارک اس سنت کی یا دور لایا اوسکو بطریق مبالغہ کی ﷺ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اوسنے نقل کی اپنے
باپ سے اونسے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتے تھے ڈاڑھی اپنی سے عرض میں سے اور طول میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف یعنی ڈاڑھی کو ہر طرف سے درست و برابر کرتے تھے بال جو بہت ہوں لمبے کتر کر اور یہ منافی نہیں ہے ساتھ اعفاء اور توفیر ڈاڑھی کے کہ حدیثوں میں ہے ساتھ اوسکے امر
ہوا ہے اسلیے کہ نہیں کوتاہ کرتے ڈاڑھی اپنی مانند عجمیوں کے بلکہ لینا بالوں کا طول میں سے واسطے برابر کرنے اور اصلاح کے منافی اوسکی نہیں اسی کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ وہ
لیتے تھے ڈاڑھی کی طول و عرض میں سے اور کہا ابن ملک نے کہ برابر کرنا ڈاڑھی کی بالوں کا سنت ہے اور احیاء میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے ڈاڑھی کی دراز کرنے میں
پس بعضوں نے تو کہا کہ اگر مٹھی میں پکڑ کر مرد ڈاڑھی کو اور مٹھی کی نیچے سے کتر ڈالے تو نہیں ہے مضائقہ اسکا چنانچہ کیا ہے ابن عمر نے اور ایک جماعت نے تابعین سے
اور اچھا جانا اسکو شعبی نے اور ابن سیرین نے اور مکروہ جانا اوسکو حسن اور قتادہ نے اور تواضع اونکی ہے اور کہا چھوڑنا اوسکا اچھا ہے موجب قول آنحضرت کے اعفوا اللحی انتہی
وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ
اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبوئی مرکب ہے
زعفران وغیرہ سے پس فرمایا کیا تیری جورو ہے کہا نہیں فرمایا پس دھو ڈال اوسکو پھر دھو اوسکو پھر دھو اوسکو پھر نہ استعمال کرنا اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے
ف کیا تیری بیوی ہے یہ پوچھنا اسواسطے کیا کہ اگر بیوی ہو اور اوسنے خلوق ملی ہو اوسکی بدن یا کپڑے سے مرد کی بدن یا کپڑے میں لگ گئی ہو تو معذور ہے اگر قصداً
استعمال کرے تو معذور نہوگا اور روا نہیں اور یہ ہونا چاہیے اوسکو جیسے کہ اوسکو فرمایا وجہ سوال سے یہی بیان کی ہے شارحین نے یہ ہے کہ اگر واسطے عطر عورت کی ملی ہو تب بھی
جیسے کہ ظاہر حدیث سے وہم جاتا ہے اور دھو ڈال تم یعنی تین بار دھو حکم کیا تین بار دھونے کا واسطے مبالغہ کی اور ظاہر یہ ہے کہ اسلیے تین بار دھونے کو فرمایا کہ رنگ اوسکا
نہیں جاتا بغیر دھونے تین بار کے ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ
شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوس شخص کی کہ ہو اوسکے
بدن میں کچھ خلوق سے نقل کی یہ ابوداود نے ف کہا سید نے کہ مراد نفی ثواب نماز کاملہ کی ہے واسطے مشابہت کے ساتھ عورتوں کے اور کہا ابن ملک نے کہ اسمیں تہدید
و زجر ہے استعمال خلوق سے ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمار
بن یاسر سے کہ کہا آیا میں گھر کی لوگوں پاس سفر سے اور حال میں کہ پھٹ گئے تھے دونوں ہاتھ میرے پس لیپ کیا گھر والوں نے میرے ہاتھوں پر خوشبوئی زعفران
ملاکر پس آیا میں صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سلام کیا میں نے حضرت کو پس جواب نہ دیا مجھکو اور فرمایا جا اور دھو ڈال اسکو اپنے بدن سے نقل کی
ابوداود نے ف ظاہر ایسا ہے عمار کو سبب معلوم نہ رہے عذر اونکے کے نہیں یا یہ پسند آیا حضرت کو ملنا انکا ساتھ اس خوشبو کی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبوئی مردوں کے وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اوسکی
پوشیدہ ہو رنگ اوسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کے اور خوشبوئی عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور پوشیدہ ہو بو اوسکی یعنی مانند
زعفران وغیرہ کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مراد وہ رنگ ہے کہ اوسمیں زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد کے اور کہا

علامت زنا کی یہ اوس عورت کی حق مین ہی کہ گھر سے باہر نکلے اور اگر اپنے خاوند کے پاس استعمال کرے خوشبو تو جائز بلکہ مستحب ہے ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہا تھی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سکہ نام ایک خوشبوئی مرکب کا ہے خوشبو لگاتے تھے اوس میں سے نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے اونہی انس سے کہا
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تیل اپنی سر مبارک پر اور بہت کرتے کنگھی اپنی داڑھی کو اور بہت رکھتے تھے کپڑا سر پر گویا وہ کپڑا حضرت کا
کپڑا تھا تیلی کا نقل کی یہ شرح السنہ مین ف بہت کرتے تھے کنگھی الخ اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا وہ بھی
سر میں ہی نہ تحریمی اور کثرت کنگھی سے یہ نہیں لازم آتا کہ ہر روز کرتا تھا بلکہ کثرت کبھی صادق آتی ہے اوس چیز پر بھی کہ یکجا بت کی کری اور کنگھی کا سنت ہے
لیکن یہ جو بعد ہر وضو کی کیا کرتے ہین اسکی کچھ اصل صحیح سنت مین نہیں اور مراد قناع سے وہ کپڑا ہے کہ ڈالتے تھے سر مبارک پر بعد لگانے تیل کے تاکہ میلا ہونے نہ پگڑی
سو مانند کپڑے تیلی کی ہو جاتا تھا یہ کپڑا اور کپڑے حضرت کی تیلی کے سے ہوتے تھے اسلیے کہ یہ معنی نظافت سی کہ حضرت کی مزاج مبارک مین تھی بعید مین اور آنحضرت دوست
رکھتے تھے کپڑے سفید کو ع ح وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام ہانی سے کہ کہا ام ہانی نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہمارے مکہ مین
ایک دفعہ یعنی بروز فتح مکہ کے اور آنحضرت کے چار گیسو تھے گندھے ہوئے کہ دو دائین طرف تھے اور دو بائین طرف نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ترمذی
اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا فَرَقْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوخِهِ وَأَرْسَلْتُ
نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جس وقت کہ مانگ نکالتی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر مبارک کی تو
چیرتی مین مانگ اونکی تالو پر سے اور چھوڑتی مین بال حضرت کی پیشانی کے درمیان دونوں آنکھوں اونکی نقل کی یہ ابوداود نے ف چیرتی مین مانگ الخ
یافوخ کہتے ہیں سر کی بیچ کو یعنی اوس جگہ کو کہ لڑکے کی سر پر لپکتی رہتی ہے یعنی تالو اور معنی اس جملہ کی یہ ہین کہا ایک طرف مانگ کی ہوتی تھی نزدیک تالو کی اور دوسری
نزدیک پیشانی کی محاذی درمیان دونوں آنکھوں کے جیسے کہا اور چھوڑتی مین الخ یعنی کرتی مین مانگ اوس طرف کو کہ جانب پیشانی کی ہے محاذی مین دونوں آنکھ
اس طرح کہ ہوتی تھی آدھی بال ناصیہ کی داہنی طرف مانگ کی اور آدھی بائین طرف اوسکی اسیطرح بیان کیے ہین معنی اس حدیث کی طیبی نے ح وَعَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے
عبداللہ بن مغفل سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر ایک روز درمیان دیکر نقل کی یہ ترمذی نے ف کہا قاضی نے کہ غب یہ ہے کہ
کرے ایک دن اور ترک کری ایک دن اور مراد نہی سے مواظبت اور اہتمام کرنا ہے زینت پر اسلیے کہ اسمین مبالغہ اور تکلف ہی زینت کرنے مین اور لفظ غب اطلاق مین جیسے کہ اوس نے کہا ہے
زر غبا تزدد حبا یعنی آ ایک دن بیچ مین کہ زیادہ ہو محبت اور اسی طرح عیادت مریض مین اور گوشت کھانے مین اور نہی ہر روز کنگھی کرنے شامل ہے امر
بعضے لوگ جو بعد ہر وضو کی کنگھی کرتے ہین اونکی سنت کے نہیں اور احیاء مین جو نقل کیا ہے کہ آنحضرت ہر روز دو بار داڑھی مین کنگھی کرتی تھی سو حدیث کی سند نہیں پائی گئی اور ملا امام
کی احیاء مین کسی نے شرح نہیں کی اور احیاء مین بعضی حدیثین ایسی ذکر کی ہین کہ اونکی کچھ اصل ثابت نہیں کذا نقل عن الشیخ ولی الدین العراقی اور ظاہر یہ ہے کہ نہی ہر روز کی کنگھی کرنیکا مخصوص ساتھ
مردون کے ہے نہ عورتون کے اسلیے کہ اونکو تجمل و تحسین کرنا منع نہیں اور بعضون نے کہا کہ نہی شامل ہے سب کو نہایت یہ کہ عورتون کو اخف ہوا اسلیے کہ باب زینت مین انکے لیے بہت وسیع ہے اور
کراہت مردون کی تحریمی ہے ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا

أَنْ يَحْتَفِيَ أَحْيَانًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے فضالہ بن عبید کے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہوں میں تمکو
پراگندہ بال بغیر کنگھی کیے کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے منع کرتے ہمکو بہت بہت چیزوں سے یعنی بہت کثرت کنگھی کی اور تیل کی ہو اور وی ہیں ہمکو کہا اوس
شخص نے فضالہ کو کیا ہے ہمکو کہ نہیں دیکھتا تیری پانؤں میں پاپوش کہا فضالہ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو یہ کہ ننگے پانؤں پھرا کریں کبھی کبھی نقل کیا
اسکو ابوداود نے ف یعنی واسطے تواضع اور کسر نفس اور ریاضت اور عادت درشتی کے اور بوقت ضرورت اضطرار کی اور تھی معلوم ہوا کہ آنحضرت اگرچہ تیل لگاتے اور کنگھی کرتے اور اوسکو اچھا جانتے
اور ساتھ اوسکے حکم فرماتے اور محبت رکھتے تھے لیکن بعضی زاہدان اور اہل ریاضت کو اوپر خلاف اوسکے بھی رکھتے تھے اور تعزیر فرماتے تھے بلکہ امر کرتے اور حاصل یہ ہے کہ منع ہے
افراط کی اور مبالغہ کی مراد ہے [illegible] جیسے ہمیشہ تیل لگانا اور کنگھی کرنا اور زینت کی ہی جیسے عادت مجوسیوں اور اہل تنعم اور ترف کی ہے اور اسمیں ہے
رعایت توسط اور میانہ روی کی اسمیں ترک طہارت اور نظافت و خوشبو ہی کا اسلیے کہ نظافت دین سے ہے جیسے کہ حدیث آیندہ میں فرمایا ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہوں واسطے اوسکے بال پس چاہیے کہ اچھی طرح رکھے اونکو یعنی دھویا کرے اور تیل لگایا کرے اور کنگھی کیا کرے اور متفرق نرکھے اونکو اسلیے کہ
ستھرائی اور خوشی نیکی محبوب ہی نقل کیا ہے ابوداود نے وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ
الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر
اوس چیز کی کہ تغیر کیے ساتھ اسکے بڑھاپا مہندی اور وسمہ ہی نقل کیا یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف کتم ساتھ زبر کاف اور تا مخففہ کی اور بعضے [illegible]
ساتھ تشدید کی بھی کہا ہے کہ نام ایک گھانس مشہور کا ہے کہ ملائی جاتی ہے ساتھ وسمہ کی اور رنگے جاتے ہیں اوس سے بال اور بعضوں نے کہا کہ کتم بھی وسمہ ہی پھر مراد حدیث
کیا ہے خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کی مراد ہے یا ساتھ ہر ایک کی نہایہ میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراد استعمال کتم کا ہے تنہا بغیر مہندی کی اسلیے کہ مہندی
جب ملائی جاتی ہے ساتھ کتم کے تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور نہی خضاب سیاہ سے صحت کو پہونچ چکی ہے اور کہا کہ شاید حدیث بالحناء او الکتم ہے ساتھ لفظ او کی واسطے تخییر کے
لیکن روایتیں متعدد طرق سے ساتھ واو کی آئی ہیں نہ ساتھ او کی انتہی اور شاید کہ واو بمعنی او کی ہو واللہ اعلم اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ خضاب مہندی کا سرخ
اور نری کتم کا سبز اور بعضوں کی کلام سے سمجھا جاتا ہے کہ خضاب نری کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہے اور کتم کو کہ مہندی میں ملا کر ہی تو سرخ ہوتا ہے [illegible]
مراد خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کے ہو گا نا قبل اور حدیث ابن عباس کے کہ بعد حدیث ابن عمر کی آتی ہے اوس سے ظاہر بلکہ صریح یہی بات معلوم ہوتی ہے [illegible]
ہذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ خضاب مختلف ہوتا ہے اگر غالب ہو کتم یا برابر ہو مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور اگر مہندی زیادہ ہو تو سرخ ہوتا ہے وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُونَ
رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہوگی ایک قوم آخر زمانہ
میں کہ خضاب کرینگی ساتھ اس سیاہی کی مانند پوٹوں کبوتر کے کہ جیسے بعضے کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہے نہ پاوینگے بو جنت کی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف
اس سیاہی کی یعنی نری سیاہی کی تاکہ نکل جاوے سیاہ مائل بسرخی مانند کتم اور مہندی کی اور نہ پاوینگے بو جنت کی یہ مبالغہ ہے زجر و تشدید میں خضاب سیاہ پر یا محمول
ہے [illegible] جانے والے اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ اگرچہ داخل ہونگے بہشت میں لیکن اوسکی بو سے محظوظ و بہرہ مند نہیں ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ اوس خوشبو کہ بہشت
میں ابتک ہی اور مسلمان اوس سے محظوظ [illegible] ہونگے یہ خضاب کرنیوالے اوس سے محروم رہینگے اور اس سے معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ
ذَلِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہنتے پاپوش چمڑی بے بال کی اور زرد رنگتے داڑھی

کو ساتھ ورس کے اور ایک نقش زرد کا بھی بیچ شہروں یمن کے اور رنگتے ساتھ زعفران کی انوٹھے ابن عمر کرتے سیہ یعنی جو کچھ کیا گیا یعنی پہنتے جوتی بہ رنگو اور کرتے خضاب

انکو نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس سے کتاب اللباس میں گذری معلوم ہوا کہ حضرت نے خضاب نہیں کیا ہے

تطبیق انکی درمیان ذکر کی گئی ہے وعن ابن عباس قال مر على النبي صلى الله عليه وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن

هذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والكتم فقال هذا احسن من هذا ثم مر آخر قد خضب بالصفرة فقال هذا احسن من

هذا كله رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تھا اوسنے ساتھ مہندی کے پس

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا خوب ہی یہہ کہا راوی نے پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تھا اوسنے ساتھ مہندی اور وسمہ کی یعنی نرا سیاہ نہ تھا پس فرمایا

حضرت نے یہہ بہت اچھا ہے پہلے سے پھر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوئے تھا ساتھ زردی کی پس فرمایا یہہ بہت خوب ہے ان سب سے نقل کی یہہ ابو داود نے

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا الشيب ولا تشبهوا باليهود رواه الترمذي ورواه النسائي

عن ابن عمر والزبير اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو بڑھاپے کو یعنی خضاب کرو اور مشابہت نہ کرو ساتھ یہود کے کہ وہ خضاب

نہیں کرتے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ نسائی نے ابن عمر اور زبیر سے اور بعضے نسخوں میں ابن زبیر ہے ف احتمال ہو کہ یہ حکم خاص اہل جہاد کیلئے ہو واسطے

قوت اور خوف دلانے دشمنوں کے ۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتفوا

الشيب فانه نور المسلم من شاب شيبة في الاسلام كتب الله له بها حسنة وكفر عنه بها خطيئة ورفعه بها درجة

رواه ابو داود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اوسنے نقل کی اپنے باپ سے اونے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چنو سفید بالونکو اسلیے کہ

تحقیق بڑھاپا سبب اسبات کا ہے مسلمانونکو جو شخص کہ بوڑھا ہو بڑھا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی میں لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے بسبب اوسکی ایک نیکی اور دور کرتا ہے اوس سبب

سے ایک خطا اور بلند کرتا ہے اوسکا بسبب اوسکے ایک درجہ نقل کی یہہ ابو داود نے ف بڑھاپا سبب نور ہونیکا ہے اسلیے کہ بڑھاپا وقار ہے جیسے دوسرے نقل میں آیا ہے کہ اول

جو بوڑھے ہوئے بنی آدم میں ابراہیم علیہ السلام تھے پس جب انہوں نے بڑھاپا دیکھا داڑھی میں تو کہا کیا ہے یہہ اے رب میرے جواب آیا کہ یہہ وقار ہے عرض کیا کہ زیادہ کر

وقار میرا اور وقار مانع آتا ہے آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے تقوی اور طاعات کا اور یہہ سبب نور کا ہوتا ہے کہ دوڑتا ہوگا آگے مومن کے ظلمات حشر میں جیسے کہ

لکھے ہے کہ آیۃ میں یسعی نورهم بين ايديهم وبايمانهم پس یہاں توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہوا جیسا کہ ایک حدیث میں صریح آیا ہے اور اگر مراد نورانیت حال

صورت اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑھے ہونیکو اس عالم میں حاصل ہوتے ہیں بعید نہ ہوا اور بسبب اس حدیث کی مکروہ ہے چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علماء کے

ح ع . وعن كعب بن مرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا يوم القيمة رواه

الترمذي والنسائي اور روایت ہے کعب بن مرہ سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھے ہونیکو اسلام میں ہوتا ہے

بڑھاپا واسطے اوسکے نور دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے ف یہاں ایک سوال و اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب بڑھاپا سبب نورانیت کا ہے

آخرت میں تو اوسکا چھپانا اور تغیر کرنا خضاب سے کیوں مشروع ہوا جواب یہہ کہ مشروعیت خضاب کی بسبب مصلحت دینی کی ہے کہ وہ اظہار قوت کا ہے آگے دشمنوں

و ضعیف بنانے اور دلیر ہونے پر اگر کوئی کہے کہ اوکھیڑنا بالونکا اس مصلحت کے لیے کیوں جائز نہ ہوا اسکا جواب یہہ ہے کہ بال چننے میں اوکھیڑنا سفید بالونکا جو ہوئے

آخر کو باعث بدہیئتی کا ہوتا ہے بخلاف خضاب کے کہ زیادتی ایک وصف ہے اور بیچ اس فرق ہوا اسمیں اور اوسمیں ح وعن عائشة قالت كنت

اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد وكان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة رواه الترمذي

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی میں نہاتی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے یعنی دونوں کے لیے ایک برتن ہوتا تھا اور بال مبارک اوپر جمہ کے اور نیچے وفرہ کے اور تھے حضرت کے

کی بال اوپر جمہ کے اور نیچے وفرہ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** شعر بالوں کی تین نام ہیں ایک تو جمہ ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کی اور دوسرا وفرہ ساتھ زبر واو اور جزم فے
اور زیر رے کے ساتھ زیر لام اور تشدید میم کے پس جمہ بال کندھوں تک اور وفرہ لونڈوں تک اور لمہ بیچ میں کانوں اور کندھے کے یعنی کانوں سے نیچے اور کندھے سے اوپر
کہتے ہیں حضرت عائشہ کہ بال حضرت کے اس وقت میں اوپر جمہ کے اور نیچے وفرہ کے یعنی لو سے نیچے اور کندھوں سے اونچے تھے کہ جب کنگھی کرتے تھے اور کبھی جمہ یعنی لٹکتے بالوں کا اتار
جیسے شمائل میں آیا ہے **تعرب** جمہ شجر و اذنیہ **وعن** ابن الحنظلیۃ رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نعم الرجل خریم الاسدی لولا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فاخذ شفرۃ فقطع بہا جمتہ
الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن حنظلیہ سے کہ ایک شخص ہے صحابہ میں سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہے خریم اسدی اگر نہ ہوتے لمبے بال اس کے اور درازی تہبند اس کی پس پہنچی یہ خبر خریم کو پس لی
اس نے چھری پس کاٹ ڈالی ساتھ اس کے بال اپنے کانوں تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدھی پنڈلی تک نقل کی یہ ابو داود نے **ف** خریم اسدی بھی حضرت کے صحابی تھے قبیلہ بنی اسدی
حضرت نے ان کے حق میں کلام مذکور فرمایا اور درازی بالوں کی اگرچہ مذموم و مکروہ نہیں لیکن شاید کہ آنحضرت نے انہیں سبب درازی بالوں کی تجبر معلوم کیا ہوگا اس سبب سے منع
فرمایا اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر بھائی مسلمان میں کوئی بات خلاف شرع ہو اور اس کا ذکر غائبانہ کرے تو جائز ہے جبکہ یہ جانے کہ وہ سنے گا تو باز رہے گا اس سے
وعن انس قال کانت لی ذؤابۃ فقالت لی امی لا اجزہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمدہا ویاخذ بہا رواہ
ابو داود اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے واسطے میرے گیسو پس کہا مجھے ماں میری نے نہیں کاٹوں گی میں انکو تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھینچتے انکو اور پکڑتے
انکو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی از راہ پیار کے پس سبب تبرک و تیمن کی ماں انکی کترتی نہ تھیں اور کراہت درازی بالوں کی کہ مذکور ہوئی سبب کوئی ہے
یہ منافی اس کی نہیں ہے **وعن** عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امہل آل جعفر ثلاثا ثم اتاہم فقال لا
تبکوا علی اخی بعد الیوم ثم قال ادعوا لی بنی اخی فجیء بنا کانا افرخ فقال ادعوا لی الحلاق فامرہ فحلق رؤسنا رواہ
ابو داود والنسائی اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد پہنچنے خبر شہادت جعفر کی تین دن تک
یعنی چھوڑ دیا انکو کہ روتے تھے اور غم کرتے تھے جعفر پر پھر آئے حضرت انکے پاس پھر آئے انکے پاس پس بیٹھے اور انکی تسلی کے لیے اور فرمایا مت رو اوپر بھائی میرے کی بعد
آج کے پھر فرمایا بلاؤ میرے پاس میرے بھتیجوں کو یعنی عبد اللہ اور عون اور محمد کو کہ بیٹے جعفر کے ہیں پس لائے گئے ہم گویا کہ ہم چوزے تھے پرندوں یا بچے پرندے کے پس
فرمایا بلاؤ حجام کو پس حکم کیا اسکو سر مونڈنے کا پس مونڈ دئیے سر ہمارے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** جعفر بیٹے ہیں ابو طالب کے اور بھائی حضرت علی کی پس حضرت کی چچیرے بھائی ہوئے
اور امین لائق ہے اس پر کہ رونا اور غمگین ہونا میت پر بغیر نوحہ کرنے کے جائز ہے تین دن تک اور بعد تین دن کے کہ نہایت ماتم داری کی تین دن ہیں اچھا
نہیں تین دن سے زیادہ رونا اور غم رکھنا میت پر اور تعزیت کرنے نہ چاہیے اور حضرت نے ان لڑکوں کے سر مونڈنے کا حکم کیا باوجود یہ کہ رکھنا بالوں کا افضل ہے سوائے
حج یا عمرہ کی اس لیے کہ انکی ماں اسماء بنت عمیس مشغول مصیبت میں تھیں کنگھی کرنے اور دھونا وغیرہ بالوں کا اونسے نہیں ہو سکتا تھا ویسے ہی ان کے جوئیں وغیرہ پڑ جانے کا اندیشہ تھا **وعن**
ام عطیۃ الانصاریۃ ان امراۃ کانت تختن بالمدینۃ فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تنہکی فان ذلک
احظی للمراۃ واحب الی البعل رواہ ابو داود وقال ہذا الحدیث ضعیف وراویہ مجہول اور روایت ہے ام عطیہ انصاریہ سے کہ
تحقیق ایک عورت تھی ختنہ کرتی مدینہ میں یعنی عورتوں کا پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کر تو بیچ کاٹنے چمڑے کے اس لیے کہ نہ مبالغہ کرنا اس میں
بہتر ہے عورت کو اور محبوب تر ہے یعنی لذیذ تر ہے طرف خاوند کی یعنی اگر بیچ کاٹنے اس موضع کے مبالغہ کرے تو نہ خاوند لذت پاتا ہے اور یہ ابو داود نے نقل کی ہے
اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور راوی اسکے مجہول ہیں **ف** احتمال ہے کہ مراد راوی سے جنس راوی ہیں یعنی سب راوی چنانچہ موید ہیں اسکی یہ اسانید

جو ایک نسخہ صحیح میں آئی ہیں وہ روایۃ مجہولۃ اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد یہ ہو کہ اسحد روایۃ مجہول چنانچہ منذری کے لفظوں میں جو ایک نسخہ میں آئی ہیں فی روایۃ مجہول
لیکن ابن حبان نے کہا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ سند صحیح کے اور حاکم نے اپنے مستدرک میں ضحاک بن قیس سے اور اوسکے لفظ یہ ہیں اخفضی ولا تنہکی فانہ انضر للوجہ واحظی
عند الزوج ہے **وعن** كريمة بنت همام ان امرأة سألت عائشة عن خضاب الحناء فقالت لا بأس ولكني اكرهه كان حبيبي
يكره ريحه رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے کریمہ بیٹی ہمام کے سے کہ تحقیق ایک عورت نے پوچھا عائشہؓ سے حکم خضاب کرنے مہندی کا
یعنی ہاتھ پاؤں میں پس کہا عائشہ نے کچھ مضائقہ نہیں ولیکن میں ناخوش رکھتی ہوں اسکو تھے دوست میرے یعنی آنحضرت مکروہ رکھتے تھے بو اسکی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی
نے **ف** مراد یہ ہے کہ مکروہ رکھتے حضرت کا … بسبب تکلیف … اسلیے کہ آگے کے … میں آتا ہے کہ معیت نہ لی حضرت نے ہند سے بسبب خالی ہونے ہاتھوں اسکے
سے ایسی ہے ع **وعنها** ان هندا بنت عتبة قالت يا نبي الله بايعني فقال لا ابايعك حتى تغيري كفيك فكانما
كفا سبع رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نے کہا اے نبی اللہ کے بیعت لو مجھ سے پس فرمایا نہیں بیعت لیتا میں تجھ سے
جب تک کہ نہ بدلے تو اپنی ہتھیلیوں کو یعنی مہندی لگا کر گویا کہ دونوں ہاتھ تیرے ہاتھ درندے کی ہیں نقل کی یہ ابوداود نے
ف ہند بنت عتبہ بیوی ابی سفیان کی اور ماں معاویہ کی ہے دن فتح مکہ کے اسلام لائیں تھیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیعت بھی دن فتح مکہ کی تھی اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو
مہندی لگانی ہاتھوں میں مستحب ہے اور ترک اوسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردوں کے ہے ع **وعنها** قالت اومت امرأة من وراء ستر
بيدها كتاب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبض النبي صلى الله عليه وسلم يده فقال ما ادري ايد رجل ام
يد امرأة قالت بل امرأة قال لو كنت امرأة لغيرت اظفارك يعني بالحناء رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے عائشہ
سے کہ کہا اشارہ کیا ایک عورت نے پس پردہ کے اور اوسکے ہاتھ میں ایک خط تھا کہ کسی نے بھیجا تھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھینچ لیا حضرت نے
ہاتھ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں جانتا میں کہ آیا ہاتھ مرد کا ہے یا ہاتھ عورت کا کہا اوس عورت نے بلکہ ہاتھ عورت کا ہے فرمایا حضرت نے اگر
ہوتی تو عورت یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتوں کی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنے یعنی ساتھ حنا کے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** آیا ہے تاکید واسطے استحباب مہندی لگانے
کے عورتوں کو اور کمال تعلیم آداب کی ہے ع **وعن** ابن عباس قال لعنت الواصلة والمستوصلة والنامصة والمتنمصة والواشمة
والمستوشمة من غير داء رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالوں کا چٹلا ڈالنے والی اور
ڈلوانیوالی اور چنیوالی اور چنوانیوالی یعنی بالوں کو اور گودنے والی اور گدوانیوالی بغیر بیماری کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں گذر چکی ہے اور
بیماری کی یعنی اگر حاجت گودنے کی ہو جائز ہے اگرچہ باقی رہیں نشان ع **وعن** ابي هريرة قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل
يلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مرد
کو جو پہنے پہناوا عورت کا سا اور لعنت کی اوس عورت کو جو پہنے پہناوا مرد کا سا نقل کی یہ ابوداود نے ع **وعن** ابن ابي مليكة قال قيل لعائشة ان
امرأة تلبس النعل قالت لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجلة من النساء رواه ابو داود اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہا
کہا گیا واسطے عائشہ کے کہ تحقیق ایک عورت پہنتی ہے پاپوش مردوں کی سی کہا حضرت عائشہ نے لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون عورتوں کو مشابہت کرنے والی
مردوں کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی لباس میں اور کلام میں اور عورت کو مشابہت کرنی ساتھ مردوں کی حقیقت میں اور علم میں … محرم ہے چنانچہ آیا ہے کہ کان
الرجلة الرای یعنی عقل کی سند … ع **وعن** ثوبان قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر كان آخر
عهده بانسان من اهله فاطمة واول من يدخل عليها فاطمة فقدم من غزاة وقد علقت مسحا او سترا …

بابها وحلّت الحسن والحسين قلبين من فضة فقدم فلم يدخل فظنت ان ما منعه ان يدخل ما رأى فهتكت الستر وفككت القلبين عن الصبيين وقطعته منهما فانطلقا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يبكيان فاخذه منهما فقال يا ثوبان اذهب بهذا الى آل فلان ان هؤلاء اهلي اكره ان ياكلوا طيباتهم في حياتهم الدنيا يا ثوبان اشتر لفاطمة قلادة من عصب وسوارين من عاج رواه احمد وابو داود اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے ہوتا آخر عہد اونکا یعنی کلام اور وصیت اور کار اونکا ساتھ لوگونکے اہل اونکے سے عہد حضرت فاطمہ کا یعنی سبکو رخصت کرکر اور سب سے فارغ ہوکر حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لاتے اور جو کچھ کہنا ہوتا اونسے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنی ہوتی اونکو کرتے اور رخصت کرتے اور ہوتین اول اونکی کہ آتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس وقت آنیکی سفر سے فاطمہ یعنی سفر سے آتے تو اول اونکے پاس آتے پس آئے آنحضرت ایک جہاد سے اور حال اینکہ لٹکایا تھا حضرت فاطمہ نے ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازہ پر یعنی زینت کیلیے اسلیے کہ اگر پردے کے لیے ہوتا تو حضرت کو ناگوار ہوتا اور پہنائی تھی حضرت حسن اور حسین کو دو کڑی چاندیکی یعنی ہر ایک صاحبزادیکو ایک ایک کڑا پہنایا تھا پادو پس تشریف لائے آنحضرت اور نہ داخل ہوئے یعنی حضرت فاطمہ کی گھر مین پس گمان کیا حضرت فاطمہ نے یہ کہ اونکو منع کیا حضرت کو داخل ہونے سے اوسی چیز نے کہ دیکہا یعنی لٹکانا پردیکا اور پہنانا کڑونکا حضرت حسن اور حسین کو پس پہاڑ ڈالا حضرت فاطمہ نے پردہ اور اوتارلیے دونوں کڑی دونوں صاحبزادونکی ہاتھ سے اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑیکو ان دونکے ہاتھ سے پس گئے دونوں صاحبزادے حضرت کی پاس روتے ہوئے پس لیا حضرت نے زیور کو اون دونوں سے اور فرمایا ای ثوبان لیجا اس زیور کو طرف آل فلان کی یعنی اپنی قرابتیونکا کہ محتاج تھے نام لیا اسلیے کہ یہ اہل بیت میرے ہین مکروہ رکہتا ہون مین یہ کہ کہاوین لیاقتین اپنے بیچ زندگانی اپنے کے دنیا مین یعنی لذت حاصل کرین اچھی طعامون سے اور پہنین لباس نفیس گویا کہانا طیبات کا کنایہ ہے لذت حاصل کرنیسے اور مین کرنیسے بلکہ اختیار کرتا ہون مین اونکے لیے فقر و ریاضت تاکہ ہون درجے اونکے بلند اور نہ ہون مشابہ اون لوگونکے کہ جنکی حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم اور چونکہ آنحضرت کو شکستہ دلی حضرت فاطمہ کے تصور کی بنظر شفقت و محبت کی فرمایا ای ثوبان خرید کر واسطے فاطمہ کے ایک ہار عصب کا کہ دانت ہوتا ہے ایک جانور دریائی کا اوسکا ہار بناتے ہین اور خرید کر دے دو کڑے ہاتھی دانت کی یعنی دونوں صاحبزادونکے لیے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **وعن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اكتحلوا بالاثمد فانه يجلو البصر وينبت الشعر وزعم ان النبي صلى الله عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل منها كل ليلة ثلثة في هذه وثلثة في هذه رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھ سرمہ اصفہانی کے یعنی مداومت کرو اوسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور اوگاتا ہے بالونکو یعنی پلکونکو کہ باعث زینت اور علامت صحت آنکھونکی ہین اور کہا ابن عباس نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی ایک سرمہ دانی کہ سرمہ لگاتے تھے اوسی سے ہر شب مین تین بار یعنی پے در پے اس آنکھ مین یعنی داہنی مین اور تین بار یعنی پے در پے اس مین یعنی بائین مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا بعضون نے کہ اثمد لے سرمہ کو کہتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہے کہ خشک کرتا ہے آنسو کو اور زخمونکو اور قوی کرتا ہے آنکھون کے پٹھونکو خصوصاً بڈہونکو اور لڑکونکو اور ایک روایت مین آیا ہے بالاثمد المروح اور وہ ہے کہ ملایا جاوے اوسمین مشک اور شب مین یعنی پہلے سونی کے جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے وعند النوم اور حکمت اوس وقت کی لگانی مین یہ ہے کہ آنکھ مین رہتا ہے اور طبقات آنکھ مین سرایت کرتا ہے **وعنه** قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكتحل قبل ان ينام بالاثمد ثلثا في كل عين قال وقال ان خير ما تداويتم به اللدود والسعوط والحجامة والمشي وخير ما اكتحلتم به الاثمد فانه يجلو البصر وينبت الشعر وان خير ما تحتجمون فيه يوم سبع عشرة ويوم تسع عشرة ويوم احدى وعشرين وان رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث عرج به ما مر على ملأ من الملئكة الا قالوا عليك بالحجامة رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے اوسی سے

کو رات تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے تھے سونیکے ساتھ سرمہ اصفہانی کے تین تین دفعہ ہر آنکھ میں کہا ابن عباس نے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ بہتر جو چیز کہ دوا کرو تم ساتھ اوسکے بیچ چار چیزوں میں لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہتر جس چیز کو سرمہ لگاؤ تم ساتھ اوسکے اثمد ہے
اسلئے کہ بہ تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور جماتا ہے بالوں کو اور تحقیق بہتر دنونکا کہ بہری ہوئی سینگی کھچواؤ اوسمیں سترھویں اور انیسویں اور
اکیسویں ہے اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہیں گذرے وہ کسی جماعت پر فرشتوں سے مگر کہا اونہوں نے حضرت کو کہ لازم پکڑو
بہری ہوئی سینگی کھچوانی نقل کیا ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** لدود ساتھ زبر لام کے کہتے ہیں اوس دوا کو کہ ٹپکاتے ہیں بیچ ایک جانب کے منہ میں
یا حلق کی طرف ہے اور سعوط اوس دوا کو کہتے ہیں کہ ٹپکاتے ہیں بیچ ناک میں اور حجامت کہتے ہیں بہری ہوئی سینگی کھنچوانے کو اور مشی ساتھ زبر میم اور زیر شین کے اسم ہے
کہ مراد اوس سے دوا مسہل کی کہتے ہیں مشی اسی سے کہ پینے والا اوسکا چلتا ہے اور پھرتا ہے واسطے دست کے اسلئے اسکو مشی کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ تم
سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو کہا اسلئے کہ اول مہینے میں خون جوش میں ہوتا ہے اور آخر مہینے میں بیچ نقصان اور سستی اور عدم جوش کے ہوتا ہے پس ایام اوسط مہینے
کے مناسب ہیں ساتھ اعتدال کے خصوصا بیچ ذکر وہ اور تفصیل احکام حجامت کے کتاب الطب والرقی میں آویگی انشاء اللہ تعالی **وعن** عائشة ان
النبي صلى الله عليه وسلم نهى الرجال والنساء عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال ان يدخلوا بالميازر رواه
الترمذي وابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو داخل ہونے حماموں کے سے پھر رخصت دی مردوں کو داخل ہونیکی
کے ساتھ تہبندوں کے نقل کیا یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** کہا شارح نے کہ نہ اجازت دی حضرت نے عورتوں کو حمام میں جانیکی اسلئے کہ تمام اعضا انکے ستر ہیں اور کھولنا انکا نہیں
جائز ہے مگر وقت ضرورت کے کہ مثلا بیمار ہو تو واسطے علاج کے یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت کے لئے یا ہو جنبی اور جانا واجب ہو اور قادر نہیں ہے نہانے پر
گھر میں خوف سردی کے استعمال کرنے پانی ٹھنڈے کے سے اور نہیں جائز مردوں کو جانا حمام میں بغیر تہبند کے کہ گھٹنے تک ہو اور نہیں پوشیدہ کرنے لائق ہیں اور کہا
حکم فرق کا درمیان مردوں اور عورتوں کے بیچ نہی کے اسلئے کہ عورتیں ساتھ عورتوں کے یا مانند مردوں کے ہیں ساتھ مردوں کے بغیر فرق کے اور شاید کہ وجہ منع کرنے کی
داخل ہونے حمام کی یہ ہے کہ اکثر حیا نہیں کرتیں بعض انکی بعض سے اور ستر کو اپنے نہیں دیکھتے ہیں بعض انکی بعض کو حتی کہ انہوں نے بہی پروا نہیں کرتی
اپنے کے ان بیٹھے ہوں اور نہانا اونکا ہے تو بالکل پردہ کرتی ہیں نہیں حتی کہ گھر میں چہ جائے حمام میں اور وہ متعصبات ہیں مگر اوس گویا کہ مخرج ہے دیکھا ہو یا
حال انکا پس بہتر ہے کہ نہ جانے دی جاویں واللہ اعلم بالصواب **وعن** ابي المليح قال قدم على عائشة نسوة من اهل حمص فقالت
اين انتن قلن من الشام قالت فلعلكن من الكورة التي تدخل نساؤها الحمامات قلن بلى قالت فاني سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تخلع امرأة ثيابها في غير بيت زوجها الا هتكت الستر بينها وبين ربها وفي رواية في غير بيتها
الا هتكت سترها فيما بينها وبين الله عز وجل رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے ابی الملیح سے کہ کہا او آئیں حضرت عائشہ کے پاس
ایک جماعت عورتوں کی اہل حمص سے کہ ایک شہر ہی شام میں کہا حضرت عائشہ نے کہ کہانکی ہو تم کہا اون عورتوں نے کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہ نے کہ شاید تم اوس بستی کی ہو کہ
داخل ہوتی ہیں عورتیں اوسکی حماموں کو کہا اون عورتوں نے کہ ہاں فرمایا حضرت عائشہ نے پس تحقیق سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں اوتارتی کوئی
عورت کپڑے اپنے بیچ غیر گہر خاوند اپنے کی مگر کہ پہاڑا ڈالتی ہے پردہ درمیان اپنے اور درمیان پروردگار اپنے کے اور بیچ ایک روایت کی ہے بیچ غیر گہر اپنے کی مگر کہ پہاڑا
پردہ اپنا بیچ اوس چیز کی کہ درمیان اوسکی ہے اور درمیان اللہ کی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہے نہیں اس روایت میں بجائے فی غیر بیت زوجہا کے فی غیر بیتہا ہے
کہ یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** اسلئے کہ عورت حکم کیا گئی ہے ساتھ پردہ کرنے کے اور محافظت کی اسکی کہ دیکھے اسکو اجنبی یہاں تک کہ نہیں لائق ہے اسکو
کہ کھولے ستر اپنا خلوت میں بھی مگر نزدیک خاوند اپنے کے پس جس وقت کہ کھولے اعضا اپنے حمام میں بغیر ضرورت کی پس پہاڑا اوس نے جو حکم کیا تھا اسکو اللہ تعالی نے

گویا اسلیے ہے کہ اللہ تعالی نے نازل کیا ہے لباس تاکہ زینت کی ساتھ اوسکی ستر اپنا اور لباس تقوی کا بہتر ہے اگرچہ نہ ستر ہو یعنی کیا اللہ تعالی نے اور کیونکہ ستر اپنا ہواور پردہ کر درمیان اوسکی اور درمیان اللہ تعالی کی ہے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِیْهَا بُیُوْتًا یُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا یَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِیْضَةً اَوْ نُفَسَاءَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کیجاویگی واسطے تمہارے زمین عجم کی اور پاؤگی تم اوس میں گھر کہ کہا جائیگا واسطے انکے حمام پس نہ داخل ہوں اونمیں مرد بدون تہبند کے اور منع کرو اونمیں داخل ہونے سے عورتونکو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نسل کی ہے ابوداود **ف** اور منع کرو الخ یعنی عورتونکو منع کرو مطلقا خواہ تہبند باندھیں یا نہ خواہ بن تہبند کے اسلیے کہ عورتیں ستر ہیں پانوں تک ستر ہیں اور مردونکو ناف سے گھٹنے تک ستر ہے زانونک ہی باندھنا تہبند کا کافی ہے مگر جبکہ بیمار ہوں عورتیں تو واسطے علاج کے داخل ہوں یعنی تنہا یا تہبند باندھکر یا جنبی ہوں تو واسطے غسل کے داخل ہوں سبب سردی کی اور بغیر عذر کے عورتونکو حمام میں جانا جائز نہیں ہے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَیْرِ اِزَارٍ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُدْخِلْ حَلِیْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَیْهَا الْخَمْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کی پس نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہبند کی اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ داخل کرے اپنی عورت کو حمام میں اور جو کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کی اور روز آخرت کے پس نہ بیٹھے اوس دسترخوان پر کہ دور کیجاتی ہو اوس پر شراب نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** نہ داخل کرے الخ یعنی اذن نہ دے اپنی بی بی کو حمام میں جانیکا اور اسکی حکم میں ہے ماں بیٹی اور بہن وغیرہ کہ جو اسکے تحت حکم میں ہیں اور مکروہ ہے مرد کو یہ کہ لیوے اوسکو اجرت حمام کی اسلیے کہ جگہ مرد کا اوسکا مکروہ ہے اور جانا حضرت کا حمام میں بیچ بعض کتابوں فقہ کی لکھا ہے ولیکن اہل حدیث کی نزدیک صحیح نہیں اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے او میں موضوع ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ آنحضرت ہرگز حمام میں نہیں گئے بلکہ حمام کو دیکھا بھی نہیں اور مکہ معظمہ میں جو حمام النبی مشہور ہے شاید کہ جس جگہ آنحضرت نے ایکبار غسل کیا ہوگا وہاں حمام بنا دیا اور احتمال ہے کہ نام اوسکا حمام النبی اس سبب سے زبان زد ہو کہ حضرت کی پیدایش کی جگہ کی جانب اور نواحی اس جگہ کی واقع ہی واللہ اعلم لیکن ذکر حمام کا حدیثونمیں واقع ہوا ہے جیسیکہ مذکور ہوا قولہ مائدۃ الخ یعنی نہ حاضر ہووے اس جگہ کہ دور شراب چلتا ہو وہاں اگرچہ نہ پیتے ہوں اوسکو شراب خوار پس اگرچہ نہ بھی پیوی تو بھی واجب ہے اوپر منع کرنا اونکا اور اگر نہ منع کیا اونکو اور نہ اعراض کیا اونسے اور نہ غصے ہوا تو نہیں ہوگا مومن کامل ہے ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ یَخْتَضِبْ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْ بَکْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچھی گئی انس بن مالک خضاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کہ خضاب کرتے تھے یا نہیں پس کہا انس نے کہ اگر چاہتا میں کہ شمار کروں میں بال سفید کہ اوںکے سر مبارک میں تھے شمار کرتا میں یعنی آنحضرت کے بال سفید گنتی تھے خضاب کیوں کرتے اور اسی لیے کہا ثابت نے کہ نہیں خضاب کیا آنحضرت نے زیادہ کیا انس نے یا ثابت نے انس سے ایک روایت میں اس عبارت کو کہ تحقیق خضاب کیا ابوبکر نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور خضاب کیا عمر نے ساتھ نری مہندی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں خضاب کیا یعنی سر مبارک میں سفیدی تھی پس خضاب کرنی داڑھی کی کہ جو روایت کیا گیا سابق اور آگے ابن عمر سے اور کلبی سے خضاب کرنی مہندی اور وسمہ کے اور نری مہندی کی اوپر مذکور ہو چکا ہے ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰی تَمْتَلِئَ ثِیَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِیْلَ لَهٗ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْهَا وَقَدْ کَانَ یَصْبُغُ بِهَا ثِیَابَهٗ کُلَّهَا حَتّٰی عِمَامَتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق وہ رنگتے اپنی داڑھی ساتھ زردی کی یہانتک کہ بھر جاتے کپڑے اونکے زردی سے پس کہا گیا واسطے

اور اگر کیسوں میں لگتی ہو رنگین ہو کر کہا تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنگتے تھے ساتھ مہندی کے یعنی خضاب کرتے تھے یا زرد رنگتے تھے حضرت اپنی داڑھی
سے یعنی خضاب کرتے ہیں اور تحقیق تھی حضرت رنگتی ساتھ مہندی کی کپڑے اپنے سب یہاں تک کہ پگڑی بھی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ساتھ زرد کی یعنی ورس
کے کہ نام ایک گھاس کا ہے مشابہ زعفران کی اور کبھی اوس میں زعفران بھی ملائی جاتی تھی اور ظاہر ہے کہ مراد ابن عمر کی یہ ہے کہ رنگتے تھے حضرت اپنی داڑھی کو جیسے کہ
ذکر کیا ہے اور سیوطی نے کہا کہ بعضوں نے کہا کہ مراد اس حدیث میں رنگنا بالوں کا ہے اور بعضوں نے کہا کہ رنگنا کپڑوں کا مراد ہے کہا سیوطی نے کہ یہ شبہ ہے اسی کہ نہیں نقل کیا
کہ حضرت نے بال رنگے ہوں کہتا ہوں میں کہ ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے رنگا کپڑا اپنے سبز اور زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوے اس پر اور صحیح وہ ہے کہ جو صاحب مشکوٰۃ
کیا کہ مختار یہ ہے کہ حضرت نے بال رنگے کبھی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نے اوس چیز کی کہ دیکھا اور دونوں صحیح ہیں اور یہ تاویل ہے درمیان ساتھ تطبیق
کی درمیان حدیثوں کی انتہی اور یہ نہایت عمدہ ہے اور لگتے کپڑے انکے یعنی زرد ہو جاتی تھی بسبب اثر اس مہندی کی تہبید کہ رنگتے تھے اونکو ساتھ اوسکی یا یہ کہ
استعمال کرتے تھے زرد کپڑے پہنتے تھے واللہ اعلم **ع** **وعن** عثمان بن عبد الله بن موهب قال دخلت على أم سلمة فأخرجت إلينا
شعرا من شعر النبي صلى الله عليه وسلم مخضوبا رواه البخاري اور روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا گیا میں ام سلمہ کے پاس نکالا اونہوں نے
طرف ہماری ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے رنگین نقل کی یہ بخاری نے **ف** رنگین کہا میرک نے زیادہ کیا ابن ماجہ اور احمد نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور غیر
کی یہ بخاری نے اور اسی طرح ترمذی نے نقل کیا ہے شمائل میں انس سے کہ کہا دیکھا میں نے بال آنحضرت کا رنگین اور انس سے یہ بھی گذرا ہے کہ آنحضرت نے خضاب نہیں کیا
شاید کہ ہوا انکی ساتھ نفی کی اکثر احوال آنحضرت کا ہے اور ساتھ اثبات کے اقل احوال پر حمل کیا جاوے اور ایک ان دونوں کا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال
کا رنگ متغیر تھا بسبب کثرت تیل یا مہندی کے سر پر واسطے رفع درد سر کے یا بسبب کثرت خوشبوئی کے اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میرے یہ ہے کہ نفی خضاب کی ہوں
سبب بالوں کے اور اثبات یعنی کرنا وسمہ کا اوپر بال بعض داڑھی کی بسبب مہندی کی واللہ اعلم پھر کیسی ملتی ہے روایت بخاری کی کہ کہا تھا پاس ام سلمہ کی بال
آنحضرت کی داڑھی کا کہ اوس میں اثر مہندی اور وسمہ کا تھا پس حمل کیجاوے اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہے مطلق جیسا کہ شمائل میں ہے کہ ابو ہریرہ سے سوال کیا
آیا خضاب کیا تھا آنحضرت نے کہا ہاں **ع** **وعن** أبي هريرة قال أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بمخنث قد خضب يديه
ورجليه بالحناء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال هذا قالوا يتشبه بالنساء فأمر به فنفي إلى النقيع فقيل
يا رسول الله ألا نقتله فقال إني نهيت عن قتل المصلين رواه أبو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ
پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگے تھے اوس نے ہاتھ پاؤں اپنے ساتھ مہندی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے اسکا عرض کیا صحابہ نے کہ مشابہت کرتا ہے
عورتوں کے یعنی قول اور فعل میں پس حکم کیا آنحضرت نے اوسکے نکالنے کا پس نکالا گیا طرف نقیع کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے پس کہا گیا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کریں ہم
یعنی اگر فرماویں تو مار ڈالیں اوسکو کہ باعث فسق و فساد کا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں قتل کرنے نماز پڑھنے والوں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف**
کہ ہدایہ کنایہ ہے اسلام سے اور موجب اس قول کا یہ ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے تو واجب القتل ہے محمول اوپر ظاہر کے ہے **ح** **وعن** الوليد بن عقبة
قال لما فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة جعل أهل مكة يأتونه بصبيانهم فيدعو لهم بالبركة ويمسح رؤسهم
فجيء بي إليه وأنا مخلق فلم يمسني من أجل الخلوق رواه أبو داود اور روایت ہے ولید بن عقبہ سے کہ کہا اس نے جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مکہ تو شروع کیا مکہ والوں نے کہ لاتے تھے حضرت کے پاس اپنے لڑکوں کو واسطے اونکے مانگتے حضرت اونکے واسطے برکت کی اور ہاتھ پھیرتے تھے اونکے سروں پر یعنی از روئے شفقت کے
پس لایا گیا میں بھی حضرت کے پاس اور میں تھا آلودہ ساتھ خلوق کے کہ نام ایک خوشبوئی کا ہے کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے پس ہاتھ نہ لگایا حضرت نے مجھ کو بسبب
آلودگی خلوق کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** خلوق خوشبوئی عورتوں کی ہے پس اوسکے لگانے سے لازم آتی ہے مشابہت ساتھ عورتوں کی اور یہ سبب ہے منع کا

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جُمَّةً أَفَأُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا قَالَ فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق واسطے میرے ہیں بال مونڈھوں تک کیا پس کنگھی کروں میں انکو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں اور تعظیم کر انکی یعنی ساتھ تیل لگانے وغیرہ کی کہا راوی نے پس تھے ابو قتادہ کہ اکثر تیل لگاتے تھے بالوں کو انکے بیچ دن کے دو بار بسبب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہاں اور تعظیم کر انکی نقل کی یہ مالک نے ف موطا میں ناممدوح ہوا مبالغہ کا بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے کے بسبب شاکر ہونے اونکے تکلف کی ولیکن یہ واسطے امر اور اہتمام کے ساتھ بجا آوری حکم کی محمود ہے جیسے دراز کرنا انس کے مانگ کو یعنی اونکا لمبا بسبب کھینچنے اور پکڑنے آنحضرت کی جیسا کہ گذرا ۲ وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هٰذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا فَإِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُودِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حجاج بن حسان سے کہ کہا داخل ہوئے ہم یعنی میں اور اہل میرے پاس انس بن مالک کی پس حدیث کی مجکو بہن میری نے کہ نام اوسکا مغیرہ ہے یعنی میں یاد رکھتا ہوں کہ لوگوں کی ساتھ انس کی پاس گیا تھا لیکن کیفیت حال کی اور تفصیل احوال کی یاد نہیں رکھتا ہوں میں پس بہن میری نے بیان کیا کہ کہا اور تو اوس دن لڑکا تھا اور تھی تیری دو گیسو یعنی دو چوٹی یا کہا تھی قصتان لیں تو پھیرا انس نے تیرے سر پر اور دعا برکت کی کی تیرے لیے اور فرمایا کہ منڈوا ڈالو ان دونوں کو یا کتروا ڈالو ان دونوں کو اسلیے کہ یہ شکل یہودیوں کی ہے یہ حدیث نقل کی ہے ابو داود نے ف یا کہا تھی قصتان یعنی راوی کو شک ہے کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ ساتھ پیش قاف اور صاد کے لٹکے میں اون بالوں کو کہ سر کی آگے کی جانب ہوتے ہیں ۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے علی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ نسائی نے ف کہ سر کے بال بمنزلہ داڑھی کی ہیں مرد کے لیے پس جو کوئی داڑھی اور اوسکو سر منڈانا حرام ہے ۲ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِإِصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلِحْيَتِهِ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پس آیا ایک شخص پراگندہ بال سر کے اور داڑھی کی پس اشارہ کیا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سے اپنی داڑھی اور سر مبارک پر کہ اوس سے سمجھا جاتا تھا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں اوسکو ساتھ سنوارنے بالوں اوسکی کی اور داڑھی اوسکی کی پس سنوارا اوس نے بالوں کو پھر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہیں یہ بہتر اس سے کہ آوے ایک تمہارا اس حالت میں کہ پراگندہ ہوں بال اوسکی سر کی گویا کہ وہ شیطان ہے یعنی جن بدہیئت پراگندہ بال ہے نقل کی یہ مالک نے وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے سعید بن مسیب تابعی سے کہ سنی گئی وہ کہ کہتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی کو اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے ستھرائی کو کرم کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے کرم کو بخشش والا ہے دوست رکھتا ہے بخشش کو پس صاف رکھو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں ابن مسیب نے کہا اپنی صحنوں کو اور نہ مشابہت کرو یہود کی کہ صحن گھروں کی کوڑی کرکٹ سے ناپاک و خراب رکھتے ہیں کہا روایت کرنیوالے نے ابن مسیب سے کہ ذکر کیا میں نے یہ قول ابن المسیب کا مہاجر بن مسمار

باہم کی آئی کہا ادھون نے کہ حدیث کی مگر یہہ حادیث سعد بن ابی وقاص سے نہیں سنی ہے یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر
قول ہم سعید بن المسیب کے مگر یہہ تفاوت کر کہا یا مہد سے ستہرے رکہو صحن اپنے گہرون کی یعنی اونکی روایت مین لفظ افنیتکم مرتب غذکیب کہ کہان کہو اور مین نقل نہین کیا
نے روایت ابن المسیب کے تہا نقل کی یہہ مہنی ف پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سے اور لفظ طیب تج مجمد طیب الطیب کے ساتھ زیادہ کی بہ معنی دوست رکہتا ہی
حلال اور خورش حلال کو یا بو خوش کو یعنی دوست رکہتا ہی اوسکی استعمال کو اپنے بندون سے اور نظیف ہی کہ ساتہ اس فعل کی اور ایک نسخہ مین نظیف
کی اور نزدیک مشہور کی ہی اور مراد اس سے وہ شخص ہی کہ وصف کیا جاوے ساتھ طیبات کی یعنی اچھی صفت والا اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کا اور نظافت کی
معنی مین جمع ظاہری اور باطنی اور کہا طیبی نے کہ ستہرا رکہنا صحن گہر کا کنایہ ہی کرم اور جود سے اس لئے کہ جب صحن گہر کا ستہرا ہوتا ہی تو لوگون کو اوسکی طرف رغبت
اور نیک اوس مین بہت ہوتی ہی ع **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ أَوَّلَ النَّاسِ
ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى وَقَارٌ يَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی یحییٰ سے کہ تحقیق یحییٰ بن سعید نے سنا سعید بن مسیب کو کہتے حضرت ابراہیم
جو کہ اول آدمی ہین کہ مہمانی کی مہمانی کی یعنی رسم مہمانی کی اول اونسے شروع ہوئی اور اول لوگون کی کہ ختنہ کیا اور اول لوگون کی کہ کترین لبین اپنی اور اول لوگون کی کہ دیکہا بڑہاپا
سفید بال یعنی کہا ای پروردگار کیا ہی یہہ فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نے کہ یہہ وقار ہی یعنی یہہ بڑہاپا باعث حلم و وجہہ وقار کا ہی کہ کہا وہ لعب اور ایک جگہ عیاشی کا
باز رکہتا ہی ای ابراہیم کہا حضرت ابراہیم نے کہ ای رب میری زیادہ کر مجکو موجب وقار کو کہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ مالک نے ف اور ذکر کیا سیوطی نے تاریخ خلفا میں
اور خبر میں ہی اول حضرت ابراہیم سے شروع ہوئین ناخن لینے مانگ نکالنے اور سر اوسنا پائجامہ پہننا خضاب کرنا ساتھ مہندی اور وسمہ کے خضاب پہننا منبر پر جانا اور کرنا راہ
مین مرتب کرنا لشکر کو جنگ مین میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور ساقہ مین اور معانقہ کرنا ساتھ لوگون کی اور ثرید تیار کرنا ع

باب التصاویر

یہہ باب ہی بیان تصویرونکے ف تصاویر جمع ہے تصویر کی یعنی صورت بنانیکی اور مراد یہان صورتین جانداروں کی ہین کہ کپڑون پر دیوارون پر وغیرہ پر

الفصل الاول

فصل پہلا **عَنْ** أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابی طلحہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوتی فرشتے اوس گہر مین کہ ہو اوس مین کتا اور نہ اوس گہر مین کہ ہون اوس مین تصویرین نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف لکہا ہے علماء نے کہ مراد وہ کتا ہی اور صورت ہین کہ حرام ہی رکہنا اونکا اور جو کہ ایسے نہین ہین جیسے کتا پالیز شکار کیلئے یا واسطے
حفاظت کہیتی اور مواشی کی یا صورتین کہ خوار و پامال ہوں بچہونون وغیرہ مین ہو تو اونکا مانع دخول ملائکہ سے نہین اور یہہ حکم استعمال تصویر کا ہی اور بنانا
صورت جاندار کا مطلق حرام ہی خواہ بچہونے پر ہو یا درہم پر یا اور چیز پر اور بنانا صورت جاندار کا اشد حرام ہی اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سوا
اونکی اور بے جاندار کی نہین حرام اور بعضون نے کہا کہ یہہ حکم عام ہی یعنی کتا اور صورت جاندار کی گہر مین مانع دخول ملائکہ سی ہین مطلق اگرچہ لوگ صورتون مین کیا
رکہنا اونکا حرام ہو اور مراد فرشتون سے غیر حول لکہنے والے ہین اور غیر حوائت کہ نہیں جدا ہوتی آدمی سے کسی حال مین ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي
أَمَ وَاللّٰهِ مَا أَخْلَفَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا
أَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ
الْكَبِيرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے انہون نے نقل کی میمونہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ایک دن غمگین یعنی خاموش اور فرمایا

بیچ بیان سبب عمگینی کی حضرت میمونہ سے یا اپس اوسے بی ہے یا اپ والدین یا بطریق تعجب و تحیر کے فرمایا تحقیق جبرئیل نے وعدہ کیا تہا مجہسے ملاقات کرنیکا

آج کی رات لیکن ملاقات کی مجہسے خبردار ہو قسم خدا کی نہیں خلاف کیا وعدہ کیا جبرئیل نے مجہسے کبہی یعنی کبہی آگے پہر آیا بیچ دل حضرت کی کہ ایک کتا کا بچہ ہے نیچے تخت

ہمارے پس نکالا گیا اور حضرت نے اپنے ہاتہہ سے لیکر پانی اوسکی جگہ پر چہڑکا پس جبکہ شام ہوئی ملے حضرت سے جبرئیل پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تمنے وعدہ کیا تہا مجہسے ملنے کا

کہا کہ ہاں لیکن ہم نہیں داخل ہوتے اوس گہر میں کہ ہو اوس میں کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن پس حکم فرمایا ساتہ قتل کرنے

کتونکے یہانتک کہ حکم کیا ساتہ مارنے کتے باغ چہوٹے کے کہ اوس میں چندان احتیاج محافظت کی نہیں ہوتی اور چہوڑ دیا بڑے باغونکے کتونکو کہ اونمیں احتیاج محافظت کی ہے

روایت کی یہہ مسلم نے **وعن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يترك في بيته شيئا فيه تصاليب الا

نقضه رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چہوڑتے تہے اپنے گہر میں کسی چیز کو کہ جسمیں تصویریں ہوں مگر توڑ ڈالتے تہے

اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** تصالیب جمع تصلیب ہے یعنی بنائی صورت صلیب یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتے ہیں بگمان اسکی کہ حضرت عیسی کو یہود

نے سولی پر کہینچا تہا یہ شکل اوسکی ہے کہ وہ اسطرح کی ہوتی ہے اور بیان مراد نصالیب سے مطلق تصویریں ہیں **وعنها** انها اشترت نمرقة

فيها تصاوير فلما رآها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية قالت

فقلت يا رسول الله اتوب الى الله والى رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال هذه النمرقة

قالت قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور

يعذبون يوم القيمة ويقال لهم احيوا ما خلقتم وقال ان البيت الذي فيه الصورة لا تدخله الملائكة متفق عليه اور روایت ہے

اوسی عائشہ سے کہ تحقیق اونہوں نے خریدا ایک تکیہ کہ اوسمیں تصویریں تہیں پس جبکہ دیکہا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے رہے دروازہ پر اور نہ آئے گہر میں

پس پہچانی حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں ناخوشی یعنی بسبب اس تکیہ تصویر دار کے کہا عائشہ نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ توبہ کرتی

ہوں میں مخالفت سے طرف رضا اللہ اور رسول اوسکے کے کیا گناہ کیا میں نے کہ آپ گہر میں نہیں آتے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے اس

تکیہ کا اور کہا نے لائے تو اوسکو کہا عائشہ نے کہ میں نے خریدا ہے اسکو آپکے لیے تاکہ بیٹہیے آپ اوسپر یعنی کبہی تکیہ لگاوے اوسپر یعنی کبہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ تحقیق صورت بنانے والے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جاویگا اونکو زندہ کرو اوس چیز کو کہ بنایا تہا تمنے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گہر کہ اوسمیں صورت

ہو نہیں داخل ہوتے اوسمیں فرشتے یعنی اور اسی طرح نہیں داخل ہوتے اوسمیں انبیا اور اولیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنها** انها كانت قد اتخذت

على سهوة لها سترا فيه تماثيل فهتكه النبي صلى الله عليه وسلم فاتخذت منه نمرقتين فكانتا في البيت يجلس عليهما

متفق عليه اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تحقیق اونہوں نے ڈالا اپنے شہ نشین پر پردہ کہ اوسمیں تصویریں تہیں پس پہاڑ ڈالا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے پس بنائے حضرت عائشہ نے اوسکے دو تکیے پس تہے وہ دونوں گہر میں بیٹہتے تہے اوپر تکیہ لگا کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیث ظاہر میں منافی ہے

ساتہہ حدیث پہلی کے اسلیے کہ پہلے حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہے دخول ملائکہ سے اگرچہ حرام نہوے پس کہا ان دونوں حدیثوں میں کیونکر موافقت

اوسکا یہہ ہے کہ یہہ تصویریں حرام یعنی جاندار کی نہیں یا پردہ کا لٹکانا کہ حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالی نے نہیں حکم کیا ہمکو کہ پہناویں پتہر اور مٹی کو

لیکن ہم اور اگر فرضا صورتیں حرام بہی تہیں تو سر اونکے تکیہ کی بنی میں کٹ گئی تہی اور بعضوں نے کہا کہ معنی ہیں کہ قطع اوسکا کرنا اوس صورت کے حکم کو

وعنها ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج في غزاة فاخذت نمطا فسترته على الباب فلما قدم فرأى النمط

حتی ھتکہ ثم قال ان اللہ لم یامرنا ان نکسوا الحجارۃ والطین متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نکلے ایک جہاد میں پس لیا میں نے ایک کپڑا یعنی نمط بعد تشریف لیجانے حضرت کے پس پردہ کیا میں نے اوسکا دروازے پر پس جب آئی حضرت یعنی سفر سے پس دیکھا
پردا سو البس کھینچا اوسکو یہانتک کہ پہاڑ ڈالا اوسکو پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے نہیں حکم کیا ہمکو کہ پہناویں ہم کپڑے پتھر اور مٹی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
نمط ساتھ فتحوں کے ایک قسم ہے بچھونے فرش کی ریشمی باریک ہوتی ہیں اور اوسکو ہودج پر بھی ڈالتے ہیں اور پردہ بھی اوسکا بناتے ہیں اور شاید کہ اوسپر تصویر
بنا کیا ہی اور حضرت عائشہ نے شاید کہ لٹکایا تھا اوسکو زینت کی لیے پردہ کی لیے اسلیے عتاب ہوا اور پہاڑا اوسکو نبی صلعم نے اور کہا کہ اوس نمط میں صورتیں گھوڑوں کی
تھیں پس حضرت عائشہ نے قطع کیا اور محو کیا اون صورتوں کو لیکن سیاق حدیث یہہ چاہتا ہے کہ منع کرنا اور پہاڑنا اوسکا بسبب صورتوں کی نہ تھا بلکہ بسبب کپڑا لٹکانے
کی تھا ساتھ دیوار کی جیسا کہ کہا کہ پھر فرمایا الخ اور طیبی نے کہا کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی اسلیے کہ منع نا امر الہی کا ساتھ اوسکی دلالت نہیں کرتا اور حضرت نے جو بدلا
غصہ کیا بسبب عظم شان اہل بیت کی اور تورع اور تقوی اونکی تھا اور دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ منع کیا جاوے ڈھانکنے دیواروں وغیرہ کی سے اور بنا ہے کا
اسپر تغیر کرے بری چیز کو یا تہہ سے اور غصہ کرے وقت دیکھنے اوسکی کے **وعنہا** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اشد الناس عذابا
یوم القیمۃ الذین یضاھون بخلق اللہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا بہت سخت لوگوں میں از روئے
عذاب کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ مشابہت کرتے ہیں ساتھ پیدایش خدا تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مشابہت کرتے ہیں اپنے فعل کو
فعل الہی کی صورت بنانے میں ابن حجر نے کہا ہے کہ بنانے میں وہ چیز کہ مشابہ ہوتی ہے مخلوق الہی کی یعنی تصویر کہا ابن ملک نے کہ اگر اعتقاد کرے اسکا تو وہ کافر
ہوا کرتا ہی اسے عذاب اوسکو بسبب بڑائی قبح کفر اوسکی کے اور الا پس حدیث محمول ہی تہدید پر **وعن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او شعیرۃ متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالی نے اور کون ظالم تر ہے اوس شخص سے کہ پیدا کرے مانند پیدا کرنے
میرے کی یعنی صورت بنانے مانند صورت بنانے میرے کی اور یہہ حقیقت میں پیدا کرنا نہیں ہے اور جو آدمی کہ پیدا کیا خدا کا ہے صورت بناتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ
میں نے بنایا ہے اگر سیان دعوی پیدا کرنیکا کرتے ہیں تو پس چاہیے کہ پیدا کریں ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا جو یعنی یہہ تخصیص بعد تعمیم ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **و**
عن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون
متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا سنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سخت تر لوگوں کی از روئے عذاب کے نزدیک اللہ کے مصور ہیں نقل کی بخاری
اور مسلم نے **ف** جن لوگوں پر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ اونکے یہہ بھی ہیں بعضے علماء نے لکھا ہے کہ یہ وعید اون نقاشوں میں ہے کہ صورتیں بتوں کی بناتے ہیں عبادت کے لیے
یہ شخص کافر ہی پس اگر عذاب سخت ہو دور نہو اور بعضوں نے کہا جو بقصد مشابہت کی ساتھ خدا تعالی کی صورت بناوے وہ بھی کافر ہے اور عذاب سخت بھی
جو کہ بغیر اس قصد کی بناوے فاسق ہے نہ کافر اور حکم اوسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہے اور اتفاق ہے اسپر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہے نہ درختوں کی مانند اونکی اور عرف میں
اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہے اور دوسرے کو نقاش کہتے ہیں اور مجاہد نے تصویر درخت بار دار کو بھی مکروہ کہا ہے اور محققین کے نزدیک تمام یہ باب متعلق کراہت
مہنیات اور مخل لہو ولعب اور زیادتی کی ہے **وعن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی
النار یجعل لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فیعذبہ فی جھنم قال ابن عباس فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر
وما لا روح فیہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اونہوں نے کہ سنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر صورت کھینچنے والا بیچ
دوزخ کی ہے پیدا کیا جاویگا واسطے اوسکے بدلے ہر صورت کے کہ بنایا ہے اوسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ میں کہا ابن عباس نے پس اگر تو

فرو برابر بنا کے الا صورت کا پس بنا صورت درختونکی اور اون چیزونکی کہ جنمین روح اوسمین نہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ صورت بنانے کے دو قول ہین ایک نزدیک ہی یعنی اوزار رخصت ہی لیکن امام مالک نے مکروہ رکہا ہی خریدنا اونکا مردونکو اور بعضون نے کہا اباحت اسکی منسوخ ہی۔ ت **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہ دعوی کرے اوس خواب کا کہ نہین دیکہا یعنی جہوٹ خواب بنالیوے تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ گرہ لگاوے درمیان دو جو کی اور ہرگز نہ کر سکے گا یہہ اور جو شخص کہ کان لگاوے طرف بات ایک قوم کی حال آنکہ قوم اوس شخص کے سننے کو ناخوش رکہتے ہون یا بہاگتے ہون وہ اوس سے ڈالا جاویگا اوسکے کانمین سیسہ روز قیامت کی اور جو شخص بناوے کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ پہونکے روح اوسمین اور نہین پہونک سکنے کا وہ روح نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ہرگز نہ کر سکے یعنے اوسکو عذاب دیگی اور کہینگے کہ دو جو کو آپسمین جوڑی اور ایک کردے اور جب نہ کر سکے گا تو پہر عذاب کرینگے پس اسی طرح عذاب مین رہیگا اور مناسبت درمیان فعل و سزا کے یہ ہی کہ جہوٹا خواب بنانا ہی اور درمیان دو جو کے گرہ دینے کی یہہ ہے کہ اسنے باتین خواب کی جوڑ لیں اور جو ہہی جوڑے اور جہوٹا خواب بنانا اگرچہ ایک قسم جہوٹ کی ہی ولیکن شدت عذاب و سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ متعلق ساتہہ عالم غیب کے ہے اور خواب سچا ایک جزو ہی اجزای نبوت سی اور حکم وحی کا رکہتا ہی پس گویا حق تعالی پر جہوٹ باندہتا ہی اور اوسمین بہتین کہ بہہ لیتا ہی اقسام جہوٹ مین اور بعضون نے کہا کہ یہہ وعید اوس شخص کی حق مین ہی کہ دعوی نبوت یا ولایت کا کرے جیسے یہ مدعی کاذب کہتا ہی کہ مینے خواب مین دیکہا ہی کہ اللہ تعالی نے مجکو نبی کیا اور خبر دی مجکو کہ فلانا مغفور ہے یا ملعون ہی وغیر ذلک یا حکم کیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اور ایسا حال آنکہ نہ دیکہا تہا کچہہ اور ڈالا جاویگا شیشہ اوسکی کانمین یہہ وعید اوسکے حق مین ہی کہ سنے واسطے چغل خوری کی اور فساد پہیلانے کے تجاوز اسکی کرنے بات کسی کی پہلے کہ منع کرے اوسکو فساد یا ہجو اوسکی شرسے ت **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کہیلے ساتہہ نردشیر کی پس گویا کہ رنگا ہاتہہ اپنا بیچ گوشت خوک اور لہو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نردشیر نام ایک کہیل کا ہے نکالا ہوا شاپور بن اردشیر بابک کا کہ بادشاہوں فارس سے اوسکا ہاتہہ اپنا یعنی داخل کیا ہاتہہ اپنا بیچ نجاست کے لہو اور گوشت سور کے یعنی اوسکی گناہ کو مثل کیا اوسکی اور کہیلنا مطلق نرد اور شطرنج کا حرام ہی اور بعضے علما کے نزدیک ہی ت

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کہا کہ آیا تہا مین آپکے پاس شب گذشتہ پس نہین منع کیا مجکو گہر مین آنیسے کسی چیز نے مگر اسنے کہ تہین دروازے پر تصویرین اور تہا گہر مین کپڑا رنگین منقش کہ اوسکا پردہ بنایا تہا تہین اوسمین تصویرین اور تہا گہر مین کتا پس حکم کر تو ساتہہ کاٹنے سر تصویرونکے کہ دروازے پر ہین یعنی دروازے کے پردے پر پس کاٹی جاوین سر اون صورتونکے اور ہو جاوین مانند صورت درخت کے یعنی ہیئت و شکل اون صورتونکی رہین اور حکم کر تو کاٹا جاوے پردہ پس بنائی جاوین دو تکیے ڈالے گئے یعنے واسطے بیٹہنے اور تکیہ کرنیکے روندی جاوین اور حکم کر تو کتا نکالا جاوے پس کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جو کچہہ کہ جبرئیل نے کہا تہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** فتاوی قاضی خان میں لکہا ہے کہ مکروہ ہی یہہ کہ نماز پڑہے حال

میں کہ موت آئی مصلے کے یا اوپر اوسکے کی یا دائیں یا بائیں یا اوسکی کپڑے پر تصویریں اور کہا بعضوں نے دو روایتیں میں یا صحیح ہے مگر وہ نہیں کہ پڑی ہو جگہ سجدہ کی
تصویریں پر اور سوا اس صورت میں ہی کہ وہ صورت بڑی کہ نہ ہو چلن واسطے دیکھنے والوں کی تغیر کیفیت کی پس اگر چھوٹی ہوں یا سر اونکا کاٹا ہو تو نہیں مضائقہ

ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّىْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیگی ایک گردن دوزخ میں سی دن قیامت کی یعنی ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن درازکی نکلیگا واسکے دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والے اور دو کان ہونگے سننے والے اور زبان بولنے والی کہیگی کہ تحقیق میں متعین کی گئی ہوں واسطے
تین شخصوں کی یعنی متعین کیا ہی اللہ تعالیٰ نے مجھکو ہر گردن کش سرکش کو اور عذاب کرنا انکو ساتھ فضیحت کی روبرو لوگونکی واسطے تکبر کرنے والی ہٹ
کرنیوالی کی حق سی کہ حق کو قبول نہ کرے اور واسطے ہر شخص کے کہ پکارے ساتھ اللہ کے اور معبود کو اور واسطے تصویر کھینچنے والوں کی نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيْلَ الْكُوْبَةُ الطَّبْلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہی خمر
کی زبانی شراب اور جوا اور کوبہ یعنی بجانا اوسکا اور فرمایا جو نشہ کی چیز ہی حرام ہی کہا گیا کوبہ طبل ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف کوبہ کی معنی میں قول ہیں
ملا کی نرد یا بربط یا طبل جیسا کہ مصنف نے بعضے راویوں حدیث سے نقل کیا اور طبل کی دو قسم ہیں ایک مانند ڈھول کی اور دوسرا مانند نقارہ کی اور بیان طبل کی دو طبل لہو
و لعب کے لیے سو طبل غازیوں کا ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَ
الْغُبَيْرَاءُ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ السُّكُرْكَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا شراب سے اور جوئے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ بناتے ہیں اوسکو حبشی جینہ سی کہا جاتا ہی اوسکو سکرکہ نقل کی یہ
ابو داود نے ف کہا جاتا ہے کہ یہ تفسیر ابن عمر سے منقول ہی یا کسی اور شیخ کی راوی سے ع وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نرد کی پس تحقیق نافرمانی کی اوس نے اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے ف اسکی کہ نرد کھیلنا
تمار ہی حقیقۃً یا صورۃً اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ مطلق نرد کی کھیلنا حرام ہی ع وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ
الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ پیچھے پڑا ہی کبوتروں کی کھیل میں اور اوسکے میں
مشغول ہو رہا ہی پس فرمایا کہ شیطان ہی پیچھے پڑ رہا ہے شیطان کی نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف
اس شخص کو شیطان فرمایا بسبب بہت زیادہ اوسکی جو نے در مشغول ہونی اوسکی لایعنی میں اور کبوتر کو شیطان اسلیے فرمایا کہ باعث غفلت کی اور لہو و لعب کے ہوئی اور ذکر
اور کاموں دین و دنیا سی باز رکہا اس سی معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہے اور کہا لوگوں نے کہ پالنا کبوتروں کا واسطے انڈے بچے لینے کے یا واسطے دل بہلانے کے یا خط لیجانیکے
جائز ہی بلا کراہت اور اوڑانا اونکا مکروہ ہی + ع ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ
عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّىْ رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِىْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِىْ وَاِنِّىْ اَصْنَعُ
هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ

صُوَرًا صُوِّرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ
وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن
سے کہ کہا تہا مین پاس ابن عباس کے ناگہان آیا اونکے پاس ایک شخص اور کہا کہ ای ابن عباس مین ایک شخص ہون کہ نہین زندگانی میری مگر
ہنر ہاتہہ میرے سے اور تحقیق مین بناتا ہون یہہ تصویرین یعنی کیا کرون شارع نے اس پیشہ کو حرام کیا اور میں سوا اسکے کوئی پیشہ جانتا نہین آیا مجکو بحکم ضرورت یہہ پیشہ جائز
ہے یا نہین پس ابن عباس نے جب دیکہا کہ تعلق اسکا ساتہہ اس کام کی سخت ہی اور شاید منع کرنے سے باز آوے روایت کی حدیث حضرت کی پس کہا ابن عباس نے نہین
حدیث کرتا مین تجہی مگر وہ چیز کہ سنی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ بناوے صورتین پس تحقیق اللہ عذاب کرنیوالا
ہے اوسکو یہان تک کہ پہونکی اوسمین روح اور نہین پہونکنے سکیگا وہ کبہی اوسمین ہرگز پس سانس لیا اوس شخص نے سانس بڑا اور زرد ہوا چہرہ اوسکا یعنی
سبب سنے اس وعید کی پس کہا ابن عباس نے وای ہی تجکو اگر انکار کرتا ہی تو سب پیشوں سے مگر یہہ کہ پیشہ کری تو مصوری کا پس لازم ہی تجپر تصویر کہینچے ان درختونکے
اور اوس چیز کی کہ نہین اوسمین روح نقل کی یہہ بخاری نے ف نہین پہونک سکیگا الخ یعنی پس لازم آیا کہ ہوا عذاب اوسکو ہمیشہ اور یہہ محمول ہی وعید شدید پر
یا بر تقدیر حلال جاننے کی اور لفظ ویح بولا جاتا ہی از راہ رحم کی اوس شخص کی لیے کہ بڑی ہلاکت مین کہ یہہ مستحق ہوا اوسکا جیسیکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ بخلاف لفظ ویل کی کہ وہ کہا جاتا ہی اوسکے لیے کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ویل للمطففین
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ
وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ
فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور
روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جبکہ بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا بعضے بیویون حضرت کی نے کنیسہ کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاری کا
کو کہتے ہین جسکی نام اس کنیسہ کا ماریہ تہا یعنی حضرت کی بیماری مین کہ بیویان باتین واسطے مشغولی کی خاطر آپ کی کی کرتی تہین بعضی بیویون نے
کہا ام سلمہ و ام حبیبہ نے ذکر کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کی دیکہا تہا کیا جیسیکہ کہا اور تہین ام سلمہ و ام حبیبہ گئین تہین بیچ حبشکی یعنی اور وہان
لوگ دین نصاری پر تہی پس ذکر کین اون دونون نے خوبیان کنیسہ کے اور تصویرین کہ اوسمین تہین پس اوٹہایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا
اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبش یا نصاری ہین جبکہ مرتا ہے اونمین سے کوئی مرد نیک بخت بناتی ہین اوسکی قبر پر مسجد پہر بناتی ہین اوپر قبر اوسکی کی مسجد
یعنی عبادت خانہ کہ جسکو کنیسہ کہتے ہین پہر تصویرین بناتی ہین اوس مسجد مین یہہ تصویرین یعنی صلحا کی وہ لوگ بدترین خلق اللہ کی ہین
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بسبب بنانی مسجد کے قبر اوپر کرنے سے تصویرون کی اور نماز پڑہنے کی طرف قبر کی جیسیکہ اور حدیثون مین آیا ہے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ
نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سخت ترین لوگونکا ازروی عذاب کی دن قیامت کے وہ ہی کہ قتل کری نبی کو یا قتل کری اوسکو
نبی یا قتل کرے ایک کو ماں باپ اپنی مین سے اور مصور اور عالم کہ منتفع ہو ساتہہ علم اپنی کی یعنی موافق علم اپنی کے عمل نہ کیا ف یا قتل کری
اوسکو نبی یعنی جہاد مین چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ یعنی کہ
قید لگا رکہتا تہا قتل نبی کا اور فی سبیل اللہ کی قید سے احتراز ہی اوس قتل سے کہ از راہ حد و قصاص کے ہو **وَعَنْ**